# الکافی

## جلد ۵

الشيخ محمد بن يعقوب الكليني المتوفى سنة 329 هجرية

ناشر

حب علی علیہ السلام پبلکیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: الکافی جلد ۵

سال طبع: ۲۰۱۱

ناشر: حُب علی علیہ السلام پبلکیشنز

مطبع: عرفان حیدر پرنٹنگ پریس گوجرانوالہ

قیمت: ۵۰۰ روپے

ڈسٹری بیوٹر: سید علی حیدر نقوی

03216451214

# مقدمہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومنین ومومنات، السلام علیکم! یا علیؑ مدد، اللہ عزّوجلّ اور، معصومین علیہم السلام کی دی ہوئی توفیق سے الکافی عربی کی جلد نمبر 5 کا اردو میں عربی متن کے ساتھ پہلی دفعہ 1432 ہجری بمطابق 2011ء عیسوی میں ترجمہ آپ کے استفادہ کیلئے پیش کیا جارہاہے۔ اس سے پہلے الکافی کی چار عربی جلدوں کا ترجمہ جو کہ اردو کی نو جلدوں پر مشتمل ہے۔ کئی سال پہلے مرحوم سیّد ظفر حسین صاحب نے کیا اور کچھ وجوہات کی بناء پر یہ کام جاری نہ رہ سکا اور بہت سارے اہم عنوان جو الکافی کی باقی چار عربی جلدوں میں تھے اردو پڑھنے والوں کیلئے دستیاب نہ ہوسکے۔

انشاء اللہ الکافی کی باقی عربی جلدیں (8,7,6) اردو متن کے ساتھ ایک ایک کر کے آپ کے استفادہ کیلئے بہت جلد پیش کر دی جائیں گی۔ آپ کی معلومات کیلئے انتہائی مختصراً الکافی کا تعارف، اس کے جمع کرنے والے یعقوب الکلینی کے ساتھ احادیث کی ضرورت اور افادیت ذیل میں درج ہے۔

## الکافی اور یعقوب الکلینی

الکافی، بارہ معصومین علیہم السلام کے ماننے والوں کیلئے حدیث کی ایک بنیادی کتاب ہے جس کو شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی نے امام عصرؑعجل کی غیبت صغریٰ کے زمانے میں جمع کیا۔

شیخ یعقوب الکلینی، امام حسن عسکری علیہ السلام کے امامت کے زمانے میں 250 ہجری میں رے کے قریب کلین میں پیدا ہوئے اور تقریباً 20 سال کی محنت کے بعد الکافی کی احادیث جو کہ 16000 سے زائد ہیں جمع کر پائے۔ شیخ کلینی کی وفات 329 ہجری میں واقع ہوئی اور امام عصرؑعجل کی غیبت کبریٰ کا آغاز بھی اسی سال ہوا۔

## احادیث کی اہمیت، ضرورت اور افادیت

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ ہماری جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو اور جب تم مرنے لگو تو اس کو اپنی اولاد میں بطور میراث چھوڑو، ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے (الکافی جلد ا، صفحہ ٦٧)۔

احادیث پر ایک اعتراض عام طور پر کیا جاتا ہے کہ بعض احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کچھ جھوٹی روایات معصوم علیہ السلام سے منسوب کی گئی ہیں۔ ان تمام سوالات کے جوابات بھی آئمہ اطہار علیہم السلام نے احادیث میں بیان فرما دیے ہیں۔ الکافی کی جلد اوّل کے دو ابواب (19,20) میں احادیث کے اختلاف اور سنت اور قرآن کی پیروی کے مطابق احادیث موجود ہیں۔ ہم اپنے قارئین

سے التماس کرتے ہیں کہ یہ چند ابواب جلد اوّل سے جو کہ ۵۰ صفحات سے بھی کم پر مشتمل ہیں ضرور مطالعہ میں لے آئیں، ان ابواب میں نہایت اہم عنوان جیسے تقلید، بدعت رائے، قیاس وعلم وغیرہ کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔

یہاں پر صرف اتنا عرض کرنا کافی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے پوچھا "اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب تم آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کروگے،" صحابی نے عرض کی مولا (علیہ السلام) آخری والی پر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا "اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (الکافی جلد ۱، صفحہ ۶۷)۔

ابو جعفر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا "جب تم پر کوئی امر مشتبہ ہو جائے تو تم اس وقت رک جاؤ اور اسے ہماری طرف پلٹا دو (وسائل الشیعہ جلد ۲۷، صفحہ ۶۷) اور مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری احادیث جو تمہاری سمجھ میں نہ آئیں، انہیں آئندہ زمانے کے لوگوں کیلئے چھوڑ دو (علل الشرائع، صفحہ ۶)۔

اس لیے بہت ضروری ہے کہ احادیث کو پڑھا جائے اور حدیث فہمی کی صلاحیت پیدا کی جائے۔ جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو دین رجال (یعنی غیر معصوم آدمی) سے لے گا تو دوسرا رجال (یعنی غیر معصوم آدمی) اس سے دین لے جائے گا۔ مگر جو دین قرآن اور حدیث سے لے گا پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتے ہیں مگر وہ اپنے دین سے نہ ہٹے گا۔ (مستدرک الوسائل، جلد ۱۷، صفحہ ۳۰۷)۔

دور جدید میں وقت کی کمی اور دوسرے معاشی مسائل کے ہوتے ہوئے ایک عام انسان کیلئے دینی علوم کا حاصل کرنا ایک دشوار مرحلہ تصور کیا جاتا ہے جب کہ دوسری طرف دین کو پیشہ بنانے والوں نے اس کا سمجھنا مزید مشکل بنا دیا ہے، جبکہ معصومین علیہم السلام نے اپنی احادیث کے ذریعے اللہ کا پیغام انتہائی آسان الفاظ میں ہم تک پہنچا دیا ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لوگ تین اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں عالم اور طالب علم اور بیکار، پس ہم علماء ہیں۔ ہمارے شیعہ طالب علم ہیں اور باقی سب لوگ بیکار ہیں۔" (وسائل الشیعہ، جلد ۲۷، صفحہ ۶۷)۔ ایک اور حدیث میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ علامہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس چیز کا علامہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ عربوں کے نساب، ناموں، ان کی جنگوں اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا اور شعر وشاعری کا اور عربی زبان کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ علم ہے جو اپنے عالم کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور جاہل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم تو بس تین ہیں۔

۱) آیات محکمات، ۲) (دینی) فرائض، ۳) سنت قائمہ (معصومین علیہم السلام کی سنت) ان کے علاوہ جو کچھ ہے وہ فضول ہے۔ (الکافی جلد ۱، صفحہ ۳۲)۔ لہٰذا ہم کو کسی شخص کا احترام اس کے ظاہری مرتبہ (مال و دولت) اور لباس (عباء قباء) کی وجہ سے نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بنیاد پر کرو کہ وہ ہماری کتنی احادیث بیان کرتے ہیں۔ (الکافی، جلد ۱، صفحہ ۵۰)۔ اس کے علاوہ علم کا حاصل کرنا ہر مومن اور مومنہ پر فرض کیا گیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے نوخیز بچوں کو ہماری حدیث پڑھاؤ اس سے پہلے کہ مرجعیہ (اپنی رائے سے فتویٰ دینے والے) تم پر سبقت لے جائیں۔ (الکافی، جلد ۶، صفحہ ۴۷)۔ امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ رزق تو تقسیم شدہ ہے لیکن علم کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (الکافی، جلد ۱، صفحہ ۳۰)۔ علم سے مراد علم حدیث ہے۔

اسی وجہ سے ہمارے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث اس ضرورت کو مزید واضح کرتی ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کی طرف نظر کی اور فرمایا افسوس ہے آخر زمانہ کی اولاد پر ان کے آباء کی طرف سے، لوگوں نے پوچھا کیا اس سے مراد آبائے مشرکین ہیں۔ فرمایا آبائے مومنین ہیں۔ وہ لوگ اپنے فرائض کو کچھ بھی نہ جانتے ہوں گے جب وہ اپنی اولاد کو تعلیم دیں گے تو بجائے دینی تعلیم کے دنیاوی تعلیم دیں گے اور تھوڑے سے متاع دنیا پر راضی ہو جائیں گے۔ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے (جامع الاخبار، صفحہ ۱۰۶)۔

لہٰذا جب ہمارے بچے قرآن کو احادیث کی روشنی میں سمجھ پائیں گے تو کسی ذاتی فتویٰ ساز نہ کسی پیر کی کرامات اور نہ ہی شہرت اور ریاست کے بھوکے رہنماؤں سے متاثر ہوں گے اور اپنے عقائد پر احسن طریقے سے حدیث معصوم علیہ السلام کے ذریعے کاربند رہیں گے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ربیع وائے ہو تجھ پر، ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا مال نہ کھا۔ اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم اپنے لیے خود نہیں کہتے، روز قیامت تجھے اللہ عزّوجلّ کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو تیری تکذیب کریں گے (الکافی، جلد ۲، صفحہ ۲۹۸)۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لوگوں کو ہماری معرفت، ہم سے رجوع اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔" پھر فرمایا "اگرچہ وہ روزے رکھیں اور نمازیں پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں اور تہیہ کر لیں کہ وہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو وہ ان سب اعمال کے باوجود مشرکین میں سے رہیں گے" (وسائل الشیعہ، جلد ۲۷، صفحہ ۶۷)۔

یہاں پر یہ عرض کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ احادیث میں عام فہم الفاظ اور انتہائی واضح طریقے سے معصومین علیہم السلام نے نہایت پیچیدہ اسلوب کو نہایت سادہ اور آسان پیرائے میں ہم پر واضح فرمایا ہے اور ہمیں معاملات نپٹانے اور دینی احکام سلجھانے کیلئے احادیث سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام ابن عباس کو فرماتے ہیں "ان کے خلاف قرآن سے دلائل پیش نہ کرنا کیونکہ قرآن کی اکثر آیات پر کئی کئی توجیہات کا احتمال ہو سکتا ہے۔ تم کچھ کہو گے اور وہ کچھ اور کہیں گے بلکہ ان پر سنت سے اتمام حجت کرو کیونکہ اس سے گریز کی انہیں کوئی راہ نہ ملے گی۔ (نہج البلاغہ، صفحہ ۸۱۲)۔

آخر میں ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ اس ترجمہ میں کوئی غلطی نوٹ فرمائیں تو اپنا فرض ایمانی سمجھتے ہوئے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کے ایڈیشن میں اس کا ازالہ ہو سکے۔ اس جلد کا ترجمہ سیّد عطاء حسین کاظمی صاحب نے بڑی محنت اور لگن سے مکمل کیا ہے، جس پر ہمارے حبِّ علی علیہ السلام کے اراکین نے نظر ثانی انجام دی اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ اور کتابت کی غلطیاں درست کر لی جائیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی ہم سے کوتاہی رہ گئی ہو یا اگر کوئی تقصیر ہو گئی ہو تو ہم نہ صرف معصومین علیہم السلام سے معافی کے طلب گار ہیں بلکہ ان تمام مومنین سے بھی جن کو ہماری اس سرگزش سے تکلیف ہوئی ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

والسلام

اراکین حبِّ علی علیہ السلام

www.hubeali.com

# حصہ اول

# فہرست

## کتابِ جہاد


| باب نمبر | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| باب نمبر1 | جہاد کی فضیلت | 1 |
| باب نمبر2 | مرد اور عورت کا جہاد | 6 |
| باب نمبر3 | جہاد کی اقسام | 6 |
| باب نمبر4 | کن پر جہاد واجب ہے کن پر نہیں | 9 |
| باب نمبر5 | لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جب اسلام کے مٹ جانے کا خوف ہو | 16 |
| باب نمبر6 | جہاد کن کے ساتھ مل کر واجب ہے | 18 |
| باب نمبر7 | عمرو بن عبید معتزلی کا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مناظرہ | 19 |
| باب نمبر8 | جنگی لشکر بھیجتے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت | 25 |
| باب نمبر9 | امان دینا | 28 |
| باب نمبر10 | بغیر عنوان | 30 |
| باب نمبر11 | مقابلے کیلئے بلانا | 33 |
| باب نمبر12 | قیدی کے ساتھ نرمی اور اس کو کھانا کھلانا | 33 |
| باب نمبر13 | لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا | 34 |
| باب نمبر14 | قتال کے وقت امیر المومنین علیہ السلام کی نصیحتیں | 35 |
| باب نمبر15 | بغیر عنوان | 39 |
| باب نمبر16 | مسلمانوں کا دار حرب میں قیام جائز نہیں | 40 |
| باب نمبر17 | مال غنیمت کی تقسیم | 40 |
| باب نمبر18 | بغیر عنوان | 43 |
| باب نمبر19 | نعرہ | 45 |
| باب نمبر20 | گھوڑے پالنے وغیرہ کی فضیلت | 46 |
| باب نمبر21 | راہزنوں سے دفاع | 49 |
| باب نمبر22 | جو بغیر جرم مارا جائے | 50 |
| باب نمبر23 | شہادت کی فضیلت | 51 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر24 | بغیر عنوان | 53 |
| باب نمبر25 | بغیر عنوان | 53 |
| باب نمبر26 | امر بالمعروف ونہی عن المنکر | 54 |
| باب نمبر27 | دل سے برائی کا انکار | 59 |
| باب نمبر28 | بغیر عنوان | 60 |
| باب نمبر29 | جو مخلوق کی مرضی کیلئے اللہ کو ناراض کرے | 61 |
| باب نمبر30 | جس کی طاقت نہیں اس کو کرنے کی کراہت | 62 |


# کتاب معیشت


| باب نمبر | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| باب نمبر31 | صوفیوں کا لوگوں کو طلب رزق سے روکنا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آکر اپنے نظریہ پر مناظرہ | 64 |
| باب نمبر32 | زھد کا معنی | 69 |
| باب نمبر33 | دنیا کے ذریعے آخرت کیلئے مدد حاصل کرنا | 70 |
| باب نمبر34 | طلب رزق میں آئمہ علیہ السلام کی اقتداء میں جو چیز واجب ہے | 73 |
| باب نمبر35 | طلب وتعرض رزق پر ابھارنا | 77 |
| باب نمبر36 | طلب رزق میں امتحان | 80 |
| باب نمبر37 | طلب رزق میں حسن | 80 |
| باب نمبر38 | بے حساب رزق | 84 |
| باب نمبر39 | زیادہ نیند اور فضول رہنے کی کراہت | 85 |
| باب نمبر40 | کاہلی (سستی) سے کراہت | 86 |
| باب نمبر41 | آدمی کا گھر میں کام کرنا | 88 |
| باب نمبر42 | مال کی اصلاح اور معیشت میں میانہ روی | 88 |
| باب نمبر43 | اپنے عیال کیلئے سخت محنت مزدوری کرنے والا | 90 |
| باب نمبر44 | کسب حلال | 90 |
| باب نمبر45 | نان ونفقہ کو جمع کرنا | 91 |
| باب نمبر46 | آدمی کیلئے خود کو اجرت پر دینے کی کراہت | 92 |
| باب نمبر47 | اشیاء کو خود سنبھالنا | 92 |
| باب نمبر48 | جائیداد کی خرید وفروخت | 93 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر49 | قرض | 95 |
| باب نمبر50 | قرض کی ادائیگی | 97 |
| باب نمبر51 | قرض کا قصاص | 100 |
| باب نمبر52 | جب آدمی مر جائے تو اس کا قرض ادا کیا جائے گا | 101 |
| باب نمبر53 | جو شخص قرض لیتا ہے مگر اس کی واپسی کی نیت نہیں کرتا | 102 |
| باب نمبر54 | قرض کو قرض کے عوض فروخت کرنا | 102 |
| باب نمبر55 | قرض کی واپسی کیلئے تقاضا کرنے کے آداب | 103 |
| باب نمبر56 | جو شخص قرض خواہوں کو قرض واپس کرنے میں دیر کریں | 105 |
| باب نمبر57 | مقروض کے پاس رہنا | 105 |
| باب نمبر58 | مقروض کا تحفہ | 106 |
| باب نمبر59 | کفالت اور حوالگی | 107 |
| باب نمبر60 | بادشاہ کا کام اور اس کی مدد کرنے والے | 108 |
| باب نمبر61 | ظالم بادشاہ کے ساتھ کام کی اجازت کی شرط | 114 |
| باب نمبر62 | ظالم بادشاہوں کو اسلحہ فروخت کرنا | 116 |
| باب نمبر63 | پیشے | 117 |
| باب نمبر64 | کسب مفسد خون نکالنے والا | 120 |
| باب نمبر65 | نوحہ پڑھنے والوں کی کمائی | 121 |
| باب نمبر66 | بناؤ سنگھار کے ذریعے کمائی | 123 |
| باب نمبر67 | گانا گانے والی کنیز کی کمائی اور اس کی خریداری | 124 |
| باب نمبر68 | معلم کی کمائی | 126 |
| باب نمبر69 | مصحف (قرآن) کا بیچنا | 126 |
| باب نمبر70 | جوئے بازی اور لوٹ مار | 127 |
| باب نمبر71 | حرام ذریعہ معاش | 130 |
| باب نمبر72 | سخت حرام | 132 |
| باب نمبر73 | یتیم کا مال کھانا | 134 |
| باب نمبر74 | مال یتیم کی حفاظت کرنے والے کیلئے اس میں سے جو ہے | 135 |
| باب نمبر75 | مال یتیم میں تجارت اور اس سے قرض لینا | 137 |
| باب نمبر76 | امانت کی ادائیگی | 139 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر77 | آدمی اپنے بیٹے اور بیٹا اپنے باپ کے مال سے لیتا ہے | 142 |
| باب نمبر78 | شوہر کا اپنی بیوی کے مال سے اور بیوی کا اپنے شوہر کے مال سے کچھ لینا | 144 |
| باب نمبر79 | راہ پڑی اور گمشدہ چیز | 145 |
| باب نمبر80 | تحفہ | 149 |
| باب نمبر81 | سود | 152 |
| باب نمبر81 | آدمی اس کے بیٹے اور اس کے مملوک کے درمیان سود نہیں | 155 |
| باب نمبر82 | تجارت اور اس کو ترک نہ کرنے کی فضیلت | 156 |
| باب نمبر83 | تجارت کے آداب | 159 |
| باب نمبر84 | حساب وکتاب کی فضیلت | 164 |
| باب نمبر85 | بازار کی طرف جانا | 165 |
| باب نمبر86 | بازار میں اللہ عزّوجلّ کا ذکر | 165 |
| باب نمبر87 | تجارت کیلئے خریداری کے وقت کا قول | 166 |
| باب نمبر88 | جن کے ساتھ معاملہ اور شراکت مکروہ ہے | 168 |
| باب نمبر89 | پورا دینا اور کم دینا | 170 |
| باب نمبر90 | دھوکہ دہی | 171 |
| باب نمبر91 | خرید وفروخت میں حلف اٹھانا | 172 |
| باب نمبر92 | نرخ | 173 |
| باب نمبر93 | ذخیرہ اندوزی | 175 |
| باب نمبر94 | بغیر عنوان | 177 |
| باب نمبر95 | گندم اور خوراک خریدنے کی فضیلت | 178 |
| باب نمبر96 | اٹکل (بغیر تولے ناپے اندازے سے خرید وفروخت کی کراہت) اور ناپنے کی فضیلت | 178 |
| باب نمبر97 | معاملات میں نفع دینے والی چیزوں کا قابو کرنا | 179 |
| باب نمبر98 | چور بازاری | 180 |
| باب نمبر99 | بیع میں شرط وخیار | 181 |
| باب نمبر100 | جو دودھ والے حیوان کو خریدے دودھ پیئے اور واپس کر دے | 185 |
| باب نمبر101 | جب بیچنے والے اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جائے | 186 |
| باب نمبر102 | پھلوں کی فروخت اور ان کا خریدنا | 186 |
| باب نمبر103 | طعام کی خرید وفروخت | 191 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر104 | آدمی طعام خریدتا ہے اس سے پہلے وہ اسے قبضے میں لے اس کی قیمت تبدیل ہو جاتی ہے | 194 |
| باب نمبر105 | ناپنے اور تولنے میں زیادتی | 195 |
| باب نمبر106 | آدمی کے پاس مختلف قسم کے طعام ہوں اور وہ ان کو آپس میں ملادے | 196 |
| باب نمبر107 | ملکی پیمانوں کے علاوہ خرید وفروخت درست نہیں | 197 |
| باب نمبر108 | طعام میں پیشگی | 198 |
| باب نمبر109 | طعام میں تبادلہ | 201 |
| باب نمبر110 | حیوان اور لباس وغیرہ میں تبادلہ | 205 |
| باب نمبر111 | اس میں مِن جملہ عوض ہے | 207 |
| باب نمبر112 | عدد تخمینہ اور مبہم چیز کی بیع | 208 |
| باب نمبر113 | سامان کی خرید وفروخت | 211 |
| باب نمبر114 | نفع بخش بیع | 213 |
| باب نمبر115 | سامان میں پیشگی | 215 |
| باب نمبر116 | آدمی کا وہ بیچنا جو اس کے پاس نہیں | 215 |
| باب نمبر117 | عمدہ چیز بیچنے کی فضیلت | 218 |
| باب نمبر118 | عینۃ(سامان کو ایک مدت کیلئے ادھار پر دینا اور پھر اصل قیمت سے کم پر لے لینا) | 218 |
| باب نمبر119 | بیع میں شرطیں | 222 |
| باب نمبر120 | ایک آدمی کسی چیز کو خریدتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے | 222 |
| باب نمبر121 | بیع النسیہ (لمبی مدت کیلئے زیادہ منافع پر چیز قرض دینا) | 223 |
| باب نمبر122 | غلام خریدنا | 225 |
| باب نمبر123 | مملوک کو بیچا جائے اور اس کا مال ہو | 230 |
| باب نمبر124 | جو مملوک خریدے اور اس میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو کون سا پلٹایا جائے گا اور کون سا نہیں پلٹایا جائے گا | 231 |
| باب نمبر125 | نادر | 235 |
| باب نمبر126 | ممالیک (غلاموں) کے قریبی رشتہ داروں کو جدا کرنا | 236 |
| باب نمبر127 | غلام اپنے آقا سے سوال کرے کہ اسے بیچ ڈالے اور اسے شرط دے کہ وہ اسے کوئی چیز دے گا | 238 |
| باب نمبر128 | غلاموں اور دوسرے حیوانوں میں پیشگی سودے بازی | 238 |
| باب نمبر129 | اس سے آخری | 241 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر130 | بھیڑ بکریاں ضریبہ میں دینا (ضریبۃ: وہ ٹیکس ہے جو غلام اپنے آقا کو ادا کرتا ہے) | 243 |
| باب نمبر131 | راہ پڑے ملے اور حرام زادے کی فروخت | 244 |
| باب نمبر132 | جامع جن چیزوں کی خرید و فروخت حلال ہے اور وہ جن کی حلال نہیں | 245 |
| باب نمبر133 | چوری شدہ اور خیانت شدہ مال کی خریداری | 248 |
| باب نمبر134 | جو کسی گروہ کا غلہ خریدے اور وہ اس سے کراہت کرتے ہوں | 249 |
| باب نمبر135 | جو کسی چیز کو خریدے اور جو اس نے دیکھا تھا اس میں تبدیلی ہو | 250 |
| باب نمبر136 | انگوروں کے شیرے اور شراب کی فروخت | 250 |
| باب نمبر137 | بیعانہ | 254 |
| باب نمبر138 | الرھن | 254 |
| باب نمبر139 | رہن میں اختلاف | 259 |
| باب نمبر140 | عاریہ اور امانت کی ضمانت | 260 |
| باب نمبر141 | مضاربہ نفع اور حوالگی کی ضمانت | 263 |
| باب نمبر142 | کاریگر کی ضمانت | 265 |
| باب نمبر143 | اونٹ والے کرایہ دینے والے اور کشتیوں والے کی ضمانت | 267 |
| باب نمبر144 | درہم و دینار میں تبدیلی | 268 |
| باب نمبر145 | دیگر | 277 |
| باب نمبر146 | ایسے درہم کا رواج کہ جس میں ملاوٹ ہو | 278 |
| باب نمبر147 | آدمی درہم قرض دیتا ہے اور ان سے عمدہ درہم لیتا ہے | 279 |
| باب نمبر148 | جو قرض منفعت لاتا ہے | 280 |
| باب نمبر149 | آدمی درہم دیتا ہے پھر اس سے دوسرے ملک کے لیتا ہے | 281 |
| باب نمبر150 | تجارت کی غرض سے سمندری سفر | 282 |
| باب نمبر151 | خوش بختی ہے کہ انسان کی معیشت اس کے اپنے وطن میں ہو | 284 |
| باب نمبر152 | صلح | 285 |
| باب نمبر153 | زراعت کی فضیلت | 287 |
| باب نمبر154 | دیگر | 289 |
| باب نمبر155 | زراعت اور باغ لگانے کے وقت کہنا چاہیے | 290 |
| باب نمبر156 | جن چیزوں کے ساتھ زمین مستاجری پر لینی چاہیے اور جن کے ساتھ نہیں | 292 |
| باب نمبر157 | بنجر زمین کی آبادی اور آدھے یا تیسرے یا چوتھے حصے پر کاشتکاری | 294 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر158 | ذمی وغیرہ کی مزارعت میں شرکت اور ان کے درمیان شرطیں | 296 |
| باب نمبر159 | اہل ذمہ کی زمینوں اور ان کے جزیے کا ٹھیکہ اور جو بادشاہ سے زمین کا ٹھیکہ لے اور وہ اسے اس کے غیر سے دے | 297 |
| باب نمبر160 | جو زمین اجرت پر لے اور پھر مدت ختم ہونے سے پہلے بیچ دے یا مر جائے اور مدت ختم ہونے سے پہلے زمین وراثت میں چلی جائے | 299 |
| باب نمبر161 | آدمی زمین یا گھر کرائے پر لیتا ہے اور پھر اسے اس سے زیادہ پر کہ جس پر اس نے لیا تھا کرائے پر دیتا ہے | 300 |
| باب نمبر162 | ایک آدمی ٹھیکے پر کام لے اور پھر اس سے زیادہ پر کسی اور کو دے دے | 303 |
| باب نمبر163 | سبز کھیتی، قصیل "ایسے سبز جو جو پکنے سے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلائے جاتے ہیں" اور ان جیسی چیزوں کی تجارت | 304 |
| باب نمبر164 | چراگاہ کی فروخت | 306 |
| باب نمبر165 | پانی کی فروخت اور وادیوں اور سیلاب کے فالتو پانی کو روکنا | 307 |
| باب نمبر166 | بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے بارے میں | 309 |
| باب نمبر167 | شفعہ | 310 |
| باب نمبر168 | بادشاہ سے خراج کی زمین کا خریدنا جب کہ اس کے اہل کراہت کریں اور جو اس کے اہل سے خریدے | 313 |
| باب نمبر169 | عجمی کافروں سے بیگار لینا اور ان کے پاس مہمان ٹھہرنا | 314 |
| باب نمبر170 | بیع میں دلالی، اس کی اجرت اور لوگوں کیلئے خریداری کرنے والے کی اجرت | 316 |
| باب نمبر171 | ذمی کافر سے شراکت | 317 |
| باب نمبر172 | بیع کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد قیمت کم کرنے کی درخواست | 317 |
| باب نمبر173 | کھیتی کا تخمینہ | 318 |
| باب نمبر174 | مزدور کی مزدوری اور اس پر واجب | 318 |
| باب نمبر175 | طے کرنے سے پہلے مزدور کا اپنی مزدوری استعمال کرنے اور کام کے بعد اس کی اجرت میں تاخیر کی کراہت | 320 |
| باب نمبر176 | آدمی چوپایہ کرایہ پر لے اور مقرر حد سے تجاوز کر جائے یا مقرر سے پہلے واپس کر دے | 321 |
| باب نمبر177 | آدمی کا گھر اور کشتی کرایہ پر دینا اور لینا | 324 |
| باب نمبر178 | ضرار | 325 |
| باب نمبر179 | جامع حریم حقوق | 328 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر180 | جو شخص دوسرے کی زمین میں کاشت کاری کرے یا باغیچہ لگائے | 330 |
| باب نمبر181 | نادر | 331 |
| باب نمبر182 | جو اپنا مال بغیر گواہوں کے قرض دے | 331 |
| باب نمبر183 | نادر | 332 |
| باب نمبر184 | مال کی حفاظت اور اسے ضائع کرنے کی کراہت | 333 |
| باب نمبر185 | کھیتی اور فصل میں سے جسے جانور خراب کریں اور اس کا ضمان | 334 |
| باب نمبر186 | دیگر | 335 |
| باب نمبر187 | مملوک (غلام) تجارت کرے اور اس پر قرض واقع ہو | 336 |
| باب نمبر188 | نوادر | 337 |

# كِتَابُ الْجِهَادِ (کتاب جہاد)

## بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ (باب: جہاد کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي السَّيْفِ وَ تَحْتَ ظِلِّ السَّيْفِ وَ لَا يُقِيمُ النَّاسَ إِلَّا السَّيْفُ وَ السُّيُوفُ مَقَالِيدُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عمر بن ابان سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام کی تمام بھلائی تلوار میں اور تلوار کے سائے میں ہے لوگوں کا معاملہ قائم نہیں ہو سکتا ماسوائے تلوار کے اور تلواریں جنت و جہنم کی کنجیاں ہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ بَابُ الْمُجَاهِدِينَ يَمْضُونَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَفْتُوحٌ وَ هُمْ مُتَقَلِّدُونَ بِسُيُوفِهِمْ وَ الْجَمْعُ فِي الْمَوْقِفِ وَ الْمَلَائِكَةُ تُرَحِّبُ بِهِمْ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذُلًّا وَ فَقْراً فِي مَعِيشَتِهِ وَ مَحْقاً فِي دِينِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَغْنَى أُمَّتِي بِسَنَابِكِ خَيْلِهَا وَ مَرَاكِزِ رِمَاحِهَا .

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جنت کا ایک دروازہ ہے کہ جسے "باب المجاہدین" کہا جاتا ہے جسکی طرف مجاہدین جاتے ہیں تو وہ کھلا ہوتا ہے اور اپنی تلواریں حمائل کئے ہوتے ہیں اور میدان محشر میں جمع ہوتے ہیں اور ملائکہ انہیں خوش آمدید کہتے ہیں پھر فرمایا پس جو جہاد ترک کرے اللہ عزّ وجلّ اسے ذلت کا لباس پہناتا ہے اور اس کی معیشت میں فقر دیتا ہے اور دین میں خاتمہ دیتا ہے یقیناً اللہ عزّ وجلّ میری امت کو انکے گھوڑوں کی تیز رفتاری اور انکے نیزوں کے نشانوں کے ذریعے غنی کرے گا۔

3- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خُيُولُ الْغُزَاةِ فِي الدُّنْيَا خُيُولُهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَ إِنَّ أَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوفُهُمْ وَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَيْنِي وَ فَرِحَ بِهِ قَلْبِي قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ غَزَا مِنْ أُمَّتِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَابَهُ قَطْرَةٌ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ صُدَاعٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ شَهَادَةً .

3-اور اس نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مجاہدین کے دنیا میں گھوڑے، جنت میں بھی ان کے گھوڑے ہوں گے اور یقیناً جنگ میں نفع بخش ان کی تلواریں ہیں" اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایسا حکم پہنچایا کہ جس کے ذریعے میری آنکھیں ٹھنڈی اور میرا دل شاد ہوا"۔ کہا:۔" اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !جو بھی تمہاری امت میں سے اللہ عزّ وجلّ کی راہ میں جنگ کرے اور اسے آسمان سے پانی کا ایک قطرہ یا کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ عزّ وجلّ اس کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب شہادت جیسا لکھتا ہے

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ كَتَبَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رِسَالَةٍ إِلَى بَعْضِ خُلَفَاءِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ مِنْ ذَلِكَ مَا ضَيَّعَ الْجِهَادَ الَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْأَعْمَالِ وَ فَضَّلَ عَامِلَهُ عَلَى الْعُمَّالِ تَفْضِيلًا فِي الدَّرَجَاتِ وَ الْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ لِأَنَّهُ ظَهَرَ بِهِ الدِّينُ وَ بِهِ يُدْفَعُ عَنِ الدِّينِ وَ بِهِ اشْتَرَى اللَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِالْجَنَّةِ بَيْعاً مُفْلِحاً مُنْجِحاً اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ فِيهِ حِفْظَ الْحُدُودِ وَ أَوَّلُ ذَلِكَ الدُّعَاءُ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ طَاعَةِ الْعِبَادِ وَ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ وَ إِلَى وَلَايَةِ اللَّهِ مِنْ وَلَايَةِ الْعِبَادِ فَمَنْ دُعِيَ إِلَى الْجِزْيَةِ

فَأَبَى قُتِلَ وَ سُبِيَ أَهْلُهُ وَ لَيْسَ الدُّعَاءُ مِنْ طَاعَةِ عَبْدٍ إِلَى طَاعَةِ عَبْدٍ مِثْلِهِ وَ مَنْ أَقَرَّ بِالْجِزْيَةِ لَمْ يُتَعَدَّ عَلَيْهِ وَ لَمْ تُخْفَرْ ذِمَّتُهُ وَ كُلِّفَ دُونَ طَاقَتِهِ وَ كَانَ الْفَيْءُ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً غَيْرَ خَاصَّةٍ وَ إِنْ كَانَ قِتَالٌ وَ سَبْيٌ سِيرَ فِي ذَلِكَ بِسِيرَتِهِ وَ عُمِلَ فِي ذَلِكَ بِسُنَّتِهِ مِنَ الدِّينِ ثُمَّ كَلَّفَ الْأَعْمَى وَ الْأَعْرَجَ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ عَلَى الْجِهَادِ بَعْدَ عُذْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهُمْ وَ يُكَلِّفُ الَّذِينَ يُطِيقُونَ مَا لَا يُطِيقُونَ وَ إِنَّمَا كَانُوا أَهْلَ مِصْرٍ يُقَاتِلُونَ مَنْ يَلِيهِ يُعْدَلُ بَيْنَهُمْ فِي الْبُعُوثِ فَذَهَبَ ذَلِكَ كُلُّهُ حَتَّى عَادَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ أَجِيرٌ مُؤْتَجِرٌ بَعْدَ بَيْعِ اللَّهِ وَ مُسْتَأْجِرٌ صَاحِبُهُ غَارِمٌ وَ بَعْدَ عُذْرِ اللَّهِ وَ ذَهَبَ الْحَجُّ فَضُيِّعَ وَ افْتَقَرَ النَّاسُ فَمَنْ أَعْوَجُ مِمَّنْ عَوَّجَ هَذَا وَ مَنْ أَقْوَمُ مِمَّنْ أَقَامَ هَذَا فَرَدَّ الْجِهَادَ عَلَى الْعِبَادِ وَ زَادَ الْجِهَادَ عَلَى الْعِبَادِ إِنَّ ذَلِكَ خَطَأٌ عَظِيمٌ .

4- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے بنی امیہ کے خلفاء (بادشاہوں) میں سے کسی خلیفہ (بادشاہ) کو خط میں تحریر فرمایا "تیری غفلت کی ایک مثال تیری جہاد کی طرف سے غفلت ہے اور اسی وجہ سے جہاد کا اجر ضائع ہو گیا وہ جہاد کہ جسے اللہ عزّ وجلّ نے تمام اعمال پر فضیلت دی اور اس کے عامل (جہاد کرنے والے) کو باقی تمام اعمال بجالانے پر درجات، مغفرت اور رحمت میں فضیلت دی ہے کیونکہ اللہ عزّ وجلّ نے اسی جہاد کے ذریعے دین کا ظہور اور اسی جہاد ہی کے ذریعے دین کا دفاع کیا ہے اور اسی جہاد ہی کے سبب اللہ عزّ وجلّ نے ایک کامیاب اور نفع بخش بیع (معاملہ) کے ذریعے مومنین سے ان کی جانوں اور اموال کو جنت کے عوض خریدا ہے اور اللہ عزّ وجلّ نے ان پر اس میں (جہاد میں) حدود کی حفاظت (حلال و حرام کی پابندی) کی شرط رکھی ہے ان میں سے پہلا بندوں کی اطاعت کے بر خلاف اللہ عزّ وجلّ کی اطاعت کی طرف بلانا ہے اور لوگوں کی بندگی کرنے کے بر خلاف اللہ عزّ وجلّ کی بندگی کی طرف بلانا ہے اور بندوں کی ولایت کے بر خلاف اللہ عزّ وجلّ کی ولایت کی طرف بلانا ہے پس جسے جزیہ کی طرف بلایا جائے اور وہ انکار کرے (جزیہ دینے سے) تو اسے قتل کیا جائے گا اور اسکے اہل و عیال کو قید کیا جائے گا اور اسمیں بندوں کی اطاعت سے کسی اس جیسے بندے کی اطاعت کی طرف بلانا نہیں ہے اور جو جزیہ دینے کا اقرار کرے اس پر ظلم نہ کیا جائے گا اور اس سے عہد شکنی نہ کی جائے گی اور اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے گا۔ اور مال غنیمت خاص نہیں بلکہ عام مسلمانوں کیلئے ہے جنگ ہو یا قیدی بنانا اس میں اسی کے قوانین کے مطابق (جنگ یا قید کرنے کے قوانین پر) عمل کیا جائے گا اور اس میں دین کے اس کے بارے میں موجود قوانین پر عمل کیا جائے گا پھر یہ کہ اندھے اور لنگڑے پر بھی بوجھ ڈال دیا گیا ہے کہ جو جہاد میں خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں رکھتے۔ جبکہ اللہ عزّ وجلّ نے ان کو معذور بھی قرار دیا ہے اور (اسکے برعکس) طاقت رکھنے والوں پر ناتواں لوگوں جیسا بوجھ ڈالا گیا ہے اور شہر والے یقیناً اس کے ساتھ مل کر جنگ میں شریک ہوتے ہیں کہ جو لشکر بھیجنے میں ان کے درمیان عدل سے کام لے (یعنی جو جنگ پر بھیجنے کے لائق ہو اسے بھیجے اور جو اس قابل نہ ہو اسے نہ بھیجے) لیکن یہ سب کا سب ختم ہو گیا ہے یہاں تک کہ اللہ عزّ وجلّ کی بیع (معاملہ) کے بعد بھی آدمی آدمی کا اجیر بن چکا ہے (آدمی آدمیوں کو کرایہ پر لے کر جنگ پر بھیج رہا ہے) اور وہ اللہ عزّ وجلّ کے عذر کے بعد بھی اپنے ساتھی کو دھوکا دیتا ہے اور حج اپنی اہمیت و افادیت کھو چکا ہے اور لوگ محتاج ہو چکے ہیں اور اس سے زیادہ راہِ راست سے ہٹانے والی اور کیا چیز ہے اور اگر اس کو راہ حق کیلئے استعمال کیا جائے تو اس سے زیادہ راہِ حق پر ثابت قدم رکھنے والی اور کیا چیز ہے پس جہاد کو لوگوں کیلئے الٹ دیا گیا ہے اور لوگوں پر جہاد میں اضافہ کیا گیا ہے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ حَيْدَرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْجِهَادُ أَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ .

5- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن الاصم سے اس نے حیدرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: "جہاد فرائض کے بعد تمام چیزوں سے افضل ہے

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيِّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي رَوْحٍ فَرَجِ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللَّهُ لِخَاصَّةِ أَوْلِيَائِهِ وَ سَوَّغَهُمْ كَرَامَةً مِنْهُ لَهُمْ وَ نِعْمَةٌ ذَخَرَهَا وَ الْجِهَادُ هُوَ لِبَاسُ التَّقْوَى وَ دِرْعُ اللَّهِ الْحَصِينَةُ وَ جُنَّتُهُ الْوَثِيقَةُ فَمَنْ تَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ الذُّلِّ وَ شَمِلَهُ الْبَلَاءُ وَ فَارَقَ الرِّضَا وَ دُيِّثَ بِالصَّغَارِ وَ الْقَمَاءَةِ وَ ضُرِبَ عَلَى قَلْبِهِ بِالْأَسْدَادِ وَ أُدِيلَ الْحَقُّ مِنْهُ بِتَضْيِيعِ الْجِهَادِ وَ سِيمَ الْخَسْفَ وَ مُنِعَ النَّصَفَ أَلَا وَ إِنِّي قَدْ دَعَوْتُكُمْ إِلَى قِتَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَيْلًا وَ نَهَاراً وَ سِرّاً وَ إِعْلَاناً وَ قُلْتُ لَكُمُ اغْزُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَغْزُوكُمْ فَوَ اللَّهِ مَا غُزِيَ قَوْمٌ قَطُّ فِي عُقْرِ دَارِهِمْ إِلَّا ذَلُّوا فَتَوَاكَلْتُمْ وَ تَخَاذَلْتُمْ حَتَّى شُنَّتْ عَلَيْكُمُ الْغَارَاتُ وَ مُلِكَتْ عَلَيْكُمُ الْأَوْطَانُ هَذَا أَخُو غَامِدٍ قَدْ وَرَدَتْ خَيْلُهُ الْأَنْبَارَ وَ قَتَلَ حَسَّانَ بْنَ حَسَّانَ الْبَكْرِيَّ وَ أَزَالَ خَيْلَكُمْ عَنْ مَسَالِحِهَا وَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ وَ الْأُخْرَى الْمُعَاهَدَةِ فَيَنْتَزِعُ حِجْلَهَا وَ قُلْبَهَا وَ قَلَائِدَهَا وَ رِعَاثَهَا مَا تُمْنَعُ مِنْهُ إِلَّا بِالِاسْتِرْجَاعِ وَ الِاسْتِرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَافِرِينَ مَا نَالَ رَجُلًا مِنْهُمْ كَلْمٌ وَ لَا أُرِيقَ لَهُ دَمٌ فَلَوْ أَنَّ امْرَأً مُسْلِماً مَاتَ مِنْ بَعْدِ هَذَا أَسَفاً مَا كَانَ بِهِ مَلُوماً بَلْ كَانَ عِنْدِي بِهِ جَدِيراً فَيَا عَجَباً عَجَباً وَ اللَّهِ يُمِيثُ الْقَلْبَ وَ يَجْلِبُ الْهَمَّ مِنِ اجْتِمَاعِ هَؤُلَاءِ عَلَى بَاطِلِهِمْ وَ تَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ فَقُبْحاً لَكُمْ وَ تَرَحاً حِينَ صِرْتُمْ غَرَضاً يُرْمَى يُغَارُ عَلَيْكُمْ وَ لَا تُغِيرُونَ وَ تُغْزَوْنَ وَ لَا تَغْزُونَ وَ يُعْصَى اللَّهُ وَ تَرْضَوْنَ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالسَّيْرِ إِلَيْهِمْ فِي أَيَّامِ الْحَرِّ قُلْتُمْ هَذِهِ حَمَارَّةُ الْقَيْظِ أَمْهِلْنَا حَتَّى يُسَبَّخَ عَنَّا الْحَرُّ وَ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالسَّيْرِ إِلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ قُلْتُمْ هَذِهِ صَبَارَّةُ الْقُرِّ أَمْهِلْنَا حَتَّى يَنْسَلِخَ عَنَّا الْبَرْدُ كُلُّ هَذَا فِرَاراً مِنَ الْحَرِّ وَ الْقُرِّ فَإِذَا كُنْتُمْ مِنَ الْحَرِّ وَ الْقُرِّ تَفِرُّونَ فَأَنْتُمْ وَ اللَّهِ مِنَ السَّيْفِ أَفَرُّ يَا أَشْبَاهَ الرِّجَالِ وَ لَا رِجَالَ حُلُومُ الْأَطْفَالِ وَ عُقُولُ رَبَّاتِ الْحِجَالِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَرَكُمْ وَ لَمْ أَعْرِفْكُمْ مَعْرِفَةً وَ اللَّهِ جَرَّتْ نَدَماً وَ أَعْقَبَتْ ذَمّاً قَاتَلَكُمُ اللَّهُ لَقَدْ مَلَأْتُمْ قَلْبِي قَيْحاً وَ شَحَنْتُمْ صَدْرِي غَيْظاً وَ جَرَّعْتُمُونِي نُغَبَ التَّهْمَامِ أَنْفَاساً وَ أَفْسَدْتُمْ عَلَيَّ رَأْيِي بِالْعِصْيَانِ وَ الْخِذْلَانِ حَتَّى لَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ إِنَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَجُلٌ شُجَاعٌ وَ لَكِنْ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْحَرْبِ لِلَّهِ أَبُوهُمْ وَ هَلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشَدُّ لَهَا مِرَاساً وَ أَقْدَمُ فِيهَا مَقَاماً مِنِّي لَقَدْ نَهَضْتُ فِيهَا وَ مَا بَلَغْتُ الْعِشْرِينَ وَ هَا أَنَا قَدْ ذَرَّفْتُ عَلَى السِّتِّينَ وَ لَكِنْ لَا رَأْيَ لِمَنْ لَا يُطَاعُ .

6-احمد بن محمد بن سعید سے اس نے جعفر بن عبد اللہ علوی سے اور احمد بن محمد بن کوفی نے علی بن عباس سے اس نے اسماعیل بن اسحاق سے ایک ساتھ اس نے ابوروح فرج بن قرۃ سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ مجھے ابن ابو لیلیٰ سے عبد الرحمن سلمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔"امابعد! جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے خاص اولیاء کے لئے کھولا ہے اور اللہ عَزّوجَلَّ نے اس سے ان کے لئے عزت کو خاص کیا ہے اور اپنے خزانے کی اس نعمت کو۔ اور جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور اللہ کی مضبوط ذرہ ہے اور جنت اس کا عہد نامہ ہے اور جو اس سے منہ موڑتے ہوئے اسے ترک کردے تو اللہ عَزّوجَلَّ اس شخص کو رسوائی کا لباس پہناتا ہے اور اسے مصیبت گھیر لیتی ہے اور رضاء خداوندی اس سے دور ہو جاتی ہے اور وہ ذلت و خواریوں کے ساتھ ٹھکرا دیا جاتا ہے اور غفلت و مدہوشی کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ اور جہاد کو ضائع کرنے کے سبب اس کے ہاتھ سے حق کو چھین لیا جاتا ہے ذلت اسے سہنا پڑتی ہے اور انصاف اس سے روک لیا جاتا ہے اور خبر دار کہ میں نے تمہیں اس گروہ سے لڑنے کے لئے روز و شب اور ظاہر و پوشیدہ دعوت دی اور تمہیں کہا ان سے جنگ کرو اس سے قبل کہ وہ تم پر جنگ مسلط کردیں اللہ عَزّوجَلَّ کی قسم جس قوم پر اس کے گھروں کے اندر حملہ کر دیا جاتا ہے وہ لوگ ذلیل و خوار ہوتے ہیں لیکن تم نے ایک دوسرے کو چھوڑا اور ایک دوسرے کو ذلیل کیا یہاں تک کہ تم پر غارت گریاں شروع ہو گئیں اور تمہارے وطنوں (علاقوں) پر قبضہ کر لیا گیا اور اس نوغادر کے آدمی کو دیکھو کہ اس کے گھوڑے انبار (شہر کا نام) میں داخل ہو گئے اور اس نے حسان بن حسان البکری کو قتل کر ڈالا اور تمہارے محافظوں کو سرحدوں سے ہٹا دیا اور مجھے تو یہ بھی خبر ملی ہے کہ ان میں سے ایک شخص مسلمان عورت اور دوسرا ذمی عورت کے گھروں میں گھس جاتا ہے اور اس سے اس کے کڑے کنگن گلوبند اور گوشوارے اتار لیتا ہے اور اسے اس سے روکنے والا کوئی نہیں ہوتا ماسوائے اس کے کہ وہ کلمہ استرجاح (یعنی انا للہ وانا علیہ راجعون) پڑھے اور اس سے رحم کی بھیک مانگے پھر وہ مال وافر لے کر پلٹ جاتے ہیں ان میں سے کسی شخص کو نہ زخم آیا اور نہ اسکا خون بہا پس اس افسوس ناک صورت حال کے بعد اگر کوئی مسلمان مرد رنج و غم سے مر جائے تو اسے ملامت نہیں کی جاسکتی بلکہ میرے نزدیک اس کا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تعجب بالائے تعجب ہے اللہ عَزّوجَلَّ کی قسم! ان کا باطل پر جمع ہونا اور تمہارا حق کے باوجود بکھر جانا دل کو مردہ بنا دیتا ہے اور غم میں اضافہ کرتا ہے تمہارا برا ہو تم ہمیشہ غمگین رہو تم خود تیروں کا نشانہ بن رہے ہو تم پر غارت گری کی جارہی ہے مگر تم کو غیرت نہیں آتی وہ تم سے جنگ کر رہے ہیں لیکن تم جنگ نہیں کرتے اللہ عَزّوجَلَّ کی نافرمانی ہو رہی ہے اور تم راضی ہو اور جب تمہیں گرما کے دنوں میں ان کی طرف بڑھنے کا کہتا ہوں تو تم کہتے ہو اتنی چھوڑیں کہ گرمی کا زور ہم پر ٹوٹ جائے اور جب تمہیں سردیوں میں ان کی طرف جانے (جنگ کرنے) کا حکم دیتا ہوں تو تم کہتے ہو انتہائی سخت سردی ہے اتنی مہلت دیں کہ ٹھنڈک کی

سختی ہم سے ختم ہو جائے یہ سب گرمی اور سردی سے فرار کر رہے ہو تو اللہ عزّو جلّ کی قسم تم تلوار سے ان کی نسبت زیادہ فرار ہونے والے ہوا ے مردوں کی شکل والے نامردو! تمہاری عقل بچوں جیسی اور تمہاری سوچ حجلہ نشین عورتوں جیسی ہے مجھے تو پسند تھا کہ نہ تم کو میں دیکھتا اور نہ تم سے میری جان پہچان ہوتی یہ جان پہچان ندامت کا سبب اور غم واندوہ کا موجب بنی ہے اللہ عزّو جلّ تمہیں مارے تم نے میرے دل کو خون کے آنسوؤں سے بھر دیا ہے اور تم نے میرے سینے کو غیض وغضب سے پر کر دیا ہے اور تم نے مجھے حزن ملال کے گھونٹ پے در پے پلائے اور تم نے اپنی نافرمانی اور پہلو تہی سے میری تدبیر کو تباہ کر دیا یہاں تک کہ قریش کی قوم کہنے لگی کہ ابو طالب علیہ السلام کا بیٹا (علیہ السلام) بہادر آدمی ہے لیکن جنگ کرنا نہیں جانتا اللہ عزّو جلّ ان کو خیر دے! کیا ان میں سے کوئی ہے جو مجھ سے زیادہ جنگ کی سمجھ بوجھ رکھنے والا ہو اور مجھ سے پہلے میدان جنگ میں کارھائے نمایاں انجام دے چکا ہو؟ میں تو بیسویں سال میں ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ میں جنگ کے لئے کھڑا ہوا اور اب تو میں ساٹھ سال سے بھی زیادہ کا ہو گیا ہوں لیکن اس کی تدبیر ہی کیا کہ جسکی بات نہ مانی جائے

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ رَسُولَهُ بِالْإِسْلَامِ إِلَى النَّاسِ عَشْرَ سِنِينَ فَأَبَوْا أَنْ يَقْبَلُوا حَتَّى أَمَرَهُ بِالْقِتَالِ فَالْخَيْرُ فِي السَّيْفِ وَ تَحْتَ السَّيْفِ وَ الْأَمْرُ يَعُودُ كَمَا بَدَأَ .

7-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابو حفص کلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّو جلّ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلام کے ساتھ لوگوں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے دس سال تک اسے قبول کرنے سے انکار کیا یہاں تک کہ اللہ عزّو جلّ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ (جہاد) کا حکم دیا پس ساری بھلائی تلوار میں ہے اور تلوار کے سائے میں ہے پس جس طرح ابتداء ہوئی تھی دوبارہ ویسا ہی ہو گا (قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ آکر پھر تلوار سے حق کو قائم کریں گے )

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَخْبَرَنِي بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَيْنِي وَ فَرِحَ بِهِ قَلْبِي قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ غَزَا غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أُمَّتِكَ فَمَا أَصَابَهُ قَطْرَةٌ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ صُدَاعٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَهَادَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

8-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ابو البختری سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم سنایا کہ جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہو گیا اس نے کہا:- "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو بھی معرکوں میں سے کسی معرکے میں شریک ہوتا ہے (جہاد کرتا ہے) پس آسمان سے جو قطرہ یا مصیبت اسے پہنچتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے شہادت کا اجر ہو گا

9- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ بَلَّغَ رِسَالَةَ غَازٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً وَ هُوَ شَرِيكُهُ فِي ثَوَابِ غَزْوَتِهِ

9 - اور انہیں اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو بھی مجاہد کا پیغام پہنچائے گویا اس نے غلام آزاد کیا اور وہ اس مجاہد کی جنگ کے ثواب میں اس کا شریک ہے.

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنِ اغْتَابَ مُؤْمِناً غَازِياً أَوْ آذَاهُ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِسُوءٍ نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَسْتَغْرِقُ حَسَنَاتِهِ ثُمَّ يُرْكَسُ فِي النَّارِ إِذَا كَانَ الْغَازِي فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

10 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۔'' جو بھی کسی مجاہد مومن کی غیبت کرے یا اِسے اذیت دے یا اس کی پیٹھ پیچھے اس کے گھر والوں سے برا سلوک کرے قیامت کے دن اس سے حساب لیا جائے گا تو اس کی نیکیاں غرق (ختم) ہو جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا جب مجاہد اللہ عزّ وجلَّ کی اطاعت میں (جہاد کر رہا ہو) ہو''

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ الْجِهَادَ وَ عَظَّمَهُ وَ جَعَلَهُ نَصْرَهُ وَ نَاصِرَهُ وَ اللَّهِ مَا صَلَحَتْ دُنْيَا وَ لَا دِينٌ إِلَّا بِهِ .

11 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:'' اللہ عزّ وجلَّ نے جہاد کو فرض کیا ہے اور اسے عظمت بخشی ہے اور اسے نصرت قرار دیا ہے اور اسکی نصرت فرمائی ہے اللہ عزّ وجلَّ کی قسم دین و دنیا کے اموراس کے بغیر درست نہیں ہو سکتے۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) اغْزُوا تُورِثُوا أَبْنَاءَكُمْ مَجْداً .

12 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدہ بن صدقہ سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔''جہاد کرو اور اپنی اولاد کو وراثت میں بزرگی دو''۔

13- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَبَا دُجَانَةَ الْأَنْصَارِيَّ اعْتَمَّ يَوْمَ أُحُدٍ بِعِمَامَةٍ لَهُ وَ أَرْخَى عَذَبَةَ الْعِمَامَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ حَتَّى جَعَلَ يَتَبَخْتَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ هَذِهِ لَمِشْيَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا عِنْدَ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

13 - اور انہیں اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ ابودجانہ انصاری نے اُحد کے دن عمامہ باندھا ہوا تھا اور اس نے عمامہ کے ایک لڑ کو اپنے کندھوں کے درمیان چھوڑ رکھا تھا یہاں تک کہ اس کے ذریعے فخر کے ساتھ چل رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:'' یقیناً اس طرح کی چال کو اللہ عزّ وجلَّ ناپسند فرماتا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ جب فی سبیل اللہ جنگ کے دوران ہو''۔

14- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) جَاهِدُوا تَغْنَمُوا .

14 علی نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔''جہاد کرو اور غنیمت پاؤ''۔

15- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي السَّيْفِ وَ تَحْتَ السَّيْفِ وَ فِي ظِلِّ السَّيْفِ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الْخَيْرَ كُلَّ الْخَيْرِ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .


www.hubeali.com

15 -محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حجال سے اس نے ثعلبہ سے اس نے معمر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:۔"ساری بھلائی تلوار میں تلوار کے نیچے اور تلوار کے سائے میں ہے"۔راوی نے کہا میں نے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"قیامت تک ساری کی ساری بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے جڑی ہے"

# باب جِهَادِ الرَّجُلِ وَ الْمَرْأَةِ (مرد اور عورت کا جہاد)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَتَبَ اللَّهُ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ فَجِهَادُ الرَّجُلِ بَذْلُ مَالِهِ وَ نَفْسِهِ حَتَّى يُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَصْبِرَ عَلَى مَا تَرَى مِنْ أَذَى زَوْجِهَا وَ غَيْرَتِهِ .وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابو الجوزا سے اس نے حسین بن علوان سے اس نے سعد بن طریف سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:۔"اللہ عزّوجلّ نے جہاد مرد اور عورت دونوں پر فرض کیا ہے پس مرد کا جہاد یہ ہے کہ وہ اپنا مال خرچ کرے اور اپنی جان دے یہاں تک کہ وہ اللہ عزّوجلّ کی راہ میں مارا جائے اور عورت کا جہاد یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر سے جو اذیت دیکھے اس پر اور اپنی غیرت (شوہر کے پاس دوسری عورت نہ دیکھ سکنے پر) پر صبر کرے"۔اور دوسری حدیث میں یہ ہے کہ عورت کا جہاد بہترین شوہر داری ہے۔

# باب وُجُوهِ الْجِهَادِ (جہاد کی اقسام)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجِهَادِ سُنَّةٌ أَمْ فَرِيضَةٌ فَقَالَ الْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ فَجِهَادَانِ فَرْضٌ وَ جِهَادٌ سُنَّةٌ لَا يُقَامُ إِلَّا مَعَ الْفَرْضِ فَأَمَّا أَحَدُ الْفَرْضَيْنِ فَمُجَاهَدَةُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ وَ مُجَاهَدَةُ الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ فَرْضٌ وَ أَمَّا الْجِهَادُ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ لَا يُقَامُ إِلَّا مَعَ فَرْضٍ فَإِنَّ مُجَاهَدَةَ الْعَدُوِّ فَرْضٌ عَلَى جَمِيعِ الْأُمَّةِ وَ لَوْ تَرَكُوا الْجِهَادَ لَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ وَ هَذَا هُوَ مِنْ عَذَابِ الْأُمَّةِ وَ هُوَ سُنَّةٌ عَلَى الْإِمَامِ وَحْدَهُ أَنْ يَأْتِيَ الْعَدُوَّ مَعَ الْأُمَّةِ فَيُجَاهِدَهُمْ وَ أَمَّا الْجِهَادُ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَكُلُّ سُنَّةٍ أَقَامَهَا الرَّجُلُ وَ جَاهَدَ فِي إِقَامَتِهَا وَ بُلُوغِهَا وَ إِحْيَائِهَا فَالْعَمَلُ وَ السَّعْيُ فِيهَا مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ لِأَنَّهَا إِحْيَاءُ سُنَّةٍ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور علی بن محمد قاسانی سے ایک ساتھ قاسم بن محمد سے اس نے سلیمان بن داؤد منقری سے اس نے فضیل بن عیاض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا جہاد کے بارے میں کہ کیا وہ سنت ہے یا فرض ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"جہاد کی چار قسمیں ہیں۔پس دو جہاد فرض ہیں اور سنتی جہاد قائم نہیں ہو سکتے مگر فرض جہاد کے ساتھ۔البتہ وہ دو فرض جہاد یہ ہیں کہ آدمی کا اپنے نفس سے جہاد ہے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانیوں سے بچنے کے لئے اور وہ سب سے بڑا جہاد ہے اور ان کافروں سے جہاد کہ جو تم سے مڈبھیڑ کریں فرض ہے اور البتہ وہ سنت جہاد کہ فرض کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا ہے یہ ہے کہ دشمن سے جہاد کرنا ساری امت پر فرض ہے پس اگر وہ جہاد ترک کر دیں تو ان پر عذاب نازل ہو گا اور یہ اس امت کے عذاب میں سے ہے اور وہ سنت ہے تنہا امام علیہ السلام پر کہ وہ امت کے ساتھ دشمن کے پاس جائیں اور ان سے جہاد کریں اور وہ

جہاد کہ جو سنت ہے پس ہر وہ سنت کہ جسے آدمی قائم کرے اوراس کی اقامت تبلیغ اور احیاء میں جہاد کرے تو اس میں عمل اور کوشش اعمال میں سے افضل ترین ہے کیونکہ یہ سنت کا احیاء ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ”جو بھی اچھی سنت قائم کرے تو اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بھی قیامت تک اس پر عمل کرے اس کا بھی اجر اس کے لئے ہو گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں سے کوئی چیز کم کی جائے“۔

2)وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبِي ( **صلوات الله عليه** ) عَنْ حُرُوبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) وَ كَانَ السَّائِلُ مِنْ مُحِبِّينَا فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّداً ( **صلى الله عليه وآله** ) بِخَمْسَةِ أَسْيَافٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا شَاهِرَةٌ فَلَا تُغْمَدُ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَ لَنْ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَيَوْمَئِذٍ لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمانُها لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمانِها خَيْراً وَ سَيْفٌ مِنْهَا مَكْفُوفٌ وَ سَيْفٌ مِنْهَا مَغْمُودٌ سَلُّهُ إِلَى غَيْرِنَا وَ حُكْمُهُ إِلَيْنَا وَ أَمَّا السُّيُوفُ الثَّلَاثَةُ الشَّاهِرَةُ فَسَيْفٌ عَلَى مُشْرِكِي الْعَرَبِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ وَ احْصُرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تابُوا يَعْنِي آمَنُوا وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ آتَوُا الزَّكاةَ فَإِخْوانُكُمْ فِي الدِّينِ فَهَؤُلَاءِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَتْلُ أَوِ الدُّخُولُ فِي الْإِسْلَامِ وَ أَمْوَالُهُمْ وَ ذَرَارِيُّهُمْ سَبْيٌ عَلَى مَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَإِنَّهُ سَبَى وَ عَفَا وَ قَبِلَ الْفِدَاءَ وَ السَّيْفُ الثَّانِي عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ ثُمَّ نَسَخَهَا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ قاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لا يُحَرِّمُونَ ما حَرَّمَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ لا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صاغِرُونَ فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُمْ إِلَّا الْجِزْيَةُ أَوِ الْقَتْلُ وَ مَالُهُمْ فَيْءٌ وَ ذَرَارِيُّهُمْ سَبْيٌ وَ إِذَا قَبِلُوا الْجِزْيَةَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ حُرِّمَ عَلَيْنَا سَبْيُهُمْ وَ حُرِّمَتْ أَمْوَالُهُمْ وَ حَلَّتْ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ وَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي دَارِ الْحَرْبِ حَلَّ لَنَا سَبْيُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ وَ لَمْ تَحِلَّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ وَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ إِلَّا الدُّخُولُ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ أَوِ الْجِزْيَةُ أَوِ الْقَتْلُ وَ السَّيْفُ الثَّالِثُ سَيْفٌ عَلَى مُشْرِكِي الْعَجَمِ يَعْنِي التُّرْكَ وَ الدَّيْلَمَ وَ الْخَزَرَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي أَوَّلِ السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَصَّ قِصَّتَهُمْ ثُمَّ قَالَ فَضَرْبَ الرِّقابِ حَتَّى إِذا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ إِمَّا فِداءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزارَها فَأَمَّا قَوْلُهُ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ يَعْنِي بَعْدَ السَّبْيِ مِنْهُمْ وَ إِمَّا فِداءً يَعْنِي الْمُفَادَاةَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهَؤُلَاءِ لَنْ يُقْبَلَ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَتْلُ أَوِ الدُّخُولُ فِي الْإِسْلَامِ وَ لَا يَحِلُّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ مَا دَامُوا فِي دَارِ الْحَرْبِ وَ أَمَّا السَّيْفُ الْمَكْفُوفُ فَسَيْفٌ عَلَى أَهْلِ الْبَغْيِ وَ التَّأْوِيلِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ طائِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما فَإِنْ بَغَتْ إِحْداهُما عَلَى الْأُخْرى فَقاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلى أَمْرِ اللَّهِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ بَعْدِي عَلَى التَّأْوِيلِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى التَّنْزِيلِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ هُوَ فَقَالَ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَاتَلْتُ بِهَذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ثَلَاثاً وَ هَذِهِ الرَّابِعَةُ وَ اللَّهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا السَّعَفَاتِ مِنْ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ وَ كَانَتِ السِّيرَةُ فِيهِمْ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي أَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْبِ لَهُمْ ذُرِّيَّةً وَ قَالَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ كَذَلِكَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) يَوْمَ الْبَصْرَةِ نَادَى فِيهِمْ لَا تَسْبُوا لَهُمْ ذُرِّيَّةً وَ لَا تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ لَا تَتْبَعُوا مُدْبِراً وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ أَمَّا السَّيْفُ الْمَغْمُودُ فَالسَّيْفُ الَّذِي يَقُومُ بِهِ الْقِصَاصُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ فَسَلُّهُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَ حُكْمُهُ إِلَيْنَا فَهَذِهِ السُّيُوفُ الَّتِي بَعَثَ اللَّهُ بِهَا مُحَمَّداً ( **صلى الله عليه وآله** ) فَمَنْ جَحَدَهَا أَوْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهَا أَوْ شَيْئاً مِنْ سِيَرِهَا وَ أَحْكَامِهَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

2- اور اس نے اپنی اسناد کے ساتھ منقری سے اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔”ایک شخص نے میرے ؑبابا صلوٰۃ اللہ علیہ سے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی جنگوں کے بارے میں سوال کیا اور سائل (یعنی سوال کرنے والا) ہمارے ؑ محبوں میں سے تھا تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:”اللہ عزّ وجلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا اوران میں سے تین تلواریں ہمیشہ عریاں رہیں گی اور نیام میں نہ ڈلیں گی یہاں تک کہ جنگ کا زور ختم ہو جائے اور جنگ کا زور تب تک ختم نہ ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو پس جب سورج مغرب سے طلوع ہو تو اس دن تمام لوگ امن میں ہوں گے پس اس دن کسی کی ذات کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا اگر اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا اس نے ایمان میں بھلائی کمائی ہو گی اور ان میں سے ایک تلوار روکی گئی ہے اوران میں سے ایک تلوار نیام میں ہے کہ جسے ہمارے ؑ غیروں پر سونتا گیا ہے اور اسکا امر ہمارے ؑ ہاتھ میں ہے۔

وہ تین تلواریں کہ جو ہمیشہ عریاں ہیں۔

پس وہ تلوار کہ جو مشرکین عرب پر ہے (انکے خلاف ہے) اللہ عزّوجلّ نے فرمایا:۔" مشرکین کو قتل کرڈالو تم انہیں جہاں بھی پاؤ اورانہیں پکڑو اوران کا محاصرہ کرو اور ہر کمین گاہ میں ان کا انتظار کرو پس اگر وہ توبہ کرلیں (یعنی ایمان لے آئیں) اور نماز قائم کرلیں اور زکوٰۃ ادا کریں (توبہ 5)" تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں "(توبہ 11) پس ان (مشرکین عرب) سے کچھ قبول نہ ہو گا ماسوائے اس کے کہ یا قتل ہوں یا اسلام میں داخل ہوں ان کے اموال اورانکے اہل وعیال کو قید کیا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قید کیا اور معاف کیا اور فدیہ قبول فرمایا۔ اوردوسری تلوار اہل ذمہ (ذمی کافروں) کے خلاف ہے اللہ عَزّوجَلّ نے فرمایا:۔" قتل کروان لوگوں کو کہ جو نہ اللہ عَزّوجَلّ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اوراسکو حرام نہیں جانتے کہ جس کو اللہ عَزّوجَلّ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دین حق قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے کہ کہ جن کو کتاب دی گئی تھی پس ان سے قبول نہ ہو گا ماسوائے اس صورت کے کہ وہ جزیہ دیں یا قتل ہوں اوران کے اموال اور اہل وعیال کو قید کیا جائے گا پس جب وہ جزیہ دینا قبول کرلیں اپنی جانوں کا تو ان کو قید کرنا ہم پر حرام ہو گا اور ان کے اموال بھی حرام ہونگے اوران سے نکاح کرنا ہمارے لئے حلال ہو گا اور ان میں سے جو جنگ والے علاقے میں ہو ہمارے لئے ان کا قید کرنا اور ان کا مال لینا جائز ہو گا اور ہمارا ان سے نکاح کرنا حلال نہیں ہو گا پس ان سے قبول نہیں ہو گا ماسوائے ان صورتوں میں کہ وہ اسلام کے علاقے میں داخل ہوں یا جذیہ دیں یا قتل ہوں۔

اور تیسری تلوار مشرکین عجم کے خلاف ہے یعنی ترک، دیلم، اور کسپین (سپین) کے مشرکین۔ اللہ عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا:۔"اس سورہ کی ابتداء میں کہ جس میں ان کا ذکر فرمایا:۔"وہ لوگ کہ جنہوں نے کفر کیا" پھر فرمایا:۔" پس گردن ماری جائے گی یہاں تک کہ تم ان میں سے اکثر کو قتل کر دو پس ان میں سے باقیوں کو باندھ لو اور اس کے بعد ان پر احسان کرتے ہوئے یا جزیہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ جنگ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے"۔(محمد 4)

پس اللہ عَزّوجَلّ کا یہ قول:۔" فامامنا بعد"۔یعنی ان میں سے قید کرنے کے بعد اور "امافداء" یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مفاد ہو"۔ پس ان سے قبول نہ ہو گا ماسوائے اس کے کہ قتل کیا جائے یا اسلام میں داخل ہو جائیں اور ہمارا ان سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے جب تک وہ جنگ کے علاقے میں ہیں"۔ اور وہ تلوار کہ جسے روکا گیا ہے پس وہ تلوار ہے جو بغاوت اور تاویل کرنے والوں کے خلاف ہے اللہ عزّوجلّ نے فرمایا:۔" اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو انکے درمیان صلح کرادو اور اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو بغاوت کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ عَزّوجَلّ کے امر کی طرف پلٹ آئیں"۔(حجرات۔ 9)۔پس جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔" تم میں سے وہؑ ہے کہ جو میرے بعد تاویل پر جنگ کرے گا جیسا کہ اسؐ نے تم سے تنزیل پر جنگ کی" تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا وہ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔" جوتے میں پیوند لگانے والا یعنی امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں" تو عمار بن یاسر نے کہا میں نے اس جھنڈے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر تین مرتبہ جنگ (جہاد) کی اور اب یہ چوتھی ہے۔ اللہ عَزّوجَلّ کی قسم! اگر وہ اس میں اتنا ماریں کہ ہمیں بحرین تک پہنچادیں تب بھی ہم جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں اور ان میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی سیرت (طریقہ حکم) وہی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فتح مکہ کے دن مکہ والوں سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اہل وعیال کو قید نہیں کیا اور فرمایا:۔" جو اپنا دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے اور جو اپنا اسلحہ ڈال دے وہ امان میں ہے"۔ اور اسی طرح امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے بصرہ والے دن فرمایا اور ان میں منادی کی:۔" ان کے اہل وعیال کو قید نہ کرو اور زخمی کو قتل کرنے میں جلدی نہ کرو اور پیٹھ دکھا کر بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اور اپنا اسلحہ پھینک دے وہ امان میں ہے"۔ اور وہ تلوار کہ جو میان میں ہے وہ ایسی

تلوار ہے کہ جس سے قصاص لیا جائے۔ اللہ عزّ و جلّ نے ارشاد فرمایا:۔" جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ "۔(مائدہ۔95) پس اللہ عزّ و جلّ نے اسے مقتول کے ولیوں کے لئے غلاف سے نکالا اور اس کا حکم ہمارے ہاتھ میں ہے۔ پس یہ وہ تلواریں ہیں کہ جن کے ساتھ اللہ عزّ و جلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پس جس نے ان سب کا انکار کیا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا یا انکے طریقوں اور احکام سے انکار کیا پس اس نے اس کا انکار کیا کہ جسے اللہ عزّ و جلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) بَعَثَ بِسَرِيَّةٍ فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ مَرْحَباً بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْأَصْغَرَ وَ بَقِيَ الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ مَا الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ قَالَ جِهَادُ النَّفْسِ .

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگی دستہ روانہ فرمایا جب وہ واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔" خوش آمدید اس قوم کو کہ جس نے جہاد اصغر انجام دیا اور باقی جہاد اکبر ہے"۔ عرض کیا گیا اے اللہ عزّ و جلّ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جہاد اکبر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔" جہاد نفس (یعنی نفس کے ساتھ جہاد)"۔

# باب مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْجِهَادُ وَ مَنْ لَا يَجِبُ (کن پر جہاد واجب ہے اور کن پر نہیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الزُّبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ وَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ أَ هُوَ لِقَوْمٍ لَا يَحِلُّ إِلَّا لَهُمْ وَ لَا يَقُومُ بِهِ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَمْ هُوَ مُبَاحٌ لِكُلِّ مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ آمَنَ بِرَسُولِهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ مَنْ كَانَ كَذَا فَلَهُ أَنْ يَدْعُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى طَاعَتِهِ وَ أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ فَقَالَ ذَلِكَ لِقَوْمٍ لَا يَحِلُّ إِلَّا لَهُمْ وَ لَا يَقُومُ بِذَلِكَ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ قُلْتُ مَنْ أُولَئِكَ قَالَ مَنْ قَامَ بِشَرَائِطِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْقِتَالِ وَ الْجِهَادِ عَلَى الْمُجَاهِدِينَ فَهُوَ الْمَأْذُونُ لَهُ فِي الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ قَائِماً بِشَرَائِطِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْجِهَادِ عَلَى الْمُجَاهِدِينَ فَلَيْسَ بِمَأْذُونٍ لَهُ فِي الْجِهَادِ وَ لَا الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ حَتَّى يَحْكُمَ فِي نَفْسِهِ مَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ شَرَائِطِ الْجِهَادِ قُلْتُ فَبَيِّنْ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَخْبَرَ [نَبِيَّهُ] فِي كِتَابِهِ الدُّعَاءَ إِلَيْهِ وَ وَصَفَ الدُّعَاةَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ لَهُمْ دَرَجَاتٍ يُعَرِّفُ بَعْضُهَا بَعْضاً وَ يُسْتَدَلُّ بِبَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوَّلُ مَنْ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَ دَعَا إِلَى طَاعَتِهِ وَ اتِّبَاعِ أَمْرِهِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ وَ اللَّهُ يَدْعُوا إِلى‏ دارِ السَّلامِ وَ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ إِلى‏ صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ ثُمَّ ثَنَّى بِرَسُولِهِ فَقَالَ ادْعُ إِلى‏ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ يَعْنِي بِالْقُرْآنِ وَ لَمْ يَكُنْ دَاعِياً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ خَالَفَ أَمْرَ اللَّهِ وَ يَدْعُو إِلَيْهِ بِغَيْرِ مَا أُمِرَ [بِهِ] فِي كِتَابِهِ وَ الَّذِي أَمَرَ أَنْ لَا يُدْعَى إِلَّا بِهِ وَ قَالَ فِي نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلى‏ صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ يَقُولُ تَدْعُو ثُمَّ ثَلَّثَ بِالدُّعَاءِ إِلَيْهِ بِكِتَابِهِ أَيْضاً فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ أَيْ يَدْعُو وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ أَذِنَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ إِلَيْهِ بَعْدَهُ وَ بَعْدَ رَسُولِهِ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ وَ لْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ثُمَّ أَخْبَرَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ مِمَّنْ هِيَ وَ أَنَّهَا مِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ مِنْ ذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ مِنْ سُكَّانِ الْحَرَمِ مِمَّنْ لَمْ يَعْبُدُوا غَيْرَ اللَّهِ قَطُّ الَّذِينَ وَجَبَتْ لَهُمُ الدَّعْوَةُ دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ أَذْهَبَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً الَّذِينَ وَصَفْنَاهُمْ قَبْلَ هَذَا فِي صِفَةِ أُمَّةِ إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) الَّذِينَ عَنَاهُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلى‏ بَصِيرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي يَعْنِي أَوَّلَ مَنِ اتَّبَعَهُ عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ وَ التَّصْدِيقِ لَهُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْأُمَّةِ الَّتِي بُعِثَ فِيهَا وَ مِنْهَا وَ إِلَيْهَا قَبْلَ الْخَلْقِ مِمَّنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ قَطُّ وَ لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ وَ هُوَ الشِّرْكُ ثُمَّ ذَكَرَ أَتْبَاعَ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَتْبَاعَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي وَصَفَهَا فِي كِتَابِهِ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ جَعَلَهَا دَاعِيَةً إِلَيْهِ وَ أَذِنَ لَهَا فِي الدُّعَاءِ إِلَيْهِ فَقَالَ يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ وَصَفَ أَتْبَاعَ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ الَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَماءُ بَيْنَهُمْ تَراهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَ رِضْواناً سِيماهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْراةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ وَ قَالَ يَوْمَ لا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعى‏ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمانِهِمْ يَعْنِي أُولَئِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ثُمَّ حَلَّاهُمْ وَ وَصَفَهُمْ كَيْ لَا يَطْمَعَ فِي اللِّحَاقِ بِهِمْ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَقَالَ فِيمَا حَلَّاهُمْ بِهِ وَ وَصَفَهُمْ

الَّذينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خاشِعُونَ وَ الَّذينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ إِلَى قَوْلِه أُولئِكَ هُمُ الْوارِثُونَ الَّذينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فيها خالِدُونَ وَ قَالَ فِي صِفَتِهِمْ وَ حِلْيَتِهِمْ أَيْضاً الَّذينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ وَ لا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لا يَزْنُونَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ يَلْقَ أَثاماً يُضاعَفْ لَهُ الْعَذابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ يَخْلُدْ فيهِ مُهاناً ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى مِنْ هَؤُلَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ صِفَتِهِمْ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْراةِ وَ الْإِنْجيلِ وَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ذَكَرَ وَفَاءَهُمْ لَهُ بِعَهْدِهِ وَ مُبَايَعَتِهِ فَقَالَ وَ مَنْ أَوْفى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذي بايَعْتُمْ بِهِ وَ ذلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظيمُ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرى مِنَ الْمُؤْمِنينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَ رَأَيْتَكَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ سَيْفَهُ فَيُقَاتِلُ حَتَّى يُقْتَلَ إِلَّا أَنَّهُ يَقْتَرِفُ مِنْ هَذِهِ الْمَحَارِمِ أَ شَهِيدٌ هُوَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى رَسُولِهِ التَّائِبُونَ الْعابِدُونَ الْحامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنينَ فَفَسَّرَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْمُجَاهِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ هَذِهِ صِفَتُهُمْ وَ حِلْيَتُهُمْ بِالشَّهَادَةِ وَ الْجَنَّةِ وَ قَالَ التَّائِبُونَ مِنَ الذُّنُوبِ الْعَابِدُونَ الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئاً الْحَامِدُونَ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ فِي الشِّدَّةِ وَ الرَّخَاءِ السَّائِحُونَ وَ هُمُ الصَّائِمُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الَّذِينَ يُوَاظِبُونَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَ الْحَافِظُونَ لَهَا وَ الْمُحَافِظُونَ عَلَيْهَا بِرُكُوعِهَا وَ سُجُودِهَا وَ فِي الْخُشُوعِ فِيهَا وَ فِي أَوْقَاتِهَا الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ بَعْدَ ذَلِكَ وَ الْعَامِلُونَ بِهِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْمُنْتَهُونَ عَنْهُ قَالَ فَبَشِّرْ مَنْ قُتِلَ وَ هُوَ قَائِمٌ بِهَذِهِ الشُّرُوطِ بِالشَّهَادَةِ وَ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَخْبَرَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالْقِتَالِ إِلَّا أَصْحَابَ هَذِهِ الشُّرُوطِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ أُذِنَ لِلَّذينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَلى نَصْرِهِمْ لَقَديرٌ الَّذينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَ ذَلِكَ أَنَّ جَمِيعَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِأَتْبَاعِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ فَمَا كَانَ مِنَ الدُّنْيَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ وَ الْكُفَّارِ وَ الظَّلَمَةِ وَ الْفُجَّارِ مِنْ أَهْلِ الْخِلَافِ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ الْمُوَلِّي عَنْ طَاعَتِهِمَا مِمَّا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ ظَلَمُوا فِيهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَاتِ وَ غَلَبُوهُمْ عَلَيْهِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ فَهُوَ حَقُّهُمْ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَ إِنَّمَا مَعْنَى الْفَيْءِ كُلُّ مَا صَارَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ رَجَعَ مِمَّا كَانَ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ أَوْ فِيهِ فَمَا رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ فَقَدْ فَاءَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلَّذينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فاؤُ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيمٌ أَيْ رَجَعُوا ثُمَّ قَالَ وَ إِنْ عَزَمُوا الطَّلاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَميعٌ عَليمٌ وَ قَالَ وَ إِنْ طائِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما فَإِنْ بَغَتْ إِحْداهُما عَلَى الْأُخْرى فَقاتِلُوا الَّتي تَبْغي حَتَّى تَفيءَ إِلى أَمْرِ اللَّهِ أَيْ تَرْجِعَ فَإِنْ فاءَتْ أَيْ رَجَعَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما بِالْعَدْلِ وَ أَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطينَ يَعْنِي بِقَوْلِهِ تَفِيءَ تَرْجِعَ فَذَلِكَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْفَيْءَ كُلُّ رَاجِعٍ إِلَى مَكَانٍ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَوْ فِيهِ وَ يُقَالُ لِلشَّمْسِ إِذَا زَالَتْ قَدْ فَاءَتِ الشَّمْسُ حِينَ يَفِيءُ الْفَيْءُ عِنْدَ رُجُوعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَ كَذَلِكَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُفَّارِ فَإِنَّمَا هِيَ حُقُوقُ الْمُؤْمِنِينَ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ ظُلْمِ الْكُفَّارِ إِيَّاهُمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ أُذِنَ لِلَّذينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ وَ إِنَّمَا أُذِنَ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِشَرَائِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ مَأْذُوناً لَهُ فِي الْقِتَالِ حَتَّى يَكُونَ مَظْلُوماً وَ لَا يَكُونُ مَظْلُوماً حَتَّى يَكُونَ مُؤْمِناً وَ لَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ قَائِماً بِشَرَائِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي اشْتَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ فَإِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ شَرَائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ مُؤْمِناً وَ إِذَا كَانَ مُؤْمِناً كَانَ مَظْلُوماً وَ إِذَا كَانَ مَظْلُوماً كَانَ مَأْذُوناً لَهُ فِي الْجِهَادِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ أُذِنَ لِلَّذينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَلى نَصْرِهِمْ لَقَديرٌ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَكْمِلًا لِشَرَائِطِ الْإِيمَانِ فَهُوَ ظَالِمٌ مِمَّنْ يَبْغِي وَ يَجِبُ جِهَادُهُ حَتَّى يَتُوبَ وَ لَيْسَ مِثْلُهُ مَأْذُوناً لَهُ فِي الْجِهَادِ وَ الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمَظْلُومِينَ الَّذِينَ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي الْقِتَالِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُذِنَ لِلَّذينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا فِي الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أَخْرَجَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ أُحِلَّ لَهُمْ جِهَادُهُمْ بِظُلْمِهِمْ إِيَّاهُمْ وَ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْقِتَالِ فَقُلْتُ فَهَذِهِ نَزَلَتْ فِي الْمُهَاجِرِينَ بِظُلْمِ مُشْرِكِي أَهْلِ مَكَّةَ لَهُمْ فَمَا بَالُهُمْ فِي قِتَالِهِمْ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ وَ مَنْ دُونَهُمْ مِنْ مُشْرِكِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَقَالَ لَوْ كَانَ إِنَّمَا أُذِنَ لَهُمْ فِي قِتَالِ مَنْ ظَلَمَهُمْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَطْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَى قِتَالِ جُمُوعِ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ وَ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ سَبِيلٌ لِأَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوهُمْ غَيْرُهُمْ وَ إِنَّمَا أُذِنَ لَهُمْ فِي قِتَالِ مَنْ ظَلَمَهُمْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لِإِخْرَاجِهِمْ إِيَّاهُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ لَوْ كَانَتِ الْآيَةُ إِنَّمَا عَنَتِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ ظَلَمَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ كَانَتِ الْآيَةُ مُرْتَفِعَةَ الْفَرْضِ عَمَّنْ بَعْدَهُمْ إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْمَظْلُومِينَ أَحَدٌ وَ كَانَ فَرْضُهَا مَرْفُوعاً عَنِ النَّاسِ بَعْدَهُمْ [إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْمَظْلُومِينَ أَحَدٌ] وَ لَيْسَ كَمَا ظَنَنْتَ وَ لَا كَمَا ذَكَرْتَ وَ لَكِنَّ الْمُهَاجِرِينَ ظُلِمُوا مِنْ جِهَتَيْنِ ظَلَمَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ بِإِخْرَاجِهِمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ فَقَاتَلُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ وَ ظَلَمَهُمْ كِسْرَى وَ قَيْصَرُ وَ مَنْ كَانَ دُونَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ بِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِمَّا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ فَقَدْ قَاتَلُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ فِي ذَلِكَ وَ بِحُجَّةِ هَذِهِ الْآيَةِ يُقَاتِلُ مُؤْمِنُو كُلِّ زَمَانٍ وَ إِنَّمَا أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِمَا وَصَفَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الشَّرَائِطِ الَّتِي شَرَطَهَا اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي الْإِيمَانِ وَ الْجِهَادِ وَ مَنْ كَانَ قَائِماً بِتِلْكَ الشَّرَائِطِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ هُوَ مَظْلُومٌ وَ مَأْذُونٌ لَهُ فِي الْجِهَادِ بِذَلِكَ الْمَعْنَى وَ مَنْ كَانَ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ فَهُوَ ظَالِمٌ وَ لَيْسَ مِنَ الْمَظْلُومِينَ وَ لَيْسَ بِمَأْذُونٍ لَهُ فِي الْقِتَالِ وَ لَا بِالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ وَ لَا مَأْذُونٍ لَهُ فِي الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّهُ لَيْسَ يُجَاهِدُ مِثْلُهُ وَ أُمِرَ بِدُعَائِهِ إِلَى اللَّهِ وَ لَا يَكُونُ مُجَاهِداً مَنْ قَدْ أُمِرَ الْمُؤْمِنُونَ بِجِهَادِهِ وَ حَظَرَ الْجِهَادَ عَلَيْهِ وَ مَنَعَهُ مِنْهُ وَ لَا يَكُونُ دَاعِياً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أُمِرَ بِدُعَاءِ مِثْلِهِ إِلَى التَّوْبَةِ وَ الْحَقِّ وَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لَا يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ قَدْ أُمِرَ أَنْ يُؤْمَرَ بِهِ وَ لَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مَنْ قَدْ أُمِرَ أَنْ يُنْهَى عَنْهُ فَمَنْ كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ فِيهِ شَرَائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّتِي وُصِفَ بِهَا أَهْلُهَا مِنْ



www.hubeali.com

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ هُوَ مَظْلُومٌ فَهُوَ مَأْذُونٌ لَهُ فِي الْجِهَادِ كَمَا أُذِنَ لَهُمْ فِي الْجِهَادِ لِأَنَّ حُكْمَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ فَرَائِضَهُ عَلَيْهِمْ سَوَاءٌ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ أَوْ حَادِثٍ يَكُونُ وَ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ أَيْضاً فِي مَنْعِ الْحَوَادِثِ شُرَكَاءُ وَ الْفَرَائِضُ عَلَيْهِمْ وَاحِدَةٌ يُسْأَلُ الْآخِرُونَ عَنْ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ عَمَّا يُسْأَلُ عَنْهُ الْأَوَّلُونَ وَ يُحَاسَبُونَ عَمَّا بِهِ يُحَاسَبُونَ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى صِفَةِ مَنْ أَذِنَ اللَّهُ لَهُ فِي الْجِهَادِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ وَ لَيْسَ بِمَأْذُونٍ لَهُ فِيهِ حَتَّى يَفِيءَ بِمَا شَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ فَإِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ شَرَائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ فَهُوَ مِنَ الْمَأْذُونِينَ لَهُمْ فِي الْجِهَادِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَبْدٌ وَ لَا يَغْتَرَّ بِالْأَمَانِيِّ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الْكَاذِبَةِ عَلَى اللَّهِ الَّتِي يُكَذِّبُهَا الْقُرْآنُ وَ يَتَبَرَّأُ مِنْهَا وَ مِنْ حَمَلَتِهَا وَ رُوَاتِهَا وَ لَا يَقْدَمُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِشُبْهَةٍ لَا يُعْذَرُ بِهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ وَرَاءَ الْمُتَعَرِّضِ لِلْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يُؤْتَى اللَّهُ مِنْ قِبَلِهَا وَ هِيَ غَايَةُ الْأَعْمَالِ فِي عِظَمِ قَدْرِهَا فَلْيَحْكُمِ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ وَ لْيُرِهَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَعْرِضْهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا أَحَدَ أَعْرَفُ بِالْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدَهَا قَائِمَةً بِمَا شَرَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الْجِهَادِ فَلْيُقْدِمْ عَلَى الْجِهَادِ وَ إِنْ عَلِمَ تَقْصِيراً فَلْيُصْلِحْهَا وَ لْيُقِمْهَا عَلَى مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهَا مِنَ الْجِهَادِ ثُمَّ لْيُقْدِمْ بِهَا وَ هِيَ طَاهِرَةٌ مُطَهَّرَةٌ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ يَحُولُ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ جِهَادِهَا وَ لَسْنَا نَقُولُ لِمَنْ أَرَادَ الْجِهَادَ وَ هُوَ عَلَى خِلَافِ مَا وَصَفْنَا مِنْ شَرَائِطِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ لَا تُجَاهِدُوا وَ لَكِنْ نَقُولُ قَدْ عَلَّمْنَاكُمْ مَا شَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى أَهْلِ الْجِهَادِ الَّذِينَ بَايَعَهُمْ وَ اشْتَرَى مِنْهُمْ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِالْجِنَانِ فَلْيُصْلِحِ امْرُؤٌ مَا عَلِمَ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ تَقْصِيرٍ عَنْ ذَلِكَ وَ لْيَعْرِضْهَا عَلَى شَرَائِطِ اللَّهِ فَإِنْ رَأَى أَنَّهُ قَدْ وَفَى بِهَا وَ تَكَامَلَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ مِمَّنْ أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ فِي الْجِهَادِ فَإِنْ أَبَى أَنْ لَا يَكُونَ مُجَاهِداً عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى الْمَعَاصِي وَ الْمَحَارِمِ وَ الْإِقْدَامِ عَلَى الْجِهَادِ بِالتَّخْبِيطِ وَ الْعَمَى وَ الْقُدُومِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْجَهْلِ وَ الرِّوَايَاتِ الْكَاذِبَةِ فَلَقَدْ لَعَمْرِي جَاءَ الْأَثَرُ فِيمَنْ فَعَلَ هَذَا الْفِعْلَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَنْصُرُ هَذَا الدِّينَ بِأَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ امْرُؤٌ وَ لْيَحْذَرْ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ فَقَدْ بُيِّنَ لَكُمْ وَ لَا عُذْرَ لَكُمْ بَعْدَ الْبَيَانِ فِي الْجَهْلِ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَ حَسْبُنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے قاسم بن برید سے، انہوں نے ابو عمرو زبیری سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ مجھے دعوت الیٰ اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں فرمایئے کہ کیا یہ سب کسی ایک گروہ کے ساتھ خاص ہے کہ ان کے علاوہ کسی کیلئے جائز نہیں اور یہ کہ ان میں سے کسی کے علاوہ کسی اور کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا۔ یا پھر یہ خدا کو واحد ماننے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھنے والے ہر شخص کیلئے جائز ہے۔ پس جو بھی ایسا ہو وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔ لوگوں کو اطاعت خداوندی اور راہ خدا میں جہاد کی دعوت دے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں یہ فقط خاص گروہ کیلئے جائز ہے نہ کہ ہر ایک کے لیے "میں نے عرض کی۔ وہ کون سا گروہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جو اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے قتال و جہاد کیلئے عائد کردہ شرائط کے حامل ہوں۔ پس انہیں اجازت ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیں اور جن میں اللہ کی طرف سے جہاد کیلئے مجاہدین پر عائد شرائط مفقود ہوں انہیں نہ تو دعوت الی اللہ کی اجازت ہے اور نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ کی۔ تاوقتیکہ وہ اپنے اندر ان شرائط کو پیدا کرنے کیلئے اپنے نفس کو مجبور کریں۔ میں نے عرض کی۔ میرے لئے وضاحت فرمائیں۔ اللہ کا درود ہو آپ علیہ السلام پر۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ بتحقیق اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف دعوت دینے اور دعوت دینے والوں کی اچھی طرح خبر دی ہے اور اس نے ان دعوت دینے والوں کیلئے درجات قرار دیئے ہیں۔ جن کے ذریعے بعض دوسرے بعض کو پہنچانتا اور بعض دوسرے بعض پر استدلال کرتا ہے۔ پس اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اللہ عزّ و جلّ بذات خود پہلی ہستی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور انہیں اپنی اطاعت اور اپنے امر کی اتباع کی دعوت دیتا ہے۔ پس اللہ عزّ و جلّ نے اپنی ذات سے ابتداء فرماتے ہوئے فرمایا۔

" اللہ عزّ و جلّ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی راہنمائی کرتا ہے۔ (یونس 10:25)"

پھر ثانیاً اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا اور کہا" اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اپنے پالنے والے کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے اور ان سے بحث کرو تو اچھے طریقہ سے " (نحل 16:125) یعنی قرآن کے ذریعے۔

پس وہ اللہ کی طرف دعوت دینے والا نہیں ہو سکتا جو اللہ کے امر کی مخالفت کرے۔ اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اس ذریعے کے علاوہ کہ جس ذریعے (کے ساتھ بلانے کا) اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے۔ ان امور کے علاوہ کے ساتھ کہ جن کے بارے میں اللہ عزّوجلّ نے حکم دیا ہے کہ نہ بلایا جائے ان کے علاوہ کے ساتھ۔

اور اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا۔ "یقیناً آپؐ ہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔" (شوریٰ 42:52)۔ کہا تمؑ بلاؤ۔ پھر ثالثاً اپنی کتاب کے ذریعے اپنی طرف دعوت کا ذکر فرمایا۔" یہ قرآن سب سے زیادہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور مومنین کو خوشخبری دیتا ہے"(اسراء 91)

پھر اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں انؑ کا ذکر فرمایا کہ جنہیں اللہ عزّوجلّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعوت الی اللہ کی اجازت دی گئی ہے اور فرمایا۔" تم میں ایسا گروہ ضرور ہونا چاہیے کہ جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ یہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" (آل عمران 3:104) پھر اللہ عزّوجلّ نے اس گروہ کے بارے میں خبر دی کہ وہ کن میں سے ہیں اور فرمایا کہ گروہ ساکنان حرم ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی ذریت میں سے ہیں اور انؑ میں سے ہیں کہ جنہوں نے قطعاً غیر خدا کی عبادت نہیں کی وہؑ کہ جن پر دعوت الی اللہ واجب تھی۔ ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی طرح وہ اہل حرمؑ (مسجد) کہ جن کے بارے میں اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ "انہیں اللہ عزّوجلّ نے ہر نجاست سے دور رکھا ہے اور انہیںؑ ویسا پاکیزہ بنایا ہے کہ جیسے پاکیزگی کا حق ہے۔" یہ وہ لوگ ہیں کہ امت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں جن کے اوصاف ہم نے بیان کر دیئے ہیں۔ وہ لوگ کہ اللہ عزّوجلّ نے جن کو اپنے قول میں مراد لیا ہے۔ "بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف میں (سورہ یوسف 108) بلاتا ہوں اور وہ لوگ جو کہ میری اتباع کرتے ہیں۔" یعنی وہ کہ جنہوں نے اللہ پر ایمان لانے میں سب سے پہلے ان کی اتباع کی اور ہر اس چیز کی تصدیق کی کہ جو وہ خدا کی طرف سے اس امت میں لائے۔ جن میں وہ مبعوث ہوئے۔ جن میں سے وہ تھے اور جن کی ہدایت کرنے آئے تھے۔ خلق سے پہلے ان میں سے ہیں کہ جنہوں نے کبھی اللہ کا شریک نہیں بنایا اور کبھی بھی ظلم یعنی شرک کا لباس نہیں پہنا۔ پھر اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع جو اس امت میں سے ہیں اور جنہیں اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کی صفت دی اور انہیں اپنا داعی قرار دیتے ہوئے دعوت الی اللہ کی اجازت دی ہے کا ذکر کیا اور فرمایا۔" اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کیلئے اللہ اور وہ صاحبانؑ ایمان کافی ہیں کہ جو آپؐ کی اتباع کرتے ہیں" (انفال 64) پھر اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صاحبانؑ ایمان تابعین کی توصیف فرمائی اور فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسولؐ ہیں اور وہؑ جو انؑ کے ساتھ ہیں کافروں کیلئے انتہائی سخت اور آپس میں بہت مہربان ہیں۔ تم ہمیشہ انؑ کو رکوع و سجود میں دیکھو گے کہ وہؑ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے امیدوار ہیں انؑ کی پیشانیوں پر سجدے کے نشان ہیں۔ انؑ کے یہ وصف توریت میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ذکر کئے گئے ہیں۔" (فتح 29)۔ اور فرمایا" روز حساب اللہ عزّوجلّ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان صاحبانؑ ایمان کو ہر قسم کی رسوائی سے دور رکھے گا۔ درحالیکہ انؑ کا نور انؑ کے سامنے اور انؑ کے دائیں طرف نظر آئے گا۔" (تحریم 8) یعنی وہی صاحب ایمان ہیں اور فرمایا" تحقیق صاحبانؑ ایمان فلاح پا گئے" (مومنون 2:23) پھر اللہ عزّوجلّ نے ان مومنین کا حلیہ ان کے اوصاف بیان فرمائے تا کہ ان کا غیر ان میں سے ہونے کی لالچ نہ کر بیٹھے۔ پس اللہ عزّوجلّ نے ان کے حلیے اور اوصاف کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔" وہ کہ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں اور لغو سے پرہیز کرتے ہیں۔۔۔ یہی وارث ہیں جو وراثت میں جنت پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اسی طرح اللہ عزّوجلّ نے ان صاحبانؑ ایمان کی صفات و امتیاز میں فرمایا۔" اور وہؑ کہ جو اللہ عزّوجلّ کے ساتھ ساتھ کسی اور خدا کو نہیں پوجتے اور نہ ہی بغیر حق کسی ایسے نفس کا قتل کرتے ہیں کہ جس کا قتل اللہ عزّوجلّ نے حرام قرار دیا ہے

اور نہ ہی بدکاری کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور اس کیلئے قیامت کے دن عذاب دوگنا کردیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلت کے ساتھ خوار رہے گا۔" (الفرقان 24:68,69)

پھر اللہ عَزّوجَلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان صفات کے حامل صاحبان ایمانؑ اور ان جیسوں سے اپنے عہد (اپنی تجارت) کی خبر دی۔

"یقیناً اللہ عَزّوجَلّ نے صاحبان ایمانؑ سے ان کی جانیں اور اموال خرید لیا ہے اس کے عوض ان کیلئے جنت ہے۔ لڑتے ہیں، اللہ عَزّوجَلّ کی راہ میں قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے پکا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں" (توبہ 9:111)

پھر اللہ عَزّوجَلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان صاحبان ایمانؑ کی وعدہ وفائی اور سودے کی پاسداری کا ذکر فرمایا اور کہا۔

"اور جس نے اللہ عَزّوجَلّ سے کئے گئے وعدے میں وفا کی پس تم اللہ عَزّوجَلّ سے اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ اور یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے" (توبہ 111)

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "یقیناً اللہ عَزّوجَلّ نے صاحبان ایمانؑ سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے جن کے عوض ان کیلئے جنت ہے۔" (توبہ 111) تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جس نے تلوار اٹھائی اور راہ خدا میں جنگ کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا۔ حالانکہ وہ محارم الٰہی پر عمل بھی کرتا تھا۔ کیا وہ شہید ہوا؟

تب اللہ عَزّوجَلّ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔

"توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے، حدود الٰہی کی نگہبانی کرنے والے خوشخبری دیں ان صاحبان ایمانؑ کو" (توبہ 9:112)

پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان صفات و امتیازات کے حامل صاحبان ایمان مجاہدین کو جنت و شہادت کی خوشخبری سنائی۔ فرمایا۔ التائبون یعنی گناہوں سے باز رہنے والے۔ "العابدون" یعنی جو اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے، "الحامدون" یعنی ہر حال میں اللہ کی حمد کرنے والے خواہ کشائش ہو یا تنگی۔ "الصائمون" روزہ دار، "الراکعون الساجدون" ایسے رکوع و سجود کرنے والے کہ جو نماز پنجگانہ کی باقاعدگی سے پابند ہوں اور نماز کی اس کے رکوع، سجود، اس میں خشوع و خضوع اور اس کے اوقات کے ذریعے حفاظت کرنے والے۔ "الامرون بالمعروف" ایسے نیکی کا حکم دینے والے جو بعد میں اس پر خود بھی عمل کرتے ہوں۔ "والناھون عن المنکر" برائی سے روکنے والے ایسے کہ جو خود بھی اس سے باز رہتے ہوں۔ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان شروط کے حامل مقتول کو شہادت اور جنت کی خوشخبری دی۔ پھر اللہ عَزّوجَلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اللہ عَزّوجَلّ قتال (جہاد) کا حکم ان شرائط کے حاملین کے علاوہ کسی کو نہیں دیتا۔ پس اللہ عَزّوجَلّ نے فرمایا۔ "اجازت دی گئی ہے ان کو کہ جن کے ساتھ ناحق ظلم کیا گیا ہو، جنگ کی گئی۔ بے شک اللہ ان کی مدد پر پوری طرح قادر ہے۔ وہ مظلوم کہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے

اتنی سی بات پر نکال دیا گیا کہ انہوں نے کہا۔ اللہ ہمارا پالنے والا ہے۔" (حج 22:39-40) یہ اس لئے کہ زمین و آسمان کا سب کچھ اللہ عزّ و جلَّ کی ملکیت ہے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پیروی کرنے والے، ان صفات کے حامل صاحبان ایمان کیلئے ہے۔ پس دنیا کی جو چیز بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین اور انؐ کی اطاعت سے گریزاں، مشرکین، کفار، ظالم اور فاجر لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس میں انہوں نے ان صفات کے حامل مومنین پر ظلم کیا۔ پس اللہ عزّ و جلَّ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو لطف فرمایا اس کے ذریعے اگر وہ ان پر غلبہ حاصل کریں تو یہ ان کا حق ہے کہ جو اللہ عزّ و جلَّ نے ان کو پلٹا دیا۔ بے شک "فیئ" کا معنی یہ ہے کہ جو مشرکین کے پاس چلا گیا تھا (جس پر مشرکین نے قبضہ کر لیا تھا) اس (چیز) کا ان کے پاس پلٹ آنا کہ جن پر غلبہ کیا گیا (یعنی جن سے چھینا گیا تھا) یا جس (چیز) میں غلبہ کیا گیا تھا۔ پس قول و فعل میں سے جو بھی اپنے اصلی مکان کی طرف پلٹے اللہ عزّ و جلَّ کے اس قول کی مثل ہے۔ جیسا کہ اللہ عزّ و جلَّ نے فرمایا "وہ لوگ کہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھاتے ہیں پس اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (البقرہ 2:226) یعنی پلٹ آئیں پھر فرمایا "اگر وہ طلاق کا ارادہ کر لیں تو اللہ سننے، جاننے والا ہے" (بقرہ 2:227) جیسا کہ اللہ عزّ و جلَّ فرماتا ہے "اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی صلح کرا دو اور اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو سرکشی کرنے والے سے لڑ پڑو۔ یہاں تک کہ وہ امر الٰہی کی طرف پلٹ آئے۔ پس اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" (حجرات 49:10) یعنی اللہ کے اس قول میں تَفِيءَ کے معنی واپس کرنے کے ہیں پس یہ اس بات پر دلیل ہے کہ تَفِيءَ کا معنی ہر چیز کا اس مقام یا اس حالت میں پلٹ آنا ہے کہ جس میں وہ تھی۔ اسی طرح زوال شمس کے وقت کہا جاتا ہے کہ سورج پلٹا جب وہ زوال زدہ ہو جائے۔ اسی طرح اللہ عزّ و جلَّ کفار سے مومنین کی طرف پلٹائے۔ یقیناً یہ مومنین کے حقوق ہیں جو ان پر کفار کے ظلم کے بعد پلٹے ہیں۔ پس یہی اللہ عزّ و جلَّ کے اس قول کا مطلب ہے کہ "أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا" "اجازت دی گئی ہے مومنوں کو لڑنے کی جن پر ظلم کیا گیا" اور یہ جو کہا گیا ہے کہ کفار کے اموال پر مومنین کا ان سے زیادہ حق ہے تو صرف ان مومنین کو اجازت دی گئی ہے کہ جو مذکورہ اوصاف کے حامل ہوں اور یہ جو اجازت قتال ہے مظلوم کیلئے ہے۔ مظلوم ہو گا تو مومن ہو گا۔ اور مومن ہو گا تو ان شرائط ایمان کا حامل ہو گا کہ جو اللہ نے مومن مجاہدین کیلئے عائد کی ہیں۔ پس جس میں اللہ کی طرف سے عائد کردہ شرائط کامل ہوں گی تو مومن ہو گا۔ اور جب مومن ہو گا تو مظلوم ہو گا اور جب مظلوم ہو گا تو اسے قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اللہ عزّ و جلَّ کا قول ہے۔ "أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ"

ترجمہ: اجازت دی گئی ہے قتال کی ان کو اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا اور یقیناً اللہ ان کی نصرت پر بالکل قادر ہے۔" اور اگر شرائط ایمان پوری نہ رکھتا ہو تو پھر وہ ظالم ہے اور اسے ان میں سے ہونا چاہیے کہ جن کے خلاف جہاد واجب ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے پس ان جیسوں کو جہاد اور اللہ کی طرف دعوت دینے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ان مظلوم مومنین میں سے نہیں کہ جنہیں قرآن میں قتال کی اجازت دی گئی ہے۔ جب یہ آیت "أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا" نازل ہوئی تو ان مہاجرین کیلئے کہ جن کو اہل مکہ نے ان کے گھروں اور اموال سے نکال باہر کیا تھا۔ اہل مکہ سے جہاد اور ان کے جہاد کو جائز قرار دیا گیا۔ ان پر اہل مکہ کے ظلم کے سبب اور انہیں قتال کی اجازت دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔ یہ آیت مہاجرین کے حق میں ان پر مکہ کے مشرکوں کے ظلم کے سبب نازل ہوئی ہے تو کسریٰ، قیصر اور دوسرے مشرکین قبائل عرب کے خلاف ان کے جہاد کا جواز کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر انہیں فقط اہل مکہ میں سے ان کے ظالموں کے خلاف جہاد کی اجازت ملی ہوتی تو ان کے پاس قیصر و کسریٰ اور اہل مکہ کے علاوہ دوسرے قبائل کے گروہ سے جہاد کا کوئی راستہ نہ تھا کیونکہ جنہوں نے ان پر ظلم کیا وہ ان سب کے علاوہ تھے اور بے شک ان کو اجازت صرف اہل مکہ کے ظالموں سے جہاد کی ہوتی کہ جنہوں نے ناحق ان کو ان کے گھروں اور اموال سے نکال باہر کر کے ان پر ظلم کیا۔ اب اگر آیت کی مراد صرف وہ مہاجرین ہوتے کہ جن پر اہل مکہ نے انہیں گھروں اور اموال سے دربدر کیا تو پھر یہ آیت ان مہاجرین کے بعد والوں سے فرض جہاد کو ختم کرنے والی ہوتی کیونکہ نہ

ظالموں میں سے کوئی بچا اور نہ مظلوموں میں سے کوئی بچا اور جہاد کا فرض بعد والے لوگوں سے مرتفع ہو جاتا لیکن جیسا تم نے گمان کیا ہے ایسا نہیں ہے اور نہ ہی جیسا تم نے کہا ہے۔ دراصل مہاجرین پر دو قسم کے ظلم ہوئے۔ ایک یہ کہ انہیں اہل مکہ نے ان کے گھروں اور اموال سے نکال کر ان پر ظلم کیا جس کے سبب اللہ کے حکم سے انہوں نے ان سے جہاد کیا اور دوسرا ظلم ان پر قیصر و کسریٰ۔ دیگر قبائل عرب اور عجم نے ان پر مومنین کے حقوق پر قبضہ جما کر کیا۔ پس پھر اس سبب سے انہوں نے اللہ کی اجازت سے ان سب سے جہاد کیا۔ پس اس آیت کی دلیل کے ساتھ ہر زمانے کا مومن جہاد کر سکتا ہے اور بے شک اللہ کا یہ اذن جہاد خاص ہے۔ صرف ان مومنین کے ساتھ کہ جو ان شرائط کے حامل ہوں کہ جن شرائط کو اللہ عزّ و جلَّ نے مومنین کیلئے ایمان و جہاد میں لازم قرار دیا ہے۔ پس جو یہ شرائط رکھتا ہو وہ مومن ہے اور مظلوم ہے اور اس معنیٰ میں اسے جہاد کی اجازت دی گئی ہے۔ اور جو اس کے برخلاف ہو وہ ظالم ہے اور مظلوموں میں اس کا شمار نہیں ہوتا۔ اور اسے جہاد کی اجازت نہیں اور نہ ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں ہے اور اسے دعوت الی اللہ کی بھی اجازت نہیں کیونکہ وہ ان کی مثل مجاہد نہیں کہ جنہیں داعی الی اللہ ہونے کی اجازت ہے اور نہ ہی مجاہد ہے کہ مومنین کو اپنی طرف سے جہاد کا حکم دے اسے خود کو جہاد سے دور کیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے جس کو حق اور توبہ کی طرف دعوت دیئے جانے کا حکم ہو وہ داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا جبکہ اسے تو خود کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیے جانے کا حکم ہو۔ جسے خود کو نیکی کا حکم دیا جائے وہ دوسروں کو نیکی کا حکم کیا دے گا۔ جسے خود برائی سے روکا جائے وہ دوسروں کو برائی سے کیا روکے گا۔ پس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے جس میں ان سب (جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر) کے اہل پر اللہ کی طرف سے عائد کردہ شرائط کامل ہوں وہ مظلوم ہے تو اسے جہاد کی اجازت دی گئی ہے جس طرح کہ اس سے پہلے انہیں جہاد کی اجازت دی گئی تھی۔ کیونکہ اللہ کا حکم اولین و آخرین سب کیلئے ہے۔ اور اس کے فرائض سب کے لئے برابر ہیں۔ ہاں مگر یہ کوئی بیماری ہو یا حادثہ ہو جائے تو اس میں بھی اولین و آخرین سب شامل ہیں۔ ان پر ایک ہی فرائض ہیں جن فرائض کے بارے میں اولین سے پوچھا جائے گا ان کے بارے میں آخرین سے بھی سوال ہو گا۔ اور اولین سے جس کا حساب ہو گا آخرین سے بھی اس کا حساب لیا جائے گا۔ پس جس میں ان مومنین کی صفات نہ پائی جائیں کہ جن کو اللہ عزّ و جلَّ نے جہاد کی اجازت دی تو وہ اہل جہاد میں سے نہ ہوں گے اور انہیں جہاد کی اجازت نہیں ہو گی یہاں تک کہ ان شرائط کی طرف پلٹیں کہ جو اللہ نے جہاد کیلئے لازم قرار دی ہیں۔ پس جب اس میں اللہ کی طرف سے مومنین و مجاہدین کیلئے عائد کردہ شرائط کامل ہو جائیں تو وہ ان میں سے ہو جائے گا کہ جنہیں جہاد کی اجازت دی گئی ہے۔ پس بندے کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور ایسی خواہشات سے دھوکا نہ کھائے کہ جنہیں اللہ عزّ و جلَّ نے ممنوع قرار دیا ہے یعنی ایسی من گھڑت احادیث بیان نہ کرے کہ جنہیں قرآن جھٹلاتا ہے۔ اور بندہ ان احادیث کے حاملین اور ان کے راویوں سے بیزاری اختیار کرے اور اللہ کے بارے میں ایسے شبہات قائم نہ کرے کہ جس کا عذر نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کی منزلت سے زیادہ اللہ نے کسی کو منزلت نہیں دی اور یہ منزلت اعمال کی انتہا ہے پس انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس پر کنٹرول کرے اسے کتاب اللہ کے حقائق دیکھنے چاہئیں اور انہیں اپنے نفس پر پیش کرے انسان اپنے نفس کا سب سے بڑا عارف ہے۔ پس اگر وہ اپنے اندر وہ شرائط کہ جو اللہ نے جہاد کیلئے لازم قرار دی ہیں۔ پائے تو ضرور جہاد کی طرف قدم بڑھائے اور اگر سمجھے کہ وہ شرائط مکمل نہیں تو اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اس میں وہ شرائط قائم کرے جو اللہ نے جہاد کیلئے فرض کی ہیں۔ پھر جہاد کیلئے نکلے۔ یہ شرائط پاک ہیں اور اس کے اور اس کے جہاد کے درمیان ہر قسم کی کثافت کو پاک کرنے والی ہیں۔ جو جہاد کرنا چاہتا ہے مگر جہاد کیلئے اللہ عزّ و جلَّ کی طرف سے عائد کردہ مذکورہ شرائط نہیں رکھتا تو ہمؑ اسے یہ تو نہیں کہتے کہ وہ جہاد نہ کرے بلکہ ہمؑ تو یہ کہتے ہیں کہ ہمؑ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ ان اہل جہاد کیلئے کہ جن سے اللہ نے ان کی جانوں کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے کچھ شرطیں رکھیں ہیں۔ پس اس شخص کو چاہئے کہ ان شرائط میں سے جو وہ اپنے نفس میں نہیں رکھتا یا کم ہیں ان کی اصلاح کرے اور اپنے نفس کو پیش کرے۔ اب اگر اس کا نفس وفا کرے اور اس میں یہ شرائط کامل ہو جائیں تو وہ ان میں سے ہو جائے گا کہ جنہیں اللہ عزّ و جلَّ نے اذن جہاد دیا ہے اور اگر وہ انکار کرے اور معصیت خداوندی اور محارم الٰہی پر اصرار کے سبب حقیقی مجاہد نہ بنے اور اس کے باوجود بھی جہاد کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف جہل اور جھوٹی روایت کی نسبت دیتا ہے۔

زندگی کی قسم! اس کا اثر ضرور ہوگا اس شخص کی ذات میں کہ جو یہ کام کرے گا۔ بے شک اللہ عزّوجلّ دین کی مدد ان (لوگوں) کے ذریعے بھی کرتا ہے کہ جن کا آخرت میں کوئی نصیب (حصہ) نہیں ہوتا۔ پس آدمی کو چاہیے کہ اللہ عزّوجلّ کے قہر و غضب سے ڈرے اور اس (چیز) سے بچے کہ کہیں ان لوگوں میں سے نہ ہو جائے۔ تمہارے لئے سب واضح ہو چکا وضاحت کے بعد عذرِ جہالت ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہی ہم سب کی بازگشت ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا عَبْدَ الْمَلِكِ مَا لِي لَا أَرَاكَ تَخْرُجُ إِلَى هَذِهِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي يَخْرُجُ إِلَيْهَا أَهْلُ بِلَادِكَ قَالَ قُلْتُ وَ أَيْنَ فَقَالَ جُدَّةُ وَ عَبَّادَانُ وَ الْمَصِّيصَةُ وَ قَزْوِينُ فَقُلْتُ انْتِظَاراً لِأَمْرِكُمْ وَ الِاقْتِدَاءِ بِكُمْ فَقَالَ إِي وَ اللَّهِ لَوْ كَانَ خَيْراً مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَإِنَّ الزَّيْدِيَّةَ يَقُولُونَ لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ جَعْفَرٍ خِلَافٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَرَى الْجِهَادَ فَقَالَ أَنَا لَا أَرَاهُ بَلَى وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ وَ لَكِنْ أَكْرَهُ أَنْ أَدَعَ عِلْمِي إِلَى جَهْلِهِمْ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حکم بن مسکین سے اس نے عبد المالک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے عبد الملک کیا وجہ ہے میں نے تجھے ان مقامات کی طرف جاتے نہیں دیکھا جس طرف تیرے علاقے والے جاتے ہیں ؟ میں نے عرض کی۔ کہاں، کس طرف؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جدۃ، عباداں، مصیصہ اور قزوین! میں نے عرض کی: آپؑ کی اقتداء کرتے ہوئے آپؑ کے حکم کے انتظار میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ سچ ہے اگر اس میں بھلائی ہوتی تو کیا ہمؑ سبقت کرنے والوں میں نہ ہوتے؟ میں نے عرض کی: زیدیہ کہتے ہیں کہ ہم اور جعفر صادق علیہ السلام میں کوئی اختلاف نہیں مگر یہ کہ وہ جہاد کے قائل نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میںؑ قائل نہیں جہاد کا؟ ہاں اللہ کی قسم میںؑ اس جہاد کا قائل نہیں ہوں۔ مجھےؑ پسند نہیں کہ میںؑ ان کی جہالت کی بناء پر اپنا علم چھوڑ دوں۔

# باب الْغَزْوِ مَعَ النَّاسِ إِذَا خِيفَ عَلَى الْإِسْلَامِ

## (لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جب اسلام کے مٹ جانے کا خوف ہو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ الْغَزْوَ وَ أَبْعُدُ فِي طَلَبِ الْأَجْرِ وَ أُطِيلُ الْغَيْبَةَ فَحُجِرَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقَالُوا لَا غَزْوَ إِلَّا مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ فَمَا تَرَى أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنْ شِئْتَ أَنْ أُجْمِلَ لَكَ أَجْمَلْتُ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُلَخِّصَ لَكَ لَخَّصْتُ فَقَالَ بَلْ أَجْمِلْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَكَأَنَّهُ اشْتَهَى أَنْ يُلَخِّصَ لَهُ قَالَ فَلَخِّصْ لِي أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَقَالَ هَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ غَزَوْتُ فَوَاقَعْتُ الْمُشْرِكِينَ فَيَنْبَغِي قِتَالُهُمْ قَبْلَ أَنْ أَدْعُوَهُمْ فَقَالَ إِنْ كَانُوا غَزَوْا وَ قُوتِلُوا وَ قَاتَلُوا فَإِنَّكَ تَجْتَرِئُ بِذَلِكَ وَ إِنْ كَانُوا قَوْماً لَمْ يَغْزُوا وَ لَمْ يُقَاتِلُوا فَلَا يَسَعُكَ قِتَالُهُمْ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ قَالَ الرَّجُلُ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَجَابَنِي مُجِيبٌ وَ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ فِي قَلْبِهِ وَ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ فَجِيرَ عَلَيْهِ فِي الْحُكْمِ وَ انْتُهِكَتْ حُرْمَتُهُ وَ أُخِذَ مَالُهُ وَ اعْتُدِيَ عَلَيْهِ فَكَيْفَ بِالْمَخْرَجِ وَ أَنَا دَعَوْتُهُ فَقَالَ إِنَّكُمَا مَأْجُورَانِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ وَ هُوَ مَعَكَ يَحُوطُكَ مِنْ وَرَاءِ حُرْمَتِكَ وَ يَمْنَعُ قِبْلَتَكَ وَ يَدْفَعُ عَنْ كِتَابِكَ وَ يَحْقُنُ دَمَكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ يَهْدِمُ قِبْلَتَكَ وَ يَنْتَهِكُ حُرْمَتَكَ وَ يَسْفِكُ دَمَكَ وَ يُحْرِقُ كِتَابَكَ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابو عمرۃ السلمی سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کرتے ہوئے عرض کی۔ میں اکثر لڑائیوں میں شریک ہوتا ہوں۔ طلب اجر میں دور دراز جاتا ہوں۔ لمبے لمبے عرصے تک گھر سے غائب رہتا ہوں۔ میرے لئے یہ سب کٹھن ہوتا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں امام عادل کے علاوہ کے ساتھ جہاد نہیں ہوتا۔ اس میں آپؑ کا کیا نظریہ

ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو کہے کہ اجمالاً بتلاؤں تو اجمالاً بتلائے دیتا ہوں اور اگر تو کہے تشریحاً تو تشریحاً بتلائے دیتا ہوں؟ اس نے عرض کی: اجمالاً بتلایئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّوجلّ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں کے ساتھ محشور فرمائے گا راوی کہتا ہے کہ مولا علیہ السلام کا یہ جملہ ایسا تھا کہ اس میں تشریح وتفصیل کی پیاس جاگ اٹھی۔ اس نے عرض کی۔ مجھے تفصیل کے ساتھ بتائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوال لاؤ۔ اس نے عرض کی: میں ایک جنگ میں شریک ہوا۔ مشرکین سے مڈ بھیڑ ہوئی کیا ان کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے ان کا قتال جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے قتال کیا اور مارے گئے تو ان کا تم پر کوئی گناہ نہیں اور اگر وہ ایسا گروہ تھا کہ جو لڑائی میں شریک نہ تھا اور نہ ہی اس نے قتال کیا تو ان کو دعوت اسلام دینے سے قبل ان کا قتال جائز نہیں۔ اس نے عرض کی: میں نے دعوت دی۔ جواب دینے والے نے جواب دیا اور دل سے اسلام کا اقرار کیا اور اسلام میں داخل ہو گیا لیکن اس پر (دوسروں نے) جبر کیا گیا۔ حکم میں اس کی ہتکِ حرمت کی گئی۔ اس کا مال لوٹا گیا، اس پر زیادتی کی گئی اب کیا ہو گا۔ جبکہ میں اسے دعوت دینے والا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ ہوا اس میں تم دونوں کو (یعنی تم کو اور جس پر ظلم کیا گیا) اجر ملے گا۔ وہ تمہارے ساتھ ہوا تمہاری حرمت کا رکھوالا ہو گا۔ تمہارے قبلہ سے ضرر کو روکے گا، تمہاری کتاب کا دفاع کرے گا، تمہارے خون کو رائیگاں جانے سے روکے گا۔ یہ سب بہتر ہے اس سے کہ وہ تمہارا مخالف ہوتا۔ تمہارے قبلہ کو منہدم کرتا، تمہاری بے حرمتی کرتا، تمہارا خون بہاتا اور تمہاری کتاب کو جلاتا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِيكَ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يُعْطِي السَّيْفَ وَ الْفَرَسَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَتَاهُ فَأَخَذَهُمَا مِنْهُ وَ هُوَ جَاهِلٌ بِوَجْهِ السَّبِيلِ ثُمَّ لَقِيَهُ أَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ السَّبِيلَ مَعَ هَؤُلَاءِ لَا يَجُوزُ وَ أَمَرُوهُ بِرَدِّهِمَا فَقَالَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ قَدْ طَلَبَ الرَّجُلَ فَلَمْ يَجِدْهُ وَ قِيلَ لَهُ قَدْ شَخَصَ الرَّجُلُ قَالَ فَلْيُرَابِطْ وَ لَا يُقَاتِلْ قَالَ فَفِي مِثْلِ قَزْوِينَ وَ الدَّيْلَمِ وَ عَسْقَلَانَ وَ مَا أَشْبَهَ هَذِهِ الثُّغُورَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ يُجَاهِدُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَخَافَ عَلَى ذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ [فقال] أَ رَأَيْتَكَ لَوْ أَنَّ الرُّومَ دَخَلُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَنْبَغِ لَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ يُرَابِطُ وَ لَا يُقَاتِلُ وَ إِنْ خَافَ عَلَى بَيْضَةِ الْإِسْلَامِ وَ الْمُسْلِمِينَ قَاتَلَ فَيَكُونُ قِتَالُهُ لِنَفْسِهِ وَ لَيْسَ لِلسُّلْطَانِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ جَاءَ الْعَدُوُّ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي هُوَ فِيهِ مُرَابِطٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُقَاتِلُ عَنْ بَيْضَةِ الْإِسْلَامِ لَا عَنْ هَؤُلَاءِ لِأَنَّ فِي دُرُوسِ الْإِسْلَامِ دُرُوسَ دِينِ مُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

2- علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے عرض کی۔ قربان جاؤں آپ علیہ السلام کے، آپ علیہ السلام کے چاہنے والوں سے ایک چاہنے والے کو خبر ملی کہ فلاں شخص فی سبیل اللہ تلوار اور گھوڑا دیتا ہے۔ پس وہ اس کے پاس آیا اور اس سے تلوار اور گھوڑا لیا۔ در حالنکہ یہ کہ وہ وجہ سبیل سے جاہل تھا۔ پھر اسے اس کے دوست ملے اور انہوں نے اسے بتایا کہ ان کے ساتھ جہاد جائز نہیں ہے اور اسے گھوڑا اور تلوار اس شخص کو واپس کرنے کا کہا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ میں نے عرض کی: اس نے اس شخص کو بہت تلاش کیا مگر نہ پایا۔ اسے کہا گیا کہ وہ شخص کوچ کر گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھوڑے کو باندھے مگر قتال نہ کرے۔ میں نے عرض کی: قزوین، ویلم، عسلان اور ان جیسے دیگر علاقوں میں بھی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: جہاد کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ جب نسل المسلمین کو خطرہ ہو۔ میں نے عرض کی؛ کیا فرماتے ہیں۔ آپ کہ اگر روم والے مسلمانوں کے علاقے میں داخل ہو جائیں تو کیا اسے ان کو روکنا نہیں چاہیے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قتال نہ کرے اور اگر بیضۂ اسلام و مسلمین کو خطرہ ہو تو قتال کرے تب اس کا قتال اپنی ذات کی طرف سے ہو گا۔ بادشاہ کے دفاع کیلئے نہیں۔ میں نے عرض کی: اگر دشمن اسلامی چھاؤنی تک آپہنچے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیضۂ اسلام (مرکز اسلام) کی حفاظت کیلئے قتال کرے۔ حکومت کے دفاع کیلئے نہیں۔ کیونکہ بیضۂ اسلام کی تباہی میں دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تباہی ہے۔

3-عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) نَحْوَهُ .

3- علی نے اپنے بابا سے اس نے یحیٰی بن ابی عمران سے اس نے یونس سے اس نے امام رضا علیہ السلام سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

# باب الْجِهَادِ الْوَاجِبِ مَعَ مَنْ يَكُونُ (جہاد کن کے ساتھ مل کر واجب ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَقِيَ عَبَّادٌ الْبَصْرِيُّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **صلوات الله عليه** ) فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ تَرَكْتَ الْجِهَادَ وَ صُعُوبَتَهُ وَ أَقْبَلْتَ عَلَى الْحَجِّ وَ لِينَتِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْراةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ أَوْفى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بايَعْتُمْ بِهِ وَ ذلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) أَتِمَّ الْآيَةَ فَقَالَ التَّائِبُونَ الْعابِدُونَ الْحامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) إِذَا رَأَيْنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ هَذِهِ صِفَتُهُمْ فَالْجِهَادُ مَعَهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْحَجِّ .

1- علی بن ابراہیم نے اس کے بابا سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے۔ اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عباد بصری نے مکہ کے راستے میں علی ابن الحسین علیہ السلام سے ملاقات کی۔ تو اس نے آپ علیہ السلام سے کہا۔ اے علیؑ ابن الحسینؑ آپ علیہ السلام نے جہاد اور اس کی مشکلات کو ترک کر کے حج اور اس کی آسانیوں کو منتخب کر لیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے۔" اللہ نے مومنین کی جانوں اور ان کے اموال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ وہ فی سبیل اللہ قتال کرتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، اللہ نے ان سے یہ وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں کیا ہے اور اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس اس سودا کیلئے تم کو خوشخبری ہو اور بڑی کامیابی ہے۔(توبہ 9:111)

تو علی علیہ السلام ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: آیت کو پورا تلاوت کرو۔

اس نے تلاوت کی۔"توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد بجالانے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں۔ ان مومنین کو خوشخبری دو۔" (توبہ 9:112)

علی ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا: جب ہمؑ ایسے لوگوں کو دیکھیں گے تو ان کے ساتھ مل کر جہاد کیلئے نکلنا حج سے افضل ہو گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِلرِّضَا ( **صلوات الله عليه** ) وَ أَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِهِمْ إِنَّ فِي بِلَادِنَا مَوْضِعَ رِبَاطٍ يُقَالُ لَهُ قَزْوِينُ وَ عَدُوّاً يُقَالُ لَهُ الدَّيْلَمُ فَهَلْ مِنْ جِهَادٍ أَوْ هَلْ مِنْ رِبَاطٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْبَيْتِ فَحُجُّوهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْبَيْتِ فَحُجُّوهُ أَ مَا يَرْضَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِهِ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ طَوْلِهِ يَنْتَظِرُ أَمْرَنَا فَإِنْ أَدْرَكَهُ كَانَ كَمَنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بَدْراً وَ إِنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا كَانَ كَمَنْ كَانَ مَعَ قَائِمِنَا ( **عليه السلام** ) هَكَذَا فِي فُسْطَاطِهِ وَ جَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَتَيْنِ وَ لَا أَقُولُ هَكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى فَإِنَّ هَذِهِ أَطْوَلُ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) صَدَقَ .

2- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے محمد بن عبداللہ اور محمد بن یحیٰی سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن معروف سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ محمد بن عبداللہ

نے امام رضاعلیہ السلام سے عرض کی اور میں سن رہا تھا کہ مجھے بتایا ہے میرے باپ نے اس سے اس کے آباء نے کہ بعض کو کہا گیا ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک چھاؤنی ہے جسے قزوین کہتے ہیں اور ایک دشمن کا علاقہ ہے جسے ویلم کہتے ہیں۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ جہاد پہ جائیں یا بیت اللہ میں رہیں؟ فرمایا! تم پر اس گھر میں رہنا (بیت اللہ میں) واجب ہے پس تم اس کا دفاع کرو۔ اس نے حدیث دہرائی آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم پر گھر میں رہنا اور اس کا دفاع کرنا واجب ہے۔ کیا تمہاری رضا کیلئے کافی نہیں کہ تم گھروں میں رہو، ان پر خرچ کرو اور طویل عرصہ تک ہمارےؑ حکم کا انتظار کرو۔ پس اگر تم ہمارےؑ قائم علیہ السلام کو پالو تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہونے کا اجر ملے گا اور اگر ہمارےؑ حکم کے انتظار میں فوت ہو جاؤ تو تمہیں وہ ملے گا جو قائمؑ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے والوں کو اجر ملے گا۔ یہ بات آپ علیہ السلام کے خیمے میں ہوئی۔ آپؑ نے دونوں شہادت والی انگلیوں کو ملایا پھر انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ میں نے عرض کی۔ یہ اس سے بڑی ہے۔ فرمایا سچ ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيُّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي قُلْتُ لَكَ إِنَّ الْقِتَالَ مَعَ غَيْرِ الْإِمَامِ الْمَفْرُوضِ طَاعَتُهُ حَرَامٌ مِثْلَ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَقُلْتَ لِي هُوَ كَذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هُوَ كَذَلِكَ هُوَ كَذَلِكَ .

3-بشیر دہان نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے آپؑ کو خواب میں دیکھنے کا شرف حاصل کیا اور میں نے خواب ہی میں آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کہ ایسا امام کہ جس کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ اس کے غیر کے ساتھ مل کر جہاد کرنا مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح حرام ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا (خواب میں) ہاں اسی طرح ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اسی طرح، ہاں اسی طرح۔

# بَابُ دُخُولِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَ الْمُعْتَزِلَةِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام )

## (عمرو بن عبید معتزلہ کا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مناظرہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عُتْبَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بِمَكَّةَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أُنَاسٌ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ وَاصِلُ بْنُ عَطَاءٍ وَ حَفْصُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ وَ نَاسٌ مِنْ رُؤَسَائِهِمْ وَ ذَلِكَ حِدْثَانُ قَتْلِ الْوَلِيدِ وَ اخْتِلَافِ أَهْلِ الشَّامِ بَيْنَهُمْ فَتَكَلَّمُوا وَ أَكْثَرُوا وَ خَطَبُوا فَأَطَالُوا فَقَالَ لَهُمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ عَلَيَّ فَأَسْنِدُوا أَمْرَكُمْ إِلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ وَ لْيَتَكَلَّمْ بِحُجَجِكُمْ وَ يُوجِزْ فَأَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ فَتَكَلَّمَ فَأَبْلَغَ وَ أَطَالَ فَكَانَ فِيمَا قَالَ أَنْ قَالَ قَدْ قَتَلَ أَهْلُ الشَّامِ خَلِيفَتَهُمْ وَ ضَرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ وَ شَتَّتَ اللَّهُ أَمْرَهُمْ فَنَظَرْنَا فَوَجَدْنَا رَجُلًا لَهُ دِينٌ وَ عَقْلٌ وَ مُرُوَّةٌ وَ مَوْضِعٌ وَ مَعْدِنٌ لِلْخِلَافَةِ وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَجْتَمِعَ عَلَيْهِ فَنُبَايِعَهُ ثُمَّ نَظْهَرَ مَعَهُ فَمَنْ كَانَ بَايَعَنَا فَهُوَ مِنَّا وَ كُنَّا مِنْهُ وَ مَنِ اعْتَزَلَنَا كَفَفْنَا عَنْهُ وَ مَنْ نَصَبَ لَنَا جَاهَدْنَاهُ وَ نَصَبْنَا لَهُ عَلَى بَغْيِهِ وَ رَدِّهِ إِلَى الْحَقِّ وَ أَهْلِهِ وَ قَدْ أَحْبَبْنَا أَنْ نَعْرِضَ ذَلِكَ عَلَيْكَ فَتَدْخُلَ مَعَنَا فَإِنَّهُ لَا غِنَى بِنَا عَنْ مِثْلِكَ لِمَوْضِعِكَ وَ كَثْرَةِ شِيعَتِكَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ كُلُّكُمْ عَلَى مِثْلِ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالُوا نَعَمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا نَسْخَطُ إِذَا عُصِيَ اللَّهُ فَأَمَّا إِذَا أُطِيعَ رَضِينَا أَخْبِرْنِي يَا عَمْرُو لَوْ أَنَّ الْأُمَّةَ قَلَّدَتْكَ أَمْرَهَا وَ وَلَّتْكَ بِغَيْرِ قِتَالٍ وَ لَا مَئُونَةٍ وَ قِيلَ لَكَ وَلِّهَا مَنْ شِئْتَ مَنْ كُنْتَ تُوَلِّيهَا قَالَ كُنْتُ أَجْعَلُهَا شُورَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَيْنَ فُقَهَائِهِمْ وَ خِيَارِهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْبِرْنِي يَا عَمْرُو أَ تَتَوَلَّى أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ أَوْ تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا قَالَ أَتَوَلَّاهُمَا فَقَالَ فَقَدْ خَالَفْتَهُمَا مَا تَقُولُونَ أَنْتُمْ تَتَوَلَّوْنَهُمَا أَوْ تَتَبَرَّءُونَ مِنْهُمَا قَالُوا نَتَوَلَّاهُمَا قَالَ يَا عَمْرُو إِنْ كُنْتَ رَجُلًا تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا فَإِنَّهُ يَجُوزُ لَكَ الْخِلَافُ عَلَيْهِمَا وَ إِنْ كُنْتَ تَتَوَلَّاهُمَا فَقَدْ خَالَفْتَهُمَا قَدْ عَهِدَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ وَ لَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَداً ثُمَّ رَدَّهَا أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ وَ لَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَداً ثُمَّ جَعَلَهَا عُمَرُ شُورَى بَيْنَ سِتَّةٍ وَ أَخْرَجَ مِنْهَا جَمِيعَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ غَيْرَ أُولَئِكَ السِّتَّةِ مِنَ

قُرَيْشٍ وَ أَوْصَى فِيهِمْ شَيْئاً لَا أَرَاكَ تَرْضَى بِهِ أَنْتَ وَ لَا أَصْحَابُكَ إِذْ جَعَلْتَهَا شُورَى بَيْنَ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَ مَا صَنَعَ قَالَ أَمَرَ صُهَيْباً أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ أَنْ يُشَاوِرَ أُولَئِكَ السِّتَّةَ لَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا ابْنُ عُمَرَ يُشَاوِرُونَهُ وَ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَ أَوْصَى مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ إِنْ مَضَتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغُوا أَوْ يُبَايِعُوا رَجُلًا أَنْ يَضْرِبُوا أَعْنَاقَ أُولَئِكَ السِّتَّةِ جَمِيعاً فَإِنِ اجْتَمَعَ أَرْبَعَةٌ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ خَالَفَ اثْنَانِ أَنْ يَضْرِبُوا أَعْنَاقَ الِاثْنَيْنِ أَ فَتَرْضَوْنَ بِهَذَا أَنْتُمْ فِيمَا تَجْعَلُونَ مِنَ الشُّورَى فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا لَا ثُمَّ قَالَ يَا عَمْرُو دَعْ ذَا أَ رَأَيْتَ لَوْ بَايَعْتُ صَاحِبَكَ الَّذِي تَدْعُونِي إِلَى بَيْعَتِهِ ثُمَّ اجْتَمَعَتْ لَكُمُ الْأُمَّةُ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْكُمْ رَجُلَانِ فِيهَا فَأَفَضْتُمْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُسْلِمُونَ وَ لَا يُؤَدُّونَ الْجِزْيَةَ أَ كَانَ عِنْدَكُمْ وَ عِنْدَ صَاحِبِكُمْ مِنَ الْعِلْمِ مَا تَسِيرُونَ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي الْمُشْرِكِينَ فِي حُرُوبِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَصْنَعُ مَا ذَا قَالَ نَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَوْا دَعَوْنَاهُمْ إِلَى الْجِزْيَةِ قَالَ وَ إِنْ كَانُوا مَجُوساً لَيْسُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ سَوَاءٌ قَالَ وَ إِنْ كَانُوا مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَ عَبَدَةَ الْأَوْثَانِ قَالَ سَوَاءٌ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْقُرْآنِ تَقْرَؤُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اقْرَأْ قاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لا يُحَرِّمُونَ ما حَرَّمَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ لا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صاغِرُونَ فَاسْتِثْنَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اشْتِرَاطُهُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ فَهُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يُؤْتُوا الْكِتَابَ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ أَخَذْتَ ذَا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَالَ فَدَعْ ذَا فَإِنْ هُمْ أَبَوُا الْجِزْيَةَ فَقَاتَلْتَهُمْ فَظَهَرْتَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْغَنِيمَةِ قَالَ أُخْرِجُ الْخُمُسَ وَ أَقْسِمُ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْخُمُسِ مَنْ تُعْطِيهِ قَالَ حَيْثُمَا سَمَّى اللَّهُ قَالَ فَقَرَأَ وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى وَ الْيَتامى وَ الْمَساكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ قَالَ الَّذِي لِلرَّسُولِ مَنْ تُعْطِيهِ وَ مَنْ ذُو الْقُرْبَى قَالَ قَدِ اخْتَلَفَ فِيهِ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرَابَةُ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ قَالَ بَعْضُهُمُ الْخَلِيفَةُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ قَرَابَةُ الَّذِينَ قَاتَلُوا عَلَيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَأَيَّ ذَلِكَ تَقُولُ أَنْتَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ فَأَرَاكَ لَا تَدْرِي فَدَعْ ذَا ثُمَّ قَالَ أَ رَأَيْتَ الْأَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ تَقْسِمُهَا بَيْنَ جَمِيعِ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي سِيرَتِهِ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ مَشِيخَتُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ وَ لَا يَتَنَازَعُونَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّمَا صَالَحَ الْأَعْرَابَ عَلَى أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَ لَا يُهَاجِرُوا عَلَى إِنْ دَهِمَهُ مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ وَ أَنْتَ تَقُولُ بَيْنَ جَمِيعِهِمْ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي كُلِّ مَا قُلْتَ فِي سِيرَتِهِ فِي الْمُشْرِكِينَ وَ مَعَ هَذَا مَا تَقُولُ فِي الصَّدَقَةِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْآيَةَ إِنَّمَا الصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ وَ الْمَساكِينِ وَ الْعامِلِينَ عَلَيْها إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ نَعَمْ فَكَيْفَ تَقْسِمُهَا قَالَ أَقْسِمُهَا عَلَى ثَمَانِيَةِ أَجْزَاءٍ فَأُعْطِي كُلَّ جُزْءٍ مِنَ الثَّمَانِيَةِ جُزْءاً قَالَ وَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنْهُمْ عَشَرَةَ آلَافٍ وَ صِنْفٌ مِنْهُمْ رَجُلًا وَاحِداً أَوْ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً جَعَلْتَ لِهَذَا الْوَاحِدِ مِثْلَ مَا جَعَلْتَ لِلْعَشَرَةِ آلَافٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ تَجْمَعُ صَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ وَ أَهْلِ الْبَوَادِي فَتَجْعَلُهُمْ فِيهَا سَوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي كُلِّ مَا قُلْتَ فِي سِيرَتِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقْسِمُ صَدَقَةَ أَهْلِ الْبَوَادِي فِي أَهْلِ الْبَوَادِي وَ صَدَقَةَ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَ لَا يَقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ إِنَّمَا يَقْسِمُهُ عَلَى قَدْرِ مَا يَحْضُرُهُ مِنْهُمْ وَ مَا يَرَى وَ لَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ مُوَظَّفٌ وَ إِنَّمَا يَصْنَعُ ذَلِكَ بِمَا يَرَى عَلَى قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنْهُمْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ مِمَّا قُلْتُ شَيْءٌ فَالْقَ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَذَا كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ فَقَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَ أَنْتُمْ أَيُّهَا الرَّهْطُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي وَ كَانَ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَعْلَمَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ مَنْ ضَرَبَ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى نَفْسِهِ وَ فِي الْمُسْلِمِينَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ فَهُوَ ضَالٌّ مُتَكَلِّفٌ

1-علی بن ابراہیم نے اس کے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارہ سے، اس نے عبد الکریم بن عتبہ ہاشمی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں مکہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ جب معتزلہ کے کچھ لوگ کہ جن میں عمرو بن عبید، واصل بن عطاء، ابن ھبیرہ کا غلام حفص بن سالم اور دیگر رؤساء آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے ولید کے قتل اور شام والوں کے درمیان باہمی اختلاف کی بات چھیڑ دی۔ ہر کوئی بولنے لگا اور مکالمہ لمبا ہو گیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" تم سب مجھؑ سے بات کرنے لگے ہو۔ ایسا کرو کہ اپنے میں سے ایک کو مجھؑ سے بات کرنے کیلئے منتخب کرو تا کہ وہ تمہارے دلائل کے ساتھ مجھؑ سے گفتگو کرے۔ تب سب نے عمرو بن عبید کو منتخب کیا اور اس نے طویل مبالغہ آمیز گفتگو کی جس کا لب لباب یہ تھا کہ"اہل شام نے اپنے خلیفہ کو قتل کر ڈالا ہے۔ نتیجتاً اللہ عزّو جلَّ نے ان کی آپس میں لڑائی کرا دی ہے اور وہ افراتفری کا شکار ہو گئے ہیں۔ پس اس لئے ہم نے ایک ایسے شخص کو خلافت کیلئے دیکھا ہے کہ جو دیندار، صاحب عقل و مروت اور بلند مقام و مرتبہ ہے وہ محمد بن عبد اللہ بن حسن علیہ السلام ہے۔ ہم سب نے ان کے پاس جا کر ان کی بیعت کر لی ہے۔ جو ہمارے ساتھ بیعت میں شامل ہو گا وہ ہم میں سے ہو گا اور جو ہمیں چھوڑے گا ہم اس کے لئے کافی ہوں گے۔ جو ہم سے عداوت کرے گا ہم اس سے جہاد کریں گے اور اس کی بغاوت کے سبب ہم اس کے دشمن

ہوں گے۔ تاکہ اسے حق اور اہلیان حق کی طرف پلٹائیں اور ہم نے چاہا کہ آپ کو یہ امر پیش کریں پس آپ علیہ السلام ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں کیونکہ آپؑ کے مقام و مرتبہ اور شیعوں کی کثرت کے سبب ہمارا آپؑ کے بنا گزارا نہیں۔ جب وہ اپنی تقریر سے فارغ ہوا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم سب بھی اسی نظریہ پر ہو کہ جس کا اظہار عمرو نے کیا ہے؟

سب نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ علیہ السلام نے اللہ عزّ و جلّ کی حمد و ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا۔ اللہ کی نافرمانی سے ہمؑ غضبناک اور اس کی اطاعت سے ہمؑ راضی ہوتے ہیں۔ مجھےؑ بتاؤ اے عمرو! اگر امت مسلمہ تم کو اس کام کے لئے بغیر جنگ اور خرچہ کے سرپرست بنائے کہ جسے چاہو اسے حاکم بنادو تو کیا کرو گے؟

عمرو نے کہا: میں مسلمانوں سے صلاح و مشورہ کروں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمام کے تمام مسلمانوں سے؟

عمرو نے کہا: ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے فقہاء اور نیکوکاروں سب سے؟

عمرو نے کہا: ہاں سب سے

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قریش و غیر قریش سب سے؟

عمرو نے کہا: ہاں سب سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عرب و عجم سب سے؟

عمرو نے کہا: ہاں سب سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو مجھے بتاؤ کہ کیا ابو بکر اور عمر کو دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزاری کرتے ہو؟

عمرو نے کہا: میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ تم نے اب تک کہا تم نے ان کی مخالفت کی۔ اب بتاؤ ان کو دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزاری کرتے ہو؟

سب نے کہا: ہم ان دونوں کو دوست رکھتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو! اگر تم ایسے آدمی ہوتے کہ جو ان دونوں سے بیزاری کرتا تو تمہارے لیے جائز تھا کہ تم ان دونوں سے اختلاف کرو مگر تم تو ان کو دوست رکھتے ہو جبکہ تم نے ان کی مخالفت بھی کی ہے۔ عمر نے ابو بکر پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی بیعت کرلی حالانکہ کسی ایک سے بھی اس معاملہ میں مشورہ نہیں لیا تھا۔ پھر ابو بکر نے خلافت عمر کو پلٹا دی۔ مگر اس نے بھی اس معاملہ میں فرد واحد سے بھی مشورہ نہیں لیا۔ پھر عمر نے خلافت چھ آدمیوں کی شوریٰ میں رکھ دی اور اس شوریٰ کے چھ قریشی افراد کے علاوہ تمام مہاجرین وانصار کو اس سے باہر رکھا۔ اور ان چھ قریشیوں کیلئے بھی ایسی وصیت کی کہ جس پر یقیناً تم اور تمہارے ساتھی بھی راضی نہ ہوں گے کیونکہ تم نے تو مسلمانوں کی شوریٰ بناڈالی۔

عمرو نے کہا: اس نے ایسا کیا کیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے صہیب بن سنان کو حکم دیا کہ لوگوں کو تین دن تک نماز پڑھائیں۔ اور وہ چھ ان تین دنوں میں امر خلافت پر آپس میں صلاح مشورہ کریں اور ان کے پاس ابن عمر کے سوا کوئی نہ ہو۔ البتہ ابن عمر کو امر خلافت سے کوئی سروکار نہ ہوگا اور مہاجرین وانصار میں سے اس کے پاس جو افراد موجود تھے انہیں وصیت کی کہ اگر تین دن گزر جائیں اور وہ چھ امر خلافت میں کسی ایک پر اتفاق کر کے اس کی بیعت نہ کریں تو ان چھ کے چھ کی گردن ماردی جائے اور اگر تین دن گزرنے سے پہلے ان میں سے چار اتفاق کرلیں اور دو اختلاف کریں تو ان دو کو قتل کر دیا جائے کیا تم بھی مسلمانوں کی ایسی شوریٰ بناؤ گے؟

ان سب نے کہا: نہیں۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو اچھا اس بات کو چھوڑو اور مجھے یہ بتاؤ کہ بالفرض تم نے اس شخص کی بیعت کرلی کہ جس کی طرف تم نے مجھے دعوت دی ہے۔ پھر تمام امت مسلمہ کا بھی ایسا اجتماع ہوا کہ دو افراد نے بھی اختلاف نہ کیا اور تمہارا مشرکین سے سامنا ہو گیا کہ جو نہ تو اسلام لاتے ہوں اور نہ ہی جزیہ دیتے ہوں تو مجھے بتلاؤ کہ کیا تمہارے اور تمہارے خلیفہ کے پاس اس بات کا علم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے مشرکین سے لڑائیوں میں کون سا طریقہ اختیار کرتے تھے؟

عمرو نے کہا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اچھا ان کے ساتھ کیا کرو گے؟

عمرو نے کہا: ہم انہیں اسلام کی دعوت دیں گے اور اگر انہوں نے انکار کیا تو ہم انہیں جزیہ کا کہیں گے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ مجوسی ہوں کہ جو اہل کتاب نہیں؟

عمرو نے کہا: سب برابر ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ مشرکین عرب ہوں جو کہ بت پرستی کرتے ہوں؟

عمرو نے کہا: کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے بتلاؤ کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟

عمرو نے کہا: جی ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو ذرا اس آیۃ مجیدہ کو پڑھو۔" ان سے لڑو کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی حرام کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے اور جنؑ کو کتاب عطا کی گئی ہے انؑ سے دین حق نہیں لیتے۔ یہاں تک کہ وہ خود جزیہ دیں اور ذلیل ورسوا ہوں۔ (توبہ 9:29) امام علیہ السلام نے فرمایا پس اللہ عزّ و جلّ نے جن کو کتاب عطا کی گئی ہے کی شرط لگا کر استثناء کر دیا ہے۔ تو کیا اہل کتاب ان کے برابر ہوں گے کہ جن کو کتاب نہیں دی گئی؟ عمرو نے کہا: ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا تم نے یہ نظریہ کہاں سے لیا؟

عمرو نے کہا: میں نے لوگوں کو کہتے سنا

آپ علیہ السلام نے فرمایا؛ اچھا اسے رہنے دو۔ (مجھے یہ بتاؤ) اگر انہوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور تم نے ان سے لڑائی کی اور ان پر غلبہ پایا تو مالِ غنیمت کے ساتھ کیا کرو گے؟

عمرو نے کہا: اس مال میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) علیحدہ کر کے باقی چار حصے ان میں تقسیم کریں گے، جنہوں نے ان کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھےؐ بتاؤ کہ خمس کسے دو گے؟

عمرو نے کہا: اللہ عزّ و جلّ نے جن کے نام لیئے ہیں اور پھر اس نے آیت پڑھی۔" جان لو کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قرابت داروں، یتیم، مساکین اور مسافر کا ہے۔" (انفال 8:41)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے کسے دو گے اور قرابت دار کون ہیں؟

عمرو نے کہا: اس بارے فقہاء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی اور انؐ کے اہل بیت علیہ السلام اور بعض کہتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اور بعض کہتے ہیں قتال کرنے والے مسلمانوں کے قرابت دار۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کس کے بارے میں کہتے ہو؟

عمرو نے کہا: میں نہیں جانتا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اس کو نہیں جانتے تو اسے چھوڑو اور پھر فرمایا۔ اچھا یہ بتاؤ۔ پانچ میں سے باقی چار حصوں کو کیا لڑائی میں شریک تمام میں برابر تقسیم کروگے،

عمرو نے کہا: جی ہاں،

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مخالف ہوا۔ تیرا اور میرا فیصلہ اس بات میں مدینہ کے فقہاء اور مشائخ کریں گے جا کر ان سے پوچھ وہ اس بات میں کبھی تنازع یا اختلاف نہ کریں گے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صالح اعراب کو ان کے گھروں میں چھوڑ دیتے تھے اور ان کی ہجرت پہ اصرار نہیں فرمایا کرتے تھے کیونکہ دشمن کی کثرت تھی۔ اس لئے وہ مل کر ان سے مقابلہ کرتے، ان کیلئے غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہ تھا اور تم کہتے ہو کہ سب میں، پس تم نے جو بھی کہا اس میں مشرکین کا تعلق ہے۔

اس کے باوجود تم صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

اس نے آپؑ کے سامنے آیۃ تلاوت فرمائی۔ ''بے شک صدقات فقراء، مساکین اور صدقات عاملین کیلئے ہیں۔۔۔۔۔ الی آخر (توبہ 9:60)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو تم صدقات کو کیسے تقسیم کروگے؟

عمرو نے کہا: میں صدقات کو آٹھ برابر حصوں میں تقسیم کروں گا ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دوں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اور اگر ان کی ایک قسم میں دس ہزار افراد ہوں اور دوسری قسم میں صرف ایک آدمی یا صرف دو یا صرف تین ہوں تو کیا اس ایک کیلئے بھی وہی حصہ مقرر کروگے جو ان دس ہزار کیلئے کروگے؟

عمرو نے کہا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شہر والوں اور دیہات والوں کے صدقات جمع کر کے تم پھر ان میں برابر برابر تقسیم کروگے؟

عمرو نے کہا: ہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے ان سب باتوں میں کہ جو تم نے کہیں سیرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیہات والوں کا صدقہ دیہات والوں میں اور شہر والوں کا صدقہ شہر والوں میں تقسیم فرماتے تھے اور ان میں برابر برابر تقسیم نہ فرماتے تھے اور جن سے جتنا آتا تھا ان میں اتنا ہی تقسیم کرتے تھے اور اس کیلئے وقت مقرر نہ تھا جو میںؑ نے کہا اگر اس کے بارے میں تمہیں کوئی شبہ ہو تو مدینے کے فقہا سے پوچھو وہ تمہیں بتلائیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔ پھر آپؑ عمرو بن عبید کی طرف مڑے اور اسے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور تم سب بھی اللہ سے ڈرو، اے گروہ مجھےؑ میرے بابا علیہ السلام نے بتلایا اور وہ یقیناً اہل ارض میں سب سے افضل تھے اور وہ کتاب خدا اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے عالم تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کو تلوار سے مارے اور اپنی ذات کی طرف بلائے درحالیکہ مسلمانوں میں وہ بھی موجود ہو جو اس سے بڑا عالم ہو تو ایسا شخص گمراہ اور فساد برپا کرنے والا ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي قُلْتُ لَكَ إِنَّ الْقِتَالَ مَعَ غَيْرِ الْإِمَامِ الْمُفْتَرَضِ طَاعَتُهُ حَرَامٌ مِثْلُ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَقُلْتَ لِي نَعَمْ هُوَ كَذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هُوَ كَذَلِكَ هُوَ كَذَلِكَ .

2- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے سوید قلانسی سے اس نے بشیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے خواب میں آپؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور میں نے آپؑ کو عرض کی۔ "امام غیر عادل کے ساتھ مل کر جہاد کرنا مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح حرام ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ ایسا ہی ہے۔

# باب وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (علیہ السلام) فِي السَّرَايَا

# (جنگی لشکر بھیجتے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ سَرِيَّةً دَعَاهُمْ فَأَجْلَسَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَغُلُّوا وَ لَا تُمَثِّلُوا وَ لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً وَ لَا صَبِيّاً وَ لَا امْرَأَةً وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَراً إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوا إِلَيْهَا وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَدْنَى الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَفْضَلِهِمْ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهُوَ جَارٌ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ فَإِنْ تَبِعَكُمْ فَأَخُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ إِنْ أَبَى فَأَبْلِغُوهُ مَأْمَنَهُ وَ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے بابا سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے اس نے کہا مجھے گمان ہے کہ میں نے ابو حمزہ ثمالی سے سنا، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جنگی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ کرتے تو انہیں بلا کر سامنے بٹھاتے اور پھر ان سے فرماتے۔ جاؤ اللہ کا نام لے کر اللہ کیلئے اللہ کی راہ میں ملّت رسولؐ بن کر، قیدیوں کو زنجیر نہ پہنانا، لاشوں کا مثلہ نہ کرنا، جنگ میں بے وفائی نہ کرنا، انتہائی بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ جب تک اشد ضرورت نہ پڑے درخت مت کاٹنا۔ چھوٹا بڑا جو بھی مسلمان کسی مشرک کو دیکھے اس کو پہلے پناہ دے پھر اسے اللہ کا کلام سنائے پس اگر وہ تمہاری اتباع کرے تو وہ تمہارا دینی بھائی ہو گا اور اگر انکار کرے تو اس کو اُدھر پہنچاؤ۔ جہاں اس کا حق ہے اور اللہ سے اس کے بارے میں مدد مانگو۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يُلْقَى السَّمُّ فِي بِلَادِ الْمُشْرِكِينَ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے علاقے میں پانی میں زہر ملانے سے منع فرمایا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَا بَيَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَدُوّاً قَطُّ .

3- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عباد بن صہیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سناوہ فرمارہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی دشمن پر شب خون نہیں مارا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى الْيَمَنِ وَ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ لَا تُقَاتِلَنَّ أَحَداً حَتَّى تَدْعُوَهُ وَ ايْمُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ وَ لَكَ وَلَاؤُهُ يَا عَلِيُّ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھےؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور مجھےؐ فرمایا اے علی (علیہ السلام)! دعوت اسلام سے قبل کسی ایک کو بھی ہر گز قتل نہ کرنا۔ خدا کی قسم سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک کی زمین پر تمہاریؐ حکومت سے افضل یہ ہے کہ تمہارےؐ ہاتھوں ایک شخص صاحب ایمان ہو۔ اے علی علیہ السلام! "اس کے دل میں ہمیشہ تیریؐ ولایت ہو گی۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) لَا يُقَاتِلُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَ يَقُولُ تُفَتَّحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ تُقْبَلُ الرَّحْمَةُ وَ يَنْزِلُ النَّصْرُ وَ يَقُولُ هُوَ أَقْرَبُ إِلَى اللَّيْلِ وَ أَجْدَرُ أَنْ يَقِلَّ الْقَتْلُ وَ يَرْجِعَ الطَّالِبُ وَ يُفْلِتَ الْمُنْهَزِمُ .

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابو عمیر سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے یحیٰی بن ابی العلاء سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام سورج کے زوال پذیر ہونے سے قبل قتال نہیں فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ زوال شمس کے بعد آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ رحمت خداوندی میسر ہوتی ہے اور فتح نازل ہوتی ہے اور یہ کیفیت رات کے چھانے تک رہتی ہے اور جب رات ہو جائے تو جنگ روک لینی چاہیے تاکہ فاتح پلٹ آئے اور مفتوح آرام کرے۔

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ مَدِينَةٍ مِنْ مَدَائِنِ أَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ وَ تُحْرَقَ بِالنَّارِ أَوْ تُرْمَى بِالْمَجَانِيقِ حَتَّى يُقْتَلُوا وَ فِيهِمُ النِّسَاءُ وَ الصِّبْيَانُ وَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَ الْأُسَارَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ التُّجَّارُ فَقَالَ يُفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ وَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُمْ لِهَؤُلَاءِ وَ لَا دِيَةَ عَلَيْهِمْ لِلْمُسْلِمِينَ وَ لَا كَفَّارَةَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ النِّسَاءِ كَيْفَ سَقَطَتِ الْجِزْيَةُ عَنْهُنَّ وَ رُفِعَتْ عَنْهُنَّ فَقَالَ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نَهَى عَنْ قِتَالِ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ فِي دَارِ الْحَرْبِ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلُوا فَإِنْ قَاتَلَتْ أَيْضاً فَأَمْسِكْ عَنْهَا مَا أَمْكَنَكَ وَ لَمْ تَخَفْ خَلَلًا فَلَمَّا نَهَى عَنْ قَتْلِهِنَّ فِي دَارِ الْحَرْبِ كَانَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ أَوْلَى وَ لَوِ امْتَنَعَتْ أَنْ تُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ لَمْ يُمْكِنْ قَتْلُهَا فَلَمَّا لَمْ يُمْكِنْ قَتْلُهَا رُفِعَتِ الْجِزْيَةُ عَنْهَا وَ لَوِ امْتَنَعَ الرِّجَالُ أَنْ يُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ كَانُوا نَاقِضِينَ لِلْعَهْدِ وَ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمْ وَ قَتْلُهُمْ لِأَنَّ قَتْلَ الرِّجَالِ مُبَاحٌ فِي دَارِ الشِّرْكِ وَ كَذَلِكَ الْمُقْعَدُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ الْأَعْمَى وَ الشَّيْخُ الْفَانِي وَ الْمَرْأَةُ وَ الْوِلْدَانُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ رُفِعَتْ عَنْهُمُ الْجِزْيَةُ .

6- علی نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم ابن محمد سے، اس نے منقری سے، اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اہل حزب کے شہروں کے بارے میں کیا ان پر پانی چھوڑنا، ان کو آگ سے جلانا اور ان پر منجنیقوں سے گولہ باری کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ مارے جائیں۔ حالانکہ ان میں عورتیں، بچے، بوڑھے، مسلمان قیدی اور تاجر بھی ہوتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں ان کے ساتھ ایسا کرنا چاہیے اور ان کی خاطر ان سے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے نہ تو ایسا کرنے والے پر مسلمانوں کی دیت ہے اور نہ ہی کفارہ۔ میں نے سوال کیا: عورتوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ ان سے جزیہ کیوں ساقط ہوا اور ان سے جزیہ کا حکم اٹھالیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے علاقہ جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ہاں مگر جب بھی وہ عورتیں قتال کریں تو ہر چیز ان سے روکی جائے اور کوئی خوف نہیں کھایا جائے گا۔ جب علاقہ جنگ میں ان کے قتل سے روکا ہے تو علاقہ اسلام میں بدرجہ اولیٰ منع ہے۔ اگرچہ وہ جزیہ نہ دیں تب بھی ان کو قتل نہ کیا جائے۔ جب ان کا قتل جائز نہیں تو ان سے جزیہ بھی اٹھالیا گیا۔ ہاں البتہ اگر مرد جزیہ دینے سے انکار کریں تو عہد شکن ہوں گے ان کا خون مباح ہو گا۔ ان کا قتل جائز ہو گا کیونکہ دار شرک (مشرکین کا علاقہ) میں ان کا قتل مباح ہے۔ اور یہی حکم ہے گھر میں بیٹھے رہنے والے ذمیوں کا، اندھوں کا، انتہائی بوڑھوں کا، عورتوں اور بچوں کا۔ جنگ زدہ علاقے میں، پس اسی وجہ سے ان سے جزیہ اٹھالیا گیا۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ إِذَا بَعَثَ بِسَرِيَّةٍ دَعَا لَهَا .

7-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگی لشکر روانہ کرتے تو ان کیلئے دعا فرماتے تھے۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ إِذَا بَعَثَ أَمِيراً لَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ أَمَرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ ثُمَّ فِي أَصْحَابِهِ عَامَّةً ثُمَّ يَقُولُ اغْزُ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَ لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَغُلُّوا وَ تُمَثِّلُوا وَ لَا تَقْتُلُوا وَلِيداً وَ لَا مُتَبَتِّلًا فِي شَاهِقٍ وَ لَا تُحْرِقُوا النَّخْلَ وَ لَا تُغْرِقُوهُ بِالْمَاءِ وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً وَ لَا تُحْرِقُوا زَرْعاً لِأَنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ وَ لَا تَعْقِرُوا مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْ أَكْلِهِ وَ إِذَا لَقِيتُمْ عَدُوّاً لِلْمُسْلِمِينَ فَادْعُوهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكُمْ إِلَيْهَا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَ كُفُّوا عَنْهُمْ ادْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ دَخَلُوا فِيهِ فَاقْبَلُوهُ مِنْهُمْ وَ كُفُّوا عَنْهُمْ وَ ادْعُوهُمْ إِلَى الْهِجْرَةِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَ كُفُّوا عَنْهُمْ وَ إِنْ أَبَوْا أَنْ يُهَاجِرُوا وَ اخْتَارُوا دِيَارَهُمْ وَ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي دَارِ الْهِجْرَةِ كَانُوا بِمَنْزِلَةِ أَعْرَابِ الْمُؤْمِنِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى أَعْرَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا يَجْرِي لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَ لَا فِي الْقِسْمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ أَبَوْا هَاتَيْنِ فَادْعُوهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَعْطَوُا الْجِزْيَةَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ وَ إِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ وَ جَاهِدْهُمْ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَ إِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ عَلَى أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَا تُنْزِلْ لَهُمْ وَ لَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضِ فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَرَكْتُمُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ لَمْ تَدْرُوا تُصِيبُوا حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا وَ إِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ فَإِنْ آذَنُوكَ عَلَى أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى ذِمَّةِ اللَّهِ وَ ذِمَّةِ رَسُولِهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَ لَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى ذِمَمِكُمْ وَ ذِمَمِ آبَائِكُمْ وَ إِخْوَانِكُمْ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَ ذِمَمَ آبَائِكُمْ وَ إِخْوَانِكُمْ كَانَ أَيْسَرَ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَ ذِمَّةَ رَسُولِهِ ( **صلى الله عليه وآله** )

8-علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جنگی لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اسے فی نفسہ تقویٰ خداوندی کی خصوصاً نصیحت فرماتے۔ پھر اس کے اصحاب میں بھی عموماً پھر فرماتے۔ جنگ کرو اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جو بھی کفر باللہ کرے اسے قتل کرو۔ بے وفائی نہ کرنا۔ طوق نہ ڈالنا، لاشوں کو مثلہ (پامال) نہ کرنا۔ بچوں کو قتل نہ کرنا۔ تارکین دنیا کو قتل نہ کرنا، درختوں کو نہ جلاؤ اور نہ ہی انہیں زیر آب کرنا، پھلدار درختوں کو مت کاٹنا، کھیتوں کو مت جلانا، کیونکہ تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے تمہیں ان کی حاجت پڑے۔ اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کو پے نہ کرنا ہو سکتا ہے۔ ان کا گوشت کھانا تمہارے لئے لازم بن جائے اور جب تم مسلمانوں کے دشمن سے سامنا کرو تو اسے تین میں سے کسی ایک کی دعوت دو۔ ان کو اسلام کی دعوت دو۔ پس اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں تو تم بھی ان کا اسلام لانا قبول کرو ان کے اسلام لانے پر ان کی کفایت کرو۔ ان کو اسلام لانے کے بعد ہجرت کی دعوت دو۔ پس اگر وہ چلے جائیں تو ان کا چلا جانا قبول کرو اور ان کی کفایت کرو۔ اور اگر ہجرت سے انکار کریں اور اپنے گھروں کو اختیار کریں اور دار ہجرت میں داخل ہونے سے انکاری ہوں۔ تو ان پر اعراب مومنین والا حکم جاری ہو گا۔ نہ تو ان کا مال غنیمت میں حصہ ہو گا اور جب تک راہ خدا میں ہجرت نہ کریں۔ تقسیم میں بھی ان کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

پس اگر وہ ان دونوں چیزوں سے انکاری ہوں تو انہیں جزیہ کی طرف بلاؤ تاکہ اپنے ہاتھوں ذلیل ہو کر جزیہ دیں۔ اگر وہ جزیہ دیں تو ان سے قبول کرو اور ان کی کفایت کرو اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو ان پر اللہ سے مدد مانگو اور ان سے جہاد کرو۔ جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اور جب تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو تو اگر وہ چاہیں کہ حکم خداوندی سے وہاں سے نکلیں تو ان کی یہ بات قبول نہ کرنا اور انہیں کہنا کہ ہم اپنے حکم سے اندر آئیں گے اور جب یہ طے پا جائے تو جو چاہو ان سے سلوک کرو۔ اگر تم نے اس بنا پر حکم خداوندی چھوڑا تو تمہیں کیا پتا کہ تم ان میں حکم خدا کو پا یا نہیں۔ اور اگر تم اہل قلعہ کو محاصرے میں لو اور وہ تمہیں اللہ کے ذمہ پر اندر بلائیں تو مت جاؤ۔ بلکہ اپنی، اپنے آباء اور بھائیوں کے ذمہ پر جاؤ۔ کیونکہ اگر یہ ضمانت ٹوٹ بھی گئی تو آسان ہے اس سے کہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت ٹوٹے۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً دَعَا بِأَمِيرِهَا فَأَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَ أَجْلَسَ أَصْحَابَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَغُلُّوا وَ لَا تُمَثِّلُوا وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَرَةً إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوا إِلَيْهَا وَ لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً وَ لَا صَبِيّاً وَ لَا امْرَأَةً وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَدْنَى الْمُسْلِمِينَ وَ أَفْضَلِهِمْ نَظَرَ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهُوَ جَارٌ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ فَإِذَا سَمِعَ كَلَامَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ تَبِعَكُمْ فَأَخُوكُمْ فِي دِينِكُمْ وَ إِنْ أَبَى فَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَ أَبْلِغُوهُ مَأْمَنَهُ .

9- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے وشاء سے، اس نے محمد بن حمران اور جمیل بن دراج دونوں سے، انہوں نے عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جنگی لشکر کو روانہ کرنے کا ارادہ کرتے تو اس کے سردار کو بلاتے اسے اپنے پہلو میں بٹھاتے اور اس کے ساتھیوں کو سامنے بٹھاتے اور پھر فرماتے۔ جاؤ اللہ کا نام لے کر، اللہ کیلئے، اللہ کی راہ میں، ملت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر، غداری نہ کرنا، کسی کو طوق و زنجیر نہ ڈالنا، لاشوں کو مثلہ نہ کرنا، جب تک اشد ضرورت نہ ہو درخت مت کاٹنا، انتہائی بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ تم مسلمانوں میں چھوٹا بڑا جو بھی کسی مشرک کو دیکھے تو اس سے ہاتھ روکے۔ یہاں تک اسے کلام الٰہی سنایا جائے اور جب وہ مشرک کلام الٰہی سن لے۔ اب اگر وہ تمہاری اتباع کرے۔ تو وہ تمہارا دینی بھائی ہوگا اور اگر انکار کرے تو اس کے مقابلے میں اللہ سے مدد مانگو اور جو اسے پہنچا سکتے ہو پہنچا دو۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِي أَقْصَى الْعَسْكَرِ وَ أَدْنَاهُ فَهُوَ جَارٌ .

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی جیسی روایت کی ہے مگر یہ کہ اس میں ہے کہ مسلمانوں میں سے جو آدمی بھی مشرکوں میں سے کسی شخص کو دیکھے خواہ وہ لشکر کے قریب ہو یا دور ہو وہ اس کی پناہ میں ہو گا۔

# باب إِعْطَاءِ الْأَمَانِ (امان دینا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ قَالَ لَوْ أَنَّ جَيْشاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَاصَرُوا قَوْماً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَشْرَفَ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطُونِي الْأَمَانَ حَتَّى أَلْقَى صَاحِبَكُمْ وَ أُنَاظِرَهُ فَأَعْطَاهُ أَدْنَاهُمُ الْأَمَانَ وَجَبَ عَلَى أَفْضَلِهِمُ الْوَفَاءُ بِهِ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔" يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ "۔؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کا لشکر مشرکین کے کسی گروہ کا محاصرہ کر لے اور ایک مشرک آکر ان سے کہے کہ مجھے امان دو۔ یہاں تک کہ تمہارے سردار سے ملاقات کروں اور اس سے مناظرہ کروں اور ان مسلمانوں میں سے ایک چھوٹا سا فرد اس کو پناہ دے تو اس سے بڑوں کو چاہیے کہ اس کی امان کے وعدہ سے وفا کریں۔

2- عَلِيٌّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) أَجَازَ أَمَانَ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ لِأَهْلِ حِصْنٍ مِنَ الْحُصُونِ وَ قَالَ هُوَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

2- علی نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے محصورین میں سے کسی محصور کو عبد مملوک کی امان کو بھی جائز قرار دیا اور فرمایا وہ بھی تو مومنین میں سے ہے۔

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ آمَنَ رَجُلًا عَلَى ذِمَّةٍ ثُمَّ قَتَلَهُ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ لِوَاءَ الْغَدْرِ .

3- علی نے اپنے باپ سے، اس نے یحییٰ بن عمران سے، اس نے یونس سے، اس نے عبداللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا، جو شخص بھی کسی کو اپنے ذمہ سے امان دے اور پھر اس کو قتل کر ڈالے تو وہ بروز قیامت غداری (بے وفائی) کے جھنڈے کا حامل ہو گا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَوْ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَوْ أَنَّ قَوْماً حَاصَرُوا مَدِينَةً فَسَأَلُوهُمُ الْأَمَانَ فَقَالُوا لَا فَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَالُوا نَعَمْ فَنَزَلُوا إِلَيْهِمْ كَانُوا آمِنِينَ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن الحکم سے اور اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی قوم یا گروہ کسی شہر کا محاصرہ کرے اور اہل شہر ان سے امان کا سوال کریں اور وہ انہیں نہ کہیں جب کہ اہل شہر اس کو ہاں جانیں اور نیچے اتر آئیں۔ تو وہ لوگ امان میں لیے جائیں گے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَبِيهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ لِعَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَتَبَ كِتَاباً بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ مَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ كُلَّ غَازِيَةٍ غَزَتْ بِمَا يُعَقِّبُ بَعْضُهَا بَعْضاً بِالْمَعْرُوفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ حَرْبٌ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا وَ إِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَ لَا آثِمٍ وَ حُرْمَةَ الْجَارِ عَلَى الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ وَ أَبِيهِ لَا يُسَالِمُ مُؤْمِنٌ دُونَ مُؤْمِنٍ فِي قِتَالٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا عَلَى عَدْلٍ وَ سَوَاءٍ .

5- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے انہوں نے اپنے بابا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں ؑنے علی علیہ السلام کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین و انصار اور ان کے مدینہ والے دیگر ساتھیوں کے درمیان ایک معاہدہ لکھا کہ جو بھی لڑائی لڑی جائے تو ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے پیچھے بھیجا جائے اور

عدل و انصاف سے کام لیا جائے اور سردار کی اجازت کے سوا جنگ جائز نہیں اور یہ کہ پڑوسی اپنی ذات جیسا ہے اسے کوئی ضرر نہ دیا جائے۔ ہمسائے کا احترام ماں باپ کے احترام جیسا ہے، جہاد میں مومن مومن کے علاوہ سالم نہیں رہ سکتا۔ مگر یہ کہ عدل اور برابری کی سطح پر۔

# باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كَانَ أَبِي ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ لِلْحَرْبِ حُكْمَيْنِ إِذَا كَانَتِ الْحَرْبُ قَائِمَةً لَمْ تَضَعْ أَوْزَارَهَا وَ لَمْ يُثْخَنْ أَهْلُهَا فَكُلُّ أَسِيرٍ أُخِذَ فِي تِلْكَ الْحَالِ فَإِنَّ الْإِمَامَ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ ضَرَبَ عُنُقَهُ وَ إِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَ رِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ بِغَيْرِ حَسْمٍ وَ تَرَكَهُ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ حَتَّى يَمُوتَ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّما جَزاءُ الَّذِينَ يُحارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَساداً أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيا وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظِيمٌ أَ لَا تَرَى أَنَّ الْمُخَيَّرَ الَّذِي خَيَّرَ اللَّهُ الْإِمَامَ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ وَ هُوَ الْكُفْرُ وَ لَيْسَ هُوَ عَلَى أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ قَالَ ذَلِكَ الطَّلَبُ أَنْ تَطْلُبَهُ الْخَيْلُ حَتَّى يَهْرُبَ فَإِنْ أَخَذَتْهُ الْخَيْلُ حُكِمَ عَلَيْهِ بِبَعْضِ الْأَحْكَامِ الَّتِي وَصَفْتُ لَكَ وَ الْحُكْمُ الْآخَرُ إِذَا وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَ أُثْخِنَ أَهْلُهَا فَكُلُّ أَسِيرٍ أُخِذَ فِي تِلْكَ الْحَالِ فَكَانَ فِي أَيْدِيهِمْ فَالْإِمَامُ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ مَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَرْسَلَهُمْ وَ إِنْ شَاءَ فَادَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ وَ إِنْ شَاءَ اسْتَعْبَدَهُمْ فَصَارُوا عَبِيداً .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جنگ کے دو حکم ہیں۔ ا۔ جب جنگ جاری ہو تو جنگ کے ہتھیار رکھ نہیں دینے چاہئیں اور جنگ کرنے والوں کو سستی نہیں کرنی چاہیے اس حالت میں جتنے بھی قیدی بنائے جائیں تو ان کے معاملے میں امام علیہ السلام کو پورا اختیار حاصل ہے اگر امام علیہ السلام چاہے تو اس کی گردن مارے اور اگر چاہے تو ایک طرف کا ہاتھ اور دوسرے طرف کا پیر کاٹ دے، بغیر جڑ کے اور اسے خون میں تڑپتا چھوڑے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے اور یہ اللہ عزّوجلّ کے قول کے مطابق ہے۔ "جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے اور روئے زمین پر فساد کرے ان کو قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ ان کی اس دنیا میں رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔" (مائدہ 5:33) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے امام علیہ السلام کو فقط ایک چیز پر اختیار دیا ہے اور وہ تلوار کا اختیار ہے۔ امام علیہ السلام کو مختلف اشیاء پر اختیار نہیں ہے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ اللہ عزّوجلّ کے قول " أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ " کا کیا معنیٰ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پیچھے لشکر دوڑائے جائیں یہاں تک کہ وہ بھاگ کھڑے ہوں اور اگر لشکر ان کو پالیں تو مذکورہ احکام میں سے بعض کا ان پر اجراء کریں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِحْدَاهُمَا بَاغِيَةٌ وَ الْأُخْرَى عَادِلَةٌ فَهَزَمَتِ الْعَادِلَةُ الْبَاغِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ لِأَهْلِ الْعَدْلِ أَنْ يَتْبَعُوا مُدْبِراً وَ لَا يَقْتُلُوا أَسِيراً وَ لَا يُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ هَذَا إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ أَهْلِ الْبَغْيِ أَحَدٌ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِئَةٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهَا فَإِذَا كَانَ لَهُمْ فِئَةٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهَا فَإِنَّ أَسِيرَهُمْ يُقْتَلُ وَ مُدْبِرَهُمْ يُتْبَعُ وَ جَرِيحَهُمْ يُجْهَزُ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان المنقری سے اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے مومنین کے ان دو گروہوں کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں سے ایک باغی اور ایک گروہ عادل ہو اور عادل گروہ نے باغی گروہ کو شکست دے دی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل عدل کو ان کا پیچھا نہیں کرنا چاہیے، قیدیوں کو قتل نہ کریں، زخمیوں کو نہ ستائیں۔ البتہ یہ تب ہے کہ جب میدان حرب میں باغیوں میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو اور ان کا کوئی ایسا دستہ بھی نہ بچا ہو کہ جو ان کی طرف لوٹ آئے اور اگر ان کا کوئی دستہ ان کی طرف لوٹنے والا ہو تو ان کے قیدی قتل کیے جائیں گے، بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے گا اور زخمیوں کو قتل کیا جائے گا۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **صلوات الله عليه** ) إِنَّ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) سَارَ فِي أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِخِلَافِ سِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي أَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ سَارَ وَ اللَّهِ فِيهِمْ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَوْمَ الْفَتْحِ إِنَّ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) كَتَبَ إِلَى مَالِكٍ وَ هُوَ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ يَوْمَ الْبَصْرَةِ بِأَنْ لَا يَطْعُنَ فِي غَيْرِ مُقْبِلٍ وَ لَا يَقْتُلَ مُدْبِراً وَ لَا يُجِيزَ عَلَى جَرِيحٍ وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَخَذَ الْكِتَابَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الْقَرَبُوسِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْرَأَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتُلُوا فَقَتَلَهُمْ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ سِكَكَ الْبَصْرَةِ ثُمَّ فَتَحَ الْكِتَابَ فَقَرَأَهُ ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى بِمَا فِي الْكِتَابِ .

3- حسین بن محمد اشعری نے معلی بن محمد سے، اس نے وشاء سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے علی ابن الحسین علیہما السلام سے عرض کی کہ علی علیہ السلام نے اہل قبلہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے خلاف مشرکین جیسا سلوک کیا۔ یہ سن کر آپ علیہ السلام پُر جلال ہو گئے۔ آپ علیہ السلام بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ کی قسم علی علیہ السلام نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سیرت پر عمل کیا جو آپؐ نے فتح مکہ کے دن کی۔ بے شک علی علیہ السلام نے مالک کو جو کہ ان کے مقدمۃ الجیش کا سردار تھا۔ بصرہ والے دن" جو سامنے نہ آئے اس کو نیزہ نہ مارو، پیٹھ دکھانے والے کو قتل نہ کرو، زخمی کو مت مارنا، جو اپنا دروازہ بند کر لے امان میں ہو گا۔ پھر وہ تحریر اپنے سامنے زین پر رکھی اور اس نے کہا کہ لڑو۔ انہوں نے اہل بصرہ سے لڑائی کی یہاں تک کہ بصرہ کے گلی کوچوں تک جا پہنچے تو پھر اس نے خط کھولا اور منادی کو کہا کہ جو لکھا ہے اس کی ندا دو۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَسِيرَةُ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فِي أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانَتْ خَيْراً لِشِيعَتِهِ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّهُ عَلِمَ أَنَّ لِلْقَوْمِ دَوْلَةً فَلَوْ سَبَاهُمْ لَسُبِيَتْ شِيعَتُهُ قُلْتُ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْقَائِمِ ( **عليه السلام** ) يَسِيرُ بِسِيرَتِهِ قَالَ لَا إِنَّ عَلِيّاً ( **صلوات الله عليه** ) سَارَ فِيهِمْ بِالْمَنِّ لِلْعِلْمِ مِنْ دَوْلَتِهِمْ وَ إِنَّ الْقَائِمَ عَجَّلَ اللَّهُ فَرَجَهُ يَسِيرُ فِيهِمْ بِخِلَافِ تِلْكَ السِّيرَةِ لِأَنَّهُ لَا دَوْلَةَ لَهُمْ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل بصرہ کے معاملہ میں علی علیہ السلام کی سیرت میں علی علیہ السلام کے شیعوں کی بہت بھلائی تھی۔ جو کہ ان سے بہتر ہے کہ جن پر سورج چمکتا ہے۔ وہؑ جانتے تھے کہ ان کی حکومت آئے گی۔ اگر ان کو قیدی بناتے تو انؑ کے شیعہ بھی قیدی بنائے جاتے۔ میں نے عرض کی مجھے قائم آلؑ محمدؐ علیہ السلام کے بارے میں بتلایئے کیا وہ بھی انؑ کی (علی علیہ السلام کی) سیرت پر عمل کریں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ علی علیہ السلام نے ان کی حکومت آنے کے علم کے سبب ان پر احسان کی سیرت اختیار فرمائی جب کہ قائم آلؑ

محمدؑ علیہ السلام اس کے بر خلاف عمل کریں گے کیونکہ ان کیلئے کوئی حکومت نہ ہو گی۔ (قائم آلِ محمدؑ علیہ اسلام) کے دشمنوں کی خروج کے بعد حکومت نہیں آئے گی)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا هُزِمَ النَّاسُ يَوْمَ الْجَمَلِ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا تَتْبَعُوا مُوَلِّياً وَ لَا تُجِيزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ قَتَلَ الْمُقْبِلَ وَ الْمُدْبِرَ وَ أَجَازَ عَلَى جَرِيحٍ فَقَالَ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ هَذِهِ سِيرَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَمَلِ قَتَلَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرَ وَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ قَائِماً بِعَيْنِهِ وَ كَانَ قَائِدَهُمْ.

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے محمد بن عذافر سے، اس نے عقبہ بن بشیر سے، اس نے عبداللہ بن شریک سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جمل والے دن شکست کھا گئے تو علی علیہ السلام نے فرمایا۔ بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، زخمیوں کو مت مارو اور جو دروازہ بند کر لے اسے امان دو۔ اور جب صفین کا دن آیا تو منہ موڑنے اور بھاگنے والے سب قتل کیے گئے۔ زخمیوں کے قتل کی اجازت دی گئی۔ ابان بن تغلب نے عبداللہ بن شریک سے کہا یہ تو دو مختلف سیر تیں نہیں؟

تو عبداللہ بن شریک نے کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا "جمل والے دن طلحہ اور زبیر قتل ہو گئے تھے مگر صفین والے دن معاویہ زندہ تھا اور ان کا قائد تھا۔"

# باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ يَقُولُ مَنْ فَرَّ مِنْ رَجُلَيْنِ فِي الْقِتَالِ مِنَ الزَّحْفِ فَقَدْ فَرَّ وَ مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي الْقِتَالِ مِنَ الزَّحْفِ فَلَمْ يَفِرَّ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے حسن بن صالح سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ابو عبداللہ علیہ السلام فرمارہے تھے کہ جو مڈبھیڑ کے دن دو آدمیوں کے مقابلے سے بھاگے مفرور ہے اور جو تین آدمیوں کے مقابلے سے بھاگے تو اسے مفرور نہیں کہا جائے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِبَرَاءَةَ مَعَ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) بَعَثَ مَعَهُ أُنَاساً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنِ اسْتَأْسَرَ مِنْ غَيْرِ جِرَاحَةٍ مُثْقِلَةٍ فَلَيْسَ مِنَّا .

2- اصحاب کے ایک گروہ نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن الاصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ برأت دے کر علی علیہ السلام کو روانہ کیا تو انؑ کے ساتھ کچھ دیگر لوگوں کو بھی بھیجا اور ان سے فرمایا جو بھی بڑے بھاری زخم کے بغیر قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنِ اسْتَأْسَرَ مِنْ غَيْرِ جِرَاحَةٍ مُثْقِلَةٍ فَلَا يُفْدَى مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَ لَكِنْ يُفْدَى مِنْ مَالِهِ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُهُ .

3-علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو بڑے بھاری زخم کے بغیر گرفتار ہو جائے اس کا فدیہ بیت المال سے نہیں دیا جائے گا بلکہ اگر اس کے گھر والوں نے چاہا تو اس کے مال سے دیا جائے گا۔

# باب طَلَبِ الْمُبَارَزَةِ (مقابلے کے لئے بلانا)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْخَشَّابِ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْمُبَارَزَةِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ بَعْدَ إِذْنِ الْإِمَامِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَكِنْ لَا يُطْلَبُ إِلَّا بِإِذْنِ الْإِمَامِ .

1-حمید بن زیاد نے خشاب سے، اس نے ابن بقاح سے، اس نے معاذ بن ثابت سے، اس نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، پوچھا گیا ہے کہ جب صفیں لگ جائیں تو اذن امام علیہ السلام کے بغیر مبارزت طلب کرنا کیسا ہے؟ فرمایا اگرچہ کوئی حرج نہیں مگر چاہیے کہ امامؑ کے اذن سے ایسا کرو۔

# باب الرِّفْقِ بِالْأَسِيرِ وَ إِطْعَامِهِ (قیدی کے ساتھ نرمی اور اس کو کھانا کھلانا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **صلوات الله عليه** ) قَالَ إِذَا أَخَذْتَ أَسِيراً فَعَجَزَ عَنِ الْمَشْيِ وَ لَيْسَ مَعَكَ مَحْمِلٌ فَأَرْسِلْهُ وَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا حُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ قَالَ وَ قَالَ الْأَسِيرُ إِذَا أَسْلَمَ فَقَدْ حُقِنَ دَمُهُ وَ صَارَ فَيْئاً .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے منقری سے، اس نے عیسیٰ بن یونس سے، اس نے اوزاعی سے، اس نے زہری سے روایت کی ہے کہ علی ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور تمہارے پاس محمل بھی نہ ہو تو اسے رہا کر دو اور اسے قتل مت کرو۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم امام علیہ السلام اس کے بارے میں کیا حکم جاری کریں۔ اور فرمایا قیدی جب اسلام لائے تو اس کا خون محفوظ ہوا اور وہ ہم میں سے ہو گیا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِطْعَامُ الْأَسِيرِ حَقٌّ عَلَى مَنْ أَسَرَهُ وَ إِنْ كَانَ يُرَادُ مِنَ الْغَدِ قَتْلُهُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يُطْعَمَ وَ يُسْقَى وَ [يُظَلَّ] وَ يُرْفَقَ بِهِ كَافِراً كَانَ أَوْ غَيْرَهُ .

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ قید کرنے والے پر قیدی کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ اگرچہ اگلی صبح اس کے قتل کا ارادہ کر چکا ہو اسے چاہیے کہ وہ قیدی کو کھانا کھلائے، پانی پلائے اس پر سایہ کرے، اس سے مہربانی کرے، خواہ قیدی کافر ہو یا غیر کافر۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْأَسِيرُ طَعَامُهُ عَلَى مَنْ أَسَرَهُ حَقٌّ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ كَافِراً يُقْتَلُ مِنَ الْغَدِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْؤُفَهُ وَ يُطْعِمَهُ وَ يَسْقِيَهُ .

3-احمد بن محمد کوفی نے حمدان قلانسی سے، اس نے محمد بن ولید سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ قیدی کا کھانا اس پر واجب ہے کہ جس نے اس کو قید کیا ہے۔ اگرچہ قیدی کافر ہو اور کل اسے قتل کیا جانا ہو۔ اسے چاہیے کہ قیدی سے نرمی کرے، اسے کھانا کھلائے اور پانی پلائے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي طَعَامِ الْأَسِيرِ فَقَالَ إِطْعَامُهُ حَقٌّ عَلَى مَنْ أَسَرَهُ وَ إِنْ كَانَ يُرِيدُ قَتْلَهُ مِنَ الْغَدِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يُطْعَمَ وَ يُسْقَى وَ يُظَلَّ وَ يُرْفَقَ بِهِ كَافِراً كَانَ أَوْ غَيْرَهُ .

4-علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے قاسم بن سلیمان سے، اس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے قیدی کے طعام کے بارے میں فرمایا۔ اس کا کھانا اس کو قید کرنے والے پر واجب ہے۔ اگرچہ اس کے قتل کا ارادہ ہی کیوں نہ کرچکا ہو۔ اسے چاہیے کہ قیدی کو کھانا دے، پانی دے، سایہ دے، اس کے ساتھ نرمی کرے، قیدی خواہ کافر ہو یا غیر کافر۔

# بابُ الدُّعَاءِ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ (لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **صلوات الله عليه** ) فَسَأَلُوهُ كَيْفَ الدَّعْوَةُ إِلَى الدِّينِ قَالَ تَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى دِينِهِ وَ جِمَاعُهُ أَمْرَانِ أَحَدُهُمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْآخَرُ الْعَمَلُ بِرِضْوَانِهِ وَ إِنَّ مَعْرِفَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُعْرَفَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ الرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْعِزَّةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْعُلُوِّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَ أَنَّهُ النَّافِعُ الضَّارُّ الْقَاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ الَّذِي لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا سِوَاهُ هُوَ الْبَاطِلُ فَإِذَا أَجَابُوا إِلَى ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد سے اس نے المنقری سے، اس نے سفیان بن عینیہ سے، اس نے زہری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ قریش میں سے ایک شخص علی ابن الحسین علیہما السلام کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا کہ دین کی دعوت کیسے دی جاتی ہے؟ فرمایا۔ تم کہو" بسم اللہ الرحمن الرحیم میں تمہیں اللہ اور اس کے دین کی طرف دعوت دیتا ہوں"۔ اس میں دو امر پوشیدہ ہیں۔ ایک اللہ عزّوجلّ کی معرفت اور دوسرا اس کی رضا کیلئے عمل، اور اللہ کی معرفت یہ ہے کہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ یکتا ہے، رؤف ہے، رحیم ہے، عزیز ہے، علیم ہے، قادر ہے، ہر شے سے بلند ہے، نفع اور نقصان دینے والا ہے، ہر شے کیلئے قہار (کنٹرول کرنے والا) ہے، اس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ وہ لطیف وخبیر ہے۔ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبدؐ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جو چیز وہؐ لے کر آئے وہ اللہ کی طرف سے حق ہے۔ اس کے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) سوا ہر چیز باطل ہے۔ پس اگر وہ اس کو قبول کریں تو ان کو مسلمانوں کے تمام حقوق حاصل ہیں اور ان پر ہر وہ چیز واجب ہوگی جو مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَمَّا وَجَّهَنِي رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُقَاتِلْ أَحَداً حَتَّى تَدْعُوَهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ ايْمُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ وَ لَكَ وَلَاؤُهُ .

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھےؑ یمن کی طرف روانہ کیا تو مجھےؑ فرمایا" اے علی علیہ السلام! کسی کو قتل نہ کرنا جب تک اس سے پہلے اس کو اسلام کی دعوت نہ دے لو۔ مجھےؑ خدا کی قسم اگر اللہ تمہارےؑ ہاتھوں ایک بھی فرد کو ہدایت عطا فرمائے تو سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک کی زمین پر تیریؑ حکومت سے زیادہ تمہارےؑ لیے اچھا ہو گا۔

# باب مَا كَانَ يُوصِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( عليه السلام ) بِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ

## (قتال کے وقت امیر المومنین علیہ السلام کی نصیحتیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَقِيلٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَانَ إِذَا حَضَرَ الْحَرْبَ يُوصِي لِلْمُسْلِمِينَ بِكَلِمَاتٍ فَيَقُولُ تَعَاهَدُوا الصَّلَاةَ وَ حَافِظُوا عَلَيْهَا وَ اسْتَكْثِرُوا مِنْهَا وَ تَقَرَّبُوا بِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً وَ قَدْ عَلِمَ ذَلِكَ الْكُفَّارُ حِينَ سُئِلُوا ما سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَ قَدْ عَرَفَ حَقَّهَا مَنْ طَرَقَهَا وَ أُكْرِمَ بِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ لَا يَشْغَلُهُمْ عَنْهَا زَيْنُ مَتَاعٍ وَ لَا قُرَّةُ عَيْنٍ مِنْ مَالٍ وَ لَا وَلَدٍ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ إِقامِ الصَّلاةِ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مُنْصِباً لِنَفْسِهِ بَعْدَ الْبُشْرَى لَهُ بِالْجَنَّةِ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْها الْآيَةَ فَكَانَ يَأْمُرُ بِهَا أَهْلَهُ وَ يُصَبِّرُ عَلَيْهَا نَفْسَهُ ثُمَّ إِنَّ الزَّكَاةَ جُعِلَتْ مَعَ الصَّلَاةِ قُرْبَاناً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ مَنْ لَمْ يُعْطِهَا طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا يَرْجُو بِهَا مِنَ الثَّمَنِ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهَا فَإِنَّهُ جَاهِلٌ بِالسُّنَّةِ مَغْبُونُ الْأَجْرِ ضَالُّ الْعُمُرِ طَوِيلُ النَّدَمِ بِتَرْكِ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الرَّغْبَةِ عَمَّا عَلَيْهِ صَالِحُو عِبَادِ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ... يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلَّى مِنَ الْأَمَانَةِ فَقَدْ خَسِرَ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا وَ ضَلَّ عَمَلُهُ عُرِضَتْ عَلَى السَّمَاوَاتِ الْمَبْنِيَّةِ وَ الْأَرْضِ الْمِهَادِ وَ الْجِبَالِ الْمَنْصُوبَةِ فَلَا أَطْوَلَ وَ لَا أَعْرَضَ وَ لَا أَعْلَى وَ لَا أَعْظَمَ لَوِ امْتَنَعْنَ مِنْ طُولٍ أَوْ عَرْضٍ أَوْ عِظَمٍ أَوْ قُوَّةٍ أَوْ عِزَّةٍ امْتَنَعْنَ وَ لَكِنْ أَشْفَقْنَ مِنَ الْعُقُوبَةِ ثُمَّ إِنَّ الْجِهَادَ أَشْرَفُ الْأَعْمَالِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ وَ هُوَ قِوَامُ الدِّينِ وَ الْأَجْرُ فِيهِ عَظِيمٌ مَعَ الْعِزَّةِ وَ الْمَنَعَةِ وَ هُوَ الْكَرَّةُ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَ الْبُشْرَى بِالْجَنَّةِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ وَ بِالرِّزْقِ غَداً عِنْدَ الرَّبِّ وَ الْكَرَامَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْآيَةَ ثُمَّ إِنَّ الرُّعْبَ وَ الْخَوْفَ مِنْ جِهَادِ الْمُسْتَحِقِّ لِلْجِهَادِ وَ الْمُتَوَازِرِينَ عَلَى الضَّلَالِ ضَلَالٌ فِي الدِّينِ وَ سَلْبٌ لِلدُّنْيَا مَعَ الذُّلِّ وَ الصَّغَارِ وَ فِيهِ اسْتِيجَابُ النَّارِ بِالْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْقِتَالِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفاً فَلا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبارَ فَحَافِظُوا عَلَى أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَذِهِ الْمَوَاطِنِ الَّتِي الصَّبْرُ عَلَيْهَا كَرَمٌ وَ سَعَادَةٌ وَ نَجَاةٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مِنْ فَظِيعِ الْهَوْلِ وَ الْمَخَافَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَعْبَأُ بِمَا الْعِبَادُ مُقْتَرِفُونَ لَيْلَهُمْ وَ نَهَارَهُمْ لَطُفَ بِهِ عِلْماً وَ كُلُّ ذَلِكَ فِي كِتابٍ لا يَضِلُّ رَبِّي وَ لا يَنْسى فَاصْبِرُوا وَ صَابِرُوا وَ اسْأَلُوا النَّصْرَ وَ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْقِتَالِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے ابو حمزہ سے اس نے عقیل خزاعی سے روایت کی ہے کہ جب جنگ کا وقت آتا تو امیر المومنین علیہ السلام مسلمانوں کو چند کلمے وصیت فرماتے اور فرماتے تھے، نماز کی پابندی کرو، اس کی حفاظت کرو، اسے کثرت سے پڑھو،، اس کے ذریعے تقرب الٰہی حاصل کرو، بے شک نماز اوقات کے ساتھ مومنین پر واجب کی گئی ہے۔ کفار اس کو تب سمجھیں گے کہ جب ان سے پوچھا جائے گا۔ کون سی چیز تمہیں جہنم کی وادی لے گئی وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے اور نہ اس کے حق کو سمجھا اور نہ اس کا اکرام کیا۔ ان مومنین کے لئے جنہیں متاع دنیا کی زینت، مال و دولت نے اور اولاد نے نماز سے غافل نہ کیا اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔ "وہ مرد کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے غافل نہیں کرتی اور نہ ہی نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے وہ ڈرتے ہیں اور نہ ہی اس دن سے کہ جب دل اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی" (نور38) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے رب کی طرف سے جنت کی بشارت کے بعد نماز کیلئے خود کو سختی میں ڈالتے تھے۔ اللہ عزّوجلّ نے فرمایا"اپنی اہل بیت علیہ السلام کو نماز کا حکم دو خود بھی اس پر پابندی سے عمل کرو(طہ 20:132 ) تو آپؐ نے اپنے اہل بیت علیہا اسلام کو اس کا حکم دیا اور اس کی سختی پر اپنےؐ نفس کو بھی صابر کیا۔ پھر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو اہل اسلام کو اللہ کی قربت کیلئے اہل اسلام پہ ضروری قرار دیا گیا اور جو زکوٰۃ بخوشی نہ

دے اور اس کے ذریعے بانسبت نماز اس سے زیادہ اجر کی امید رکھے وہ جاہل ہے، سنت سے، اجر سے محروم عمر گنوانے والا اور امر الٰہی کو ترک کر کے طویل پشیمانی اٹھانے والا ہے۔ ایسی غفلت سے بچاؤ اس کیلئے واجب ہے۔ اے اللہ کے بندو۔ نیکی اختیار کرو، اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔"جو مومنین کے راستے کے علاوہ راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے جدھر وہ پھرنا چاہتا ہے پھرنے دیں گے۔ (4:115)"امانت سے روگردان ہو جائے گا اور جو امانتدار نہیں نقصان میں رہے گا۔ اس کا عمل روگرداں ہو جائے گا۔ یہ امانت آسمان کے سائباں، زمین کے فرش گڑھے ہوئے پہاڑوں پر کہ جن سے طویل و عریض اور بلند و بالا کوئی نہیں۔ اگر چاہتے تو اپنے طول و عرض، عظمت و قوت اور عزت کے سبب انکار کر دیتے مگر انہوں نے تو سزا کے خوف سے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پھر اسلام لانے کے بعد جہاد سب سے اشرف عمل ہے۔ دین کی بقا ہے۔ عزت و سربلندی کے ساتھ ساتھ اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے۔ جہاد ایسی لڑائی ہے کہ جس میں نیکیاں ہیں اور بعد شہادت جنت، رب کی طرف سے رزق اور بزرگی کی بشارت ہے۔

اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے"اور وہ کہ جو راہ خدا میں مارے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں"۔(آل عمران 3:160) جہاد کا رعب اور اس سے خوف جہاد کیلئے مستحق ہے۔ گمراہی پر کمربستہ دین سے گمراہ ہیں اس میں دنیا کی ذلت و پستی سے غرق ہو جانا ہے۔ قتال کے وقت میدان جنگ سے فرار آگ کو اپنی طرف بلانا ہے۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔"اے صاحبان ایمان جب تم میدان جنگ میں کافروں کے سامنے جاؤ تو پیٹھ مت دکھاؤ" (انفال 8:115)ان مواقع پر اللہ عزّوجلّ کے امر کی حفاظت کرو جہاں صبر کرنا کرامت و خوش بختی اور دنیا و آخرت میں خوف سے نجات ہے۔ اور اللہ عزّوجلّ رات یا دن کو لوگوں کے متفرق ہونے کی پرواہ نہیں کرتا وہ اپنے علم سے جانتا ہے اور میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے، صبر کرو، صابر بنو اور مدد مانگو۔ اللہ عزّوجلّ سے اپنی جانوں کو قتال کے لئے آمادہ کرو اور اللہ کے قہر و غضب سے ڈرو۔ بے شک اللہ عزّوجلّ ان صاحبان تقویٰ کے ساتھ ہے کہ جو نیکوکار ہیں۔

2- وَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) يُحَرِّضُ النَّاسَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ الْجَمَلِ وَ صِفِّينَ وَ يَوْمِ النَّهَرِ يَقُولُ عِبَادَ اللَّهِ اتَّقُوا اللَّهَ وَ غُضُّوا الْأَبْصَارَ وَ اخْفِضُوا الْأَصْوَاتَ وَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ وَ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْمُنَازَلَةِ وَ الْمُجَادَلَةِ وَ الْمُبَارَزَةِ وَ الْمُنَاضَلَةِ وَ الْمُنَابَذَةِ وَ الْمُعَانَقَةِ وَ الْمُكَادَمَةِ وَ فَاثْبُتُوا وَ اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ... وَ لا تَنازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ اصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ .

2-یزید بن اسحاق نے ابو صادق سے جو حدیث روایت کی ہے کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ لوگوں کو تین مواقع پر جنگ کیلئے دعوت دے رہے تھے۔ جمل، صفین اور نہروان کے مواقع پر اور فرما رہے تھے کہ"اللہ کے بندو اللہ کے غضب سے ڈرو۔ آنکھیں جھکاؤ، آوازیں نیچی کرو، باتیں کم کرو اور اپنی جانوں کو میدان میں اترنے، دشمن سے لڑنے، مبارزت، نیزہ بازی، جوشیلے پن، گھتم گھتا ہونے، کاٹ ڈالنے پر آمادہ کرو۔ ثابت قدم رہو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ اور آپس میں تنازعہ مت کرو۔ ایسا کرنے سے تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تم کمزور ہو جاؤ گے، صبر کرو کہ بے شک اللہ عزّوجلّ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

3- وَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) كَانَ يَأْمُرُ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ لَقِينَا فِيهِ عَدُوَّنَا فَيَقُولُ لَا تُقَاتِلُوا الْقَوْمَ حَتَّى يَبْدَءُوكُمْ فَإِنَّكُمْ بِحَمْدِ اللَّهِ عَلَى حُجَّةٍ وَ تَرْكُكُمْ إِيَّاهُمْ حَتَّى يَبْدَءُوكُمْ حُجَّةٌ لَكُمْ أُخْرَى فَإِذَا هَزَمْتُمُوهُمْ فَلَا تَقْتُلُوا مُدْبِراً وَ لَا تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ لَا تَكْشِفُوا عَوْرَةً وَ لَا تُمَثِّلُوا بِقَتِيلٍ .

3-عبدالرحمن بن جندب کی اس حدیث میں کہ جو اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے میں ہے کہ جب بھی ہمارا دشمن سے سامنا ہوتا تو امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔"کوئی گروہ جب تک پہل نہ کرے اس سے مت لڑو۔ اللہ عزّوجلّ کا شکر ہے یقیناً تم حق پر ہو اور تمہارا ان کو اس

وقت تک چھوڑنا کہ جب تک وہ پہل نہ کریں تمہارے حق پر ہونے کی مزید دلیل ہے۔ اور جب تم ان کو شکست دو۔ تو پیٹھ دکھانے والے کو قتل نہ کرو۔ زخمی کو نہ مارنا کسی کی شرمگاہ نہ کھولنا کسی لاش کو مثلہ نہ کرنا۔

4- وَ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَرَّضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) النَّاسَ بِصِفِّينَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ دَلَّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ وَ تُشْفِي بِكُمْ عَلَى الْخَيْرِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ جَعَلَ ثَوَابَهُ مَغْفِرَةً لِلذَّنْبِ وَ مَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ فَسَوُّوا صُفُوفَكُمْ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوصِ فَقَدِّمُوا الدَّارِعَ وَ أَخِّرُوا الْحَاسِرَ وَ عَضُّوا عَلَى النَّوَاجِدِ فَإِنَّهُ أَنْبَأُ لِلسُّيُوفِ عَلَى الْهَامِ وَ الْتَوُوا عَلَى أَطْرَافِ الرِّمَاحِ فَإِنَّهُ أَمْوَرُ لِلْأَسِنَّةِ وَ غُضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهُ أَرْبَطُ لِلْجَأْشِ وَ أَسْكَنُ لِلْقُلُوبِ وَ أَمِيتُوا الْأَصْوَاتَ فَإِنَّهُ أَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَ أَوْلَى بِالْوَقَارِ وَ لَا تَمِيلُوا بِرَايَاتِكُمْ وَ لَا تُزِيلُوهَا وَ لَا تَجْعَلُوهَا إِلَّا مَعَ شُجْعَانِكُمْ فَإِنَّ الْمَانِعَ لِلذِّمَارِ وَ الصَّابِرَ عِنْدَ نُزُولِ الْحَقَائِقِ هُمْ أَهْلُ الْحِفَاظِ وَ لَا تُمَثِّلُوا بِقَتِيلٍ وَ إِذَا وَصَلْتُمْ إِلَى رِجَالِ الْقَوْمِ فَلَا تَهْتِكُوا سِتْراً وَ لَا تَدْخُلُوا دَاراً وَ لَا تَأْخُذُوا شَيْئاً مِنْ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مَا وَجَدْتُمْ فِي عَسْكَرِهِمْ وَ لَا تُهَيِّجُوا امْرَأَةً بِأَذًى وَ إِنْ شَتَمْنَ أَعْرَاضَكُمْ وَ سَبَبْنَ أُمَرَاءَكُمْ وَ صُلَحَاءَكُمْ فَإِنَّهُنَّ ضِعَافُ الْقُوَى وَ الْأَنْفُسِ وَ الْعُقُولِ وَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْكَفِّ عَنْهُنَّ وَ هُنَّ مُشْرِكَاتٌ وَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَنَاوَلُ الْمَرْأَةَ فَيُعَيَّرُ بِهَا وَ عَقِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ اعْلَمُوا أَنَّ أَهْلَ الْحِفَاظِ هُمُ الَّذِينَ يَحُفُّونَ بِرَايَاتِهِمْ وَ يَكْتَنِفُونَهَا وَ يَصِيرُونَ حِفَافَيْهَا وَ وَرَاءَهَا وَ أَمَامَهَا وَ لَا يُضَيِّعُونَهَا لَا يَتَأَخَّرُونَ عَنْهَا فَيُسَلِّمُوهَا وَ لَا يَتَقَدَّمُونَ عَلَيْهَا فَيُفْرِدُوهَا رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً وَاسَى أَخَاهُ بِنَفْسِهِ وَ لَمْ يَكِلْ قِرْنَهُ إِلَى أَخِيهِ فَيَجْتَمِعَ قِرْنُهُ وَ قِرْنُ أَخِيهِ فَيَكْتَسِبَ بِذَلِكَ اللَّائِمَةَ وَ يَأْتِيَ بِدَنَاءَةٍ وَ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَ هُوَ يُقَاتِلُ الِاثْنَيْنِ وَ هَذَا مُمْسِكٌ يَدَهُ قَدْ خَلَّى قِرْنَهُ عَلَى أَخِيهِ هَارِباً مِنْهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ هَذَا فَمَنْ يَفْعَلْهُ يَمْقُتْهُ اللَّهُ فَلَا تَعَرَّضُوا لِمَقْتِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّمَا مَمَرُّكُمْ إِلَى اللَّهِ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَ إِذاً لا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا وَ ايْمُ اللَّهِ لَئِنْ فَرَرْتُمْ مِنْ سُيُوفِ الْعَاجِلَةِ لَا تَسْلَمُونَ مِنْ سُيُوفِ الْآجِلَةِ فَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصِّدْقِ فَإِنَّمَا يَنْزِلُ النَّصْرُ بَعْدَ الصَّبْرِ فَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَ قَالَ ( **عليه السلام** ) حِينَ مَرَّ بِرَايَةٍ لِأَهْلِ الشَّامِ أَصْحَابُهَا لَا يَزُولُونَ عَنْ مَوَاضِعِهِمْ فَقَالَ ( **عليه السلام** ) إِنَّهُمْ لَنْ يَزُولُوا عَنْ مَوَاقِفِهِمْ دُونَ طَعْنٍ دِرَاكٍ يَخْرُجُ مِنْهُ النَّسِيمُ وَ ضَرْبٍ يَفْلِقُ الْهَامَ وَ يُطِيحُ الْعِظَامَ وَ يَسْقُطُ مِنْهُ الْمَعَاصِمُ وَ الْأَكُفُّ حَتَّى تَصَدَّعَ جِبَاهُهُمْ بِعَمَدِ الْحَدِيدِ وَ تَنْتَثِرَ حَوَاجِبُهُمْ عَلَى الصُّدُورِ وَ الْأَذْقَانِ أَيْنَ أَهْلُ الصَّبْرِ وَ طُلَّابُ الْأَجْرِ فَسَارَتْ إِلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَادَتْ مَيْمَنَتُهُ إِلَى مَوْقِفِهَا وَ مَصَافِّهَا وَ كَشَفَتْ مَنْ بِإِزَائِهَا فَأَقْبَلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ وَ قَالَ ( **عليه السلام** ) إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ جَوْلَتَكُمْ وَ انْحِيَازَكُمْ عَنْ صُفُوفِكُمْ تَحُوزُكُمُ الْجُفَاةُ وَ الطَّغَاةُ وَ أَعْرَابُ أَهْلِ الشَّامِ وَ أَنْتُمْ لَهَامِيمُ الْعَرَبِ وَ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ وَ عُمَّارُ اللَّيْلِ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ دَعْوَةُ أَهْلِ الْحَقِّ إِذْ ضَلَّ الْخَاطِئُونَ فَلَوْ لَا إِقْبَالُكُمْ بَعْدَ إِدْبَارِكُمْ وَ كَرُّكُمْ بَعْدَ انْحِيَازِكُمْ لَوَجَبَ عَلَيْكُمْ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ دُبُرَهُ وَ كُنْتُمْ فِيمَا أَرَى مِنَ الْهَالِكِينَ وَ لَقَدْ هَوَّنَ عَلَيَّ بَعْضَ وَجْدِي وَ شَفَى بَعْضَ حَاجِ صَدْرِي إِذَا رَأَيْتُكُمْ حُزْتُمُوهُمْ كَمَا حَازُوكُمْ فَأَزَلْتُمُوهُمْ عَنْ مَصَافِّهِمْ كَمَا أَزَالُوكُمْ وَ أَنْتُمْ تَضْرِبُونَهُمْ بِالسُّيُوفِ حَتَّى رَكِبَ أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ كَالْإِبِلِ الْمَطْرُودَةِ الْهِيمِ الْآنَ فَاصْبِرُوا نَزَلَتْ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَ ثَبَّتَكُمُ اللَّهُ بِالْيَقِينِ وَ لْيَعْلَمِ الْمُنْهَزِمُ بِأَنَّهُ مُسْخِطٌ رَبَّهُ وَ مُوبِقٌ نَفْسَهُ إِنَّ فِي الْفِرَارِ مَوْجِدَةَ اللَّهِ وَ الذُّلَّ اللَّازِمَ وَ الْعَارَ الْبَاقِيَ وَ فَسَادَ الْعَيْشِ عَلَيْهِ وَ إِنَّ الْفَارَّ لَغَيْرُ مَزِيدٍ فِي عُمُرِهِ وَ لَا مَحْجُوزٍ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ يَوْمِهِ وَ لَا يُرْضِي رَبَّهُ وَ لَمَوْتُ الرَّجُلِ مَحْقاً قَبْلَ إِتْيَانِ هَذِهِ الْخِصَالِ خَيْرٌ مِنَ الرِّضَا بِالتَّلْبِيسِ بِهَا وَ الْإِقْرَارِ عَلَيْهَا وَ فِي كَلَامٍ لَهُ آخَرَ وَ إِذَا لَقِيتُمْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ غَداً فَلَا تُقَاتِلُوهُمْ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فَإِذَا بَدَءُوا بِكُمْ فَانْهَدُوا إِلَيْهِمْ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ عَضُّوا عَلَى الْأَضْرَاسِ فَإِنَّهُ أَنْبَأُ لِلسُّيُوفِ عَنِ الْهَامِ وَ غُضُّوا الْأَبْصَارَ وَ مُدُّوا جِبَاهَ الْخُيُولِ وَ وُجُوهَ الرِّجَالِ وَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ فَإِنَّهُ أَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَ أَذْهَبُ بِالْوَهَلِ وَ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْمُبَارَزَةِ وَ الْمُنَازَلَةِ وَ الْمُجَادَلَةِ وَ اثْبُتُوا وَ اذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَثِيراً فَإِنَّ الْمَانِعَ لِلذِّمَارِ عِنْدَ نُزُولِ الْحَقَائِقِ هُمْ أَهْلُ الْحِفَاظِ الَّذِينَ يَحُفُّونَ بِرَايَاتِهِمْ وَ يَضْرِبُونَ حَافَتَيْهَا وَ أَمَامَهَا وَ إِذَا حَمَلْتُمْ فَافْعَلُوا فِعْلَ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَ عَلَيْكُمْ بِالتَّحَامِي فَإِنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ لَا يَشُدُّونَ عَلَيْكُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَ لَا حَمْلَةً بَعْدَ جَوْلَةٍ وَ مَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَاقْبَلُوا مِنْهُ وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ فَإِنَّ بَعْدَ الصَّبْرِ النَّصْرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُها مَنْ يَشاءُ مِنْ عِبادِهِ وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ .

4-اور مالک ابن اعین کی حدیث میں ہے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے صفین میں لوگوں کو جنگ کیلئے دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ بے شک اللہ رب العزت نے تمہاری رہنمائی کی ہے۔ اس تجارت کی طرف کہ جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور تمہیں بھلائی یعنی ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دی ہے اور اس کیلئے بطور ثواب تمہارے گناہوں کی معافی اور تمہارے لیے جنت عدن میں پاکیزہ ٹھکانوں کو رکھا ہے اور فرمایا۔ اللہ عزّو جَلَّ نے "اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں سے جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح ثابت قدم رہتے ہیں (صف 4:61 ) اپنی صفیں برابر کرو پہلے زرہ پوشوں اور پھر دیگر پر حملہ کرواپنے دانتوں کو دانتوں پر جمالو کہ اس سے تلوار دشمن کے سر پر زور سے پیوست

ہوتی ہے۔ اپنے نیزوں کو اپنے گرد گھماتے رہو تا کہ ان کے بھالوں سے بچے رہو۔ آنکھیں نیچی رکھو کہ جوش بچا رہے گا اور دلوں کو سکون ملے گا۔ آوازوں کو دھیمار کھو ایسا کمزوری سے بچنے اور وقار کیلئے بہتر ہے۔ اپنے علَم کو مت جھکاؤ اور مت ہٹاؤ اور اپنے بہادر ترین افراد کو اٹھانے دو کیونکہ وہ لشکر کو روکنے اور سختیوں پر صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور محافظ ہوتے ہیں۔ قتل ہونے والوں کا مثلہ نہ کرو۔ اور جب تم کسی قوم کے افراد پر قابو پاؤ تو ان کا ستر مت کھولو۔ کسی کے گھر میں داخل مت ہونا۔ لشکر گاہ میں پائی جانے والی اشیاء کے علاوہ ان کے اموال سے کچھ مت لو۔ عورتوں سے تکرار نہ کرو۔ اگرچہ وہ تم کو گالیاں دیں۔ کیونکہ وہ کمزور جسم، کمزور نفس اور کمزور عقل ہوتی ہیں۔ یہ جان لو اگر کوئی شخص کسی عورت کو پالے اور اسے عیب دار بنائے تو اس کو سزا ہو گی۔ لشکر کے محافظ وہ ہوتے ہیں کہ جو اپنے علَم کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اس کا دفاع کرتے ہیں اس کے تمام اطراف اور سامنے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسے ضائع نہیں ہونے دیتے۔ اپنے علَم کی سلامتی یقینی بناتے ہیں اسکے پیچھے رہ کر اور نہ اس سے آگے ہی بڑھ کر اسے اکیلے ہونے سے۔ اللہ رحم کرے اس شخص پر کہ جو اپنے بھائی کو اپنی ذات سے ناامید کرتا ہے اس کی شجاعت اپنے بھائی کے کام نہیں آتی۔ کہ اس کی اور اس کے بھائی کی شجاعت یکجا ہو۔ پس وہ سلامت کسب کرتا ہے اور خسیس (گھٹیا) بن جاتا ہے اور ایسا کیوں کر نہ ہو کہ اس کا بھائی دو سے لڑ رہا ہو اور یہ اپنے ہاتھ سے بخل کرتا ہے۔ بھائی کی مخالفت کے سبب بزدلی دکھاتا ہے۔ اور اس کو دیکھنے کے باوجود دور بھاگ جاتا ہے۔ پس جو بھی ایسا کرے گا۔ اللہ اس سے ناراض ہو گا۔ پس اللہ کی ناراضگی سے بچو کہ تمہاری گزر گاہ اللہ ہی کی طرف ہے اور اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے ”اگر تم موت یا قتل ہونے سے فرار کرو۔ تو تم کو نفع نہ دے گا کہ کچھ دنوں سے زیادہ آرام نہ پا سکو گے“ (الاحزاب 16:33) اللہ عَزّوجَلَّ کی قَسم اگر تم ان تلواروں سے فرار ہو بھی جاؤ تو آخرت کی تلواروں سے نہ بچ پاؤ گے۔ مدد مانگو صبر اور سچ کے ذریعے بے شک صبر کے بعد ہی نصرت نازل ہوتی ہے۔ جہاد کرو۔ اللہ کی راہ میں جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت ور نہیں۔ جب امیر المومنین علیہ السلام اہل شام کے جھنڈوں کے قریب سے گزرے تو دیکھا وہ اپنی جگہ سے ہلنے تک کو تیار نہ تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک ان پر متواتر حملہ نہ ہو۔ جب تک ان کو ایسی ضرب نہ لگے کہ جو ان کے سروں کو پھاڑ دے۔ ہڈیوں کو توڑ دے ان کے بچاؤ و دفاع کرنے والی چیزیں ان کے ہاتھوں سے نہ گر پڑیں۔ یہاں تک کہ ان کے جبڑے لوہے کی ضرب سے ٹوٹ جائیں۔ ان کی پلکیں اور ٹھوڑیاں ان کے سینوں پر آ گریں۔ کہاں ہیں اہل صبر اور اجر کے طالب؟ پس مسلمانوں کا گروہ آپؑ کے پاس آیا۔ میمنہ اپنے مقام اور صفوں کی طرف پلٹ آیا جو بھی ان کے سامنے آیا اسے کاٹ ڈالا۔ آگے بڑھا یہاں تک کہ جھنڈوں تک جا پہنچا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میںؑ نے تمہارا پسپا ہونا اور صفوں کو چھوڑنا۔ دیکھا تمہیں اہل جفاو اہل طاغوت شام کے بدوؤں نے پسپا کر دیا۔ حالانکہ تم عرب کے شہسوار اور اشراف ہو۔ اور تلاوت قرآن کے ساتھ اپنی راتوں کو آباد کرنے والے ہو۔ اور دعوت حق دینے والے ہو۔ خطاکار گمراہ ہوئے اگر تم بھاگنے کے بعد نہ پلٹتے اور پسپا ہونے کے بعد حملہ نہ کرتے تو تمہارے لیے میدان سے فرار ہونے والوں جیسا سلوک واجب ہوتا اور تم ہلاکت اٹھانے والے ہو جاتے۔ بعض چیزیں مجھؑ پر ناگوار گزریں مگر بعض چیزوں نے مجھےؑ سکون دیا اور میراؑ سینہ پر جوش ہو گیا ہے۔ جب میںؑ نے دیکھا کہ تم نے ان کو ویسا پسپا کر دیا جیسا انہوں نے تم کو کیا تھا۔ اور انہیں ان کی صفوں سے تتر بتر کر دیا جیسا انہوں نے تمہیں کیا تھا اور تم نے ان کو تلواروں سے مارا۔ یہاں تک کہ ان کا پہلا ان کے آخری سے جا ملا اس وقت وہ ان اونٹوں کی مانند ہیں جو پیاسے ہوں اور انہیں اطراف سے ہانکا جائے۔ صبر کرو۔ تم پر سکون نازل ہوا۔ اللہ عَزّوجَلَّ تمہیں یقین پر ثابت قدم رکھے۔ یقیناً بھاگنے والا یہ جان لے کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے وہ اپنے آپ سے بھاگنے والا ہے۔ یقیناً فرار ہونے میں اللہ عَزّوجَلَّ کی ناراضگی، یقینی ذلت، ہمیشہ باقی رہنے والی خجالت اور زندگی کی خرابی ہے۔ بھاگ جانے والے کی عمر میں اضافہ نہیں ہوتا۔ یہ بھاگنا اس کے اور اس کے آنے والے دن (موت) کے درمیان حائل نہیں ہوتا۔ اس کے رب کو راضی نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے کہ انسان ان خصلتوں کو اپنائے، ان کا لباس پہنے اس کیلئے موت بہتر ہے۔ آپ علیہ السلام کے دیگر کلام میں ہے۔“ اور جب تمہارا اس قوم سے سامنا ہو تو اس وقت تک ان سے نہ لڑنا جب تک وہ تم سے نہ لڑیں۔ جب وہ ابتداء کریں تو تم بھی جنگ شروع کر دینا۔ تمہارے لئے وقار و سکون برقرار رکھنا لازم ہے۔ دانتوں کو بھینچ لینا ایسا کرنا سر پر تلوار کے وار کو روکتا ہے، آنکھیں جھکی رکھنا، اور دیکھو گھوڑوں کے سروں اور آدمیوں کے چہروں کی صفوں

کو سیدھا رکھنا، کم بولنا، ایسا کرنا قوت کو جمع رکھنا اور کمزوری کو بھگاتا ہے۔ اپنی جانوں کو مبارزت، میدان جنگ میں اترنے اور لڑائی کیلئے آمادہ کرو۔ ڈٹے رہو۔ اللہ عزّوجلّ کا ذکر کثرت سے کرو۔ سختیوں کے دفاع جنگجو بہادروں کے ذمہ ہے۔ وہی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جو اپنے علم کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اس کے گرد اور سامنے جنگ کرتے ہیں اور جب تم حملہ کرو تو فرد واحد کی طرح اور تم پر لازم ہے ایک دوسرے کی پشت پناہی کرنا کیونکہ جنگ ایک عہد نامہ ہوتا ہے۔ تاکہ پیچھے ہٹنے کے بعد لڑائی اور بکھرنے کے بعد حملہ کرنے میں تمہارے لئے مسئلہ نہ ہو۔ جو تمہارے سامنے سلامتی کیلئے ہتھیار ڈال دے۔ قبول کرو۔ صبر کے ذریعے مدد چاہو۔ بے شک صبر کے بعد ہی اللہ کی طرف سے نصرت آتی ہے۔ یقیناً زمین کا مالک اللہ عزّوجلّ ہے وہ اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرے۔ البتہ آخرت صرف پرہیز گاروں کیلئے ہے۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) لِأَصْحَابِهِ إِذَا لَقِيتُمْ عَدُوَّكُمْ فِي الْحَرْبِ فَأَقِلُّوا الْكَلَامَ وَ اذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ فَتُسْخِطُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ تَسْتَوْجِبُوا غَضَبَهُ وَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمُ الْمَجْرُوحَ وَ مَنْ قَدْ نُكِّلَ بِهِ أَوْ مَنْ قَدْ طَمِعَ عَدُوُّكُمْ فِيهِ فَقُوهُ بِأَنْفُسِكُمْ .

5- احمد بن محمد کوفی نے، ابن جمہور سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے مفضل بن عمر سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔"جب تمہارا جنگ میں تمہارے دشمن سے سامنا ہو تو کلام کم کرو۔ اللہ کا ذکر کرو۔ ان کو پیٹھ مت دکھاؤ، ورنہ اللہ تم سے نالاں ہو گا۔ اور تم اس کے غضب کو حتماً دعوت دو گے اور جب تم اپنے زخمی بھائیوں کو دیکھو اور ان کو کہ جنہیں قید کر لیا گیا یا اس کو کہ جس میں تمہارے دشمن کو طمع ہو تو اپنی جان کے ذریعے ان کی حفاظت کرو۔

# باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي السَّبْيِ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْقِتَالِ مِنْ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنْ مَمَالِيكِهِمْ فَيَحُوزُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ بَعْدُ قَاتَلُوهُمْ فَظَفِرُوا بِهِمْ وَ سَبَوْهُمْ وَ أَخَذُوا مِنْهُمْ مَا أَخَذُوا مِنْ مَمَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ وَ أَوْلَادَهُمُ الَّذِينَ كَانُوا أَخَذُوهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِمَا كَانُوا أَخَذُوهُ مِنْ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَ مَمَالِيكِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَمَّا أَوْلَادُ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُقَامُونَ فِي سِهَامِ الْمُسْلِمِينَ وَ لَكِنْ يُرَدُّونَ إِلَى أَبِيهِمْ أَوْ أَخِيهِمْ أَوْ إِلَى وَلِيِّهِمْ بِشُهُودٍ وَ أَمَّا الْمَمَالِيكُ فَإِنَّهُمْ يُقَامُونَ فِي سِهَامِ الْمُسْلِمِينَ فَيُبَاعُونَ وَ يُعْطَى مَوَالِيهِمْ قِيمَةَ أَثْمَانِهِمْ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

1- محمد بن یحیٰی نے، احمد بن محمد بن عیسٰی سے، اس نے حسن بن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے بعض صحابہ سے، انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان قید ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں کہ جنہیں دشمن مسلمانوں سے جنگ کے دوران قید کر لے کہ جو مسلمانوں کی اولاد ہوں یا مسلمانوں کے غلام ہوں۔ انہیں دشمن اپنے قبضے میں لے لے۔ پھر مسلمان دوبارہ لڑائی کر کے ان پر کامیابی حاصل کریں اور ان کو قیدی بنالیں اور ان سے مسلمانوں کی وہ اولاد اور وہ غلام کہ جنہیں دشمن نے مسلمانوں سے چھینا تھا۔ چھین لیں تو مسلمانوں کی اس اولاد اور ان غلاموں کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک اولاد المسلمین کا تعلق ہے وہ مسلمانوں کے سہم میں شامل نہ ہوں گے، بلکہ انہیں ان کے باپ، بھائی یا سرپرست کے حوالے کیا جائے گا۔ شواہد کی بنیاد پر اور البتہ غلام سہام مسلمین میں شامل ہوں گے، ان کو بیچا جائے گا اور ان کے مالکوں کو بیت المال مسلمین سے ان کی قیمت ادا کی جائے گی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَقِيَهُ الْعَدُوُّ وَ أَصَابَ مِنْهُ مَالًا أَوْ مَتَاعاً ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ أَصَابُوا ذَلِكَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِمَتَاعِ الرَّجُلِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَصَابُوهُ قَبْلَ أَنْ يَحُوزُوا مَتَاعَ الرَّجُلِ رُدَّ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ أَصَابُوهُ بَعْدَ مَا حَازُوهُ فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَ هُوَ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا۔ کہ جس کا دشمن سے سامنا ہو جائے اور اسے دشمن سے مال و متاع حاصل ہو۔ پھر دیگر مسلمان بھی وہاں پہنچ جائیں تو اس شخص کے اس مال و متاع کا کیا کیا جائے گا؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مال فے میں شمار ہو گا تمام مسلمانوں کے درمیان لیکن اس کو حق شفع حاصل ہو گا اور وہ سب سے پہلے اس کو خریدنے کا حق دار ہو گا۔

# باب أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَنْزِلَ دَارَ الْحَرْبِ

# (مسلمانوں کا دار حرب میں قیام جائز نہیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) جَيْشاً إِلَى خَثْعَمٍ فَلَمَّا غَشِيَهُمُ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ أَعْطُوا الْوَرَثَةَ نِصْفَ الْعَقْلِ بِصَلَاتِهِمْ وَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ نَزَلَ مَعَ مُشْرِكٍ فِي دَارِ الْحَرْبِ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر خثعم کی طرف روانہ کیا۔ جب وہ کفار کے سامنے ہوئے تو انہوں نے نماز کے ذریعے پناہ چاہی۔ ان میں سے بعض مارے گئے۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے وارثوں کو ان کی نماز کے سبب آدھی دیت دو۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار میں بری الذمہ ہوں ہر اس مسلمان سے جو مشرک کے ساتھ دار حرب (جنگ زدہ علاقہ) میں قیام کرے۔

# باب قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ (مال غنیمت کی تقسیم)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) السَّرِيَّةُ يَبْعَثُهَا الْإِمَامُ فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ كَيْفَ تُقْسَمُ قَالَ إِنْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا مَعَ أَمِيرٍ أَمَّرَهُ الْإِمَامُ عَلَيْهِمْ أُخْرِجَ مِنْهَا الْخُمُسُ لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ قُسِمَ بَيْنَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُونُوا قَاتَلُوا عَلَيْهَا الْمُشْرِكِينَ كَانَ كُلُّ مَا غَنِمُوا لِلْإِمَامِ يَجْعَلُهُ حَيْثُ أَحَبَّ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ وہ جنگی لشکر جسے امام علیہ السلام بھیجے اگر انہیں مال غنیمت ملے تو کیسے تقسیم کریں؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر انہوں نے اس مال غنیمت کیلئے اس امید کی معیت میں قتال کیا کہ جسے امام علیہ السلام نے امیر بنایا تھا تو اس مال غنیمت میں سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خمس نکالا جائے گا اور ان کے درمیان باقی چار حصے تقسیم کیے جائیں گے۔ اور اگر انہوں نے اس مال غنیمت کیلئے مشرکین سے جنگ نہیں کی تو سارا مال غنیمت جو انہیں ملا امام علیہ السلام کا ہو گا۔ وہ جیسے چاہیں خرچ کریں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ بَعْضُ إِخْوَانِي أَنْ أَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ مَسَائِلَ مِنَ السُّنَنِ فَسَأَلْتُهُ أَوْ كَتَبْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَكَانَ فِيمَا سَأَلْتُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجَيْشِ إِذَا غَزَا أَرْضَ الْحَرْبِ فَغَنِمُوا غَنِيمَةً ثُمَّ لَحِقَهُمْ جَيْشٌ آخَرُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَ لَمْ يَلْقَوْا عَدُوّاً حَتَّى خَرَجُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ هَلْ يُشَارِكُونَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ وَ عَنْ سَرِيَّةٍ كَانُوا فِي سَفِينَةٍ وَ لَمْ يَرْكَبْ صَاحِبُ الْفَرَسِ فَرَسَهُ كَيْفَ تُقْسَمُ الْغَنِيمَةُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ وَ لِلرَّاجِلِ سَهْمٌ فَقُلْتُ وَ إِنْ لَمْ يَرْكَبُوا وَ لَمْ يُقَاتِلُوا عَلَى أَفْرَاسِهِمْ فَقَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ كَانُوا فِي عَسْكَرٍ فَتَقَدَّمَ الرُّجَّالُ فَقَاتَلُوا وَ غَنِمُوا كَيْفَ كَانَ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ أَ لَمْ أَجْعَلْ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَ لِلرَّاجِلِ سَهْماً وَ هُمُ الَّذِينَ غَنِمُوا دُونَ الْفُرْسَانِ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن محمد سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان بن داؤد سے، اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھا کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بعض مسائل کا ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کروں۔ پس میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کئے اور پھر ان کو لکھا۔ ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ مجھے اس لشکر کے بارے میں ارشاد فرمایئے کہ جس نے ارض حرب میں جنگ کی اور مال غنیمت پایا۔ پھر ان کے دارالسلام میں پہنچنے سے پہلے ان سے دوسرا لشکر جا ملا۔ انہیں دشمن سے سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ وہ بھی دارالسلام پہنچ گیا۔ دوسرا لشکر پہلے لشکر کے ساتھ مال غنیمت میں شریک ہو گا۔ فرمایا: ہاں شریک ہو گا، میں نے آپؑ سے اس جنگ کے بارے میں سوال کیا کہ جو کشتیوں پر لڑی جائے اور گھوڑا سوار اپنے گھوڑوں پر سوار نہ ہوں تو ان کے درمیان غنیمت کیسے تقسیم ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا گھوڑا بر داروں کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔ میں نے عرض کی۔ اگرچہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار نہیں ہوئے اور نہ ہی ان پر سوار ہو کر جنگ کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر گھوڑے بر دار لشکر میں ہوں اور ان کے آگے پیادہ ہوں جو جنگ کریں اور غنیمت پائیں تو ان کے درمیان تقسیم کیسے ہوتی ہے۔ کیا گھوڑا بر داروں کیلئے دو حصے اور پیادوں کے لئے ایک حصہ مقرر نہیں کیا جاتا؟ حالانکہ جنہوں نے غنیمت حاصل کی وہ گھوڑا بر دار تو نہ تھے۔

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ أَفْرَاسٌ فِي الْغَزْوِ لَمْ يُسْهَمْ لَهُ إِلَّا لِفَرَسَيْنِ مِنْهَا .

3- ابو علی الاشعری نے محمد بن سالم سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے حسین بن عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کسی کے ساتھ جنگ میں بہت سے گھوڑے ہوں تو اسے فقط دو گھوڑوں کا حصہ دیا جائے گا اس سے زیادہ کا نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يُؤْخَذُ الْخُمُسُ مِنَ الْغَنَائِمِ فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُقْسَمُ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ قَالَ وَ لِلْإِمَامِ صَفْوُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارِيَةَ الْفَارِهَةَ وَ الدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَ الثَّوْبَ وَ الْمَتَاعَ مِمَّا يُحِبُّ وَ يَشْتَهِي فَذَلِكَ لَهُ قَبْلَ قِسْمَةِ الْمَالِ وَ قَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمُسِ قَالَ وَ لَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرَضِينَ وَ لَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ إِلَّا مَا احْتَوَى عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَ لَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ وَ إِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْإِمَامِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) صَالَحَ الْأَعْرَابَ أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَ لَا يُهَاجِرُوا عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَهِمَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ وَ سُنَّةٌ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَ فِي غَيْرِهِمْ وَ الْأَرْضُ الَّتِي أُخِذَتْ عَنْوَةً بِخَيْلٍ أَوْ رِكَابٍ فَهِيَ مَوْقُوفَةٌ مَتْرُوكَةٌ فِي يَدَيْ مَنْ يَعْمُرُهَا وَ يُحْيِيهَا وَ يَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ طَاقَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ النِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الثُّلُثَيْنِ عَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صَالِحاً وَ لَا يَضُرُّهُمْ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے بعض دوستوں سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مال غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور اس خمس کو انہیں دیا جائے گا کہ جن کیلئے اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور پانچ میں سے باقی چار

حصے لڑائی کرنے والوں اور ان کے سرپرستوں میں تقسیم ہوں گے اور فرمایا۔ امامؑ کیلئے مالِ غنیمت کا اعلیٰ ترین مال ہو گا۔ وہؑ چاہے تو خوبصورت کنیز، بہترین سواری، بہترین لباس، بہترین متاع میں سے جو چاہے لے اور امامؑ کو یہ اختیار تقسیم سے پہلے اور خمس کے اخراج سے بھی پہلے ہے۔ اور فرمایا لڑائی میں شریک افراد کیلئے لشکر کی چھوڑی ہوئی اشیاء کے علاوہ کسی چیز میں حصہ نہ ہو گا۔ خواہ وہ کسی چیز پر قبضہ کریں اور اعراب کیلئے بھی غنیمت میں کچھ حصہ نہ ہو گا۔ اگرچہ وہ امام علیہ السلام کے ساتھ لڑائی میں شریک ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صالح اعراب کو ان کے گھروں میں چھوڑتے تھے اور انہیں ہجرت کا نہیں کہتے تھے۔ اس شرط پر کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کے دشمن کی طرف سے لشکر کشی ہوئی تو وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر ان کے دشمن سے لڑیں گے اور ان کیلئے مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہو گا۔ پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ان میں اور ان کے بعد والوں میں جاری ہو گی اور وہ زمین کہ جو سواروں اور پیادوں کے زور پر چھینی جائے گی تو یہ زمین وقف شمار ہو گی اور اس کے قبضہ میں دی جائے گی کہ جو اسے آباد کرے اور شاداب رکھے البتہ ان شرائط کے تحت کہ جو حاکم ان پر بقدر طاقت لگائے۔ آدھا حق، تیسرا حق، یا دو تہائی حق پر۔ اس قدر کہ جس کی وہ صلاحیت رکھتے ہوں اور نقصان نہ ہو۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَعْرَابِ عَلَيْهِمْ جِهَادٌ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُخَافَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيُسْتَعَانَ بِهِمْ قُلْتُ فَلَهُمْ مِنَ الْجِزْيَةِ شَيْءٌ قَالَ لَا .

5- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے منصور سے اور اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اعراب کے بارے میں کہ کیا ان پر جہاد واجب ہے؟ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ اسلام کو خطرہ ہو تو ان سے مدد لی جائے گی میں نے عرض کی کیا ان سے جزیہ لیا جائے گا؟ فرمایا نہیں۔

6- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) عَنْ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْقَوْمَ وَ قَدْ غَنِمُوا وَ لَمْ يَكُنْ شَهِدَ الْقِتَالَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) هَؤُلَاءِ الْمَحْرُومُونَ وَ أَمَرَ أَنْ يُقْسَمَ لَهُمْ .

6- اس سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آباء علیہا السلام سے، انہوں نے علی علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو کسی گروہ کے پاس اس وقت آتا ہے جب کہ وہ مالِ غنیمت حاصل کر چکے ہوتے ہیں اور وہ قتال میں حصہ نہیں لے سکتا؟ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ وہ ثواب سے محروم ہو گا مگر مالِ غنیمت میں شریک ہو گا۔

7- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ يُخْرَجُ مِنْهَا خُمُسٌ لِلَّهِ وَ خُمُسٌ لِلرَّسُولِ وَ مَا بَقِيَ قُسِمَ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ .

7- محمد نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے غنیمت کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں سے اللہ عَزّوجَلّ اور اس کے رسول صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خمس (پانچواں حصہ) نکالا جائے گا اور جو باقی بچے وہ لڑائی میں شریک اور ان کی سرپرستی کرنے والوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَرَجَ بِالنِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ حَتَّى يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَ لَمْ يَقْسِمْ لَهُنَّ مِنَ الْفَيْءِ شَيْئاً وَ لَكِنَّهُ نَفَّلَهُنَّ .

8- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن یحیٰی سے اس نے محمد بن الحسن سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعتہ سے اس نے صادقین علیہما السلام (یہ لفظ امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے لئے ایک ساتھ بولا جاتا ہے) میں سے کسی ایکؑ سے روایت کی ہے کہ انہوںؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ میں عورتوں کو ساتھ لے کر گئے یہاںتک کہ ان عورتوں نے زخمیوں کا علاج بھی کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے غنیمت میں سے کوئی حصہ نہ دیا لیکن یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور استحباب انہیں کچھ دیا۔

# باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مِهْرَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ وَ خَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَ خَيْرُ الْعَسَاكِرِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَ لَا يُغْلَبُ عَشْرُ آلَافٍ مِنْ قِلَّةٍ .

1- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے مہران بن محمد سے، اس نے عمرو بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: بہترین ساتھی چار ہیں بہترین جنگجو چار سو ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار ہے اور دس ہزار کا لشکر اپنے سے کم تر لشکر سے مغلوب نہیں ہوتا۔

2- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ خَيْثَمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا يُهْزَمُ جَيْشُ عَشَرَةِ آلَافٍ مِنْ قِلَّةٍ .

2- محمد نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے فضیل بن خثیم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس ہزار کا لشکر اپنے سے کم والوں سے شکست نہیں کھاتا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَلْخِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ لِيَ الْحَجَّاجُ وَ سَأَلَنِي عَنْ خُرُوجِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى مَشَاهِدِهِ فَقُلْتُ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بَدْراً فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَ شَهِدَ أُحُداً فِي سِتِّمِائَةٍ وَ شَهِدَ الْخَنْدَقَ فِي تِسْعِمِائَةٍ فَقَالَ عَمَّنْ قُلْتَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ ضَلَّ وَ اللَّهِ مَنْ سَلَكَ غَيْرَ سَبِيلِهِ

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے علی بن محمد سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان بن داؤد منقری سے، اس نے کہا کہ مجھے خبر دی نضر بن اسماعیل بلخی نے، اس نے ابو حمزہ ثمالی سے، اس نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے حجاج نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے ساتھیوں کے ساتھ میدان جنگ گئے؟ تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر میں (313) تین سو تیرہ، احد میں (700) سات سو، اور خندق میں (900) نو سو تھے۔ تو حجاج نے کہا: ۔ تو نے کس سے سنا؟ تو میں نے کہا جعفر بن محمد علیہ السلام سے۔ تو حجاج نے کہا خدا کی قسم جو ان کے علاوہ کے راستہ پر چلا گمراہ ہو گیا۔

# باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِيهِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَانَ إِذَا أَرَادَ الْقِتَالَ قَالَ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمْتَ سَبِيلًا مِنْ سُبُلِكَ جَعَلْتَ فِيهِ رِضَاكَ وَ نَدَبْتَ إِلَيْهِ أَوْلِيَاءَكَ وَ جَعَلْتَهُ أَشْرَفَ سُبُلِكَ عِنْدَكَ ثَوَاباً وَ أَكْرَمَهَا لَدَيْكَ مَآباً وَ أَحَبَّهَا إِلَيْكَ مَسْلَكاً ثُمَّ اشْتَرَيْتَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْكَ حَقّاً فَاجْعَلْنِي مِمَّنِ اشْتَرَى فِيهِ مِنْكَ نَفْسَهُ ثُمَّ وَفَى لَكَ بِبَيْعِهِ الَّذِي بَايَعَكَ عَلَيْهِ غَيْرَ نَاكِثٍ وَ لَا نَاقِضٍ عَهْداً وَ لَا مُبَدِّلًا تَبْدِيلًا بَلِ اسْتِيجَاباً لِمَحَبَّتِكَ وَ تَقَرُّباً بِهِ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ خَاتِمَةَ عَمَلِي وَ صَيِّرْ فِيهِ فَنَاءَ عُمُرِي وَ ارْزُقْنِي فِيهِ لَكَ وَ بِهِ مَشْهَداً تُوجِبُ لِي بِهِ مِنْكَ الرِّضَا وَ تَحُطُّ بِهِ عَنِّي الْخَطَايَا وَ تَجْعَلُنِي فِي الْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوقِينَ بِأَيْدِي الْعُدَاةِ وَ الْعُصَاةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَقِّ وَ رَايَةِ الْهُدَى مَاضِياً عَلَى نُصْرَتِهِمْ قُدُماً غَيْرَ مُوَلٍّ دُبُراً وَ لَا مُحْدِثٍ شَكّاً اللَّهُمَّ وَ أَعُوذُ بِكَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنَ الْجُبْنِ عِنْدَ مَوَارِدِ الْأَهْوَالِ وَ مِنَ الضَّعْفِ عِنْدَ مُسَاوَرَةِ الْأَبْطَالِ وَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْأَعْمَالِ فَأَحْجُمَ مَنْ شَكٍّ أَوْ مَضَى بِغَيْرِ يَقِينٍ فَيَكُونَ سَعْيِي فِي تَبَابٍ وَ عَمَلِي غَيْرَ مَقْبُولٍ .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے، سہیل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد سے، اس نے ابن القداح سے اس نے اپنے باپ میمون سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جب بھی قتال کا ارادہ کرتے تو یہ دعائیں فرماتے تھے۔ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمْتَ سَبِيلًا مِنْ سُبُلِكَ جَعَلْتَ فِيهِ رِضَاكَ وَ نَدَبْتَ إِلَيْهِ أَوْلِيَاءَكَ وَ جَعَلْتَهُ أَشْرَفَ سُبُلِكَ عِنْدَكَ ثَوَاباً وَ أَكْرَمَهَا لَدَيْكَ مَآباً وَ أَحَبَّهَا إِلَيْكَ مَسْلَكاً ثُمَّ اشْتَرَيْتَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْكَ حَقّاً فَاجْعَلْنِي مِمَّنِ اشْتَرَى فِيهِ مِنْكَ نَفْسَهُ ثُمَّ وَفَى لَكَ بِبَيْعِهِ الَّذِي بَايَعَكَ عَلَيْهِ غَيْرَ نَاكِثٍ وَ لَا نَاقِضٍ عَهْداً وَ لَا مُبَدِّلًا تَبْدِيلًا بَلِ اسْتِيجَاباً لِمَحَبَّتِكَ وَ تَقَرُّباً بِهِ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ خَاتِمَةَ عَمَلِي وَ صَيِّرْ فِيهِ فَنَاءَ عُمُرِي وَ ارْزُقْنِي فِيهِ لَكَ وَ بِهِ مَشْهَداً تُوجِبُ لِي بِهِ مِنْكَ الرِّضَا وَ تَحُطُّ بِهِ عَنِّي الْخَطَايَا وَ تَجْعَلُنِي فِي الْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوقِينَ بِأَيْدِي الْعُدَاةِ وَ الْعُصَاةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَقِّ وَ رَايَةِ الْهُدَى مَاضِياً عَلَى نُصْرَتِهِمْ قُدُماً غَيْرَ مُوَلٍّ دُبُراً وَ لَا مُحْدِثٍ شَكّاً اللَّهُمَّ وَ أَعُوذُ بِكَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنَ الْجُبْنِ عِنْدَ مَوَارِدِ الْأَهْوَالِ وَ مِنَ الضَّعْفِ عِنْدَ مُسَاوَرَةِ الْأَبْطَالِ وَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْأَعْمَالِ فَأَحْجُمَ مَنْ شَكٍّ أَوْ مَضَى بِغَيْرِ يَقِينٍ فَيَكُونَ سَعْيِي فِي تَبَابٍ وَ عَمَلِي غَيْرَ مَقْبُولٍ

اے میرے معبود! بے شک تو اپنے راستوں میں سے اس راستے کو بہتر جانتا ہے کہ جس میں تو نے اپنی رضا رکھی ہے اور اس کی طرف اپنے دوستوں کو بلایا ہے اور تو نے اس راستے کو اپنے راستوں میں سے ثواب کے اعتبار سے اشرف قرار دیا ہے اور عزت کے اعتبار سے اپنے نزدیک اکرم قرار دیا ہے اور مسلک کے اعتبار سے اپنے نزدیک محبوب ترین قرار دیا ہے پھر تو نے اسمیں مومنین سے ان کی جانوں اور اموال کو خریدا ہے کہ اس کے عوض ان کے لئے جنت رکھی ہے وہ اللہ عزّوجلّ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کر دیے جاتے ہیں تیرے وعدے کو حق سمجھتے ہوئے پس مجھے ان میں سے قرار دے کہ جس نے اس میں اپنی جان تجھے فروخت کی پھر اپنی بیع (معاملہ) میں کہ جو اس نے تجھ سے کیا تھا وفا کی۔ نہ اس نے منہ موڑا اور نہ عہد کو توڑا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کی بلکہ تیری محبت کو چاہا اور اس کے ذریعے تیرا قرب طلب کیا اور اسے میرے اعمال کا خاتمہ قرار فرما اور میری پوری زندگی اس میں صرف فرما اور اس میں مجھے اپنی رضا نصیب فرما اور اس کے ذریعے میرے تساہل سے صرف نظر فرما اور مجھے دشمن اور گناہ گاروں کے ہاتھوں علم حق وہدایت کے نیچے شہادت پانے والوں میں سے قرار دے کہ جو زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔ جو صاحبان حق وہدایت کی نصرت کے لئے چلے اور ان کے قدم نہ لڑکھڑائے اور نہ انہیں شک نے گھیرا۔ اے میرے معبود! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خوفناک صورت حال کے وقت خوف کھانے سے اور جنگجوؤں کا سامنا کرتے وقت کمزوری اور ایسے گناہ سے کہ جو اعمال کو حبط کرنے والا ہو اور یہ کہ مجھے شک گھیرے یا میں بغیر یقین کے چلوں اور میری کوشش عبث قرار پائے اور میرا عمل غیر مقبول ہو ان سب صورتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

# باب الشِّعَارِ (نعرہ)

1- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ شِعَارُنَا يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَ شِعَارُنَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ اقْتَرِبْ وَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ وَ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ يَا رُوحَ الْقُدُسِ أَرِحْ وَ يَوْمَ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا يَغْلِبَنَّكَ وَ يَوْمَ الطَّائِفِ يَا رِضْوَانُ وَ شِعَارُ يَوْمِ حُنَيْنٍ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ [يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ] وَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ حم لَا يُبْصِرُونَ وَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ يَا سَلَامُ أَسْلِمْهُمْ وَ يَوْمَ الْمُرَيْسِيعِ وَ هُوَ يَوْمُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَلَا إِلَى اللَّهِ الْأَمْرُ وَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَ يَوْمَ خَيْبَرَ يَوْمَ الْقَمُوصِ يَا عَلِيُّ آتِهِمْ مِنْ عَلُ وَ يَوْمَ الْفَتْحِ نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ حَقّاً حَقّاً وَ يَوْمَ تَبُوكَ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ وَ يَوْمَ بَنِي الْمَلُوحِ أَمِتْ أَمِتْ وَ يَوْمَ صِفِّينَ يَا نَصْرَ اللَّهِ وَ شِعَارُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) يَا مُحَمَّدُ وَ شِعَارُنَا يَا مُحَمَّدُ .

**1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا نعرہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ہمارا بدر کے دن نعرہ** يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ اقْتَرِبْ **تھا۔ اُحد کے دن مسلمانوں کا نعرہ** يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ **تھا یوم بنی نصیر** يَا رُوحَ الْقُدُسِ أَرِحْ **تھا اور یوم بنی قینقاع** قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا يَغْلِبَنَّكَ **تھا۔ یوم طائف** يَا رِضْوَانُ **یوم حنین** يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ **تھا اور یوم احزاب** حم لَا يُبْصِرُونَ **یوم بنی قریظہ** يَا سَلَامُ أَسْلِمْهُمْ **اور یوم مریسیع جو کہ یوم بنی المصطلق ہے** أَلَا إِلَى اللَّهِ الْأَمْرُ **اور یوم حدیبیہ** أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ **اور یوم خیبر یوم القموص** يَا عَلِيُّ آتِهِمْ مِنْ عَلُ **اور یوم الفتح** نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ حَقّاً حَقّاً **اور یوم تبوک** يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ **اور یوم بنی الملوح** أَمِتْ أَمِتْ **اور یوم صفین** يَا نَصْرَ اللَّهِ **اور حسین علیہ السلام کا نعرہ** يَا مُحَمَّدُ **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اور ہمارا نعرہ بھی** يَا مُحَمَّدُ **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔**

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ مُزَيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ مَا شِعَارُكُمْ قَالُوا حَرَامٌ قَالَ بَلْ شِعَارُكُمْ حَلَالٌ .

**2- علی نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مدینہ کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نعرہ ہے؟ کہنے لگے ہمارا نعرہ ہے حرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمہارا نعرہ حلال ہے۔**

وَ رُوِيَ أَيْضاً أَنَّ شِعَارَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ يَا مَنْصُورُ أَمِتْ وَ شِعَارَ يَوْمِ أُحُدٍ لِلْمُهَاجِرِينَ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ لِلْأَوْسِ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ .

**اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کا نعرہ بدر کے دن یا منصور امت اور احد کے دن مہاجرین کا نعرہ** يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ **اور اوس کے لیے** يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ **تھا۔**

# باب فَضْلِ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ وَ إِجْرَائِهَا وَ الرَّمْيِ (گھوڑے پالنے وغیرہ کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ الْخَيْلَ كَانَتْ وُحُوشاً فِي بِلَادِ الْعَرَبِ فَصَعِدَ إِبْرَاهِيمُ وَ إِسْمَاعِيلُ ( **عليهما السلام** ) عَلَى جَبَلِ جِيَادٍ ثُمَّ صَاحَا أَلَا هَلَا أَلَا هَلْ قَالَ فَمَا بَقِيَ فَرَسٌ إِلَّا أَعْطَاهُمَا بِيَدِهِ وَ أَمْكَنَ مِنْ نَاصِيَتِهِ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے بہت سوں سے، انہوں نے ابان سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ عرب کے علاقے میں گھوڑے وحشی (غیر پالتو) ہوتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ھودی پر چڑھے اور پکارا أَلَا هَلَا أَلَا هَلْ فرمایا کوئی گھوڑا نہ بچا مگر یہ کہ ان کی اطاعت کی طرف آیا۔

2- عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

2- علی بن حکم نے عمر بن ابان سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر جڑی ہوئی ہے۔

3- عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْخَيْرُ كُلُّهُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

3- ابن فضال نے ثعلبہ سے، اس نے معمر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام کی تمام بھلائی گھوڑوں کی پیشانی سے جڑی ہے قیامت تک۔

4- عَنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ رَبَطَ فَرَساً عَتِيقاً مُحِيَتْ عَنْهُ ثَلَاثُ سَيِّئَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ كُتِبَ لَهُ إِحْدَى عَشْرَةَ حَسَنَةً وَ مَنِ ارْتَبَطَ هَجِيناً مُحِيَتْ عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَيِّئَتَانِ وَ كُتِبَ لَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ وَ مَنِ ارْتَبَطَ بِرْذَوْناً يُرِيدُ بِهِ جَمَالًا أَوْ قَضَاءَ حَوَائِجَ أَوْ دَفْعَ عَدُوٍّ عَنْهُ مُحِيَتْ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ وَ كُتِبَ لَهُ سِتُّ حَسَنَاتٍ .

4- قاسم بن یحیٰی نے اپنے دادا حسن بن راشد سے، اس نے یعقوب بن جعفر بن ابراہیم جعفری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ جو بھی ایک عتیق گھوڑا پالے اس کے تین گناہ ہر روز معاف ہوں گے اور اس کے لیے گیارہ (۱۱) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو ھجین گھوڑا باندھے اس کی روزانہ دو برائیاں ختم ہونگی اور اس کے نامۂ اعمال میں سات نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو خچر برزون گھوڑا باندھے اور اس سے ارادہ کرے جمال کا یا قضاءِ حوائج کا یا دشمن کے دفع کرنے کا اس سے ہر روز ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور اس کے لیے چھ ( 6) نیکیاں لکھی جائیں گی۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَبِيهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَجْرَى الْخَيْلَ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَ سَبَّقَهَا مِنْ ثَلَاثِ نَخَلَاتٍ فَأَعْطَى السَّابِقَ عَذْقاً وَ أَعْطَى الْمُصَلِّيَ عَذْقاً وَ أَعْطَى الثَّالِثَ عَذْقاً .

5- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن یحیٰی سے، اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گھڑسوار کو جس نے حضاء سے مسجد زریق تک گھڑ دوڑ میں شامل ہو کر سبقت حاصل کی تھی اس کو آپؐ نے کھجور کا درخت پھل سمیت اور اسکے بعد والے کو بھی ویسا ہی، اور تیسرے کو بھی ویسا ہی انعام دیا۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ سَوَاءً .

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحیٰی سے، اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ يَعْنِي النِّضَالَ .

6- حسین بن محمد اشعری نے معلّی بن محمد سے، اس نے وشاء سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ مقابلے کی اجازت نہیں مگر صرف تین میں اونٹ دوڑ، بیل دوڑ، اور گھوڑ دوڑ۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَجْرَى الْخَيْلَ وَ جَعَلَ سَبَقَهَا أَوَاقِيَّ مِنْ فِضَّةٍ .

7- محمد بن یحیٰی نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے، انہوںؑ نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے دوڑائے اور ان میں سے سبقت لے جانے والے کو سات مثقال یا ایک اوقیہ چاندی بطور انعام عطا فرمائی۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا حَرَنَتْ عَلَى أَحَدِكُمْ دَابَّةٌ يَعْنِي أَقَامَتْ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلْيَذْبَحْهَا وَ لَا يُعَرْقِبْهَا .

8- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری سواری نافرمان ہو جائے جبکہ تم دشمن کے علاقے میں ہو یا فی سبیل اللہ جنگ کی حالت میں ہو تو اسکو ذبح کر دو اسکے پاؤں مت کاٹو۔

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا الرِّهَانَ وَ مُلَاعَبَةَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ .

9- حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے اس نے سعدان سے اس نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ملائکہ کسی تفریح میں حاضر نہیں ہوتے ماسوائے گھوڑ دوڑ یا شوہر جب بیوی سے محبت کا اظہار کرے۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) قَالَ الرَّمْيُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْإِسْلَامِ


www.hubeali.com

10- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انکے آباء علیہما السلام نے فرمایا کہ تیر اندازی اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ قَالَ الرَّمْيُ .

11- محمد بن یحییٰ نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے حسن بن ظریف سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے کہ اور اپنی استطاعت کے مطابق جتنی تم قوت رکھتے ہو گھوڑے باندھ کے تیار رکھو(انفال 8:60)۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ارْكَبُوا وَ ارْمُوا وَ إِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ثُمَّ قَالَ كُلُّ لَهْوِ الْمُؤْمِنِ بَاطِلٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ فِي تَأْدِيبِهِ الْفَرَسَ وَ رَمْيِهِ عَنْ قَوْسِهِ وَ مُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ فَإِنَّهُنَّ حَقٌّ أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيُدْخِلُ فِي السَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ عَامِلَ الْخَشَبَةِ وَ الْمُقَوِّيَ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الرَّامِيَ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

12- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے علی بن اسماعیل سے مرفوع روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سواری کرو اور تیر اندازی کرو اور اگر صرف تیر اندازی کرو تو تمہارا تیر اندازی کرنا میرے لیے تمہاری سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر فرمایا"مومن کا ہر کھیل باطل ہے مگر تین کے علاوہ۔ 1۔ گھوڑے کو بنانا۔ 2۔ کمان سے تیر پھینکنا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔ ہاں مگر یہ کہ اللہ عزّوجلّ ان تین میں سے کسی میں حصہ لینے والے کو جنت میں ضرور داخل کرے گا۔ 1۔ تیر ساز۔ 2۔ تیر دے کر جہاد فی سبیل اللہ کو طاقت دینے والا۔ 3۔ تیر کو فی سبیل اللہ چلانے والا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ يَعْنِي النِّضَالَ .

13- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کوئی سبقت نہیں ہے مگر یہ کہ گھوڑ دوڑ، بیل دوڑ اور اونٹ دوڑ میں۔

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ كَانَ يَحْضُرُ الرَّمْيَ وَ الرِّهَانَ .

14- علی بن ابراہیم اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن البختری سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ کے مقابلوں کو دیکھنے کے لیے جاتے تھے۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَنَادَى فِيهَا مُنَادٍ يَا سُوءَ صَبَاحَاهْ فَسَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي الْخَيْلِ فَرَكِبَ فَرَسَهُ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ وَ كَانَ أَوَّلَ أَصْحَابِهِ لَحِقَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ وَ كَانَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) سَرْجٌ دَفَّتَاهُ لِيفٌ لَيْسَ فِيهِ أَشَرٌ وَ لَا بَطَرٌ فَطَلَبَ الْعَدُوَّ فَلَمْ يَلْقَوْا أَحَداً وَ تَتَابَعَتِ الْخَيْلُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْعَدُوَّ قَدِ انْصَرَفَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ نَسْتَبِقَ فَقَالَ نَعَمْ فَاسْتَبَقُوا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) سَابِقاً عَلَيْهِمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ قُرَيْشٍ إِنَّهُ لَهُوَ الْجَوَادُ الْبَحْرُ يَعْنِي فَرَسَهُ .

15- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحیٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مشرکین نے مدینہ کے نواح میں غارت گری کی اور ان میں منادی نے ندا دی يَا سُوءَ صَبَاحَاهْ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ منادی سنی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے تاکہ دشمن تک پہنچ پائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے ابو قتادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے ایسی زین تھی کہ جس پر کھجور کے پتے تھے اور اس میں کوئی سجاوٹ نہ تھی۔ دشمن کو تلاش کیا مگر کوئی ایک بھی نہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا گاہ کی طرف واپسی اختیار کی تو ابو قتادہ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمن بھاگ گیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرمائیں تو ہم گھوڑوں کو دوڑانے میں مقابلہ کریں؟ فرمایا ہاں کرو مقابلہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آگے نکل گئے پھر ان کے پاس واپس آئے اور فرمایا میں قریش میں سے عواتک کا بیٹا ہوں۔ اور میرا گھوڑا بہترین گھوڑا ہے۔

# بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ اللِّصَّ (راہزنوں سے دفاع)

1- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ فَزَارَةَ عَنْ أَنَسٍ أَوْ هَيْثَمِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) اللِّصُّ يَدْخُلُ فِي بَيْتِي يُرِيدُ نَفْسِي وَ مَالِي قَالَ اقْتُلْ فَأُشْهِدُ اللَّهَ وَ مَنْ سَمِعَ أَنَّ دَمَهُ فِي عُنُقِي .

1- احمد بن محمد کوفی نے محمد بن احمد قلانسی سے، اس نے احمد بن فضل سے، اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے فزارہ سے، اس نے انس سے یا ھیثم بن براء سے، اس نے کہا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ چور میرے گھر میں داخل ہو کر میری جان یا میرے مال کا ارادہ کرتا ہے۔ فرمایا اللہ کو گواہ بناؤ اور اسے قتل کردو۔ اور جو بھی سنے وہ بھی ایسا کرے اس کا خون میری گردن پر ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَمْقُتُ الرَّجُلَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اللِّصُّ فِي بَيْتِهِ فَلَا يُحَارِبُ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ عزّوجلّ اس شخص سے ناراض ہوتا ہے کہ جسکے گھر میں چور داخل ہو اور وہ اس سے نہ لڑے۔

3- وَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لِصّاً دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِي فَسَرَقَ حُلِيَّهَا فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَمَا إِنَّهُ لَوْ دَخَلَ عَلَى ابْنِ صَفِيَّةَ لَمَا رَضِيَ بِذَلِكَ حَتَّى يَعُمَّهُ بِالسَّيْفِ .

3- اس نے اپنی اسناد کیساتھ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی اے امیر المومنین علیہ السلام چور میری بیوی کے پاس آیا اور میری بیوی کا زیور چرا کر چلا گیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اگر چور ابن صفیہ پر داخل ہوتا تو وہ اس پر راضی نہ ہوتا یہانتک کہ اسے اپنی تلوار سے اندھا کر دیتا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ اللِّصُّ الْمُحَارِبُ فَاقْتُلْهُ فَمَا أَصَابَكَ فَدَمُهُ فِي عُنُقِي .

4 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے آبان بن عثمان سے، اس نے اس شخص سے کہ جس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب تمھارے ہاں اسلحہ بردار چور آئے تو اسے قتل کر ڈالو تم سے باز پرس نہ ہوگی اس کا خون میری گردن پر ہے۔

# بَاب مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ (جو بغیر جرم مارا جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی بخران سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر کسی جرم کے مارا جائے وہ شہید ہے۔

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مَرْيَمَ هَلْ تَدْرِي مَا دُونَ مَظْلِمَتِهِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يُقْتَلُ دُونَ أَهْلِهِ وَ دُونَ مَالِهِ وَ أَشْبَاهِ ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَبَا مَرْيَمَ إِنَّ مِنَ الْفِقْهِ عِرْفَانَ الْحَقِّ

2- مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ ابومریم نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بغیر جرم کے قتل ہو وہ شہید ہے۔ پھر ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا اے ابومریم کیا تم نے بغیر جرم کو سمجھا؟ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اھل ومال وغیرہ کی حفاظت میں مارا جائے۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا یقیناً سوچنے سے ہی حق کی پہچان ہوتی ہے۔

3- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ دُونَ مَالِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الشَّهِيدِ قُلْتُ أَ يُقَاتِلُ أَفْضَلُ أَوْ لَمْ يُقَاتِلْ قَالَ أَمَّا أَنَا لَوْ كُنْتُ لَمْ أُقَاتِلْ وَ تَرَكْتُهُ .

3- اس نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے حسین بن ابوالعلاء سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی اس شخص کے بارے میں جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بمنزلہ شہید ہے

4- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ حَبِيبٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنِ اعْتُدِيَ عَلَيْهِ فِي صَدَقَةِ مَالِهِ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

4- اس نے احمد سے، اس نے وشّاء سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ارطاۃ بن حبیب الاسدی سے، اس نے اس شخص سے کہ جس نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جسکے مال کے صدقے میں اس پر ظلم ہو اور وہ لڑائی کرے اور مارا جائے وہ شہید ہو گا۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّفَرِ وَ مَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَيَجِيءُ قَوْمٌ يُرِيدُونَ أَخْذَ جَارِيَتِهِ أَ يَمْنَعُ جَارِيَتَهُ مِنْ أَنْ تُؤْخَذَ وَ إِنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْقَتْلَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ كَذَلِكَ إِنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ كَذَلِكَ الْأُمُّ وَ الْبِنْتُ وَ ابْنَةُ الْعَمِّ وَ الْقَرَابَةُ يَمْنَعُهُنَّ وَ إِنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْقَتْلَ قَالَ نَعَمْ [قُلْتُ] وَ كَذَلِكَ الْمَالُ يُرِيدُونَ أَخْذَهُ فِي سَفَرٍ فَيَمْنَعُهُ وَ إِنْ خَافَ الْقَتْلَ قَالَ نَعَمْ .

5-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے کہ جس کا ذکر ہو چکا ہے اس نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی مولاؑ اگر ایک شخص سفر میں ہو اور اسکے ساتھ اسکی کنیز ہو اور ایک گروہ آ کر اس سے اسکی کنیز کو چھیننا چاہے تو کیا وہ اپنی کنیز کے چھیننے کو روکے حالانکہ اسے اپنی ذات کے قتل کا خوف بھی ہو؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کی اسی طرح اگر اس کی بیوی ساتھ ہو تو؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کی اسی طرح اگر ماں ہو یا بیٹی ہو یا چچازاد بہن ہو یا کوئی رشتہ دار خاتون تو کیا انکی بھی ایسے ہی حفاظت کرے اگرچہ اسے قتل کا خوف ہو؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کی اگر اسی طرح سفر میں اگر اس کے پاس مال ہو اور وہ گروہ اس کو چھیننے کا ارادہ کریں تو خواہ قتل کا خوف ہو پھر بھی اس کا دفاع کرے؟ فرمایا"ہاں" ۔

# باب فَضْلِ الشَّهَادَةِ (شہادت کی فضیلت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ اللَّهِ لَأَلْفُ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ أَهْوَنُ مِنْ مَوْتٍ عَلَى فِرَاشٍ قَالَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

1-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے سعد بن سعد سے، اس نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے سعد نے کہا میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا امیر المومنین علیہ لسلام کے اس قول کے بارے میں کہ اللہ عزّوجلّ کی قسم تلوار کی ہزار ضربیں بستر پر موت سے آسان ہیں فرمایا وہ ضربیں کہ جو فی سبیل اللہ لگیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَوْقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بَرٌّ حَتَّى يُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ .

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکوکار کے اوپر نیکوکار ہے یہاںتک کہ فی سبیل اللہ مارا جائے اور جب فی سبیل اللہ مارا جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی نیکوکار نہیں ہوتا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَطْرَةِ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عنبسۃ سے اس نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ علیؑ ابن الحسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزّوجلّ کے نزدیک فی سبیل اللہ بہہ جانے والے خون کے قطرے سے افضل کوئی قطرہ نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) خَطَبَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَتَيْتُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَ دَعَوْتُهُمْ وَ احْتَجَجْتُ عَلَيْهِمْ فَدَعَوْنِي إِلَى أَنْ أَصْبِرَ لِلْجِلَادِ وَ أَبْرُزَ لِلطِّعَانِ فَلِأُمِّهِمُ الْهَبَلُ وَ قَدْ كُنْتُ وَ مَا أُهَدَّدُ بِالْحَرْبِ وَ لَا أُرْهَبُ بِالضَّرْبِ أَنْصَفَ الْقَارَةَ مَنْ رَامَاهَا فَلِغَيْرِي فَلْيُبْرِقُوا وَ لْيُرْعِدُوا فَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ الَّذِي فَلَلْتُ حَدَّهُمْ وَ فَرَّقْتُ جَمَاعَتَهُمْ وَ بِذَلِكَ الْقَلْبِ أَلْقَى عَدُوِّي وَ أَنَا عَلَى مَا وَعَدَنِي رَبِّي مِنَ النَّصْرِ وَ التَّأْيِيدِ وَ الظَّفَرِ وَ إِنِّي لَعَلَى يَقِينٍ مِنْ رَبِّي وَ غَيْرِ شُبْهَةٍ مِنْ أَمْرِي أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْمَوْتَ لَا يَفُوتُهُ الْمُقِيمُ وَ لَا يُعْجِزُهُ الْهَارِبُ لَيْسَ عَنِ الْمَوْتِ مَحِيصٌ وَ مَنْ لَمْ يَمُتْ يُقْتَلْ وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْمَوْتِ الْقَتْلُ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَلْفُ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِيتَةٍ عَلَى فِرَاشٍ وَا عَجَبَا لِطَلْحَةَ أَلَّبَ النَّاسَ عَلَى ابْنِ عَفَّانَ حَتَّى إِذَا قُتِلَ أَعْطَانِي صَفْقَتَهُ بِيَمِينِهِ طَائِعاً ثُمَّ نَكَثَ بَيْعَتِي اللَّهُمَّ خُذْهُ وَ لَا تُمْهِلْهُ وَ إِنَّ الزُّبَيْرَ نَكَثَ بَيْعَتِي وَ قَطَعَ رَحِمِي وَ ظَاهَرَ عَلَيَّ عَدُوِّي فَاكْفِنِيهِ الْيَوْمَ بِمَا شِئْتَ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے مرفوع روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے جمل کے دن خطاب فرمایا اللہ عزّوجلّ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میںؑ اس قوم کے پاس آیا اور انہیں دعوت حق دی اور ان پر دلیل قائم کی اور وہ مجھےؑ دعوت دیتے ہیں مقابلہ کرنے اور مقاتلہ کرنے کی۔ ان کی ماں بے اولاد ہو اور میںؑ نہ تو جنگ سے ڈرنے والا ہوں اور نہ ہی ضرب سے۔ میںؑ ان کے لیے تیر اندازوں کی صف قائم کروں گا جو ان پر تیر برسائے گی وہ میرےؑ غیر ہیں کہ جو بھاگتے یا کانپتے ہیں۔ پس میں ابو الحسن علیہ السلام ہوں میں انکی حدیں توڑ کر انکی جماعت کو پراگندہ کر دوں گا۔ اور میںؑ اسی دل کیساتھ دشمن کا سامنا کروں گا اور میںؑ تو اپنے رب کے وعدے پر قائم ہوں کہ اس نے مجھؑ سے نصرت، تائید اور کامیابی کا وعدہ کیا ہے اور میںؑ یقیناً اپنے رب کی طرف ہوں مجھےؑ اپنے امر میں کوئی شبہٰ نہیں ہے۔ اے لوگو! موت کو نہ تو کھڑے رہنے والا ختم کر سکتا ہے اور نہ اس سے بھاگنے والا ٹال سکتا ہے موت سے بچاؤ نہیں ہے اور جو نہیں مرنا چاہتا وہ قتل ہو جائے کیونکہ قتل ہونا موت سے افضل ہے اس ذات کی قسم کہ جسکے قبضے میں میریؑ جان ہے میرےؑ لیے بستر پر مرنے سے تلوار کی ہزار ضرب کھانا زیادہ سھل ہے۔ تعجب ہے طلحہ پر کہ اس نے ابن عفان کے خلاف لوگوں کو جمع کیا یہاں تک کہ وہ مارا گیا پھر طلحہ میرےؑ پاس آیا تو اس نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی مرضی سے میریؑ بیعت کر لی پھر اس نے میریؑ بیعت توڑ ڈالی خدایا اس کو پکڑ اور اسے مہلت نہ دے اور زبیر نے میریؑ بیعت توڑ دی اور قطع رحمی کی اور مجھؑ سے دشمنی کا اظہار کیا۔ اے اللہ عزّوجلّ آج کے دن مجھےؑ اس کے شر سے جیسے تو چاہے بچا۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا بَالُ الشَّهِيدِ لَا يُفْتَنُ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ [النَّبِيُّ] ( **صلى الله عليه وآله** ) كَفَى بِالْبَارِقَةِ فَوْقَ رَأْسِهِ فِتْنَةً .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کیا وجہ ہے کہ شہید کو اسکی قبر میں کوئی سوال نہ ہو گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے سر پر پڑنے والی تلوار کا امتحان اس کیلئے کافی تھا۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يُعَرِّفْهُ اللَّهُ شَيْئاً مِنْ سَيِّئَاتِهِ .

6۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے، اس نے سعدان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو راہ خدا میں مارا جائے خدا اسے اسکے گناہوں میں سے کچھ نہ دکھائے گا (یعنی اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے)۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَ أُهْرِيقَ دَمُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے سوید قلانسی سے، اس نے سماعتہ سے، اس نے ابو بصیر سے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا! جس میں گھوڑے کی جب ٹانگیں کٹ چکی ہوں تو وہ اللہ کی راہ میں اپنا خون بہا دے۔

## باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى رَجُلٍ فِي كَتِيبَةٍ يَعْرِضُ لَهُمْ سَبُعٌ أَوْ لِصٌّ فَحَمَاهُمْ أَنْ يَجُوزُوا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابو جمیلہ سے اس نے سعد بن طریف سے، اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّ و جلّ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے کہ جو لشکر میں ہو اور انہیں جنگلی درندے یا چور آ پہنچیں اور وہ اس سے دفاع میں انکی حمایت کرے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَوْنُكَ الضَّعِيفَ مِنْ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کمزور کی مدد کرنا تمہارا صدقہ دینے سے افضل ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةَ مَاءٍ أَوْ نَارٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے مثنیٰ سے، اس نے فطر بن خلیفہ سے، اسنے محمدؑ بن علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے انہوںؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بھی مسلمانوں کو آگ اور پانی کے نقصان سے بچائے اس پر جنت واجب ہے۔

## باب بغیر عنوان

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَسْطَ اللِّسَانِ وَ كَفَّ الْيَدِ وَ لَكِنْ جَعَلَهُمَا يُبْسَطَانِ مَعاً وَ يُكَفَّانِ مَعاً .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے یحییٰ طویل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ نے ایسا نہیں کیا کہ زبان کو چھوڑا ہو اور ہاتھوں کو روکا ہو بلکہ اللہ عزّ وجلّ نے یا تو دونوں کو کھولا یا دونوں کو بند کیا ہے ایک ساتھ۔

# باب الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (امر بالمعروف و نہی عن المنکر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ قَاضِي مَرْوٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُتَّبَعُ فِيهِمْ قَوْمٌ مُرَاءُونَ يَتَقَرَّءُونَ وَ يَتَنَسَّكُونَ حُدَثَاءُ سُفَهَاءُ لَا يُوجِبُونَ أَمْراً بِمَعْرُوفٍ وَ لَا نَهْياً عَنْ مُنْكَرٍ إِلَّا إِذَا أَمِنُوا الضَّرَرَ يَطْلُبُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرُّخَصَ وَ الْمَعَاذِيرَ يَتَّبِعُونَ زَلَّاتِ الْعُلَمَاءِ وَ فَسَادَ عَمَلِهِمْ يُقْبِلُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ مَا لَا يَكْلِمُهُمْ فِي نَفْسٍ وَ لَا مَالٍ وَ لَوْ أَضَرَّتِ الصَّلَاةُ بِسَائِرِ مَا يَعْمَلُونَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَبْدَانِهِمْ لَرَفَضُوهَا كَمَا رَفَضُوا أَسْمَى الْفَرَائِضِ وَ أَشْرَفَهَا إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ عَظِيمَةٌ بِهَا تُقَامُ الْفَرَائِضُ هُنَالِكَ يَتِمُّ غَضَبُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ فَيَعُمُّهُمْ بِعِقَابِهِ فَيُهْلَكُ الْأَبْرَارُ فِي دَارِ الْفُجَّارِ وَ الصِّغَارُ فِي دَارِ الْكِبَارِ إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ سَبِيلُ الْأَنْبِيَاءِ وَ مِنْهَاجُ الصُّلَحَاءِ فَرِيضَةٌ عَظِيمَةٌ بِهَا تُقَامُ الْفَرَائِضُ وَ تَأْمَنُ الْمَذَاهِبُ وَ تَحِلُّ الْمَكَاسِبُ وَ تُرَدُّ الْمَظَالِمُ وَ تُعْمَرُ الْأَرْضُ وَ يُنْتَصَفُ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَ يَسْتَقِيمُ الْأَمْرُ فَأَنْكِرُوا بِقُلُوبِكُمْ وَ الْفِظُوا بِأَلْسِنَتِكُمْ وَ صُكُّوا بِهَا جِبَاهَهُمْ وَ لَا تَخَافُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ فَإِنِ اتَّعَظُوا وَ إِلَى الْحَقِّ رَجَعُوا فَلَا سَبِيلَ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولئِكَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ هُنَالِكَ فَجَاهِدُوهُمْ بِأَبْدَانِكُمْ وَ أَبْغِضُوهُمْ بِقُلُوبِكُمْ غَيْرَ طَالِبِينَ سُلْطَاناً وَ لَا بَاغِينَ مَالًا وَ لَا مُرِيدِينَ بِظُلْمٍ ظَفَراً حَتَّى يَفِيئُوا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ وَ يَمْضُوا عَلَى طَاعَتِهِ قَالَ وَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى شُعَيْبٍ النَّبِيِّ ( **صلوات الله عليه** ) أَنِّي مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِكَ مِائَةَ أَلْفٍ أَرْبَعِينَ أَلْفاً مِنْ شِرَارِهِمْ وَ سِتِّينَ أَلْفاً مِنْ خِيَارِهِمْ فَقَالَ ( **عليه السلام** ) يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ الْأَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْأَخْيَارِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ دَاهَنُوا أَهْلَ الْمَعَاصِي وَ لَمْ يَغْضَبُوا لِغَضَبِي .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے بشر بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عصمۃ مرو کے قاضی سے اس نے جابر سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی انمیں اس گروہ کی اتباع کی جائے گی کہ جو ریاکار ہوں گے ان کے اعمال بچوں کی طرح بغیر علم اور معرفت کے ہوں گے وہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ضرورت اس وقت تک محسوس نہ کریں گے کہ جب تک انہیں (نام نہاد) نقصان سے امان نہ ہوگی وہ اپنے لیے بہانے اور گنجائش تلاش کریں گے جس کے لیے وہ مذہبی رہنماؤں کی غلطیاں اور بداعمالیاں استعمال کریں گے۔ وہ اپنی جانوں کیلئے فرائض سے رعایت اور معذرت کے طالب ہوں گے۔ نماز، روزہ اور ہر اس شے کی طرف آئیں گے کہ جو ان کے مال یا جان کو مجروح نہ کرلے اور اگر انکے دوسرے اعمال کی طرح نماز بھی ان کے اموال وجان کے لیے نقصان دہ ہونے لگی تو پھر دوسرے اشرف و اعظم فرائض کی طرح اسے بھی ترک کردیں گے یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک عظیم فریضہ ہے۔ اسی سے فرائض کا قیام ہے۔ اسی وجہ سے اللہ عزّ وجلّ کا ان پر غضب پورا ہوگا اور اللہ عزّ وجلّ انہیں اپنی سزا سے اندھا بنادے گا یہاں تک کہ نیکوکار فاجر لوگوں کے گھروں میں اگر جائیں گے تو ضرور ہلاک ہوں گے اور چھوٹے بڑوں کے گھروں میں۔ یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انبیاءؑ کا راستہ اور صالحینؑ کا طریقہ ہے۔ اور ایک عظیم فریضہ ہے کہ جس سے فرائض کا قیام ہے اور مذہب کا امن بھی۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہی سے کسب حلال اور مظالم کو رد کیا جاتا ہے اسی سے زمین کی آبادی، دشمنوں سے انصاف کیا جاتا اور امر کو سیدھا کیا جاتا ہے پس اپنے دلوں کیساتھ نہی عن المنکر کرو اور اپنی زبانوں کو الفاظ دو کہ ان کے ذریعے انکی پیشانیوں پر شدید ضرب لگاؤ اللہ عزّ وجلّ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔ پس اگر وہ وعظ کو قبول کریں اور حق کی طرف پلٹ آئیں تو ان سے لڑنے کا کوئی راستہ نہیں۔

بیشک جہاد ان کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور بغیر کسی حق کے زمین پر بغاوت کریں وہی ہیں کہ جن کے لیے دردناک عذاب ہے (شوریٰ 42:42) ایسے لوگوں سے اپنے جسموں کے ذریعے جہاد کرو اور اپنے دلوں میں ان کے لیے بغض رکھو۔ نہ تو فوقیت کے لیے نہ مال کے لیے اور نہ

ہی ظلم کرنے کے لیے ان پر کامیابی حاصل کرو۔ یہاں تک کہ وہ امر الہی کی طرف پلٹ آئیں اور اسکی اطاعت کو تسلیم کریں۔ فرمایا اللہ عزّ وجلّ نے شعیب علیہ السلام پر وحی کی کہ میں نے تیری قوم کے ایک لاکھ چالیس ہزار برے لوگوں اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں کو عذاب دیا ہے شعیب علیہ السلام نے عرض کی جو برے تھے سو ٹھیک ہوا البتہ نیکو کاروں کو عذاب کس وجہ سے ہوا؟ تو اللہ عزّ وجلّ نے انکی طرف وحی فرمائی وہ گنہگاروں کو نیکی کی ہدایت نہیں کرتے تھے اور میرے غضب کردہ چیزوں سے غضبناک نہیں ہوتے تھے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَمْ يُؤْخَذْ لِضَعِيفِهَا مِنْ قَوِيِّهَا بِحَقِّهِ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ .

2۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت سے انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ "وہ امت مقدس نہیں ہے جو کہ اپنے کمزور فرد کو اپنے طاقت ور فرد سے اسکا حق بغیر کسی ضرر کے نہ دلا سکے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَتَنْهُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُسْتَعْمَلَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ فَيَدْعُو خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عیسی سے، اس نے محمد بن عمر بن عرفہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ تمھیں ضرور بالضرور امر بالمعروف اور نہی عن االمنکر کرنا چاہیے ورنہ تم پر اشرار مسلط ہونگے تمھارے نیکو کار انکے خلاف بدعا بھی کریں گے تو انکی دعا قبول نہ ہوگی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ وَيْلٌ لِقَوْمٍ لَا يَدِينُونَ اللَّهَ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے اس نے عبد اللہ بن مسکان سے، اس نے داؤد بن فرقد سے اس نے ابو سعید الزہری سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جہنم کی ایک وادی ہے اس قوم کیلئے کہ جو اللہ کے دین کیلئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرتے"

5- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) بِئْسَ الْقَوْمُ قَوْمٌ يَعِيبُونَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

5۔ انہی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" تمام قوموں سے بری قوم وہ ہے کہ جو امر بالمعروف اور نہی المنکر کو عیب گردانتے ہیں"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ حَسَنٍ قَالَ خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَيْثُ مَا عَمِلُوا مِنَ الْمَعَاصِي وَ لَمْ يَنْهَهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَ الْأَحْبَارُ عَنْ ذَلِكَ وَ إِنَّهُمْ لَمَّا تَمَادَوْا فِي الْمَعَاصِي وَ لَمْ يَنْهَهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَ الْأَحْبَارُ عَنْ ذَلِكَ نَزَلَتْ بِهِمُ الْعُقُوبَاتُ فَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَمْ يُقَرِّبَا أَجَلًا وَ لَمْ يَقْطَعَا رِزْقاً إِنَّ الْأَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ إِلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّرَ اللَّهُ لَهَا مِنْ زِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَإِنْ أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فِي أَهْلٍ أَوْ مَالٍ أَوْ نَفْسٍ وَ رَأَى عِنْدَ أَخِيهِ غَفِيرَةً فِي أَهْلٍ أَوْ مَالٍ أَوْ نَفْسٍ فَلَا تَكُونَنَّ عَلَيْهِ فِتْنَةً فَإِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ لَبَرِيءٌ مِنَ الْخِيَانَةِ مَا لَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً تَظْهَرُ فَيَخْشَعُ لَهَا إِذَا ذُكِرَتْ وَ يُغْرَى بِهَا لِئَامُ النَّاسِ كَانَ كَالْفَالِجِ الْيَاسِرِ الَّذِي يَنْتَظِرُ أَوَّلَ فَوْزَةٍ مِنْ

قِدَاحِهِ تُوجِبُ لَهُ الْمَغْنَمَ وَ يُدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْمَغْرَمُ وَ كَذَلِكَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيءُ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ إِمَّا دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ وَ إِمَّا رِزْقَ اللَّهِ فَإِذَا هُوَ ذُو أَهْلٍ وَ مَالٍ وَ مَعَهُ دِينُهُ وَ حَسَبُهُ إِنَّ الْمَالَ وَ الْبَنِينَ حَرْثُ الدُّنْيَا وَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ حَرْثُ الْآخِرَةِ وَ قَدْ يَجْمَعُهُمَا اللَّهُ لِأَقْوَامٍ فَاحْذَرُوا مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَ اخْشَوْهُ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ وَ اعْمَلُوا فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَ لَا سُمْعَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ لِغَيْرِ اللَّهِ يَكِلْهُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ نَسْأَلُ اللَّهَ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَ مُعَايَشَةَ السُّعَدَاءِ وَ مُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے اس نے ابو حمزہ سے اس نے یحیٰی بن عقیل سے اس نے حسن سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے خطبہ دیا جس میں خدا کی حمد و ثنا کی اور فرمایا "تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ گناہ کرتے تھے مگر ان کو راہب اور پادری نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے پس جب وہ اپنے گناہوں میں حد سے تجاوز کر جاتے تھے اور انکے نیکوکار لوگ انہیں منع نہیں کرتے تھے تو اس سبب سے ان پر عذاب نازل ہوئے تھے پس امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو اور جان لو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ تو موت کو قریب کرتے ہیں اور نہ ہی رزق کو ختم کرتے ہیں یقیناً تمام امور بارش کے قطروں کی طرح ہر نفس کیلئے آسمان سے نازل ہوتے ہیں جتنا جس نفس کیلئے اللہ نے کم یا زیادہ مقدار کے مطابق مقرر فرمایا ہے۔ پس اگر تم میں سے کسی کو اھل، مال یا جان میں مصیبت آجائے اور دیکھے کہ اسکے بھائی کے پاس اھل، مال اور جان بہت زیادہ ہے تو اس کیلئے فتنہ بپانہ کرے یقیناً مسلمان مرد خیانت سے دور رہتا ہے جو کہ خسیس پن سے دھوکا نہیں کھاتا۔ پس گھٹیا لوگ خیانت کے ذریعے دھوکا دے کر کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے کہ ایک جو کامیابی کے انتظار میں ہوتا ہے تاکہ جو اس کیلئے مال ملنے کا سبب اور اس سے نقصان کو دور کرنے کا سبب بنے۔ اسطرح مرد مسلم خیانت سے بری ہوتا ہے اور منتظر ہوتا ہے اور اللہ عزّوجلّ کی طرف سے دو میں سے کسی ایک حسنہ کا کہ یا تو اللہ اسے بھیجے گا اس کیطرف کہ جو اس کے نزدیک بھلائی ہے یا پھر اللہ کا رزق پس جب وہ صاحب اھل و مال ہو تو اسی سے اسکا دین اور حسب ہے بے شک مال اور اولاد دنیا کی کھیتی اور نیک اعمال آخرت کی کھیتی ہیں اور کبھی کبھی اللہ ان دونوں کو چند لوگوں کیلئے جمع بھی کر دیتا ہے۔ بچو اللہ کے غضب سے جیسا کہ وہ خود تم کو اس سے بچانا چاہتا ہے اور اس سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے ایسا ڈرنا نہیں کہ جو ذات تقصیر سے ڈرنا ہوتا ہے۔ عمل کرو مگر لوگوں کو دکھانے یا سنانے کیلئے نہیں کیونکہ جو غیر خدا کیلئے عمل کرے گا تو اللہ اسکے اجر کیلئے بھی اس عامل کو اس کے پاس بھیجے گا کہ جس کیلئے اس نے عمل کیا۔ ہمؑ اللہ سے منازل شھداء معیشت سعدا اور رفاقت انبیاءؑ کا سوال کرتے ہیں۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ ( **عليه السلام** ) أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ ذَنْبَكَ وَ جَعَلْتُ عَارَ ذَنْبِكَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ كَيْفَ يَا رَبِّ وَ أَنْتَ لَا تَظْلِمُ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يُعَاجِلُوكَ بِالنَّكِرَةِ .

7۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے ابو اسحاق خراسانی سے اس نے اپنے بعض لوگوں سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ عزّوجلّ نے داؤد نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تمھارے گناہ معاف کر دیئے اور تمھارے گناہوں کی عار بنی اسرائیل پر ڈال دی ہے تو داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کی یہ کیسے اے پالنے والے جبکہ تو ظلم بھی نہیں کرتا؟ تو اللہ عزّوجلّ نے فرمایا کیونکہ انہوں نے تمھیں (لوگوں کو) اس سے روکا نہیں۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ مَلَكَيْنِ إِلَى أَهْلِ مَدِينَةٍ لِيَقْلِبَاهَا عَلَى أَهْلِهَا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَجَدَا رَجُلًا يَدْعُو اللَّهَ وَ يَتَضَرَّعُ فَقَالَ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ لِصَاحِبِهِ أَ مَا تَرَى هَذَا الدَّاعِيَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ وَ لَكِنْ أَمْضِي لِمَا أَمَرَ بِهِ رَبِّي فَقَالَ لَا وَ لَكِنْ لَا أُحْدِثُ شَيْئاً حَتَّى أُرَاجِعَ رَبِّي فَعَادَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي انْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَجَدْتُ عَبْدَكَ فُلَاناً يَدْعُوكَ وَ يَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ فَقَالَ امْضِ بِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَإِنَّ ذَا رَجُلٌ لَمْ يَتَمَعَّرْ وَجْهُهُ غَيْظاً لِي قَطُّ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے حسین بن اسحاق سے، اس نے علی بن مہزیار سے، اس نے نضر بن سوید سے، انہوں نے درست سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایااللہ عزّوجلّ نے دو فرشتے ایک شہر کی طرف بھیجے تاکہ وہ جاکر شہر والوں پر انکے شہر کو الٹادیں جب دونوں فرشتے شہر میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص اللہ سے دعا کر رہاہے اور گریہ وزاری کر رہاہے تو ایک فرشتے نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کیاتم نے اس دعا کرنے والے کو نہیں دیکھا؟ اس نے کہا دیکھاہے مگر تم وہ کرو جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیاہے اس نے کہاجب تک رب کے پاس واپس نہ جاؤں کچھ نہ کروں گا پس وہ واپس رب کے پاس گیااور عرض کی میں اس شہر میں گیامگر وہاں دیکھا کہ آپ کا فلاں بندہ گریہ وزاری کے ساتھ آپ سے دعا کر رہاہے تو اللہ عزّوجلّ نے فرمایاجو تمھیں کہا گیاہے وہ کرو جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے تو وہ دوسروں کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہامگر میرے لیے اس کے چہرے پر آثار غضب نہیں دیکھے گئے۔

9- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا أَفْضَلُ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ .

9۔ حمید بن زیاد نے حسین بن محمد سے اس نے سماعتہ سے اس نے بہت سوں سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اس نے عبداللہ بن محمد سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص خثعم کے علاقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوااور سوال کیایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتایئے کہ افضل الاسلام کیاہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایااللہ پر ایمان لانا اس نے عرض کی اسکے بعد کیاہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاصلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک) اس نے عرض کی اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاامر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ اس شخص نے عرض کی اللہ کے نزدیک مغضوب ترین عمل کونساہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاکسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے عرض کی اسکے بعد؟ فرمایاقطع رحمی اس نے عرض کی پھر؟ فرمایابرائی کا حکم دینااور نیکی سے روکنا

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ نَلْقَى أَهْلَ الْمَعَاصِي بِوُجُوهٍ مُكْفَهِرَّةٍ .

10۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایاکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیاکہ ہم گناہ کرنے والے کو ترش روچہروں سے ملیں۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَمَنْ نَصَرَهُمَا أَعَزَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ خَذَلَهُمَا خَذَلَهُ اللَّهُ .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایاکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اللہ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں پس جو انکی نصرت کرے گا اللہ عزّوجلّ اسے عزت دے گااور جو انکی عدم نصرت کرے گا اس کو اللہ رسوا کرے گا۔


www.hubeali.com

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا مَرَّ بِجَمَاعَةٍ يَخْتَصِمُونَ لَا يَجُوزُهُمْ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثاً اتَّقُوا اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

12۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن یحیٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام جب بھی کسی ایسے گروہ کے نزدیک سے گزرتے کہ جو آپس میں تنازع کر رہے ہوتے تو آپؑ وہاں سے اس وقت تک نہیں گزرتے تھے کہ جب تک تین مرتبہ انہیں یہ نہیں کہتے "اللہ سے ڈرو" اور آپؑ کی آواز بلند ہوتی تھی۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ إِذَا أُمَّتِي تَوَاكَلَتِ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيَأْذَنُوا بِوِقَاعٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن عرفہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "جب میریؐ امت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ایک دوسرے پر چھوڑ دے گی تو اللہ عزّوجلّ ان پر شدید جنگ مسلط کرے گا"

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَيْفَ بِكُمْ إِذَا فَسَدَتْ نِسَاؤُكُمْ وَ فَسَقَ شَبَابُكُمْ وَ لَمْ تَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ لَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقِيلَ لَهُ وَ يَكُونُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ مُنْكَراً وَ الْمُنْكَرَ مَعْرُوفاً

14۔ علی ابن ابراہیم نے ھارون بن مسلم سے اس نے مسعدہ بن صدقہ سے اس نے ابوعبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا گزرے گی تم پر کہ جب تمہاری عورتیں خراب اور جوان فاسق ہو جائیں گے اور تم نہ تو نیکی کا حکم دو گے اور نہ برائی سے روکو گے آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہاں بلکہ اس سے بھی برا یہ کہ کیا حالت ہو گی تمہاری جب تم برائی کا حکم اور نیکی سے روکو گے عرض کیا گیا کیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ ہاں اس سے بھی برا۔ یہ کہ کیا حالت ہو گی تمہاری اس وقت کہ جب تم دیکھو گے نیکی کو برائی کی مانند اور برائی کو نیکی کی مانند پیش کیا جائے گا

15- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا دِينَ لَهُ فَقِيلَ لَهُ وَ مَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا دِينَ لَهُ قَالَ الَّذِي لَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ

15۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجلّ اس کمزور مومن کو ناپسند فرماتا ہے کہ جسکا کوئی دین نہیں عرض کی گئی وہ کون مومن ہے کہ جسکا کوئی دین نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کہ جو برائی سے نہیں روکتا۔

16- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ أَ وَاجِبٌ هُوَ عَلَى الْأُمَّةِ جَمِيعاً فَقَالَ لَا فَقِيلَ لَهُ وَ لِمَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْقَوِيِّ الْمُطَاعِ الْعَالِمِ بِالْمَعْرُوفِ مِنَ الْمُنْكَرِ لَا عَلَى الضَّعِيفِ الَّذِي لَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى أَيٍّ مِنْ أَيٍّ يَقُولُ مِنَ الْحَقِّ إِلَى الْبَاطِلِ وَ الدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْلُهُ وَ لْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَهَذَا خَاصٌّ غَيْرُ عَامٍّ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنْ قَوْمِ مُوسى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ وَ لَمْ يَقُلْ عَلَى أُمَّةِ مُوسَى وَ لَا عَلَى كُلِّ قَوْمِهِ وَ هُمْ يَوْمَئِذٍ أُمَمٌ مُخْتَلِفَةٌ وَ الْأُمَّةُ وَاحِدَةٌ فَصَاعِداً كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ إِبْراهِيمَ كانَ أُمَّةً قانِتاً لِلَّهِ يَقُولُ مُطِيعاً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَيْسَ عَلَى مَنْ يَعْلَمُ ذَلِكَ فِي هَذِهِ الْهُدْنَةِ مِنْ حَرَجٍ إِذَا

كَانَ لَا قُوَّةَ لَهُ وَ لَا عُذْرَ وَ لَا طَاعَةَ قَالَ مَسْعَدَةُ وَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ مَا مَعْنَاهُ قَالَ هَذَا عَلَى أَنْ يَأْمُرَهُ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ وَ هُوَ مَعَ ذَلِكَ يُقْبَلُ مِنْهُ وَ إِلَّا فَلَا .

16۔اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب ان سے سوال کیا گیا امر بالمعروف و نہی المنکر کے بارے میں کیا یہ تمام امت پر واجب ہے ؟ تو فرمایا نہیں پوچھا گیا تو کس لیے پوری قوم پر واجب نہیں ؟۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ اسلام نے فرمایا بے شک یہ اس پر واجب ہے کہ جو طاقت ور ہو اور اسکی اطاعت کی جاتی ہو اور نیکی سے بدی کی پہچان رکھتا ہو اس کمزور پر نہیں کہ جسے خود کو راستے کا پتہ نہیں ہے اور وہ حق سے باطل کی دعوت دے بیٹھے اس پر دلیل اللہ کی کتاب ہے کہ اللہ کا قول ہے "تم میں سے ایک گروہ ضرور ہونا چاہیے کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں (آل عمران 3:104) یہ آیت خاص ہے عام نہیں ہے جسطرح کہ اللہ عزّو جَلَّ نے فرمایا موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک گروہ تھا کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتے اور اسی کے ذریعے عدل کرتے تھے (اعراف 7:158) اللہ عزّو جَلَّ نے ساری اُمتِ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں فرمایا بلکہ وہ ان دنوں مختلف گروہوں میں بٹے تھے پس ایک کے بارے میں فرمایا جسطرح کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ یقیناً ابراہیمؑ اللہ کی مطیع امت تھے (نحل 16:119) فرمایا کہ اللہ کے مطیع تھے اور اس پر انہوں نے کبھی بھی حرجدار صلح نہیں کی جس میں ان کیلئے نہ کوئی طاقت ہو نہ کوئی عُذر ہو اور نہ ہی اطاعت ہو مسودہ نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب انؑ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا معنی کیا ہے "افضل ترین جہاد ظالم امام کے سامنے کلمہ عدل کہنا ہے ؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ تب ہے کہ جب کہنے والا خود اسکی (کلمہ عدل کی) معرفت رکھتا ہوا اور اسکے ساتھ ساتھ اس سے قبول بھی کیا جائے ورنہ نہیں

# باب إِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِالْقَلْبِ (دل سے برائی کا انکار)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ صَاحِبِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ حَسْبُ الْمُؤْمِنِ عِزّاً إِذَا رَأَى مُنْكَراً أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَلْبِهِ إِنْكَارَهُ .

1۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے،اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے منقری سے،اس نے درست یحیٰ طویل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن کی عزت کیلئے کافی ہے کہ جب وہ برائی کو دیکھے تو اللہ عزّو جَلَّ کے علم میں ہو کہ مومن دل سے برائی کا انکار کرنے والا ہے۔

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّمَا يُؤْمَرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يُنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مُؤْمِنٌ فَيَتَّعِظُ أَوْ جَاهِلٌ فَيَتَعَلَّمُ وَ أَمَّا صَاحِبُ سَوْطٍ أَوْ سَيْفٍ فَلَا .

2۔انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بے شک نیکی کی ہدایت کرنے اور برائی سے روکنا اس مومن کا کام ہے کہ جو یا تو وعظ کرے یا جاہل کو سکھلائے البتہ ڈنڈا بردار اور تلوار والا یہ کام نہیں کر سکتا۔

3- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لِي يَا مُفَضَّلُ مَنْ تَعَرَّضَ لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ فَأَصَابَتْهُ بَلِيَّةٌ لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهَا وَ لَمْ يُرْزَقِ الصَّبْرَ عَلَيْهَا .

3۔اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے مفضل بن یزید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا"جو بھی ظالم بادشاہ سے اُلجھے اور اسے کوئی مصیبت آن پڑے تو اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے اس مصیبت کے عوض کوئی اجر نہ ملے گا اور نہ ہی اسے صبر عطا کیا جائے گا"

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا مَرَّ بِجَمَاعَةٍ يَخْتَصِمُونَ لَمْ يَجُزْهُمْ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثاً اتَّقُوا اللَّهَ اتَّقُوا اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

4۔علی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام جب بھی کسی ایسی جماعت کے قریب سے گزرتے کہ جو آپس میں جھگڑ رہی ہوتی تو جب تک تین مرتبہ اتَّقُوا اللَّهَ اتَّقُوا اللَّهَ (تم تقویٰ اختیار کرو اللہ شاہد ہے) نہ کہتے اس وقت تک نہ جاتے اور آپؑ کی آواز بھی بلند ہوتی تھی۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَحْفُوظٍ الْإِسْكَافِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَ انْصَرَفَ فَمَشَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُطَرِّقِ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ أَصْفَرُ عَمْرَكِيٌّ قَدْ أَدْخَلَ عُودَةً فِي الْأَرْضِ شِبْهَ السَّابِحِ وَ رَبَطَهُ إِلَى فُسْطَاطِهِ وَ النَّاسُ وُقُوفٌ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يَمُرُّوا فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ هَذَا الَّذِي تَصْنَعُهُ لَيْسَ لَكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْعَمْرَكِيُّ أَ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى عَمَلِكَ لَا يَزَالُ الْمُكَلِّفُ الَّذِي لَا يُدْرَى مَنْ هُوَ يَجِيئُنِي فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ قَالَ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بِخِطَامِ بَعِيرِهِ لَهُ مَقْطُوراً فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ فَمَضَى وَ تَرَكَهُ الْعَمْرَكِيُّ الْأَسْوَدُ .

5۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے محفوظ الاسکاف سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے جمیرہ العقبتہ کو رمی کیا اور چل پڑے میں بھی انکے سامنے راستہ چلنے والوں میں سے تھا۔ہم ایک ایسے راستے پر پہنچے کہ جہاں ایک عمرکی شخص نے زمین میں پرانے راستے پر کیل ٹھونک کر اپنا خیمہ باندھا ہوا تھا اور لوگ رکے ہوئے تھے کہ گزرنے کی جگہ نہ تھی کہ جہاں سے گزرا جائے تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے غضب سے ڈرو جو تم نے کیا ہوا ہے یہ تمہارے لئے جائز نہیں تو اس عمرکی نے کہا کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جاؤ اور اپنا کام کرو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے غضب سے ڈرو پس آپ علیہ السلام نے ناقہ کی لگام پکڑی اسے ہلایا اور سر ہلاتے ہوئے چل دیئے اور اس عمرکی سیاہ دل کو اسکے حال پر چھوڑ دیا۔

# باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ ناراً جَلَسَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْكِي وَ قَالَ أَنَا عَجَزْتُ عَنْ نَفْسِي كُلِّفْتُ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) حَسْبُكَ أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِمَا تَأْمُرُ بِهِ نَفْسَكَ وَ تَنْهَاهُمْ عَمَّا تَنْهَى عَنْهُ نَفْسَكَ .

1۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن عُذافِر سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے آل سام کے غلام عبد الاعلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیہ مجیدہ "اے ایمان والوں بچاؤ اپنی جانوں کو اور اپنے اھل و عیال کو جہنم کی آگ سے "(تحریم 66:6) نازل ہوئی تو وہاں بیٹھے مسلمانوں میں سے ایک شخص رونے لگا اور کہنے لگا میں تو خود کو بچانے سے عاجز ہوں اپنے اھل و

عیال کو کیسے بچاؤں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمھارے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کی خود کو دعوت دیتے ہو اسی کی دعوت گھر والوں کو بھی دو اور جس چیز سے خود دامن بچاتے ہو اس سے دامن بچانے کا حکم گھر والوں کو بھی دو۔

2- عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ ناراً قُلْتُ كَيْفَ أَقِيهِمْ قَالَ تَأْمُرُهُمْ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ وَ تَنْهَاهُمْ عَمَّا نَهَاهُمُ اللَّهُ فَإِنْ أَطَاعُوكَ كُنْتَ قَدْ وَقَيْتَهُمْ وَ إِنْ عَصَوْكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ .

2۔ اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سَمَاعَۃَ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے آیت مجیدہ "بچاؤ خود اور اپنے اھل کو آگ سے" کے بارے میں روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی میں انہیں (اھل وعیال) کو کیسے بچا سکتا ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا انکو اللہ کے امر کا حکم دو اور جس چیز سے اللہ نے روکا ہے اس سے روکو اگر وہ تمھاری اطاعت کریں تو یقیناً تم نے انکو جہنم سے بچا لیا اگر تمھاری نافرمانی کریں تو جو واجب تم پر تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ ناراً كَيْفَ نَقِي أَهْلَنَا قَالَ تَأْمُرُونَهُمْ وَ تَنْهَوْنَهُمْ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حَفْصِ بن عثمان سے اس نے سماعۃ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت مجیدہ کے بارے میں" قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ ناراً "ہم کیسے اپنے اھل کو آگ سے بچائیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تم انکو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو۔

# باب مَنْ أَسْخَطَ الْخَالِقَ فِي مَرْضَاةِ الْمَخْلُوقِ

# (جو مخلوق کی مرضی کیلئے اللہ کو ناراض کرے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ بِمَا يُسْخِطُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامّاً وَ مَنْ آثَرَ طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا يُغْضِبُ النَّاسَ كَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ وَ حَسَدَ كُلِّ حَاسِدٍ وَ بَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَ كَانَ اللَّهُ لَهُ نَاصِراً وَ ظَهِيراً .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے سیف ابن عمیرہ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مخلوق کی مرضی کے لئے اللہ کو ناراض کرے تو لوگوں میں اس کی تعریف کرنے والے اس کی مذمت کرنے والے بن جائیں گے اور جس نے اللہ کو ناراض کرنے والی چیزوں میں اللہ کی اطاعت کی چاہے لوگ ناراض ہی ہوئے تو اللہ اسے ہر دشمن کی عداوت ہر حاسد کے حسد اور ہر باغی کی بغاوت سے بچائے گا اور اللہ عزّ وجلّ اس کا مددگار ہو گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ اللَّهِ خَرَجَ عَنْ دِينِ الْإِسْلَامِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اللہ کو ناراض کیا تو وہ دین اسلام سے خارج ہو گیا۔

3- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ بِمَا يُسْخِطُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامّاً .

3۔ انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کی رضا کے لئے اللہ کو ناراض کرے اسکی تعریف کرنے والے اسکی مذمت کرنے والے بن جائیں گے۔

## باب كَرَاهَةِ التَّعَرُّضِ لِمَا لَا يُطِيقُ (جس کی طاقت نہیں اس کو کرنے کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يَكُونَ ذَلِيلًا أَ مَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ عَزِيزاً وَ لَا يَكُونُ ذَلِيلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَعَزُّ مِنَ الْجَبَلِ إِنَّ الْجَبَلَ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ بِالْمَعَاوِلِ وَ الْمُؤْمِنَ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

1۔ محمد بن الحسین نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اس نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے ابو الحسن احمسی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجلّ نے اپنے تمام امور مومن کے سپرد کئے ہیں مگر یہ سپردگی نہیں کی کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے کیا تم نے اللہ عزّوجلّ کا یہ قول نہیں سنا "عزت صرف اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے" (المنافقون 63:7) پس مومن عزت دار ہوتا ہے اور اپنی مرضی سے ذلیل نہیں ہوتا پھر فرمایا آپ علیہ اسلام نے مومن پہاڑ سے زیادہ عزت دار ہے کیونکہ پہاڑ حوادث سے خود کو گھٹاتا رہتا ہے مگر مومن اپنے دین سے کچھ نہیں گھٹاتا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ أَ لَمْ تَسْمَعْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَالْمُؤْمِنُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً وَ لَا يَكُونَ ذَلِيلًا يُعِزُّهُ اللَّهُ بِالْإِيمَانِ وَ الْإِسْلَامِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے اپنے تمام امور مومن کے سپرد کئے ہیں لیکن اس کی رعایت نہ دی ہے کہ وہ خود کو ذلیل کرے کیا تم نے اللہ عزّوجلّ کا یہ قول نہیں سنا کہ "عزت صرف اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے" (المنافقون 63:7) پس مومن کو چاہیے کہ وہ عزت دار ہو اور ذلیل نہ ہو اللہ نے اسے ایمان اور اسلام کے ذریعے عزت دی ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا إِذْلَالَ نَفْسِهِ .

3۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عبداللہ بن مسکان سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے مومن کو ہر چیز کی اجازت دی ہے سوائے اپنے آپ کو ذلیل کرنے کے۔ (کہ اس کی اجازت نہیں)

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ لَهُ وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِمَا لَا يُطِيقُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے داود رقی سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ مومن کو چاہیئے کہ خود کو ذلیل نہ کرے عرض کی گئی "مومن خود کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا جسکی استطاعت نہیں رکھتا۔ اس میں ہاتھ ڈال کر۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قُلْتُ بِمَا يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَدْخُلُ فِيمَا يَتَعَذَّرُ مِنْهُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے مفضل ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "مومن کو اپنے آپ کو ذلیل نہیں کرنا چاہیے" میں نے عرض کیا کس چیز کے ذریعے سے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے گا؟ فرمایا اس کام میں داخل ہو کر کہ جسکے بعد اسکو معذرت کرنی پڑے گی۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ أَ لَمْ يَرَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ هَاهُنَا وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً وَ لَا يَكُونَ ذَلِيلًا . تَمَّ كِتَابُ الْجِهَادِ مِنَ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ التِّجَارَةِ .

6۔ محمد بن احمد نے عبداللہ بن صلت سے اس نے یونس سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے یقیناً تمام امور میں مومن کو اجازت دی ہے مگر اپنے آپ کو ذلیل کرنے کی اجازت نہیں دی ہے کیا تم نے نہیں سنا اللہ عزّوجلّ کا یہ قول "عزت صرف اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے" (المنافقون 7) اور مومن کو چاہیئے کہ وہ عزت دار ہو ذلیل نہ بنے۔

# كتاب الْمَعِيشَةِ (کتاب معیشت)

## باب دُخُولِ الصُّوفِيَّةِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) وَ احْتِجَاجِهِمْ عَلَيْهِ فِيمَا يَنْهَوْنَ النَّاسَ عَنْهُ مِنْ طَلَبِ الرِّزْقِ

## (صوفیوں کالوگوں کو طلب رزق سے روکنا"ابو عبداللہ علیہ اسلام کے پاس آکر اپنے نظریہ پر مناظرہ)

1-عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ دَخَلَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَرَأَى عَلَيْهِ ثِيَابَ بِيضٍ كَأَنَّهَا غِرْقِئُ الْبَيْضِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذَا اللِّبَاسَ لَيْسَ مِنْ لِبَاسِكَ فَقَالَ لَهُ اسْمَعْ مِنِّي وَ عِ مَا أَقُولُ لَكَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكَ عَاجِلًا وَ آجِلًا إِنْ أَنْتَ مِتَّ عَلَى السُّنَّةِ وَ الْحَقِّ وَ لَمْ تَمُتْ عَلَى بِدْعَةٍ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ فِي زَمَانٍ مُقْفِرٍ جَدْبٍ فَأَمَّا إِذَا أَقْبَلَتِ الدُّنْيَا فَأَحَقُّ أَهْلِهَا بِهَا أَبْرَارُهَا لَا فُجَّارُهَا وَ مُؤْمِنُوهَا لَا مُنَافِقُوهَا وَ مُسْلِمُوهَا لَا كُفَّارُهَا فَمَا أَنْكَرْتَ يَا ثَوْرِيُّ فَوَ اللَّهِ إِنَّنِي لَمَعَ مَا تَرَى مَا أَتَى عَلَيَّ مُذْ عَقَلْتُ صَبَاحٌ وَ لَا مَسَاءٌ وَ لِلَّهِ فِي مَالِي حَقٌّ أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَهُ مَوْضِعاً إِلَّا وَضَعْتُهُ قَالَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِمَّنْ يُظْهِرُونَ الزُّهْدَ وَ يَدْعُونَ النَّاسَ أَنْ يَكُونُوا مَعَهُمْ عَلَى مِثْلِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ مِنَ التَّقَشُّفِ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ صَاحِبَنَا حَصِرَ عَنْ كَلَامِكَ وَ لَمْ تَحْضُرْهُ حُجَجُهُ فَقَالَ لَهُمْ فَهَاتُوا حُجَجَكُمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ حُجَجَنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ فَأَدْلُوا بِهَا فَإِنَّهَا أَحَقُّ مَا اتُّبِعَ وَ عُمِلَ بِهِ فَقَالُوا يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مُخْبِراً عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ يُؤْثِرُونَ عَلى أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كانَ بِهِمْ خَصاصَةٌ وَ مَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ فَمَدَحَ فِعْلَهُمْ وَ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَ يَتِيماً وَ أَسِيراً فَنَحْنُ نَكْتَفِي بِهَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْجُلَسَاءِ إِنَّا رَأَيْنَاكُمْ تَزْهَدُونَ فِي الْأَطْعِمَةِ الطَّيِّبَةِ وَ مَعَ ذَلِكَ تَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْخُرُوجِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ حَتَّى تَمَتَّعُوا أَنْتُمْ مِنْهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) دَعُوا عَنْكُمْ مَا لَا تَنْتَفِعُونَ بِهِ أَخْبِرُونِي أَيُّهَا النَّفَرُ أَ لَكُمْ عِلْمٌ بِنَاسِخِ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ وَ مُحْكَمِهِ مِنْ مُتَشَابِهِهِ الَّذِي فِي مِثْلِهِ ضَلَّ مَنْ ضَلَّ وَ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالُوا لَهُ أَوْ بَعْضِهِ فَأَمَّا كُلُّهُ فَلَا فَقَالَ لَهُمْ فَمِنْ هُنَا أُتِيتُمْ وَ كَذَلِكَ أَحَادِيثُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ إِخْبَارِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّانَا فِي كِتَابِهِ عَنِ الْقَوْمِ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ بِحُسْنِ فَعَالِهِمْ فَقَدْ كَانَ مُبَاحاً جَائِزاً وَ لَمْ يَكُونُوا نُهُوا عَنْهُ وَ ثَوَابُهُمْ مِنْهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ تَقَدَّسَ أَمَرَ بِخِلَافِ مَا عَمِلُوا بِهِ فَصَارَ أَمْرُهُ نَاسِخاً لِفِعْلِهِمْ وَ كَانَ نَهَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَحْمَةً مِنْهُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ نَظَراً لِكَيْلَا يُضِرُّوا بِأَنْفُسِهِمْ وَ عِيَالَاتِهِمْ مِنْهُمُ الضَّعَفَةُ الصِّغَارُ وَ الْوِلْدَانُ وَ الشَّيْخُ الْفَانِي وَ الْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ الَّذِينَ لَا يَصْبِرُونَ عَلَى الْجُوعِ فَإِنْ تَصَدَّقْتُ بِرَغِيفِي وَ لَا رَغِيفَ لِي غَيْرُهُ ضَاعُوا وَ هَلَكُوا جُوعاً فَمِنْ ثَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَمْسُ تَمَرَاتٍ أَوْ خَمْسُ قُرَصٍ أَوْ دَنَانِيرُ أَوْ دَرَاهِمُ يَمْلِكُهَا الْإِنْسَانُ وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يُمْضِيَهَا فَأَفْضَلُهَا مَا أَنْفَقَهُ الْإِنْسَانُ عَلَى وَالِدَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةُ عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ ثُمَّ الثَّالِثَةُ عَلَى قَرَابَتِهِ الْفُقَرَاءِ ثُمَّ الرَّابِعَةُ عَلَى جِيرَانِهِ الْفُقَرَاءِ ثُمَّ الْخَامِسَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ هُوَ أَخَسُّهَا أَجْراً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِلْأَنْصَارِيِّ حِينَ أَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً مِنَ الرَّقِيقِ وَ لَمْ يَكُنْ يَمْلِكُ غَيْرَهُمْ وَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ لَوْ أَعْلَمْتُمُونِي أَمْرَهُ مَا تَرَكْتُكُمْ تَدْفِنُوهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ يَتْرُكُ صِبْيَةً صِغَاراً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ الْأَدْنَى فَالْأَدْنَى ثُمَّ هَذَا مَا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ رَدّاً لِقَوْلِكُمْ وَ نَهْياً عَنْهُ مَفْرُوضاً مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ وَ الَّذِينَ إِذا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا وَ كانَ بَيْنَ ذلِكَ قَواماً أَ فَلَا تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ غَيْرَ مَا أَرَاكُمْ تَدْعُونَ النَّاسَ إِلَيْهِ مِنَ الْأَثَرَةِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ سَمَّى مَنْ فَعَلَ مَا تَدْعُونَ النَّاسَ إِلَيْهِ مُسْرِفاً وَ فِي غَيْرِ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْإِسْرَافِ وَ نَهَاهُمْ عَنِ التَّقْتِيرِ وَ لَكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ لَا يُعْطِي جَمِيعَ مَا عِنْدَهُ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُ لِلْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ أَصْنَافاً مِنْ أُمَّتِي لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دُعَاؤُهُمْ رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى وَالِدَيْهِ وَ رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى غَرِيمٍ ذَهَبَ لَهُ بِمَالٍ فَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ وَ لَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى امْرَأَتِهِ وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ تَخْلِيَةَ سَبِيلِهَا بِيَدِهِ وَ رَجُلٌ يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ وَ يَقُولُ رَبِّ ارْزُقْنِي وَ لَا يَخْرُجُ وَ لَا يَطْلُبُ الرِّزْقَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ عَبْدِي أَ لَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى الطَّلَبِ وَ الضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ بِجَوَارِحَ صَحِيحَةٍ فَتَكُونَ قَدْ أُعْذِرْتَ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي الطَّلَبِ لِاتِّبَاعِ أَمْرِي وَ لِكَيْلَا تَكُونَ كَلًّا عَلَى أَهْلِكَ فَإِنْ شِئْتُ رَزَقْتُكَ وَ إِنْ شِئْتُ قَتَّرْتُ عَلَيْكَ وَ أَنْتَ غَيْرُ مَعْذُورٍ عِنْدِي وَ رَجُلٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا كَثِيراً فَأَنْفَقَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ يَدْعُو يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَمْ أَرْزُقْكَ رِزْقاً وَاسِعاً

فَهَلَّا اقْتَصَدْتَ فِيهِ كَمَا أَمَرْتُكَ وَ لِمَ تُسْرِفُ وَ قَدْ نَهَيْتُكَ عَنِ الْإِسْرَافِ وَ رَجُلٌ يَدْعُو فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ ثُمَّ عَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيَّهُ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَيْفَ يُنْفِقُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أُوقِيَّةٌ مِنَ الذَّهَبِ فَكَرِهَ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَهُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فَأَصْبَحَ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ شَيْءٌ وَ جَاءَهُ مَنْ يَسْأَلُهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهِ فَلَامَهُ السَّائِلُ وَ اغْتَمَّ هُوَ حَيْثُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهِ وَ كَانَ رَحِيماً رَقِيقاً فَأَدَّبَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِأَمْرِهِ فَقَالَ وَ لا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلى عُنُقِكَ وَ لا تَبْسُطْها كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَحْسُوراً يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ يَسْأَلُونَكَ وَ لَا يَعْذِرُونَكَ فَإِذَا أَعْطَيْتَ جَمِيعَ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْمَالِ كُنْتَ قَدْ حَسَرْتَ مِنَ الْمَالِ فَهَذِهِ أَحَادِيثُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يُصَدِّقُهَا الْكِتَابُ وَ الْكِتَابُ يُصَدِّقُهُ أَهْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ مَوْتِهِ حَيْثُ قِيلَ لَهُ أَوْصِ فَقَالَ أُوصِي بِالْخُمُسِ وَ الْخُمُسُ كَثِيرٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ رَضِيَ بِالْخُمُسِ فَأَوْصَى بِالْخُمُسِ وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الثُّلُثَ عِنْدَ مَوْتِهِ وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّ الثُّلُثَ خَيْرٌ لَهُ أَوْصَى بِهِ ثُمَّ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ بَعْدَهُ فِي فَضْلِهِ وَ زُهْدِهِ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَمَّا سَلْمَانُ فَكَانَ إِذَا أَخَذَ عَطَاهُ رَفَعَ مِنْهُ قُوتَهُ لِسَنَتِهِ حَتَّى يَحْضُرَ عَطَاؤُهُ مِنْ قَابِلٍ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَنْتَ فِي زُهْدِكَ تَصْنَعُ هَذَا وَ أَنْتَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ تَمُوتُ الْيَوْمَ أَوْ غَداً فَكَانَ جَوَابُهُ أَنْ قَالَ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِيَ الْبَقَاءَ كَمَا خِفْتُمْ عَلَيَّ الْفَنَاءَ أَ مَا عَلِمْتُمْ يَا جَهَلَةُ أَنَّ النَّفْسَ قَدْ تَلْتَاثُ عَلَى صَاحِبِهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مِنَ الْعَيْشِ مَا يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فَإِذَا هِيَ أَحْرَزَتْ مَعِيشَتَهَا اطْمَأَنَّتْ وَ أَمَّا أَبُو ذَرٍّ فَكَانَتْ لَهُ نُوَيْقَاتٌ وَ شُوَيْهَاتٌ يَحْلُبُهَا وَ يَذْبَحُ مِنْهَا إِذَا اشْتَهَى أَهْلُهُ اللَّحْمَ أَوْ نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ أَوْ رَأَى بِأَهْلِ الْمَاءِ الَّذِينَ هُمْ مَعَهُ خَصَاصَةً نَحَرَ لَهُمُ الْجَزُورَ أَوْ مِنَ الشِّيَاهِ عَلَى قَدْرِ مَا يَذْهَبُ عَنْهُمْ بِقَرَمِ اللَّحْمِ فَيَقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ وَ يَأْخُذُ هُوَ كَنَصِيبِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَا يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ وَ مَنْ أَزْهَدُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ قَدْ قَالَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا قَالَ وَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْ أَمْرِهِمَا أَنْ صَارَا لَا يَمْلِكَانِ شَيْئاً الْبَتَّةَ كَمَا تَأْمُرُونَ النَّاسَ بِإِلْقَاءِ أَمْتِعَتِهِمْ وَ شَيْئِهِمْ وَ يُؤْثِرُونَ بِهِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ عِيَالَاتِهِمْ وَ اعْلَمُوا أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَرْوِي عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ يَوْماً مَا عَجِبْتُ مِنْ شَيْءٍ كَعَجَبِي مِنَ الْمُؤْمِنِ إِنَّهُ إِنْ قُرِّضَ جَسَدُهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ كَانَ خَيْراً لَهُ وَ إِنْ مَلَكَ مَا بَيْنَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا كَانَ خَيْراً لَهُ وَ كُلُّ مَا يَصْنَعُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ فَلَيْتَ شِعْرِي هَلْ يَحِيقُ فِيكُمْ مَا قَدْ شَرَحْتُ لَكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ أَمْ أَزِيدُكُمْ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ أَنْ يُقَاتِلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَشَرَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُوَلِّيَ وَجْهَهُ عَنْهُمْ وَ مَنْ وَلَّاهُمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ فَقَدْ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ حَوَّلَهُمْ عَنْ حَالِهِمْ رَحْمَةً مِنْهُ لَهُمْ فَصَارَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَيْهِ أَنْ يُقَاتِلَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تَخْفِيفاً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فَنَسَخَ الرَّجُلَانِ الْعَشَرَةَ وَ أَخْبِرُونِي أَيْضاً عَنِ الْقُضَاةِ أَ جَوَرَةٌ هُمْ حَيْثُ يَقْضُونَ عَلَى الرَّجُلِ مِنْكُمْ نَفَقَةَ امْرَأَتِهِ إِذَا قَالَ إِنِّي زَاهِدٌ وَ إِنِّي لَا شَيْءَ لِي فَإِنْ قُلْتُمْ جَوَرَةٌ ظَلَّمَكُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَ إِنْ قُلْتُمْ بَلْ عُدُولٌ خَصَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَ حَيْثُ تَرُدُّونَ صَدَقَةَ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَى الْمَسَاكِينِ عِنْدَ الْمَوْتِ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ أَخْبِرُونِي لَوْ كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ كَالَّذِينَ تُرِيدُونَ زُهَّاداً لَا حَاجَةَ لَهُمْ فِي مَتَاعِ غَيْرِهِمْ فَعَلَى مَنْ كَانَ يُتَصَدَّقُ بِكَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ وَ النُّذُورِ وَ الصَّدَقَاتِ مِنْ فَرْضِ الزَّكَاةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ سَائِرِ مَا وَجَبَ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ إِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُونَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْبِسَ شَيْئاً مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا إِلَّا قَدَّمَهُ وَ إِنْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ فَبِئْسَمَا ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ وَ حَمَلْتُمُ النَّاسَ عَلَيْهِ مِنَ الْجَهْلِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَحَادِيثِهِ الَّتِي يُصَدِّقُهَا الْكِتَابُ الْمُنْزَلُ وَ رَدِّكُمْ إِيَّاهَا بِجَهَالَتِكُمْ وَ تَرْكِكُمُ النَّظَرَ فِي غَرَائِبِ الْقُرْآنِ مِنَ التَّفْسِيرِ بِالنَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمِ وَ الْمُتَشَابِهِ وَ الْأَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ أَخْبِرُونِي أَيْنَ أَنْتُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ( **عليه السلام** ) حَيْثُ سَأَلَ اللَّهَ مُلْكاً لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ ذَلِكَ وَ كَانَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ ثُمَّ لَمْ نَجِدِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَابَ عَلَيْهِ ذَلِكَ وَ لَا أَحَداً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ دَاوُدَ النَّبِيِّ ( **صلوات الله عليه** ) قَبْلَهُ فِي مُلْكِهِ وَ شِدَّةِ سُلْطَانِهِ ثُمَّ يُوسُفَ النَّبِيِّ ( **عليه السلام** ) حَيْثُ قَالَ لِمَلِكِ مِصْرَ اجْعَلْنِي عَلى خَزائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ الَّذِي كَانَ أَنِ اخْتَارَ مَمْلَكَةَ الْمَلِكِ وَ مَا حَوْلَهَا إِلَى الْيَمَنِ وَ كَانُوا يَمْتَارُونَ الطَّعَامَ مِنْ عِنْدِهِ لِمَجَاعَةٍ أَصَابَتْهُمْ وَ كَانَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ فَلَمْ نَجِدْ أَحَداً عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ ذُو الْقَرْنَيْنِ عَبْدٌ أَحَبَّ اللَّهَ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ وَ طَوَى لَهُ الْأَسْبَابَ وَ مَلَّكَهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا وَ كَانَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ ثُمَّ لَمْ نَجِدْ أَحَداً عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَتَأَدَّبُوا أَيُّهَا النَّفَرُ بِآدَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ اقْتَصِرُوا عَلَى أَمْرِ اللَّهِ وَ نَهْيِهِ وَ دَعُوا عَنْكُمْ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ مِمَّا لَا عِلْمَ لَكُمْ بِهِ وَ رُدُّوا الْعِلْمَ إِلَى أَهْلِهِ تُؤْجَرُوا وَ تُعْذَرُوا عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ كُونُوا فِي طَلَبِ عِلْمِ نَاسِخِ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ وَ مُحْكَمِهِ مِنْ مُتَشَابِهِهِ وَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِيهِ مِمَّا حَرَّمَ فَإِنَّهُ أَقْرَبُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ وَ أَبْعَدُ لَكُمْ مِنَ الْجَهْلِ وَ دَعُوا الْجَهَالَةَ لِأَهْلِهَا فَإِنَّ أَهْلَ الْجَهْلِ كَثِيرٌ وَ أَهْلَ الْعِلْمِ قَلِيلٌ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ .

1۔ علی ابن ابراہیم نے ھارون ابن مسلم سے اس نے مسعدہ بن صدقہ سے روایت کی ہے اس نے کہا سفیان ثوری حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا تو امام علیہ السلام نے سفید رنگ کا قیمتی لباس زیب تن کیا ہوا تھا اس نے امام علیہ السلام سے کہا یہ (قیمتی) لباس آپ کو زیب نہیں دیتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا میری بات سن اور اسے اپنے پلے باندھ لے کہ تیری زندگی اور موت دونوں کیلئے بہتر ہے اگر تو بدعت پہ نہیں بلکہ سنت و حق پر موت چاہتا ہے تو دیکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس زمانے میں زندگی گزاردی جب معاشی بدحالی تھی (زمین پانی سے خالی تھی بارش برائے نام تھی) اب جب دنیا خوشحال ہوگئی ہے تو اس پر دنیا کے فاجروں کی نسبت صالحین کا حق زیادہ ہے منافقوں کی نسبت مومنین اور کافروں کی نسبت مسلمانوں کا حق اولی

www.hubeali.com

ہے اور میرے مال میں اللہ کا حق ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اس کے مقام پر رکھوں تو میں نے رکھ دیا۔ مسعدة نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک گروہ آیا جو زہد کا دکھاوا کرتے تھے اور وہ لوگوں کو دعوت دیتے تھے کہ وہ بھی انکی طرح بدحالی اختیار کریں اور میں نے ہمیشہ اللہ کا حق اپنے مال سے نکالا ہے۔ انہوں نے آکر آپ علیہ السلام سے کہا "ہمارا سردار آپکی باتوں کے سبب خاموش ہو گیا اور اپنی دلیلیں ذکر نہیں کیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا تو تم اپنی دلیلیں بیان کرو۔ گروہ نے کہا ہماری دلیلیں کتاب خدا سے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا لاؤ وہ اس بات کا زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انکی اتباع کی جائے اور ان پر عمل کیا جائے گروہ نے کہا اللہ عَزّ وجَلَّ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک گروہ کے بارے میں کہا ہے آیتہ "وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انکو اس چیز کی اشد ضرورت ہے اور جن کو اپنی ذاتی شہوت سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہیں" (حشر 59:10) اسطرح اللہ عَزّ وجَلَّ نے انکے عمل کی تعریف کی اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا آیہ "وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں" (دھر 76:8) ہمارے مقصد کو بیان کرنے کیلئے یہ آیات کافی ہیں۔ قریب بیٹھے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا ہم نے تمھیں لذیذ کھانوں سے پرہیز کرتے دیکھا ہے اسکے ساتھ ساتھ تم لوگوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ وہ اپنے مال سے نکالیں تاکہ تم اس میں سے عیش کر سکو؟ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے گروہ دور کرو اپنے سے تم اس چیز کو کہ جو تمھارے لئے فائدہ مند نہیں ہے اچھا ذرا مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم علم رکھتے ہو قرآن کے ناسخ کے ذریعے منسوخ کا محکم کے ذریعے اس متشابہ کا کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ہلاک ہوا جس نے ہلاک ہونا چاہا اور گمراہ ہوا اس امت میں سے جس نے گمراہ ہونا چاہا گروہ نے آپ علیہ السلام سے کہا ہاں ان میں سے بعض کو البتہ تمام کو نہیں آپ علیہ السلام نے ان سے کہا پس یہیں سے تم مصیبت میں گرفتار ہوئے ہو اور اسی طرح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں بھی ہے اور جہاں تک تم نے ہم سے ذکر کیا ہے اللہ کی کتاب میں اللہ عَزّ وجَلَّ کی اس خبر کا کہ جو اس نے اس گروہ کے بارے میں دی تو ان کے اچھے اعمال کے سبب دی یقیناً تب وہ مباح اور جائز تھے اور انہیں ان سے منع نہیں کیا گیا تھا اور اسکا ثواب اللہ عَزّ وجَلَّ کے ذمہ ہے اور جب اللہ نے انکے اعمال کے خلاف امر دیا تو یہ امر انکے افعال کا ناسخ بن گیا اور اللہ کی نہی اسکی طرف سے مومنین کے لئے رحمت اور ان پر اسکا نظر کرم تھا اس لئے کہ مومنین خود کو اور اپنے عیال کہ جن میں کمزور بچے، والدین، بڑے بوڑھے اور ناتواں ضعیف عورتیں ہیں کہ جو بھوک پر صبر نہیں کر سکتے ہیں انکو ضرر نہ پہنچائیں پس (مثلاً) اگر تم نے میری روٹی کے اس آٹے کو صدقہ کر دیا کہ جسکے سوا میرے پاس کچھ نہیں تو گویا تم نے مجھے بھوک سے ضائع اور ہلاک کر دیا پس اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پانچ کھجور یا پانچ روٹیاں یا پانچ دینار یا پانچ درہم جو انسان کی ملکیت ہوں اور وہ چاہے کہ اسے اچھے طریقے سے خرچ کرے تو سب سے افضل یہ ہے کہ اپنے والدین پر خرچ کرے پھر ثانیاً اپنی ذات اور عیال پر خرچ کرے پھر ثالثاً اپنے قریبی رشتہ دار فقرا پر خرچ کرے پھر رابعاً اپنے نادار ہمسائیوں پر خرچ کرے پھر پانچواں راہ خدا میں خرچ کرے اور یہ اجر کے اعتبار سے کمتر ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انصاری کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے موت کے وقت 5 یا 6 غلاموں کو آزاد کر دیا حالانکہ اسکے علاوہ اسکی کوئی ملکیت نہ تھی اور اس کی اولاد چھوٹی تھی "اگر تم نے مجھے اُس کا یہ قضیہ بتایا ہوتا تو میں تمھیں اس (انصاری) کو مسلمانوں کے ساتھ دفن کرنے کی اجازت نہ دیتا اس نے چھوٹے بچوں کو ایسے ہی چھوڑ دیا تاکہ وہ لوگوں سے مٹھی بھر کھانا مانگتے پھریں" پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے میرے باباؑ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو سب سے پہلے اقرباء کا حق نکالو اس کے بعد اوروں کا۔

پھر یہ کہ کتاب اللہ نے تمھارے قول کے رد اور اس کی نہی میں جو کہا ہے عزیز و حکیم اللہ کی طرف سے فرض ہے اللہ عَزّ وجَلَّ نے فرمایا اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچ اعتدال کیساتھ ہوتا ہے" (فرقان 25:67) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ عَزّ وجَلَّ نے تمھاری رائے کہ جسکی طرف تم لوگوں کو دعوت دیتے ہو اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح کے خلاف کہا ہے اور اس کام کو کہ جسکی طرف تم

لوگوں کو بلاتے ہو اسراف کا نام دیا ہے اور اسکے علاوہ کتاب اللہ کی دوسری آیت میں فرمایا خدا اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (الانعام 6:141، الاعراف 7:31) پس اللہ عَزّوَجَلَّ نے لوگوں کو اسراف سے روکا ہے اور بخل (عیال کے اوپر خرچ کرنے میں بخل) سے بھی روکا ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ انکادرمیانی راستہ اختیار کرو۔ جو کچھ اس کے پاس ہے سارے کا سارا نہ دے دے ورنہ اگر خدا سے دعا مانگے کہ اس کو رزق دے تو اسکی دعا نہیں سنی جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث میں ارشاد ہے کہ میری ٔامت کے کچھ اقسام کے لوگوں کی دعا قبول نہ ہوگی

1۔ ایسے شخص کی دعا جو والدین کے خلاف بددعا کرے

2۔ قرض خواہ کی مقروض کے خلاف بددعا کہ جو اس کی رقم لے کر بھاگ گیا ہو اور اس کے پاس نہ تو کوئی عہد نامہ تحریر کیا اور نہ ہی دو گواہ بنائے۔

3۔ شوہر کی بیوی کے خلاف بددعا جبکہ اللہ نے اس کو طلاق دینے کا اختیار دے رکھا ہے۔

4۔ اس شخص کی دعا جو گھر بیٹھ جائے اور کہے اے پالنے والے مجھے رزق دے نہ باہر نکلے اور نہ رزق کے لئے دوڑ دھوپ کرے تو اللہ عَزّوَجَلَّ اسے کہتا ہے کہ اے میرے بندے کیا میں نے تمھیں صحیح وسالم اعضاء وجوارح دے کر طلب رزق کیلئے زمین پر بھاگ دوڑ کرنے کا موقع نہیں دیا جبکہ تو اپنے اور میرے درمیان رزق طلب کیلئے میرے امر کی اتباع سے عذر کرنے لگا ہے اور اپنے گھر والوں پر بوجھ بن کر رہ گیا۔ پس اگر میں چاہوں تو تجھے رزق دوں اور چاہوں تو تنگدستی جبکہ تو میرے نزدیک معذور نہیں ہے

5۔ اور اس شخص کی دعا کہ جسے اللہ عَزّوَجَلَّ مال کثیر عطا کرے اور وہ اسے آناً فاناً خرچ کر ڈالے پھر دعا کرنے لگے اے پالنے والے مجھے رزق دے تو اللہ عَزّوَجَلَّ فرماتا ہے کیا میں نے تمھیں رزق وسیع نہیں دیا؟ تو تو اسمیں منصوبہ بندی کرتا جسطرح میں نے تمھیں حکم دیا تھا تو نے کس لیے اسراف سے کام لیا حالانکہ میں نے تمھیں اسراف سے منع کیا تھا۔

6۔ اس شخص کی دعا کہ جو قطع رحمی کیلئے دعا کرے پھر اللہ عَزّوَجَلَّ نے اپنے نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سکھایا کہ وہ کیسے خرچ کریں۔

پھر اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو بتایا کہ خرچ کیسے کیا جاتا ہے وہ یوں کہ آپؐ کے پاس سات مثقال سونا تھا آپؐ نے ناپسند فرمایا کہ وہ فقط ایک رات کے لیے بھی آپؐ کے پاس ذخیرہ رہے۔ آپؐ نے اسے صدقہ کر دیا۔ صبح کے وقت تک آپؐ کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ آپؐ کے پاس سائل آیا تو اُسے دینے کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔ تو سائل نے آپؐ کو طعنہ دیا جس سے آپؐ بہت غمگین ہوئے کہ آپؐ کے پاس کچھ بھی نہ تھا کہ جو اسے عطا فرماتے حالانکہ آپؐ نہایت مہربان اور نرم دل تھے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو اپنے امر کے ذریعہ تادیب کی۔ اور اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن سے بھی باندھیے (کنجوسی مت کیجیے) اور نہ ہی انہیں بالکل کھول دیں کہ آپؐ کو شرمندگی اور غم کا سامنا کرنا پڑے۔ (اسراء 17:31) فرمایا۔ لوگ تو تم سے سوال کریں گے تو تمہاری معذرت قبول نہ کریں گے جب تم سب مال انہیں دے دوگے تو یقیناً مالی طور پر پریشان ہو جاوگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث کی تصدیق کتاب خدا کرتی ہے اور کتاب خدا کی تصدیق اسکے اھل مومنین کرتے ہیں اور فرمایا (ابوعبداللہ علیہ السلام نے) ابو بکر کو اسکی موت کے وقت کہا گیا کہ وصیت کرو تو اس نے کہا میں پانچویں حصے کی بارے میں وصیت کرتا ہوں اور پانچواں حصہ بہت ہے یقیناً اللہ عَزّوَجَلَّ بے شک پانچویں حصے سے راضی ہوتا ہے پس اس نے پانچویں حصے کی وصیت کی جبکہ اللہ عَزّوَجَلَّ نے تو موت کے وقت اس کیلئے تیسرا حصہ مقرر کیا تھا اگر اسے خبر ہوتی کہ تیسرا حصہ

اس کیلئے اچھا ہے تو اسکی وصیت کرتا۔ پھر تم لوگ جنکے فضل و زہد سے اچھی طرح واقف ہو سلمانؓ اور ابو ذرؓ ہیں جہاں تک سلمانؓ کی بات ہے تو جب ان کے پاس مال آتا تھا تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق پہلے اپنا نان نفقہ جدا کرتے اور پھر باقی حقداروں کو عطا کر دیتے تھے سلمانؓ سے کہا گیا اے ابا عبد اللہ آپ تو بہت زاہد آدمی ہیں پھر بھی یہ کرتے ہیں (نان نفقہ رکھتے ہیں) حالانکہ تم نہیں جانتے کہ آج مر وگے یا کل تو سلمانؓ جواباً فرماتے تھے تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم جسطرح میرے فنا ہونے کا خوف رکھتے ہو اسی طرح میری بقاء کی امید کیوں نہیں رکھتے اے جاہلو! کیا تم نہیں جانتے کہ انسان کے پاس ایسا کچھ نہ ہو کہ جس پر زندہ رہنے کیلئے اعتماد کرے تو نفس اسے بغاوت پر اکساتا ہے اور جب اس کی معیشت کو دیکھتا ہے تو اطمینان میں رہتا ہے۔ اور جہاں تک ابو ذرؓ کی بات ہے تو ان کے پاس اونٹ اور بکریاں تھیں وہ انکا دودھ دوہتے تھے اور جب ان کے اہل خانہ کو گوشت کی طلب ہوتی یا ان کے پاس مہمان آتا یا وہ لوگ جو ان کو پانی مہیا کرتے تھے ان کیلئے جانور ذبح کرتے تھے اھل الماء کو دیکھتے کہ جو انکے ساتھ غربا ہوتے تھے تو ان کیلئے اونٹنی نحر کرتے یا بھیڑ بکری ذبح کرتے اس قدر کہ ان کی گوشت کی طلب پوری ہو جائے اور گوشت ان میں تقسیم کرتے اور خود انکی طرح ایک برابر کا حصہ لیتے کسی سے زیادہ نہیں لیتے تھے ان لوگوں سے زیادہ زاہد کون ہو سکتا ہے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جو کسی اور کے بارے میں نہ کہا جبکہ ان کی حالت تو یہاں تک پہنچی تھی کہ ان کی ملکیت میں کچھ نہ بچا ہو جبکہ تم لوگوں کو انکے اموال و اشیاء پھینک کر ضائع کر دینے کا حکم دیتے ہو حالانکہ وہ انکے ذریعے اپنے اور اپنے عیال پر صرف کرتے تھے۔

جان لو اے گروہ میںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے اپنے آبا علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا "مجھےؐ مومن سے زیادہ کسی شئے سے تعجب نہیں ہوتا کہ مومن اگر اپنے جسم کو اس دنیا میں قینچیوں کے ساتھ کاٹ ڈالے تو اس کے لئے بھلائی ہے اور اگر زمین کے مشارق و مغارب کا مالک بنا دیا جائے تو بھی اس کیلئے بہتر ہے اور جو کچھ اللہ عَزّ و جَلَّ اس کے ساتھ کرے اس کیلئے بہتر ہے اے کاش آج جس کی تشریح کر رہا ہوں یا تمھیں مزید بتا رہا ہوں وہ تم میں اثر کر جائے کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ عَزّ و جَلَّ نے ابتدا امر میں مومنین پر فرض کیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک دس مشرکین کے ساتھ لڑے اور اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ ان کو پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑا ہو اور جو ان کو پیٹھ دکھائے اس روز تو اس کا پیٹ آگ سے بھرا جائے گا پھر اللہ عَزّ و جَلَّ نے مومنین کے حال پر رحم کھاتے ہوئے تخفیف فرمائی پھر یہ ہو گیا کہ مومنین میں سے ہر شخص دو مشرکین سے لڑے پس دو کے حکم نے دس کے حکم کو منسوخ کر دیا مجھےؑ بتاؤ تم کیا کہتے ہو؟ ان قاضیوں کے بارے میں کہ جو تم میں سے کسی ایک کے خلاف اسکی بیوی کے نفقہ کا فیصلہ دیتے ہیں جب کہ تم کہو کہ میں زاہد ہوں میرے پاس تو کوئی شے نہیں اگر تم کہو کہ انہوں نے تم سے ظلم کی نسبت دی تو تم کو اھل اسلام نے ظالم کہا اور اگر تم کہو کہ قاضیوں نے عدل کیا تو تم اپنے نفسوں کو ملامت کرو اور موت کے وقت مسکین پر ثلث سے زیادہ صدقہ کرنے والے کی تم مذمت کرو گے۔

مجھےؑ بتاؤ کہ اگر تمام لوگ جسطرح کہ تم چاہتے ہو زاہد ہو جائیں اور انہیں دوسروں کے اموال میں کوئی حاجت نہ رہے تو بتاؤ کفارات ایمان و نذر کن پر تصدق کئے جائیں اور واجب صدقات جیسے سونے، چاندی، کھجور، انگور کی زکوٰۃ اور ہر وہ شے کہ زکوٰۃ جسکی واجب ہے جیسے اونٹ، گائے، اور بھیڑ بکریاں وغیرہ کس پر تصدق کئے جائیں جس طرح کہ تم کہتے ہو کہ کوئی بھی دنیاوی چیز کو اپنے پاس نہ رکھے بلکہ اسے آگے بھیج دے۔ چاہے تم کو اس کی اشد ضرورت ہی کیوں نہ ہو

کتنا بر اراستہ ہے جسکی طرف تم چل نکلے ہو اور تم نے لوگوں کو بھی اس پر لگا دیا ہے یہ سب تمھاری جہالت کے سبب ہے تم جاہل ہو اللہ عَزّ و جَلَّ کی کتاب اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اسؐ کی ان احادیث سے کہ جن کی تصدیق اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب کرتی ہے۔ کیونکہ تم نے اپنی جہالت سے انہیں رد کر دیا ہے اور تم نے ترک کر دیا ہے قرآن کی تفسیر کے غرائب اور نہ دیکھا ناسخ و منسوخ محکم و متشابہ اور امر و نہی میں سے مجھےؑ

بتاؤ کہ تمھارا سلیمانؑ بن داؤ علیہ السلام کے بارے میں کیا نظریہ ہے کیونکہ انہوںؑ نے تو اللہ سے ایسے ملک (حکومت) کا سوال کیا تھا جو انؑ کے بعد کسی کو نہ ملے پس اللہ جل اسمہ نے ان کو عطا فرمائی اور سلیمانؑ بن داؤد علیہ السلام حق کہتے تھے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے پھر اس میں نہیں ملا کہ اللہ عزّو جلّ نے انؑ کی مذمت فرمائی ہو اور نہ ہی مومنین میں سے کسی ایک نے اور اس سے پہلے تم داؤد نبی علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو انؑ کی حکومت بھی تھی اور وہؑ سخت بادشاہ بھی تھے پھر یوسف نبی علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ انہوںؑ نے تو مصر کے بادشاہ کو فرمایا مجھےؑ زمین کے خزانے سونپ دے میںؑ حفاظت کرنے والا اور جاننے والا ہوں (یوسف 12:56) پھر اس کا جو بنا سو بنا اور یوسف نبی علیہ السلام نے سارے ملک کی یمن تک مملکت سنبھال لی اور اس قحط کے سبب کہ جو لوگوں کو آن پڑا سارے لوگ آپؑ ہی سے کھانے لے جاتے تھے اور جناب یوسفؑ حق کہتے اور حق پر عمل کرتے تھے ہمیں کوئی ایک بھی نہیں ملا جو اسؑ کو انکا عیب جانتا ہو اے لوگو اللہ عزّو جلّ نے مومنین کیلئے جو آداب مقرر کئے ہیں وہ آداب سیکھو اور فقط اللہ کے امر و نہی پر اعتقاد کرو اور جو تم نہیں جانتے اور وہ تم پر مشتبہ ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو علم ان کے اھل کیلئے چھوڑ دو تجارت کرو اور اللہ سے معذرت کرو اور قرآن کے ناسخ و منسوخ محکم و متشابہ اور حلال حرام کے طالب علم بن جاؤ یہ تمھیں اللہ کے قریب اور جہالت سے دور کر دے گا۔ اور جہالت کو انکے اھل کیلئے چھوڑ دو کیونکہ صاحبان جہالت بہت زیادہ اور اہل علم بہت تھوڑے ہیں اور اللہ عزّو جلّ نے فرمایا ہے ہر صاحب علم سے زیادہ ایک صاحبِ علم موجود ہے (یوسف 12:76)

# باب مَعْنَى الزُّهْدِ (زھد کا معنی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَيْحَكَ حَرَامَهَا فَتَنَكَّبْهُ

1۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی "دنیا کا زہد کیا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسکے حرام سے پرہیز کرو"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَهْمِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِإِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لَا تَحْرِيمِ الْحَلَالِ بَلِ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے جہم بن الحکم سے اس نے اسماعیل بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا دنیا میں زہد یہ نہیں ہے کہ مال ضائع کر دیا جائے اور نہ ہی حلال کو حرام کرنا زہد ہے جبکہ زہد یہ ہے کہ جو تمھارے ہاتھ میں ہے اس پر خدا کے ہاتھ میں چیزوں سے زیادہ بھروسہ نہ کرو۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ وَ شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ وَ الْوَرَعُ عَنْ كُلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے معروف بن خربوذ سے اس نے ابی طفیل سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ دنیا میں زہد امیدوں کا چھوٹا ہونا ہر نعمت کا شکر ادا کرنا اور اللہ عزّو جلّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا ہے

# باب الِاسْتِعَانَةِ بِالدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ (دنیاکے ذریعہ آخرت کیلئے مدد حاصل کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى تَقْوَى اللَّهِ الْغِنَى .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تقویٰ کیلئے سب سے زیادہ مددگار اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً رِضْوَانُ اللَّهِ وَ الْجَنَّةُ فِي الْآخِرَةِ وَ الْمَعَاشُ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ فِي الدُّنْيَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے قول "ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ" کے بارے میں روایت کی ہے کہ اللہ کی رضا اور جنت آخرت کی حسنہ اور معیشت وحسن خلق دنیا کی حسنہ ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قِيلَ لَهُ مَا بَالُ أَصْحَابِ عِيسَى ( **عليه السلام** ) كَانُوا يَمْشُونَ عَلَى الْمَاءِ وَ لَيْسَ ذَلِكَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ عِيسَى ( **عليه السلام** ) كُفُوا الْمَعَاشَ وَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ابْتُلُوا بِالْمَعَاشِ .

3۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے، اس نے علی بن معلی سے، اس نے قاسم بن محمد سے اس نے مرفوعاً ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی آپ علیہ السلام کو عرض کیا گیا کہ کیا وجہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ پانی پر چلتے تھے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ایسے نہ تھے فرمایا اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی معیشت میں خود کفیل تھے جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو معاش کے ذریعے آزمایا گیا۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْغِنَى فِي الدُّنْيَا وَ الْعَافِيَةَ وَ فِي الْآخِرَةِ الْمَغْفِرَةَ وَ الْجَنَّةَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے عبدالاعلی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے اس دنیا میں ثروت، ضرورت کے مطابق وسائل اور عافیت اور آخرت میں مغفرت وجنت طلب کرو۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا خَيْرَ فِي مَنْ لَا يُحِبُّ جَمْعَ الْمَالِ مِنْ حَلَالٍ يَكُفُّ بِهِ وَجْهَهُ وَ يَقْضِي بِهِ دَيْنَهُ وَ يَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابی عبداللہ سے اس نے عبدالرحمن بن محمد سے اس نے حارث بن بہرام سے اس نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے کی میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا اسمیں کوئی بھلائی نہیں جو مال کو اس لئے جمع کرنا اچھا نہ سمجھتا ہو کہ اس سے اپنی حالت بہتر کرے اور اس سے اپنے فرض کو ادا کرے اور صلہ رحمی کرے۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ فِي وَصِيَّتِهِ لِلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ اسْتَعِينُوا بِبَعْضِ هَذِهِ عَلَى هَذِهِ وَ لَا تَكُونُوا كُلُولًا عَلَى النَّاسِ .

6-۔ حسین بن محمد نے جعفر بن محمد سے اس نے قاسم بن ربیع سے اسکی مفضل بن عمر کو وصیت سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے تھے اس دنیا میں بعض وسائل کے ذریعے دوسرے بعض امور پر مدد حاصل کرو اور لوگوں پر اپنا بوجھ مت ڈالو۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْخَزْرَجِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَلْعُونٌ مَنْ أَلْقَى كَلَّهُ عَلَى النَّاسِ .

7۔ علی بن محمد بن بُنْدَار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے ابی لخزرج انصاری سے اس نے علی بن غراب سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو اپنا بوجھ دوسرے لوگوں پر ڈالے۔

8- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ ذَرِيحِ بْنِ يَزِيدَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ .

8۔ اس نے احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ذریح بِن یَزِیدَ الْمُحَارِبِی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا آخرت کیلئے بہترین مددگار دنیا ہے۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْآخِرَةِ الدُّنْيَا .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ذریح الْمُحَارِبِی سے روایت کی ہے کہ دنیا آخرت کیلئے بہترین مددگار ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ اللَّهِ إِنَّا لَنَطْلُبُ الدُّنْيَا وَ نُحِبُّ أَنْ نُؤْتَاهَا فَقَالَ تُحِبُّ أَنْ تَصْنَعَ بِهَا مَا ذَا قَالَ أَعُودُ بِهَا عَلَى نَفْسِي وَ عِيَالِي وَ أَصِلُ بِهَا وَ أَتَصَدَّقُ بِهَا وَ أَحُجُّ وَ أَعْتَمِرُ فَقَالَ ( **عليه السلام** ) لَيْسَ هَذَا طَلَبَ الدُّنْيَا هَذَا طَلَبُ الْآخِرَةِ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے عبداللہ ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی اللہ عزّوجلّ کی قسم ہم دنیا کے بہت طالب ہیں اور ہمیں پسند ہے کہ ہمیں دنیا ملے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کے ذریعے کیا کرنا چاہتے ہو اس نے کہا اسکے ذریعے اپنی جان اور اپنے عیال پر خرچ کروں گا صلہ رحمی کروں گا اس کے ذریعے صدقہ کروں گا حج کروں گا عمرہ کروں گا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ دنیا کی نہیں آخرت کی طلب ہے۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) غِنًى يَحْجُزُكَ عَنِ الظُّلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَقْرٍ يَحْمِلُكَ عَلَى الْإِثْمِ .

**11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایاثروت جو تمھیں ظلم سے روکتی ہے اچھی ہے فقر سے کہ جو تمھیں گناہ پر اکساتی ہے۔**

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يُصْبِحُ الْمُؤْمِنُ أَوْ يُمْسِي عَلَى ثُكْلٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُصْبِحَ أَوْ يُمْسِيَ عَلَى حَرَبٍ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْحَرَبِ .

**12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایامومن کا صبح وشام روتے پیٹتے گزارنا اپنے پیاروں کے مرنے پر اس سے اچھاہے کہ وہ صبح شام جہاد میں بسر کرے۔میں جنگ سے اللہ کی پناہ چاہتاہوں۔**

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بَارِكْ لَنَا فِي الْخُبْزِ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ فَلَوْ لَا الْخُبْزُ مَا صَلَّيْنَا وَ لَا صُمْنَا وَ لَا أَدَّيْنَا فَرَائِضَ رَبِّنَا .

**13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابی البختری سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایااللہ عزّوجلّ سے دعا کرو کہ ہمارے رزق میں برکت عطا فرمااور ہمیں رزق سے محروم نہ کر۔بغیر رزق کے تو نہ تم نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ ہی اپنے رب کے فرائض ادا کرسکتے ہو**

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى طَلَبِ الْآخِرَةِ .

**14۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی حمسی سے اس نے کسی مرد سے روایت کی ہے کہ أَبِي جَعْفَرٍعلیہ السلام نے فرمایاطلب آخرت کیلئے دنیا بہترین مدد گارہے۔**

15- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ .

**15۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے ذریح الْمُحَارِبِي سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایادنیاآخرت کیلئے بہترین مدد گارہے۔**

# بَابُ مَا يَجِبُ مِنَ الِاقْتِدَاءِ بِالْأَئِمَّةِ ( عليهم السلام ) فِي التَّعَرُّضِ لِلرِّزْقِ

## (طلب رزق میں آئمہ علیہما السلام کی اقتداء میں جو چیز واجب ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ كَانَ يَقُولُ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) يَدَعُ خَلَفاً أَفْضَلَ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ ابْنَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِظَهُ فَوَعَظَنِي فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ وَعَظَكَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ فَلَقِيَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ كَانَ رَجُلًا بَادِناً ثَقِيلًا وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى غُلَامَيْنِ أَسْوَدَيْنِ أَوْ مَوْلَيَيْنِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاخِ قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا أَمَا لَأَعِظَنَّهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ بِنَهْرٍ وَ هُوَ يَتَصَابُّ عَرَقاً فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاخِ قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا أَ رَأَيْتَ لَوْ جَاءَ أَجَلُكَ وَ أَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فَقَالَ لَوْ جَاءَنِي الْمَوْتُ وَ أَنَا عَلَى هَذِهِ الْحَالِ جَاءَنِي وَ أَنَا فِي [طَاعَةٍ مِنْ] طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَكُفُّ بِهَا نَفْسِي وَ عِيَالِي عَنْكَ وَ عَنِ النَّاسِ وَ إِنَّمَا كُنْتُ أَخَافُ أَنْ لَوْ جَاءَنِي الْمَوْتُ وَ أَنَا عَلَى مَعْصِيَةٍ مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَقُلْتُ صَدَقْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَرَدْتُ أَنْ أَعِظَكَ فَوَعَظْتَنِي .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے انہوں نے ایک ساتھ ابن ابی عمیر سے اس نے عبدالرحمن بن الحجاج سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ محمد بن المنکدر نے کہا کہ میں نے علیؑ ابن الحسین علیہ السلام کے فرزندوں میں سے انؑ کے فرزند محمدؑ بن علی علیہ السلام سے زیادہ افضل کسی کو نہیں دیکھا میں نے ارادہ کیا کہ انکو وعظ کروں تو انہوںؑ نے مجھے وعظ فرمایا اسکے دوستوں نے پوچھا کس چیز کے ذریعے وعظ فرمایا اس نے کہا میں ایک دن عین گرمی کے وقت مدینے کے بعض نواحی علاقے کی طرف گیا تو میرا سامنا محمدؑ بن علی علیہ السلام سے ہوا وہ فربہی مائل شخص تھے اور انہوںؑ نے دو غلاموں کا سہارا لیا ہوا تھا میں نے اندر ہی اندر کہا سبحان اللہ قریش کے سرداروں میں سے سردارؑ اس گرمی کے وقت میں اس حالت میں بھی طلب دنیا کے لئے چل رہا ہے میں اسے ضرور وعظ کروں گا میں ان کے قریب گیا اور انہیں سلام کیا انہوںؑ نے جواب دیا در حالانکہ وہؑ پسینے میں شرابور تھے میں نے کہا اللہ آپؑ کے احوال کی اصلاح کرے۔ آپؑ قریش کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ ہیں۔ آپؑ اس وقت اس حالت میں بھی طلب دنیا میں مصروف ہیں آپ کیا کہتے ہیں کہ اگر اس حالت میں آپ پر اجل (موت) آجائے تو آپؑ کیا کریں گے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس حالت میں موت آتی ہے تو مجھےؑ آجائے کیونکہ میںؑ اطاعت خداوندی میں ہوں اپنیؑ جان اور اپنےؑ عیال کو تم سے اور لوگوں سے بچا رہا ہوں اور بے شک تمھیں خوف یہ تھا اگر موت آئے تو میںؑ معصیت خداوندی میں ہوں؟ میں نے عرض کی ”اللہ آپ علیہ السلام پر رحم کرے آپ علیہ السلام نے سچ فرمایا میرا ارادہ تھا کہ آپؑ کو وعظ کروں مگر آپ علیہ السلام نے مجھے اچھی نصیحت فرمائی۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَضْرِبُ بِالْمَرِّ وَ يَسْتَخْرِجُ الْأَرَضِينَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَمَصُّ النَّوَى بِفِيهِ وَ يَغْرِسُهُ فَيَطْلُعُ مِنْ سَاعَتِهِ وَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلُوكٍ مِنْ مَالِهِ وَ كَدِّ يَدِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے شریف بن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام بیلچے سے زمین میں جگہ بناتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دہن اقدس سے بیج کو (گٹھلی کو) تر کرتے اور اسے بو دیتے چنانچہ وہ ایک گھنٹہ میں ہی اُگ آتا تھا امیر المومنین علیہ السلام نے اپنےؑ مال سے ایک ہزار غلاموں کو آزاد کرایا اور جن کے حصول کیلئے آپ علیہ السلام نے اپنیؑ خون پسینے کی کمائی استعمال کی تھی۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ حَالُكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَرَابَتُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَنْتَ تُجْهِدُ لِنَفْسِكَ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ فَقَالَ يَا عَبْدَ الْأَعْلَى خَرَجْتُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لِأَسْتَغْنِيَ عَنْ مِثْلِكَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے عبداللہ بن دھقان سے اس نے درست سے اس نے آل سام کے غلام عبدالاعلی سے روایت کی ہے کہ مجھے مدینہ کے ایک راستے پر ابو عبداللہ علیہ السلام ملے اس دن میں جو کہ انتہائی گرم دن تھا۔ تو میں نے عرض کی آپؑ پر قربان جاؤں آپ کی عنداللہ منزلت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت ہے اس کے باوجود بھی آپؑ اس جیسے گرم دن میں اپنے لئے کوشش میں لگے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عبدالاعلی میں طلب رزق کے لئے نکلا ہوں تاکہ تیری طرح کے لوگوں کا محتاج نہ بن جاؤں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ وَ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلُوكٍ مِنْ كَدِّ يَدِهِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے سیف بن عمیرۃ سے، اس نے سلمہ صاحب السابری سے اس نے ابی اسامہ زَید الشَّحام سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے ایک ہزر غلام آزاد کرائے۔

5- أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى دَاوُدَ ( **عليه السلام** ) أَنَّكَ نِعْمَ الْعَبْدُ لَوْ لَا أَنَّكَ تَأْكُلُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَ لَا تَعْمَلُ بِيَدِكَ شَيْئاً قَالَ فَبَكَى دَاوُدُ ( **عليه السلام** ) أَرْبَعِينَ صَبَاحاً فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى الْحَدِيدِ أَنْ لِنْ لِعَبْدِي دَاوُدَ فَأَلَانَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْحَدِيدَ فَكَانَ يَعْمَلُ كُلَّ يَوْمٍ دِرْعاً فَيَبِيعُهَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَعَمِلَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّينَ دِرْعاً فَبَاعَهَا بِثَلَاثِمِائَةٍ وَ سِتِّينَ أَلْفاً وَ اسْتَغْنَى عَنْ بَيْتِ الْمَالِ .

5۔ احمد بن ابی عبداللہ نے شریف بن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرۃ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ نے داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی تمؑ اچھے بندے ہو مگر یہ کہ تمؑ بیت المال سے کھاتے ہو اور اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہیں کرتے ہو فرمایا پس داؤد علیہ السلام چالیس دن تک روتے رہے تو اللہ عزّوجلّ نے لوہے کو وحی فرمائی کہ تو میرے بندے داؤد علیہ السلام کیلئے نرم ہو جا پس اللہ عزّوجلّ نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم فرمایا تو وہؑ ہر روز ایک ذرہ بناتے تھے اور اسے ہزار درہم میں فروخت کرتے تھے پس انہوں نے کام کیا اور تین سو ساٹھ ذرہیں بنائیں اور ان کو تین لاکھ ساٹھ ہزار میں فروخت کر کے بیت المال سے بے نیاز ہو گئے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَقِيَ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) وَ تَحْتَهُ وَسْقٌ مِنْ نَوًى فَقَالَ لَهُ مَا هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ تَحْتَكَ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفِ عَذْقٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَغَرَسَهُ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُ نَوَاةٌ وَاحِدَةٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارہ سے رویت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ علیہ السلام کے نیچے کھجور کی گٹھلیوں کا ایک ڈھیر پڑا تھا اس نے عرض کی اے امیر المومنین علیہ السلام آپ علیہ السلام کے نیچے کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ایک لاکھ کھجور کے پھل دار درخت انشاء اللہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا پس امیر المومنین علیہ السلام نے ان کو بویا اور ان میں سے ایک گٹھلی بھی خراب نہ ہوئی (یعنی سب اُگ گئیں)۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ عَمَّارٍ السِّجِسْتَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَضَعَ حَجَراً عَلَى الطَّرِيقِ يَرُدُّ الْمَاءَ عَنْ أَرْضِهِ فَوَ اللَّهِ مَا نَكَبَ بَعِيراً وَ لَا إِنْسَاناً حَتَّى السَّاعَةِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابی المغرا سے اس نے عمار سجستانی سے اسنے ابو عبداللہ علیہ السلام سے آپؑ نے اپنے باباعلیہ السلام سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زمین سے پانی پلٹانے کے لئے ایک پتھر راستے میں رکھا اللہ کی قسم اس پتھر کو نہ کسی انسان اور نہ کسی جانور نے کچھ عرصے تک ہٹایا۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَسَأَلَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ مَا فَعَلَ فَقُلْتُ صَالِحٌ وَ لَكِنَّهُ قَدْ تَرَكَ التِّجَارَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَمَلُ الشَّيْطَانِ ثَلَاثاً أَ مَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) اشْتَرَى عِيراً أَتَتْ مِنَ الشَّامِ فَاسْتَفْضَلَ فِيهَا مَا قَضَى دَيْنَهُ وَ قَسَمَ فِي قَرَابَتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ يَقُولُ الْقُصَّاصُ إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَكُونُوا يَتَّجِرُونَ كَذَبُوا وَ لَكِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَدَعُونَ الصَّلَاةَ فِي مِيقَاتِهَا وَ هُوَ أَفْضَلُ مِمَّنْ حَضَرَ الصَّلَاةَ وَ لَمْ يَتَّجِرْ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ علیہ السلام نے ہم سے محمد بن مسلم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا کرتا ہے میں نے عرض کی نیک ہے مگر اس نے تجارت ترک کر دی آپ علیہ السلام نے فرمایا شیطان کا عمل ہے اور آپ علیہ السلام نے یہ تین مرتبہ فرمایا کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شام سے غذا لدے اونٹ لا کر بیچے اور منافع ہوا تو اس میں سے اپنا قرض ادا کیا اور اپنے قرابتداروں میں تقسیم فرمائے اللہ نے فرمایا وہ اشخاص کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی (نور 24:36) جبکہ قصہ خواں کہتے ہیں کہ فلاں قوم نے تجارت نہیں کی اور جھوٹ بولتے ہیں دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے نماز کو اسکے اوقات میں نہیں چھوڑا اور یہ افضل ہے اس سے کہ جس نے نماز ادا کی مگر تجارت نہ کی۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَانَ يَخْرُجُ وَ مَعَهُ أَحْمَالُ النَّوَى فَيُقَالُ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا مَعَكَ فَيَقُولُ نَخْلٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَيَغْرِسُهُ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُ وَاحِدَةٌ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اسنے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام باہر نکلے تو انؑ کے ساتھ گٹھلیوں کی ایک تھیلی تھی تو آپ علیہ السلام کو عرض کی گئی کہ یہ آپ علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے اے ابو الحسن علیہ السلام، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا باغیچہ ہے کھجوروں کا، آپ علیہ السلام نے انکو بویا اور ان میں سے ایک بھی خراب نہ ہوا۔

10- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَعْمَلُ فِي أَرْضٍ لَهُ قَدِ اسْتَنْقَعَتْ قَدَمَاهُ فِي الْعَرَقِ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَيْنَ الرِّجَالُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ قَدْ عَمِلَ بِالْيَدِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي فِي أَرْضِهِ وَ مِنْ أَبِي فَقُلْتُ لَهُ وَ مَنْ هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ آبَائِي ( **عليهم السلام** ) كُلُّهُمْ كَانُوا قَدْ عَمِلُوا بِأَيْدِيهِمْ وَ هُوَ مِنْ عَمَلِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الصَّالِحِينَ .

10۔ سہل بن زیاد نے جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین میں کام کر رہے تھے اور آپ علیہ السلام کے پیر پسینے سے غرق تھے میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ کسی آدمی سے کرا لیتے۔ فرمایا! اے علی جو مجھؑ سے بہتر تھے انہوں نے بھی اپنی زمین میں اپنے ہاتھ سے کام کیا ان میں سے میرےؑ باباعلیہ السلام بھی

ہیں۔ میں نے عرض کی "اور کون ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام اور میرے آباء علیہم السلام سب نے اپنے ہاتھ سے کام کیا کیونکہ یہ انبیاءؑ مرسلینؑ اوصیاءؑ اور صالحینؑ کا عمل ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ إِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ بِيَدِهِ مِسْحَاةٌ وَ هُوَ يَفْتَحُ بِهَا الْمَاءَ وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ شِبْهُ الْكَرَابِيسِ كَأَنَّهُ مَخِيطٌ عَلَيْهِ مِنْ ضِيقِهِ .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن سنان سے اس نے اسماعیل بن جابر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا درحالیکہ وہ اپنے ایک باغ میں تھے انکےؑ ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا جس سے پانی کھول رہے تھے اور انہوںؑ نے کھدر جیسی قمیض جو کہ تنگ سلی تھی پہنی ہوئی تھی۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَبِي أَلْفاً وَ سَبْعَمِائَةِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ اتَّجِرْ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لِي رَغْبَةٌ فِي رِبْحِهَا وَ إِنْ كَانَ الرِّبْحُ مَرْغُوباً فِيهِ وَ لَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِيَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ مُتَعَرِّضاً لِفَوَائِدِهِ قَالَ فَرَبِحْتُ لَهُ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ رَبِحْتُ لَكَ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ قَالَ فَفَرِحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بِذَلِكَ فَرَحاً شَدِيداً فَقَالَ لِي أَثْبِتْهَا فِي رَأْسِ مَالِي قَالَ فَمَاتَ أَبِي وَ الْمَالُ عِنْدَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَكَتَبَ عَافَانَا اللَّهُ وَ إِيَّاكَ إِنَّ لِي عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ أَلْفاً وَ ثَمَانَمِائَةِ دِينَارٍ أَعْطَيْتُهُ يَتَّجِرُ بِهَا فَادْفَعْهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِي كِتَابِ أَبِي فَإِذَا فِيهِ لِأَبِي مُوسَى عِنْدِي أَلْفٌ وَ سَبْعُمِائَةِ دِينَارٍ وَ اتُّجِرَ لَهُ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سِنَانٍ وَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ يَعْرِفَانِهِ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے محمد بن عذافر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے باپ کو ایک ہزار سات سو دینار عطا فرمائے اور اسے فرمایا کہ تجارت کرو اور فرمایا اگرچہ اسکا نفع مرغوب ہے مگر پھر بھی مجھے نفع میں کوئی دلچسپی نہیں میں تو فقط یہ چاہتا ہوں کہ اللہ عزّ و جلّ مجھےؑ اسکے فائدے حاصل کرنے والوں میں دیکھے کہا کہ میں نے اسمیں ایک سو دینار کا نفع پایا اور آپ علیہ السلام سے ملاقات کی اور عرض کی میں نے ایک سو دینار کا نفع آپ علیہ السلام کیلئے حاصل کیا ہے تو آپ علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اسے میرےؑ اصل مال میں شامل کرو۔ راوی نے کہا اسکے بعد میرا باپ مر گیا جبکہ مال اسی کے پاس ہی تھا تب ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا خدا ہمیںؑ اور تم کو عافیت میں رکھے میرےؑ ابو محمد کے پاس ایک ہزار آٹھ سو دینار تھے جو کہ میںؑ نے اسے تجارت کرنے کیلئے دیئے تھے پس تم وہ سب عمر ابن یزید کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ کی کتاب میں لکھا پایا ابو موسیٰ (ابو عبداللہ) علیہ السلام کے میرے ذمے ایک ہزار سات سو دینار تھے اور اسمیں میں سو دینار تجارت سے نفع کیا اس پر عبداللہ بن سنان اور عمر بن یزید گواہ ہیں۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَمِيلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ بِيَدِهِ مِسْحَاةٌ وَ عَلَيْهِ إِزَارٌ غَلِيظٌ يَعْمَلُ فِي حَائِطٍ لَهُ وَ الْعَرَقُ يَتَصَابُّ عَنْ ظَهْرِهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَعْطِنِي أَكْفِكَ فَقَالَ لِي إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَتَأَذَّى الرَّجُلُ بِحَرِّ الشَّمْسِ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سیلمان سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ مجھے بتایا جمیل بن صالح نے اس نے عمرو شیبانی سے سنا۔ اس نے کہا! میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو دیکھا انؑ کے ہاتھ میں بیلچہ تھا وہؑ اپنے باغیچے میں کام کر رہے تھے اور انہوںؑ نے موٹا لباس پہنا ہوا تھا پسینہ انؑ کی پشت سے بہہ رہا تھا۔ میں نے عرض کی میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ مجھے دیجیے میں آپؑ کی جگہ کام کرتا ہوں۔ مجھے فرمایا! مجھےؑ پسند ہے کہ انسان کو طلب معیشت کیلئے سورج کی گرمی سے اذیت پہنچے۔

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنِّي لَا أُحْسِنُ أَنْ أَعْمَلَ عَمَلًا بِيَدِي وَ لَا أُحْسِنُ أَنْ أَتَّجِرَ وَ أَنَا مُحَارَفٌ مُحْتَاجٌ فَقَالَ اعْمَلْ فَاحْمِلْ عَلَى رَأْسِكَ وَ اسْتَغْنِ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ حَمَلَ حَجَراً عَلَى عَاتِقِهِ فَوَضَعَهُ فِي حَائِطٍ لَهُ مِنْ حِيطَانِهِ وَ إِنَّ الْحَجَرَ لَفِي مَكَانِهِ وَ لَا يُدْرَى كَمْ عُمْقُهُ إِلَّا أَنَّهُ ثَمَّ [بِمُعْجِزَتِهِ] .

14۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے،اس نے ابن ابی عمیر سے،اس نے عمر بن اذینہ سے،اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا پسند نہیں اور نہ ہی مجھے تجارت اچھی لگتی ہے میں محروم و محتاج ہو گیا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کام کرو اور اپنا بوجھ اپنے سر لو اور لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پشت پر پتھر اٹھایا اور اسے اپنے باغوں میں سے ایک باغ کی دیوار میں لگایا اور وہ پتھر کہ جس کے بارے میں تمہیں معلوم نہیں کہ کتنا وزنی ہے ابھی تک اپنی جگہ پر موجود ہے۔

15- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنِّي لَأَعْمَلُ فِي بَعْضِ ضِيَاعِي حَتَّى أَعْرَقَ وَ إِنَّ لِي مَنْ يَكْفِينِي لِيَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنِّي أَطْلُبُ الرِّزْقَ الْحَلَالَ .

15۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے روایت کی ہے کہ اس نے حسین بن سعید سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام کو فرماتے سنا میں اپنی بعض زرعی زمینوں میں اتنا کام ضرور کرتا ہوں کہ مجھے پسینہ آجائے اس کے باوجود کہ کام کرنے والے میسر ہیں لیکن صرف اس لیے کہ اللہ عزّ و جلّ مجھے حصولِ رزق کیلئے محنت کرتا ہوا پائے۔

16- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) سَبْعَمِائَةِ دِينَارٍ وَ قَالَ يَا عُذَافِرُ اصْرِفْهَا فِي شَيْءٍ أَمَا عَلَى ذَاكَ مَا بِي شَرَهٌ وَ لَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُتَعَرِّضاً لِفَوَائِدِهِ قَالَ عُذَافِرٌ فَرَبِحْتُ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَقُلْتُ لَهُ فِي الطَّوَافِ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ رَزَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَقَالَ أَثْبِتْهَا فِي رَأْسِ مَالِي .

16۔ علی بن محمد نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن عذافر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے سات سو دینار بھیجے اور فرمایا اے عذافر! ان کو کسی کام (تجارت) میں لگا دو اسمیں کوئی برائی نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا مجھے اسکے فوائد کا طالب پائے عذافر نے کہا میں نے اس میں سو دینار کا نفع حاصل کیا تو میں نے راستے میں آپ علیہ السلام سے عرض کی آپ پر قربان جاؤں اللہ عزّ و جلّ نے اسمیں سو دینار کا رزق دیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکو اصل سرمایہ میں رکھو۔

# باب الْحَثِّ عَلَى الطَّلَبِ وَ التَّعَرُّضِ لِلرِّزْقِ (طلب و تعرض رزق پر ابھارنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ قَالَ لَأَقْعُدَنَّ فِي بَيْتِي وَ لَأُصَلِّيَنَّ وَ لَأَصُومَنَّ وَ لَأَعْبُدَنَّ رَبِّي فَأَمَّا رِزْقِي فَسَيَأْتِينِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَذَا أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں تو بس اپنے گھر ہی میں بیٹھوں گا نماز پڑھوں گا روزے رکھوں گا اور اپنے رب کی عبادت کروں گا اور جہاں تک رزق کی بات ہے تو میرا رب مجھے پہنچائے گا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ ان تین میں سے ایک ہے کہ جنکی دعا قبول نہیں ہوتی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ رَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَيْتَهُ وَ أَغْلَقَ بَابَهُ أَ كَانَ يَسْقُطُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ السَّمَاءِ .

2۔ علی ابن ابرہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے حسن بن عطیہ سے اس نے عمر ابن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے ایسا شخص دیکھا ہے کہ جو اپنے گھر کے اندر داخل ہو اور اپنا دروازہ بند کر لے اور آسمان سے اس پر کوئی چیز گرتی ہو (مطلب ایسا نہیں ہے بلکہ باہر نکل کر کام کرنا پڑتا ہے)۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَيُّوبَ أَخِي أُدَيْمٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذْ أَقْبَلَ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ فَجَلَسَ قُدَّامَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي فِي دَعَةٍ فَقَالَ لَا أَدْعُو لَكَ اطْلُبْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے ادیم بیاع الھروی کے بھائی ایوب سے روایت کی ہے کہ ہم سب ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر بیٹھے تھے کہ العلاء بن کامل آیا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے بیٹھ کر عرض کی دعا کیجیے اللہ عزّ و جلّ سے کے مجھے بغیر کام کے رزق دے۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لئے دعا نہیں کروں گا جاؤ رزق کی طلب میں نکلو جسطرح کہ اللہ عزّ و جلّ نے تمھیں حکم دیا ہے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الشَّعْرَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقِيلَ لَهُ أَصَابَتْهُ الْحَاجَةُ قَالَ فَمَا يَصْنَعُ الْيَوْمَ قِيلَ فِي الْبَيْتِ يَعْبُدُ رَبَّهُ قَالَ فَمِنْ أَيْنَ قُوتُهُ قِيلَ مِنْ عِنْدِ بَعْضِ إِخْوَانِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ اللَّهِ لَلَّذِي يَقُوتُهُ أَشَدُّ عِبَادَةً مِنْهُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابی طالب شعرانی سے اس نے سلیمان بن معلی بن خنیس سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں پوچھا میں انکے پاس تھا آپؑ کو عرض کیا گیا اسے محتاجی نے گھیر لیا ہے فرمایا ان دنوں کیا کر رہا ہے کہا گیا گھر میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کر رہا ہے فرمایا اسکا کھانا کہاں سے آتا ہے کہا گیا اسکے بھائیوں میں سے بعض کے ہاں سے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم جو اس کو کھانا دیتا ہے اس کی عبادت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ طَلَبَ [الرِّزْقَ فِي] الدُّنْيَا اسْتِعْفَافاً عَنِ النَّاسِ وَ تَوْسِيعاً عَلَى أَهْلِهِ وَ تَعَطُّفاً عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کی محتاجی سے بچے اپنے اھل و عیال کی آسانی اور پڑوسیوں پر مہربانی کرنے کیلئے رزق طلب کرے بروز قیامت اللہ سے سامنا اس حال میں کرے گا کہ اسکا چہرہ چودویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہو گا۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكُوفِيِّ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْعِبَادَةُ سَبْعُونَ جُزْءاً أَفْضَلُهَا طَلَبُ الْحَلَالِ

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو خالد کوفی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ابو جعفر علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبادت کے ستر جزو ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل رزق حلال کی طلب ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ هِشَامٍ الصَّيْدَلَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا هِشَامُ إِنْ رَأَيْتَ الصَّفَّيْنِ قَدِ الْتَقَيَا فَلَا تَدَعْ طَلَبَ الرِّزْقِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے اسماعیل بن محمد المنقری سے اس نے حشام صیدلانی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے حشام جب تو دیکھے کہ دو تجارتی قافلے آپس میں مل رہیں ہے تو اس دن طلب رزق کو مت چھوڑنا۔

8- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَقْرِءُوا مَنْ لَقِيتُمْ مِنْ أَصْحَابِكُمُ السَّلَامَ وَ قُولُوا لَهُمْ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَ قُولُوا لَهُمْ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا يُنَالُ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِنِّي وَ اللَّهِ مَا آمُرُكُمْ إِلَّا بِمَا نَأْمُرُ بِهِ أَنْفُسَنَا فَعَلَيْكُمْ بِالْجِدِّ وَ الِاجْتِهَادِ وَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ وَ انْصَرَفْتُمْ فَبَكِّرُوا فِي طَلَبِ الرِّزْقِ وَ اطْلُبُوا الْحَلَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ سَيَرْزُقُكُمْ وَ يُعِينُكُمْ عَلَيْهِ .

8۔ احمد بن عبداللہ نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے صفوان سے اس نے خالد بن نجیح سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں میں جسے ملو اسے سلام پہنچاؤ اور ان کو کہو کہ فلاں بن فلاں نے تم کو سلام بھیجا ہے اور انہیں کہنا تم پر تقویٰ الٰہی واجب ہے اس طرح تم پر اللہ کی مصیبت نہ آئے گی خدا کی قسم میں تمھیں نہیں دیتا کوئی امر (حکم) مگر یہ کہ وہ حکم ہم اپنے آپ کو بھی دیتے ہیں۔ تم پر واجب ہے محنت اور کوشش کرنا اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو چلے جاؤ اور طلب رزق میں سویر کرو رزق حلال تلاش کرو یقیناً اللہ تمھیں رزق حلال دے گا اور اس پر مدد بھی کریگا۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنْ ظَنَنْتَ أَوْ بَلَغَكَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ كَائِنٌ فِي غَدٍ فَلَا تَدَعَنَّ طَلَبَ الرِّزْقِ وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَكُونَ كَلًّا فَافْعَلْ .

9۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے حسین بن احمد سے اس نے شہاب بن عبدربہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا اگر تمھیں گمان ہو یا تم تک خبر پہنچے کہ کل امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہونے والا ہے تو تب بھی تلاش رزق مت چھوڑنا۔

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ أَ يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ النَّمْلَةِ فَإِنَّ النَّمْلَةَ تَجُرُّ إِلَى جُحْرِهَا .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے اس سے کہ جس نے اس سے ذکر کیا اس نے ابان سے اس نے علاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ کیا تم چیونٹی جتنا کرنے سے بھی عاجز ہو چیونٹی بھی اپنے بل تک تجارت کر کے لے جاتی ہے۔

11- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ كُلَيْبٍ الصَّيْدَاوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لِي فِي الرِّزْقِ فَقَدِ الْتَاثَتْ عَلَيَّ أُمُورِي فَأَجَابَنِي مُسْرِعاً لَا اخْرُجْ فَاطْلُبْ .


www.hubeali.com

11۔ سھل بن زیاد نے ھشیم بن ابی مسروق سے اس نے محمد بن عمر بزیع سے ،اس نے احمد بن عائذ سے اس نے کلیب صیداوی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے لئے رزق کی دعا کریں کہ مجھ پر بہت سے امور مشکل ہو گئے ہیں پس آپ علیہ السلام نے فوراً جواب دیا نہیں ! باہر نکلو اور رزق کی تلاش کرو۔

# باب الْإِبْلَاءِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ (طلب رزق میں امتحان)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ الصَّحَّافِ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيُّ شَيْءٍ عَلَى الرَّجُلِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فَقَالَ إِذَا فَتَحْتَ بَابَكَ وَ بَسَطْتَ بِسَاطَكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عبدالرحمن بن حماد سے اس نے زیاد القندی سے اس نے حسین صحاف اس نے سدیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو عرض کی تلاش رزق میں انسان پر کیا واجب ہے فرمایا جب تم اپنا دروازہ کھولو گے اور اپنی تجارت کی اشیاء بچھاؤ گے جو تمھارے اوپر واجب ہے وہ تم نے ادا کر دیا

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الطَّيَّارِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ فَقُلْتُ مَا أَنَا فِي شَيْءٍ قَالَ فَخُذْ بَيْتاً وَ اكْنُسْ فِنَاهُ وَ رُشَّهُ وَ ابْسُطْ فِيهِ بِسَاطاً فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا وَجَبَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَدِمْتُ فَفَعَلْتُ فَرُزِقْتُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن افضال سے اس نے اپنے سے ذکر کرنے والے سے اس نے طیار سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے مجھے فرمایا کیا کر رہے ہو میں نے عرض کی کوئی چیز بھی نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ایک گھر لو اسمیں جھاڑو دو، پانی چھڑکو، اسمیں چٹائی بچھاؤ اور بیچنے والی اشیاء بچھا لیا کرو۔ جب تم نے یہ کر لیا تو جو تم پر واجب ہے وہ تم نے ادا کر دیا میں واپس آیا میں نے ایسا کیا تو مجھے رزق ملا

# باب الْإِجْمَالِ فِي الطَّلَبِ (طلب رزق میں حسن)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا إِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَا تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَسَمَ الْأَرْزَاقَ بَيْنَ خَلْقِهِ حَلَالًا وَ لَمْ يَقْسِمْهَا حَرَاماً فَمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَبَرَ أَتَاهُ اللَّهُ بِرِزْقِهِ مِنْ حِلِّهِ وَ مَنْ هَتَكَ حِجَابَ السِّتْرِ وَ عَجَّلَ فَأَخَذَهُ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ قُصَّ بِهِ مِنْ رِزْقِهِ الْحَلَالِ وَ حُوسِبَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

1) محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابوحمزہ ثمالی سے اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الوداع والے دن جبرائیل امین علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا کہ جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہ کرے پس اللہ سے ڈرو طلب رزق احسن انداز سے کرو تم اپنے آپ کو طلب رزق کے راستے پر یوں نہ لگا دو کہ تم مصیعت خداوندی کے ذریعے بھی اسے طلب کرتے پھر و اللہ عزّوجلّ اپنی مخلوق کے درمیان

حلال رزق تقسیم فرماتا ہے حرام تقسیم نہیں کرتا پس جو اللہ عزّوجلّ کے غضب سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ عزّوجلّ اسے اپنے حلال رزق میں سے عطا فرماتا ہے اور جو حجاب کے پردے کو پھاڑ ڈالے اور جلدی کرے تو وہ رزق کو غیر حلال سے لیتا ہے اور اس کے ذریعے اسکا رزق حلال کم ہوتا ہے اور قیامت کے دن اس سے حساب بھی لیا جائے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا رِزْقَهَا حَلَالًا يَأْتِيهَا فِي عَافِيَةٍ وَ عَرَضَ لَهَا بِالْحَرَامِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ فَإِنْ هِيَ تَنَاوَلَتْ شَيْئاً مِنَ الْحَرَامِ قَاصَّهَا بِهِ مِنَ الْحَلَالِ الَّذِي فَرَضَ لَهَا وَ عِنْدَ اللَّهِ سِوَاهُمَا فَضْلٌ كَثِيرٌ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سْئَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے ابراہیم بن ابی البلاد سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے ہر نفس کیلئے رزق حلال کا حصہ مقرر فرمایا ہے جو اسے عافیت کے ساتھ ملتا ہے اور دوسری طرف سے اس کیلئے حرام تک رسائی بھی ممکن رکھی ہے پس اگر یہ حرام سے کوئی چیز لے تو اللہ نے جو اس کیلئے حلال مقرر فرمایا ہے اسمیں کمی واقع ہوتی ہے اور اللہ کے ہاں تو ان دونوں سے زیادہ فضل بھی ہے اور وہ اللہ کا قول ہے اللہ سے اسکے فضل میں سے سوال کرو (نساء3:37)

3- إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ نَفَثَ فِي رُوعِي رُوحُ الْقُدُسِ أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَ إِنْ أَبْطَأَ عَلَيْهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ تُصِيبُوهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِالطَّاعَةِ .

3۔ ابراہیم بن ابی بلاد نے اپنے باپ سے اس نے صادقین علیہ السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو روح القدس نے میرے قلب پر یہ بات نازل کی ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا کہ جب تک اپنا رزق پورا نہ پالے گا اگرچہ وہ اس میں کتنا ہی تنگ و دو کرے اللہ کے غضب سے ڈرو جو چیز اللہ عزّوجلّ کے پاس ہے اسکے بارے میں خود کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالو کہ تم اسے اللہ کی معصیت کے ذریعے پاؤ یقیناً اللہ عزّوجلّ کے پاس سے کسی چیز کو نہیں پایا جا سکتا مگر صرف اطاعت کے ذریعے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَوْ كَانَ الْعَبْدُ فِي حَجَرٍ لَأَتَاهُ اللَّهُ بِرِزْقِهِ فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ .

4۔ محمد بن یحیٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی ھاشم سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر بندہ پتھر کے اندر بھی ہو تو اللہ عزّوجلّ وہاں بھی اس کا رزق پہنچائے گا پس تم رزق کی تلاش اچھے انداز سے کرو۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَ خَلَقَ مَعَهُمْ أَرْزَاقَهُمْ حَلَالًا طَيِّباً فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئاً مِنْهَا حَرَاماً قُصَّ بِهِ مِنْ ذَلِكَ الْحَلَالِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے عمر بن ابی زیاد سے اس نے اسحق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے مخلوق کو خلق فرمایا اور انکے ساتھ انکے رزق کو بھی حلال وطیب خلق فرمایا پس جو بھی رزق میں سے حرام لیتا ہے تو اس حرام کے ذریعے اس حلال میں کمی واقع ہوتی ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَمْ مِنْ مُتْعِبٍ نَفْسَهُ مُقْتِرٍ عَلَيْهِ وَ مُقْتَصِدٍ فِي الطَّلَبِ قَدْ سَاعَدَتْهُ الْمَقَادِيرُ .

6۔ علی بن محمد نے سھل بن زیاد سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بہت سے ایسے ہیں کہ جو اپنے نفس کو مشکل میں ڈالتے ہیں کہ اس پر خرچ کرتے ہیں تنگی کرتے ہوئے اور ایک طرف دوسرے لوگ ہیں جو میانہ روی سے خرچ کرتے ہیں اور تقدیر ان کی مدد کرتی ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْقَصِيرِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) غَلَاءُ السِّعْرِ فَقَالَ وَ مَا عَلَيَّ مِنْ غَلَائِهِ إِنْ غَلَا فَهُوَ عَلَيْهِ وَ إِنْ رَخُصَ فَهُوَ عَلَيْهِ .

7۔ علی بن محمد بن عبد اللہ قمی نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل قصیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام کے پاس قیمتوں کے بڑھنے کا ذکر کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا قیمتوں کا بڑھ جانا میرے اوپر نہیں اگر قیمتیں بڑھیں تو بھی اور اگر کم ہوں تو بھی اس پر (خدا پر) ہیں۔

8- عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لِيَكُنْ طَلَبُكَ لِلْمَعِيشَةِ فَوْقَ كَسْبِ الْمُضَيِّعِ وَ دُونَ طَلَبِ الْحَرِيصِ الرَّاضِي بِدُنْيَاهُ الْمُطْمَئِنِّ إِلَيْهَا وَ لَكِنْ أَنْزِلْ نَفْسَكَ مِنْ ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمُنْصِفِ الْمُتَعَفِّفِ تَرْفَعُ نَفْسَكَ عَنْ مَنْزِلَةِ الْوَاهِنِ الضَّعِيفِ وَ تَكْتَسِبُ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ إِنَّ الَّذِينَ أُعْطُوا الْمَالَ ثُمَّ لَمْ يَشْكُرُوا لَا مَالَ لَهُمْ .

8۔ اس نے ابن فضال سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تمھارا معیشت کو طلب کرنا فضول کام کرنے سے زیادہ ہو البتہ حریص جتنا طلب نہ ہو کہ جو دنیا سے راضی اور اس پر مطمئن ہو جاتا ہے بلکہ اپنے آپ کو حرص کی منزل سے عدل و پاکیزگی کی منزل پر لاؤ اور اپنے آپ کو سست و کمزور کے درجے سے بلند رکھو دنیا سے اتنا کماؤ کہ جسکے بغیر گذارہ نہیں یقیناً جنکو مال دیا جاتا ہے پھر وہ اسکا شکر ادا نہیں کرتے اور پھر ان سے مال چھین لیا جاتا ہے (یعنی تھوڑا مگر شکر کے ساتھ مال ہمیشہ باقی رہتا ہے)

9- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَثِيراً مَا يَقُولُ اعْلَمُوا عِلْماً يَقِيناً أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلْ لِلْعَبْدِ وَ إِنِ اشْتَدَّ جَهْدُهُ وَ عَظُمَتْ حِيلَتُهُ وَ كَثُرَتْ مُكَابَدَتُهُ أَنْ يَسْبِقَ مَا سُمِّيَ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ وَ لَمْ يَحُلْ مِنَ الْعَبْدِ فِي ضَعْفِهِ وَ قِلَّةِ حِيلَتِهِ أَنْ يَبْلُغَ مَا سُمِّيَ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَنْ يَزْدَادَ امْرُؤٌ نَقِيراً بِحِذْقِهِ وَ لَمْ يَنْتَقِصِ امْرُؤٌ نَقِيراً لِحُمْقِهِ فَالْعَالِمُ لِهَذَا الْعَامِلُ بِهِ أَعْظَمُ النَّاسِ رَاحَةً فِي مَنْفَعَتِهِ وَ الْعَالِمُ لِهَذَا التَّارِكُ لَهُ أَعْظَمُ النَّاسِ شُغُلًا فِي مَضَرَّتِهِ وَ رُبَّ مُنْعَمٍ عَلَيْهِ مُسْتَدْرَجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَ رُبَّ مَغْرُورٍ فِي النَّاسِ مَصْنُوعٍ لَهُ فَأَفِقْ أَيُّهَا السَّاعِي مِنْ سَعْيِكَ وَ قَصِّرْ مِنْ عَجَلَتِكَ وَ انْتَبِهْ مِنْ سِنَةِ غَفْلَتِكَ وَ تَفَكَّرْ فِيمَا جَاءَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ احْتَفِظُوا بِهَذِهِ الْحُرُوفِ السَّبْعَةِ فَإِنَّهَا مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَى وَ مِنْ عَزَائِمِ اللَّهِ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِخَلَّةٍ مِنْ هَذِهِ الْخِلَالِ الشِّرْكِ بِاللَّهِ فِيمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَوْ إِشْفَاءِ غَيْظٍ بِهَلَاكِ نَفْسِهِ أَوْ إِقْرَارٍ بِأَمْرٍ يَفْعَلُ غَيْرُهُ أَوْ يَسْتَنْجِحَ إِلَى مَخْلُوقٍ بِإِظْهَارِ بِدْعَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ يَسُرَّهُ أَنْ يَحْمَدَهُ النَّاسُ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ وَ الْمُتَجَبِّرِ الْمُخْتَالِ وَ صَاحِبِ الْأُبَّهَةِ وَ الزَّهْوِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ السِّبَاعَ هِمَّتُهَا التَّعَدِّي وَ إِنَّ الْبَهَائِمَ هِمَّتُهَا بُطُونُهَا وَ إِنَّ النِّسَاءَ هِمَّتُهُنَّ الرِّجَالُ وَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مُشْفِقُونَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ جَعَلَنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ مِنْهُمْ .

9۔ علی بن محمد نے ابن جمہور سے اس نے اپنے باپ سے اس نے مرفوعاً ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمھیں یقین کی آخری حد تک علم ہونا چاہیئے کہ بندہ جتنا زیادہ کوشش کرے جتنے بڑے حیلے کرے اور جتنا زیادہ مشقت کرے کہ وہ لوح محفوظ میں لکھے ہوئے سے زیادہ حاصل نہیں کر پائے گا۔ اللہ عزّوجلّ نے اس کے لئے یہ اختیار نہیں رکھا اور نہ ہی ایسا ممکن ہے کہ وہ اپنی ناتوانی اور قلت

حیلہ کے سبب لوح محفوظ میں لکھے گئے سے محروم رہ جائے گا۔اے لوگو! جان لو کہ کوئی شخص اپنی قابلیت سے رائی کے دانے کے برابر رزق میں زیادتی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی شخص اسمیں اپنی حماقت کے سبب کمی کر سکتا ہے۔پس جو یہ جانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نفع حاصل کرتا اور جو یہ جاننے کے باوجود اسکو ترک کرنے والا (اس پر عمل نہ کرنے والا) ہے وہ لوگوں میں زیادہ نقصان اٹھانے والا ہے بہت سے نعمت پانے والے ایسے ہیں کہ جو اپنے اوپر احسان الٰہی کے ذریعے درجات طے کرنے والے ہیں اور بہت سے غافل ایسے ہیں کہ جو لوگوں میں اسکا فقط دکھاوا کرتے ہیں پس اے کوشش کرنے والے اپنی کوشش میں خدا کے غضب سے ڈر اور جلد بازی ترک کردے اور غفلت سے بیدار ہو جا اور جو اللہ کی طرف سے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر نازل ہوا اسمیں فکر کر پس اے لوگو ان سات حروف کو حفظ کر لو یہ اھل دلیل کے اقوال میں سے اور قرآن کریم میں اللہ عزّوجلّ کے حقوق و فرائض میں سے ہیں کسی کیلئے اچھا نہیں کہ وہ ان سات میں سے کسی خصلت کیساتھ خدا سے ملاقات کریں

1۔اللہ عَزّوجَلَّ نے جو اسپر فرض کیا ہے اسمیں کسی کو اللہ کا شریک بنائے

2۔اپنے آپ کو ھلاک کر کے اللہ کے غیظ وغضب کو ترجیح دے

3۔اس عمل کا اقرار کرے کہ جو اللہ کے غیر نے کیا ہو

4۔دین میں بدعت کے ذریعے لوگوں پر کامیابی حاصل کرے

5۔اسے خوشی ہو اس پر کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ایسے کام پر جو اس نے انجام ہی نہ دیا ہو۔

6۔جبر کرنے والا متکبر ہونا

7۔خود کو صاحب عظمت اور دوسروں کو حقیر جاننے والا

اے لوگو !درندوں کی تمام تر کوشش پھاڑ کھانا چوپائیوں کی تمام تر کوشش انکے پیٹ اور عورتوں کی تمام تر کوشش مرد ہوتے ہیں اور یقیناً مومنین پیار کرنے والے خوف کھانے والے اور ڈرنے والے ہوتے ہیں (خدا سے) اللہ ہمیںؑ اور تم کو ان مومنین میں شمار فرمائے۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَسَّعَ فِي أَرْزَاقِ الْحَمْقَى لِيَعْتَبِرَ الْعُقَلَاءُ وَ يَعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا لَيْسَ يُنَالُ مَا فِيهَا بِعَمَلٍ وَ لَا حِيلَةٍ .

10۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ربیع بن محمد المسلی سے اس نے عبداللہ بن سیلمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ نے احمقوں کے رزق کو اس لئے وسیع فرمایا تاکہ عقلاء کو اعتبار آجائے اور وہ جان لیں کہ دنیا کا حصول صرف کام کرنے اور حیلے کے ذریعے ہی حاصل نہیں ہوتا

11- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَدَعْ شَيْئاً يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَ قَدْ نَبَّأْتُكُمْ بِهِ أَلَا وَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ [قَدْ] نَفَثَ فِي رُوعِي وَ أَخْبَرَنِي أَنْ لَا

تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ .

11۔ احمد بن محمد نے علی بن نعمان سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں نے کچھ نہیں چھوڑا (یعنی سب بتا دیا ہے)۔ ان چیزوں میں سے جو جنت سے قریب کرنے والی اور جہنم سے دور کرنے والی ہیں اور ہر چیز کے بارے میں تمھیں خبر دے دی ہے ہاں مگر یہ کہ روح القدس نے میرے دل پر القاء کیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ کسی نفس کو اس وقت تک موت نہیں آسکتی یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا پالے۔ اے لوگو! اللہ کے غضب سے ڈرو۔ اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو رزق میں وسعت کیلئے خود کو ایسے راستے پر مت ڈالو کہ تم معصیت الٰہی کے ذریعے بھی رزق بڑھانے لگو کیونکہ اللہ عزّوجلّ کے ہاں پائی جانے والی چیز کو فقط اطاعت کے ذریعے ہی پایا جاسکتا ہے۔

# باب الرِّزْقِ مِنْ حَيْثُ لَا يُحْتَسَبُ (بے حساب رزق)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ أَرْزَاقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے ابو ایوب خزاز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے مومنین کیلئے بے حساب رزق مقرر فرمایا ہے

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كُنْ لِمَا لَا تَرْجُو أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرْجُو فَإِنَّ مُوسَى ( **عليه السلام** ) ذَهَبَ لِيَقْتَبِسَ لِأَهْلِهِ نَاراً فَانْصَرَفَ إِلَيْهِمْ وَ هُوَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا تم جس چیز کی امید رکھتے ہو اس سے زیادہ اس چیز کی امید رکھو کہ جسکی تم امید نہیں رکھتے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام گئے تھے کہ اپنے اھل وعیال کیلئے آگ لائیں اور جب انکی طرف واپس آئے تو نبیؑ مرسل تھے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ( **عليهما السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كُنْ لِمَا لَا تَرْجُو أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرْجُو فَإِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ ( **عليه السلام** ) خَرَجَ يَقْتَبِسُ لِأَهْلِهِ نَاراً فَكَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجَعَ نَبِيّاً مُرْسَلًا وَ خَرَجَتْ مَلِكَةُ سَبَإٍ فَأَسْلَمَتْ مَعَ سُلَيْمَانَ ( **عليه السلام** ) وَ خَرَجَتْ سَحَرَةُ فِرْعَوْنَ يَطْلُبُونَ الْعِزَّ لِفِرْعَوْنَ فَرَجَعُوا مُؤْمِنِينَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے علی بن محمد القاسانی سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے عبداللہ بن قاسم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے اپنےؑ بابا علیہ السلام سے انہوںؑ نے آپؑ کے دادا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جسکی تمھیں امید ہے اس سے زیادہ اسکی امید رکھو جسکی تمھیں امید نہیں ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر والوں کے لئے آگ لینے

گئے تھے تو اللہ نے ان سے کلام فرمایا اور جب پلٹے تو نبیؑ مرسل تھے۔ ملکہ سباء جب نکلی تو سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ایمان قبول کیا فرعون کے جادو گر نکلے تو وہ فرعون کی عزت چاہتے تھے مگر پلٹے تو مومنین تھے۔

4- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْهَزْهَازِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ أَرْزَاقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَجْهَ رِزْقِهِ كَثُرَ دُعَاؤُهُ .

4۔ اس نے اپنے باپ سے اس نے صفوان سے اس نے محمد بن ابی الھزھاز سے اس نے علی بن السری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا وہؑ فرما رہے تھے۔ اللہ عزّو جلّ نے مومنین کا رزق بے حساب مقرر فرمایا ہے یہ اس لئے کہ جب بندہ رزق نہیں پاتا تو بہت سی دعائیں کرتا ہے۔

5- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْبَلَ عَلَى الْعِبَادَةِ وَ تَرَكَ التِّجَارَةَ فَقَالَ وَيْحَهُ أَ مَا عَلِمَ أَنَّ تَارِكَ الطَّلَبِ لَا يُسْتَجَابُ لَهُ إِنَّ قَوْماً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَمَّا نَزَلَتْ وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ أَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ وَ أَقْبَلُوا عَلَى الْعِبَادَةِ وَ قَالُوا قَدْ كُفِينَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُكُفِّلَ لَنَا بِأَرْزَاقِنَا فَأَقْبَلْنَا عَلَى الْعِبَادَةِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ عَلَيْكُمْ بِالطَّلَبِ .

5۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے ہارون بن حمزہ سے اس نے علی بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا عمر بن مسلم کیا کر رہا ہے۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں تجارت ترک کر کے عبادت کر رہا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا افسوس ہے اس پر۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ رزق کی تلاش کو ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی جب آیتِ مجیدہ جو بھی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اسے کشائش عطا فرماتا ہے اور اسے بے حساب رزق دیتا ہے (تحریم 66:7) نازل ہوئی تو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک گروہ دروازے بند کر کے گھر میں عبادت کرنے بیٹھ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا اور پوچھا کس چیز نے تمھیں اس کام پر لگایا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے رزق کا ذمہ لے لیا گیا پس ہم صرف عبادت کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی اسطرح کرے گا اسکی دعا قبول نہ ہو گی تم پر رزق کی تلاش واجب ہے

# باب كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ وَ الْفَرَاغِ (زیادہ نیند اور فضول رہنے سے کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَثْرَةُ النَّوْمِ مَذْهَبَةٌ لِلدِّينِ وَ الدُّنْيَا

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا زیادہ نیند دین و دنیا دونوں کو ختم کرنے والی ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ يُبْغِضُ الْعَبْدَ النَّوَّامَ الْفَارِغَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن افضال سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے بشیر الدھان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا اللہ عزّوجلّ زیادہ نیند کرنے والے فارغ شخص سے نفرت کرتا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ وَ صَالِحٍ النِّيلِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ كَثْرَةَ النَّوْمِ وَ كَثْرَةَ الْفَرَاغِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن سنان سے اس نے عبداللہ بن مسکان سے اس نے صالح السنیلی سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجلّ زیادہ نیند اور زیادہ فراغت سے نفرت فرماتا ہے

## باب كَرَاهِيَةِ الْكَسَلِ (کاہلی سے کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ عَدُوُّ الْعَمَلِ الْكَسَلُ

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے جعفر محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کاہلی (سستی) کام کی دشمن ہے۔

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَبِي ( **عليه السلام** ) لِبَعْضِ وُلْدِهِ إِيَّاكَ وَ الْكَسَلَ وَ الضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا يَمْنَعَانِكَ مِنْ حَظِّكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ .

2۔ سھل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے سعد بن ابی خلف سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام نے فرمایا کہ میرےؑ والد ماجد علیہ السلام نے اپنے کسی فرزند کو فرمایا تم کو سستی اور بے چینی سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں تمھیں دنیا اور آخرت سے تمھارے حصے سے محروم کرتی ہیں

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ كَسِلَ عَنْ طَهُورِهِ وَ صَلَاتِهِ فَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ لِأَمْرِ آخِرَتِهِ وَ مَنْ كَسِلَ عَمَّا يُصْلِحُ بِهِ أَمْرَ مَعِيشَتِهِ فَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ لِأَمْرِ دُنْيَاهُ .

3۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینۃ سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو طہارت اور نماز میں سستی کرے اس کیلئے امور آخرت میں خیر نہیں اور جو معیشت کی اصلاح کرنے والے امور میں کاہلی کرے اسکے لیے امر دنیا میں خیر نہیں

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنِّي لَأُبْغِضُ الرَّجُلَ أَوْ أُبْغِضُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ كَسْلَاناً [كَسْلَانَ] عَنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ مَنْ كَسِلَ عَنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ فَهُوَ عَنْ أَمْرِ آخِرَتِهِ أَكْسَلُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے اس نے العلاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا میں نفرت کرتا ہوں اس شخص سے کہ جو اپنے دنیاوی امور میں کاہلی کرے کیونکہ جو اپنے دنیاوی امور میں کاہل ہو وہ اپنے اخروی امور میں اس سے زیادہ کاہل ہو گا

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالَ إِيَّاكَ وَ الْكَسَلَ وَ الضَّجَرَ فَإِنَّكَ إِنْ كَسِلْتَ لَمْ تَعْمَلْ وَ إِنْ ضَجِرْتَ لَمْ تُعْطِ الْحَقَّ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام نے فرمایا تمھیں کاہلی اور کبیدہ خاطر ہونے سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر تم سست ہوئے تو کام نہ کرو گے اور اگر کبیدہ خاطر (تنگ دل) بنے تو حق نہ دو گے۔

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَسْتَعِنْ بِكَسْلَانَ وَ لَا تَسْتَشِيرَنَّ عَاجِزاً .

6۔ احمد بن محمد نے ہمارے بعض اصحاب سے انہوں نے صالح بن عمر سے اس نے حسن بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کاہلوں (کاہل کی جمع) سے مدد نہ لو اور کمزور رائے لوگوں سے مشورہ مت لو۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرٍو الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْقَتَّاتِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ تَجَنَّبُوا الْمُنَى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ بَهْجَةَ مَا خُوِّلْتُمْ وَ تَسْتَصْغِرُونَ بِهَا مَوَاهِبَ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَكُمْ وَ تُعْقِبُكُمُ الْحَسَرَاتُ فِيمَا وَهَّمْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ .

7۔ احمد بن محمد نے الہیثم النہدی سے اس نے عبد العزیز بن عمرو الواسطی سے اس نے احمد بن عمر الحلبی سے اس نے زید اقتات سے اس نے ابان تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا تم سب دل کی تمناؤں (دنیائی بلاؤں) سے بچو کیونکہ یہ اللہ کی تم پر نعمتوں کی خوبصورتی ختم کر دیتی ہیں اور تم اللہ عزّ و جلّ کی بخشش کو چھوٹا محسوس کرنے لگو گے اور جو خیالی پلاؤ تم پکاتے ہو ان کا نتیجہ حسرتوں کے علاوہ کچھ نہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِنَّ الْأَشْيَاءَ لَمَّا ازْدَوَجَتْ ازْدَوَجَ الْكَسَلُ وَ الْعَجْزُ فَنُتِجَا بَيْنَهُمَا الْفَقْرَ .

8۔ علی بن محمد نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ اسلام نے فرمایا کہ جب اللہ عزّ و جلّ نے چیزوں کے جوڑے بنائے تو کاہلی اور ناکامی کو منسلک کیا اور ان دونوں کے ملاپ سے فقر نے جنم لیا۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَّا بَعْدُ فَلَا تُجَادِلِ الْعُلَمَاءَ وَ لَا تُمَارِ السُّفَهَاءَ فَيُبْغِضَكَ الْعُلَمَاءُ وَ يَشْتِمَكَ السُّفَهَاءُ وَ لَا تَكْسَلْ عَنْ مَعِيشَتِكَ فَتَكُونَ كَلًّا عَلَى غَيْرِكَ أَوْ قَالَ عَلَى أَهْلِكَ .

9۔ علی بن ابراہیم نے ھارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی کو تحریر فرمایا۔ امابعد! تم حد سے زیادہ اصحاب سے بحث مت کرو اور نہ ہی بے وقوفوں سے۔ اگر ایسا کروگے تو اصحاب تم سے نفرت کریں گے اور بے وقوف گالیاں دیں گے اور اپنے رزق کے سلسلے میں سستی مت کرو ورنہ تمہاری زندگی کا بوجھ اوروں پر پڑ جائے گا یا یہ کہا کہ تمہارے گھر والوں پر۔

## بابُ عَمَلِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ (آدمی کا گھر میں کام کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَحْتَطِبُ وَ يَسْتَقِي وَ يَكْنُسُ وَ كَانَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا تَطْحَنُ وَ تَعْجِنُ وَ تَخْبِزُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام لکڑیاں اکٹھی کرتے پانی بھرتے اور (صحن خانہ سے ) غیر ضروری (اشیاء) کو دور کرتے اور حضرت فاطمہ سلام علیھا آٹا گوند کر خمیر کرتیں اور اس سے روٹی بناتی تھیں

2- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدَلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُعَاذٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَحْلُبُ عَنْزَ أَهْلِهِ .

2۔ احمد بن عبداللہ نے احمد بن عبداللہ سے اس نے عبدل بن مالک سے اس نے ھارون بن الجہم سے اس نے کاہلی سے اس نے تھلیاں فروخت کرنے والے معاذ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کیلئے بکری کا دودھ دوہتے تھے۔

## بابُ إِصْلَاحِ الْمَالِ وَ تَقْدِيرِ الْمَعِيشَةِ (مال کی اصلاح اور معیشت میں میانہ روی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ الْعَاقِلِ أَنْ لَا يُرَى ظَاعِناً إِلَّا فِي ثَلَاثٍ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ أَوْ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ ذَاتِ مُحَرَّمٍ وَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ سَاعَةٌ يُفْضِي بِهَا إِلَى عَمَلِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَاعَةٌ يُلَاقِي إِخْوَانَهُ الَّذِينَ يُفَاوِضُهُمْ وَ يُفَاوِضُونَهُ فِي أَمْرِ آخِرَتِهِ وَ سَاعَةٌ يُخَلِّي بَيْنَ نَفْسِهِ وَ لَذَّاتِهَا فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ فَإِنَّهَا عَوْنٌ عَلَى تِلْكَ السَّاعَتَيْنِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے، اس نے محمد بن سماعۃ سے اس نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آل داؤد علیہ السلام کی حکمت میں ہے کہ مسلمان عاقل کو چاہیے کہ ان تین کے علاوہ کسی چیز کیلئے سفر نہ کریں

1) -معیشت کی اصلاح کیلئے , 2) -آخرت کے اجر میں اضافہ کیلئے ,-3) اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے حلال کردہ لذت کے لئے اور مسلمان عاقل کو چاہئے کہ وہ وقت کا کچھ حصہ اپنے اور رب کے درمیان معاملات (واجبات) کو دے اور کچھ وقت اپنے دوستوں سے ملاقات کو دے کہ جو اسکو اور وہ ان کو امر آخرت پر مدد دیتے ہیں اور چند ساعت خود کو صرف اللہ عزّ وجلّ کی حلال کردہ لذت کے ساتھ چھوڑ دے کیونکہ یہ ایک گھنٹہ باقی دو گھنٹوں کیلئے مددگار ثابت ہوگا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ فِي ثَلَاثَةٍ وَ ذَكَرَ فِي الثَّلَاثَةِ التَّقْدِيرَ فِي الْمَعِيشَةِ .

2۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن عمیر سے اس نے ربعی سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ سارا کا سارا کمال تین چیزوں میں ہے اور ان تین میں معیشت کی بہتری کی منصوبہ بندی بھی شامل ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ وَ غَيْرِهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِصْلَاحُ الْمَالِ مِنَ الْإِيمَانِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ وغیرہ سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مال کی اصلاح ایمان کا جزء ہے

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَكِيلُ تَمْراً بِيَدِهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ أَمَرْتَ بَعْضَ وُلْدِكَ أَوْ بَعْضَ مَوَالِيكَ فَيَكْفِيَكَ فَقَالَ يَا دَاوُدُ إِنَّهُ لَا يُصْلِحُ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِلَّا ثَلَاثَةٌ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ حُسْنُ التَّقْدِيرِ فِي الْمَعِيشَةِ .

4۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کھجوروں کا وزن کر رہے تھے میں نے عرض کی آپؑ پر قربان جاؤں آپ علیہ السلام اپنے بیٹوں یا غلاموں میں سے کسی کو حکم دیتے تو وہ یہ کر دیتے آپ علیہ السلام کو نہ کرنا پڑتا آپ علیہ السلام نے فرمایا اے داؤد مرد مسلم کی اصلاح تین چیزوں میں ہے دین میں سمجھ بوجھ، مصیبتوں پر صبر ،معیشت میں میانہ روی

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْراً رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي الْمَعِيشَةِ .

5- علی بن محمد بن عبداللہ نے محمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمد بن علی سے اس نے عبداللہ بن جبلہ سے اس نے ذریح المحاربی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ عزّوجلّ کسی گھر والوں کی بھلائی چاہتا ہے تو انہیں معیشت میں آسانی عطا فرماتا ہے۔

6- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَلَيْكَ بِإِصْلَاحِ الْمَالِ فَإِنَّ فِيهِ مَنْبَهَةً لِلْكَرِيمِ وَ اسْتِغْنَاءً عَنِ اللَّئِيمِ .

6۔ اس نے احمد سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے صالح بن حمزہ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم پر اصلاح مال واجب ہے یہ کریم لوگوں کیلئے شرف کا باعث ہے اور کمینے لوگوں سے بے نیازی ہے۔

# بابُ مَنْ كَدَّ عَلَى عِيَالِهِ (اپنے عیال کیلئے سخت محنت مزدوری کرنے والا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْكَادُّ عَلَى عِيَالِهِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے عیال کیلئے سخت محنت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ الَّذِي يَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يَكُفُّ بِهِ عِيَالَهُ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے زکریا بن آدم سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اللہ عزّوجلّ کے فضل سے جو اس شے کا طالب ہو کہ جسکے ذریعے اپنے عیال کی کفالت کرے وہ مجاہد فی سبیل اللہ سے زیادہ اجر پانے والا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُعْسِراً فَيَعْمَلُ بِقَدْرِ مَا يَقُوتُ بِهِ نَفْسَهُ وَ أَهْلَهُ وَ لَا يَطْلُبُ حَرَاماً فَهُوَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل ابن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب انسان تنگ دست ہو جائے اور اتنا کام کرے کہ جس سے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پال سکے اور حرام کا طالب نہ ہو تو ایسا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے

# باب الْكَسْبِ الْحَلَالِ (کسب حلال)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ أَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ أَ تَدْرِي مَا الْحَلَالُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَّا الَّذِي عِنْدَنَا فَالْكَسْبُ الطَّيِّبُ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ الْحَلَالُ قُوتُ الْمُصْطَفَيْنَ وَ لَكِنْ قُلْ أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے رزق حلال عطا فرمائے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ حلال کیا ہے میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں وہی جو ہمارے ہاں پاک کمائی کہلاتی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا علیؑ ابن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے چنے ہوئے بندوں کی غذا رزقِ حلال ہے۔ بلکہ تمھیں ایسے دعا کرنی چاہیے "اے اللہ عزّوجلّ میں تجھ سے رزق وسیع کا سوال کرتا ہوں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي ( **عليه السلام** ) قَالَ نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِلَى رَجُلٍ وَ هُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) سَأَلْتَ قُوتَ النَّبِيِّينَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ .

**2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن عبد اللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے، ان تمام نے معمر بن خلاد اور علی بن محمد بن بندار سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن ثانی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے ایک شخص کی طرف دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا** اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ **(اے اللہ مجھے رزق حلال عطا فرما) تو ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا تم نے انبیاءؑ کی غذا کا سوال کیا ہے بلکہ تم کہو** اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ **( اے اللہ مجھے وسیع اور پاک رزق عطا فرما)**

# باب إِحْرَازِ الْقُوتِ (نان ونفقہ کا جمع کرنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا أَدْخَلَ طَعَامَ سَنَتِهِ خَفَّ ظَهْرُهُ وَ اسْتَرَاحَ وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا يَشْتَرِيَانِ عُقْدَةً حَتَّى يُحْرِزَ إِطْعَامُ سَنَتِهِمَا .

**1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے حسن بن الجہم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا انسان جب سال کا کھانا گھر میں لا کر رکھ دیتا ہے تو اسکا بوجھ کم ہو جاتا ہے اور آرام محسوس کرتا ہے اور ابوجعفر علیہ السلام و ابوعبداللہ علیہ السلام کسی چیز کو اس وقت تک خرید نہیں فرماتے تھے جب تک اس کیلئے سال کا کھانا جمع نہ کر لیتے تھے**

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ النَّفْسَ إِذَا أَحْرَزَتْ قُوتَهَا اسْتَقَرَّتْ .

**2۔ ابو علی الاشعری نے ابو محمد الذھلی سے اس نے ابو ایوب المدائنی سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے ابن بکیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نفس اپنا نان و نفقہ جمع کر لیتا ہے تو اطاعت خداوندی پر قائم رہتا ہے۔**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ النَّفْسَ قَدْ تَلْتَاثُ عَلَى صَاحِبِهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مِنَ الْعَيْشِ مَا تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فَإِذَا هِيَ أَحْرَزَتْ مَعِيشَتَهَا اطْمَأَنَّتْ .

**3۔ علی بن ابراہیم نے ھارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ سلمان فارسی علیہ السلام نے فرمایا نفس اپنے صاحب کے خلاف بغاوت کھڑی کر دیتا ہے جب تک نفس ایسی کوئی چیز نہ پائے کہ جس پر اپنی زندگی قائم رکھ سکے اور جب ایسی چیز جمع پاتا ہے (کہ جس پر زندہ رہ سکے) تو مطمئن ہو جاتا ہے۔**

# باب كَرَاهِيَةِ إِجَارَةِ الرَّجُلِ نَفْسَهُ (آدمی کیلئے خود کو اجرت پر دینے کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ فَقَدْ حَظَرَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّزْقَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ كَيْفَ لَا يَحْظُرُهُ وَ مَا أَصَابَ فِيهِ فَهُوَ لِرَبِّهِ الَّذِي آجَرَهُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے منصور بن یونس سے اس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے خود کو اجرت پر دے دیا پس اس نے خود سے رزق کو منع کر دیا اور دوسری روایت میں ہے کہ کیسے منع نہیں کر سکتا جبکہ جو اسے رزق ملتا ہے وہ اسکا ہوتا ہے جو اسے اجرت پر رکھتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِجَارَةِ فَقَالَ صَالِحٌ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا نَصَحَ قَدْرَ طَاقَتِهِ قَدْ آجَرَ مُوسَى (**عليه السلام**) نَفْسَهُ وَ اشْتَرَطَ فَقَالَ إِنْ شِئْتُ ثَمَانِيَ وَ إِنْ شِئْتُ عَشْراً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِنْدِكَ .

2۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا۔ اجارۃ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اچھا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں جب وہ اپنی طاقت کے مطابق اچھی طرح کر سکے۔ بتحقیق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود کو اجرت پر دیا ان پر شرط رکھی گئی کہ اگر تم چاہو تو آٹھ سال اور چاہو تو دس سال پس اللہ عزّوجلّ نے اسی میں نازل فرمایا کہ شرط یہ ہے کہ تم میری خدمت کرو آٹھ سال اور اگر تم دس سال پورے کرو تو تمھاری اپنی طرف سے ہوگا (القصص28)

3- أَحْمَدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَتَّجِرُ فَإِنْ هُوَ آجَرَ نَفْسَهُ أُعْطِيَ مَا يُصِيبُ فِي تِجَارَتِهِ فَقَالَ لَا يُؤَاجِرْ نَفْسَهُ وَ لَكِنْ يَسْتَرْزِقُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَتَّجِرُ فَإِنَّهُ إِذَا آجَرَ نَفْسَهُ حَظَرَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّزْقَ .

3۔ احمد نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن عمر سے اس نے عمار ساباطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص تجارت کرتا ہے پس اگر وہ خود کو اجرت پر دے تو اسکے ہاتھوں ہونے والی تجارت سے جو حاصل ہوگا کیا اسے دیا جائے گا ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے اپنے آپ کو اجرت پر نہیں دینا چاہیے بلکہ اللہ عزّوجلّ سے رزق مانگنا چاہیے اور تجارت کرنی چاہیے کیونکہ جب اس نے خود کو اجرت پر دے دیا تو اپنے نفس سے رزق کو ممنوع کر دیا

# باب مُبَاشَرَةِ الْأَشْيَاءِ بِنَفْسِهِ (اشیاء کو خود سنبھالنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ بَاشِرْ كِبَارَ أُمُورِكَ بِنَفْسِكَ وَ كِلْ مَا شَفَّ إِلَى غَيْرِكَ قُلْتُ ضَرْبَ أَيِّ شَيْءٍ قَالَ ضَرْبَ أَشْرِيَةِ الْعَقَارِ وَ مَا أَشْبَهَهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے یونس سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے تمام بڑے امور اور جو تمھیں دوسرے کے سامنے کمزور کرنے کا سبب بن سکتے ہوں خود سنبھالو میں نے عرض کی کس قسم کے ؟ فرمایا املاک بیچنے اور اسکے مشابہ دیگر تمام امور

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنِ الْأَرْقَطِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تَكُونَنَّ دَوَّاراً فِي الْأَسْوَاقِ وَ لَا تَلِي دَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ بِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ذِي الْحَسَبِ وَ الدِّينِ أَنْ يَلِيَ شِرَاءَ دَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ بِنَفْسِهِ مَا خَلَا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لِذِي الدِّينِ وَ الْحَسَبِ أَنْ يَلِيَهَا بِنَفْسِهِ الْعَقَارَ وَ الرَّقِيقَ وَ الْإِبِلَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عمرو بن ابراہیم سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے ھارون بن الجہم سے اس نے ارقط سے روایت کی ہے کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم بازاروں میں گھومنے والا ہرگز نہ بنو اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کے امور اپنے ہاتھ میں مت لو کیونکہ دین دار و صاحب شرف مرد مسلم کیلئے زیبا نہیں کہ چھوٹی چھوٹی اشیاء کی خرید و فروخت کا ذمہ لیتا پھرے صاحب شرف و دین کو چاہیئے کہ جائیداد غلام اور اونٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ اپنے ہاتھ میں رکھے۔

# باب شِرَاءِ الْعَقَارَاتِ وَ بَيْعِهَا (جائیداد کی خرید و فروخت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى جَعْفَراً ( **صلوات الله عليه** ) شَبِيهاً بِالْمُسْتَنْصِحِ لَهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ صِرْتَ اتَّخَذْتَ الْأَمْوَالَ قِطَعاً مُتَفَرِّقَةً وَ لَوْ كَانَتْ فِي مَوْضِعٍ [وَاحِدٍ] كَانَتْ أَيْسَرَ لِمَئُونَتِهَا وَ أَعْظَمَ لِمَنْفَعَتِهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) اتَّخَذْتُهَا مُتَفَرِّقَةً فَإِنْ أَصَابَ هَذَا الْمَالَ شَيْءٌ سَلِمَ هَذَا الْمَالُ وَ الصُّرَّةُ تُجْمَعُ بِهَذَا كُلِّهِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ جیسا کہ وہ آپ علیہ السلام کو نصیحت کرنے والا ہو۔ اور اس نے کہا۔ اے ابوعبداللہ علیہ السلام! کیا ہو گیا ہے آپ علیہ السلام کو کہ آپ علیہ السلام نے اموال کو چھوٹے ٹکڑوں میں متفرق رکھا ہوا ہے۔ اگر یہ اموال ایک جگہ ہوتے تو انکی دیکھ بھال اور انکی منفعت زیادہ ہوتی تب ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ نے خود انکو متفرق رکھا ہوا ہے اگر ایک مال کو کوئی ضرر پہنچا تو دوسرا محفوظ رہے گا اگر اکھٹا ہو تو سب کے سب کو نقصان پہنچے گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ شَيْئاً أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَالِ الصَّامِتِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ قَالَ يَجْعَلُهُ فِي الْحَائِطِ يَعْنِي فِي الْبُسْتَانِ أَوِ الدَّارِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے زرارہ سے روایت کہ ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا انسان کیلئے مال صامت (سونا، چاندی) سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں میں نے عرض کی اسکے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا انہیں دیوار میں یا گھر میں رکھے۔

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ دَعَانِي جَعْفَرٌ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ بَاعَ فُلَانٌ أَرْضَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّهُ مَنْ بَاعَ أَرْضاً أَوْ مَاءً وَ لَمْ يَضَعْهُ فِي أَرْضٍ أَوْ مَاءٍ ذَهَبَ ثَمَنُهُ مَحْقاً .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے انہوں نے ابان بن عثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے بلا بھیجا اور مجھے فرمایا کیا فلاں شخص نے اپنی زمین فروخت کر دی میں نے عرض کی جی ہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں لکھا ہے کہ جو شخص پانی یا زمین بیچے اور اسے پھر پانی یا زمین میں نہ لگائے تو انکی قیمت سے برکت ختم ہو جاتی ہے (یعنی فضول کاموں میں ضائع ہو جاتی ہے)۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ وَهْبٍ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مُشْتَرِي الْعُقْدَةِ مَرْزُوقٌ وَ بَائِعُهَا مَمْحُوقٌ .

4۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے وھب حریری سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جائیداد خریدنے والا مرزوق (رزق پانے والا) اور جائیداد فروخت کرنے والا ممحوق (رزق سے محروم) ہوتا ہے

5- الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لِمُصَادِفٍ مَوْلَاهُ اتَّخِذْ عُقْدَةً أَوْ ضَيْعَةً فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَزَلَتْ بِهِ النَّازِلَةُ أَوِ الْمُصِيبَةُ فَذَكَرَ أَنَّ وَرَاءَ ظَهْرِهِ مَا يُقِيمُ عِيَالَهُ كَانَ أَسْخَى لِنَفْسِهِ .

5۔ حسن بن محمد نے محمد بن النہدی سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن مرازم سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے غلام مصارف سے فرمایا زمین یا جائیداد لو کیونکہ جب کسی شخص پر موت یا مصیبت نازل ہوتی ہے تو اسے یاد رہتا ہے کہ اسکی پشت پر ایسی چیز ہے کہ جسکے ذریعے اسکے عیال کی زندگی قائم رہے گی تو وہ جان بھی آسانی سے دے سکتا ہے (مطلب وہ موت یا مصیبت سے نہیں گھبراتا)

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَمَنُ الْعَقَارِ مَمْحُوقٌ إِلَّا أَنْ يُجْعَلَ فِي عَقَارٍ مِثْلِهِ .

6۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن علی بن یوسف سے اس نے عبدالسلام سے اس نے ھشام بن احمر سے روایت کی ہے کہ ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جائیداد کی قیمت ضائع ہو جاتی ہے ھاں مگر یہ کہ اسکے جیسی دوسری جائیداد میں لگا دیں (یعنی تب ضائع نہ ہو گی)

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْمَدِينَةَ خَطَّ دُورَهَا بِرِجْلِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ بَاعَ رِبَاعَهُ فَلَا تُبَارِكْ لَهُ .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن حسن بن علی الکوفی سے اس نے عبیس بن ھشام سے، اس نے عبدالصمد بن بشیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اسکی دیواروں کو اپنے پاؤں سے لکیر دی اور فرمایا اے اللہ جو مدینہ کے گھروں کو بیچے اسکو برکت سے محروم فرمانا

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِي أَرْضاً تُطْلَبُ مِنِّي وَ يُرَغِّبُونِّي فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَيَّارٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ مَنْ بَاعَ الْمَاءَ وَ الطِّينَ ذَهَبَ مَالُهُ هَبَاءً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَبِيعُ بِالثَّمَنِ الْكَثِيرِ وَ أَشْتَرِي مَا هُوَ أَوْسَعُ رُقْعَةً مِمَّا بِعْتُ قَالَ فَلَا بَأْسَ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمعون سے اس نے اصم سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میری کچھ زمین ہے جسے لوگ خریدنا چاہتے ہیں اور اسکی اچھی خاصی قیمت بھی ملتی ہے؟ تب آپ علیہ السلام نے

فرمایا۔اے ابو سیار !کیا تو نہیں جانتا کہ جو مٹی یا پانی بیچے اسکی قیمت ضائع ہو جاتی ہے۔میں نے عرض کی آپؑ پر قربان جاؤں میں اسے بھاری قیمت سے فروخت کررہاہوں اسکے ذریعے ایسا ٹکڑا خریدوں گا کہ جو پہلے سے زیادہ وسیع ہو گا کہ جسے میں بیچ رہاہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا تب کوئی قباحت نہیں

# باب الدَّيْنِ (قرض)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ وَ بَوَارِ الْأَيِّمِ .

۔ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم اللہ کی پناہ مانگو قرض کے غلبہ اور لوگوں کے غلبہ اور بے شوہر عورتوں سے

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) مَنْ طَلَبَ هَذَا الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ لِيَعُودَ بِهِ عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَلْيَسْتَدِنْ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ مَا يَقُوتُ بِهِ عِيَالَهُ فَإِنْ مَاتَ وَ لَمْ يَقْضِهِ كَانَ عَلَى الْإِمَامِ قَضَاؤُهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنَّمَا الصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ وَ الْمَساكِينِ وَ الْعامِلِينَ عَلَيْها إِلَى قَوْلِهِ وَ الْغارِمِينَ فَهُوَ فَقِيرٌ مِسْكِينٌ مُغْرَمٌ .

2۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص رزق کو حلال ذریعے سے تلاش کرے تاکہ اس کے ذریعے اپنا اور اپنے اھل وعیال کا نان ونفقہ چلائے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جیساہے۔پس اس شخص پر فقر غالب آجائے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھروسے پر اس قدر قرض لے کہ جس سے اپنے اھل وعیال کو کھانا کھلا سکے اگر مر جائے اور اسے ادانہ کرپائے تو اس کا قرض ادا کرنا امامؑ وقت پر واجب ہے اب اگر امامؑ اس کا قرض ادا نہ کرے تو اس کے قرض کا بوجھ امامؑ پر ہو گا بتحقیق اللہ عزّوجلّ نے فرمایا بے شک صدقات فقرا مساکین اکٹھا کرنے والوں اور مقروضوں کے لئے ہیں(توبہ 9:61)پس وہ فقیر مسکین اور مقروض تھا

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَمْدَانِيِّ رَفَعَهُ إِلَى بَعْضِ الصَّادِقِينَ ( **عليهما السلام** ) قَالَ إِنِّي لَأُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ يَنْوِي قَضَاءَهُ .

3۔احمد بن محمد نے حمدان بن ابراہیم ہمدانی سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ صادقین علیھا السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا میںؑ اس شخص سے محبت کرتاہوں کہ جس پر قرض ہو وہ قرض اداکرنے کی نیت کرے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ إِنْ كانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلى مَيْسَرَةٍ أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ النَّظِرَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ لَهَا حَدٌّ يُعْرَفُ إِذَا صَارَ هَذَا الْمُعْسِرُ إِلَيْهِ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُنْتَظَرَ وَ قَدْ أَخَذَ مَالَ هَذَا الرَّجُلِ وَ أَنْفَقَهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ لَيْسَ لَهُ غَلَّةٌ يُنْتَظَرُ إِدْرَاكُهَا وَ لَا دَيْنٌ يُنْتَظَرُ مَحِلُّهُ وَ لَا مَالٌ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ قُدُومُهُ قَالَ نَعَمْ يُنْتَظَرُ بِقَدْرِ مَا يَنْتَهِي خَبَرُهُ إِلَى الْإِمَامِ فَيَقْضِي عَنْهُ مَا عَلَيْهِ مِنْ سَهْمِ الْغَارِمِينَ إِذَا كَانَ أَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَنْفَقَهُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَى الْإِمَامِ قُلْتُ فَمَا لِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي ائْتَمَنَهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ فِيمَا أَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ أَمْ فِي مَعْصِيَتِهِ قَالَ يَسْعَى لَهُ فِي مَالِهِ فَيَرُدُّهُ عَلَيْهِ وَ هُوَ صَاغِرٌ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے اہل جزیرہ کے ابو محمد کنیت رکھنے والے شخص سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے امام رضاعلیہ السلام سے سوال کیا میں سن رہا تھا کہ اس نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے اگر کوئی تنگ دست ہو تو اسے خوشحالی تک مہلت ہے مجھے بتلایئے اس مہلت کے بارے میں کہ جسے اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اسکی حد کیا ہے تاکہ پہچانا جاسکے کہ اب تنگ دست اس مہلت تک پہنچ گیا ہے اور قرض خواہ کیلئے لازم ہو کہ وہ اسکے اس حد تک پہنچنے کا انتظار کرے درحالیکہ مقروض نے اس شخص (قرض خواہ) کا مال اٹھایا اور اپنے اہل عیال پر خرچ کردیا حالانکہ اسکا (مقروض کا) کوئی زرعی فائدہ (غلہ) بھی نہیں کہ جسکا قرض خواہ انتظار کرے اور نہ ہی مقروض نے کسی سے قرض لینا ہے کہ اسکے واپس ہونے کا قرض خواہ انتظار کرے اور نہ ہی اسکا کوئی گمشدہ مال ہے جسکی واپسی کا انتظار کرسکے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں قرض خواہ اس وقت تک اسکو مہلت دے کہ اسکی خبر امام علیہ السلام تک پہنچے اور وہ نماز میں (قرض داروں) کے سہم سے اسکا قرض ادا کرے یہ تب ہے جب مقروض نے قرض اطاعت الٰہی میں صرف کیا ہو پس اگر وہ قرض اطاعت الٰہی میں صرف نہیں ہوا تو اس قرض کی ادائیگی میں سے امام علیہ السلام پر کچھ بھی واجب نہیں میں نے عرض کی اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جسے معلوم نہ ہو اس نے اطاعت الٰہی میں صرف کیا ہے یا نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے مال کی تلاش کی جائے اور اس میں سے اس کے قرض خواہ کو پلٹایا جائے درحالانکہ کہ اس میں وہ ذلیل ہو جائے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ [عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ] عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ يُكَفِّرُهُ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا الدَّيْنَ لَا كَفَّارَةَ لَهُ إِلَّا أَدَاؤُهُ أَوْ يَقْضِيَ صَاحِبُهُ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي لَهُ الْحَقُّ .

5۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے یا حنان بن سدیر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ماسوائے قرض کے کہ اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر یہ کہ اسے ادا کرے یا اس کے ورثا اس کی قضا کریں یا جس کا قرض ہے وہ اسے معاف کرے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْإِمَامُ يَقْضِي عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الدُّيُونَ مَا خَلَا مُهُورَ النِّسَاءِ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے عباس سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا (عادل) امام مومنین کے قرض ادا کرتے ہیں ماسوائے عورتوں کے حق مہر کے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَدَّعِي عَلَى الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ دَيْناً عَلَيْهِ فَقَالَ ذَهَبَ بِحَقِّي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) ذَهَبَ بِحَقِّكَ الَّذِي قَتَلَهُ ثُمَّ قَالَ لِلْوَلِيدِ قُمْ إِلَى الرَّجُلِ فَاقْضِهِ مِنْ حَقِّهِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُبَرِّدَ عَلَيْهِ جِلْدَهُ الَّذِي كَانَ بَارِداً .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ ایک شخص ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور معلی بن خنیس کے خلاف قرض کا دعویٰ کیا کہ وہ میرا مال لے کر دنیا سے چلا گیا ابو عبداللہ علیہ السلام نے

فرمایا تمہارا حق لے کر وہ بھاگا جس نے اسے (معلی بن خنیس کو) قتل کیا پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے ولید سے فرمایا اٹھو اس شخص کو اس کے حق کی قضا کرو میں چاہتا ہوں کہ اس کے اس پر کوڑے ٹھنڈے کروں جیسا کہ ٹھنڈے تھے۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ مِنْ أَهْلِ هَمَدَانَ عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ( **عليه السلام** ) إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَلْزَمَ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةَ وَ عَلَيَّ دَيْنٌ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَدِّهِ إِلَى مُؤَدَّى دَيْنِكَ وَ انْظُرْ أَنْ تَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَ لَيْسَ عَلَيْكَ دَيْنٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَخُونُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے عثمان بن سعید سے اس نے ہمدان کے عبدالکریم سے اس نے ابی ثمامہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر ثانیؑ سے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ مکہ یا مدینہ میں رہوں درحالیکہ مجھ پر قرض ہے تو آپؑ کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا جاؤ اور جسے ادا کرنا ہے اسے قرض ادا کرو اور یاد رکھو تم اللہ سے یوں ملاقات نہ کرو کہ تم پر کسی کا قرض واجب الادا ہو۔ کیونکہ مومن خیانت نہیں کرتا۔

9- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) يُنْشِدُ فَإِنْ يَكُ يَا أُمَيْمُ عَلَيَّ دَيْنٌ فَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى يَسْتَدِينُ

9۔ علی بن محمد نے اسحاق بن محمد نخعی سے اس نے محمد بن جمہور سے اس نے فضالہ سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام موسیٰ(کاظم) علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے شعر فرمایا فَإِنْ يَكُ يَا أُمَيْمُ عَلَيَّ دَيْنٌ فَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى يَسْتَدِينُ اے چھوٹی ماں اگر میں مقروض ہو جاؤں تو عمران بن موسیٰ اسکو ادا کرے گا۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِيَّاكُمْ وَ الدَّيْنَ فَإِنَّهُ مَذَلَّةٌ بِالنَّهَارِ وَ مَهَمَّةٌ بِاللَّيْلِ وَ قَضَاءٌ فِي الدُّنْيَا وَ قَضَاءٌ فِي الْآخِرَةِ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اسنے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا قرض سے بچو کیونکہ یہ دن کو ذلیل اور رات کو پریشان کرنے والا ہے یہ اگر دنیامیں باقی ہے تو آخرت میں بھی باقی ہوگا،

# باب قَضَاءِ الدَّيْنِ (قرض کی ادائیگی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَنْوِي قَضَاءَهُ كَانَ مَعَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَافِظَانِ يُعِينَانِهِ عَلَى الْأَدَاءِ عَنْ أَمَانَتِهِ فَإِنْ قَصَرَتْ نِيَّتُهُ عَنِ الْأَدَاءِ قَصَرَا عَنْهُ مِنَ الْمَعُونَةِ بِقَدْرِ مَا قَصَرَ مِنْ نِيَّتِهِ .

1) ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے اس نے حسن بن علی بن رباط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جس پر قرض ہو اور وہ اسکی ادائیگی کی نیت بھی رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے دو فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں کہ جو

اس امانت کی ادائیگی میں اسکی مدد کرتے ہیں اگر اسکی نیت ادائیگی کے بارے میں کم ہو تو وہ اسکے رزق سے اسی قدر کمی کر دیتے ہیں جس قدر اس کی نیت کم ہو۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ عِنْدَهُ الشَّيْ‏ءُ يَتَبَلَّغُ بِهِ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يُطْعِمُهُ عِيَالَهُ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَيْسَرَةٍ فَيَقْضِيَ دَيْنَهُ أَوْ يَسْتَقْرِضُ عَلَى ظَهْرِهِ فِي خُبْثِ الزَّمَانِ وَ شِدَّةِ الْمَكَاسِبِ أَوْ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ قَالَ يَقْضِي بِمَا عِنْدَهُ دَيْنَهُ وَ لَا يَأْكُلْ أَمْوَالَ النَّاسِ إِلَّا وَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي إِلَيْهِمْ حُقُوقَهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجارَةً عَنْ تَراضٍ مِنْكُمْ وَ لَا يَسْتَقْرِضْ عَلَى ظَهْرِهِ إِلَّا وَ عِنْدَهُ وَفَاءٌ وَ لَوْ طَافَ عَلَى أَبْوَابِ النَّاسِ فَرَدُّوهُ بِاللُّقْمَةِ وَ اللُّقْمَتَيْنِ وَ التَّمْرَةِ وَ التَّمْرَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلِيٌّ يَقْضِي دَيْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ لَيْسَ مِنَّا مِنْ مَيِّتٍ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ وَلِيّاً يَقُومُ فِي عِدَتِهِ وَ دَيْنِهِ فَيَقْضِي عِدَتَهُ وَ دَيْنَهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو ایوب سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ہم میں سے ایک شخص کے پاس صرف گزارے جتنا مال ہے اس پر قرض بھی واجب الادا ہے کیا وہ اس مال سے اپنے عیال کو کھانا کھلائے اور جب اللہ کی طرف سے کشائش پہنچے تو اپنا قرض ادا کرے یا پھر یہ کہ اپنی پشت پر قرض مانگ کر اور محنت کی سختی سے زمانے کے لوگوں کے قرض اتارے یا پھر یہ کہ صدقہ قبول کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو اسکے پاس ہے اس سے قرض ادا کرے اور لوگوں کے اموال نہ کھائے جب تک کہ کوئی ایسا (ولی) نہ رکھتا ہو جو اسکے بعد لوگوں کو انکے حقوق ادا کرے اللہ عزّ و جَلّ فرماتا ہے ایک دوسرے کا مال آپس میں نا جائز طریقے سے مت کھاؤ مگر یہ کہ آپس میں رضامندی سے تجارت کے ذریعے (نساء4:29) اور اپنی پشت پر قرض کا بوجھ نہ اٹھائے مگر یہ کہ جب اسکے پاس پلٹانے والے اسباب موجود ہوں اگر لوگوں کے دروازے پر جائے گا تو وہ اسے ایک یا دو لقمے یا ایک یا دو کھجور کے دانے دیں گے ہاں قرض اٹھائے جب اسکا کوئی ولی ہو کہ جو اسکے بعد اس کا قرض ادا کرے کیونکہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جسکا اللہ عزّ و جَلّ نے ولی نہ بنایا ہو جو اسکے وعدوں اور قرضوں کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسکے وعدے پورے کرے اور قرض ادا کرتا ہو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُبَاعُ الدَّارُ وَ لَا الْجَارِيَةُ فِي الدَّيْنِ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا بُدَّ لِلرَّجُلِ مِنْ ظِلٍّ يَسْكُنُهُ وَ خَادِمٍ يَخْدُمُهُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے بابا سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا قرض کی ادائیگی کیلئے گھر اور کنیز کو نہیں بیچا جاسکتا اور یہ اس کے لئے کہ آدمی کیلئے ضروری ہے کہ ایک چھت کا ہونا کہ جسکے نیچے زندگی گزار دے اور ایک خادم کا ہونا کہ جو اسکی خدمت کرے۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ عَلَيَّ دَيْناً وَ أَظُنُّهُ قَالَ لِأَيْتَامٍ وَ أَخَافُ إِنْ بِعْتُ ضَيْعَتِي بَقِيتُ وَ مَا لِي شَيْ‏ءٌ فَقَالَ لَا تَبِعْ ضَيْعَتَكَ وَ لَكِنْ أَعْطِهِ بَعْضاً وَ أَمْسِكْ بَعْضاً .

4۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابوعبداللہ سے روایت کی ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابوعبداللہ بن مغیرہ سے اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی مجھ پر قرض ہے اور بہت پریشان ہوں اسکی ادائیگی کیلئے مجھے خوف ہے اگر میں نے اپنا سامان بیچ دیا تو میرے پاس کوئی چیز نہ بچے گی فرمایا اپنا متاع مت بیچو بلکہ قرض خواہ کو کچھ دے دو اور کچھ روک لو (یہاں تک کہ باقی ادا کر سکو کچھ دیر بعد)

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقْتَضِيهِ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ عِنْدَنَا الْيَوْمَ شَيْءٌ وَ لَكِنَّهُ يَأْتِينَا خِطْرٌ وَ وَسِمَةٌ فَتُبَاعُ وَ نُعْطِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ عِدْنِي فَقَالَ كَيْفَ أَعِدُكَ وَ أَنَا لِمَا لَا أَرْجُو أَرْجَى مِنِّي لِمَا أَرْجُو .

5۔ علی بن محمد نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اس نے عبداللہ بن حماد سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آکر آپ علیہ السلام سے قرض کا تقاضا کرنے لگا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا آج ہمارے پاس کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس خطر و وسمۃ (خضاب کی جڑی بوٹیاں) آنے والی ہیں میں انہیں بیچوں گا تو انشاء اللہ تمھیں دیں گے اس شخص نے کہا وعدہ کیجیے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیسے وعدہ کروں کہ جسکی مجھے امید نہ ہو اس سے زیادہ امید ہے اس سے کہ جسکی مجھے امید ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عِيسَى قَالَ ضَاقَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) ضِيقَةٌ فَأَتَى مَوْلًى لَهُ فَقَالَ لَهُ أَقْرِضْنِي عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ إِلَى مَيْسَرَةٍ فَقَالَ لَا لِأَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي وَ لَكِنْ أُرِيدُ وَثِيقَةً قَالَ فَشَقَّ لَهُ مِنْ رِدَائِهِ هُدْبَةً فَقَالَ لَهُ هَذِهِ الْوَثِيقَةُ قَالَ فَكَأَنَّ مَوْلَاهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَغَضِبَ وَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْوَفَاءِ أَمْ حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ فَقَالَ أَنْتَ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ فَكَيْفَ صَارَ حَاجِبٌ يَرْهَنُ قَوْساً وَ إِنَّمَا هِيَ خَشَبَةٌ عَلَى مِائَةِ حَمَالَةٍ وَ هُوَ كَافِرٌ فَيَفِي وَ أَنَا لَا أَفِي بِهُدْبَةِ رِدَائِي قَالَ فَأَخَذَهَا الرَّجُلُ مِنْهُ وَ أَعْطَاهُ الدَّرَاهِمَ وَ جَعَلَ الْهُدْبَةَ فِي حُقٍّ فَسَهَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْمَالَ فَحَمَلَهُ إِلَى الرَّجُلِ ثُمَّ قَالَ لَهُ قَدْ أَحْضَرْتُ مَالَكَ فَهَاتِ وَثِيقَتِي فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ضَيَّعْتُهَا فَقَالَ إِذَنْ لَا تَأْخُذُ مَالَكَ مِنِّي لَيْسَ مِثْلِي مَنْ يَسْتَخِفُّ بِذِمَّتِهِ قَالَ فَأَخْرَجَ الرَّجُلُ الْحُقَّ فَإِذَا فِيهِ الْهُدْبَةُ فَأَعْطَاهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) الدَّرَاهِمَ وَ أَخَذَ الْهُدْبَةَ فَرَمَى بِهَا وَ انْصَرَفَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے یوسف السحت سے اس نے علی بن محمد بن سلیمان سے، اس نے فضل سے اس نے عباس بن عیسیٰ سے راویت کی ہے کہ علیؑ ابن الحسین علیہ السلام پر انتہائی تنگی آئی۔ آپ علیہ السلام کا ایک چاہنے والا آیا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا مجھے دس ہزار درھم تنگی دور ہونے تک بطور قرض دو اس نے عرض کی جب تک آپ علیہ السلام مجھے بطور رہن کوئی چیز نہ دیں میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ علیہ السلام نے اپنی رداسے ایک ٹکڑا اپھاڑ کر دیا اور اسے فرمایا یہ رہن ہے آپؑ کے موالی نے اسکو بطور رہن لینا پسند نہ کیا تو آپ علیہ السلام نے پُر جلال ہو کر اس سے فرمایا حاجب بن زرارۃ وعدہ وفائی میں اولی ہے یا میںؑ اس سے اولی ہوں اس نے عرض کی آپ علیہ السلام اس سے افضل ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر حاجب نے اپنی کمان کو رہن رکھا تھا اور بے شک وہ لکڑی تھی کہ جس نے سو تاوان دینے والوں کی جگہ لی تھی وہ کافر تھا اس نے رہن کو بچایا تو کیا میںؑ اپنی رداء کے ٹکڑے کے رہن کو نہ بچاؤں گا راوی نے کہا کہ وہ شخص اٹھا اس نے آپ علیہ السلام سے وہ لیا اور آپؑ کو درھم دیئے اور رداء کو تھیلے میں ڈال لیا پس جب اللہ عزّ و جلّ نے آپ علیہ السلام کو مال میں آسانی دی تو آپ علیہ السلام نے اسکی رقم لی اس شخص کے پاس گئے اور اسے فرمایا میں نے تمہارا مال حاضر کر دیا ہے اب تم میرا رہن مجھےؑ دو اس نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں نے اسے گم کر دیا آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر مجھؑ سے اپنا مال بھی مت لو کیونکہ مجھؑ جیسا اپنے حقوق کو خفیف نہیں سمجھتا راوی کہتا ہے اس شخص نے تھیلا نکالا تو اسمیں ٹکڑا موجود تھا اس نے وہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام کو دیا آپ علیہ السلام نے اسکو لے کر اسکے درھم دئے اور چلے گئے۔ اور وہ ٹکڑا وہاں پھینک دیا۔

7- عَنْهُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ احْتُضِرَ عَبْدُ اللَّهِ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ غُرَمَاؤُهُ فَطَالَبُوهُ بِدَيْنٍ لَهُمْ فَقَالَ لَا مَالَ عِنْدِي فَأُعْطِيَكُمْ وَ لَكِنِ ارْضَوْا بِمَا شِئْتُمْ مِنِ ابْنَيْ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مَلِيٌّ مَطُولٌ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) [رَجُلٌ] لَا مَالَ لَهُ صَدُوقٌ وَ هُوَ أَحَبُّهُمَا إِلَيْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ أَضْمَنُ لَكُمُ الْمَالَ إِلَى غَلَّةٍ وَ لَمْ تَكُنْ لَهُ غَلَّةٌ تَجَمُّلًا فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ رَضِينَا وَ ضَمِنَهُ فَلَمَّا أَتَتِ الْغَلَّةُ أَتَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْمَالَ فَأَدَّاهُ .

7۔ اس نے یوسف بن اسحٰق سے اس نے علی بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے یحییٰ بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ کا وقت احتضار آیا تو اسکے قرض خواہ اکھٹے ہوئے اور اس سے اپنا قرض طلب کیا تو اس نے کہا میرے پاس کوئی مال نہیں کہ جو تمھیں دوں لیکن اگر تم چاہو تو میرے ابن عم علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اور عبداللہؑ ابن جعفر علیہ السلام کی ضمانت پر راضی ہو جاؤ قرض خواہوں نے کہا عبداللہؑ بن جعفر علیہ السلام قرض خواہوں کو لمبی مدت دینے والے ہیں اور علیؑ بن الحسین علیہ السلام ایسے شخص ہیں کہ جنکے پاس مال نہیں ہے سچے آدمی ہیں وہؑ ہمیں ان میں سے زیادہ پسند ہیں پس عبداللہ علیہ السلام نے انکو آپ علیہ السلام کے پاس بھیجا اور آپ علیہ السلام کو خبر کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ تمھیں مال کی ضمانت دیتا ہوں البتہ غلہ آئے گا تو دوں گا گروہ نے کہا ہم راضی ہوئے اور انکی ضمانت قبول کی اور جب غلہ کا موسم آیا تو اللہ عزّوجلّ نے آپ علیہ السلام کو مال عطا فرمایا جس سے آپ علیہ السلام نے اس ضمانت کو ادا کیا۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ دَيْناً وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ دَارَهُ فَيَقْضِيَنِي قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تُخْرِجَهُ مِنْ ظِلِّ رَأْسِهِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابرہیم بن عبدالحمید سے اس نے عثمان بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے ایک شخص سے قرض لینا ہے اسکا ارادہ ہے کہ وہ گھر بیچ کر میرا قرض ادا کرے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ سے پناہ مانگ کہ تو اسے اسکے سر کے سائے سے نکالے۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الدَّيْنُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَأَنْظَرَ وَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ فَأَعْطَى وَ لَمْ يَمْطُلْ فَذَاكَ لَهُ وَ لَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ إِذَا كَانَ لَهُ اسْتَوْفَى وَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْفَى فَذَاكَ لَا لَهُ وَ لَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ إِذَا كَانَ لَهُ اسْتَوْفَى وَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ مَطَلَ فَذَاكَ عَلَيْهِ وَ لَا لَهُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس خلف بن حماد سے اس نے محرز سے اس نے ابوبصیر سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض والے تین قسم کے ہیں ایک وہ جس کا قرض ہوتا ہے تو وہ مدت میں رعایت کرتا ہے اور اگر اس نے دینا ہو تو فوراً دے دیتا ہے تو اسکو اجر ملے گا اس پر کوئی سزا نہیں اور ایک وہ ہے کہ جب اس نے لینا ہو تو فوراً واپس لیتا ہے اور اگر دینا ہو تو فوراً واپس دیتا ہے اسکو کوئی اجر ہے نہ کوئی سزا ہے اور ایک وہ شخص کے جس نے لینا ہو تو فوراً واپس مانگتا ہے اور اگر دینا ہو تو ٹال مٹول کرتا ہے اسکو سزا ہے جزاء نہیں۔

# باب قِصَاصِ الدَّيْنِ (قرض کا قصاص)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ لِي عِنْدَهُ مَالٌ فَكَابَرَنِي عَلَيْهِ وَ حَلَفَ ثُمَّ وَقَعَ لَهُ عِنْدِي مَالٌ فَآخُذُهُ مَكَانَ مَالِيَ الَّذِي أَخَذَهُ وَ أَجْحَدُهُ وَ أَحْلِفُ عَلَيْهِ كَمَا صَنَعَ فَقَالَ إِنْ خَانَكَ فَلَا تَخُنْهُ وَ لَا تَدْخُلْ فِيمَا عِبْتَهُ عَلَيْهِ .



www.hubeali.com

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا کہ اس نے میرا مال دینا تھا کہ جسکا اس نے انکار کر دیا اور اس پر حلف بھی اٹھایا پھر اس کا مال میرے ہاتھ آگیا تو میں نے اپنے اس مال کے بدلے میں لے لیا کہ جس کا اس نے انکار کر کے حلف دیا تھا اس طرح جس طرح اس نے کیا فرمایا اگر اس نے تم سے خیانت کی ہے تو تو اس سے خیانت نہ کر اور وہ کام نہ کر کہ جسکو تو اس کیلئے بھی عیب گردانتا ہے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الْحَقُّ فَيَجْحَدُنِيهِ ثُمَّ يَسْتَوْدِعُنِي مَالًا أَ لِي أَنْ آخُذَ مَالِي عِنْدَهُ قَالَ لَا هَذِهِ خِيَانَةٌ .

2۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابرہیم بن عبدالحمید سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی وہ شخص کہ جس پر میرا حق تھا اور اس نے میرے اس حق کا انکار کر دیا تھا پھر اس نے میرے پاس اپنا مال چھوڑا ہے کیا میرے لئے جائز ہے اسمیں جو میرا اسکے پاس تھا لے لوں فرمایا نہیں یہ خیانت ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَجَحَدَهُ إِيَّاهُ وَ ذَهَبَ بِهِ ثُمَّ صَارَ بَعْدَ ذَلِكَ لِلرَّجُلِ الَّذِي ذُهِبَ بِمَالِهِ مَالٌ قِبَلَهُ أَ يَأْخُذُهُ مِنْهُ مَكَانَ مَالِهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لِهَذَا كَلَامٌ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي آخُذُ هَذَا الْمَالَ مَكَانَ مَالِيَ الَّذِي أَخَذَهُ مِنِّي وَ إِنِّي لَمْ آخُذْ مَا أَخَذْتُ مِنْهُ خِيَانَةً وَ لَا ظُلْماً .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے سھل بن زیاد سے انہوں نے ابن محبوب سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص کا دوسرے شخص کے پاس مال تھا دوسرے نے اس مال کا انکار کیا اور لے کر بھاگ گیا پھر اسکے بعد ہوا یوں کہ پہلے شخص کے پاس دوسرے شخص کا مال ہاتھ آگیا کیا وہ یہ مال لے سکتا ہے؟ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہاں لے سکتا ہے مگر لیتے وقت یہ کلمات کہے اے معبود میں نے یہ مال اس مال کے بدلے لیا ہے کہ جو اس نے مجھ سے لیا تھا میں نے اسکی طرح اس سے خیانت سے نہیں لیا اور نہ ہی ظلم سے

# باب أَنَّهُ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ حَلَّ دَيْنُهُ (جب آدمی مر جائے تو اسکا قرض ادا کیا جائے گا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ حَلَّ مَا لَهُ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے اسماعیل بن ابی قرۃ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مر جائے تو اس وقت اس کا جس پر قرض ہو یا جو اس پر قرض ہو ادا کیا جائے گا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَضْمَنُهُ ضَامِنٌ لِلْغُرَمَاءِ فَقَالَ إِذَا رَضِيَ بِهِ الْغُرَمَاءُ فَقَدْ بَرِئَتْ ذِمَّةُ الْمَيِّتِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو مقروض تھا مگر وہ مر گیا تو ایک ضامن نے اسکے قرض کی قرض خواہوں کو ضمانت دی تو امام علیہ اسلام نے فرمایا اگر قرض خواہ اس بات پر (ضمانت پر) راضی ہو جائیں تو میت قرض سے بری ہو جائے گی۔

# بَابُ الرَّجُلِ يَأْخُذُ الدَّيْنَ وَ هُوَ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ

# (جو شخص قرض لیتا ہے مگر اسکی واپسی کی نیت نہیں کرتا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ إِنْ كَانَ أُتِيَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ غَيْرِ فَسَادٍ لَمْ يُؤَاخِذْهُ اللَّهُ [عَلَيْهِ] إِذَا عَلِمَ بِنِيَّتِهِ [الْأَدَاءَ] إِلَّا مَنْ كَانَ لَا يُرِيدُ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْ أَمَانَتِهِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ وَ كَذَلِكَ الزَّكَاةُ أَيْضاً وَ كَذَلِكَ مَنِ اسْتَحَلَّ أَنْ يَذْهَبَ بِمُهُورِ النِّسَاءِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے نضر بن شعیب سے اس نے عبد الغفار الجازی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو مر جائے اور اسکے ذمہ قرض واجب الادا ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس نے قرض کسی فساد کی بنا پر نہیں لیا تو اللہ اسکی نیت (ادائیگی کی نیت) کے علم کے سبب اسکا مواخذہ نہ فرمائے گا ہاں مگر جو مر جائے اور اسکا امانت ادا کرنے کا ارادہ نہ تھا تو وہ چور کی جگہ ہے اسی طرح زکوٰۃ ہے اور اسی طرح ہے وہ شخص جو عورتوں کے حق مہر کو کھا جانا حلال جانتا ہو۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنِ اسْتَدَانَ دَيْناً فَلَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ .

2۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے ابن فضال سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو قرض مانگے اور ادائیگی کی نیت نہ رکھتا ہو وہ چور کی مانند ہے۔

# بَابُ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ (قرض کو قرض کے عوض فروخت کرنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا يُبَاعُ الدَّيْنُ بِالدَّيْنِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابراہیم بن مہزم سے اس نے طلحہ بن یزید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کو قرض کے عوض نہ بیچا جائے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ [بِعَرْضٍ] ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَقَالَ لَهُ أَعْطِنِي مَا لِفُلَانٍ عَلَيْكَ فَإِنِّي قَدِ اشْتَرَيْتُهُ مِنْهُ كَيْفَ يَكُونُ الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَرُدُّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ مَالَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَهُ الدَّيْنُ .



www.hubeali.com

2۔ احمد بن محمد نے حسن بن علی سے اس نے محمد بن الفضیل سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس بارے میں کہ ایک شخص نے کسی سے قرض لینا تھا ایک اور شخص آیا اور اس نے اس سے قیمت کے عوض قرض کو خرید لیا اور پھر جس نے قرض دینا تھا اسکے پاس گیا اور اسے کہا فلاں کا جو قرض تم پر واجب الادا ہے مجھے دے دو کیونکہ میں نے اس سے خرید لیا ہے۔ اس میں آپ ؑ کیا فرماتے ہیں تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مقروض اس قرض خریدنے والے کو وہ دے گا کہ جس کے ذریعے اس نے قرض خواہ سے قرض خریدا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ اشْتَرَى دَيْناً عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ فَقَالَ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا لِفُلَانٍ عَلَيْكَ فَقَدِ اشْتَرَيْتُهُ مِنْهُ قَالَ يَدْفَعُ إِلَيْهِ قِيمَةَ مَا دَفَعَ إِلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ وَ بَرِئَ الَّذِي عَلَيْهِ الْمَالُ مِنْ جَمِيعِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ .

3۔ محمد بن یحیٰی و غیرہ نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسٰی سے اس نے محمد بن الفضیل سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص کسی کا قرض خریدتا ہے اور پھر مقروض کے پاس جاکر اسے کہتا ہے جو کچھ فلاں کا تیرے پاس (قرض) ہے وہ مجھے دو کیونکہ اسے میں نے اس سے خرید لیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مقروض اسے صرف وہ قیمت دے گا جو اس نے قرض خواہ کو دی ہے اور باقی جو بھی اس کے ذمے واجب الادا بچتا ہو مقروض اس سے بری الذمہ ہو گا

# بَاب فِي آدَابِ اقْتِضَاءِ الدَّيْنِ (قرض کی واپسی کیلئے تقاضا کرنے کے آداب)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ الْمَشْكُوُّ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا لِفُلَانٍ يَشْكُوكَ فَقَالَ لَهُ يَشْكُونِي أَنِّي اسْتَقْضَيْتُ مِنْهُ حَقِّي قَالَ فَجَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مُغْضَباً ثُمَّ قَالَ كَأَنَّكَ إِذَا اسْتَقْضَيْتَ حَقَّكَ لَمْ تُسِئْ أَ رَأَيْتَ مَا حَكَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسابِ أَ تَرَى أَنَّهُمْ خَافُوا اللَّهَ أَنْ يَجُورَ عَلَيْهِمْ لَا وَ اللَّهِ مَا خَافُوا إِلَّا الِاسْتِقْضَاءَ فَسَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سُوءَ الْحِسَابِ فَمَنِ اسْتَقْضَى بِهِ فَقَدْ أَسَاءَ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور ان ؑ سے ان ؑ کے صحابی کی شکایت کی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ جس کی شکایت ہوئی وہ حاضر ہوا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا ہوا ہے فلاں کو کہ تیری شکایت کی ہے اس نے آپ علیہ السلام کو عرض کیا اس نے اس لئے شکایت کی ہے کہ میں نے اس سے زور دے کر اپنا حق (قرض) واپس مانگا ہے پس آپ علیہ السلام پُر جلال ہو کر بیٹھ گئے اور پھر فرمایا کہ گویا تم نے اپنے حق کیلئے جو اتنا پر زور تقاضا کیا ہے اس کو تم برا نہیں جانتے تم نے کوئی برائی نہیں کی کیا تم نے انہیں دیکھا کہ اللہ عزّ و جلّ اپنی کتاب میں حکایت فرمائی ہے کہ وہ برے حساب سے ڈرتے ہیں (رعد 13:21) تو تمھاری کیا رائے ہے کہ وہ اس سے خوفزدہ ہے کہ ان پر اللہ ظلم کرے گا نہیں اللہ کی قسم وہ نہیں ڈرتے مگر برے تقاضے سے اللہ عزّ و جلّ نے ایسے تقاضے کو برے حساب کا نام دیا ہے۔ پس جو اس طرح تقاضا کریگا گویا اس نے گناہ کیا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ لِي عَلَى بَعْضِ الْحَسَنِيِّينَ مَالًا وَ قَدْ أَعْيَانِي أَخْذُهُ وَ قَدْ جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَهُ كَلَامٌ وَ لَا آمَنُ أَنْ يَجْرِيَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فِي ذَلِكَ مَا أَغْتَمُّ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَيْسَ هَذَا طَرِيقَ التَّقَاضِي وَ لَكِنْ إِذَا أَتَيْتَهُ أَطِلِ الْجُلُوسَ وَ الْزَمِ السُّكُوتَ قَالَ الرَّجُلُ فَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى أَخَذْتُ مَالِي .

2۔ محمد بن یحییٰ نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی کہ کچھ حسینوں (حسنی کی جمع) کے پاس مال ہے اور وہ مجھے دینے سے گریزاں ہے ان کے اور میرے درمیان جملوں کا تبادلہ بھی ہوا ہے اور کچھ بعید نہیں کہ اس مسئلے پر ان کے اور میرے درمیان پھر تکرار ہو مجھے اس کا کوئی غم نہیں ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تقاضا کرنے کا یہ طریقہ نہیں بلکہ طریقہ یہ ہے کہ تو جب اس کے پاس جائے تو زیادہ دیر بیٹھ اور خاموش رہ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے کچھ مرتبہ ایسا کیا تو میں نے اپنا مال پالیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ خَضِرِ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ أَحَدُهُمَا ( **عليهما السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَيَجْحَدُهُ قَالَ إِنِ اسْتَحْلَفَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ بَعْدَ الْيَمِينِ شَيْئاً وَ إِنْ تَرَكَهُ وَ لَمْ يَسْتَحْلِفْهُ فَهُوَ عَلَى حَقِّهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے انہوں نے مل کر ابن ابی عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے خضر بن عمرو نخعی سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہ السلام میں سے ایک سے کسی شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا کسی شخص کے پاس مال ہے اور اس نے اس کا انکار کر دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس نے (قرض خواہ) اس سے (مقروض سے) حلف لیا ہے تو قسم کے بعد جائز نہیں کہ وہ اس سے مال لے اور اگر اس نے اس کو چھوڑ دیا اور اس سے حلف نہیں لیا تو اس کا حق باقی ہے

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا وَجَعَ إِلَّا وَجَعُ الْعَيْنِ وَ لَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنکھ کے درد سے بڑھ کر کوئی درد نہیں اور قرض کی پریشانی سے بڑھ کر کوئی پریشانی نہیں۔

5- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الدَّيْنُ رِبْقَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُذِلَّ عَبْداً وَضَعَهُ فِي عُنُقِهِ .

5-انہی اسناد کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض زمین پر اللہ عزّوجلّ کا پھندہ ہے جب اللہ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ وَ حَكَمٍ الْحَنَّاطِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ حَبَسَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مَخَافَةَ إِنْ خَرَجَ ذَلِكَ الْحَقُّ مِنْ يَدِهِ أَنْ يَفْتَقِرَ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ يُفْقِرَهُ مِنْهُ عَلَى أَنْ يُغْنِيَ نَفْسَهُ بِحَبْسِهِ ذَلِكَ الْحَقَّ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے بڑھیا کھجوریں بیچنے والے حماد بن ابی طلحہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اور حکم الحناط سے ایک ساتھ انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص کسی مسلمان مرد کا مال روک لے درحالیکہ وہ اس مال کو اسے دینے پر قادر بھی ہو خوف ہے کہ وہ حق (مال) اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور وہ فقیر ہو جائے گا اللہ اس بات پر قادر ہے کہ اس کو (روکنے والوں کو) اس (مقدار) سے زیادہ فقیر بنادے اس بنا پر کہ اس نے یہ حق روک کر خود کو خود ہی برباد کر دیا۔

# باب إِذَا الْتَوَى الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ عَلَى الْغُرَمَاءِ

# (جو شخص قرض خواہوں کو قرض واپس کرنے میں دیر کریں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) يَحْبِسُ الرَّجُلَ إِذَا الْتَوَى عَلَى غُرَمَائِهِ ثُمَّ يَأْمُرُ فَيَقْسِمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ فَإِنْ أَبَى بَاعَهُ فَيَقْسِمُ يَعْنِي مَالَهُ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام اس شخص کو قید کر لیتے تھے کہ جو قرض خواہوں کو قرض واپس کرنے میں جان بوجھ کر تاخیر کرتا تھا پھر آپؑ حکم دیتے تھے کہ اس کا مال اس کے قرض خواہوں میں حصے کر کے تقسیم کر دیا جائے اور اگر وہ انکار کرتا تو آپؑ اس کے مال کو بیچ کر انہیں تقسیم کر دیتے تھے

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْغَائِبُ يُقْضَى عَنْهُ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ وَ يُبَاعُ مَالُهُ وَ يُقْضَى عَنْهُ وَ هُوَ غَائِبٌ وَ يَكُونُ الْغَائِبُ عَلَى حُجَّتِهِ إِذَا قَدِمَ وَ لَا يُدْفَعُ الْمَالُ إِلَى الَّذِي أَقَامَ الْبَيِّنَةَ إِلَّا بِكُفَلَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَلِيّاً .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحسن سے اس نے جعفر بن محمد بن حکیم سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص (مقروض) غائب ہو جائے تو اس کا قرض تب ادا کیا جائے گا جب اس کی کوئی شہادت ملے تب اس کے مال کو بیچا جائے گا اور اس کا قرض ادا کیا جائے گا حالانکہ وہ غائب ہی رہے اور اگر غائب واپس آ جائے تو وہ اپنی دلیل دینے میں حق پر ہے جو شہادت لایا اس کو مال ذمہ داری کے ساتھ دیا جائے جب لمبا عرصہ نہ گزرا ہو تو

# باب النُّزُولِ عَلَى الْغَرِيمِ (مقروض کے پاس رہنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْزِلَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ وَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَ إِنْ كَانَ قَدْ صَرَّهَا لَهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سلیمان سے اس نے جراح مدائنی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص اس شخص کے پاس جا کر رہے کہ جو اس کا مقروض ہے مکروہ ہے اگرچہ مقروض نے پیسے نکال ہی رکھے ہوں اس کو واپس کرنے کیلئے صرف تین دن کی اجازت ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَنْزِلُ عَلَى الرَّجُلِ وَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ نَعَمْ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ لَا يَأْكُلُ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئاً .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے مقروض کے پاس جاتا ہے کیا اس کے پاس سے کھانا کھائے فرمایا ہاں اس کے ہاں سے تین دن تک کھانا کھائے پھر اس کے بعد کوئی چیز نہ کھائے

# باب هَدِيَّةِ الْغَرِيمِ (مقروض کا تحفہ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ دَيْناً فَأَهْدَى إِلَيَّ هَدِيَّةً قَالَ ( **عليه السلام** ) احْسُبْهُ مِنْ دَيْنِكَ عَلَيْهِ .

1) محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحیٰی سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ "ایک شخص علی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے عرض کی۔" ایک شخص میرا مقروض ہے اس نے مجھے تحفہ بھیجا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "تو اسے اس پر اپنے قرض میں شمار کر"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ حَيَّانَ أَخِي جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي دَفَعْتُ إِلَى أَخِي جَعْفَرٍ مَالًا فَهُوَ يُعْطِينِي مَا أُنْفِقُهُ وَ أَحُجُّ مِنْهُ وَ أَتَصَدَّقُ وَ قَدْ سَأَلْتُ مَنْ قِبَلَنَا فَذَكَرُوا أَنَّ ذَلِكَ فَاسِدٌ لَا يَحِلُّ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَى قَوْلِكَ فَقَالَ لِي أَ كَانَ يَصِلُكَ قَبْلَ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيْهِ مَالَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ مِنْهُ مَا يُعْطِيكَ فَكُلْ مِنْهُ وَ اشْرَبْ وَ حُجَّ وَ تَصَدَّقْ فَإِذَا قَدِمْتَ الْعِرَاقَ فَقُلْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْتَانِي بِهَذَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جعفر بن حیان الصیرفی کے بھائی ہذیل بن حیان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی: "میں نے اپنے بھائی جعفر کو کچھ مال دیا ہے۔ وہ مجھے کچھ نہ کچھ بھیجتا رہتا ہے کہ جس سے میں خرچ کرتا ہوں۔ حج کرتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں میں نے ہم میں سے کسی سے سوال کیا تو انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپؑ کے قول تک پہنچوں" تب آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا "کیا وہ تمہارے مال دینے سے پہلے بھی تم سے صلہ رحمی کرتا تھا؟ میں نے عرض کی "جی ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا جو بھی وہ تمہیں دے اس سے لے لو اس میں سے کھاؤ، پیو، حج کرو اور صدقہ کرو اور جب عراق واپس جاؤ تو کہنا۔ "مجھے جعفرؑ بن محمدؑ نے اس کا فتویٰ دیا ہے"،

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ قَرْضاً فَيُعْطِيهِ الشَّيْءَ مِنْ رِبْحِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْطَعَ ذَلِكَ عَنْهُ فَيَأْخُذَ مَالَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ شَرَطَ عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطاً .

3۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے موسیٰ بن سعدان سے، اس نے حسین بن ابی العلاء سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص پر قرض ہے۔ اب مقروض اس قرض کے منافع میں سے کچھ قرض خواہ کو اس لئے دیتا ہے کہ اسے ڈر ہے کہ قرض خواہ قرض واپس نہ لے لے اور قرض خواہ بھی اس سے مال لے لیتا ہے حالانکہ ایسی شرط بھی نہ تھی۔

فرمایا: "اگر شرط نہ ہو تو ایسا مال لینے میں کوئی قباحت نہیں"

# باب الْكَفَالَةِ وَ الْحَوَالَةِ (کفالت اور حوالگی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَبْطَأْتُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنِ الْحَجِّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَكَفَّلْتُ بِرَجُلٍ فَخَفَرَ بِي فَقَالَ مَا لَكَ وَ الْكَفَالَاتِ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا أَهْلَكَتِ الْقُرُونَ الْأُولَى ثُمَّ قَالَ إِنَّ قَوْماً أَذْنَبُوا ذُنُوباً كَثِيرَةً فَأَشْفَقُوا مِنْهَا وَ خَافُوا خَوْفاً شَدِيداً وَ جَاءَ آخَرُونَ فَقَالُوا ذُنُوبُكُمْ عَلَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَافُونِي وَ اجْتَرَأْتُمْ عَلَيَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن البختری سے روایت کی ہے کہ میں نے حج میں تاخیر کی تو مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "کس چیز نے تجھ سے حج مؤخر کروایا؟ میں نے عرض کی۔" آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ایک شخص میری کفالت کرتا تھا اس نے مجھ سے بدعہدی کی ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا تیرا کفالات سے کیا کام۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کفالات نے ہی پہلے زمانوں کو ہلاک کیا۔؟ پھر فرمایا: "ایک گروہ گناہ کرتا تھا بہت زیادہ گناہ۔ پھر ان گناہوں سے ڈرتے تھے بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے تھے تو کچھ لوگوں نے آکر کہا کہ تمہارے گناہ ہم پر ہیں۔ تو اللہ عزّ و جلّ ان پر عذاب نازل کیا تھا۔ پھر اللہ عزّ و جلّ نے فرمایا" وہ مجھ سے ڈرتے تھے اور تم مجھ پر جرأت کرتے ہو۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلَ بِمَالٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ فَيَقُولُ لَهُ الَّذِي احْتَالَ بَرِئْتَ مِمَّا لِي عَلَيْكَ قَالَ إِذَا أَبْرَأَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ يُبْرِئْهُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الَّذِي أَحَالَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا کہ "ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنے مال میں تصرف مباح کیا اور مباح کرنے والے نے اس دوسرے شخص کو کہا کہ میرا جو بھی تم پر ہے تم اس سے بری ہو۔" فرمایا "جب اس نے دوسرے کو بری کر دیا تو اس کیلئے نہیں کہ وہ اسے پلٹائے اور اگر وہ بری نہ کرے تو جو اس نے اس کیلئے مباح کیا اسے پلٹا سکتا ہے اگر چاہے"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) مِثْلَهُ .

محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ كَفَلَ لِرَجُلٍ بِنَفْسِ رَجُلٍ فَقَالَ إِنْ جِئْتَ بِهِ وَ إِلَّا عَلَيْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ عَلَيْهِ نَفْسُهُ وَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّرَاهِمِ فَإِنْ قَالَ عَلَيَّ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ إِنْ لَمْ أَدْفَعْهُ إِلَيْكَ قَالَ تَلْزَمُهُ الدَّرَاهِمُ إِنْ لَمْ يَدْفَعْهُ إِلَيْهِ .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد کندی سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابی العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص کسی شخص کو کسی شخص کیلئے ضامن بناتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو اسے لایا تو ٹھیک ورنہ تم پر 500 / پانچ سو درہم واجب ہوں گے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے اس شخص کو پہنچانا واجب ہے اور درہم میں سے کچھ بھی ادا کرنا اس پر واجب نہیں۔

عرض کی۔ "اگر وہ کہے کہ اگر میں نے اس کو تم تک نہ پہنچایا تو مجھ پر پانچ سو درہم واجب الادا ہوں گے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:: ایسی صورت میں اگر وہ اس شخص کو نہ پہنچائے تو اس کو درہم ادا کرنا واجب ہو گا۔"

4- حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُحِيلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالدَّرَاهِمِ أَ يَرْجِعُ عَلَيْهِ قَالَ لَا يَرْجِعُ عَلَيْهِ أَبَداً إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ أَفْلَسَ قَبْلَ ذَلِكَ .

4۔ حمید نے حسن بن محمد سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے اس نے ابان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کیلئے درہم میں تصرف حلال کرتا ہے کیا وہ اسے پلٹائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ اس کو کبھی بھی نہ پلٹائے گا البتہ اگر وہ اس سے پہلے مفلس ہو جائے تو"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُ النَّاسِ الضَّامِنُ غَارِمٌ قَالَ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى الضَّامِنِ غُرْمٌ الْغُرْمُ عَلَى مَنْ أَكَلَ الْمَالَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے حسین ابن الخالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ "آپؑ پر قربان جاؤں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ضامن مقروض کی طرح ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ضامن پر قرض نہیں ہوتا بلکہ قرض تو اس پر ہوتا ہے کہ جو مال کھائے۔"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أُتِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) بِرَجُلٍ تَكَفَّلَ بِنَفْسِ رَجُلٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ اطْلُبْ صَاحِبَكَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضّال سے، اس نے عمّار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "امیر المومنین علیہ السلام ایک شخص کے پاس گئے کہ جس نے کسی دوسرے شخص کی ذاتی ضمانت دی تھی۔ آپ علیہ السلام نے اسے پکڑ لیا اور فرمایا اپنے دوست کو بلاؤ۔"

# باب عَمَلِ السُّلْطَانِ وَ جَوَائِزِهِمْ (بادشاہ کا کام اور اس کی مدد کرنے والے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا عُذَافِرُ إِنَّكَ تُعَامِلُ أَبَا أَيُّوبَ وَ الرَّبِيعَ فَمَا حَالُكَ إِذَا نُودِيَ بِكَ فِي أَعْوَانِ الظَّلَمَةِ قَالَ فَوَجَمَ أَبِي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَمَّا رَأَى مَا أَصَابَهُ أَيْ عُذَافِرُ إِنَّمَا خَوَّفْتُكَ بِمَا خَوَّفَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَقَدِمَ أَبِي فَلَمْ يَزَلْ مَغْمُوماً مَكْرُوباً حَتَّى مَاتَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی ابن اسباط سے، اس نے محمد بن عذافر سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا" اے عذافر تم ابو ایوب اور ربیع کی معاونت کرتے ہو۔ تمہاری کیا حالت ہو گی کہ جب تمہیں ظالم کے مدد گاروں کے ساتھ ندا دی جائے گی؟ راوی کہتا ہے "میرا باپ شدت غم سے خاموش ہو گیا" تو اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دیکھا اور فرمایا" اے عذافر بے شک میںؑ نے تمہیں اس چیز سے ڈرایا ہے کہ جس کے ذریعے اللہ عزّوجلّ نے مجھےؑ ڈرایا ہے۔ محمد نے کہا" میرا باپ واپس آیا اور مرتے دم تک غم و کرب کی حالت میں رہا"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَاسْتَقْبَلَنِي زُرَارَةُ خَارِجاً مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا وَلِيدُ أَ مَا تَعْجَبُ مِنْ زُرَارَةَ سَأَلَنِي عَنْ أَعْمَالِ هَؤُلَاءِ أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يُرِيدُ أَ يُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَهُ لَا فَيَرْوِيَ ذَلِكَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا وَلِيدُ مَتَى كَانَتِ الشِّيعَةُ تَسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِهِمْ إِنَّمَا كَانَتِ الشِّيعَةُ تَقُولُ يُؤْكَلُ مِنْ طَعَامِهِمْ وَ يُشْرَبُ مِنْ شَرَابِهِمْ وَ يُسْتَظَلُّ بِظِلِّهِمْ مَتَى كَانَتِ الشِّيعَةُ تَسْأَلُ عَنْ هَذَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے محمد بن حمران سے اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو میرا سامنا زرارۃ سے ہوا کہ جو آپ علیہ السلام کی طرف سے رخصت ہو رہا تھا۔ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ولید کیا تمہیں زرارۃ سے تعجب نہ ہوگا۔ کہ اس نے مجھ سے ان (ظالموں) کے لئے کام کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ وہ کیا چاہتا تھا کہ میں "نہ" کہوں اور وہ مجھ سے اسے روایت کرے۔ پھر فرمایا "اے ولید! جب شیعہ ان کے لئے کام کرنے کے بارے میں سوال کریں تو ان شیعوں کو کہو "ان کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں اور ان کے ظلم کے سایہ میں رہیں۔ شیعہ ان کے بارے میں سوال نہیں کرتے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَدِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ وَ صُونُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ وَ قَوُّوهُ بِالتَّقِيَّةِ وَ الِاسْتِغْنَاءِ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّهُ مَنْ خَضَعَ لِصَاحِبِ سُلْطَانٍ وَ لِمَنْ يُخَالِفُهُ عَلَى دِينِهِ طَلَباً لِمَا فِي يَدَيْهِ مِنْ دُنْيَاهُ أَخْمَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَقَّتَهُ عَلَيْهِ وَ وَكَلَهُ إِلَيْهِ فَإِنْ هُوَ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دُنْيَاهُ فَصَارَ إِلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ نَزَعَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ اسْمُهُ الْبَرَكَةَ مِنْهُ وَ لَمْ يَأْجُرْهُ عَلَى شَيْءٍ يُنْفِقُهُ فِي حَجٍّ وَ لَا عِتْقِ [رَقَبَةٍ] وَ لَا بِرٍّ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے حدید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ کے غضب سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت تقویٰ سے کرو اور اس کو قوت دو تقیہ سے اور اللہ سے بے نیازی طلب کر کے جو بھی بادشاہ کیلئے عاجزی کرے اور ان کیلئے کہ جو اس کا دین میں مخالف ہو۔ صرف اس چیز کی طلب میں کہ جو اس کی دنیا کی اس کے ہاتھ میں ہے۔ تو اللہ اسے گمنام کر دے گا اور سلطان کو اس پر غضبناک کرے گا اور اس کا مخالف بنا دے گا۔ اگر وہ کسی دنیاوی چیز پر غالب ہو بھی جائے تو اللہ عزّوجلّ اس چیز سے برکت کھینچ لے گا اور اسے حج، غلام کی آزادی اور نیکی پر خرچ کرنے میں کوئی اجر نہ دے گا۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ كَانَ لِي صَدِيقٌ مِنْ كُتَّابِ بَنِي أُمَيَّةَ فَقَالَ لِي اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَاسْتَأْذَنْتُ لَهُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ سَلَّمَ وَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ فِي دِيوَانِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَصَبْتُ مِنْ دُنْيَاهُمْ مَالًا كَثِيراً وَ أَغْمَضْتُ فِي مَطَالِبِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَوْ لَا أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ وَجَدُوا مَنْ يَكْتُبُ لَهُمْ وَ يَجْبِي لَهُمُ الْفَيْءَ وَ يُقَاتِلُ عَنْهُمْ وَ يَشْهَدُ جَمَاعَتَهُمْ لَمَا سَلَبُونَا حَقَّنَا وَ لَوْ تَرَكَهُمُ النَّاسُ وَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مَا وَجَدُوا شَيْئاً إِلَّا مَا وَقَعَ فِي أَيْدِيهِمْ قَالَ فَقَالَ الْفَتَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَهَلْ لِي مَخْرَجٌ مِنْهُ قَالَ إِنْ قُلْتُ لَكَ تَفْعَلُ قَالَ أَفْعَلُ قَالَ لَهُ فَاخْرُجْ مِنْ جَمِيعِ مَا اكْتَسَبْتَ فِي دِيوَانِهِمْ فَمَنْ عَرَفْتَ مِنْهُمْ رَدَدْتَ عَلَيْهِ مَالَهُ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ تَصَدَّقْتَ بِهِ وَ أَنَا أَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَطْرَقَ الْفَتَى رَأْسَهُ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ فَرَجَعَ الْفَتَى مَعَنَا إِلَى الْكُوفَةِ فَمَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَتْ عَلَى بَدَنِهِ قَالَ فَقَسَمْتُ لَهُ قِسْمَةً وَ اشْتَرَيْنَا لَهُ ثِيَاباً وَ بَعَثْنَا إِلَيْهِ بِنَفَقَةٍ قَالَ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ إِلَّا أَشْهُرٌ قَلَائِلُ حَتَّى مَرِضَ فَكُنَّا نَعُودُهُ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَ هُوَ فِي السَّوْقِ قَالَ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ وَفَى لِي وَ اللَّهِ صَاحِبُكَ قَالَ ثُمَّ مَاتَ فَتَوَلَّيْنَا أَمْرَهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ يَا عَلِيُّ وَفَيْنَا وَ اللَّهِ لِصَاحِبِكَ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَكَذَا وَ اللَّهِ قَالَ لِي عِنْدَ مَوْتِهِ .

4۔ علی بن محمد بن بندار نے ابراہیم بن اسحاق سے، اس نے عبداللہ بن حماد سے اس نے علی بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میرا ایک دوست بنو امیہ کے کاتبوں میں سے تھا اس نے مجھ سے کہا کہ میرے لیے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگو۔ میں نے آپ علیہ السلام

سے اس کے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ علیہ السلام نے اس کیلئے اجازت دی۔ جب وہ آیا اور سلام کرنے کے بعد بیٹھا اور عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، میں اس گروہ کے دفتر میں ہوں۔ مجھے ان کی دنیا کا مال کثیر ملا ہے۔ در حال یہ کہ میں نے اس کے مطالبے میں چشم پوشی سے کام لیا ہے؟ تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر بنو امیہ کے پاس ایسے لوگ نہ ہوتے کہ جو ان کیلئے لکھتے ہیں اور خراج جمع کرتے ہیں اور ان کے دفاع میں لڑتے ہیں اور ان کی جماعت کی گواہی دیتے ہیں تو بنی امیہ ہمارا حق سلب نہ کرتے۔ اگر لوگ اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو ہے انہیں چھوڑ دیں۔ تو ان کے پاس کچھ نہ ہوگا۔ ماسوائے اس کے کہ جو ان کے پاس ہے۔" راوی کہتا ہے کہ اس جوان نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ کیا میرے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر میں تمہیں بتاؤں تو کیا تو کرے گا؟ اس نے عرض کی۔ "کروں گا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم نے جوان کے دفتر میں جمع کیا ہے اسے نکال دے جن کو جانتا ہے ان کو پلٹا دے۔ اور جو تو نہیں جانتا اس کو صدقہ کر دے تو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔" راوی کہتا ہے کہ اس جوان نے کافی دیر سر جھکائے رکھا۔ پھر اس نے کہا۔ "میں نے کر دیا آپؑ پر قربان جاؤں" ابن ابی حمزہ نے کہا۔ کہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کوفہ واپس آیا اور اس نے دنیا کی ہر چیز ترک کر دی۔ حتیٰ کہ اپنا لباس تک بھی جو کہ اس کے بدن پر تھا اتار دیا۔ پس ہم نے اس کیلئے باہمی چندہ کیا۔ ہم نے اس کیلئے لباس خریدا اور اس کے نفقہ کیلئے بھی بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ تھوڑے ہی مہینے گزرے تھے کہ وہ مریض ہو گیا۔ ہم اس کی عیادت کیلئے جانے لگے ایک دن ہم اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ عالم نزاع میں ہے۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور مجھے کہا۔ "اے علی! تمہارے سردارؑ نے اللہ عزّوجلّ کی قسم مجھ سے وفا کی ہے۔" پھر وہ وفات پا گیا۔ ہم نے اس کے تمام امور کی نگہبانی کی۔ پھر میں کوفہ سے نکلا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ علیہ السلام نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا۔" اے علی! اللہ عزّوجلّ کی قسم ہمؑ نے تیرے دوست کے ساتھ وفا کی ہے"۔ پس میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے سچ فرمایا۔ بالکل اسی طرح مجھ سے اس نے اپنی موت کے وقت کہا تھا۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَعْمَالِهِمْ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا وَ لَا مَدَّةَ قَلَمٍ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَا يُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ شَيْئاً إِلَّا أَصَابُوا مِنْ دِينِهِ مِثْلَهُ أَوْ قَالَ حَتَّى يُصِيبُوا مِنْ دِينِهِ مِثْلَهُ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے (بنی امیہ کے ظالموں) کیلئے کام کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ "نہیں اے ابو محمد ہر گز نہیں" قلم کی سیاہی کے برابر بھی نہیں جو بھی ان کی دنیا سے کوئی چیز حاصل کرتا ہے تو اس کے دین سے اس کے برابر حصہ چلا جاتا ہے یا فرمایا اس کے برابر اس کے دین میں مصیبت آتی ہے۔

6- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَلَى بَابِ دَارِهِ بِالْمَدِينَةِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَمُرُّونَ أَفْوَاجاً فَقَالَ لِبَعْضِ مَنْ عِنْدَهُ حَدَثَ بِالْمَدِينَةِ أَمْرٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ وُلِّيَ الْمَدِينَةَ وَالٍ فَغَدَا النَّاسُ يُهَنِّئُونَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْدَى عَلَيْهِ بِالْأَمْرِ تَهَنَّأً بِهِ وَ إِنَّهُ لَبَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ .

6۔ ابن ابی عمیر نے ہشام بن سالم سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کے ساتھ مدینہ میں ان کے دروازے کے پاس کھڑا تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ لوگوں کی ٹولیوں کی ٹولیاں گزر رہی تھیں۔ آپ علیہ السلام نے اپنے قریب کھڑے ایک سے پوچھا۔" کیا مدینہ میں کوئی واقعہ ہوا ہے۔" اس شخص نے عرض کی۔ "آپؑ پر قربان جاؤں مدینہ میں ایک والی آیا ہے۔ لوگ صبح سویرے اسے مبارک باد دینے جا رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ شخص کہ جسے صبح سویرے جا کر کسی امر میں مبارک باد دے رہے ہیں وہ تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔"

7- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا فَقَالَ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُ رُبَّمَا أَصَابَ الرَّجُلَ مِنَّا الضِّيقُ أَوِ الشِّدَّةُ فَيُدْعَى إِلَى الْبِنَاءِ يَبْنِيهِ أَوِ النَّهَرِ يَكْرِيهِ أَوِ الْمُسَنَّاةِ يُصْلِحُهَا فَمَا تَقُولُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا أُحِبُّ أَنِّي عَقَدْتُ لَهُمْ عُقْدَةً أَوْ وَكَيْتُ لَهُمْ وِكَاءً وَ إِنَّ لِي مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا وَ لَا مَدَّةً بِقَلَمٍ إِنَّ أَعْوَانَ الظَّلَمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سُرَادِقٍ مِنْ نَارٍ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ الْعِبَادِ .

7۔ ابن ابی عمیر نے بشیر سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص ہمارے دوستوں میں سے آپ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپؑ کو عرض کی۔ اللہ تمام امور میں آپؑ سے اصلاح رکھے۔ جب ہم میں سے کوئی تنگ دست ہو جاتا ہے تو اسے بلایا جاتا ہے کہ دیوار بناؤ یا بھل صفائی کرو۔ یا سیلاب والے بند کی اصلاح کرنے کیلئے تو اس بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "مجھےؑ پسند نہیں ہے کہ میںؑ ان کیلئے کوئی مشکل کھڑی کروں یا ان کیلئے سوئی میں دھاگا ڈال دوں اور اگر مجھےؑ تھوڑی دیر کیلئے بھی فیصلہ کرنے کا کہا جائے تو میںؑ کہتا ہوں۔ "ظالموں کے مددگار اس وقت تک جہنم کے تہہ خانوں میں ہوں گے کہ جب تک اللہ بندوں کے درمیاں فیصلہ نہ کرے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَقَالَ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قُلْتُ يَسْأَلُونَكَ الدُّعَاءَ فَقَالَ وَ مَا لَهُمْ قُلْتُ حَبَسَهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَالَ وَ مَا لَهُمْ وَ مَا لَهُ قُلْتُ اسْتَعْمَلَهُمْ فَحَبَسَهُمْ فَقَالَ وَ مَا لَهُمْ وَ مَا لَهُ أَ لَمْ أَنْهَهُمْ أَ لَمْ أَنْهَهُمْ أَ لَمْ أَنْهَهُمْ هُمُ النَّارُ هُمُ النَّارُ هُمُ النَّارُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اخْدَعْ عَنْهُمْ سُلْطَانَهُمْ قَالَ فَانْصَرَفْتُ مِنْ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَنْهُمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ أُخْرِجُوا بَعْدَ هَذَا الْكَلَامِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے اس نے یحییٰ بن ابراہیم بن مہاجر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "فلاں، فلاں، فلاں آپؑ کو سلام عرض کر رہے تھے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان پر بھی سلامتی ہو۔" میں نے عرض کی۔ "وہ آپؑ سے دعا کا سوال کر رہے تھے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی۔ انہیں ابوجعفر دوانیقی نے گرفتار کر لیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان کے اور اس کے درمیان کیا ہوا؟ میں نے عرض کی۔ "ان سے کام کرایا اور انہیں گرفتار کر لیا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا میںؑ نے انہیں نہیں کہا تھا۔ کیا انہیں منع نہیں کیا تھا، کیا انہیں منع نہیں کیا تھا۔ وہ جہنم سے، وہ جہنم سے وہ جہنم سے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے اللہ ان کے بادشاہ کو ان سے دور فرما"۔ راوی کہتا ہے۔ "میں مکہ سے چلا گیا تو ان کے بارے میں جا کر پوچھا تو پتا چلا کہ اس کلام کے تین دن بعد وہ رہا ہو گئے تھے۔"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كُنْتُ بِالْكُوفَةِ فَقَدِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْحِيرَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ كَلَّمْتَ دَاوُدَ بْنَ عَلِيٍّ أَوْ بَعْضَ هَؤُلَاءِ فَأَدْخُلَ فِي بَعْضِ هَذِهِ الْوِلَايَاتِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي فَتَفَكَّرْتُ فَقُلْتُ مَا أَحْسَبُهُ مَنَعَنِي إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَجُورَ وَ اللَّهِ لَآتِيَنَّهُ وَ لَأُعْطِيَنَّهُ الطَّلَاقَ وَ الْعَتَاقَ وَ الْأَيْمَانَ الْمُغَلَّظَةَ أَلَّا أَظْلِمَ أَحَداً وَ لَا أَجُورَ وَ لَأَعْدِلَنَّ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي فَكَّرْتُ فِي إِبَائِكَ عَلَيَّ فَظَنَنْتُ أَنَّكَ إِنَّمَا مَنَعْتَنِي وَ كَرِهْتَ ذَلِكَ مَخَافَةَ أَنْ أَجُورَ أَوْ أَظْلِمَ وَ إِنَّ كُلَّ امْرَأَةٍ لِي طَالِقٌ وَ كُلَّ مَمْلُوكٍ لِي حُرٌّ عَلَيَّ وَ عَلَيَّ إِنْ ظَلَمْتُ أَحَداً أَوْ جُرْتُ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْأَيْمَانَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ تَنَاوُلُ السَّمَاءِ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے داؤد بن زربی سے، اس نے کہا کہ مجھے علیؑ بن الحسین علیہما السلام کے ایک غلام نے بتایا۔ کہ میں کوفہ میں تھا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام "حیرۃ" کے مقام پر تشریف لائے تو میںؑ ان کے پاس گیا۔ اور انؑ سے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اگر آپ علیہ السلام داؤد بن علی یا بعض دوسرے سے بات کریں تو وہ مجھے کسی سرکاری محکمے میں داخل کر لیں گے"۔ آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔" میںؑ یہ ہر گز نہیں کروں گا۔" راوی کہتا ہے۔میں اپنے گھر چلا گیا اور سوچا میں نے خود کو کہا کہ میرا گمان ہے کہ انہوںؑ نے مجھے اس لئے منع فرمایا ہے کہ انہیںؑ خوف ہو گا کہ میں ظلم وجور کروں گا۔ اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور میں آپ علیہ السلام کو اپنی بیویوں کے طلاق اور اپنے غلاموں کے آزاد کرنے کا حق پیش کروں گا اور آپ علیہ السلام کو حتمی قسم دوں گا کہ میں کسی ایک پہ بھی ظلم نہ کروں گا اور ضرور بالضرور عدل کروں گا۔ اس کے بعد میں دوبارہ امامؑ کے پاس گیا، اور امامؑ سے عرض کی کہ میں آپؑ پر قربان، میرا خیال ہے کہ آپؑ نے انکار اس خدشے کی وجہ سے کیا تھا کہ میں عدل نہ کر سکوں اور ظلم کر بیٹھوں، امامؑ نے دریافت کیا کہ تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو، میں نے اپنا سوال دوبارہ بیان کیا اور قسمیں بھی کھائیں، امامؑ نے فرمایا : اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرتے ہو، تمھارا آسمان تک بلند ہونا آسان ہو گا بانسبت میراؑ تمھاری سفارش کرنے کے (یعنی تم عدل نہیں کر سکو گے)۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ مَا تَغْشَى سُلْطَانَ هَؤُلَاءِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ فِرَاراً بِدِينِي قَالَ فَعَزَمْتَ عَلَى ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِي الْآنَ سَلِمَ لَكَ دِينُكَ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے جہم بن حمید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ کیا تمہیں ان کی بادشاہت گمراہ نہیں کرتی؟۔ میں نے عرض کی۔"نہیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ کیوں؟""میں نے عرض کی"میں اپنے دین کے ذریعے اس سے فرار ہو جاتا ہوں۔"۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا تم نے اس پر اپنا ارادہ پکا کر لیا ہے؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"تب تمہارا دین سالم ہے"

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْمَكَاسِبِ فَنَهَانِي عَنْهَا فَقَالَ يَا فُضَيْلُ وَ اللَّهِ لَضَرَرُ هَؤُلَاءِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ أَشَدُّ مِنْ ضَرَرِ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْوَرِعِ مِنَ النَّاسِ قَالَ الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَجْتَنِبُ هَؤُلَاءِ وَ إِذَا لَمْ يَتَّقِ الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ وَ هُوَ لَا يَعْرِفُهُ وَ إِذَا رَأَى الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْعَدَاوَةِ وَ مَنْ أَحَبَّ بَقَاءَ الظَّالِمِينَ فَقَدْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَمِدَ نَفْسَهُ عَلَى هَلَاكِ الظَّالِمِينَ فَقَالَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن محمد القاسانی سے، اس نے قاسم بن محمد سے اس نے سلیمان المنقری سے، اس نے فضیل بن عیاض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔(بنو امیہ کو) تجارت کی اشیاء دینے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا اور فرمایا"اے فضیل! خدا کی قسم ان کا امت مسلمہ پر ظلم وجور ترکوں اور دیلم والوں کے ظلم سے زیادہ سخت ہے" میں نے آپ علیہ السلام سے لوگوں میں سے متقیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ لوگ جو اللہ کے محارم سے بچتے ہیں اور ان سے اجتناب کرتے ہیں۔ در حال یہ کہ وہ شبہات سے نہیں بچتے وہ حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی اور جب برائی کو دیکھتے ہیں تو اس سے منع نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اس پر قادر بھی ہوتے ہیں۔ وہ ظالموں کی بقاء کو پسند کرتے ہیں۔ گویا وہ اللہ کی معصیت کو پسند کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ نے ظالموں کو ہلاک کرنے کی صفت کے ذریعے اپنی حمد فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے" پس اس قوم کی جڑیں کاٹ دیں کہ جنہوں نے ظلم کیا تھا اور تمام تر تعریفیں اللہ عزّوجلّ کیلئے ہیں جو عالمین کا پالنے والا ہے" (انعام45)

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ قَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَأْتِي السُّلْطَانَ فَيُحِبُّ بَقَاءَهُ إِلَى أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ إِلَى كِيسِهِ فَيُعْطِيَهُ .

12 ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول "اور ظلم کرنے والوں کی طرف جھکاؤ مت رکھو ورنہ تمہیں بھی آگ چھوئے گی" (ھود 113) کی تفسیر میں فرمایا "وہ ایسا شخص ہے کہ جو بادشاہ کے پاس آئے اور اس کی بقاء کو چاہتا ہو تاوقتیکہ وہ اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اسے کچھ دے۔"

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ قَوْماً مِمَّنْ آمَنَ بِمُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالُوا لَوْ أَتَيْنَا عَسْكَرَ فِرْعَوْنَ وَ كُنَّا فِيهِ وَ نِلْنَا مِنْ دُنْيَاهُ فَإِذَا كَانَ الَّذِي نَرْجُوهُ مِنْ ظُهُورِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) صِرْنَا إِلَيْهِ فَفَعَلُوا فَلَمَّا تَوَجَّهَ مُوسَى ( **عليه السلام** ) وَ مَنْ مَعَهُ إِلَى الْبَحْرِ هَارِبِينَ مِنْ فِرْعَوْنَ رَكِبُوا دَوَابَّهُمْ وَ أَسْرَعُوا فِي السَّيْرِ لِيَلْحَقُوا بِمُوسَى ( **عليه السلام** ) وَ عَسْكَرِهِ فَيَكُونُوا مَعَهُمْ فَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَلَكاً فَضَرَبَ وُجُوهَ دَوَابِّهِمْ فَرَدَّهُمْ إِلَى عَسْكَرِ فِرْعَوْنَ فَكَانُوا فِيمَنْ غَرِقَ مَعَ فِرْعَوْنَ .وَ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ تَصِيرُوا مَعَ مَنْ عِشْتُمْ مَعَهُ فِي دُنْيَاهُ .

13- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے محمد بن ہشام سے، اس نے اسے خبر دینے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کے ایک گروہ نے کہا۔" اگر ہم لشکر فرعون میں شامل ہو جائیں تو اس کی دنیا سے ہمیں حصہ ملے گا اور جب وہ ہو گا کہ جس کی اس میں امید ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام کا ظہور تو ہم اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔ (لشکر فرعون میں شامل ہو گئے) جب ان کا سامنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں سے ہوا جو فرعون سے بھاگ رہے تھے تو وہ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر جلدی سے چلے تاکہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے لشکر سے جا ملیں اور ان کا ساتھ دیں تو اللہ عزّوجلّ نے فرشتوں کو بھیجا کہ جنہوں نے ان کی سواریوں کے منہ پر مارا اور انہیں لشکر فرعون کی طرف موڑ دیا۔ پس وہ ان میں شامل ہو گئے جو کہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے۔ اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن عقبۃ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "اللہ عزّوجلّ کا قول حق ہے کہ تمہیں ان کے ساتھ شمار فرمائے کہ جن کے ساتھ تم دنیا میں رہتے ہو۔"

14- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ وَصَفْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَنْ يَقُولُ بِهَذَا الْأَمْرِ مِمَّنْ يَعْمَلُ عَمَلَ السُّلْطَانِ فَقَالَ إِذَا وَلُوكُمْ يُدْخِلُونَ عَلَيْكُمُ الرِّفْقَ وَ يَنْفَعُونَكُمْ فِي حَوَائِجِكُمْ قَالَ قُلْتُ مِنْهُمْ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَا يَفْعَلُ قَالَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَابْرَءُوا مِنْهُ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد البرقی سے، اس نے علی ابن ابی راشد سے، اس نے ابراہیم بن سندی سے، اس نے یونس بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے ان کا ذکر کیا جو آپ علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ بادشاہ وقت کے لیے بھی کام کرتے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" جب وہ تم سے دوستی رکھتے ہیں تو کیا تم سے مہربانی کرتے ہیں اور تمہیں تمہاری ضرورتوں میں نفع دیتے ہیں؟ میں نے عرض کی۔"ان میں سے کچھ ایسا کرتے ہیں اور کچھ ایسا نہیں کرتے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ان میں سے جو ایسا نہیں کرتا اس سے برأت کا اظہار کرو۔ اللہ بھی اس سے بری ہے"۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي وُلِّيتُ عَمَلًا فَهَلْ لِي مِنْ ذَلِكَ مَخْرَجٌ فَقَالَ مَا أَكْثَرَ مَنْ طَلَبَ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ فَعَسُرَ عَلَيْهِ قُلْتُ فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تَعُدْهُ .

15۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے، اس نے حماد سے، اس نے حمید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "مجھے سرکاری کام سونپا گیا ہے کیا اس میں کوئی نجات کا راستہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نجات کے طلب کرنے سے زیادہ اور کیا ہے جو اس پر مشکل ہو" میں نے عرض کی آپؑ کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "میری رائے ہے کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس کا اعادہ مت کرو۔

## بابُ شَرْطِ مَنْ أُذِنَ لَهُ فِي أَعْمَالِهِمْ (ظالم بادشاہ کے ساتھ کام کی اجازت کی شرط)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لِي يَا زِيَادُ إِنَّكَ لَتَعْمَلُ عَمَلَ السُّلْطَانِ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ لِي وَ لِمَ قُلْتُ أَنَا رَجُلٌ لِي مُرُوءَةٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ وَ لَيْسَ وَرَاءَ ظَهْرِي شَيْءٌ فَقَالَ لِي يَا زِيَادُ لَأَنْ أَسْقُطَ مِنْ حَالِقٍ فَأَتَقَطَّعَ قِطْعَةً قِطْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَوَلَّى لِأَحَدٍ مِنْهُمْ عَمَلًا أَوْ أَطَأَ بِسَاطَ أَحَدِهِمْ إِلَّا لِمَا ذَا قُلْتُ لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ إِلَّا لِتَفْرِيجِ كُرْبَةٍ عَنْ مُؤْمِنٍ أَوْ فَكِّ أَسْرِهِ أَوْ قَضَاءِ دَيْنِهِ يَا زِيَادُ إِنَّ أَهْوَنَ مَا يَصْنَعُ اللَّهُ بِمَنْ تَوَلَّى لَهُمْ عَمَلًا أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِ سُرَادِقٌ مِنْ نَارٍ إِلَى أَنْ يَفْرُغَ اللَّهُ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ يَا زِيَادُ فَإِنْ وُلِّيتَ شَيْئاً مِنْ أَعْمَالِهِمْ فَأَحْسِنْ إِلَى إِخْوَانِكَ فَوَاحِدَةٌ بِوَاحِدَةٍ وَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ يَا زِيَادُ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْكُمْ تَوَلَّى لِأَحَدٍ مِنْهُمْ عَمَلًا ثُمَّ سَاوَى بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ فَقُولُوا لَهُ أَنْتَ مُنْتَحِلٌ كَذَّابٌ يَا زِيَادُ إِذَا ذَكَرْتَ مَقْدُرَتَكَ عَلَى النَّاسِ فَاذْكُرْ مَقْدُرَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ غَداً وَ نَفَادَ مَا أَتَيْتَ إِلَيْهِمْ عَنْهُمْ وَ بَقَاءَ مَا أَتَيْتَ إِلَيْهِمْ عَلَيْكَ .

1۔ حسین بن حسن الہاشمی نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے زیاد بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ اے زیاد تو یقیناً بادشاہ کا کام کرتا ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ کیوں؟ میں نے عرض کی۔ میں ایک بامروت شخص ہوں۔ میرے اہل و عیال بھی ہیں۔ جب کہ پاس کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی نہیں ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اے زیاد اگر میںؑ بلند پہاڑ سے گروں اور میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو یہ مجھےؑ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میںؑ ان میں سے کسی کیلئے کسی کام کی نگہبانی کروں یا ان میں سے کسی کیلئے چٹائی بچھاؤں۔ مگر یہ کہ ایک چیز کیلئے بتاؤ کس کیلئے؟ میں نے عرض کی۔ "میں نہیں جانتا۔ آپؑ پہ قربان جاؤں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "صرف مومن سے مشکل کو دور کرنے، اس کی قید چھڑانے، اور اس کے قرض ادا کرنے کیلئے۔ اے زیاد! یہ آسان ہے اس سے کہ اللہ جو ان کے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ کرے گا کہ اللہ ان کو جہنم کے تہہ خانوں میں ڈال کر رکھے گا جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے۔ اے زیاد! اگر تو ان کے کاموں میں سے کسی کام کی نگہبانی کرے تو اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کر۔ ہر ایک کام میں اللہ اس میں تیری مدد کرے گا۔ اے زیاد! تم میں سے جو شخص بھی ان میں سے کسی کے کام کا نگہبان ہو پھر وہ اور لوگوں میں اور تم میں کوئی فرق نہ کرے تو تم اس سے کہو کہ۔ تم نے جھوٹوں کا مذہب اختیار کر لیا ہے۔ تم جھوٹے ہو۔ اے زیاد! جب تم لوگوں پر اپنے اختیارات کو یاد کرو تو اپنے اوپر اللہ کے اختیارات کو بھی یاد رکھنا اور اس کو یاد رکھنا کہ تو جو اپنے اختیارات سے لے کر ان کو دے گا وہ ختم ہو جائے گا۔ مگر اس (اجر کے) جو ہمیشہ رہے گا۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ هَذِهِ الْعِصَابَةِ قَدْ وُلِّيَ وَلَايَةً فَقَالَ كَيْفَ صَنِيعَتُهُ إِلَى إِخْوَانِهِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدَهُ خَيْرٌ فَقَالَ أُفٍّ يَدْخُلُونَ فِيمَا لَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَ لَا يَصْنَعُونَ إِلَى إِخْوَانِهِمْ خَيْراً .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے ابن سنان سے اس نے حبیب سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے اپنے گروہ کے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ جو حکومت کے کاموں میں شامل ہو گیا تھا۔ تو آپ علیہ السلام

نے فرمایا۔"وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟" میں نے عرض کی۔"اس کے ہاں ان کیلئے بھلائی نہیں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا"افسوس ہے اس پر کہ جو اس میں داخل ہو جاتے ہیں کہ جن میں انہیں داخل نہیں ہونا چاہیے اور اوپر سے اپنے بھائیوں کے ساتھ بھی بھلائی نہیں کرتے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) مَا تَقُولُ فِي أَعْمَالِ هَؤُلَاءِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاتَّقِ أَمْوَالَ الشِّيعَةِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَلِيٌّ أَنَّهُ كَانَ يَجْبِيهَا مِنَ الشِّيعَةِ عَلَانِيَةً وَ يَرُدُّهَا عَلَيْهِمْ فِي السِّرِّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے ذکر کرنے والے سے اس نے علی بن اسباط سے، اس نے ابراہیم بن ابی محمود سے اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔"آپؑ ان کے کام کرنے والوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر تمہارے لیے ہر صورت میں کام کرنا بھی پڑے تو شیعوں کے اموال سے بچنا۔" فرمایا۔ مجھے علیؑ کے بارے میں خبر ہوئی ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر تو شیعوں سے مال لے لیتا ہے۔ مگر پھر تنہائی میں واپس کر دیتا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ سَنَةً أَسْتَأْذِنُهُ فِي عَمَلِ السُّلْطَانِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ كِتَابٍ كَتَبْتُهُ إِلَيْهِ أَذْكُرُ أَنِّي أَخَافُ عَلَى خَبْطِ عُنُقِي وَ أَنَّ السُّلْطَانَ يَقُولُ لِي إِنَّكَ رَافِضِيٌّ وَ لَسْنَا نَشُكُّ فِي أَنَّكَ تَرَكْتَ الْعَمَلَ لِلسُّلْطَانِ لِلرَّفْضِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَدْ فَهِمْتُ كِتَابَكَ وَ مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْخَوْفِ عَلَى نَفْسِكَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ إِذَا وُلِّيتَ عَمِلْتَ فِي عَمَلِكَ بِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ثُمَّ تُصَيِّرُ أَعْوَانَكَ وَ كُتَّابَكَ أَهْلَ مِلَّتِكَ فَإِذَا صَارَ إِلَيْكَ شَيْءٌ وَاسَيْتَ بِهِ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى تَكُونَ وَاحِداً مِنْهُمْ كَانَ ذَا بِذَا وَ إِلَّا فَلَا .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے حسن بن حسین انباری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام کو خط لکھا۔ جس میں میں نے ان سے بادشاہ کے کاموں میں چودہ طریقوں (چیزوں) کی اجازت مانگی اور خط کے آخر میں لکھا کہ مجھے اپنی گردن کے کٹنے کا خوف ہے کیونکہ بادشاہ نے مجھے کہا ہے کہ "تم رافضی ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تم نے رافضی ہونے پر بادشاہ کیلئے کام چھوڑ دیا ہے" تو ابوالحسن علیہ السلام نے مجھے لکھ بھیجا کہ " میںؑ نے تمہارے خط میں غور کیا اور اس میں بھی کہ جو تم نے اپنی جان پر خوف کا ذکر کیا ہے۔ پس اگر تو جانتا ہے کہ جب تمہیں کوئی کام سپرد کیا جائے گا تو تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرے گا۔ تو تو اپنی قوم کا مددگار رہ اور انہیں خط لکھنا پڑھنا سکھا۔ اور جب تیرے پاس کوئی چیز آئے اور تو اس کے ذریعے فقراء المومنین کی مدد کرے۔ حتیٰ کہ ایک ساتھ بھی تو پھر تو ان کا حمایتی ہو گا۔ ورنہ نہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مِهْرَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْ جَبَّارٍ إِلَّا وَ مَعَهُ مُؤْمِنٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ وَ هُوَ أَقَلُّهُمْ حَظّاً فِي الْآخِرَةِ يَعْنِي أَقَلَّ الْمُؤْمِنِينَ حَظّاً لِصُحْبَةِ الْجَبَّارِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن الحسین سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے مہران بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔" کوئی جابر ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ مومن نہ ہو کہ جس کے ذریعے اللہ عَزّوَجَلَّ مومنین کا اس جابر سے دفاع کرتا ہے۔ درحال یہ کہ آخرت میں وہ مومن تمام مومنوں سے کم حصہ دار ہو گا۔ جابر کے ساتھ رہنے کی وجہ سے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الصَّيْدَلَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ مِنْ أَهْلِ بُسْتَ وَ سِجِسْتَانَ قَالَ رَافَقْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا فِي أَوَّلِ خِلَافَةِ الْمُعْتَصِمِ فَقُلْتُ لَهُ وَ أَنَا مَعَهُ عَلَى الْمَائِدَةِ وَ هُنَاكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَوْلِيَاءِ السُّلْطَانِ

إِنَّ وَالِيَنَا جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ يَتَوَلَّاكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُحِبُّكُمْ وَ عَلَيَّ فِي دِيوَانِهِ خَرَاجٌ فَإِنْ رَأَيْتَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ كِتَاباً بِالْإِحْسَانِ إِلَيَّ فَقَالَ لِي لَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ عَلَى مَا قُلْتُ مِنْ مُحِبِّيكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ كِتَابُكَ يَنْفَعُنِي عِنْدَهُ فَأَخَذَ الْقِرْطَاسَ وَ كَتَبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُوصِلَ كِتَابِي هَذَا ذَكَرَ عَنْكَ مَذْهَباً جَمِيلًا وَ إِنَّ مَا لَكَ مِنْ عَمَلِكَ مَا أَحْسَنْتَ فِيهِ فَأَحْسِنْ إِلَى إِخْوَانِكَ وَ اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ سَائِلُكَ عَنْ مَثَاقِيلِ الذَّرِّ وَ الْخَرْدَلِ قَالَ فَلَمَّا وَرَدْتُ سِجِسْتَانَ سَبَقَ الْخَبَرُ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيِّ وَ هُوَ الْوَالِي فَاسْتَقْبَلَنِي عَلَى فَرْسَخَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فَقَبَّلَهُ وَ وَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِي مَا حَاجَتُكَ فَقُلْتُ خَرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيوَانِكَ قَالَ فَأَمَرَ بِطَرْحِهِ عَنِّي وَ قَالَ لِي لَا تُؤَدِّ خَرَاجاً مَا دَامَ لِي عَمَلٌ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ عِيَالِي فَأَخْبَرْتُهُ بِمَبْلَغِهِمْ فَأَمَرَ لِي وَ لَهُمْ بِمَا يَقُوتُنَا وَ فَضْلًا فَمَا أَدَّيْتُ فِي عَمَلِهِ خَرَاجاً مَا دَامَ حَيّاً وَ لَا قَطَعَ عَنِّي صِلَتَهُ حَتَّى مَاتَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے سیاری سے، اس نے احمد بن زکریا صیدلانی سے، بست و سجستان کے علاقے سے تعلق رکھنے والے بنی حنیفہ کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کی صحبت میں گیا کہ جب انہوںؑ نے معتصم کی خلافت کی ابتداء میں حج کیا۔ میں انؑ کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا تھا۔ جہاں پر بادشاہ کے دوستوں کی ایک جماعت بھی بیٹھی تھی۔ میں نے انؑ سے عرض کی۔ آپؑ پر قربان جاؤں۔ ہمارا والی آپ اہل بیتؑ سے محبت کرنے والا ہے اور اس کے دفتر میں مجھے خراج ادا کرنا ہے۔ اللہ مجھے آپ علیہ السلام پر قربان فرمائے۔ اگر آپؑ پسند فرمائیں تو اسے مجھ پر احسان کرنے کیلئے ایک خط تحریر فرمادیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اسے نہیں جانتا۔ میںؑ نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں نے جیسا عرض کیا ہے، وہ آپؑ کے محبوں میں سے ہے۔ اور آپؑ کا خط مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔ پس آپ علیہ السلام نے کاغذ اٹھایا اور لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد۔ میرےؑ اس خط لانے والے نے مجھےؑ تمہارے بارے میں خبر دی ہے کہ تم بہترین مذہب پر ہو۔ اور یہ بھی کہ تم اپنے امور میں اچھا نہیں کرتے ہو۔ پس اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کرو۔ اور جان لو کہ اللہ عَزّوجَلّ تم سے رائی کے دانوں کے مشتعال کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ راوی نے کہا جب میں سیتان میں داخل ہوا تو حسین بن عبد اللہ نیشاپوری کے پاس خبر پہلے پہنچ چکی تھی وہ والی تھا۔ اس نے شہر سے دو فرسخ باہر آکر میرا استقبال کیا۔ تو میں نے اسے خط دیا۔ اس نے خط کو چوما اور آنکھوں پر رکھا اور پھر مجھے کہا۔ " تمہاری کیا حاجت ہے؟" میں نے کہا "تمہارے دفتر میں مجھ پر خراج ہے۔" اس نے مجھ سے خراج نہ لینے کا حکم دیا اور مجھے کہا" جب تک میں والی ہوں تم خراج نہ دینا۔" پھر اس نے مجھ سے میرے عیال کے بارے میں اور ان کے اخراجات کے بارے میں پوچھا۔ اور اس نے میرے اور ان کے اخراجات ادا کرنے کا حکم بھی دیا کہ جس سے ہم نان ونفقہ چلائیں۔ زیادہ براین کہ جب تک وہ زندہ رہا میں نے اس کی عملداری میں خراج ادا نہیں کیا۔ مرتے دم تک اس نے مجھ سے قطع رحمی نہ کی

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ السُّلْطَانِ أَوْلِيَاءَ يَدْفَعُ بِهِمْ عَنْ أَوْلِيَائِهِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا۔ "یقیناً بادشاہوں کے ساتھ اللہ کے ولی ہوتے ہیں جن کے ذریعے اللہ اپنے اولیاء کا دفاع کرتا ہے"۔

# باب بَيْعِ السِّلَاحِ مِنْهُمْ (ظالم بادشاہوں کو اسلحہ فروخت کرنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ السَّرَّاجُ مَا تَرَى فِيمَنْ يَحْمِلُ السُّرُوجَ إِلَى الشَّامِ وَ أَدَاتَهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ بِمَنْزِلَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّكُمْ فِي هُدْنَةٍ فَإِذَا كَانَتِ الْمُبَايَنَةُ حَرُمَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَحْمِلُوا إِلَيْهِمُ السُّرُوجَ وَ السِّلَاحَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو حکم سراج نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "کیا رائے ہے آپؑ کی ان کے بارے میں۔ کہ جو شام اور اس کے مضافات میں "زینیں" (زین کی جمع لے جاتے ہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں، تم ان دنوں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہو۔ تم جنگ بندی میں ہو۔ اور جب جنگ کا زمانہ ہو تو تم پر حرام ہو گا۔ کہ تم ان کی طرف زینیں اور اسلحہ لے کر جاؤ۔"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِي سَارَةَ عَنْ هِنْدٍ السَّرَّاجِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي كُنْتُ أَحْمِلُ السِّلَاحَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ فَأَبِيعُهُ مِنْهُمْ فَلَمَّا أَنْ عَرَّفَنِيَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ ضِقْتُ بِذَلِكَ وَ قُلْتُ لَا أَحْمِلُ إِلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ فَقَالَ احْمِلْ إِلَيْهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِهِمْ عَدُوَّنَا وَ عَدُوَّكُمْ يَعْنِي الرُّومَ وَ بِعْهُمْ فَإِذَا كَانَتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا فَلَا تَحْمِلُوا فَمَنْ حَمَلَ إِلَى عَدُوِّنَا سِلَاحاً يَسْتَعِينُونَ بِهِ عَلَيْنَا فَهُوَ مُشْرِكٌ.

2۔ احمد بن محمد نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن حسن بن رباط سے، اس نے ابی سارۃ سے، اس نے ھند سراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ میں اہل شام کی طرف اسلحہ لے جا کر ان کو فروخت کرتا تھا۔ جب اللہ عزّ و جلّ نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تو میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ میں اللہ عزّ و جلّ کے دشمنوں کی طرف اسلحہ لے کر نہیں جاؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لے جاؤ اسلحہ ان کے پاس کہ ان کے ذریعے اللہ عزّ و جلّ ہمارےؑ اور تمہارے دشمنوں سے دفاع فرمائے گا۔ (یعنی روم والوں سے) اور انہیں اسلحہ بیچو۔ اور جب ہمارےؑ درمیان جنگ ہو تو تب ان کو اسلحہ مت دینا کیونکہ جو ہمارےؑ دشمنوں کو اسلحہ دے جس کو وہ ہمارےؑ خلاف استعمال کریں تو ایسا شخص مشرک ہے۔"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْفِئَتَيْنِ تَلْتَقِيَانِ مِنْ أَهْلِ الْبَاطِلِ أَ نَبِيعُهُمَا السِّلَاحَ قَالَ بِعْهُمَا مَا يَكُنُّهُمَا كَالدِّرْعِ وَ الْخُفَّيْنِ وَ نَحْوِ هَذَا .

3۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ دو باطل گروہ جب آمنے سامنے ہوں تو کیا ہم انہیں اسلحہ بیچ سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں وہ چیز بیچو کہ جو ان کی ستر پوشی کرے۔ مثلاً ذرعہ، جوتے اور ان جیسی دوسری اشیاء"

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ السَّرَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أَبِيعُ السِّلَاحَ قَالَ لَا تَبِعْهُ فِي فِتْنَةٍ .

4۔ احمد بن محمد نے ابو عبداللہ برقی سے، اس نے سراد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو عرض کی۔ "میں اسلحہ بیچتا ہوں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "فتنہ میں اسلحہ مت بیچنا"۔

# باب الصِّنَاعَاتِ (پیشے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ الْمُحْتَرِفَ الْأَمِينَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے قاسم بن یحییٰ سے، اس نے اپنے دادا سے اس نے ابن راشد سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا"اللہ عزّوجلَّ ایماندار ہنر مند کو پسند فرماتا ہے" اور دوسری روایت میں ہے کہ اللہ عزّوجلَّ مومن ہنر مند کو پسند فرماتا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَإِنْ كَانَ حَقّاً فَإِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ كَانَ يَقُولُ لَوْ غَلَى دِمَاغُهُ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ مَا اسْتَظَلَّ بِحَائِطِ صَيْرَفِيٍّ وَ لَوْ تَفَرَّثَ كَبِدُهُ عَطَشاً لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرَفِيٍّ مَاءً وَ هُوَ عَمَلِي وَ تِجَارَتِي وَ فِيهِ نَبَتَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ مِنْهُ حَجِّي وَ عُمْرَتِي فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ كَذَبَ الْحَسَنُ خُذْ سَوَاءً وَ أَعْطِ سَوَاءً فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعْ مَا بِيَدِكَ وَ انْهَضْ إِلَى الصَّلَاةِ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ كَانُوا صَيَارِفَةً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے خالد بن عمارۃ سے، اس نے سدیر صیرفی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔" مجھے حسن بصری سے ایک حدیث پہنچی ہے۔ پس اگر وہ حق ہے تو انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ کیا ہے؟" میں نے عرض کی۔"مجھ تک پہنچا ہے کہ حسن بصری کہتا ہے کہ" اگرچہ سورج اپنی گرمی سے اس کے دماغ کو ابال دے مگر اصراف( کرنسی کے تبادلے کا کام کرنے والا )کی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھے گا اگرچہ پیاس سے اس کا جگر کباب ہو جائے مگر وہ اصراف(کرنسی کے تبادلے کا کام کرنے والا) کے گھر سے پانی نہ پیئے گا۔ حالانکہ یہی میری تجارت اور میرا کام ہے اسی میں میرا گوشت وخون بنا۔ اسی کے ذریعے میرا حج وعمرہ ہے" آپ علیہ السلام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔"حسن بصری جھوٹ بولتا ہے۔ پورا لو اور پورا دو اور جب نماز کا وقت ہو تو تمہارے ہاتھ میں جو کام ہے اسے ترک کرو اور نماز کی طرف جاؤ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اصحاب کہف بھی صیارفت کا کام کرتے تھے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنِّي أُعَالِجُ الدَّقِيقَ وَ أَبِيعُهُ وَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَا يَنْبَغِي فَقَالَ لَهُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) وَ مَا بَأْسُهُ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا يُبَاعُ إِذَا اتَّقَى اللَّهَ فِيهِ الْعَبْدُ فَلَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا۔"میں آٹا بناتا ہوں اور اسے فروخت کرتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے" تو امام رضا علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں، اور ہر وہ چیز کہ جس کے بیچنے میں بندہ اللہ سے ڈرے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَخَبَّرْتُهُ أَنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَقَالَ أَ لَا سَمَّيْتَهُ مُحَمَّداً قَالَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ فَلَا تَضْرِبْ مُحَمَّداً وَ لَا تَسُبَّهُ جَعَلَهُ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ لَكَ فِي حَيَاتِكَ وَ خَلَفَ صِدْقٍ مِنْ بَعْدِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي أَيِّ الْأَعْمَالِ أَضَعُهُ قَالَ إِذَا عَدَلْتَهُ عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ لَا تُسْلِمْهُ صَيْرَفِيّاً فَإِنَّ الصَّيْرَفِيَّ لَا يَسْلَمُ مِنَ الرِّبَا وَ لَا تُسْلِمْهُ بَيَّاعَ الْأَكْفَانِ فَإِنَّ صَاحِبَ الْأَكْفَانِ يَسُرُّهُ الْوَبَاءُ إِذَا كَانَ وَ لَا تُسْلِمْهُ بَيَّاعَ الطَّعَامِ فَإِنَّهُ لَا يَسْلَمُ مِنَ الِاحْتِكَارِ وَ لَا تُسْلِمْهُ جَزَّاراً فَإِنَّ الْجَزَّارَ تُسْلَبُ مِنْهُ الرَّحْمَةُ وَ لَا تُسْلِمْهُ نَخَّاساً فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ النَّاسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے جعفر بن یحییٰ خزاعی سے، اس نے اپنے باپ ابن ابی العلاء سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ علیہ السلام کو خبر کی کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کیا تم نے اس کا نام محمد نہیں رکھا؟" میں نے عرض کی۔"یقیناً رکھا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ محمد کو مارنا مت، اس کو گالی مت دینا۔ اللہ عزّوجلَّ اسے تیری

زندگی میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور تیرے بعد تیرا سچا نائب بنائے گا۔" میں نے عرض کی "آپ پر قربان جاؤں۔ اسے کس کام میں ڈالوں؟۔ فرمایا جب تو اسے پانچ چیزوں سے بچالے تو تیری مرضی ہے جس کام میں ڈال۔ اسے نقدی (سونے چاندی) کے کاروبار سکھانے والوں کے حوالے نہ کرنا۔ کیونکہ نقدی کا کاروبار کرنے والے کبھی بھی سود سے نہیں بچ سکتے۔ اسے کفن بیچنے والوں کے حوالے نہ کرنا کہ کفن بیچنے والے کو وباء خوش کرتی ہے۔ اسے کھانا بیچنے والوں کے سپرد بھی مت کرنا کیونکہ کھانا بیچنے والے ذخیرہ اندوزی سے نہیں بچ سکتے۔ اسے قصائی مت بنانا کہ قصائی سے رحم دلی سلب ہو جاتی ہے۔ اسے نخاس (غلاموں کی تجارت کرنے والا) مت بنانا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "لوگوں میں سے سب سے برا وہ شخص ہے کہ جو لوگوں کو بیچے۔"

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ خَالَتِي غُلَاماً وَ نَهَيْتُهَا أَنْ تَجْعَلَهُ قَصَّاباً أَوْ حَجَّاماً أَوْ صَائِغاً .

5۔ احمد بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میں نے اپنی خالہ کے حوالے ایک بچہ کیا (پالنے کیلئے) اور ان کو اس سے روکا کہ وہ اسے قصائی، حجام اور زرگر زیور بنانے والا نہ بنائیں۔"

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُوسَى بْنِ زَنْجَوَيْهِ التَّفْلِيسِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْحَنَّاطِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الصَّيْقَلِ الرَّازِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ مَعِي ثَوْبَانِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ يَجِيئُنِي مِنْ قِبَلِكُمْ أَثْوَابٌ كَثِيرَةٌ وَ لَيْسَ يَجِيئُنِي مِثْلُ هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ اللَّذَيْنِ تَحْمِلُهُمَا أَنْتَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَغْزِلُهُمَا أُمُّ إِسْمَاعِيلَ وَ أَنْسِجُهُمَا أَنَا فَقَالَ لِي حَائِكٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا تَكُنْ حَائِكاً قُلْتُ فَمَا أَكُونُ قَالَ كُنْ صَيْقَلًا وَ كَانَتْ مَعِي مِائَتَا دِرْهَمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا سُيُوفاً وَ مَرَايَا عُتُقاً وَ قَدِمْتُ بِهَا الرَّيَّ فَبِعْتُهَا بِرِبْحٍ كَثِيرٍ .

6۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے قاسم بن اسحاق بن ابراہیم سے، اس نے موسیٰ بن زنجویہ التفلیسی سے، اس نے ابو عمر الحناط سے، اس نے اسماعیل الصیقل الرازی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو میرے پاس دو لباس تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو اسماعیل! تمہارے علاقے کے لوگ بہت سے کپڑے لاتے ہیں مگر یہ جو تم نے اٹھا رکھے ہیں ان سے مختلف ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کی " ام اسماعیل نے اسے کاتا (دھاگہ بنایا) اور میں نے اسے بُنا ہے۔" مجھے فرمایا "تم کپڑا بننے والے ہو؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" فرمایا۔ "کپڑا بننے والا مت بنو" میں نے عرض کی "کیا کروں" فرمایا۔ "تلواروں کی خرید و فروخت کرو۔" راوی کہتا ہے میرے پاس دو سو درہم تھے جن سے میں نے تلواریں اور میان خریدے اور انہیں "رے" لے گیا۔ میں نے انہیں بہت منافع کے ساتھ بیچا۔"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا الْكُوفِيِّينَ قَالَ دَخَلَ عِيسَى بْنُ شَفَقِيٍّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ كَانَ سَاحِراً يَأْتِيهِ النَّاسُ وَ يَأْخُذُ عَلَى ذَلِكَ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا رَجُلٌ كَانَتْ صِنَاعَتِيَ السِّحْرَ وَ كُنْتُ آخُذُ عَلَى ذَلِكَ الْأَجْرَ وَ كَانَ مَعَاشِي وَ قَدْ حَجَجْتُ مِنْهُ وَ مَنَّ اللَّهُ عَلَيَّ بِلِقَائِكَ وَ قَدْ تُبْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَهَلْ لِي فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ مَخْرَجٌ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) حُلَّ وَ لَا تَعْقِدْ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے کہا کہ مجھے ہمارے اصحاب کے ایک بزرگ نے بتایا کہ عیسیٰ بن شفقی ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا۔ وہ ساحر تھا لوگ اس کے پاس آتے تھے تو وہ ان سے اجرت لیتا تھا۔ اس نے آکر آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں آدمی ایسا ہوں کہ میرا پیشہ "سحر" ہے اور میں اس پر اجرت بھی لیتا ہوں اور یہی میری معیشت ہے اور اسی سے میں نے حج کیا ہے اور اللہ عزّ و جلّ

نے آپؑ کی ملاقات کے ذریعے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے میں اللہ عزّوجلّ کے دربار میں معافی کا طلب گار ہوں کیا میری نجات کا کوئی راستہ ہے ؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس سے آزاد ہو اور اس کا مقید نہ بنو"

# بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ (کسب مفسد خون نکالنے والا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يُشَارِطْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کسب جراح (مفسد خون نکالنے والے) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں اگر وہ پہلے سے شرط نہ لگائے"

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ مَعَنَا فَرْقَدٌ الْحَجَّامُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَعْمَلُ عَمَلًا وَ قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ غَيْرَ وَاحِدٍ وَ لَا اثْنَيْنِ فَزَعَمُوا أَنَّهُ عَمَلٌ مَكْرُوهٌ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ مَكْرُوهاً انْتَهَيْتُ عَنْهُ وَ عَمِلْتُ غَيْرَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنِّي مُنْتَهٍ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِكَ قَالَ وَ مَا هُوَ قَالَ حَجَّامٌ قَالَ كُلْ مِنْ كَسْبِكَ يَا ابْنَ أَخِ وَ تَصَدَّقْ وَ حُجَّ مِنْهُ وَ تَزَوَّجْ فَإِنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدِ احْتَجَمَ وَ أَعْطَى الْأَجْرَ وَ لَوْ كَانَ حَرَاماً مَا أَعْطَاهُ قَالَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنَّ لِي تَيْساً أُكْرِيهِ فَمَا تَقُولُ فِي كَسْبِهِ فَقَالَ كُلْ كَسْبَهُ فَإِنَّهُ لَكَ حَلَالٌ وَ النَّاسُ يَكْرَهُونَهُ قَالَ حَنَانٌ قُلْتُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَكْرَهُونَهُ وَ هُوَ حَلَالٌ قَالَ لِتَعْيِيرِ النَّاسِ بَعْضِهِمْ بَعْضاً .

2۔ سہل بن زیاد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گئے تو ہمارے ساتھ فرقد جراح (مفسد خون نکالنے والا) بھی تھا۔ کہ جس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی:۔" آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں ایک کام کرتا ہوں اور میں نے اس کے بارے میں ایک دو سے نہیں بلکہ بہت سوں سے سوال کیا ہے۔ ان کا گمان ہے کہ وہ عمل مکروہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں آپؑ سے سوال کروں۔ اگر وہ مکروہ ہے تو میں اس سے باز آجاتا ہوں اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرتا ہوں۔ پس میں نے اس میں آپ علیہ السلام کے قول کی ٹھانی ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"کون سا کام ہے" عرض کی۔"جراحی۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اے بھتیجے تو جو بھی کمائے صدقہ کر۔ حج کر، شادی کر کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جراحی کروائی اور اس کی اجرت دی۔ اگر حرام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اجرت نہ دیتے۔" عرض کی۔"آپؑ پر قربان جاؤں۔ میرے پاس ایک بکرا ہے جو میں کرائے پر دیتا ہوں تو آپؑ اس کی کمائی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"اس کی تمام کمائی تمہارے لئے حلال ہے درحال یہ کہ لوگ اس سے کراہت کرتے ہیں۔" حنان نے عرض کی۔ "لوگ اس سے کراہت کیوں کرتے ہیں درحال یہ کہ وہ حلال ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس لئے کہ ان میں سے بعض دوسرے بعض کو اس کے ذریعے عیب لگاتے ہیں۔"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) حَجَمَهُ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ وَ أَعْطَاهُ وَ لَوْ كَانَ حَرَاماً مَا أَعْطَاهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَيْنَ الدَّمُ قَالَ شَرِبْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَفْعَلَ وَ قَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَكَ حِجَاباً مِنَ النَّارِ فَلَا تَعُدْ .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے احمد بن نضر سے اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جراحی کروائی اور ان کی جراحی بنی بیاضہ کے ایک غلام نے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجرت عطا فرمائی۔ اگر اجرت حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو عطا نہ فرماتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جراحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ "خون کہاں ہے" اس نے عرض کی۔ " میں نے پی لیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ البتہ اللہ نے اسے تمہارے لیے جہنم سے پردہ قرار دے دیا ہے۔ دوبارہ ایسا مت کرنا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ مَكْرُوهٌ لَهُ أَنْ يُشَارِطَ وَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ أَنْ تُشَارِطَهُ وَ تُمَاكِسَهُ وَ إِنَّمَا يُكْرَهُ لَهُ وَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ جراح کی کمائی کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر وہ شرائط کے ساتھ طے کرے تو اس کیلئے مکروہ ہے مگر اس میں تمہیں کوئی قباحت نہیں اور اگر تم اس سے مزدوری کی نیت سے طے کر لو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ أَجْرُ التُّيُوسِ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ لَتَعَايَرُ بِهِ وَ لَا بَأْسَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے جراحی کی کمائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں" میں نے بکرا کرائے پر دینے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگرچہ عرب اسے ایک دوسرے پر عیب گردانتے ہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

# باب كَسْبِ النَّائِحَةِ (نوحہ پڑھنے والوں کی کمائی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا جَعْفَرُ أَوْقِفْ لِي مِنْ مَالِي كَذَا وَ كَذَا لِنَوَادِبَ تَنْدُبُنِي عَشْرَ سِنِينَ بِمِنًى أَيَّامَ مِنًى .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مجھےؑ میرے باباؑ نے فرمایا۔ اے جعفرؑ میرےؑ مال سے اتنا وقف کر دو ان نوحہ پڑھنے والوں کیلئے جو مجھؑ پر دس سال تک ایام منیٰ میں میدان منیٰ میں نوحہ پڑھیں۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَاتَ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ آلَ الْمُغِيرَةِ قَدْ أَقَامُوا مَنَاحَةً فَأَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَأَذِنَ لَهَا فَلَبِسَتْ ثِيَابَهَا وَ تَهَيَّأَتْ وَ كَانَتْ مِنْ حُسْنِهَا كَأَنَّهَا جَانٌّ وَ كَانَتْ إِذَا قَامَتْ فَأَرْخَتْ شَعْرَهَا جَلَّلَ جَسَدَهَا وَ عَقَدَتْ بِطَرَفَيْهِ خَلْخَالَهَا فَنَدَبَتِ ابْنَ عَمِّهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ .

أَنْعَى الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَبَا الْوَلِيدِ فَتَى الْعَشِيرَهْ‌حَامِي الْحَقِيقَةِ مَاجِدٌ يَسْمُو إِلَى طَلَبِ الْوَتِيرَهْ‌قَدْ كَانَ غَيْثاً فِي السِّنِينَ وَ جَعْفَراً غَدَقاً وَ مِيرَهْ قَالَ فَمَا عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ( صلى الله عليه وآله ) وَ لَا قَالَ شَيْئاً .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ابو حمزہ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ مرا تو ام سلمہ سلام اللہ علیہانے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ "آل مغیرہ نوحہ پڑھنے لگے ہیں میں بھی ادھر جاسکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دی تو انہوں نے اپنا لباس خاص پہنا، تیار ہوئیں اور وہ خوبصورتی میں حور یہ لگ رہی تھیں اور جب وہ کھڑی ہو کر جانے لگیں تو ان کے بال بکھرے ہوئے تھے، جسم میں لرزہ طاری تھا۔ انہوں نے اپنے دونوں پاؤں میں پازیب پہنی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے چچازاد کا بین کیا اور کہا۔ أَنْعَى الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَبَا الْوَلِيدِ فَتَى الْعَشِيرَهْ‌حَامِي الْحَقِيقَةِ مَاجِدٌ يَسْمُو إِلَى طَلَبِ الْوَتِيرَهْ‌قَدْ كَانَ غَيْثاً فِي السِّنِينَ وَ جَعْفَراً غَدَقاً وَ مِيرَهْ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر ان کو نہ تو کوئی عیب دیا اور نہ ہی کوئی اور چیز کہی۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَعَنَا فِي الْحَيِّ وَ لَهَا جَارِيَةٌ نَائِحَةٌ فَجَاءَتْ إِلَى أَبِي فَقَالَتْ يَا عَمِّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَعِيشَتِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ مِنْ هَذِهِ الْجَارِيَةِ النَّائِحَةِ وَ قَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ حَلَالًا وَ إِلَّا بِعْتُهَا وَ أَكَلْتُ مِنْ ثَمَنِهَا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِالْفَرَجِ فَقَالَ لَهَا أَبِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ أَخْبَرْتُهُ أَنَا بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) أَ تُشَارِطُ قُلْتُ وَ اللَّهِ مَا أَدْرِي تُشَارِطُ أَمْ لَا فَقَالَ قُلْ لَهَا لَا تُشَارِطُ وَ تَقْبَلُ مَا أُعْطِيَتْ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحیٰی سے، اس نے احمد بن محمد بن اسماعیل سے، اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہاں قبیلہ بنی حی کی ایک عورت رہتی تھی اس کی ایک کنیز نوحہ پڑھنے والی تھی۔ وہ عورت میرے باپ کے پاس آئی اور کہا۔ "اے چچا! آپ جانتے ہیں کہ میری معیشت اللہ عزّوجلّ کی طرف سے ہے اور پھر اس نوحہ پڑھنے والی کنیز سے ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ آپ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کریں۔ اگر یہ حلال ہے تو ٹھیک ورنہ میں اس کنیز کو فروخت کر دیتی ہوں اور اس کی قیمت سے کھاؤں گی۔ یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ مجھے کشائش عطا فرمائے۔" میرے بابا نے اس عورت سے کہا "میں یقیناً پورے اہتمام کے ساتھ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کروں گا۔" راوی کہتا ہے جب ہم آپ علیہ السلام کے پاس گئے تو میں نے آپ علیہ السلام کو اس کی خبر دی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "کیا وہ طے کرتی ہے" میں نے عرض کی۔ "اللہ عزّوجلّ کی قسم، میں نہیں جانتا کہ وہ طے کرتی ہے یا نہیں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے کہنا وہ طے نہ کرے اور جو اسے ملے قبول کرے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُذَافِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ النَّائِحَةِ قَالَ تَسْتَحِلُّهُ بِضَرْبِ إِحْدَى يَدَيْهَا عَلَى الْأُخْرَى

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حسن بن عطیہ سے، اس نے عذافر سے، روایت کی گئی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے نوحہ پڑھنے والی عورتوں کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ وہ عورت اس کمائی کو ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر حلال کرتی ہے

# باب كَسْبِ الْمَاشِطَةِ وَ الْخَافِضَةِ (بناؤ سنگھار کے ذریعے کمائی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا هَاجَرَتِ النِّسَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) هَاجَرَتْ فِيهِنَّ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ حَبِيبٍ وَ كَانَتْ خَافِضَةً تَخْفِضُ الْجَوَارِيَ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ لَهَا يَا أُمَّ حَبِيبٍ الْعَمَلُ الَّذِي كَانَ فِي يَدِكِ هُوَ فِي يَدِكِ الْيَوْمَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَرَاماً فَتَنْهَانِي عَنْهُ فَقَالَ لَا بَلْ حَلَالٌ فَادْنِي مِنِّي حَتَّى أُعَلِّمَكِ قَالَتْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ يَا أُمَّ حَبِيبٍ إِذَا أَنْتِ فَعَلْتِ فَلَا تَنْهَكِي أَيْ لَا تَسْتَأْصِلِي وَ أَشِمِّي فَإِنَّهُ أَشْرَقُ لِلْوَجْهِ وَ أَحْظَى عِنْدَ الزَّوْجِ قَالَ وَ كَانَ لِأُمِّ حَبِيبٍ أُخْتٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ وَ كَانَتْ مُقَيِّنَةً يَعْنِي مَاشِطَةً فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أُمُّ حَبِيبٍ إِلَى أُخْتِهَا أَخْبَرَتْهَا بِمَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَقْبَلَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا قَالَتْ لَهَا أُخْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ادْنِي مِنِّي يَا أُمَّ عَطِيَّةَ إِذَا أَنْتِ قَيَّنْتِ الْجَارِيَةَ فَلَا تَغْسِلِي وَجْهَهَا بِالْخِرْقَةِ فَإِنَّ الْخِرْقَةَ تَشْرَبُ مَاءَ الْوَجْهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ہارون بن الجہم سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب عورتیں ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو ان میں ایک عورت نے ہجرت کی کہ جس کا نام ام حبیب تھا جو لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی۔ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا۔ اے ام حبیب! وہ ہنر جو تیرے ہاتھ میں تھا کیا اب بھی وہ تیرے ہاتھ میں ہے؟ اس عورت نے عرض کی۔" جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اگر یہ حرام ہے تو پھر مجھے منع فرمادیں" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"نہیں بلکہ حلال ہے" میرے قریب آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ عورت نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔" جب تو ختنہ کرنے لگے تو جڑ سے نہیں اکھاڑو۔ ہاں تھوڑا سا کاٹ لو کہ ایسا کرنا چہرے کو خوبصورت کرتا ہے اور شوہر کے دل میں محبت بڑھاتا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ ام حبیب کی ایک بہن تھی جس کو ام عطیہ کہا جاتا تھا اور وہ عورتوں کی تزین و آرائش کرنے والی تھی۔ جب ام حبیب واپس گئی تو اس نے اپنی بہن کو خبر دی۔ اس چیز کی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ تو ام عطیہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اس کی بہن نے کہا تھا عرض کی۔ آپؐ نے اسے بھی قریب بلایا اور فرمایا۔"اے ام عطیہ جب تم کسی لڑکی کی تزئین کرو تو اس کے چہرے کو"خرق" سے مت دھوؤ۔ کیونکہ ایسا کرنا چہرے کی رونق کو رخصت کر دیتا ہے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ دَخَلَتْ مَاشِطَةٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهَا هَلْ تَرَكْتِ عَمَلَكِ أَوْ أَقَمْتِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْمَلُهُ إِلَّا أَنْ تَنْهَانِي عَنْهُ فَأَنْتَهِيَ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا افْعَلِي فَإِذَا مَشَطْتِ فَلَا تَجْلِي الْوَجْهَ بِالْخِرَقِ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَ لَا تَصِلِي الشَّعْرَ بِالشَّعْرِ .

2 ۔ احمد بن محمد نے علی بن احمد بن اشیم سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بناؤ سنگھار کرنے والی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تم نے بناؤ سنگھار کرنا چھوڑ دیا ہے یا ابھی اسے جاری رکھے ہوئے ہو؟ اس نے عرض کی۔"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اب بھی کرتی ہوں۔ ہاں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمادیں تو پھر میں نہ کروں گی۔ فرمایا۔"جب تو سنگھار کرنے لگو۔ چہرے کو خرق کے ذریعے جلوہ نہ دو کیونکہ ایسا کرنا چہرے کی رونق کو ختم کر دیتا ہے اور نہ ہی کسی کے بالوں کو کسی اور کے بالوں میں گندھو۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْقَرَامِلِ الَّتِي تَضَعُهَا النِّسَاءُ فِي رُءُوسِهِنَّ يَصِلْنَهُ بِشُعُورِهِنَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ بِمَا تَزَيَّنَتْ بِهِ لِزَوْجِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ فَقَالَ لَيْسَ هُنَاكَ إِنَّمَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَاصِلَةَ الَّتِي تَزْنِي فِي شَبَابِهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ قَادَتِ النِّسَاءَ إِلَى الرِّجَالِ فَتِلْكَ الْوَاصِلَةُ وَ الْمَوْصُولَةُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے عبدالرحمن بن ہاشم سے، اس نے سالم بن مکرم سے، اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے عورتوں کے اس سنگھار کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو عورتیں اپنے سر پر سلک یا دوسرے بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ ملا کر باندھتی ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"عورت اپنے شوہر کیلئے جس چیز سے بھی بناؤ سنگھار کرے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔" میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کی۔" کہ ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصولہ (بالوں کو ملانے اور جوڑنے والوں) پر لعنت کی ہے؟ فرمایا۔ اس حدیث کا مورد یہ نہیں ہے بلکہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ پر لعنت کی ہے کہ جو جوانی میں خود زنا کرے اور جب بوڑھی ہو جائے تو عورتوں کی مردوں کی طرف قیادت (دلگیری) کرے۔ پس یہ ہیں واصلہ اور موصولہ"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ طَيْبَةَ تَخْفِضُ الْجَوَارِيَ فَدَعَاهَا النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ طَيْبَةَ إِذَا خَفَضْتِ الْجَوَارِيَ فَأَشِمِّي وَ لَا تُجْحِفِي فَإِنَّهُ أَصْفَى لِلَوْنِ الْوَجْهِ وَ أَحْظَى عِنْدَ الْبَعْلِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے خلف بن حماد سے، اس نے عمر بن ثابت سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک عورت تھی کہ جسے ام طیبہ کہا جاتا تھا لڑکیوں کی ختنہ کرتی تھی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا اور اسے فرمایا۔"اے ام طیبہ جب لڑکیوں کی ختنہ کرو تھوڑا سا کرو، چھیلو مت۔ کیونکہ ایسا کرنا چہرے کے رنگ کو کھلاتا ہے اور شوہر کے لیے لذت زیادہ ہو گی۔

# باب كَسْبِ الْمُغَنِّيَةِ وَ شِرَائِهَا (گانا گانے والی کنیز کی کمائی اور اس کی خریداری)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ كَسْبِ الْمُغَنِّيَاتِ فَقَالَ الَّتِي يَدْخُلُ عَلَيْهَا الرِّجَالُ حَرَامٌ وَ الَّتِي تُدْعَى إِلَى الْأَعْرَاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے گانا گانے والوں کی کمائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ کہ جن کے پاس مرد جاتے ہیں، حرام ہیں اور وہ کہ جو زفاف کے موقع پر (شادی کے گیت) گاتی ہیں۔ ان میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قول ہے۔"اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جو بیوپار کرتے ہیں۔ گمراہ کن باتوں کا تا کہ بھٹکاتے رہیں راہِ خدا سے۔ (لقمان50)

2- عَنْهُ عَنْ حَكَمٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمُغَنِّيَةُ الَّتِي تَزُفُّ الْعَرَائِسَ لَا بَأْسَ بِكَسْبِهَا

.2۔اس نے حناط سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ گانے والی کہ جو شادی کے گیت گاتی ہے اس کی کمائی میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَجْرُ الْمُغَنِّيَةِ الَّتِي تَزُفُّ الْعَرَائِسَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ لَيْسَتْ بِالَّتِي يَدْخُلُ عَلَيْهَا الرِّجَالُ .

3۔احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے یحییٰ حلبی سے، اس نے ایوب بن الحر سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ "ایسی گانے والی عورت کہ جو شادیوں کے موقع پر (شادی کے گیت) گاتی ہیں ان کے اجر میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ البتہ وہاں مرد موجود نہ ہوں۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنْ شِرَاءِ الْمُغَنِّيَةِ فَقَالَ قَدْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ الْجَارِيَةُ تُلْهِيهِ وَ مَا ثَمَنُهَا إِلَّا ثَمَنُ كَلْبٍ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ وَ السُّحْتُ فِي النَّارِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن علی الوشاء سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام سے گانے والی عورتوں کی خریداری کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"یقیناً جو کنیز آدمی کو بہلاتی ہے اس کی قیمت کتے کی قیمت جیسی ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے اور حرام جہنم میں ہے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ بَيْعِ الْجَوَارِي الْمُغَنِّيَاتِ فَقَالَ شِرَاؤُهُنَّ وَ بَيْعُهُنَّ حَرَامٌ وَ تَعْلِيمُهُنَّ كُفْرٌ وَ اسْتِمَاعُهُنَّ نِفَاقٌ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن ابراہیم سے، اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ ابن فضال سے، اس نے سعید بن محمد الطاہری سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے گانے والی کنیزوں کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ان کی خریداری اور ان کو فروخت کرنا حرام ہے ان کو تعلیم دینا کفر ہے اور ان کو سننا نفاق ہے۔"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ الْمُغَنِّيَةُ مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَنْ أَكَلَ كَسْبَهَا .

6۔ابو علی الاشعری نے حسن بن علی سے، اس نے اسحاق بن ابراہیم سے، اس نے نصر بن قابوس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"گانے والی لعنتی ہیں اور جو اس کی کمائی کھائے وہ بھی لعنتی ہے۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ قَالَ أَوْصَى إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ وَفَاتِهِ بِجَوَارٍ لَهُ مُغَنِّيَاتٍ أَنْ نَبِيعَهُنَّ وَ نَحْمِلَ ثَمَنَهُنَّ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَبِعْتُ الْجَوَارِيَ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ حَمَلْتُ الثَّمَنَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ مَوْلًى لَكَ يُقَالُ لَهُ إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ قَدْ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِبَيْعِ جَوَارٍ لَهُ مُغَنِّيَاتٍ وَ حَمْلِ الثَّمَنِ إِلَيْكَ وَ قَدْ بِعْتُهُنَّ وَ هَذَا الثَّمَنُ ثَلَاثُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ إِنَّ هَذَا سُحْتٌ وَ تَعْلِيمَهُنَّ كُفْرٌ وَ الِاسْتِمَاعَ مِنْهُنَّ نِفَاقٌ وَ ثَمَنَهُنَّ سُحْتٌ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے روایت کی ہے کہ اسحاق بن عمر نے اپنی وفات کے وقت اپنی گانے والی کنیزوں کے بارے میں وصیت کی کہ ہم ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت ابوالحسن علیہ السلام کے پاس لے جائیں۔ ابراہیم نے کہا: ہم نے کنیزوں کو تین لاکھ درہم میں فروخت کیا اور قیمت لے کر آپ علیہ السلام کے پاس گئے۔ میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کیا۔"آپؑ کا ایک غلام جسے اسحاق بن عمر کہا جاتا تھا اس نے اپنی موت کے وقت وصیت کی تھی کی اس کی گانے والی کنیزوں کو بیچ کر ان کی قیمت آپؑ تک پہنچائی جائے، میں نے ان کو بیچ دیا ہے اور یہ تین لاکھ درہم ان کی قیمت حاضر ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"مجھےؑ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ حرام ہے۔ ان کی تعلیم کفر ہے۔ ان کا سننا نفاق ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔"

# باب كَسْبِ الْمُعَلِّمِ (معلم کی کمائی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ حَسَّانَ الْمُعَلِّمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ التَّعْلِيمِ فَقَالَ لَا تَأْخُذْ عَلَى التَّعْلِيمِ أَجْراً قُلْتُ الشِّعْرُ وَ الرَّسَائِلُ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ أُشَارِطُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الصِّبْيَانُ عِنْدَكَ سَوَاءً فِي التَّعْلِيمِ لَا تُفَضِّلْ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے فضل بن کثیر سے، اس نے حسان بن معلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے تعلیم کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا۔"تعلیم پر اجرت مت لو۔ میں نے عرض کی۔ شعر، رسائل اور ان جیسی دوسری چیزوں کے سکھانے میں کوئی شرط کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں البتہ اس کے بعد تعلیم میں تیرے نزدیک سارے بچے یکساں ہوں۔ کسی کو کسی پر فضیلت و فوقیت نہ دو۔"

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ إِنَّ كَسْبَ الْمُعَلِّمِ سُحْتٌ فَقَالَ كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ إِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ لَا يُعَلِّمُوا الْقُرْآنَ وَ لَوْ أَنَّ الْمُعَلِّمَ أَعْطَاهُ رَجُلٌ دِيَةَ وَلَدِهِ لَكَانَ لِلْمُعَلِّمِ مُبَاحاً .

2۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے شریف بن سابق سے، اس نے فضل بن ابی قرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"وہ کہتے ہیں کہ معلم کی کمائی حرام ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"دشمنان خدا جھوٹ بولتے ہیں۔ یقیناً وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ قرآن نہ سکھایا جائے۔ اگر معلم کو کوئی شخص اپنے بچے کی دیت دے تو اس کیلئے مباح ہے۔

# باب بَيْعِ الْمَصَاحِفِ (مصحف "قرآن" کا بیچنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الْمَصَاحِفَ لَنْ تُشْتَرَى فَإِذَا اشْتَرَيْتَ فَقُلْ إِنَّمَا أَشْتَرِي مِنْكَ الْوَرَقَ وَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَدَمِ وَ حِلْيَتِهِ وَ مَا فِيهِ مِنْ عَمَلِ يَدِكَ بِكَذَا وَ كَذَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے اس نے عبدالرحمن بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ انہوںؑ نے فرمایا۔ مصحف (قرآن) مت خریدو۔ اور اگر خریدو تو کہو میں فقط تم سے اوراق اور ان میں روشنائی اس کی تزیین اور اس میں جو تمہارے ہاتھ کا فلاں فلاں کام ہے وہ خرید کر رہا ہوں۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ وَ شِرَائِهَا فَقَالَ لَا تَشْتَرِ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَكِنِ اشْتَرِ الْحَدِيدَ وَ الْوَرَقَ وَ الدَّفَّتَيْنِ وَ قُلْ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذَا بِكَذَا وَ كَذَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے "مصاحف کے بیچنے اور خریدنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کتاب اللہ مت خرید و بلکہ جلد کھولنے، بند کرنے والا لوہا، اوراق، اس کے پہلو (جلدیں) خرید و اور کہو کہ میں اس کو اس کے بدلے خرید تا ہوں تم سے"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الْمَصَاحِفِ وَ بَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُوضَعُ الْوَرَقُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَ كَانَ مَا بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَ الْحَائِطِ قَدْرَ مَا تَمُرُّ الشَّاةُ أَوْ رَجُلٌ مُنْحَرِفٌ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي وَ يَكْتُبُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُمُ اشْتَرَوْا بَعْدَ [ذَلِكَ] قُلْتُ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ لِي أَشْتَرِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبِيعَهُ قُلْتُ فَمَا تَرَى أَنْ أُعْطِيَ عَلَى كِتَابَتِهِ أَجْراً قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَكِنْ هَكَذَا كَانُوا يَصْنَعُونَ .

3۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے غالب بن عثمان سے، اس نے روح بن عبد الرحیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے "مصاحف" کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ورق کو منبر پر رکھ دیا جاتا تھا۔ اور منبر و دیوار کے درمیان ایک حد بندی ہوتی تھی کہ جس سے کوئی بکری یا منحرف آدمی نہ گزر سکتا تھا۔ جو شخص آتا تھا اس سے لکھ کر لے جاتا تھا۔ لیکن پھر (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد) انہوں نے اسے خریدنا شروع کر دیا۔" میں نے عرض کی" اس میں آپؑ کی کیا رائے ہے؟" فرمایا۔ اس کو خریدنا میرےؑ نزدیک اس کو بیچنے سے زیادہ پسندیدہ ہے" میں نے عرض کی۔ اگر میں اس کی کتابت پر اجرت دوں تو آپؑ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں مگر یہ کہ انہوں نے اسے پیشہ بنالیا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَابِقٍ السِّنْدِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ أَنَا رَجُلٌ أَبِيعُ الْمَصَاحِفَ فَإِنْ نَهَيْتَنِي لَمْ أَبِعْهَا فَقَالَ أَ لَسْتَ تَشْتَرِي وَرَقاً وَ تَكْتُبُ فِيهِ قُلْتُ بَلَى وَ أُعَالِجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا .

4۔ علی بن محمد نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمدؒ بن علی علیہ السلام سے، اس نے عبد الرحمن بن ہاشم سے، اس نے سابق سندی سے اس نے عنبسہ وراق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور عرض کیا۔"میں مصاحف بیچنے والا شخص ہوں۔ اگر آپؑ مجھے منع کریں تو میں نہیں بیچوں گا؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیا تو اوراق خرید کر ان میں نہیں لکھتا؟"۔ میں نے عرض کی۔" جی ہاں۔ اور ان کی تصحیح بھی کرتا ہوں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں"

# باب الْقِمَارِ وَ النُّهْبَةِ (جوئے بازی اور لوٹ مار)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِيسَى وَ هُوَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ فَقَالَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تُقَامِرُ الرَّجُلَ بِأَهْلِهِ وَ مَالِهِ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ ذَلِكَ

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے زیاد بن عیسیٰ سے اور وہ ابو عبیدہ الحذاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلَّ کے قول "آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھاؤ" (بقرہ184) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کہ قریش میں ایک آدمی نے اپنے اہل وعیال اور مال کو بھی جوابازی کی نذر کر دیا تو اللہ عزّوجلَّ نے اس کو منع فرمایا۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنْصابُ وَ الْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَيْسِرُ فَقَالَ كُلُّ مَا تُقُومِرَ بِهِ حَتَّى الْكِعَابُ وَ الْجَوْزُ قِيلَ فَمَا الْأَنْصَابُ قَالَ مَا ذَبَحُوهُ لِآلِهَتِهِمْ قِيلَ فَمَا الْأَزْلَامُ قَالَ قِدَاحُهُمُ الَّتِي يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ عزّوجلَّ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیہ مجیدہ" إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنْصابُ وَ الْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ " "ترجمہ: شراب، جواء، بت اور جوئے کے تیر شیطان کے کام ہیں ان سے دور رہو۔"(مائدہ93) نازل فرمائی تو عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَيْسِرُ کیا ہے؟ فرمایا" ہر وہ چیز جس کے ذریعہ جوا کھیلا جائے، پانسہ پھینکنا ہو یا اخروٹ وغیرہ۔ عرض کیا گیا۔"نصاب میں مراد کیا ہے؟" فرمایا"جو (کافر) لوگ اپنے خداؤں کیلئے ذبح کریں۔ عرض کیا گیا الْأَزْلَامُ کیا ہے؟ فرمایا"جوئے کے وہ تیر کہ جن کے ذریعے وہ تقسیم طلب کرتے ہیں۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) غُلَاماً يَشْتَرِي لَهُ بَيْضاً فَأَخَذَ الْغُلَامُ بَيْضَةً أَوْ بَيْضَتَيْنِ فَقَامَرَ بِهَا فَلَمَّا أَتَى بِهِ أَكَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّ فِيهِ مِنَ الْقِمَارِ قَالَ فَدَعَا بِطَشْتٍ فَتَقَيَّأَهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے عبد الحمید سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے غلام کو بھیجا کہ انؑ کے لئے انڈہ خرید لائے۔ اس غلام نے ایک یا دو انڈے لئے اور ان کے ساتھ جوا کھیلا۔ جب آپ علیہ السلام کا کھانا آیا تو آپ علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کے ایک نوکر نے عرض کی کہ اس میں جوئے والا (انڈہ) بھی شامل ہے۔ آپ علیہ السلام نے طشت منگوایا اور اسے اس میں پھینک دیا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَنْهَبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ حِينَ يَنْهَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ سِنَانٍ قُلْتُ لِأَبِي الْجَارُودِ وَ مَا نُهْبَةٌ ذَاتُ شَرَفٍ قَالَ نَحْوُ مَا صَنَعَ حَاتِمٌ حِينَ قَالَ مَنْ أَخَذَ شَيْئاً فَهُوَ لَهُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابو الجارود سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ چور چوری کے وقت مومن نہیں ہوتا اور لٹیرا کسی شریف کو لوٹنے کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کی۔ شریف کا لوٹنا کیا ہوتا ہے؟ فرمایا۔ جس طرح حاتم نے کیا۔ جب اس نے کہا کہ جو کسی چیز کو اٹھالے وہ اس کی ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُقَامَرَةُ وَ لَا النُّهْبَةُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے العلاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام نے فرمایا"جوئے بازوں اور لٹیروں سے دوستی مت کرو۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْجَوْزِ يَجِيءُ بِهِ الصِّبْيَانُ مِنَ الْقِمَارِ أَنْ يُؤْكَلَ وَ قَالَ هُوَ سُحْتٌ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ان اخروٹوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے جن کے ساتھ بچوں نے جوا کھیلا ہو۔ فرمایا۔"حرام ہیں"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ النِّثَارِ مِنَ السُّكَّرِ وَ اللَّوْزِ وَ أَشْبَاهِهِ أَ يَحِلُّ أَكْلُهُ قَالَ يُكْرَهُ أَكْلُ مَا انْتُهِبَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے عمرکی بن علی سے، اس نے علی بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے بھائی ابو الحسن علیہ السلام سے (شادی بیاہ میں) بکھری ہوئی مٹھائی اور باداموں وغیرہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان کا کھانا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:: لوٹنے کیلئے پھینکی جانے والی چیزوں کا کھانا مکروہ ہے۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْإِمْلَاكُ يَكُونُ وَ الْعُرْسُ فَيُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ حَرَامٌ وَ لَكِنْ مَا أَعْطَوْكَ مِنْهُ فَخُذْهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ شادی بیاہ پر گروہ کیلئے (بطور صدقہ) بکھیری جانے والی اشیاء کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"حرام ہے البتہ اس میں سے جو تمہیں آکر دے تم لے لو۔"

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْمَيْسِرُ هُوَ الْقِمَارُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"بازی شرط لگانا ہی جوا ہے"

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الصِّبْيَانُ يَلْعَبُونَ بِالْجَوْزِ وَ الْبَيْضِ وَ يُقَامِرُونَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ مِنْهُ فَإِنَّهُ حَرَامٌ .

10۔ حسین بن محمد نے محمد بن احمد النھدی سے، اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ بچے بادام اور انڈوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور بازی لگاتے ہیں۔؟ فرمایا۔ ان میں سے کچھ مت کھاؤ کیونکہ یہ حرام ہے"

# باب الْمَكَاسِبِ الْحَرَامِ (حرام ذریعہ معاش)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي هَذِهِ الْمَكَاسِبُ الْحَرَامُ وَ الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ وَ الرِّبَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "مجھے میرے بعد میری امت پر سب سے زیادہ خوف حرام ذریعہ معاش، خفیہ شہوت (ریاکاری) اور سود سے ہے۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا يَجُزْنَ فِي أَرْبَعٍ الْخِيَانَةُ وَ الْغُلُولُ وَ السَّرِقَةُ وَ الرِّبَا لَا يَجُزْنَ فِي حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ لَا جِهَادٍ وَ لَا صَدَقَةٍ .

2۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے عیسیٰ الفرا سے، اس نے ابان بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا چار چیزوں میں چار کی اجازت نہیں ہے۔ خیانت، دھوکہ بازی، چوری اور سود کی (رقم) اجازت نہیں ہے۔ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا اكْتَسَبَ الرَّجُلُ مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَبَّى نُودِيَ لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ وَ إِنْ كَانَ مِنْ حِلِّهِ فَلَبَّى نُودِيَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو شخص حلال ذرائع کے علاوہ سے مال اکٹھا کر لے پھر حج کرے تو اسے ندا دی جاتی ہے۔" لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ "(تم نہ ہی خوش آمدید ہو اور نہ ہی تمہارے لیے نجات ہے) اور اگر حلال ذریعہ سے کمایا ہوا۔۔۔ تلبیہ کرے تو اسے ندا دی جاتی ہے" لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ " (تم خوش آمدید ہو اور تمہارے لیے نجات ہے)

4- أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِينُ فِي الذُّرِّيَّةِ .

4۔ احمد نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حرام کی کمائی ذریت (اولاد) میں ظاہر ہو جاتی ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) فَقَالَ إِنِّي كَسَبْتُ مَالًا أَغْمَضْتُ فِي مَطَالِبِهِ حَلَالًا وَ حَرَاماً وَ قَدْ أَرَدْتُ التَّوْبَةَ وَ لَا أَدْرِي الْحَلَالَ مِنْهُ وَ الْحَرَامَ وَ قَدِ اخْتَلَطَ عَلَيَّ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) تَصَدَّقْ بِخُمُسِ مَالِكَ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ اسْمُهُ رَضِيَ مِنَ الْأَشْيَاءِ بِالْخُمُسِ وَ سَائِرُ الْأَمْوَالِ لَكَ حَلَالٌ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی۔ ”میں نے مال کمایا اور اس کی تلاش میں میں نے حلال و حرام سے آنکھیں بند کر لیں اور اب میں نے توبہ کا ارادہ کیا ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کونسا حلال ہے۔ کون سا حرام ہے۔ یقیناً مجھ سے مخلوط ہو گیا ہے۔“ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا” اپنے مال کا پانچواں حصہ صدقہ کر دے۔ یقیناً اللہ عزّ و جلّ اشیاء میں پانچویں حصے سے راضی ہو جاتا ہے۔ باقی سارا مال تیرے لیے حلال ہو گا۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَشَوَّفَتِ الدُّنْيَا لِقَوْمٍ حَلَالًا مَحْضاً فَلَمْ يُرِيدُوهَا فَدَرَجُوا ثُمَّ تَشَوَّفَتْ لِقَوْمٍ حَلَالًا وَ شُبْهَةً فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا فِي الشُّبْهَةِ وَ تَوَسَّعُوا مِنَ الْحَلَالِ ثُمَّ تَشَوَّفَتْ لِقَوْمٍ آخَرِينَ حَرَاماً وَ شُبْهَةً فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا فِي الْحَرَامِ وَ تَوَسَّعُوا فِي الشُّبْهَةِ ثُمَّ تَشَوَّفَتْ لِقَوْمٍ حَرَاماً مَحْضاً فَيَطْلُبُونَهَا فَلَا يَجِدُونَهَا وَ الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا يَأْكُلُ بِمَنْزِلَةِ الْمُضْطَرِّ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن محمد القاسانی سے، اس نے ایک مرد سے جس کا اس نے عبداللہ بن قاسم جعفری نام بتایا ہے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”دنیا ایک گروہ کیلئے صرف حلال زینت کے ساتھ آتی ہے تو وہ اسے نہیں چاہتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ پھر دنیا حلال و شبہ کو سجا کر ایک گروہ کے سامنے پیش کرتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہمیں شبہ میں کوئی حاجت نہیں اور حلال سے وسعت لیتے ہیں۔ پھر دنیا ایک گروہ کیلئے حرام اور شبہ کو سجا کر لاتی ہے تو کہتے ہیں کہ حرام میں ہماری حاجت نہیں ہے اور وہ شبہ سے وسعت لیتے ہیں اور پھر دنیا صرف حرام کو سجا کر ایک قوم کے سامنے پیش کرتی ہے تو وہ اسے طلب کرتے ہیں۔ مگر اسے پا نہیں سکتے۔ اور مومن تو اس دنیا میں مجبور کی طرح کھاتا ہے۔“

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ دَاوُدَ الصَّرْمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَا دَاوُدُ إِنَّ الْحَرَامَ لَا يَنْمِي وَ إِنْ نَمَى لَا يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَ مَا أَنْفَقَهُ لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهِ وَ مَا خَلَّفَهُ كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے ذکر کرنے والے سے، اس نے داؤد صرمی سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا اے داؤد! یقیناً حرام میں ترقی نہیں ہوتی اور اگر ترقی ہو بھی جائے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اگر جو اس سے انفاق (فی سبیل اللہ خرچ) کرے وہ اجر نہ پائے گا اور جو اپنے پیچھے حرام کو چھوڑ جائے تو اس کیلئے جہنم میں اضافے کا سبب ہو گا۔“

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ ضَيْعَةً أَوْ خَادِماً بِمَالٍ أَخَذَهُ مِنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ أَوْ مِنْ سَرِقَةٍ هَلْ يَحِلُّ لَهُ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ ثَمَرَةِ هَذِهِ الضَّيْعَةِ أَوْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَ هَذَا الْفَرْجَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنَ السَّرِقَةِ أَوْ مِنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) لَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ أَصْلُهُ حَرَامٌ وَ لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ .

8۔ محمد بن یحیٰی نے روایت کی ہے کہ محمد بن الحسن نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا۔” ایک شخص ڈکیتی یا چوری کے ذریعے حاصل کردہ مال کے ساتھ جائیداد کا بڑا حصہ اور خادم خریدتا ہے تو کیا اس کیلئے حلال ہے۔ اس جائیداد کے نفع میں سے جو اس کے پاس آتا ہے اور کیا اس کیلئے حلال ہے کہ ڈکیتی یا چوری کے مال سے خریدی ہوئی۔ فرج (شرمگاہ) سے وطئی (جماع) کرے؟ آپ علیہ السلام نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔” اس چیز میں کوئی بھلائی نہیں کہ جس کی بنیاد میں حرام ہو اس کا استعمال حلال نہیں ہے“

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ مَالًا مِنْ عَمَلِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ هُوَ يَتَصَدَّقُ مِنْهُ وَ يَصِلُ مِنْهُ قَرَابَتَهُ وَ يَحُجُّ لِيُغْفَرَ لَهُ مَا اكْتَسَبَ وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ الْخَطِيئَةَ لَا تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ وَ لَكِنَّ الْحَسَنَةَ تَحُطُّ الْخَطِيئَةَ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ خَلَطَ الْحَلَالَ بِالْحَرَامِ فَاخْتَلَطَا جَمِيعاً فَلَا يَعْرِفُ الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ فَلَا بَأْسَ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص بنی امیہ کے کام کے ذریعے مال حاصل کرتا ہے اور اس مال سے صدقہ کرتا ہے، قرابت داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے۔ جو کماتا ہے اس سے حج بھی کرتا ہے اور وہ کہتا ہے۔ "اچھائیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔" ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "خطاء خطاء کا کفارہ نہیں ہو سکتی بلکہ نیکیاں ہی برائیوں کو محو کرتی ہیں۔ پھر فرمایا اگر حلال حرام سے مخلوط ہو جائے۔ اتنا مخلوط ہو جائے سارے کا سارا کہ حلال و حرام کی پہچان نہ ہو سکے تو کوئی قباحت نہیں۔

10- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدِمْنا إِلى ما عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْناهُ هَباءً مَنْثُوراً فَقَالَ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ لَأَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الْقَبَاطِيِّ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا كُونِي هَبَاءً وَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا شُرِعَ لَهُمُ الْحَرَامُ أَخَذُوهُ .

10۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہو کر ان کے اعمال کو اڑتی دھول بنا دیں گے۔" (فرقان 25) کے بارے میں فرمایا۔ "اگرچہ ان کے اعمال مصری کپڑے سے زیادہ (شفاف) و سفید ہوں گے پھر بھی اللہ ان کو کہے گا۔ "دھول ہو جاؤ" اور یہ اس لیے کہ انہوں نے ان کی ابتداء حرام سے اخذ کر کے کی ہو گی۔

# بابُ السُّحْتِ (سخت حرام)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْغُلُولِ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ غُلَّ مِنَ الْإِمَامِ فَهُوَ سُحْتٌ وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَ شِبْهُهُ سُحْتٌ وَ السُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا أُجُورُ الْفَوَاجِرِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ النَّبِيذِ الْمُسْكِرِ وَ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ فَأَمَّا الرِّشَا فِي الْحُكْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِرَسُولِهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے عمار بن مروان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے دھوکہ دہی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر وہ چیز جو امام علیہ السلام سے دھوکے میں رکھی جائے سخت حرام ہے۔ یتیم کا مال کھانا اور اس جیسے دیگر مال سخت حرام ہیں اور سخت حرام کی بہت سی اقسام ہیں۔ فسق و فجور کی اجرت، شراب اور نشہ آور نبیذ کی قیمت، واضح ہو جانے کے بعد سود کھانا۔ رشوت حرام ہے اور یہ ایسا ہے کہ اللہ عزّوجلّ پہ ایمان کا نہ ہونا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ السُّحْتُ ثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ أَجْرُ الْكَاهِنِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"سخت حرام ہیں مردار کی قیمت، کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زانیہ کا حق مہر، حکم میں رشوت اور کاہن کا اجر"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) السُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا كَسْبُ الْحَجَّامِ إِذَا شَارَطَ وَ أَجْرُ الزَّانِيَةِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ فَأَمَّا الرِّشَا فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے، اس نے زرعہ سے، اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "سخت حرام کی بہت سے انواع ہیں ان میں سے جراح (مفسد خون نکالنے والا) کی کمائی ہے جب وہ شرط لگائے، زانیہ کا اجر ہے اور شراب کی قیمت ہے رشوت طلب کرنا کسی حکم کے جاری کرنے کے سلسلہ میں

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السُّحْتِ فَقَالَ الرِّشَا فِي الْحُكْمِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے یزید ابن فرقد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے "سخت" (سخت حرام) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جن کے بارے میں حکم بہت سخت ہو"

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَمَّارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ الَّذِي لَا يَصِيدُ فَقَالَ سُحْتٌ فَأَمَّا الصَّيُودُ فَلَا بَأْسَ .

5۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابو عبداللہ سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبدالرحمن بن ہاشم سے، اس نے قاسم بن ولید عماری سے، اس نے عبدالرحمن الاصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے، اس نے ابو عبداللہ عامری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ان کتوں کی قیمت کے بارے میں سوال کیا جن سے شکار نہیں کیا جاتا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"سخت حرام ہے البتہ جن سے شکار کیا جاتا ہے ان کی قیمت میں کوئی قباحت نہیں"

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ بَاتَ سَاهِراً فِي كَسْبٍ وَ لَمْ يُعْطِ الْعَيْنَ حَظَّهَا مِنَ النَّوْمِ فَكَسْبُهُ ذَلِكَ حَرَامٌ .

6۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے بہت سوں سے، انہوں نے شعیری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جو شخص رات بھر جاگ کر کمائی کرتا ہے اور آنکھ کو اس کی نیند کا حصہ نہ دے۔ اس کی یہ کمائی حرام ہے"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الصُّنَّاعُ إِذَا سَهِرُوا اللَّيْلَ كُلَّهُ فَهُوَ سُحْتٌ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن اصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہنر مند جب ساری رات جاگیں (جاگ کر کام کریں) تو یہ سخت حرام ہے"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ فَإِنَّهَا إِنْ لَمْ تَجِدْ زَنَتْ إِلَّا أَمَةً قَدْ عُرِفَتْ بِصَنْعَةِ يَدٍ وَ نَهَى عَنْ كَسْبِ الْغُلَامِ الَّذِي لَا يُحْسِنُ صِنَاعَةً بِيَدِهِ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَجِدْ سَرَقَ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے کیونکہ اگر اس نے کوئی ذریعہ نہ پایا تو زنا کرے گی ہاں البتہ وہ کنیز کہ جو دستکاری جانتی ہو۔ اور منع فرمایا ہے لڑکوں کی کمائی سے وہ کہ جو دستکاری سے واقف نہ ہو کیونکہ اگر اسے روزی نہ ملی تو وہ چوری کرے گا۔

# باب أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ (یتیم کا مال کھانا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَوْعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مَالِ الْيَتِيمِ بِعُقُوبَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا عُقُوبَةُ الْآخِرَةِ النَّارُ وَ أَمَّا عُقُوبَةُ الدُّنْيَا فَقَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعافاً خافُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ يَعْنِي لِيَخْشَ أَنْ أَخْلُفَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَؤُلَاءِ الْيَتَامَى .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّ و جلّ نے مال یتیم ہڑپ کرنے والے کو دو سزائیں دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک آخرت کی سزا جہنم ہے اور جہاں تک دنیا کی سزا ہے تو اللہ عزّ و جلّ کا قول ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ ڈریں اس بات سے کہ اگر انہوں نے اپنے پیچھے کمزور اولاد کو چھوڑا ہوتا تو کتنا فکر مند ہوتے۔ ان کے بارے میں" (نساء11) یعنی جو کچھ ان یتامیٰ کے ساتھ کرتے ہیں ان کو اس بات کا اپنی اولاد کے بارے میں بھی خوف ہونا چاہیے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ فَقَالَ هُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً ثُمَّ قَالَ ( **عليه السلام** ) مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ مَنْ عَالَ يَتِيماً حَتَّى يَنْقَطِعَ يُتْمُهُ أَوْ يَسْتَغْنِيَ بِنَفْسِهِ أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْجَنَّةَ كَمَا أَوْجَبَ النَّارَ لِمَنْ أَكَلَ مَالَ الْيَتِيمِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے عجلان ابو صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے یتیم کا مال کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ ویسے ہی ہے جیسے اللہ عزّ و جلّ نے فرمایا۔"وہ لوگ جو ظلم سے یتامیٰ کا مال کھاتے ہیں۔ بے شک وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم کی وادی میں ہوں گے۔" (نساء12)۔ پھر آپ علیہ السلام نے میرے انؑ سے سوال کیے بغیر فرمایا" جو بھی یتیم کی پرورش کرے یہاں تک کہ اس کی یتیمگی ختم ہو جائے یا بذات خود بے نیاز ہو جائے تو اللہ عزّ و جلّ اس شخص کیلئے جنت واجب قرار دیتا ہے۔ جس طرح کہ یتیم کا مال کھانے والے کیلئے جہنم کو واجب قرار دیا ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي يَدِهِ مَالٌ لِأَيْتَامٍ فَيَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَيَمُدُّ يَدَهُ فَيَأْخُذُهُ وَ يَنْوِي أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْكُلَ إِلَّا الْقَصْدَ لَا يُسْرِفُ فَإِنْ كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ أَنْ لَا يَرُدَّهُ عَلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے ہاتھ میں یتامیٰ کا مال ہو اور وہ خود محتاج ہو جائے اور اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کے مال سے کچھ لے۔ درحالیکہ وہ لوٹانے کی نیت کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" پلٹانے کے قصہ کے علاوہ اس سے نہیں کھانا چاہیے۔ اور اسراف نہیں کرنا چاہیے اور اگر اس کی نیت میں ہو کہ وہ یہ مال ان کو نہیں پلٹائے گا تو پھر وہ ان میں سے ہے کہ جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔"وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں۔ (بقرہ219)

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَخٍ لَنَا فِي بَيْتِ أَيْتَامٍ وَ مَعَهُمْ خَادِمٌ لَهُمْ فَنَقْعُدُ عَلَى بِسَاطِهِمْ وَ نَشْرَبُ مِنْ مَائِهِمْ وَ يَخْدُمُنَا خَادِمُهُمْ وَ رُبَّمَا طَعِمْنَا فِيهِ الطَّعَامَ مِنْ عِنْدِ صَاحِبِنَا وَ فِيهِ مِنْ طَعَامِهِمْ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ فِي دُخُولِكُمْ عَلَيْهِمْ مَنْفَعَةٌ لَهُمْ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ ضَرَرٌ فَلَا وَ قَالَ ( عليه السلام ) بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ فَأَنْتُمْ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ .

4 محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عبداللہ بن یحیٰی کاہلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ ہم اپنے ایک بھائی کے گھر جاتے ہیں گھر میں یتامیٰ اور ان کے خادم ہوتے ہیں ہم ان کی چٹائی پر بیٹھ جاتے ہیں ان کے پانی سے پانی پیتے ہیں ان کے خادم ہماری خدمت کرتے ہیں۔ بسا اوقات جب ہم اس گھر سے کھانا کھاتے ہیں اپنے دوست کے ساتھ تو انکا کھانا بھی اس میں شامل ہوتا ہے اس بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے انکے پاس جانے میں انکی منعفت ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر اس میں ان کا نقصان ہے تو پھر مت جاؤ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا بلکہ انسان اپنے آپ کا مبصر ہوتا ہے تم کیا ہو تم پر مخفی نہیں اور اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے:۔

اگر تم ان سے میل جول رکھو۔ تمہارے بھائی ہیں (دین میں) اور اللہ فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے (بقرۃ219)

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذُبْيَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) إِنَّ لِيَ ابْنَةَ أَخٍ يَتِيمَةً فَرُبَّمَا أُهْدِيَ لَهَا الشَّيْءُ فَآكُلُ مِنْهُ ثُمَّ أُطْعِمُهَا بَعْدَ ذَلِكَ الشَّيْءَ مِنْ مَالِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ هَذَا بِهَذَا فَقَالَ ( عليه السلام ) لَا بَأْسَ .

5 محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے ذبیان بن حکیم الاودی سے اس نے علی بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میرے پاس میرے بھائی کی ایک یتیمہ بیٹی ہے جب اسے کوئی شے بطور ہدیہ ملتی ہے تو میں بھی اس سے کھاتا ہوں پھر اس کے بعد اپنے مال سے اسے کھلاتا ہوں اور کہتا ہوں اے خدا یہ اس کے بدلے ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

# باب مَا يَحِلُّ لِقَيِّمِ مَالِ الْيَتِيمِ مِنْهُ

# (مال یتیم کی حفاظت کرنے والے کے لیے اس میں سے جو ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ كانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَلِي شَيْئاً لِلْيَتَامَى وَ هُوَ مُحْتَاجٌ لَيْسَ لَهُ مَا يُقِيمُهُ فَهُوَ يَتَقَاضَى أَمْوَالَهُمْ وَ يَقُومُ فِي ضَيْعَتِهِمْ فَلْيَأْكُلْ بِقَدَرٍ وَ لَا يُسْرِفْ وَ إِنْ كَانَ ضَيْعَتُهُمْ لَا تَشْغَلُهُ عَمَّا يُعَالِجُ لِنَفْسِهِ فَلَا يَرْزَأَنَّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئاً .

1 ہمارے بہت سارے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّو جلّ کے قول اور جو فقیر ہو تو اسے چاہیے کہ بقدر حاجت کھائے۔(نساء6) کے بارے میں فرمایا جو شخص یتامیٰ کی کسی چیز کا ولی ہو اور اس کے اپنے پاس گزر بسر کا کوئی ذریعہ نہ ہو محتاج ہو وہ لوگوں سے یتامیٰ کے اموال (قرض) کا تقاضہ (وصولی) کرتا ہے اور انکی (یتامیٰ) کی جائیداد میں رہتا ہے تو اسے چاہیے کہ بقدر حاجت انکے اموال سے کھائے اور اسراف نہ کرے اور اگر انکی جائیداد سے اپنی ذات کے لیے کام کرنے سے نہ روکے تو پھر اسے چاہیے کہ ان کے اموال میں سے کوئی چیز نہ لے۔

2- عُثْمَانُ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ قَالَ يَعْنِي الْيَتَامَى إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَلِي لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهِ فَلْيُخْرِجْ مِنْ مَالِهِ عَلَى قَدْرِ مَا يُخْرِجُ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَيُخَالِطُهُمْ وَ يَأْكُلُونَ جَمِيعاً وَ لَا يَرْزَأَنَّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئاً إِنَّمَا هِيَ النَّارُ .

2 عثمان نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عزّو جلّ کے قول اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا یعنی جب کوئی شخص یتامیٰ کا ان کی پرورش کرنے میں ولی ہو تو اسے چاہیے کہ ان کے اموال سے ان کے لیے اتنا نکالے کہ جتنا ان میں سے ہر انسان کے لیے عام طور پر نکالا جاتا ہے پھر اسے ان کے ساتھ ملائے اور سب ملکر کھائیں ان کے اموال سے اسراف نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا بیشک آگ ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ الْمَعْرُوفُ هُوَ الْقُوتُ وَ إِنَّمَا عَنَى الْوَصِيَّ أَوِ الْقَيِّمَ فِي أَمْوَالِهِمْ وَ مَا يُصْلِحُهُمْ .

3 ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّو جلّ کے قول فلیا کل بالمعروف کے بارے میں فرمایا معروف سے مراد صرف کھانا ہے اور اللہ کی مراد اس شخص سے وصی یا ان کے اموال کی حفاظت کرنے یا انکے اموال کی درستگی کرنے والا ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) سَأَلَنِي عِيسَى بْنُ مُوسَى عَنِ الْقَيِّمِ لِلْيَتَامَى فِي الْإِبِلِ وَ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا قُلْتُ إِذَا لَاطَ حَوْضَهَا وَ طَلَبَ ضَالَّتَهَا وَ هَنَأَ جَرْبَاهَا فَلَهُ أَنْ يُصِيبَ مِنْ لَبَنِهَا مِنْ غَيْرِ نَهْكٍ بِضَرْعٍ وَ لَا فَسَادٍ لِنَسْلٍ

4 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسمعیل سے اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے عیسیٰ بن موسیٰ نے یتامیٰ کے اونٹ کی حفاظت کرنے والے کے بارے میں سوال کیا کہ اس کے لیے ان میں سے کیا حلال ہے ؟ تو میں نے اس سے کہا جب اس نے انکی چار دیواری کی اصلاح کی ان کے لیے گھاس تلاش کی اور انکی پیٹھ پر قطران ملا تو اس کے لیے جائز ہے ان کے دودھ میں سے حصہ لے البتہ اتنا زیادہ بھی نہیں کہ ان کو نقصان ہو یا ان کی نسل کے لیے خطرہ پیدا ہو جائے۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ كانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَقَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ يَحْبِسُ نَفْسَهُ عَنِ الْمَعِيشَةِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا كَانَ يُصْلِحُ لَهُمْ أَمْوَالَهُمْ فَإِنْ كَانَ الْمَالُ قَلِيلًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئاً قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ قَالَ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَكْفِيهِمْ وَ تُخْرِجُ مِنْ مَالِكَ قَدْرَ مَا يَكْفِيكَ ثُمَّ تُنْفِقُهُ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانُوا يَتَامَى صِغَاراً وَ كِبَاراً وَ بَعْضُهُمْ أَعْلَى كِسْوَةً مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهُمْ آكَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ مَالُهُمْ جَمِيعاً فَقَالَ أَمَّا الْكِسْوَةُ فَعَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ ثَمَنُ كِسْوَتِهِ وَ أَمَّا [أَكْلُ] الطَّعَامِ فَاجْعَلُوهُ جَمِيعاً فَإِنَّ الصَّغِيرَ يُوشِكُ أَنْ يَأْكُلَ مِثْلَ الْكَبِيرِ .

5احمد بن محمد نے محمد بن فضیل سے اس نے ابی الصباح الکنانی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عزّو جلَّ کے قول من کان فقیرا ءفلیا کل بالمعروف کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ جس نے (اموال یتیم کی حفاظت ) میں اپنے آپ کو معیشت سے روکا ہوا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں کہ وہ بقدر حاجت ان کے اموال میں سے کھائے البتہ تب کہ جب انکے اموال کی اصلاح کرتا ہو اور اگر انکا مال تھوڑا ہو تو اس میں سے کچھ مت کھائے۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام کی اللہ عزّو جلَّ کے قول وان تخالطوھم فاخوانکم کے بارے میں کیا رائے ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا انکے مال سے اتنا نکالو کہ جتنا انکو کافی ہو اور اپنے مال سے اتنا نکالو جتنا تم کو کافی ہو پھر اس کو استعمال کرو میں نے عرض کی آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ اگر یتامیٰ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں اور ان میں سے بعض لباس پہننے میں دوسروں سے زیادہ ہوں اور بعض دوسرں سے سے زیادہ کھانے والے ہوں تو جبکہ مال تو سب کا ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جہاں تک کپڑوں (لباس ) کا تعلق ہے تو ہر کسی کے کپڑوں کی قیمت اس پر ہے اور جہاں تک کھانے کا تعلق ہے تو ان کو ایک جیسا دو کیونکہ چھوٹا بھی ہو سکتا ہے بڑے جتنا کھائے۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْيَتِيمِ يَكُونُ غَلَّتُهُ فِي الشَّهْرِ عِشْرِينَ دِرْهَماً كَيْفَ يُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْهَا قَالَ قُوتُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَ التَّمْرِ وَ سَأَلْتُهُ أُنْفِقُ عَلَيْهِ ثُلُثَهَا قَالَ نَعَمْ وَ نِصْفَهَا .

6ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے یتیم کے بارے میں سوال کیا جسکی آمدن ہر ماہ(20) بیس درہم ہوتی ہے تو اس میں سے اس پر کس طرح خرچ کیا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکی غذا کھانے اور کھجور میں سے ہو میں نے عرض کیا کیا اس پر میں اس آمدنی کا تیسرا حصہ خرچ کروں ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور آدھا حصہ۔

# باب التِّجَارَةِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَ الْقَرْضِ مِنْهُ (مال یتیم میں تجارت اور اس سے قرض لینا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَانَ لِي أَخٌ هَلَكَ فَأَوْصَى إِلَى أَخٍ أَكْبَرَ مِنِّي وَ أَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْوَصِيَّةِ وَ تَرَكَ ابْناً لَهُ صَغِيراً وَ لَهُ مَالٌ فَيَضْرِبُ بِهِ أَخِي فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ سَلَّمَهُ لِلْيَتِيمِ وَ ضَمِنَ لَهُ مَالَهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِأَخِيكَ مَالٌ يُحِيطُ بِمَالِ الْيَتِيمِ إِنْ تَلِفَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَلَا يَعْرِضْ لِمَالِ الْيَتِيمِ .

1 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میرا ایک بھائی فوت ہو گیا ہے اس نے میرے بڑے بھائی کو وصیت کی تھی اور اس وصیت میں اس کے ساتھ مجھے بھی شامل کیا تھا اس نے اپنے پیچھے ایک چھوٹے سے بیٹے کو چھوڑا ہے اس (بچے) کا مال ہے جس سے میرا بھائی تجارت کرتا ہے اور اس میں جو اضافہ ہوتا ہے اس یتیم کے لیے ذخیرہ کرتا ہے کیا وہ اس کے مال کا ضامن ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے بھائی کا اپنا کوئی مال ہے کہ جو اس یتیم کے مال کے ساتھ ملاتا ہے اب اگر (یتیم کا)مال تلف ہو جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر اسکا اپنا کوئی مال نہیں ہے تو اسے یتیم کی دولت کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي مَالِ الْيَتِيمِ قَالَ الْعَامِلُ بِهِ ضَامِنٌ وَ لِلْيَتِيمِ الرِّبْحُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْعَامِلِ بِهِ مَالٌ وَ قَالَ إِنْ أُعْطِبَ أَدَّاهُ .

2 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے مال یتیم کے بارے میں فرمایا اسکے ساتھ کام کرنے والا اسکا ضامن ہے اور منافع یتیم کے لیے ہے اگر اس میں عامل کا اپنا مال نہ ہو تو۔ اور فرمایا آپ علیہ السلام نے اگر مال یتیم تلف ہو جائے تو عامل اسے ادا کرے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ مَالُ الْيَتِيمِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مُحْتَاجاً وَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ فَلَا يَمَسَّ مَالَهُ وَ إِنْ [هُوَ] اتَّجَرَ بِهِ فَالرِّبْحُ لِلْيَتِيمِ وَ هُوَ ضَامِنٌ .

3 محمد بن اسمعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جسکے پاس یتیم کا مال تھا فرمایا اگر وہ محتاج ہے اور اسکا اپنا کوئی مال نہیں ہے تو یتیم کے مال کو چھوئے بھی نہیں اگر وہ مال یتیم کے ساتھ تجارت کرے تو نفع یتیم کا ہو گا اور تجارت کرنے والا ضامن ہے (تلف کی صورت میں)۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ أَمَرَنِي أَخِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَالِ يَتِيمٍ فِي حَجْرِهِ يَتَّجِرُ بِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِأَخِيكَ مَالٌ يُحِيطُ بِمَالِ الْيَتِيمِ إِنْ تَلِفَ أَوْ أَصَابَهُ شَيْءٌ غَرِمَهُ لَهُ وَ إِلَّا فَلَا يَتَعَرَّضْ لِمَالِ الْيَتِيمِ .

4 ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور عرض کی میرے بھائی نے میرے ذمے لگایا ہے کہ میں آپ علیہ السلام سے سوال کروں اس یتیم کے بارے میں کہ جو اس کی گود میں ہے کیا وہ اس کے مال سے تجارت کر سکتا ہے؟ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے بھائی کا مال ہے کہ جو اس (یتیم) کے مال سے ملا کر (تجارت) کرتا ہے اب اگر مال تلف ہو جاتا ہے یا اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس مال کا تاوان ادا کرے گا بصورت دیگر مال یتیم سے مقروض نہ ہو۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ وُلِّيَ مَالَ يَتِيمٍ أَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَدْ كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ أَيْتَامٍ كَانُوا فِي حَجْرِهِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

5 ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی اس شخص کے بارے میں کہ جو یتیم کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے کیا وہ اس مال سے قرض لے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اپنی گود میں پلنے والے یتامیٰ کے مال سے قرض لیتے تھے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ وُلِّيَ مَالَ يَتِيمٍ أَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ قَالَ . كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ يَتِيمٍ كَانَ فِي حَجْرِهِ .

6 حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے آبان بن عثمان سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی جو شخص مال یتیم کی دیکھ بھال کرتا ہے کیا وہ اس سے قرض لے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اپنی گود میں پلنے والے یتامیٰ کے مال سے قرض لیتے تھے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ مَالٌ لِأَيْتَامٍ فَيَدْفَعُهُ إِلَيْهِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ دَرَاهِمَ يَحْتَاجُ إِلَيْهَا وَ لَا يُعْلِمُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ الْمَالُ لِلْأَيْتَامِ

أَنَّهُ أَخَذَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئاً ثُمَّ تَيَسَّرَ بَعْدَ ذَلِكَ أَيُّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُ أَ يُعْطِيهِ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ أَمْ يَدْفَعُهُ إِلَى الْيَتِيمِ وَ قَدْ بَلَغَ وَ هَلْ يُجْزِئُهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى وَجْهِ الصِّلَةِ وَ لَا يُعْلِمُهُ أَنَّهُ أَخَذَ لَهُ مَالًا فَقَالَ يُجْزِئُهُ أَيُّ ذَلِكَ فَعَلَ إِذَا أَوْصَلَهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَإِنَّ هَذَا مِنَ السَّرَائِرِ إِذَا كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ إِنْ شَاءَ رَدَّهُ إِلَى الْيَتِيمِ إِنْ كَانَ قَدْ بَلَغَ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ شَاءَ وَ إِنْ لَمْ يُعْلِمْهُ أَنْ كَانَ قَبَضَ لَهُ شَيْئاً وَ إِنْ شَاءَ رَدَّهُ إِلَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ وَ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ غَائِباً فَلْيَدْفَعْهُ إِلَى الَّذِي كَانَ الْمَالُ فِي يَدِهِ .

7 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسمٰعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے صفوان سے اس نے عبد الرحمن بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے اہل خانہ میں سے بعض کے پاس یتامی کا مال ہو اور وہ اسے دیں وہ اس میں سے اپنی احتیاج کے مطابق درھم لیتا ہے در حالیکہ اسے معلوم نہیں ہوتا جس کے پاس یتامی کا مال ہے کہ وہ ان کے اموال سے کوئی چیز لے رہا ہے پھر اس کے بعد وہ خوشحال ہوتا ہے۔ تو اس کے لیے کون سی چیز اچھی ہے کہ وہ مال جو اس نے لیا تھا جس کے ہاتھ سے لیا تھا اسے دے یا یتامی کو دے ؟ اور یتیم جو بالغ ہو چکا ہے کیا اس شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کے مالک کو بنا بر صلہ رحمی اسے پلٹا دے در حالانکہ اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے مال سے اس نے لیا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ان میں سے جو بھی طریقہ کرے اس کے لیے جائز ہے جبکہ مال اس کے مالک کو مل جائے پس یہ رازوں میں سے ہے کہ جو اس کی نیت میں ہیں کہ چاہے تو اسے یتیم کو پلٹا دے اگر وہ بالغ ہو چکا ہے خواہ کسی بنا پر بھی پلٹائے اگرچہ وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے ان کے مال سے کوئی چیز لی تھی اور اگر چاہے تو اس کو پلٹا دے کہ جس کے ہاتھ میں وہ تھا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر مال کا مالک غائب ہو تو اسے چاہیے کہ مال اسے پلٹائے کہ جس کے ہاتھ میں مال تھا۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وُلِّيَ مَالَ يَتِيمٍ فَاسْتَقْرَضَ مِنْهُ شَيْئاً فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) كَانَ اسْتَقْرَضَ مَالًا لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهِ .

8 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو یتیم کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس میں سے قرض لیتا ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یقیناً علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اپنی گود میں پلنے والے یتامیٰ کے مال سے قرض لیتے تھے۔

## باب أَدَاءِ الْأَمَانَةِ (امانت کی ادائیگی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِيهَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ .

1 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حسین بن مصعب ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تین چیزوں میں سے کسی ایک کا بھی عذر قابل قبول نہیں۔

(۱) امانت کی ادائیگی خواہ نیکوکار کی ہو یا فاجر کی ہو۔

(۲) عہد کی پاسداری خواہ نیکوکار سے ہو یا فاجر سے۔



www.hubeali.com

(۳) والدین کے ساتھ نیکی خواہ دونوں نیکوکار ہوں یا فاجر۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيكَ يَسْتَحِلُّ مَالَ بَنِي أُمَيَّةَ وَ دِمَاءَهُمْ وَ إِنَّهُ وَقَعَ لَهُمْ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ فَقَالَ أَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَ إِنْ كَانُوا مَجُوسِيّاً فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَكُونُ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ( **عليه السلام** ) فَيُحِلَّ وَ يُحَرِّمَ .

2 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابن بکیر سے اس نے حسین شیبانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ایک شخص بنو امیہ کے مال اور ان کے خون بہانے کو حلال جانتا ہے اور وہ اس طرح سے کہ اس کے پاس ان کی امانتیں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو اگرچہ وہ مجوسی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا جب تک ہم اہل بیت علیہا السلام کا قائم (عجل علیہ السلام) قیام نہ فرمائے پس وہ حلال کرے گا اور حرام کرے گا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) أَدُّوا الْأَمَانَةَ وَ لَوْ إِلَى قَاتِلِ وُلْدِ الْأَنْبِيَاءِ .

3 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے قاسم بن یحیٰی سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا امانتیں ادا کرو اگرچہ انبیاء علیہا السلام کی اولاد کے قاتل کی ہی کیوں نہ ہو۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ وَ عَلَيْكُمْ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ وَ لَوْ أَنَّ قَاتِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ( **عليه السلام** ) ائْتَمَنَنِي عَلَى أَمَانَةٍ لَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ .

4 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے عمر بن ابی حفص سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلّ کے غضب سے ڈرو تم پر واجب ہے امانت کی انکو ادائیگی کرو کہ جنہوں نے تمہیں امانتیں دیں اگر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کا قاتل بھی مجھےؑ امانت دیتا تو میںؑ اس کی امانت اس کو واپس پلٹاتا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي وَصِيَّةٍ لَهُ اعْلَمْ أَنَّ ضَارِبَ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) بِالسَّيْفِ وَ قَاتِلَهُ لَوِ ائْتَمَنَنِي وَ اسْتَنْصَحَنِي وَ اسْتَشَارَنِي ثُمَّ قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْهُ لَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ الْأَمَانَةَ .

5 محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے عمار بن مروان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی وصیت میں فرمایا جان لو! اگر علی علیہ السلام کو تلوار سے ضرب لگانے والا اور انؑ کو شہید کرنے والا اگر مجھےؑ امانت دیتا اور مجھؑ سے نصیحت لیتا اور مجھؑ سے مشورہ لیتا پھر اگر میںؑ اس سے قبول کرتا تو میںؑ اس کی امانت اسکو ادا کرتا۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ كَانَ النَّاسُ يَضَعُونَ عِنْدَهَا الْجَوَارِيَ فَتُصْلِحُهُنَّ وَ قُلْنَا مَا رَأَيْنَا مِثْلَ مَا صُبَّ عَلَيْهَا مِنَ الرِّزْقِ فَقَالَ إِنَّهَا صَدَقَتِ الْحَدِيثَ وَ أَدَّتِ الْأَمَانَةَ وَ ذَلِكَ يَجْلِبُ الرِّزْقَ .


www.hubeali.com

قَالَ صَفْوَانُ وَ سَمِعْتُهُ مِنْ حَفْصٍ بَعْدَ ذَلِكَ .

6ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے حفص بن قرط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی مدینہ میں ایک عورت تھی جس کے پاس لوگ کنیزیں چھوڑ جایا کرتے تھے وہ ان کی اصلاح کرتی تھی اور ہم کہتے ہیں کہ جتنا اس کے پاس رزق آتا ہے ہم نے کسی کے پاس آتے نہیں دیکھا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً وہ عورت سچ بولتی تھی اور امانتیں ادا کرتی تھی اور یہ چیزیں رزق کو کھینچتی ہیں صفوان نے کہا کہ میں نے اس کے بعد حفص سے بھی ایسا ہی سنا ہے

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَيْسَ مِنَّا مَنْ أَخْلَفَ بِالْأَمَانَةِ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْأَمَانَةُ تَجْلِبُ الرِّزْقَ وَ الْخِيَانَةُ تَجْلِبُ الْفَقْرَ .

7علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو امانت میں خلاف (خیانت) کرے وہ ہم میں سے نہیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر کو کھینچتی ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ رَجُلًا مَالًا لَهُ قِيمَةٌ وَ الرَّجُلُ الَّذِي عَلَيْهِ الْمَالُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا يُعْطِيَهُ شَيْئاً وَ لَا يَقْدِرُ لَهُ عَلَى شَيْءٍ وَ الرَّجُلُ الَّذِي اسْتَوْدَعَهُ خَبِيثٌ خَارِجِيٌّ فَلَمْ أَدَعْ شَيْئاً فَقَالَ لِي قُلْ لَهُ رُدَّهُ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهِ بِأَمَانَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ فَرَجُلٌ اشْتَرَى مِنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْعَبَّاسِيِّينَ بَعْضَ قَطَائِعِهِمْ فَكَتَبَ عَلَيْهَا كِتَاباً أَنَّهَا قَدْ قَبَضَتِ الْمَالَ وَ لَمْ تَقْبِضْهُ فَيُعْطِيهَا الْمَالَ أَمْ يَمْنَعُهَا قَالَ لِي قُلْ لَهُ يَمْنَعُهَا أَشَدَّ الْمَنْعِ فَإِنَّهَا بَاعَتْهُ مَا لَمْ تَمْلِكْهُ .

8محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے محمد بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسنؑ یعنی موسیٰ (کاظم) علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو قیمتی مال بطور امانت دیا ہے وہ شخص کہ جسے مال دیا گیا ہے عرب کا طاقتور مرد ہے اور اس بات پر قادر ہے کہ اسے کوئی چیز واپس نہ دے دینے والا اسکے خلاف کسی چیز پر قادر نہیں ہے وہ آدمی کہ جس نے امانت دی ہے خبیث ہے خارجی ہے کسی چیز کو چھوڑنے والا نہیں ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص سے کہو اسکا مال اسے پلٹا دے کیونکہ اس نے اسے بنام خدا امانت دی ہے میں نے عرض کی ایک شخص نے عباسیوں کی ایک عورت سے اس کی بعض اراضی کے ٹکڑے لیے ہیں اور اس پر معاہدہ لکھ دیا ہے کہ اس عورت نے مال وصول کر لیا ہے درحالیکہ اس نے مال نہیں لیا اب یہ شخص اس عورت کو مال دے یا روک لے ؟ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا اسے کہو سختی سے روک لے کیونکہ اس عورت نے وہ چیز بیچی ہے کہ جس کی وہ مالک نہیں ہے۔

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ لَمَّا هَلَكَ أَبِي سَيَابَةُ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ إِلَيَّ فَضَرَبَ الْبَابَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَعَزَّانِي وَ قَالَ لِي هَلْ تَرَكَ أَبُوكَ شَيْئاً فَقُلْتُ لَهُ لَا فَدَفَعَ إِلَيَّ كِيساً فِيهِ أَلْفُ دِرْهَمٍ وَ قَالَ لِي أَحْسِنْ حِفْظَهَا وَ كُلْ فَضْلَهَا فَدَخَلْتُ إِلَى أُمِّي وَ أَنَا فَرِحٌ فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا كَانَ بِالْعَشِيِّ أَتَيْتُ صَدِيقاً كَانَ لِأَبِي فَاشْتَرَى لِي بَضَائِعَ سَابِرِيٍّ وَ جَلَسْتُ فِي حَانُوتٍ فَرَزَقَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ فِيهَا خَيْراً كَثِيراً وَ حَضَرَ الْحَجُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي فَجِئْتُ إِلَى أُمِّي وَ قُلْتُ لَهَا إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَتْ لِي فَرُدَّ دَرَاهِمَ فُلَانٍ عَلَيْهِ فَهَاتِهَا وَ جِئْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَكَأَنِّي وَهَبْتُهَا لَهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ اسْتَقْلَلْتَهَا فَأَزِيدَكَ قُلْتُ لَا وَ لَكِنْ قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِيَ الْحَجُّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ شَيْئُكَ عِنْدَكَ ثُمَّ

خَرَجْتُ فَقَضَيْتُ نُسُكِي ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ مَعَ النَّاسِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ كَانَ يَأْذَنُ إِذْناً عَامّاً فَجَلَسْتُ فِي مَوَاخِيرِ النَّاسِ وَ كُنْتُ حَدَثاً فَأَخَذَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ وَ يُجِيبُهُمْ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ عَنْهُ أَشَارَ إِلَيَّ فَدَنَوْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي أَ لَكَ حَاجَةٌ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَيَابَةَ فَقَالَ لِي مَا فَعَلَ أَبُوكَ فَقُلْتُ هَلَكَ قَالَ فَتَوَجَّعَ وَ تَرَحَّمَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَ فَتَرَكَ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ فَمِنْ أَيْنَ حَجَجْتَ قَالَ فَابْتَدَأْتُ فَحَدَّثْتُهُ بِقِصَّةِ الرَّجُلِ قَالَ فَمَا تَرَكَنِي أَفْرُغُ مِنْهَا حَتَّى قَالَ لِي فَمَا فَعَلْتَ فِي الْأَلْفِ قَالَ قُلْتُ رَدَدْتُهَا عَلَى صَاحِبِهَا قَالَ فَقَالَ لِي قَدْ أَحْسَنْتَ وَ قَالَ لِي أَ لَا أُوصِيكَ قُلْتُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ تَشْرَكُ النَّاسَ فِي أَمْوَالِهِمْ هَكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَحَفِظْتُ ذَلِكَ عَنْهُ فَزَكَّيْتُ ثَلَاثَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ .

9۔ حسین بن محمد نے محمد بن احمد نہدی سے اس نے کثیر بن یونس سے اس نے عبدالرحمن ابن سیابۃ سے روایت کی ہے کہ جب ابوسیابۃ فوت ہوا تو اس کی برادری کا ایک شخص میرے پاس آیا اس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا میں اس کے پاس باہر نکلا تو اس نے مجھ سے آؤ بھگت کی اور مجھے کہا کیا تیرے باپ نے کوئی چیز بطور ترکہ چھوڑی ہے میں نے کہا نہیں پس اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں ایک ہزار درہم تھے اور مجھے کہا کہ اس کی اچھی حفاظت کرو اور اس کا منافع کھاؤ میں اپنی ماں کے پاس آیا تو بہت خوش تھا میں نے ماں کو بتایا اور جب رات ہوئی میں اپنے باپ کے ایک دوست کے پاس آیا اس نے مجھے کچھ بڑھیا کھجور خرید کر دیں اور میں نے ایک دکان کھولی پس اللہ عزّوجلّ نے مجھے اس میں بہت سارزق عطا فرمایا حج کا موقع آیا تو میرے دل میں حج کرنے کا خیال آیا میں ماں کے پاس گیا اور میں نے اسے کہا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی ہے کہ میں مکہ جاؤں میری ماں نے مجھے کہا فلاں کے درہم ہیں۔ اسے واپس کر۔ پس میری ماں نے مجھے درہم لا کر دیئے میں ان کو لیکر اس کے پاس گیا اور اسے واپس کئے وہ اتنا خوش ہوا کہ جیسے میں نے اسے ھبہ کیا ہو اس نے کہا امید ہے تم نے اسے سنبھال کر رکھا ہے اور کیا میں تم کو اور دوں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ میرے دل میں حج کی خواہش پیدا ہوئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپکی چیز آپکے پاس ہو پھر نکلا اپنے مناسک ادا کئے اور میں مدینے گیا اور لوگوں کیساتھ ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا آپ علیہ السلام نے اذن عام دیا ہوا تھا اور میں جا کر لوگوں کے آخر میں بیٹھ گیا اور سننے لگا اور لوگ انؑ سے سوال کرنے لگے اور آپ علیہ السلام انکے جواب دینے لگے جب آپ علیہ السلام سے لوگوں کا رش کم ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپؑ کے قریب گیا اور مجھے فرمایا کیا تمھاری کوئی حاجت ہے میں نے عرض کی میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں عبدالرحمن بن سیابۃ ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا تمھارا باپ کیا کر رہا ہے میں نے عرض کی وفات پا گیا ہے آپ علیہ السلام نے کلمہ استرجاع (اناللہ وانا الیہ راجعون) فرمایا اور اس کیلئے رحمت کی دعا کی اور پھر فرمایا کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی میں نے عرض کی نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر تم نے حج کہاں سے کیا میں نے آپ علیہ السلام کو اس شخص کا سارا قصہ بیان کیا یہاں تک کہ سب کچھ بیان کر ڈالا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم نے اس ہزار درھم کا کیا کیا میں نے عرض کی میں نے مالک کو واپس کر دیئے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا اور مجھے فرمایا کیا تمھیں وصیت کروں میں نے عرض کی ضرور میں آپؑ پر قربان جاؤں آپ علیہ السلام نے فرمایا تم پر سچ بولنا واجب ہے اور امانت کی ادائیگی لوگوں کے احوال میں یوں شریک ہو جاؤ آپ علیہ السلام نے انگلیوں کو ملایا راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام کی اسی وصیت کو حفظ کیا میں نے تین ہزار درہم بطور زکوۃ ادا کئے۔

# باب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ وَ الْوَلَدِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ أَبِيهِ

## (آدمی اپنے بیٹے اور بیٹا اپنے باپ کے مال سے لیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لِابْنِهِ مَالٌ فَيَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأَبُ قَالَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَأَمَّا الْأُمُّ فَلَا تَأْكُلُ مِنْهُ إِلَّا قَرْضاً عَلَى نَفْسِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حزیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جس کے پاس اس کے بیٹے کا مال اور وہ اس کا محتاج ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا باپ اس میں سے کھا سکتا ہے البتہ ماں نہیں کھائے ھاں مگر اپنے آپ پر قرض کی نیت سے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ فَيَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا يَصْلُحُ لِلْوَلَدِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ شَيْئاً إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ وَالِدُهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے علی بن جعفر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو اپنے بیٹے کے مال سے کھاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک مجبور نہ ہوں نہ کھائے پھر بھی صرف بقدر حاجت کھائے اور بیٹے کے لئے بھی اچھا نہیں کہ وہ اپنے باپ کے مال سے کچھ لے مگر یہ کہ اس کا باپ اسے اجازت دے

3- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِرَجُلٍ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ مَا أُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَالِ ابْنِهِ إِلَّا مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ.

3۔ سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنے بیٹے کے مال سے لے اور ہاں مگر جب انتہائی ضرورت مند ہو یقیناً اللہ عزّو جلّ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لِوَلَدِهِ مَالٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ فَلْيَأْخُذْ فَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ حَيَّةً فَمَا أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً إِلَّا قَرْضاً عَلَى نَفْسِهَا .

4۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی الکوفی سے، اس نے عبیس بن ہشام سے، اس نے عبد الکریم سے، اس نے ابن ابی یعفور سے اس نے اس شخص کے بارے میں کہ جسکے بیٹے کا مال ہو اور چاہتا ہو کہ اسی میں سے کچھ لے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ لے لے لیکن اگر اسکی ماں زندہ ہے تو مجھے پسند نہیں کہ وہ اسمیں سے کچھ لے مگر یہ کہ خود کیلئے بطور قرض۔

5- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى مَالِ ابْنِهِ قَالَ يَأْكُلُ مِنْهُ مَا شَاءَ مِنْ غَيْرِ سَرَفٍ وَ قَالَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) إِنَّ الْوَلَدَ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ مَا شَاءَ وَ لَهُ أَنْ يَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ ابْنِهِ إِذَا لَمْ يَكُنِ الِابْنُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ .

5۔ سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے، میں سوال کیا جو اپنے بیٹے کے مال کا محتاج ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں سے اسراف کیے بغیر جو مرضی آئے کھائے اور فرمایا علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ بیٹا اپنے باپ کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہ لے اور باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے اور باپ کو اختیار ہے کہ وہ اگر چاہے تو بیٹے کی اس کنیز سے کہ جس سے اس کے بیٹے نے ہم بستری نہ کی ہو ہم بستری کر سکتا ہے اور ذکر کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کیلئے ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ قَالَ قُوتُهُ بِغَيْرِ سَرَفٍ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِلرَّجُلِ الَّذِي أَتَاهُ فَقَدَّمَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ فَقَالَ إِنَّمَا جَاءَ بِأَبِيهِ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبِي وَ قَدْ ظَلَمَنِي مِيرَاثِي مِنْ أُمِّي فَأَخْبَرَهُ الْأَبُ أَنَّهُ قَدْ أَنْفَقَهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ وَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّجُلِ شَيْءٌ أَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَحْبِسُ الْأَبَ لِلِابْنِ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے حسین بن ابی العلاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی آدمی کے لئے اس کے بیٹے سے کیا حلال ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب اس کا محتاج ہو تو صرف کھانا بغیر اسراف کے میں نے عرض کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اس شخص کیلیئے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے باپ کے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کیلیئے ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تھا اور عرض کی تھی کہ یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرا باپ ہے اس نے میری ماں کے میراث میں مجھ پر ظلم کیا ہے اور اس کے باپ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی تھی کہ میں نے وہ مال اس پر اور اس کی ذات پر خرچ کیا ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کے ہو در حالانکہ اس شخص کے پاس کچھ نہ تھا تو کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کیلیئے بیٹے کے مال سے فائدہ حاصل کرنا منع فرمادیتے۔“

# بَاب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ امْرَأَتِهِ وَ الْمَرْأَةِ تَأْخُذُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

# (شوہر کا اپنی بیوی کے مال سے اور بیوی کا اپنے شوہر کے مال سے کچھ لینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ امْرَأَةٌ دَفَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا مَالًا مِنْ مَالِهَا لِيَعْمَلَ بِهِ وَ قَالَتْ لَهُ حِينَ دَفَعَتْ إِلَيْهِ أَنْفِقْ مِنْهُ فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَمَا أَنْفَقْتَ مِنْهُ حَلَالًا طَيِّباً فَإِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَمَا أَنْفَقْتَ مِنْهُ فَهُوَ حَلَالٌ طَيِّبٌ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ يَا سَعِيدُ الْمَسْأَلَةَ فَلَمَّا ذَهَبْتُ أُعِيدُ الْمَسْأَلَةَ عَلَيْهِ اعْتَرَضَ فِيهَا صَاحِبُهَا وَ كَانَ مَعِي حَاضِراً فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا فَرَغَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى صَاحِبِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ يَا هَذَا إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا قَدْ أَفْضَتْ بِذَلِكَ إِلَيْكَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَحَلَالٌ طَيِّبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ فِي كِتَابِهِ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَرِيئاً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ایک عورت اپنے شوہر کو مال دیتی ہے اپنے مال میں سے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے کام کریں اور اسے دیتے وقت کہتی ہے کہ اس میں سے خرچ کرو اگر تمہیں کوئی حادثہ ہو جائے تو تم اس میں سے جو خرچ کرو گے حلال وطیب ہو گا اگر مجھ سے کوئی حادثہ ہو جائے اور میں اس میں سے خرچ کروں میرے لئے بھی حلال وطیب ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے سعید مسئلہ کو دہراؤ اور جب میں مسئلے کو دوہرانے لگا تو صاحب مسئلہ نے اس میں اعتراض کیا جو کہ میرے ساتھ موجود تھا اور اس نے خود اس مسئلہ کو دوہرایا میری طرح اور جب وہ فارغ ہوا تو آپ علیہ السلام نے صاحب مسئلہ کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا” اے فلاں اگر تو جانتا ہے کہ اس نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے تو جو بھی تیرے اور اس کے اور اللہ عزّ وجلّ کے درمیان ہے پس حلال وطیب ہے تین مرتبہ پھر فرمایا اللہ عزّ وجلّ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے اگر وہ اس مال میں سے تمہارے لئے کچھ حلال کریں تو اس میں سے خوش ہو کر کھاؤ۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَمَّا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِهِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ قَالَ الْمَأْدُومُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا عورت کیلئے حلال ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اسکے گھر سے صدقہ دے آپ علیہ السلام نے فرمایا روٹی سالن کی حد تک۔

# بَاب اللُّقَطَةِ وَ الضَّالَّةِ (راہ پڑی اور گمشدہ چیز)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاشَانِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ إِذَا وَجَدُوا شَيْئاً فَأَخَذُوهُ احْتَبَسَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْطُوَ حَتَّى يَرْمِيَ بِهِ فَيَجِيءَ طَالِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَأْخُذَهُ وَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَرَءُوا عَلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ سَيَعُودُ كَمَا كَانَ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے علی بن محمد القاشانی سے، اس نے صالح بن حماد نے ایک ساتھ وشاء سے اس نے احمد بن عائذ سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا پہلے زمانے میں لوگ جب کوئی چیز پاتے تھے تو اٹھالیتے تھے اور انہیں استطاعت نہ ہوتی تھی کہ ایک قدم بھی بڑھائیں یہاں تک کہ وہ اسے پھینک دیتے تھے اور اسکا تلاش کرنے والا آ کر اسے اٹھالیتا تھا در حالیکہ اب لوگ اس سے بھی بڑے معاملات میں جرات (خلاف ورزی) کرنے لگے ہیں (اور جب ظہور قائم علیہ السلام ہو گا تو) پہلے کی طرح زمانہ پلٹ آئے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يُعَرِّفُهَا سَنَةً ثُمَّ هِيَ كَسَائِرِ مَالِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے راہ پڑی ملنے والی شے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اسکا ایک سال تک اعلان کرے پھر یہ اسکے باقی مال کی طرح ہو جائے گی۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ وَجَدَ فِي مَنْزِلِهِ دِينَاراً قَالَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ غَيْرُهُ قُلْتُ نَعَمْ كَثِيرٌ قَالَ هَذَا لُقَطَةٌ قُلْتُ فَرَجُلٌ وَجَدَ فِي صُنْدُوقِهِ دِينَاراً قَالَ يُدْخِلُ أَحَدٌ يَدَهُ فِي صُنْدُوقِهِ غَيْرُهُ أَوْ يَضَعُ غَيْرُهُ فِيهِ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ فَهُوَ لَهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص اپنے گھر میں ایک دینار پاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا اسکے گھر میں اسکے علاوہ کوئی آتا ہے میں نے عرض کی ہاں بہت سے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ راہ پڑی چیز ہے میں نے عرض کی ایک شخص اپنے صندوق میں ایک دینار پاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا اسکے علاوہ اور کوئی بھی اس کے صندوق میں ہاتھ ڈالتا ہے یا اسمیں اسکا غیر کوئی چیز رکھتا ہے میں نے عرض کی نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو وہ درہم اسکا ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ تُعَرَّفُ سَنَةً قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً قَالَ وَ مَا كَانَ دُونَ الدِّرْهَمِ فَلَا يُعَرَّفُ .


www.hubeali.com

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے لقطہ (راہ پڑی لاوارث چیز) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھوڑی ہو یا زیادہ اسکا ایک سال تک اعلان کریں آپ علیہ السلام نے فرمایا جو چیز درہم سے کم ہو اسکا اعلان نہ ہوگا۔

5- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّارِ يُوجَدُ فِيهَا الْوَرِقُ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ مَعْمُورَةً فِيهَا أَهْلُهَا فَهُوَ لَهُمْ وَ إِنْ كَانَتْ خَرِبَةً قَدْ جَلَا عَنْهَا أَهْلُهَا فَالَّذِي وَجَدَ الْمَالَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ .

5۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس گھر کے بارے میں کہ جس میں چاندی کا سکہ پڑا ہوا ملے آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ گھر آباد ہے اور اسمیں اھل خانہ رہتے ہیں تو وہ انکا ہے اور اگر گھر آباد نہیں خرابہ ہے تو اسکے اھل خانہ اسے چھوڑ گئے ہیں تو جو مال پائے وہی اسکا زیادہ حقدار ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْجُعْفِيِّ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ وَ أَنَا مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ حَالًا فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَجَدْتُ عَلَى بَابِهِ كِيساً فِيهِ سَبْعُمِائَةِ دِينَارٍ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ مِنْ فَوْرِي ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ يَا سَعِيدُ اتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَرِّفْهُ فِي الْمَشَاهِدِ وَ كُنْتُ رَجَوْتُ أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِيهِ فَخَرَجْتُ وَ أَنَا مُغْتَمٌّ فَأَتَيْتُ مِنًى وَ تَنَحَّيْتُ عَنِ النَّاسِ وَ تَقَصَّيْتُ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَوْقُوفَةَ فَنَزَلْتُ فِي بَيْتٍ مُتَنَحِّياً عَنِ النَّاسِ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَعْرِفُ الْكِيسَ قَالَ فَأَوَّلُ صَوْتٍ صَوَّتُّهُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى رَأْسِي يَقُولُ أَنَا صَاحِبُ الْكِيسِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَنْتَ فَلَا كُنْتَ قُلْتُ مَا عَلَامَةُ الْكِيسِ فَأَخْبَرَنِي بِعَلَامَتِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَتَنَحَّى نَاحِيَةً فَعَدَّهَا فَإِذَا الدَّنَانِيرُ عَلَى حَالِهَا ثُمَّ عَدَّ مِنْهَا سَبْعِينَ دِينَاراً فَقَالَ خُذْهَا حَلَالًا خَيْرٌ مِنْ سَبْعِمِائَةٍ حَرَاماً فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَأَخْبَرْتُهُ كَيْفَ تَنَحَّيْتُ وَ كَيْفَ صَنَعْتُ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ حِينَ شَكَوْتَ إِلَيَّ أَمَرْنَا لَكَ بِثَلَاثِينَ دِينَاراً يَا جَارِيَةُ هَاتِيهَا فَأَخَذْتُهَا وَ أَنَا مِنْ أَحْسَنِ قَوْمِي حَالًا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عبداللہ بن محمد الحجال سے اس نے ثعلبہ ابن میمون سے، اس نے سعید بن عمرو الجعفی سے روایت کی ہے کہ میں مکہ گیا اور میں لوگوں میں سب سے زیادہ بدحال (تنگ دست) تھا میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسکا شکوہ کیا اور جب میں ان سے جانے لگا تو انکے دروازے پر میں نے ایک تھیلی پائی کہ جسمیں سات سو درھم تھے میں انکی طرف واپس گیا اور فوراً اسکی خبر دی آپ علیہ السلام نے فرمایا اے سعید اللہ کے غضب سے ڈرو اور عوامی جگہوں پر اسکا اعلان کرو درحالیکہ مجھے اس بات کی توقع تھی کہ وہ مجھے اسمیں رعایت دیں گے پس میں باہر نکلا منیٰ کے میدان میں آیا اس تھیلے کو لوگوں سے چھپا کر لوگوں کو قصہ بیان کیا یہاں تک کہ میں رہائشی علاقہ میں آیا ایک گھر میں گیا اور لوگوں سے چھپاتے ہوئے میں نے لوگوں کو کہا کون ہے جو تھیلی کو پہچانتا ہو؟ میں نے پہلی آواز ہی لگائی تھی کہ ایک شخص میرے سر پر پہنچا اور بولا میں تھیلی کا مالک ہوں میں نے اپنے آپ سے کہا تو نہیں ہے اور میں نے اس سے کہا تھیلی کی نشانی کیا ہے پس اس نے مجھے بتائی اور میں نے تھیلی اس کے حوالے کر دی وہ ایک طرف الگ ہوا اسکو شمار کیا اور جب سارے دینار اپنی حالت پر موجود تھے تو پھر اسمیں سے ستر دینار شمار کیے اور کہا انکو لو کہ یہ حلال ہیں اور سات سو حرام دینار سے بہتر ہیں۔ میں نے وہ لئے اور پھر ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں عرض کیا کہ میں نے کیسے تھیلی کو لوگوں سے چھپایا اور کس طرح سب کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تو نے ہم سے اپنے احوال کی شکایت کی تو ہم نے تمھارے لئے تیس 30 دینار کا حکم دیا ہے اے کنیز وہ دینار لاؤ میں نے وہ لیے اور آج میں اپنی قوم میں سب سے خوشحال ہوں۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي قَدْ أَصَبْتُ مَالًا وَ إِنِّي قَدْ خِفْتُ فِيهِ عَلَى نَفْسِي فَلَوْ أَصَبْتُ صَاحِبَهُ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ وَ تَخَلَّصْتُ مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ اللَّهِ إِنْ لَوْ

أَصَبْتَهُ كُنْتَ تَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ إِي وَ اللَّهِ قَالَ فَأَنَا وَ اللَّهِ مَا لَهُ صَاحِبٌ غَيْرِي قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى مَنْ يَأْمُرُهُ قَالَ فَحَلَفَ قَالَ فَاذْهَبْ فَاقْسِمْهُ فِي إِخْوَانِكَ وَ لَكَ الْأَمْنُ مِمَّا خِفْتَ مِنْهُ قَالَ فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ إِخْوَانِي .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے موسیٰ بن عمر سے اس نے الحجال سے اس نے داؤد بن ابو یزید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی مجھے کچھ مال ملا ہے اور مجھے اپنے آپ سے اس کے بارے میں خوف ہے اگر مجھے اسکا مالک مل جائے اور اسکے حوالے کر دوں تو مجھے چھٹکارا مل جائے تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا اللہ عزّ و جلّ کی قسم اگر تو اسے پائے تو اسے پلٹا دے گا اس نے عرض کی ہاں اللہ عزّ و جلّ کی قسم آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلّ کی قسم میں اس کا مالک ہوں۔ میرے سوا اس کا کوئی مالک نہیں پھر آپ علیہ السلام نے اس سے حلف لیا کہ جسے آپ علیہ السلام کہیں گے وہ اسے دے گا اس نے حلف دیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جاؤ اسے اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دو اور تمہارے لئے اس بات سے کہ جس سے تم ڈرتے تھے امن ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی برادری میں تقسیم کر دیا۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ وَجَدَ مَالًا فَعَرَّفَهُ حَتَّى إِذَا مَضَتِ السَّنَةُ اشْتَرَى بِهِ خَادِماً فَجَاءَ طَالِبُ الْمَالِ فَوَجَدَ الْجَارِيَةَ الَّتِي اشْتُرِيَتْ بِالدَّرَاهِمِ هِيَ ابْنَتَهُ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ إِلَّا دَرَاهِمَهُ وَ لَيْسَ لَهُ الِابْنَةُ إِنَّمَا لَهُ رَأْسُ مَالِهِ وَ إِنَّمَا كَانَتِ ابْنَتُهُ مَمْلُوكَةَ قَوْمٍ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اسنے ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص کچھ مال پاتا ہے اسکا اعلان کرتا ہے یہاں تک کہ سال گزر جاتا ہے وہ اس مال سے خادم خرید تا ہے تب مال کا متلاشی آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ درہم سے خریدی جانے والی کنیز اسکی بیٹی ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا وہ اپنے درھم کے سوا کچھ نہیں لے سکتا اس کیلئے بیٹی نہیں بلکہ اصل مال ہے اور بے شک اسکی بیٹی تو قوم کی ملکیت تھی۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَزُوراً أَوْ بَقَرَةً لِلْأَضَاحِيِّ فَلَمَّا ذَبَحَهَا وَجَدَ فِي جَوْفِهَا صُرَّةً فِيهَا دَرَاهِمُ أَوْ دَنَانِيرُ أَوْ جَوْهَرَةٌ لِمَنْ يَكُونُ ذَلِكَ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) عَرِّفْهَا الْبَائِعَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا فَالشَّيْ‏ءُ لَكَ رَزَقَكَ اللَّهُ إِيَّاهُ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کیطرف اس شخص کے بارے میں لکھا کہ جو شخص قربانی کیلئے بکری، اونٹنی یا گائے لیتا ہے اور جب اسے ذبح کرتا ہے تو اسکے پیٹ میں تھیلی پاتا ہے کہ جس میں درھم یا دینار یا جواہر ہوں تو وہ کس کے ہونگے تو آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا اسکے بیچنے والے کو اعلان کرو اب اگر وہ اسے نہ پہچانے تو وہ شے تمہاری ہو گی کہ تمہیں اللہ عزّ و جلّ نے دی ہے

10- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ وَجَدَ شَيْئاً فَهُوَ لَهُ فَلْيَتَمَتَّعْ بِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ طَالِبُهُ فَإِذَا جَاءَ طَالِبُهُ رَدَّهُ إِلَيْهِ .

10۔ علی بن محمد نے ابراہیم بن اسحاق سے اس نے عبد اللہ بن حماد سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص جو چیز پائے وہ اسکی ہے اس سے فائدہ اٹھائے یہاں تک کہ اسکا تلاش کرنے والا آئے اور جب وہ اسکا تلاش کرنے والا آجائے تو واپس پلٹا دے۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَا تَرْفَعْهَا فَإِنِ ابْتُلِيتَ بِهَا فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا وَ إِلَّا فَاجْعَلْهَا فِي عُرْضِ مَالِكَ تُجْرِي عَلَيْهَا مَا تُجْرِي عَلَى مَالِكَ حَتَّى يَجِيءَ لَهَا طَالِبٌ فَإِنْ لَمْ يَجِئْ لَهَا طَالِبٌ فَأَوْصِ بِهَا فِي وَصِيَّتِكَ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے لُقطہ (گری پڑی ملی چیز) کے بارے میں سوال کیا آپؑ نے فرمایا اسے مت اٹھاؤ اور اگر تم اسمیں مبتلا ہو جاؤ تو اسکا ایک سال تک اعلان کرو پس اگر اسکا تلاش کرنے والا آجائے تو ٹھیک ورنہ اسے اپنے مال کے کھاتے میں ڈال دو اور اس کے ساتھ وہ کرو جو اپنے مال کے ساتھ کرتے ہو یہاں تک کہ اسکا تلاش کرنے والا آجائے اور اگر اس کا تلاش کرنے والا نہ آئے تو اسکے بارے میں اپنی وصیت میں وصیت کرو۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَجَدْتُ شَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَجَدْتُ بَعِيراً فَقَالَ مَعَهُ حِذَاؤُهُ وَ سِقَاؤُهُ حِذَاؤُهُ خُفُّهُ وَ سِقَاؤُهُ كَرِشُهُ فَلَا تَهِجْهُ .

12۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک بکری پائی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیئے کی ہے اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اونٹ پایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسکے ساتھ اسکے موزے ہونگے اور مشک ہو گی موزے اسکا ٹاپو اور مشک اس کی اوجھ ہے اسے اس سے جدا نہ کرنا۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ أَصَابَ مَالًا أَوْ بَعِيراً فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ قَدْ كَلَّتْ وَ قَامَتْ وَ سَيَّبَهَا صَاحِبُهَا مِمَّا لَمْ يَتْبَعْهُ فَأَخَذَهَا غَيْرُهُ فَأَقَامَ عَلَيْهَا وَ أَنْفَقَ نَفَقَةً حَتَّى أَحْيَاهَا مِنَ الْكَلَالِ وَ مِنَ الْمَوْتِ فَهِيَ لَهُ وَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَ إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ الشَّيْءِ الْمُبَاحِ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مال پائے یا اونٹ پائے آزاد (بنجر / غیر مملوکہ) زمین میں اور وہ تھک کر کھڑا ہو اور اسکے مالک نے اسے آزاد کر دیا ہو اس طرح کہ اسکی نگہداشت نہ کرتا ہو اب اسے اسکے غیر نے پالیا اور اس کی نگہداشت کی اور اسکو نفقہ دیا تاکہ اسے کمزوری اور موت سے بچالیا تو یہ اسکا ہو گا اب اس کے مالک کا اس پر کوئی حق نہ ہو گا بے شک وہ مباح چیز کی طرح ہے

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) قَضَى فِي رَجُلٍ تَرَكَ دَابَّتَهُ مِنْ جَهْدٍ قَالَ إِنْ تَرَكَهَا فِي كَلَإٍ وَ مَاءٍ وَ أَمْنٍ فَهِيَ لَهُ يَأْخُذُهَا حَيْثُ أَصَابَهَا وَ إِنْ كَانَ تَرَكَهَا فِي خَوْفٍ وَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ وَ لَا كَلَإٍ فَهِيَ لِمَنْ أَصَابَهَا .

14۔ محمد بن یحیٰ نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جس نے اپنا جانور کمی سے چھوڑ دیا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر

اس نے اسے گھاس اور پانی اور امن میں چھوڑا تھا تو یہ جانور اسکا ہے اسے جہاں ملے لے جائے اور اگر اس نے اسے خوف میں بغیر پانی اور بغیر گھاس کے چھوڑا تھا تو یہ جانور جسے ملے اسکا ہے

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِلُقَطَةِ الْعَصَا وَ الشِّظَاظِ وَ الْوَتِدِ وَ الْحَبْلِ وَ الْعِقَالِ وَ أَشْبَاهِهِ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) لَيْسَ لِهَذَا طَالِبٌ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حریز سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لاٹھی ٹیڑھے سر کی وہ لکڑی جو پودے کے گوشوں میں لگائی جاتی ہے میخ، رسی، اونٹ کے زانوں کو باندھنے والی رسی اور ان جیسی دیگر راہ پڑی ملی چیزوں میں کوئی قباحت نہیں (مباح ہیں) اور فرمایا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ چیزیں دوبارہ تلاش نہ کی جائیں۔

16- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) كَانَ يَقُولُ فِي الدَّابَّةِ إِذَا سَرَّحَهَا أَهْلُهَا أَوْ عَجَزُوا عَنْ عَلَفِهَا أَوْ نَفَقَتِهَا فَهِيَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا قَالَ وَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَرَكَ دَابَّتَهُ فِي مَضِيعَةٍ فَقَالَ إِنْ تَرَكَهَا فِي كَلَإٍ وَ مَاءٍ وَ أَمْنٍ فَهِيَ لَهُ يَأْخُذُهَا مَتَى شَاءَ وَ إِنْ تَرَكَهَا فِي غَيْرِ كَلَإٍ وَ لَا مَاءٍ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا .

16۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے اصم سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام اس جانور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جسے اسکے مالک آزاد کر دیتے تھے یا اسکے گھاس پانی سے عاجز آجاتے تھے یا اس کے نفقہ سے عاجز آجاتے یہ جانور اس کا ہے جو اسے زندہ رکھے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جس نے اپنا جانور چھوڑ دیا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس نے گھاس پانی اور امن میں چھوڑا تھا تو اسکا ہے جب چاہے اسے پکڑے اور اگر اس نے اسے بغیر گھاس و پانی کے چھوڑا تھا تو یہ اس کیلئے ہے کہ جو اسے زندہ رکھے۔

17- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ وَجَدَ ضَالَّةً فَلَمْ يُعَرِّفْهَا ثُمَّ وُجِدَتْ عِنْدَهُ فَإِنَّهَا لِرَبِّهَا وَ مِثْلُهَا مِنْ مَالِ الَّذِي كَتَمَهَا .

17۔ سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے صفوان الجمال سے روایت کی کہ اس نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو گمشدہ چیز پائے اور اسکا اعلان بھی نہ کرائے پھر بھی اپنے پاس رکھے تو یہ اسکے مالک کی ہے اور اس مال کی مثل ہے کہ جسے اس نے چھپایا ہو۔

# باب الْهَدِيَّةِ (تحفہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْهَدِيَّةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ هَدِيَّةُ مُكَافَأَةٍ وَ هَدِيَّةُ مُصَانَعَةٍ وَ هَدِيَّةٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحفے کی تین قسمیں ہیں 1. تحفے کے بدلے تحفہ 2۔ رشوت میں تحفہ 3۔ اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے تحفہ۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الضَّيْعَةُ الْكَبِيرَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْمِهْرَجَانِ أَوِ النَّيْرُوزِ أَهْدَوْا إِلَيْهِ الشَّيْءَ لَيْسَ هُوَ عَلَيْهِمْ يَتَقَرَّبُونَ بِذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَ لَيْسَ هُمْ مُصَلِّينَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلْيَقْبَلْ هَدِيَّتَهُمْ وَ لْيُكَافِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ وَ لَوْ أَنَّ كَافِراً أَوْ مُنَافِقاً أَهْدَى إِلَيَّ وَسْقاً مَا قَبِلْتُ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِي زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَ طَعَامَهُمْ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ ابن محبوب سے اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جسکی بہت بڑی جائیداد ہو اور جب مہرجان یا نوروز کا دن آئے تو لوگ اس کیطرف تحفہ بھیجتے ہیں جبکہ وہ تحفہ انہیں اسکے قریب نہیں کرتا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ نمازی نہیں ہیں میں نے عرض کی کہ ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر اسے انکے ہدیے (تحفے) قبول کرنے چاہئیں اور ان کو خود سے بھی تحائف دینے چاہئیں۔ان کے لئے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے بھی تحفے میں دئے جائیں تو میں قبول کروں گا اگر دینے والا میرے دین میں سے ہو اور اگر کافر اور منافق مجھے ریوڑ بھی بھیج دیں تو میں قبول نہ کروں گا اور یہ بھی دین کا حصہ ہے اللہ عزّ و جلَّ نے مجھے مشرکین و منافقین کی عطا اور انکے طعام سے منع فرمایا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُهْدِي بِالْهَدِيَّةِ إِلَى ذِي قَرَابَتِهِ يُرِيدُ الثَّوَابَ وَ هُوَ سُلْطَانٌ فَقَالَ مَا كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِصِلَةِ الرَّحِمِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ لَهُ أَنْ يَقْبِضَهَا إِذَا كَانَ لِلثَّوَابِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے ابی حریر قمی سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں کہ جو قرابتداروں کو ہدیہ بھیجے اور ثواب کا ارادہ رکھتا ہو حالیکہ وہ بادشاہ ہو ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا جو ہدیے اللہ عزّ و جلَّ کیلئے اور صلہ رحمی کیلئے ہو جائز ہے اور اسے چاہیے کہ وہ قبول کرے جبکہ وہ صرف ثواب کیلئے ہے۔

4- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ إِنَّ لَنَا ضِيَاعاً فِيهَا بُيُوتُ النِّيرَانِ تُهْدِي إِلَيْهَا الْمَجُوسُ الْبَقَرَ وَ الْغَنَمَ وَ الدَّرَاهِمَ فَهَلْ لِأَرْبَابِ الْقُرَى أَنْ يَأْخُذُوا ذَلِكَ وَ لِبُيُوتِ نِيرَانِهِمْ قُوَّامٌ يَقُومُونَ عَلَيْهَا قَالَ لِيَأْخُذْهُ صَاحِبُ الْقُرَى لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

4۔ سہل بن زیاد نے احمد بن محمد سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن عبداللہ قمی نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی ہمارے کچھ علاقوں میں مجوسیوں کی عبادت گاہیں (بیوت النیران) ہیں جسمیں مجوسی گائیں بھیڑ بکری وغیرہ اور درھم ہدیہ بھیجتے ہیں کیا گاؤں والوں کیلئے جائز ہے کہ انہیں پکڑیں درحالیکہ انکی عبادت گاہوں کا قائم رہنا اس پر موقوف ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا بستی والے انکو لے لیں اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ الْفَقِيرُ يُهْدِي إِلَيَّ الْهَدِيَّةَ يَتَعَرَّضُ لِمَا عِنْدِي فَآخُذُهَا وَ لَا أُعْطِيهِ شَيْئاً أَ يَحِلُّ لِي قَالَ نَعَمْ هِيَ لَكَ حَلَالٌ وَ لَكِنْ لَا تَدَعْ أَنْ تُعْطِيَهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کرنے والے سے اس نے یحییٰ بن مبارک سے اس نے عبداللہ بن جبلہ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے عرض کی ایک غریب آدمی میری طرف تحفہ بھیجتا ہے اور اسکے ذریعے میری طرف سے کچھ چاہتا ہے میں نے

اس ہدیہ کو لے لیا در حالیکہ میں نے اسے کوئی چیز نہیں دی کیا وہ تحفہ میرے لئے حلال ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایاہاں تمہارے لئے حلال ہے لیکن اسکو کچھ دینامت چھوڑنا۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَ لَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَ يَقُولُ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَسُلُّ السَّخَائِمَ وَ تُجْلِي ضَغَائِنَ الْعَدَاوَةِ وَ الْأَحْقَادِ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اسماعیل بن مھران سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کھاتے تھے مگر صدقہ نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے ایک دوسرے کو ہدیہ دو کیونکہ ہدیہ کینے کو نکال باہر کرتا ہے اور بغض وعداوت کے زنگ کو دھوڈالتا ہے

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنْ تَكْرِمَةِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَقْبَلَ تُحْفَتَهُ وَ يُتْحِفَهُ بِمَا عِنْدَهُ وَ لَا يَتَكَلَّفَ لَهُ شَيْئاً .

7۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی اپنے مسلمان بھائی کیلئے احترام میں سے ہے کہ اسکا تحفہ قبول کریں اور جو اسکے پاس ہے بطور تحفہ اسے دے مگر اور اس کیلئے کسی چیز میں تکلیف نہ کرے۔

8- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُهُ .

8۔ اسناد کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے بھی ہدیہ کئے جائیں تو میں ضرور قبول کروں گا

9- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ جُلَسَاءُ الرَّجُلِ شُرَكَاؤُهُ فِي الْهَدِيَّةِ

9۔ علی بن محمد نے احمد بن محمد سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے ابان سے اس نے ابرہیم بن عمر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے ساتھ بیٹھے دیگر افراد تحفہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

10- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أُهْدِيَ إِلَى الرَّجُلِ هَدِيَّةُ طَعَامٍ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ فَهُمْ شُرَكَاؤُهُ فِيهَا الْفَاكِهَةُ وَ غَيْرُهَا .

10۔ احمد بن محمد نے عثمان بن عیسٰی سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا جب کسی شخص کو کھانے کا ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس کوئی گروہ موجود ہو تو وہ موجود گروہ اس ہدیہ میں اسکے شریک ہونگے اسی طرح پھل وغیرہ میں بھی

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَأَنْ أُهْدِيَ لِأَخِي الْمُسْلِمِ هَدِيَّةً تَنْفَعُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائی کو ہدیہ دوں جو اسے نفع دے تو یہ میرے نزدیک اس جیسا صدقہ دینے سے زیادہ پسندیدہ ہے

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَهَادَوْا بِالنَّبِقِ تَحْيَا الْمَوَدَّةُ وَ الْمُوَالَاةُ .

12۔ حسین بن محمد نے جعفر بن محمد سے اس نے عبد الرحمن بن محمد سے اس نے محمد بن ابراہیم بن الکوفی سے اس نے حسین بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو اگرچہ بیری کے پھل کا ہدیہ ہی کیوں نہ دو چونکہ ہدیہ مروّت اور محبت کو زندہ رکھتا ہے

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَهَادَوْا تَحَابُّوا تَهَادَوْا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالضَّغَائِنِ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپس میں تحفے دو اور آپس میں محبت بڑھاؤ آپس میں ہدیہ دو کہ یہ دلوں کی کدورت کو ختم کر دیتا ہے

# باب الرِّبَا (سود)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ دِرْهَمٌ رِبًا أَشَدُّ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سود کا ایک درھم اس ستر زنا سے زیادہ سخت ہے جو سارے کا سارا محرم ذات سے کیا گیا ہو

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) آكِلُ الرِّبَا وَ مُؤْكِلُهُ وَ كَاتِبُهُ وَ شَاهِدُهُ فِيهِ سَوَاءٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے محمد بن قیس سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سود کھانے والا اس کی وکالت کرنے والا اور اس کے لکھنے والا اور اس کے گواہ برابر کے گناہ گار ہیں

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ الرِّبَا وَ هُوَ يَرَى أَنَّهُ لَهُ حَرَامٌ قَالَ لَا يَضُرُّهُ حَتَّى يُصِيبَهُ مُتَعَمِّداً فَإِذَا أَصَابَهُ مُتَعَمِّداً فَهُوَ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے منصور سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو سود کھاتا ہے حالانکہ وہ یہ بھی رائے رکھتا ہے کہ سود اس کے لیے حلال ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ اسے نقصان نہ دے گا یہاں تک کہ وہ اس پر واضح ہو جائے (اس کا حرام ہونا) اور اس کے باوجود جب وہ اس سے فائدہ لے گا تو تب وہ اللہ عزّ وجلّ کے نازل کردہ کی زد میں ہو گا۔(2:275)

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كُلُّ رِبًا أَكَلَهُ النَّاسُ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُمْ إِذَا عُرِفَ مِنْهُمُ التَّوْبَةُ وَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَرِثَ مِنْ أَبِيهِ مَالًا وَ قَدْ عَرَفَ أَنَّ فِي ذَلِكَ الْمَالِ رِبًا وَ لَكِنْ قَدِ اخْتَلَطَ فِي التِّجَارَةِ بِغَيْرِهِ حَلَالٍ كَانَ حَلَالًا طَيِّباً فَلْيَأْكُلْهُ وَ إِنْ عَرَفَ مِنْهُ شَيْئاً أَنَّهُ رِبًا فَلْيَأْخُذْ رَأْسَ مَالِهِ وَ لْيَرُدَّ الرِّبَا وَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفَادَ مَالًا كَثِيراً قَدْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الرِّبَا فَجَهِلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَفَهُ بَعْدُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ فِيمَا مَضَى فَلَهُ وَ يَدَعُهُ فِيمَا يَسْتَأْنِفُ .

4۔ احمد بن محمد نے وشاء سے اس نے ابو المغرا سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا وہ سود کہ جسے لوگوں نے جہالت کے سبب کھایا پھر انہوں نے توبہ کی تو ان سے توبہ قبول ہو گی جب ان سے توبہ کا اعلان کیا جائے اور فرمایا اگر کسی شخص کو اس کے باپ کی طرف سے وراثت میں مال ملے اور وہ جانے کہ اسمیں سود کا مال بھی ہے لیکن تجارت میں مخلوط ہوا ہے بغیر سود کے تو حلال ہے طیب ہے اور اسے کھا سکتا ہے اور اگر تجارت میں جانے کہ سود ہے تو اسے چاہئے کہ سود پلٹا دے اور اصل سرمایہ لے اور ہر وہ شخص کہ جو مال کثیر سے فائدہ اٹھائے اور اسمیں زیادہ سود ہو جبکہ وہ اس سے جاہل تھا پھر اسکے بعد اسے پہچان ہوئی اور وہ ارادہ کرے کہ جو گزر گیا اسے واپس کر دے تو اسے اختیار ہے مگر نئے کاروبار میں اسے چھوڑ دے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبِي فَقَالَ إِنِّي وَرِثْتُ مَالًا وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ صَاحِبَهُ الَّذِي وَرِثْتُهُ مِنْهُ قَدْ كَانَ يَرْبُو وَ قَدْ أَعْرِفُ أَنَّ فِيهِ رِبًا وَ أَسْتَيْقِنُ ذَلِكَ وَ لَيْسَ يَطِيبُ لِي حَلَالُهُ لِحَالِ عِلْمِي فِيهِ وَ قَدْ سَأَلْتُ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ بِأَنَّ فِيهِ مَالًا مَعْرُوفاً رِبًا وَ تَعْرِفُ أَهْلَهُ فَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَ رُدَّ مَا سِوَى ذَلِكَ وَ إِنْ كَانَ مُخْتَلِطاً فَكُلْهُ هَنِيئاً مَرِيئاً فَإِنَّ الْمَالَ مَالُكَ وَ اجْتَنِبْ مَا كَانَ يَصْنَعُ صَاحِبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ وَضَعَ مَا مَضَى مِنَ الرِّبَا وَ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مَا بَقِيَ فَمَنْ جَهِلَهُ وَسِعَ لَهُ جَهْلُهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ فَإِذَا عَرَفَ تَحْرِيمَهُ حَرُمَ عَلَيْهِ وَ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيهِ الْعُقُوبَةُ إِذَا رَكِبَهُ كَمَا يَجِبُ عَلَى مَنْ يَأْكُلُ الرِّبَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا میرے بابا علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی میں نے وراثت میں مال پایا ہے اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اسکا مالک جس سے میں نے وراثت پائی ہے وہ سود لیتا تھا اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس میں سود ہے اور مجھے اسکا یقین ہے جو کچھ اسکے بارے میں جانتا ہوں اسکے سبب اسکے حلال میں میری کوئی رغبت نہیں ہے اور میں نے اہل عراق و اہل حجاز کے فقہا سے سوال کیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اسکا کھانا حلال نہیں ہے تب ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اگر تو جانتا ہے کہ اسمیں معروف مال سود کا ہے تو اسکے مالک کو بھی جانتا ہے تو اصل سرمایہ اپنا لے اور باقی اس کے مالکوں کو لوٹا دے اور اگر وہ مخلوط ہے تو خوش باش ہو کر اسے کھا مال تیرا ہے اب اسکے مالک نے جو کیا اس سے اجتناب کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود جو لیا جا چکا تھا اسے چھوڑ دیا اور باقی کو ان پر حرام کر دیا تھا پس جو جاہل ہو اسے جہالت کے سبب رعایت ہے یہاں تک کہ وہ اسے پہچان لے اور جب اسکی تحریم پہچان لے تو اس پر حرام ہو گیا اور اسمیں اس پر سزا واجب ہو گئی جب وہ اسے لے ویسی سزا کہ جو سود کھانے والے کی ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الرِّبَا رِبَاءَانِ رِبًا يُؤْكَلُ وَ رِبًا لَا يُؤْكَلُ فَأَمَّا الَّذِي يُؤْكَلُ فَهَدِيَّتُكَ إِلَى الرَّجُلِ تَطْلُبُ مِنْهُ الثَّوَابَ أَفْضَلَ مِنْهَا فَذَلِكَ الرِّبَا الَّذِي يُؤْكَلُ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ما آتَيْتُمْ مِنْ رِباً لِيَرْبُوَا فِي أَمْوالِ النَّاسِ فَلا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ وَ أَمَّا الَّذِي لَا يُؤْكَلُ فَهُوَ الرِّبَا الَّذِي نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ وَ أَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ابراہیم بن عمر الیمانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا سود اضافہ ہے ایک اضافہ کھایا جائے اور ایک اضافہ نہ کھایا جائے وہ کہ جسے کھایا جائے وہ تمھارا کسی آدمی کو ہدیہ دینا ہے اور اس سے اس کے ذریعے اس سے افضل کی طلب رکھنا ہے تو یہ اب اضافہ ہے کہ جسے کھایا جائے اور یہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے (روم 30:38) اور وہ کہ جو نہیں کھایا جائے وہ ایسا اضافہ ہے کہ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے اور اس پر جہنم کا وعدہ فرمایا ہے

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ ذَكَرَ الرِّبَا فِي غَيْرِ آيَةٍ وَ كَرَّرَهُ فَقَالَ أَ وَ تَدْرِي لِمَ ذَاكَ قُلْتُ لَا قَالَ لِئَلَّا يَمْتَنِعَ النَّاسُ مِنِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن عبداللہ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ عزّوجلّ نے سود کا ذکر آیت کے علاوہ بھی بار بار تکرار کے ساتھ کیا ہے آپؑ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ ایسا کیوں ہے میں نے عرض کی نہیں آپؑ نے فرمایا تا کہ لوگ قرض حسنہ کو ترک نہ کردیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الرِّبَا لِكَيْلَا يَمْتَنِعَ النَّاسُ مِنِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزّوجلّ نے سود کو اس لئے حرام قرار دیا ہے تا کہ لوگ قرضہ حسنہ سے ہاتھ نہ کھینچ لیں۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَرْبَى بِجَهَالَةٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَقَالَ أَمَّا مَا مَضَى فَلَهُ وَ لْيَتْرُكْهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنِّي قَدْ وَرِثْتُ مَالًا وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ صَاحِبَهُ كَانَ يَرْبُو وَ قَدْ سَأَلْتُ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِنْ كُنْتَ تَعْرِفُ مِنْهُ شَيْئاً مَعْزُولًا تَعْرِفُ أَهْلَهُ وَ تَعْرِفُ أَنَّهُ رِبًا فَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَ دَعْ مَا سِوَاهُ وَ إِنْ كَانَ الْمَالُ مُخْتَلِطاً فَكُلْهُ هَنِيئاً مَرِيئاً فَإِنَّ الْمَالَ مَالُكَ وَ اجْتَنِبْ مَا كَانَ يَصْنَعُ صَاحِبُكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ وَضَعَ مَا مَضَى مِنَ الرِّبَا فَمَنْ جَهِلَهُ وَسِعَهُ أَكْلُهُ فَإِذَا عَرَفَهُ حَرُمَ عَلَيْهِ أَكْلُهُ فَإِنْ أَكَلَهُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى آكِلِ الرِّبَا .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن محبوب سے، اس نے خالد بن جریر سے، اس نے ابی الربیع الشامی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے جہالت کے سبب سود کھایا پھر ارادہ کیا ہے اسے ترک کردے آپ علیہ السلام نے فرمایا جو گذر گیا اس کا ہے آئندہ کیلئے اسے ترک کردے پھر فرمایا ایک شخص ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے وراثت میں مال لیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس کا مالک سود لیتا تھا اور میں نے عراق و حجاز کے فقہاء سے سوال کیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اسکا کھانا حرام ہے تو ابو جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تو اس میں سے سود والی چیز کو اور اس کے مالک کو جانتا ہے تو اصل سرمایہ لو اور باقی چھوڑ دو اور اگر مال مخلوط ہے تو خوش باش ہو کر کھاؤ مال تمہارا ہے اور تمہارے دوست نے جو کیا اس سے اجتناب کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہالت

کے سبب سود لینے والے کے گزرے ہوئے سود کو رہنے دیا اور اسے کھانے کی رعایت دی۔ اور جب وہ جان جائے تو اس پر حرام ہو جاتا ہے اب اگر وہ معرفت کے بعد سود کھائے تو اس پر سود کھانے والے کی سزا واجب ہے۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يَكُونُ الرِّبَا إِلَّا فِيمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اسنے ابن بکیر سے اس نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا سود نہیں ہوتا مگر تولی یا ناپی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے

11- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ [عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ] قَالَ بَلَغَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الرِّبَا وَ يُسَمِّيهِ اللِّبَأَ فَقَالَ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ [مِنْهُ] لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ .

11۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے ( اس نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے ) کہ ابو عبداللہ علیہ السلام تک یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص سود کھاتا ہے اور اسے پیوسی (پہلی مرتبہ دوہا جانے والا دودھ ) کا نام دیتا ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر اللہ میرے لئے ممکن بنائے تو میں اس کی گردن ماردوں۔

12- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَخْبَثُ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا .

12۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے ابی جمیلہ سے اس نے سعد بن طریف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ خبیث ترین ذریعہ روزگار سود کا روزگار ہے۔

# باب أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ وَلَدِهِ وَ مَا يَمْلِكُهُ رِبًا

# (آدمی اس کے بیٹے اور اس کے مملوک کے درمیان سود نہیں)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْخَشَّابِ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ وَلَدِهِ رِباً وَ لَيْسَ بَيْنَ السَّيِّدِ وَ عَبْدِهِ رِبًا .

1۔ حمید بن زیاد نے خشاب سے اس نے ابن بقاح سے اس نے معاذ بن ثابت سے اس نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا آدمی اور اس کے بیٹے کے درمیان سود نہیں اور سردار اور غلام کے درمیان سود نہیں ہے

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ أَهْلِ حَرْبِنَا رِبًا نَأْخُذُ مِنْهُمْ أَلْفَ دِرْهَمٍ بِدِرْهَمٍ وَ نَأْخُذُ مِنْهُمْ وَ لَا نُعْطِيهِمْ .

2۔ انھی اسناد کے ساتھ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ہمارے اہل حرب (ہماری جن سے جنگ ہے) کے درمیان کوئی سود نہیں ہم ان سے ایک درھم کے بدلے ہزار درہم لیں گے درحالیکہ ہم ان سے لیں گے لیکن انہیں سود دیں گے نہیں

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَاسِينَ الضَّرِيرِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ وَلَدِهِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَبْدِهِ وَ لَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَهْلِهِ رِبًا إِنَّمَا الرِّبَا فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ مَا لَا تَمْلِكُ قُلْتُ فَالْمُشْرِكُونَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ رِبًا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّهُمْ مَمَالِيكُ فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ تَمْلِكُهُمْ إِنَّمَا تَمْلِكُهُمْ مَعَ غَيْرِكَ أَنْتَ وَ غَيْرُكَ فِيهِمْ سَوَاءٌ فَالَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ لَيْسَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّ عَبْدَكَ لَيْسَ مِثْلَ عَبْدِكَ وَ عَبْدِ غَيْرِكَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسٰی سے اس نے یاسین ضریر سے اس نے حریز سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مرد اور اس کے بیٹے اور اسکے غلام اور اسکے اور اسکے اھل خانہ کے درمیان کوئی سود نہیں بے شک سود تمھارے اور اس کے درمیان ہے کہ جسکے تم مالک نہیں ہو میں نے عرض کی کیا مشرکین اور میرے درمیان سود ہے فرمایا ھاں میں نے عرض کی کہ وہ بھی تو مملوک ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو ان کا مالک نہیں اگر ہے تو غیر کے ساتھ شریک ہے تو اور تیرا غیر (دیگر سارے مسلمان) اس میں برابر حق ملکیت رکھتے ہیں پس جو تیرے اور ان کے درمیان ہے اس میں نہیں کیونکہ تیرا غلام تیرے اور غیر کے مشترکہ غلام جیسا نہیں ہے

## باب فَضْلِ التِّجَارَةِ وَ الْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهَا (تجارت اور اس کو ترک نہ کرنے کی فضیلت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَرْكُ التِّجَارَةِ يَنْقُصُ الْعَقْلَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تجارت کو ترک کرنا عقل کو نقصان دیتا ہے

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ التِّجَارَةُ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تجارت عقل میں اضافہ کرتی ہے

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ طَلَبَ التِّجَارَةَ اسْتَغْنَى عَنِ النَّاسِ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ مُعِيلًا قَالَ وَ إِنْ كَانَ مُعِيلًا إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد زعفرانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو تجارت کرے وہ لوگوں میں بے نیاز ہو جاتا ہے میں نے عرض کی اگرچہ وہ عیالدار ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ وہ عیالدار ہی کیوں نہ ہو اور فرمایا نوے فیصد رزق تجارت میں ہے۔


www.hubeali.com

4- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ فُضَيْلٍ الْأَعْوَرِ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاذَ بْنَ كَثِيرٍ وَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي قَدْ أَيْسَرْتُ فَأَدَعُ التِّجَارَةَ فَقَالَ إِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ عَقْلُكَ أَوْ نَحْوَهُ .

**4۔ احمد بن عبداللہ نے احمد بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو الجہم سے اس نے فضیل الاعور سے روایت کی ہے کہ میں نے معاذ بن کثیر کو دیکھا اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں خوشحال ہو گیا ہوں میں نے تجارت چھوڑ دی ہے آپؑ نے فرمایا اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری عقل کم ہو جائے گی یا اس جیسا کچھ ارشاد فرمایا۔**

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ قُلْتُ مَا أُعَالِجُ الْيَوْمَ شَيْئاً فَقَالَ كَذَلِكَ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ وَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ .

**5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو اسماعیل سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ان دنوں کیا کر رہے ہو تم؟ میں نے عرض کی میں ان دنوں کچھ نہیں کر رہا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسطرح تو تمہارا مال چلا جائے گا اور تم تنگدست ہو جاؤ گے۔**

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الْقُمِّيِّ عَنْ مُعَاذٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا مُعَاذُ أَ ضَعُفْتَ عَنِ التِّجَارَةِ أَوْ زَهِدْتَ فِيهَا قُلْتُ مَا ضَعُفْتُ عَنْهَا وَ مَا زَهِدْتُ فِيهَا قَالَ فَمَا لَكَ قُلْتُ كُنَّا نَنْتَظِرُ أَمْراً وَ ذَلِكَ حِينَ قُتِلَ الْوَلِيدُ وَ عِنْدِي مَالٌ كَثِيرٌ وَ هُوَ فِي يَدِي وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَيَّ شَيْءٌ وَ لَا أَرَانِي آكُلُهُ حَتَّى أَمُوتَ فَقَالَ تَتْرُكُهَا فَإِنَّ تَرْكَهَا مَذْهَبَةٌ لِلْعَقْلِ اسْعَ عَلَى عِيَالِكَ وَ إِيَّاكَ أَنْ يَكُونَ هُمُ السُّعَاةَ عَلَيْكَ .

**6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم نے اس نے ابی الفرج قمی سے اس نے تھیلیاں بیچنے والے معاذ سے روایت کی کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے معاذ کیا تو تجارت سے تھک گیا ہے یا اسمیں کمی کی ہے؟ میں نے عرض کی میں نہ اس سے تھکا ہوں اور نہ ہی کمی کی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی ہم ولید کے قتل ہونے کے بعد آپؑ کے امر (سلطنت) کے منتظر تھے درحالیکہ میرے پاس بہت سامال ہے اور میرے ہاتھ میں ہے کسی کا میرے اوپر قرض نہیں ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے مرنے تک میں اسے پورا کھا سکوں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو نے تجارت ترک کر دی اگر تو نے اسکو ترک کر دیا تو یہ تیری عقل کو ختم کر دے گا اپنے عیال پر (خرچ کرنے کیلئے) تجارت کو جاری رکھ اور اس سے بچ کہ وہ تیرے بارے میں شکایت کرنے لگیں۔**

7- مُحَمَّدٌ وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لِمُصَادِفٍ اغْدُ إِلَى عِزِّكَ يَعْنِي السُّوقَ .

**7۔ محمد وغیرہ نے احمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے علی بن عطیہ سے اس نے ھشام بن احمر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے مصارف سے فرمایا اپنی عزت بڑھاؤ یعنی جاؤ بازار میں اپنا حصہ لو۔**

8- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ مَا حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقِيلَ تَرَكَ التِّجَارَةَ وَ قَلَّ شَيْئُهُ قَالَ وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَاسْتَوَى جَالِساً ثُمَّ قَالَ لَهُمْ لَا تَدَعُوا التِّجَارَةَ فَتَهُونُوا اتَّجِرُوا بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ .

8۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے شریف بن سابق سے اس نے فضیل بن ابو قرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے سوال کیا ایک شخص کے بارے میں اور وہ وہاں پر حاضر تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے حج سے کس چیز نے روکا ہوا ہے ؟ عرض کیا گیا تجارت کے ترک کرنے سے اسکا مال کم ہو گیا ہے آپ علیہ السلام نے تکیہ کی ٹیک لگائی ہوئی تھی سیدھے ہو کر بیٹھے اور پھر فرمایا تجارت ترک نہ کرو ورنہ سختیوں میں گھر جاؤ گے تجارت کرو اللہ تمھارے لئے برکت دے گا۔

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ تَعَرَّضُوا لِلتِّجَارَةِ فَإِنَّ فِيهَا غِنًى لَكُمْ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ .

9۔ احمد بن محمد نے قاسم بن یحیٰی سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر امومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تجارت کیلئے کوشش کرو کیونکہ تجارت میں تمھارے لئے بے نیازی ہے اس چیز سے کہ جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي قَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدَعَ السُّوقَ وَ فِي يَدِي شَيْءٌ قَالَ إِذاً يَسْقُطَ رَأْيُكَ وَ لَا يُسْتَعَانَ بِكَ عَلَى شَيْءٍ .

10۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے حذیفہ منصور سے اس نے تھیلے فروخت کرنے والے معاذ سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے پاس بہت سامال ہے میں سوچ رہا ہوں کہ بازار (تجارت) کو ترک کر دوں آپ علیہ السلام نے فرمایا اس وقت تمہاری رائے ساقط ہو جائے گی اور تم سے کسی چیز میں مدد نہ لی جائے گی (یعنی تمہاری عقل ناقص ہو جائے گی لوگ مشورہ لینا بھی پسند نہ کریں گے)

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي قَدْ كَفَفْتُ عَنِ التِّجَارَةِ وَ أَمْسَكْتُ عَنْهَا قَالَ وَ لِمَ ذَلِكَ أَ عَجْزٌ بِكَ كَذَلِكَ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ لَا تَكُفُّوا عَنِ التِّجَارَةِ وَ الْتَمِسُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے فضیل بن لیسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں تجارت سے رک گیا ہوں اور اس سے ہاتھ اٹھالیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کس چیز نے تمہیں اس سے عاجز کر دیا ہے ؟ اس طرح تو تمہارا مال چلا جائے گا تجارت سے مت رکو اللہ سے التماس کرتے رہو رزق کی۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ كَانَ خَتَنَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ بُرَيْدٌ لِمُحَمَّدٍ سَلْ لِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ شَيْءٍ أُرِيدُ أَنْ أَصْنَعَهُ إِنَّ لِلنَّاسِ فِي يَدِي وَدَائِعَ وَ أَمْوَالًا وَ أَنَا أَتَقَلَّبُ فِيهَا وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَ أَدْفَعَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ قَالَ فَسَأَلَ مُحَمَّدٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ ذَلِكَ وَ خَبَّرَهُ بِالْقِصَّةِ وَ قَالَ مَا تَرَى لَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَ يَبْدَأُ نَفْسَهُ بِالْحَرَبِ لَا وَ لَكِنْ يَأْخُذُ وَ يُعْطِي عَلَى اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عبداللہ الحجال سے اس نے علی بن عقبہ سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ جو برید عجلی کا داماد تھا برید نے محمد سے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میرے لئے سوال کرو اس چیز کے بارے میں کہ جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے پاس

لوگوں کی امانتیں اور اموال ہیں اور میں نے تجارت سے بہت سا فائدہ اٹھایا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ دنیا کو چھوڑ دوں اور ہر صاحب حق کو اس کا حق پلٹا دوں۔

راوی کہتا ہے محمد نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور انہیں سارے قصہ کی خبر دی اور عرض کی کہ آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے محمد کیا وہ اپنے آپ سے جنگ کی ابتدا کرنا چاہتا ہے؟ نہیں بلکہ اللہ عزّ وجلّ کے نام پر لے اور دے (یعنی تجارت جاری رکھے)۔

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ أَبُو الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يَفْسُدَ وَ هُوَ يَحْمِلُ الْمَسَائِلَ لِأَصْحَابِنَا وَ يَجِيءُ بِجَوَابَاتِهَا رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ اشْتَرُوا وَ إِنْ كَانَ غَالِياً فَإِنَّ الرِّزْقَ يَنْزِلُ مَعَ الشِّرَاءِ .

13۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ ابو الخطاب اس سے پہلے کہ وہ فاسد عقائد کی طرف جاتا ہمارے مسائل ہمارے سرداروں کے پاس لے جاتا اور انکے جواب لاتا تھا اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا خرید اگرچہ مہنگا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ رزق خریدنے سے نازل ہوتا ہے

# باب آدَابِ التِّجَارَةِ (تجارت کے آداب)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتْجَرَ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتْجَرَ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتْجَرَ وَ اللَّهِ لَلرِّبَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا شُوبُوا أَيْمَانَكُمْ بِالصِّدْقِ التَّاجِرُ فَاجِرٌ وَ الْفَاجِرُ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ أَخَذَ الْحَقَّ وَ أَعْطَى الْحَقَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابو الجارود سے اس نے الاصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے اے تجارت کرنے والو پہلے فقہ پھر تجارت کرو پہلے فقہ پھر تجارت کرو پہلے فقہ پھر تجارت کرو اللہ کی قسم اس امت میں سود چیونٹی کے پتھر پر چلنے سے بھی زیادہ آہستگی سے چلتا ہے اپنے ایمانوں میں سچائی مخلوط کرو تاجر فاجر ہوتا ہے فاجر جہنمی ہوتا ہے ماسوائے اسکے کہ جو حق لے اور حق دے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ بَاعَ وَ اشْتَرَى فَلْيَحْفَظْ خَمْسَ خِصَالٍ وَ إِلَّا فَلَا يَشْتَرِيَنَّ وَ لَا يَبِيعَنَّ الرِّبَا وَ الْحَلْفَ وَ كِتْمَانَ الْعَيْبِ وَ الْحَمْدَ إِذَا بَاعَ وَ الذَّمَّ إِذَا اشْتَرَى .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو خرید و فروخت کرتا ہے اسے پانچ چیزوں سے حفاظت کرنا چاہیے ورنہ ہرگز ہرگز نہ خریدے اور نہ بیچے 1۔ امور 2۔ حلف اٹھانا 3۔ عیب چھپانا 4۔ بیچنے کے وقت تعریف 5۔ خریدنے کے وقت عیب نکالنا

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) بِالْكُوفَةِ عِنْدَكُمْ يَغْتَدِي كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً مِنَ الْقَصْرِ فَيَطُوفُ فِي أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ سُوقاً سُوقاً وَ مَعَهُ الدِّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ كَانَ لَهَا طَرَفَانِ وَ كَانَتْ تُسَمَّى السَّبِيبَةَ فَيَقِفُ عَلَى أَهْلِ كُلِّ سُوقٍ فَيُنَادِي يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ ( **عليه السلام** ) أَلْقَوْا مَا بِأَيْدِيهِمْ وَ أَرْعَوْا إِلَيْهِ بِقُلُوبِهِمْ وَ سَمِعُوا بِآذَانِهِمْ فَيَقُولُ ( **عليه السلام** ) قَدِّمُوا الِاسْتِخَارَةَ وَ تَبَرَّكُوا بِالسُّهُولَةِ وَ اقْتَرِبُوا

مِنَ الْمُبْتَاعِينَ وَ تَزَيَّنُوا بِالْحِلْمِ وَ تَنَاهَوْا عَنِ الْيَمِينِ وَ جَانِبُوا الْكَذِبَ وَ تَجَافَوْا عَنِ الظُّلْمِ وَ أَنْصِفُوا الْمَظْلُومِينَ وَ لَا تَقْرَبُوا الرِّبَا وَ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيزَانَ وَ لا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَ لا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ فَيَطُوفُ ( **عليه السلام** ) فِي جَمِيعِ أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْعُدُ لِلنَّاسِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے ایک ساتھی ابن محبوب سے اس نے عمرو بن ابی مقدام سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام جب تک کوفہ میں رہے ہر روز صبح سویرے گھر سے نکل کر کوفہ کے ہر بازار میں گھومتے اور ان کے کاندھوں پر درہ ہوتا تھا اس درے کے دو سرے ہوتے تھے اور اسے سبیبۃ کہا جاتا تھا آپ علیہ السلام ہر بازار والوں کے پاس رکتے اور ندا دیتے تھے اے تجارت کرنے والوں اللہ عزّوجلّ سے خوف کھاؤ پس جب وہ آپ علیہ السلام کی مبارک آواز سنتے تو جو ان کے ہاتھوں میں ہوتا پھینک دیتے اور اپنے دل سے متوجہ ہو کر اپنے کانوں سے آپ علیہ السلام کی آواز سنتے آپ علیہ السلام فرماتے اللہ عَزّوجَلّ سے خیر مانگو اور آسانی کے ذریعے اس سے برکت طلب کرو قیمتوں میں اضافہ نہ کرو حلم سے زینت لو قسموں سے رک جاؤ جھوٹ سے باز آؤ ظالم سے دور رہو مظلوموں کے ساتھ انصاف کرو سود کے قریب مت جاؤ ناپ تول میں وفا کرو لوگوں کو ان کی اشیاء کم نہ دو دھرتی میں فساد پھیلانے والے مت بنو پس آپ علیہ السلام کوفے کے تمام بازار میں گھومتے اور پھر واپس آ کر لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَمْ يَأْذَنْ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ بِالتِّجَارَةِ حَتَّى ضَمِنَ لَهُ إِقَالَةَ النَّادِمِ وَ إِنْظَارَ الْمُعْسِرِ وَ أَخْذَ الْحَقِّ وَافِياً وَ غَيْرَ وَافٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے علی بن محمد القاسانی سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے عبد اللہ بن قاسم جعفری سے اس نے اہل بیت علیہا السلام کے فرد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکیم بن حزام کو اس وقت تک تجارت کی اجازت نہ دی جب تک اس سے ضمانت نہ لی کہ وہ جو خرید کرنے والا اپنی خرید سے راضی نہ ہو اسے فراخ دلی سے راضی کرے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتْ زَيْنَبُ الْعَطَّارَةُ الْحَوْلَاءُ إِلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَجَاءَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَإِذَا هِيَ عِنْدَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا أَتَيْتِنَا طَابَتْ بُيُوتُنَا فَقَالَتْ بُيُوتُكَ بِرِيحِكَ أَطْيَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا بِعْتِ فَأَحْسِنِي وَ لَا تَغُشِّي فَإِنَّهُ أَتْقَى لِلَّهِ وَ أَبْقَى لِلْمَالِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے حسین بن زید ہاشمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا زینب حولاء عطر بیچنے والی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کے پاس آئی ابھی یہ ان کے پاس ہی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو ہمارے پاس آتی ہے تو ہمارے گھروں کو معطر کر دیتی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے مہکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا جو تو بیچے تو اچھے انداز سے بیچ اور دھوکہ مت کر نا یہ اللہ عَزّوجَلّ کے غضب سے بچاتا اور مال کو باقی رکھتا ہے

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا قَالَ لَكَ الرَّجُلُ اشْتَرِ لِي فَلَا تُعْطِهِ مِنْ عِنْدِكَ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي عِنْدَكَ خَيْراً مِنْهُ .

6 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اسنے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ ابن ابی عمیر سے اس نے حشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تمہیں کوئی شخص کہے میرے لیے خرید و تو اسے اپنے مال (دوکان) سے مت بیچو۔ اگرچہ تمہارا مال دوسرے مال سے بہتر ہی کیوں نہ ہو

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) السَّمَاحَةُ مِنَ الرَّبَاحِ قَالَ ذَلِكَ لِرَجُلٍ يُوصِيهِ وَ مَعَهُ سِلْعَةٌ يَبِيعُهَا .

7 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیمت گھٹانے میں نرمی کرنا منافع میں سے ہے آپ علیہ السلام نے یہ اس شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے ساتھ سامان تجارت تھا اور وہ اسے بیچ رہا تھا۔

8- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) عَلَى جَارِيَةٍ قَدِ اشْتَرَتْ لَحْماً مِنْ قَصَّابٍ وَ هِيَ تَقُولُ زِدْنِي فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ زِدْهَا فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ .

8 - انہی اسناد کے ساتھ کہا امیر المومنین علیہ السلام ایک کنیز کے قریب سے گزرے کہ جو قصاب سے گوشت خرید رہی تھی اور کہہ رہی تھی کچھ اور دو آپ علیہ السلام نے اس قصاب کو فرمایا اسے کچھ اور دو کیونکہ یہ برکت کے لیے بڑا ذریعہ ہے۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هَلُمَّ أُحْسِنْ بَيْعَكَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ الرِّبْحُ .

9 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے اس نے علی بن عبدالرحیم سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جب کوئی شخص دوسرے شخص کو بلائے کہ مجھ سے بہتر قیمت میں خرید کرو تو اس پر نفع حرام ہو جاتا ہے۔

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ جُذَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ بَيْعٌ فَسَعَّرَهُ سِعْراً مَعْلُوماً فَمَنْ سَكَتَ عَنْهُ مِمَّنْ يَشْتَرِي مِنْهُ بَاعَهُ بِذَلِكَ السِّعْرِ وَ مَنْ مَاكَسَهُ وَ أَبَى أَنْ يَبْتَاعَ مِنْهُ زَادَهُ قَالَ لَوْ كَانَ يَزِيدُ الرَّجُلَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ لَمْ يَكُنْ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَأَمَّا أَنْ يَفْعَلَهُ بِمَنْ أَبَى عَلَيْهِ وَ كَايَسَهُ وَ يَمْنَعُهُ مِمَّنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَا يُعْجِبُنِي إِلَّا أَنْ يَبِيعَهُ بَيْعاً وَاحِداً .

10- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے آبان سے اس نے عامر بن جزاعتہ سے روایت کی کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جسکے نزدیک فروخت کیا جانے والا سامان موجود تھا اور وہ اس کا اندازہ لگا کر نرخ مقرر کر رہا تھا پس جو اس پر خاموش رہتا اس کے خریداروں میں سے تو اسے وہ چیز اس نرخ پر فروخت کر دیتا تھا اور جو اس سے کم کراتا اسکی مخالفت کرتا تو وہ اس کا انکار کرتا کہ اس سے زیادہ طلب کرتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ دو تین آدمیوں سے زیادہ نرخ لے لے تو اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ وہ شخص جو اس سے قیمت کم کرنے کو کہے تو اس کو نرخ نہیں بڑھانے چاہئیں ۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ .

**11 -علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاسامان تجارت کامالک خریدنے والے سے زیادہ اس کے نرخ مقرر کرنے کا حقدار ہے۔**

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ رَفَعَهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنِ السَّوْمِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ .

**12- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوع فجر سے لے کر طلوع شمس تک خریداور فروخت سے منع فرمایاہے۔**

13- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَيْنِ اطْرَحْ وَ خُذْ عَلَى غَيْرِ تَقْلِيبٍ وَ شِرَاءَ مَا لَمْ يُرَ .

**13- احمد بن محمد نے عبد الرحمن بن حماد سے اس نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام سے پتا چلا کہ آپ علیہ السلام دو قسم کی خرید و فروخت سے کراہت فرماتے تھے ۔خرید بیع کرنے والا بیچنے والے کو کہے قیمت پھینک اور وہ اسے کہے تم مال پھینکو ۔ (۲) بغیر دیکھے خریدنا۔**

14- أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ سُحْتٌ .

**14-احمد نے محمد بن علی سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا قیمت میں اعتماد کئے جانے والے کے ساتھ زیادہ منافع حاصل کرنا سخت گناہ ہے۔**

15- عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ غَبْنُ الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ .

**15-اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ مومن کے ساتھ گھپلا کرنا حرام ہے۔**

16- أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَقَالَ مُسْلِماً فِي بَيْعٍ أَقَالَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

**16 -احمد نے محمد بن علی سے اس نے یزید بن اسحاق سے اس نے ہارون بن حمزہ سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایاجو شخص کسی مسلمان کے ساتھ خرید وفروخت میں ہر چیز طے ہونے کے بعد چھوٹ دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی سزا میں اسے چھوٹ دے گا۔**

17- أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الدَّغْشِيِّ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ فَخَرَجَ غُلَامُ شِهَابٍ فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ هَاشِمَ الصَّيْدَنَانِيَّ عَنْ حَدِيثِ السِّلْعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ قَالَ فَأَتَيْتُ هَاشِماً فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْحَدِيثِ فَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه**

**السلام** ) عَنِ الْبِضَاعَةِ وَ السِّلْعَةِ فَقَالَ نَعَمْ مَا مِنْ أَحَدٍ يَكُونُ عِنْدَهُ سِلْعَةٌ أَوْ بِضَاعَةٌ إِلَّا قَيَّضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ يُرْبِحُهُ فَإِنْ قَبِلَ وَ إِلَّا صَرَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

17 -احمد نے علی بن احمد سے اس نے اسحاق بن سعد الاشعری سے اس نے عبد اللہ بن سعید الاغشی سے روایت کی ہے کہ میں شہاب بن عبد رب کے دروازے پر موجود تھا پس شہاب کا غلام باہر آیا اور اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ہاشم صیدنانی سے السِّلْعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ کی حدیث کے بارے میں سوال کروں۔ راوی کہتا ہے کہ میں ہاشم صیدنانی کے پاس آیا اور اس سے مزکورہ حدیث کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سرمایہ اور سامان تجارت کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس کے پاس بھی سرمایہ یا سامان تجارت ہو اللہ عزّوجلّ ضرور اس کے لیے نفع کے اسباب پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اللہ عزّوجلّ اس سبب کو دوسرے کی طرف پھیر دیتا ہے وہ اس لیے کہ اس نے اللہ عزّوجلّ کی نعمت کو رد کر دیا۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ كَانَ أَبُو أُمَامَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدْ طَابَ مَكْسَبُهُ إِذَا اشْتَرَى لَمْ يَعِبْ وَ إِذَا بَاعَ لَمْ يَحْمَدْ وَ لَا يُدَلِّسُ وَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَحْلِفُ .

18 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے مرفوعاً حدیث نقل کی ہے کہ صحابیِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو امامہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوںؐ نے ارشاد فرمایا جس میں چار چیزیں ہوں اس کا روزگار پاک ہو گا۔

(۱) جب خریدے عیب نہ نکالے۔(۲) بیچتے وقت تعریف نہ کرے۔(۳) ملاوٹ نہ کرے۔(۴) سودے کے دوران حلف نہ کرے۔

19- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ عَامَّةَ مَنْ يَأْتِينِي مِنْ إِخْوَانِي فَحُدَّ لِي مِنْ مُعَامَلَتِهِمْ مَا لَا أَجُوزُهُ إِلَى غَيْرِهِ فَقَالَ إِنْ وَلَّيْتَ أَخَاكَ فَحَسَنٌ وَ إِلَّا فَبِعْ بَيْعَ الْبَصِيرِ الْمُدَاقِّ .

19-احمد بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے حذیفہ بن منصور سے اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی عام طور پر میرے بھائی آتے ہیں اور میرے لیے ان کے معاملات میں تعریف کرتے ہیں جبکہ اس کی میں غیر کو اجازت نہیں دیتا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے بھائی تم سے محبت کرتے ہیں تو اچھا ہے ورنہ صاحب بصیرت کی طرح باریک بینی سے قیمت طے کرو۔

20- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَيْنِ اطْرَحْ وَ خُذْ عَلَى غَيْرِ تَقْلِيبٍ وَ شِرَاءَ مَا لَمْ يُرَ .

20 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن سنان سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے عبد الاعلیٰ بن اعین سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ دو قسم کے سودے سے کراہت فرماتے تھے۔

(۱) جب بیچنے والا خریدنے والے کو اور خریدنے والا بیچنے والے کو کہے پھینکو اور بغیر دیکھے قیمت اٹھاؤ۔(۲) ان دیکھی شے کا خریدنا۔

21- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ رَجُلٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ هُمُ التُّجَّارُ الَّذِينَ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا دَخَلَ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ أَدَّوْا إِلَى اللَّهِ حَقَّهُ فِيهَا .

21 - ہمارے بہت سارے اصحاب نے سہل بن زیاد، سے اس نے حسین بن بشار سے، اس نے مرفوعاً ایک شخص سے اللہ عزّ وجلَّ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ ایسے مرد ہیں کہ جنہیں خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی، ذکر خدا سے غافل نہیں کرتی (نور 37)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تاجر کہ جنہیں خرید وفروخت اللہ عزّ وجلَّ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ایسے لوگ ہیں کہ جب نماز کے اوقات داخل ہوتے ہیں تو اس میں اللہ عزّ وجلَّ کا حق ادا کرتے ہیں۔

22- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ وَ أَبِي شِبْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ رِبْحُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ رِبًا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَارْبَحْ عَلَيْهِ قُوتَ يَوْمِكَ أَوْ يَشْتَرِيَهُ لِلتِّجَارَةِ فَارْبَحُوا عَلَيْهِمْ وَ ارْفُقُوا بِهِمْ .

22 - محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسمعیل بن بزیع سے اس نے صالح ابن عقبہ سے اس نے سلیمان بن صالح سے اس نے ابی شبل سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن کا مومن سے منافع لینا سود ہے۔ ہاں مگر یہ کہ مومن، مومن سے (100) سو درھم سے زیادہ کی خریداری کرلے۔ تو اس میں تمہارا منافع ایک دن کا نان نفقہ ہے۔ یا یہ کہ وہ تجارت کی غرض سے سامان خریدیں تو ان سے نفع لو اور ان سے نرمی کرو۔

23- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنِ اتَّجَرَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ارْتَطَمَ فِي الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ قَالَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يَقْعُدَنَّ فِي السُّوقِ إِلَّا مَنْ يَعْقِلُ الشِّرَاءَ وَ الْبَيْعَ .

23 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ جو شخص بغیر علم کے تجارت کرے گا وہ سود کے گڑھے میں بار بار گرے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بازار میں ہرگز کوئی نہ بیٹھے مگر وہ بیٹھے کہ جو خرید وفروخت کو سمجھتا ہو۔

## باب فَضْلِ الْحِسَابِ وَ الْكِتَابَةِ (حساب وکتاب کی فضیلت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى النَّاسِ بَرِّهِمْ وَ فَاجِرِهِمْ بِالْكِتَابِ وَ الْحِسَابِ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَتَغَالَطُوا .

1 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے احمد بن ابو عبد اللہ سے اس نے ایک شخص سے اس نے جمیل سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ وجلَّ نے حساب وکتاب کے ذریعے لوگوں پر خواہ وہ نیک ہیں یا بدکار ہیں احسان فرمایا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً لوگ آپس میں مغالطہ کرتے۔

# باب السَّبْقِ إِلَى السُّوقِ (بازار کی طرف جانا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ وَ كَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بُيُوتِ السُّوقِ الْكِرَاءَ .

1 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ مسلمانوں کی بازار ان کی مسجد جیسی ہے پس جو مکان تک پہلے پہنچے وہ دوسرے کی نسبت زیادہ اس پر حق رکھتا ہے اور آپ علیہ السلام بازار کے گھروں کا کرایہ نہیں لیتے تھے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ يَعْنِي إِذَا سَبَقَ إِلَى السُّوقِ كَانَ لَهُ مِثْلَ الْمَسْجِدِ .

2 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کے بازار انکی مساجد کی طرح ہیں یعنی جب وہ بازار جائیں تو ان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے وہ مسجد میں ہیں۔

# باب مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى فِي السُّوقِ (بازار میں اللہ عزّ و جلّ کا ذکر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَا أَبَا الْفَضْلِ أَ مَا لَكَ مَكَانٌ تَقْعُدُ فِيهِ فَتُعَامِلَ النَّاسَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ يَرُوحُ أَوْ يَغْدُو إِلَى مَجْلِسِهِ أَوْ سُوقِهِ فَيَقُولُ حِينَ يَضَعُ رِجْلَهُ فِي السُّوقِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَنْ يَحْفَظُهُ وَ يَحْفَظُ

1 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسمٰعیل سے اس نے حنان سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے مجھے فرمایا:۔ اے ابو الفضل! کیا تمہارے لیے جگہ نہیں ہے کہ جہاں بیٹھ کر تم لوگوں سے معاملہ کرو!؟ میں نے عرض کی یقیناً ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ جو صبح یا شام کو اپنی مجلس یا بازار میں جائے۔ اور جب بازار میں قدم رکھے تو کہے:۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا

مگر یہ کہ اللہ عزّ و جلّ اس پر فرشتہ مقرر فرماتا ہے کہ جو اس کی اور اسکے مال کی اپنے گھر لوٹنے تک حفاظت کرتا ہے اور اسے کہتا ہے:۔

عَلَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لَهُ قَدْ أُجِرْتَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا يَوْمَكَ هَذَا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ رُزِقْتَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ أَهْلِهَا فِي يَوْمِكَ هَذَا فَإِذَا جَلَسَ مَجْلِسَهُ قَالَ حِينَ يَجْلِسُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ حَلَالًا طَيِّباً وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ أَبْشِرْ فَمَا فِي سُوقِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ أَوْفَرَ مِنْكَ حَظّاً قَدْ تَعَجَّلْتَ الْحَسَنَاتِ وَ مُحِيَتْ عَنْكَ السَّيِّئَاتُ وَ سَيَأْتِيكَ مَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ مُوَفَّراً حَلَالًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ .

تو بازار اور بازار والوں کے شر سے آج کے دن اللہ عزّوجلّ کی اجازت سے بچالیا گیا ہے اور تجھے بازار اور بازار والوں کی بھلائی سے آج کے دن کا رزق دے دیا گیا ہے۔اور جب اپنی مجلس میں بیٹھتا ہے تو بیٹھتے وقت پڑھتا ہے:۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ حَلَالًا طَيِّباً وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ ۔

ترجمہ:۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں (اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام اس کے ولی ہیں) اے میرے معبود میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تیرے فضل سے حلال اور پاکیزہ (رزق) کا اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں گھاٹے کے سودے اور جھوٹی قسم سے۔

اور جب یہ کہتا ہے تو اسے موکل فرشتہ کہتا ہے میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں آج تمہارے بازار میں تم سے زیادہ حصہ پانے والا کوئی نہیں ہے۔تو نے نیکیوں میں جلدی کی اور تم سے گناہ مٹا دیئے گئے۔اور عنقریب تم تک پہنچنے والا ہے وہ حصہ جو اللہ عزّوجلّ نے تمہارے مقسوم میں وافر، حلال وطیب اور مبارک فرمایا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا دَخَلْتَ سُوقَكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَبْغِيَ أَوْ يُبْغَى عَلَيَّ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ وَ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .

2 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم بازار میں جاؤ تو کہو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَبْغِيَ أَوْ يُبْغَى عَلَيَّ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ وَ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۔

ترجمہ اے میرے معبود میں تجھ سے بازار اور بازار والوں کی بھلائی سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں بازار والوں اور بازار والوں کے شر سے اے میرے معبود میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں بغاوت کروں یا مجھ پر بغاوت کی جائے یا میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے اے میرے معبود میں تیری پناہ چاہتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے اور عرب و عجم کے فاسقوں کے شر سے میرے لئے وہ اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا رب ہے

# باب الْقَوْلِ عِنْدَ مَا يُشْتَرَى لِلتِّجَارَةِ (تجارت کے لیے خریداری کے وقت کا قول)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئاً مِنْ مَتَاعٍ أَوْ غَيْرِهِ فَكَبِّرْ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ فَضْلِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ فَضْلًا اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ رِزْقِكَ [اللَّهُمَّ] فَاجْعَلْ لِي فِيهِ رِزْقاً ثُمَّ أَعِدْ كُلَّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .


www.hubeali.com

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حریز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تو متاع وغیرہ خریدے تو تکبیر بلند کر اور پھر کہہ:۔

اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ فَضْلِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ فَضْلًا اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ رِزْقِكَ [اللَّهُمَّ] فَاجْعَلْ لِي فِيهِ رِزْقاً

ترجمہ اے میرے معبود میں اسے خرید تا ہوں اور اس میں تیرے فضل کی التماس کرتا ہوں پس تو حضرات محمدؐ آل محمد علیہما السلام پر درود بھیج اے میرے معبود اس میں میرے لئے منافع قرار دے، اے میرے معبود میں اسے خرید تا ہوں اور اس میں تیرے رزق کی التماس کرتا ہوں

پھر اس میں سے ہر لفظ کو تین مرتبہ دھراؤ۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ هُذَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ جَارِيَةً فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَشِيرُكَ وَ أَسْتَخِيرُكَ .

2 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے ہذیل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم کنیز خریدو تو اس سے پہلے کہو: اَللّٰھُمَ اِنِّی اَسْتَشِیرُکَ وَاَسْتَخِیرُکَ۔اے میرے معبود میں تجھ سے مشورہ اور تجھ سے خیر مانگتا ہوں

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ شَيْئاً فَقُلْ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا دَائِمُ يَا رَءُوفُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ أَنْ تَقْسِمَ لِي مِنَ التِّجَارَةِ الْيَوْمَ أَعْظَمَهَا رِزْقاً وَ أَوْسَعَهَا فَضْلًا وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا اشْتَرَيْتَ دَابَّةً أَوْ رَأْساً فَقُلِ اللَّهُمَّ اقْدِرْ لِي أَطْوَلَهَا حَيَاةً وَ أَكْثَرَهَا مَنْفَعَةً وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً .

3- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تو کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرے تو کہو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا دَائِمُ يَا رَءُوفُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ أَنْ تَقْسِمَ لِي مِنَ التِّجَارَةِ الْيَوْمَ أَعْظَمَهَا رِزْقاً وَ أَوْسَعَهَا فَضْلًا وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ

ترجمہ:۔اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے صاحب دوام اے مہربان اے رحم کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت و قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا واسطہ دے کر جسے تیرا علم گھیرے ہوئے ہے آج کے دن تجارت میں سے میرے لئے بڑا رزق اور وسیع منافع مقسوم فرما۔اور آخرت میں اس کی بھلائی بھی کیونکہ جس کی آخرت نہیں اسمیں کوئی بھلائی نہیں۔راوی کہتا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی جانور خریدو تو کہو:

اللَّهُمَّ اقْدِرْ لِي أَطْوَلَهَا حَيَاةً وَ أَكْثَرَهَا مَنْفَعَةً وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً



www.hubeali.com

ترجمہ اے میرے معبود مجھے ان میں سے سب سے لمبی عمر اور سب سے زیادہ فائدہ اور نیک انجام پر قدرت دے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ دَابَّةً فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ عَظِيمَةَ الْبَرَكَةِ فَاضِلَةَ الْمَنْفَعَةِ مَيْمُونَةَ النَّاصِيَةِ فَيَسِّرْ لِي شِرَاهَا وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاصْرِفْنِي عَنْهَا إِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهَا فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ تَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

4 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب تم کوئی جانور خرید و تو کہو:۔

فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ عَظِيمَةَ الْبَرَكَةِ فَاضِلَةَ الْمَنْفَعَةِ مَيْمُونَةَ النَّاصِيَةِ فَيَسِّرْ لِي شِرَاهَا وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاصْرِفْنِي عَنْهَا إِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهَا فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

ترجمہ اے میرے معبود اگر یہ چوپایا بڑی برکت زیادہ منافع اور بابرکت پیشانی والا ہے تو میرے لئے اس کی خریداری آسان فرما اور اگر یہ ایسا نہیں ہے تو تو مجھے اس سے اس کی جانب موڑ دے جو میرے لئے اس سے بہتر ہے بیشک تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو قادر ہے میں قدرت نہیں رکھتا اس کو تم تین مرتبہ کہو۔

# باب مَنْ تُكْرَهُ مُعَامَلَتُهُ وَ مُخَالَطَتُهُ (جنکے ساتھ معاملہ اور شراکت مکروہ ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَإِنَّ صَفْقَتَهُ لَا بَرَكَةَ فِيهَا .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عباس بن ولید بن صبیح سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا غیر مبارک (منحوس) شخص سے مت خریدو کیونکہ اس کے سامان میں کوئی برکت نہیں ہو گی۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً مِنَ الْأَكْرَادِ وَ إِنَّهُمْ لَا يَزَالُونَ يَجِيئُونَ بِالْبَيْعِ فَنُخَالِطُهُمْ وَ نُبَايِعُهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تُخَالِطُوهُمْ فَإِنَّ الْأَكْرَادَ حَيٌّ مِنْ أَحْيَاءِ الْجِنِّ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُمُ الْغِطَاءَ فَلَا تُخَالِطُوهُمْ .

2 - محمد بن یحیٰ وغیرہ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے بیان کرنے والے سے اس نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ہمارے ہاں کردوں کی ایک قوم آئی ہے اور وہ ہمیشہ تجارت کے لیے آتے ہیں کیا ہم ان سے ملکر تجارت کر سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے ابو ربیع ان سے شراکت مت کرو کہ کرد جنات میں سے زندہ جن ہیں اللہ عزّوجلّ نے ان سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ ان سے شراکت مت کرو۔

3- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تُعَامِلْ ذَا عَاهَةٍ فَإِنَّهُمْ أَظْلَمُ شَيْءٍ .


www.hubeali.com

3-احمد بن عبد اللہ نے احمد بن ابو عبد اللہ سے اس نے اپنے دوستوں میں سے ایک سے زائد سے انہوں علی بن اسباط سے اس نے حسین بن خارجہ سے اس نے میسر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا:۔ مصیبت زدہ کے ساتھ ملکر معاملہ نہ کرو کیونکہ وہ سب سے زیادہ ظالم ہوتے ہیں۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُخَالِطُوا وَ لَا تُعَامِلُوا إِلَّا مَنْ نَشَأَ فِي الْخَيْرِ .

4 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ظریف بن ناصح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جسکی بھلائی میں پرورش ہوئی ہے اس کے سوا کسی کے ساتھ ملکر معاملہ نہ کرو۔(کاروبار نہ کرو)۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) احْذَرُوا مُعَامَلَةَ أَصْحَابِ الْعَاهَاتِ فَإِنَّهُمْ أَظْلَمُ شَيْءٍ .

5 -احمد بن محمد نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ آفت زدہ لوگوں سے معاملہ کرنے سے بچو! کیونکہ یہ لوگ ہر چیز سے ظالم ہیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيَّاحٍ عَنْ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكَ وَ مُخَالَطَةَ السَّفِلَةِ فَإِنَّ السَّفِلَةَ لَا يَئُولُ إِلَى خَيْرٍ .

6 -محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسٰی سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے حسین بن میاح سے اس نے عیسٰی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ گھٹیا لوگوں سے (سفلہ سے) شراکت مت کرو کیونکہ سفلہ (گھٹیا لوگ) کبھی چیز کی تاویل نہیں کرتے۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضْلٍ النَّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّازِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تُخَالِطُوا وَ لَا تُعَامِلُوا إِلَّا مَنْ نَشَأَ فِي الْخَيْرِ .

7- علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے فضل نوفلی سے اس نے ابن ابی یحیٰی رازی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ کسی سے شراکت و معاملہ نہ کرو مگر یہ کہ جو خیر میں پلا بڑھا ہو۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تُعَامِلْ ذَا عَاهَةٍ فَإِنَّهُمْ أَظْلَمُ شَيْءٍ .

8 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے حسین بن خارجہ سے اس نے میسر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا آفت زدہ لوگوں سے ملکر کام مت کرو کیوں کہ یہ سب سے زیادہ ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

# باب الْوَفَاءِ وَ الْبَخْسِ (پورادینااور کم دینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَكُونُ الْوَفَاءُ حَتَّى يَمِيلَ الْمِيزَانُ .

1 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے حماد بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ االسلام نے فرمایا اس وقت تک حق ادا نہیں ہوتا جب تک ترازو کا پلڑا جھک نہ جائے۔

2- عَنْهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ مَنْ أَخَذَ الْمِيزَانَ بِيَدِهِ فَنَوَى أَنْ يَأْخُذَ لِنَفْسِهِ وَافِياً لَمْ يَأْخُذْ إِلَّا رَاجِحاً وَ مَنْ أَعْطَى فَنَوَى أَنْ يُعْطِيَ سَوَاءً لَمْ يُعْطِ إِلَّا نَاقِصاً .

2-اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن مرازم سے اس نے ایک شخص سے اس نے اسحق بن عمار سے روایت کی ہے کہ آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا:۔جو ترازو اپنے ہاتھ میں لے اور اس کی نیت ہو کہ وہ اپنا پورا حق لے گا وہ زیادہ لے جائے گا اور جو دے اور اسکی نیت ہو کہ پورا پورا دے گا وہ کم دے بیٹھے گا۔

3- عَنْهُ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي صَاحِبُ نَخْلٍ فَخَبِّرْنِي بِحَدٍّ أَنْتَهِي إِلَيْهِ فِيهِ مِنَ الْوَفَاءِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) انْوِ الْوَفَاءَ فَإِنْ أَتَى عَلَى يَدِكَ وَ قَدْ نَوَيْتَ الْوَفَاءَ نُقْصَانٌ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الْوَفَاءِ وَ إِنْ نَوَيْتَ النُّقْصَانَ ثُمَّ أَوْفَيْتَ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ النُّقْصَانِ .

3-اس سے اس نے حجال سے اس نے عبید بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں باغبان ہوں مجھے خبر دیجیے اس حد کی کہ جس کے ذریعے میں پورا پورا دے سکوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔پورا دینے کی نیت کرو اگر تم نے پورا دینے کی نیت کی اور تمہارے ہاتھ سے کمی ہو گئی تو بھی تم پورا دینے والوں میں سے ہو گے۔اور اگر تم نے کم دینے کی نیت کی اور پھر پورا بھی دے بیٹھے تب بھی کم دینے والوں میں سے ہو گے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ نِيَّتِهِ الْوَفَاءُ وَ هُوَ إِذَا كَالَ لَمْ يُحْسِنْ أَنْ يَكِيلَ قَالَ فَمَا يَقُولُ الَّذِينَ حَوْلَهُ قَالَ قُلْتُ يَقُولُونَ لَا يُوفِي قَالَ هَذَا لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكِيلَ .

4 -محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے مثنیٰ حناط سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی:۔ایک شخص کی نیت میں پورا دینا ہوتا ہے لیکن جب ناپنے لگتا ہے تو پوری طرح ناپ نہیں پاتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو اس کے ارد گرد ہیں وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہتے ہیں پورا نہیں دیتا آپ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص کو نہیں ناپنا چاہیے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَكُونُ الْوَفَاءُ حَتَّى يَرْجَحَ .

5 -علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ایک سے زیادہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تک پلڑا جھک نہ جائے حق پورا ادا نہیں ہوتا۔

# باب الْغِشِّ (دھوکہ دہی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا .

1 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جو ہم ؑ سے دھوکہ کرے اس کا ہم ؑ سے کوئی تعلق نہیں۔

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِرَجُلٍ يَبِيعُ التَّمْرَ يَا فُلَانُ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ غَشَّهُمْ .

2- انہی اسناد کے ساتھ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور بیچنے والے شخص سے کہا:۔ اے فلاں! کیا تو نہیں جانتا کہ جو مسلمانوں میں سے کسی کو دھوکہ دے وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ سَجَّادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فَإِذَا دَنَانِيرُ مَصْبُوبَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَظَرَ إِلَى دِينَارٍ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي أَلْقِهِ فِي الْبَالُوعَةِ حَتَّى لَا يُبَاعَ شَيْءٌ فِيهِ غِشٌّ .

3 - محمد بن یحییٰ نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے سجادہ سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ہم ابو الحسن علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ آپ ؑ کے سامنے دینار پڑے تھے آپ علیہ السلام نے ایک دینار کی طرف دیکھا اسے اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور اسے دو ٹکڑے کر دیا پھر مجھے فرمایا:۔ اسے گندی نالی میں ڈال دو تا کہ کوئی چیز نہ بیچی جائے کہ اس میں دھوکہ ہے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَبِيعُ الدَّقِيقَ فَقَالَ إِيَّاكَ وَ الْغِشَّ فَإِنَّ مَنْ غَشَّ غُشَّ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غُشَّ فِي أَهْلِهِ .

4 - ابو علی الاشعری نے حسن بن علی بن عبداللہ سے اس نے عبیس بن ہشام سے اس نے اپنے دوستوں میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آٹا بیچنے والا آیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ ملاوٹ سے بچنا تم۔ جو دھوکہ دیتا ہے اسے مال میں دھوکہ ملتا ہے اور اگر اس کا کوئی مال نہ ہو تو اسے اہل خانہ میں دھوکہ ملتا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنْ أَنْ يُشَابَ اللَّبَنُ بِالْمَاءِ لِلْبَيْعِ .

5 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بیچنے کے لیے دودھ میں پانی ملایا جائے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ السَّابِرِيَّ فِي الظِّلَالِ فَمَرَّ بِي أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لِي يَا هِشَامُ إِنَّ الْبَيْعَ فِي الظِّلِّ غِشٌّ وَ إِنَّ الْغِشَّ لَا يَحِلُّ .

6 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ میں عمدہ کھجوریں (کم روشنی میں )میں بیچ رہا تھا تو میرے پاس سے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کا گزر ہوا آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اے ہشام کم سائے میں بیچنا دھوکہ ہے اور دھوکہ حلال نہیں ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ بِطَعَامٍ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ مَا أَرَى طَعَامَكَ إِلَّا طَيِّباً وَ سَأَلَهُ عَنْ سِعْرِهِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَدُسَّ يَدَيْهِ فِي الطَّعَامِ فَفَعَلَ فَأَخْرَجَ طَعَاماً رَدِيّاً فَقَالَ لِصَاحِبِهِ مَا أَرَاكَ إِلَّا وَ قَدْ جَمَعْتَ خِيَانَةً وَ غِشّاً لِلْمُسْلِمِينَ .

7 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے بازار میں طعام کے نزدیک سے گزرے اور اس کے مالک کو فرمایا میں تمہارے کھانے کو تازہ پاتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قیمت کے بارے میں سوال کیا اللہ عزّوجلّ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ اس کھانے کو نیچے سے دیکھو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا تو اس کے نیچے سے بیکار کھانا بر آمد ہوا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مالک سے فرمایا:۔ میری نظر میں تم نے مسلمانوں کے لیے خیانت وملاوٹ کو اکٹھا کر رکھا ہے۔

## بَابُ الْحَلْفِ فِي الشِّرَاءِ وَ الْبَيْعِ (خرید وفروخت میں حلف اٹھانا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ دَعَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ مُصَادِفٌ فَأَعْطَاهُ أَلْفَ دِينَارٍ وَ قَالَ لَهُ تَجَهَّزْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى مِصْرَ فَإِنَّ عِيَالِي قَدْ كَثُرُوا قَالَ فَتَجَهَّزَ بِمَتَاعٍ وَ خَرَجَ مَعَ التُّجَّارِ إِلَى مِصْرَ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْ مِصْرَ اسْتَقْبَلَتْهُمْ قَافِلَةٌ خَارِجَةٌ مِنْ مِصْرَ فَسَأَلُوهُمْ عَنِ الْمَتَاعِ الَّذِي مَعَهُمْ مَا حَالُهُ فِي الْمَدِينَةِ وَ كَانَ مَتَاعَ الْعَامَّةِ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِصْرَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَحَالَفُوا وَ تَعَاقَدُوا عَلَى أَنْ لَا يَنْقُصُوا مَتَاعَهُمْ مِنْ رِبْحِ الدِّينَارِ دِينَاراً فَلَمَّا قَبَضُوا أَمْوَالَهُمْ وَ انْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ مُصَادِفٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ مَعَهُ كِيسَانِ فِي كُلِّ وَاحِدٍ أَلْفُ دِينَارٍ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا رَأْسُ الْمَالِ وَ هَذَا الْآخَرُ رِبْحٌ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرِّبْحَ كَثِيرٌ وَ لَكِنْ مَا صَنَعْتَهُ فِي الْمَتَاعِ فَحَدَّثَهُ كَيْفَ صَنَعُوا وَ كَيْفَ تَحَالَفُوا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَحْلِفُونَ عَلَى قَوْمٍ مُسْلِمِينَ أَلَّا تَبِيعُوهُمْ إِلَّا رِبْحَ الدِّينَارِ دِينَاراً ثُمَّ أَخَذَ أَحَدَ الْكِيسَيْنِ فَقَالَ هَذَا رَأْسُ مَالِي وَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِي هَذَا الرِّبْحِ ثُمَّ قَالَ يَا مُصَادِفُ مُجَادَلَةُ السُّيُوفِ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ الْحَلَالِ .

1- ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے احمد بن نضر سے اس نے ابو جعفر فزاری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے غلام جس کا نام مصادف تھا کو بلایا اسے ہزار دینار دیئے اور فرمایا:۔ سامان سفر باندھو اور مصر تک جاؤ میرے اہل وعیال کثیر ہو گئے ہیں راوی کہتا ہے کہ غلام نے متاع (مال تجارت) لیا اور مصر کی طرف تاجروں کے ساتھ روانہ ہو گیا جب وہ مصر کے قریب پہنچے تو انہیں مصر سے آنے والا ایک قافلہ ملا تو انہوں نے ان سے اس سامان تجارت کا احوال دریافت کیا جو انکے ساتھ تھا کہ شہر میں کیسا ہے درحالیکہ وہ عام سامان تھا تو انہوں نے بتایا کہ مصر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے تو ان سب نے آپس میں حلف اٹھایا اور عہد باندھا کہ وہ اپنا سامان تجارت دینار پر دینار نفع سے کم پر نہ بیچیں گے۔ جب انہوں نے اپنا سامان بیچ لیا اور مدینہ واپس آئے تو مصارف ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو اس کے ساتھ دو تھیلیاں تھیں ہر ایک میں ہزار دینار تھا اس نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں یہ اصل سرمایہ ہے اور یہ دوسرا منافع ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ بہت زیادہ منافع ہے تم نے سامان کے ساتھ کیا کیا؟ پس اس نے بیان کیا کہ انہوں نے کیا کیا۔ اور کیسے آپس میں حلف اٹھایا۔ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ! تم نے مسلمانوں کے خلاف حلف اٹھایا کہ انہیں

فروخت نہ کرو گے مگر دینار کے بدلے دینار نفع پر۔ پھر آپ علیہ السلام نے ایک تھیلی اٹھائی اور فرمایا یہ میرا اصل سرمایہ ہے ہمیں اس منافع کی ضرورت نہیں پھر فرمایا اے مصارف تلواروں سے لڑائی آسان ہے حلال رزق کی تلاش سے۔

2- وَ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَفَعَهُ قَالَ قَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) عَلَى دَارِ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَ كَانَ يُقَامُ فِيهَا الْإِبِلُ فَقَالَ يَا مَعَاشِرَ السَّمَاسِرَةِ أَقِلُّوا الْأَيْمَانَ فَإِنَّهَا مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ .

2-اس سے اس نے حسن بن علی الکوفی سے اس نے عبیس بن ھشام سے اس نے آبان بن تغلب سے اس نے ابوحمزہ سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ابن ابی معیط کے گھر کے سامنے کہ جس میں اونٹ فروخت کیے جاتے تھے کھڑے ہو کر فرمایا:۔اے دلالی کرنے والو! قسمیں کھانا کم کرو قسمیں سامان تو بکوا دیتی ہیں لیکن منافع کی برکت کو ختم کرنے والی ہوتی ہیں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُهُمْ رَجُلٌ اتَّخَذَ اللَّهَ بِضَاعَةً لَا يَشْتَرِي إِلَّا بِيَمِينٍ وَ لَا يَبِيعُ إِلَّا بِيَمِينٍ .

3 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے عبید اللہ دھقان سے،اس نے درست بن ابی منصور سے اس نے ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن کی طرف اللہ عزّوجلّ قیامت کے دن نظر کرم نہ فرمائے گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے کہ جسے اللہ عزّوجلّ نے مال تجارت دیا ہو اور وہ خرید و فروخت قسم (حلف) کے سوا نہ کرے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ زَعْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ رَفَعَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَ الْحَلْفَ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ السِّلْعَةَ وَ يَمْحَقُ الْبَرَكَةَ .

4 -محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن الحسن زعلان سے اس نے ابو اسماعیل سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:۔حلف سے بچو! کیونکہ حلف سامان بکوا دیتا ہے لیکن برکت ختم کر دیتا ہے

# باب الْأَسْعَارِ (نرخ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلَامَةُ رِضَا اللَّهِ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ عَدْلُ سُلْطَانِهِمْ وَ رُخْصُ أَسْعَارِهِمْ وَ عَلَامَةُ غَضَبِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ جَوْرُ سُلْطَانِهِمْ وَ غَلَاءُ أَسْعَارِهِمْ .

1-محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے،اس نے یعقوب بن یزید سے،اس نے غفاری سے،اس نے قاسم بن اسحق سے،اس نے باپ سے،اس نے اسکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔مخلوق پر اللہ عزّوجلّ کی رضا کی علامت یہ ہے کہ انکے بادشاہ عادل اور نرخ کم ہونگے۔اور اللہ عزّوجلّ کی اسکی مخلوق پر ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ انکے بادشاہ فاسق و فاجر اور نرخ بہت زیادہ ہوں گے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ وَكَّلَ بِالسِّعْرِ مَلَكاً فَلَنْ يَغْلُوَ مِنْ قِلَّةٍ وَ لَا يَرْخُصَ مِنْ كَثْرَةٍ .

**2-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن اسلم سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّوجلّ نے نرخ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ نرخ نہ تو قلت سے بڑھیں اور نہ ہی کثرت سے کم ہوں۔**

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَّلَ بِالسِّعْرِ مَلَكاً يُدَبِّرُهُ بِأَمْرِهِ .

**3 - محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے حجال سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ عزّوجلّ نے نرخ پر فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو نرخ کو اللہ عزّوجلّ کے امر کے مطابق کرتا ہے۔**

4- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَّلَ بِالْأَسْعَارِ مَلَكاً يُدَبِّرُهَا .

**4 - سہل بن زیاد نے یعقوب بن یزید سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً اللہ عزّوجلّ نے نرخ پر فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کی تدبیر کرتا ہے (کم و بیش کرتا ہے)۔**

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا صَارَتِ الْأَشْيَاءُ لِيُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ( **عليهما السلام** ) جَعَلَ الطَّعَامَ فِي بُيُوتٍ وَ أَمَرَ بَعْضَ وُكَلَائِهِ فَكَانَ يَقُولُ بِعْ بِكَذَا وَ كَذَا وَ السِّعْرُ قَائِمٌ فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ كَرِهَ أَنْ يَجْرِيَ الْغَلَاءُ عَلَى لِسَانِهِ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فَبِعْ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُ سِعْراً فَذَهَبَ الْوَكِيلُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فَبِعْ وَ كَرِهَ أَنْ يَجْرِيَ الْغَلَاءُ عَلَى لِسَانِهِ فَذَهَبَ الْوَكِيلُ فَجَاءَ أَوَّلُ مَنِ اكْتَالَ فَلَمَّا بَلَغَ دُونَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ بِمِكْيَالٍ قَالَ الْمُشْتَرِي حَسْبُكَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِكَذَا وَ كَذَا فَعَلِمَ الْوَكِيلُ أَنَّهُ قَدْ غَلَا بِمِكْيَالٍ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَهُ كِلْ لِي فَكَالَ فَلَمَّا بَلَغَ دُونَ الَّذِي كَالَ لِلْأَوَّلِ بِمِكْيَالٍ قَالَ لَهُ الْمُشْتَرِي حَسْبُكَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِكَذَا وَ كَذَا فَعَلِمَ الْوَكِيلُ أَنَّهُ قَدْ غَلَا بِمِكْيَالٍ حَتَّى صَارَ إِلَى وَاحِدٍ بِوَاحِدٍ .

**5 - ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عبدالرحمن بن حماد سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے سعد سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب اشیاء کا معاملہ جناب یوسفؑ بن یعقوب علیہ السلام کے ہاتھ میں آیا تو آپ علیہ السلام نے اشیاء خورد و نوش کو گھروں میں رکھا اور اپنے بعض نمائندوں کو حکم دیا اور فرمایا: بیچو اسکو اس نرخ پر فروخت کرو اور قیمت قائم ہوگئی اور جب انہیں علم ہوا کہ نرخ ان دنوں بڑھ گئے ہیں تو انہوں نے اچھا نہ جانا کہ بڑھائی جائے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے نوکروں سے کہا: جاؤ فروخت کرو لیکن اسے نرخ نہ بتایا پس نمائندہ زیادہ دور نہ گیا تھا پھر آپ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا: جاؤ اور فروخت کرو اور پسند نہ فرمایا کہ مہنگائی کو اپنی زبان پر لائیں پس نمائندہ چلا گیا اور جب پہلا شخص گیہوں لینے والا آیا اور اس نے ناپنا شروع کیا ابھی اس نے کل تک کے برابر نہ ناپا تھا کہ اس شخص نے کہا: پس بے شک تم نے مجھے میری قیمت کے مطابق دے دیا اس کے بدلے اس کا ارادہ رکھتے ہو تو نمائندے کو معلوم ہوا کہ نرخ بڑھ گئے ہیں پھر دوسرا آیا اور اس نے کہا میرے لیے گیہوں ناپو اور اس نے ناپا ابھی اس نے پہلے کو دی گئی مقدار سے کم ناپا تھا کہ خریدنے والے نے کہا بس یہ میرے لیے کافی ہے۔ تب نمائندے نے جانا کہ وزن کے بدلے نرخ بڑھ گئے ہیں یہاں تک کہ ایک کے بعد ایک بڑھتا گیا۔**

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ غَلَاءُ السِّعْرِ يُسِيءُ الْخُلُقَ وَ يُذْهِبُ الْأَمَانَةَ وَ يُضْجِرُ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ .

6 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسمٰعیل سے اس نے ابو اسمٰعیل سراج سے اس نے حفص بن عمر سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ نرخوں کا بڑھنا اخلاق کو برا، امانت کو ختم اور مرد مسلم کو تنگ بنا دیتا ہے۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنِّي أَراكُمْ بِخَيْرٍ قَالَ كَانَ سِعْرُهُمْ رَخِيصاً .

7- احمد بن محمد نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اللہ عزّ و جلَّ کے قول:۔ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں (ھود 84) کے بارے میں آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا:۔ انکے نرخ سستے تھے۔

# باب الْحُكْرَةِ (ذخیرہ اندوزی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ الْحُكْرَةُ إِلَّا فِي الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ السَّمْنِ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ ذخیرہ اندوزی نہیں کی جا سکتی مگر یہ کہ گندم، جو، کھجور، خشک انجیر یا انگور اور گھی میں کی جا سکتی ہے

2- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَفِدَ الطَّعَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَتَاهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَفِدَ الطَّعَامُ وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا عِنْدَ فُلَانٍ فَمُرْهُ يَبِيعُهُ النَّاسَ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ ذَكَرُوا أَنَّ الطَّعَامَ قَدْ نَفِدَ إِلَّا شَيْئاً عِنْدَكَ فَأَخْرِجْهُ وَ بِعْهُ كَيْفَ شِئْتَ وَ لَا تَحْبِسْهُ .

2- محمد نے احمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں خوراک کی قلت ہوئی تو مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوراک ختم ہو گئی ہے کوئی شے نہیں بچی مگر یہ کہ فلاں کے پاس مگر اسکو ناگوار ہے کہ اسے لوگوں میں فروخت کرے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزّ و جلَّ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا:۔ اے فلاں! مسلمانوں نے بتایا ہے کہ خوراک کی قلت ہو گئی ہے مگر تیرے پاس موجود ہے اسے باہر نکالو اور بیچو تم کیا چاہتے ہو؟ اسے مت روکو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْحُكْرَةُ أَنْ يَشْتَرِيَ طَعَاماً لَيْسَ فِي الْمِصْرِ غَيْرُهُ فَيَحْتَكِرَهُ فَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ طَعَامٌ أَوْ يُبَاعُ غَيْرُهُ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَلْتَمِسَ بِسِلْعَتِهِ الْفَضْلَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الزَّيْتِ فَقَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَ غَيْرِكَ فَلَا بَأْسَ بِإِمْسَاكِهِ .

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ اس شہر سے خوراک خریدی جائے کہ جسمیں اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو اور پھر اسے ذخیرہ کر لیا جائے پس اگر شہر میں


www.hubeali.com

خوراک ہو یا اس کے علاوہ کوئی بیچ رہا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ اپنے سامان تجارت میں اضافے کی سعی کی جائے۔ میں نے آپ علیہ السلام سے زیتون کے تیل کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے روک لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا عَمَلُكَ قُلْتُ حَنَّاطٌ وَ رُبَّمَا قَدِمْتُ عَلَى نَفَاقٍ وَ رُبَّمَا قَدِمْتُ عَلَى كَسَادٍ فَحَبَسْتُ فَقَالَ فَمَا يَقُولُ مَنْ قِبَلَكَ فِيهِ قُلْتُ يَقُولُونَ مُحْتَكِرٌ فَقَالَ يَبِيعُهُ أَحَدٌ غَيْرُكَ قُلْتُ مَا أَبِيعُ أَنَا مِنْ أَلْفِ جُزْءٍ جُزْءاً قَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الطَّعَامُ الْمَدِينَةَ اشْتَرَاهُ كُلَّهُ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ إِيَّاكَ أَنْ تَحْتَكِرَ .

4 - ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابو الفضل سالم حناط سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا کام کرتے ہو؟ میں نے عرض کی میں گندم کا بیوپاری ہوں کبھی اسے بازار میں عام کر دیتا ہوں اور کبھی بازار سے اٹھا دیتا ہوں اور اسے ذخیرہ کر لیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے ہاں اس بارے میں کیا کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کی وہ لوگ کہتے ہیں میں ذخیرہ اندوز ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ کوئی اور بھی بیچتا ہے۔ میں نے عرض کی میں تو ہزارواں حصہ بھی نہیں بیچتا آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسمیں کوئی قباحت نہیں یقیناً قریش کا ایک آدمی تھا جسے حکیم بن حزام کہا جاتا تھا۔ جب بھی شہر میں غلہ آتا تھا وہ تمام کا تمام خرید لیتا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر ناگواری ہوئی اور اسے فرمایا: اے حکیم بن حزام ذخیرہ اندوزی سے باز آجاؤ۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَكِرُ الطَّعَامَ وَ يَتَرَبَّصُ بِهِ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الطَّعَامُ كَثِيراً يَسَعُ النَّاسَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ كَانَ الطَّعَامُ قَلِيلًا لَا يَسَعُ النَّاسَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يَحْتَكِرَ الطَّعَامَ وَ يَتْرُكَ النَّاسَ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ .

5 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو خوراک کو ذخیرہ کرتا ہے اور اس کے ذریعے گرانی کرتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر سامان خورد و نوش عام ہے اور لوگ خوشحال ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر سامان خورد و نوش کم ہے اور لوگ خوشحال نہیں ہیں تو خورد و نوش کی اشیاء کو ذخیرہ کرنا اور لوگوں کو بغیر طعام کے چھوڑ دینا غلط ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَ الْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ .

6- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بازار میں سامان لانے والا رزق پانے والا ہے اور ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْحُكْرَةُ فِي الْخِصْبِ أَرْبَعُونَ يَوْماً وَ فِي الشِّدَّةِ وَ الْبَلَاءِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ عَلَى الْأَرْبَعِينَ يَوْماً فِي الْخِصْبِ فَصَاحِبُهُ مَلْعُونٌ وَ مَا زَادَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْعُسْرَةِ فَصَاحِبُهُ مَلْعُونٌ .

7 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ذخیرہ کرنا فراوانی کے دنوں میں چالیس (40) دن اور تنگدستی و مصیبت کے دنوں میں تین دن تک ہے فراوانی کے دور میں چالیس (40) دن سے ایک دن بھی اوپر ذخیرہ کرنے والا ملعون اور تنگی کے دنوں میں تین دن سے اوپر ذخیرہ کرنے والا ملعون ہے۔

# باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ غَلَاءٌ وَ قَحْطٌ حَتَّى أَقْبَلَ الرَّجُلُ الْمُوسِرُ يَخْلِطُ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَ يَأْكُلُهُ وَ يَشْتَرِي بِبَعْضِ الطَّعَامِ وَ كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) طَعَامٌ جَيِّدٌ قَدِ اشْتَرَاهُ أَوَّلَ السَّنَةِ فَقَالَ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ اشْتَرِ لَنَا شَعِيراً فَاخْلِطْ بِهَذَا الطَّعَامِ أَوْ بِعْهُ فَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَأْكُلَ جَيِّداً وَ يَأْكُلُ النَّاسُ رَدِيّاً .

1 - ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اسمٰعیل بن مہران سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ اہل مدینہ کے سروں پر مہنگائی اور قحط آن پڑا یہاں تک کہ خوشحال لوگ بھی گندم میں جو ملا کر کھانے لگے اور تھوڑا سا خوردونوش کا سامان خریدنے لگے۔ درحالانکہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس اعلیٰ قسم کا سامان خوردونوش موجود تھا کہ جسے انہوں نے سال کی ابتداء میں خریدا تھا آپ علیہ السلام نے اپنے غلام کو فرمایا: ہمارے لیے جَو خرید لاؤ اور اس کھانے میں شامل کرو۔ ہمیں برا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ کھائیں اور لوگ گھٹیا کھائیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ مُعَتِّبٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ قَدْ تَزَيَّدَ السِّعْرُ بِالْمَدِينَةِ كَمْ عِنْدَنَا مِنْ طَعَامٍ قَالَ قُلْتُ عِنْدَنَا مَا يَكْفِيكَ أَشْهُراً كَثِيرَةً قَالَ أَخْرِجْهُ وَ بِعْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَ لَيْسَ بِالْمَدِينَةِ طَعَامٌ قَالَ بِعْهُ فَلَمَّا بِعْتُهُ قَالَ اشْتَرِ مَعَ النَّاسِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَ قَالَ يَا مُعَتِّبُ اجْعَلْ قُوتَ عِيَالِي نِصْفاً شَعِيراً وَ نِصْفاً حِنْطَةً فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنِّي وَاجِدٌ أَنْ أُطْعِمَهُمُ الْحِنْطَةَ عَلَى وَجْهِهَا وَ لَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَانِيَ اللَّهُ قَدْ أَحْسَنْتُ تَقْدِيرَ الْمَعِيشَةِ .

2 - محمد بن یحییٰ نے علی بن اسمٰعیل سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے جہم بن ابی جہمہ سے اس نے معتب سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا درحالیکہ ان دنوں میں مدینہ میں نرخ بڑھے ہوئے تھے:۔ ہمارے پاس کتنا سامان خوردونوش پڑا ہے؟ میں نے عرض کی:۔ ہمارے پاس اتنا ہے کہ بہت سے مہینوں کے لیے کافی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے نکالو اور بیچ دو میں نے عرض کی مدینہ میں خوراک کم پڑ گئی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے بیچ دو۔ اور جب میں نے اسے بیچ دیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: جاؤ لوگوں کے ساتھ ملکر روز بروز خریدو اور فرمایا: اے معتب! میرے گھر والوں کی خوراک کے آدھے جو اور آدھی گندم بناؤ یقیناً اللہ عزّوجلّ جانتا ہے کہ میں انہیں صرف گندم کھلا سکتا ہوں مگر میں چاہتا ہوں کہ خدا دیکھے کہ میں نے معیشت میں میانہ روی اختیار کی ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُعَتِّبٍ قَالَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَأْمُرُنَا إِذَا أَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ أَنْ نُخْرِجَهَا فَنَبِيعَهَا وَ نَشْتَرِيَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ يَوْماً بِيَوْمٍ .

3 - علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محسن بن احمد سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے معتب سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام کو جب پھل (فصل کے پکنے کے بعد) پہنچتے تو ہمیں حکم دیتے کہ ہم لے جا کر انکو فروخت کر دیں اور ہم مسلمانوں کے ساتھ ملکر روز کا روز خریدیں۔

# باب فَضْلِ شِرَاءِ الْحِنْطَةِ وَ الطَّعَامِ (گندم اور خوراک خریدنے کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ شِرَاءُ الْحِنْطَةِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَ شِرَاءُ الدَّقِيقِ يُنْشِئُ الْفَقْرَ وَ شِرَاءُ الْخُبْزِ مَحْقٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَبْقَاكَ اللَّهُ فَمَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى شِرَاءِ الْحِنْطَةِ قَالَ ذَاكَ لِمَنْ يَقْدِرُ وَ لَا يَفْعَلُ .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے نصر بن اسحق کوفی سے اس نے عباد بن حبیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: گندم خریدنا فقر کو کم کرتا ہے آٹا خریدنا فقر کو پیدا کرتا ہے اور روٹی خریدنا برکت کو ختم کر دیتا ہے میں نے عرض کی: اللہ عزّوجلّ آپؑ کو باقی فرمائے جو گندم نہ خرید سکتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس کے لیے ہے جو استطاعت رکھتا ہے مگر نہیں کرتا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُنْذِرِ الزَّبَّالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ دِرْهَمٌ فَاشْتَرِ بِهِ الْحِنْطَةَ فَإِنَّ الْمَحْقَ فِي الدَّقِيقِ .

2 -محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے اس نے علی بن منذر زبال سے اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارے پاس ایک درھم بھی ہو تو گندم خریدو کیونکہ آٹے میں بے برکتی ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا أَبَا الصَّبَّاحِ شِرَاءُ الدَّقِيقِ ذُلٌّ وَ شِرَاءُ الْحِنْطَةِ عِزٌّ وَ شِرَاءُ الْخُبْزِ فَقْرٌ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ .

3 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو الصباح آٹا خریدنا ذلت ہے گندم خریدنا عزت ہے اور روٹی خریدنا فقر ہے پس ہمؑ فقر سے اللہ عزّوجلّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

# باب كَرَاهَةِ الْجِزَافِ وَ فَضْلِ الْمُكَايَلَةِ

# (اٹکل "بغیر تولے ناپے اندازے سے خرید و فروخت" کی کراہت اور ناپنے کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ شَكَا قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) سُرْعَةَ نَفَادِ طَعَامِهِمْ فَقَالَ تَكِيلُونَ أَوْ تَهِيلُونَ قَالُوا نَهِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَعْنِي الْجِزَافَ قَالَ كِيلُوا وَ لَا تَهِيلُوا فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ .

1 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ انکی غذا جلدی ختم ہو جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

ناپتے ہو یا بغیر ناپے ڈال دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ویسے ہی رکھ دیتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اٹکل سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ناپو اور ایسے ہی نہ رکھو کیونکہ ناپنا برکت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كِيلُوا طَعَامَكُمْ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الطَّعَامِ الْمَكِيلِ .

2 - علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن جہم سے اس نے حفص بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے طعام کی ناپ تول کرو کیونکہ ناپے ہوئے طعام میں برکت ہوتی ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا أَبَا سَيَّارٍ إِذَا أَرَادَتِ الْخَادِمَةُ أَنْ تَعْمَلَ الطَّعَامَ فَمُرْهَا فَلْتَكِلْهُ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِيمَا كِيلَ .

3 - ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمون سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو سیار! جب نوکرانی کھانا پکائے تو اسے کہو کہ وہ اسکو ناپے کیونکہ ناپے ہوئے میں برکت ہوتی ہے۔

## باب لُزُومِ مَا يَنْفَعُ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ (معاملات میں نفع دینے والی چیزوں کا قابو کرنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ شَكَا رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْحُرْفَةَ فَقَالَ انْظُرْ بُيُوعاً فَاشْتَرِهَا ثُمَّ بِعْهَا فَمَا رَبِحْتَ فِيهِ فَالْزَمْهُ .

1 - ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے محمد بن عذافر سے اس نے اسحٰق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رزق میں کمی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیچی جانے والی چیزوں میں غور و فکر کرو تب انہیں پہلے خریدو پھر انہیں بیچو پس جن میں منافع ہو اس کو تھام لو۔ (جاری رکھو)

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ فِي تِجَارَةٍ فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئاً فَلْيَتَحَوَّلْ إِلَى غَيْرِهَا .

2 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی دیکھے کہ اس کی تجارت میں کچھ حاصل نہیں ہے تو وہ اسکے علاوہ کسی اور کاروبار میں کوشش کرے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ بَشِيرٍ النَّبَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا رُزِقْتَ فِي شَيْءٍ فَالْزَمْهُ .


www.hubeali.com

3 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن شجرہ سے اس نے بشیر النبال سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں کسی چیز میں رزق ملے تو اس کو جاری رکھو (یعنی جس چیز کی تجارت میں فائدہ ہو اس چیز کی ہمیشہ تجارت کرو)۔

# باب التَّلَقِّي (چور بازاری)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا يَتَلَقَّى أَحَدُكُمْ تِجَارَةً خَارِجاً مِنَ الْمِصْرِ وَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَ الْمُسْلِمُونَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

1-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے ،اس نے احمد بن نضر سے ،اس نے عمرو بن شمر سے ،اس نے عروہ بن عبد اللہ سے ،اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔تم تجارت کے قافلہ سے اوروں سے پہلے شہر سے باہر جاکر نہ ملو اور ان کیلئے نہ خرید و جو وہاں موجود نہ ہوں۔۔مسلمانوں کو اللہ عزّوجلّ رزق دیتاہے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَا تَلَقَّ وَ لَا تَشْتَرِ مَا تُلُقِّيَ وَ لَا تَأْكُلْ مِنْهُ .

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مثنیٰ حناط سے اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔شہر سے باہر قافلہ سے اور لوگوں سے پہلے جاکر نہ خرید و چور بازاری نہ کرو اور چور بازاری کا مال مت خرید و اور اس سے مت کھاؤ۔

3- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا حَدُّ التَّلَقِّي قَالَ رَوْحَةٌ .

3-ابن محبوب نے عبد اللہ بن یحییٰ کاہلی سے اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی:۔چور بازاری کی حد کیاہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔روحۃ (تقریباً چار فرسخ)

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تَلَقَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نَهَى عَنِ التَّلَقِّي قُلْتُ وَ مَا حَدُّ التَّلَقِّي قَالَ مَا دُونَ غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ قُلْتُ وَ كَمِ الْغَدْوَةُ وَ الرَّوْحَةُ قَالَ أَرْبَعُ فَرَاسِخَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِتَلَقٍّ .

4-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔چور بازاری مت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چور بازاری سے منع فرمایاہے۔میں نے عرض کی چور بازاری کی حد کیاہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: الغَدْوَۃُ وَالرَّوْحَۃُ۔میں نے عرض کی الغَدْوَۃُ وَالرَّوْحَۃُ کتنا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔چار فرسخ۔ابن ابی عمیر کہتاہے کہ اس سے زیادہ فاصلے سے خرید کر بیچنا چور بازاری نہیں۔

# باب الشَّرْطِ وَ الْخِيَارِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں شرط وخیار)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطاً مُخَالِفاً لِكِتَابِ اللَّهِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ وَ لَا يَجُوزُ عَلَى الَّذِي اشْتُرِطَ عَلَيْهِ وَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: جو شخص لین دین میں شرط لگائے جو کہ کتاب خدا کی مخالف شرط ہو تو نہ اس کے لیے جائز ہے اور نہ اس کے لیے جائز ہے کہ جس پر اس نے یہ شرط لگائی ہے۔ مسلمان اپنی اپنی زبان پر جو کتاب اللہ عزّ و جَلّ کے موافق ہو۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الشَّرْطُ فِي الْحَيَوَانِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي اشْتَرَطَ أَمْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ أَحْدَثَ الْمُشْتَرِي فِيمَا اشْتَرَى حَدَثاً قَبْلَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ فَذَلِكَ رِضًا مِنْهُ فَلَا شَرْطَ قِيلَ لَهُ وَ مَا الْحَدَثُ قَالَ أَنْ لَامَسَ أَوْ قَبَّلَ أَوْ نَظَرَ مِنْهَا إِلَى مَا كَانَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ قَبْلَ الشِّرَاءِ

2 -ابن محبوب نے علی بن رئاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا حیوان کے سودے میں تین دن کی شرط ہوتی ہے خریدنے والے کے حق میں چاہے وہ شرط لگائے یا نہ لگائے پس اگر خریدنے والا تین دن سے پہلے خریدے ہوئے حیوان میں کوئی نقص پاتا ہے تو اس سے واپسی قبول کی جائے گی پس اسمیں کوئی شرط نہیں۔ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا حدث کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: چھوئے، چومے، اس کی طرف دیکھے یہاں تک کہ ہر وہ شے کہ جو خریدنے سے پہلے اس پر حرام تھی۔

3- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّابَّةَ أَوِ الْعَبْدَ وَ يَشْتَرِطُ إِلَى يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَيَمُوتُ الْعَبْدُ أَوِ الدَّابَّةُ أَوْ يَحْدُثُ فِيهِ حَدَثٌ عَلَى مَنْ ضَمَانُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَى الْبَائِعِ حَتَّى يَنْقَضِيَ الشَّرْطُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ يَصِيرَ الْمَبِيعُ لِلْمُشْتَرِي .

3- ابن محبوب نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو چوپایہ یا غلام خریدتا ہے اور ایک دن یا دو دن کی شرط لگاتا ہے۔ پس وہ غلام یا چوپایہ مر جاتا ہے یا اس میں کوئی عیب رونما ہو جاتا ہے تو اس کا ضامن کون ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا بیچنے والے پر ہے یہانتک کہ تین دن کی شرط گزر جائے اور بیچی جانے والی چیز خریدنے والے کی ہو جائے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ وَ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا وَ صَاحِبُ الْحَيَوَانِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ ثُمَّ يَدَعُهُ عِنْدَهُ وَ يَقُولُ حَتَّى نَأْتِيَكَ بِثَمَنِهِ قَالَ إِنْ جَاءَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

4 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سودا کرنے والے دونوں فریق اختیار رکھتے ہیں (سودہ ختم کرنے کا) یہاں تک کہ جدا ہو جائیں۔ حیوان کے سودے کرنے والا تین دن تک اختیار رکھتا ہے۔ میں نے عرض کی: ایک شخص دوسرے سے سامان خریدتا ہے

پھر اس سامان کو اس کے خریدنے والے کے پاس چھوڑ جاتا ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس قیمت لائے فرمایا:۔ اگر وہ تین دن کے اندر اندر آجائے تو ٹھیک ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہ ہو گی۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا وَ صَاحِبُ الْحَيَوَانِ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

5 -ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ سودا کرنے والے جب تک جدا نہ ہو جائیں اختیار رکھتے ہیں اور حیوان کا سودا کرنے والے کو تین دن کا اختیار ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا الشَّرْطُ فِي الْحَيَوَانِ فَقَالَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي قُلْتُ فَمَا الشَّرْطُ فِي غَيْرِ الْحَيَوَانِ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِذَا افْتَرَقَا فَلَا خِيَارَ بَعْدَ الرِّضَا مِنْهُمَا

6 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے ،اس نے ابن محبوب سے ، اس نے جمیل سے ، اس نے فضیل سے روایت کی کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی:۔ حیوان کی خرید کرنے والے میں کیا شرط ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ مشتری کے لیے تین دن ۔ میں نے عرض کی:۔ غیر حیوان میں کیا شرط ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ سودا کرنے والوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار ہے اور جب جدا ہو جائیں تو انہیں کوئی اختیار نہیں دونوں کی رضا کے بعد۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بَيْعاً فَهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا فَإِذَا افْتَرَقَا وَجَبَ الْبَيْعُ

7 -علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے ابن ابی عمیر سے ،اس نے حماد سے ،اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب بھی کوئی شخص کسی شخص سے کوئی چیز خرید تا ہے تو ان دونوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے اور جب وہ جدا ہو جائیں تو معاملہ واجب ہو جاتا ہے

قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ أَبِي اشْتَرَى أَرْضاً يُقَالُ لَهَا الْعُرَيْضُ فَابْتَاعَهَا مِنْ صَاحِبِهَا بِدَنَانِيرَ فَقَالَ لَهُ أُعْطِيكَ وَرِقاً بِكُلِّ دِينَارٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَبَاعَهُ بِهَا فَقَامَ أَبِي فَاتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ لِمَ قُمْتَ سَرِيعاً قَالَ أَرَدْتُ أَنْ يَجِبَ الْبَيْعُ .

راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ میرے بابا علیہ السلام نے عریض نامی زمین خریدی اور اسکے مالک سے اس کا معاملہ دیناروں میں فرمایا اور اسے فرمایا:۔ میں تمہیں ہر دینار کے بدلے دس درہم چاندی کے سکے دوں گا پس اس نے آپ علیہ السلام کو زمین بیچ دی اس قیمت میں ۔ پس میرے بابا علیہ السلام اٹھ گئے میں ان کے پیچھے گیا اور میں نے عرض کی اے بابا جان (علیہ السلام )! آپ علیہ السلام اتنی جلدی کیوں اٹھ گئے ؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ میں چاہتا تھا کہ معاملہ واجب ہو جائے۔

8- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ بَايَعْتُ رَجُلًا فَلَمَّا بَايَعْتُهُ قُمْتُ فَمَشَيْتُ خُطًى ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي لِيَجِبَ الْبَيْعُ حِينَ افْتَرَقْنَا .

8 -علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابی ایوب سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: میںؑ نے ایک شخص سے سودا کیا۔ جب سودا کر لیا تو میںؑ اٹھا اور ایک قدم چلا پھر میںؑ واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھا تا کہ جب ہم جدا ہوں تو بیع واجب ہو جائے (معاملہ پکا ہو جائے)۔

9- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى أَمَةً بِشَرْطٍ مِنْ رَجُلٍ يَوْماً أَوْ يَوْمَيْنِ فَمَاتَتْ عِنْدَهُ وَ قَدْ قَطَعَ الثَّمَنَ عَلَى مَنْ يَكُونُ الضَّمَانُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي اشْتَرَى ضَمَانٌ حَتَّى يَمْضِيَ بِشَرْطِهِ .

9 -حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن ساعتہ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے آبان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے کنیز خریدی ایک دن یا دو دن کی شرط پر جو کہ اس کے پاس مر گئی اور اس نے قیمت روک دی ہے تاوان کس پر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے خریدا ہے اس پر کوئی تاوان نہیں یہاں تک کہ اس کی شرط گزر جائے۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ احْتَاجَ إِلَى بَيْعِ دَارِهِ فَمَشَى إِلَى أَخِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبِيعُكَ دَارِي هَذِهِ وَ تَكُونُ لَكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لِغَيْرِكَ عَلَى أَنْ تَشْتَرِطَ لِي إِنْ أَنَا جِئْتُكَ بِثَمَنِهَا إِلَى سَنَةٍ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا إِنْ جَاءَ بِثَمَنِهَا إِلَى سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ قُلْتُ فَإِنَّهَا كَانَتْ فِيهَا غَلَّةٌ كَثِيرَةٌ فَأَخَذَ الْغَلَّةَ لِمَنْ تَكُونُ فَقَالَ الْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِي أَ لَا تَرَى أَنَّهُ لَوِ احْتَرَقَتْ لَكَانَتْ مِنْ مَالِهِ .

10 -محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے اس نے اسحٰق بن عمار سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا اس نے کہ جس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سماعت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں آپ علیہ السلام کے پاس موجود تھا اس نے کہا ایک مسلمان شخص اپنے گھر کے بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے پس وہ چل کر اپنے بھائی کے پاس جاتا ہے اور اسے کہتا ہے میں تم کو اپنا یہ گھر بیچتا ہوں اور یہ تیرا ہو مجھے پسند ہے اس سے کہ یہ کسی غیر کا ہو البتہ میری اس شرط پر کہ اگر میں ایک سال کے اندر اندر اس کی قیمت تم کو واپس لا دوں تو مجھے گھر واپس کر دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی قباحت نہیں اگر وہ سال کے اندر قیمت لاتا ہے تو اسے گھر واپس کر دے۔ میں نے عرض کی اگر اس گھر میں بہت سا نفع حاصل ہوا ہو (کرایہ وغیرہ کی صورت میں) تو نفع کس کا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خریدنے والے کا ہے نفع۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اگر اس (بائع) نے قیمت سے نفع اٹھایا ہے تو وہ اس کا مال ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ ثُمَّ يَدَعُهُ عِنْدَهُ يَقُولُ حَتَّى آتِيَكَ بِثَمَنِهِ قَالَ إِنْ جَاءَ بِثَمَنِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

11 -محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی: ایک شخص دوسرے سے سامان خرید کر اسکے پاس ہی رکھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اسکی قیمت لانے تک چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ قیمت لے کر ان تین دنوں میں آ جائے تو ٹھیک ورنہ اسکی کوئی حیثیت نہیں (یعنی معاملہ ختم ہو گا)


www.hubeali.com

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعاً مِنْ رَجُلٍ وَ أَوْجَبَهُ غَيْرَ أَنَّهُ تَرَكَ الْمَتَاعَ عِنْدَهُ وَ لَمْ يَقْبِضْهُ قَالَ آتِيكَ غَداً إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَسُرِقَ الْمَتَاعُ مِنْ مَالِ مَنْ يَكُونُ قَالَ مِنْ مَالِ صَاحِبِ الْمَتَاعِ الَّذِي هُوَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يُقَبِّضَ الْمَتَاعَ وَ يُخْرِجَهُ مِنْ بَيْتِهِ فَإِذَا أَخْرَجَهُ مِنْ بَيْتِهِ فَالْمُبْتَاعُ ضَامِنٌ لِحَقِّهِ حَتَّى يَرُدَّ مَالَهُ إِلَيْهِ .

**12 - محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے سے سامان خرید تا ہے اور اسے پابند بنا تا ہے در حالیکہ اس نے سامان کو اس کے پاس چھوڑ دیا ہے اور اسے قبضے میں نہیں لیا ہے اور کہا ہے کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا انشاء اللہ اور وہ سامان چوری ہو جاتا ہے تو کس کے مال سے ہو گا؟**

**آپ علیہ السلام نے فرمایا جس کے گھر میں سامان ہے اور جو سامان کا مالک ہے اسکے مال سے ہو اجب تک خریدنے والا قبضے میں لے کر اسے اسکے گھر سے باہر نہ نکالے البتہ جب خریدنے والا اس سامان کو اس کے گھر سے نکال لے پس بیچنے والا خریدنے والے کے حق کا ضامن ہو گا یہاں تک کہ اس کا مال اس کو پلٹا دے۔**

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ عُهْدَةُ الْبَيْعِ فِي الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ إِنْ كَانَ بِهَا خَبَلٌ أَوْ بَرَصٌ أَوْ نَحْوُ هَذَا وَ عُهْدَتُهُ السَّنَةُ مِنَ الْجُنُونِ فَمَا بَعْدَ السَّنَةِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

**13 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ غلاموں اور کنیزوں کی بیع میں تین دن کی مہلت ہے اگر انہیں فالج یا برص یا ان جیسا کوئی مرض نکل آئے تو اس جنون کی صورت میں ایک سال مدت ہے ایک سال کے بعد کچھ نہیں۔**

14- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّا نُخَالِطُ أُنَاساً مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ وَ غَيْرِهِمْ فَنَبِيعُهُمْ وَ نَرْبَحُ عَلَيْهِمُ الْعَشَرَةَ اثْنَا عَشَرَ وَ الْعَشَرَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَ نُؤَخِّرُ ذَلِكَ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ السَّنَةَ وَ نَحْوَهَا وَ يَكْتُبُ لَنَا الرَّجُلُ عَلَى دَارِهِ أَوْ أَرْضِهِ بِذَلِكَ الْمَالِ الَّذِي فِيهِ الْفَضْلُ الَّذِي أَخَذَ مِنَّا شِرَاءً وَ قَدْ بَاعَ وَ قَبَضَ الثَّمَنَ مِنْهُ فَنَعِدُهُ إِنْ هُوَ جَاءَ بِالْمَالِ إِلَى وَقْتٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ الشِّرَاءَ فَإِنْ جَاءَ الْوَقْتُ وَ لَمْ يَأْتِنَا بِالدَّرَاهِمِ فَهُوَ لَنَا فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ الشِّرَاءِ قَالَ أَرَى أَنَّهُ لَكَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ وَ إِنْ جَاءَ بِالْمَالِ لِلْوَقْتِ فَرُدَّ عَلَيْهِ .

**14- ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے علی بن نعمان سے اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی:۔ ہم شہر کے ارد گرد رہنے والے اور دیگر لوگوں سے ملتے ہیں اور انہیں چیزیں بیچتے ہیں اور ان پر دس کے بدلے پندرہ یا دس کے بدلے تیرہ کا نفع لیتے ہیں در حالیکہ ہم انہیں سال یا اس جیسی مہلت دیتے ہیں جبکہ وہ ہمیں اپنی زمین یا گھر لکھ کے دیتے ہیں اس مال کے بدلے میں حالانکہ وہ بہت قیمتی ہوتا ہے گھر یا باغ۔ کہ جو ہمیں لکھ کر دیتا ہے کہ میں نے بیچ کر قیمت قبضے میں لے لی ہے پھر جب ہم واپس جاتے ہیں تو اگر وہ ہمارے اور اسکے درمیان طے شدہ وقت کے اندر ہمارا مال لاتا ہے تو ٹھیک اور اگر وقت تک در ہم نہ لائے تو وہ گھر یا باغ ہمارا ہوتا ہے اس خریداری کے بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ تمہارے لیے نہ بھی کر پائے اور صحیح وقت کے بعد بھی مال لے کر آئے تو اس کا گھر یا باغ اسکو پلٹا دینا چاہیے۔**

15- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ أَوْ غَيْرِهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ الَّذِي يَفْسُدُ فِي يَوْمِهِ وَ يَتْرُكُهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ بِالثَّمَنِ قَالَ إِنْ جَاءَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّيْلِ بِالثَّمَنِ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

15 - محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن ابو حمزہ سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابو الحسن علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو ایسی چیز خریدے کہ جو اس دن ہی خراب ہو جانے والی ہو اور اسے وہیں چھوڑ کر جائے تا کہ قیمت لائے آپؑ نے اس کے بارے میں فرمایا: اگر وہ رات ہونے سے پہلے قیمت لے کر آئے تو ٹھیک ورنہ کوئی معاہدہ نہیں ہو گا۔

16- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ اشْتَرَيْتُ مَحْمِلًا فَأَعْطَيْتُ بَعْضَ ثَمَنِهِ وَ تَرَكْتُهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ ثُمَّ احْتَبَسْتُ أَيَّاماً ثُمَّ جِئْتُ إِلَى بَائِعِ الْمَحْمِلِ لآخُذَهُ فَقَالَ قَدْ بِعْتُهُ فَضَحِكْتُ ثُمَّ قُلْتُ لَا وَ اللَّهِ لَا أَدَعُكَ أَوْ أُقَاضِيَكَ فَقَالَ لِي تَرْضَى بِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قُلْتُ نَعَمْ فَأَتَيْنَاهُ فَقَصَصْنَا عَلَيْهِ قِصَّتَنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِقَوْلِ مَنْ تُحِبُّ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا أَ بِقَوْلِ صَاحِبِكَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ بِقَوْلِ صَاحِبِي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ اشْتَرَى شَيْئاً فَجَاءَ بِالثَّمَنِ فِي مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

16 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حسن بن حسین سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے محمل خریدا اس کی کچھ قیمت دے کر اس کے مالک کے پاس ہی چھوڑ دیا پھر کچھ دن گزار کر میں محمل اٹھانے کے لیے اس کے بیچنے والے کے پاس گیا تو اس نے کہا میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نے ہنس کر کہا: نہیں اللہ عزّ و جلّ کی قسم تمہیں ایسے نہ چھوڑوں گا یا تیرے بارے میں فیصلہ کراؤں گا۔ اس نے مجھے کہا کیا تو ابو بکر بن عیاش کی قضاوت پر راضی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس ہم اس کے پاس گئے اور اپنا قصہ سنایا۔ ابو بکر نے کہا: تم جس قول پر پسند کرو تمہارے درمیان تمہارے امام علیہ السلام کے قول کے مطابق فیصلہ کروں یا کسی اور کے قول کے مطابق فیصلہ کروں؟ میں نے کہا: میرے امام علیہ السلام کے قول کے مطابق۔ اس نے کہا میںؑ نے انؑ سے سنا وہؑ فرما رہے تھے:۔ جو کوئی چیز خریدے اگر وہ اس کی قیمت تین دن کے اندر اندر لائے تو ٹھیک ورنہ اس کی کوئی خرید نہیں۔

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) قَضَى فِي رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْباً بِشَرْطٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَعَرَضَ لَهُ رِبْحٌ فَأَرَادَ بَيْعَهُ قَالَ لِيُشْهِدْ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَهُ فَاسْتَوْجَبَهُ ثُمَّ لْيَبِعْهُ إِنْ شَاءَ فَإِنْ أَقَامَهُ فِي السُّوقِ وَ لَمْ يَبِعْ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ

17 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جس نے آدھے دن تک کی شرط پر کپڑا خریدا اسے نفع ملنے لگا تو اس نے بیع کا ارادہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اسے گواہ لانے چاہیے کہ اس نے اسے راضی کیا اور سودے کو واجب کرنے کا کہا پھر چاہتا تو اسے بیچتا۔ پس اگر اس نے اسے بازار میں لا کر رکھا اگر چہ بیچا نہیں تو بھی اس پر سودا واجب ہو گیا ہے۔

# باب مَنْ يَشْتَرِي الْحَيَوَانَ وَ لَهُ لَبَنٌ يَشْرَبُهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ

## (جو دودھ والے حیوان کو خریدے دودھ پیئے اور واپس کر دے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى شَاةً فَأَمْسَكَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ رَدَّهَا قَالَ إِنْ كَانَ فِي تِلْكَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ يَشْرَبُ لَبَنَهَا رَدَّ مَعَهَا ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا لَبَنٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ


www.hubeali.com

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو المغرا سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے بکری خریدی اسے تین دن باندھا پھر اسے پلٹا دیا فرمایا:۔ اگر ان تین دن میں اس نے اسکا دودھ پیا تو اسے چاہیے کہ تین دن طعام اسکے ساتھ پلٹائے اگر اس کا دودھ نہیں تھا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ . علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت کی ہے۔

# بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعُ وَ الْمُشْتَرِي

# (جب بیچنے والے اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جائے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ فَيَقُولُ الْمُشْتَرِي هُوَ بِكَذَا وَ كَذَا بِأَقَلِّ مَا قَالَ الْبَائِعُ قَالَ الْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ مَعَ يَمِينِهِ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ قَائِماً بِعَيْنِهِ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے چیز بیچی اور مشتری کہتا ہے وہ چیز اسکے ساتھی یعنی بیچنے والے سے کم قیمت بتاتا ہے فرمایا:۔ بیچنے والے کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اس وقت کہ جب چیز اصلی حالت میں موجود ہو۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا التَّاجِرَانِ صَدَقَا بُورِكَ لَهُمَا فَإِذَا كَذَبَا وَ خَانَا لَمْ يُبَارَكْ لَهُمَا وَ هُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنِ اخْتَلَفَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ رَبِّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَا .

2- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے حسین بن عمر بن یزید سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تاجر ان سچ بولیں تو ان کے لیے مبارک ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور خیانت کریں تو ان کے لیے مبارک نہیں اور وہ جدا ہونے تک اختیار رکھتے ہیں۔ اور انمیں اختلاف ہو جائے تو صاحب متاع کا قول سچ مانا جائے گا یا سودا ترک قرار پائے گا۔

# بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ وَ شِرَائِهَا (پھلوں کی فروخت اور ان کا خریدنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرُّطْبَةِ تُبَاعُ قَطْعَةً أَوْ قَطْعَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ قَطَعَاتٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ أَكْثَرْتُ السُّؤَالَ عَنْ أَشْبَاهِ هَذِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ لَا بَأْسَ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ اسْتِحْيَاءً مِنْ كَثْرَةِ مَا سَأَلْتُهُ وَ قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّ مَنْ يَلِينَا يُفْسِدُونَ عَلَيْنَا هَذَا كُلَّهُ فَقَالَ أَظُنُّهُمْ سَمِعُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي النَّخْلِ ثُمَّ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ رَجُلٌ فَسَكَتَ فَأَمَرْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي النَّخْلِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَسَمِعَ ضَوْضَاءً فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ لَهُ تَبَايَعَ النَّاسُ بِالنَّخْلِ فَقَعَدَ النَّخْلُ الْعَامَ فَقَالَ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَمَّا إِذَا فَعَلُوا فَلَا يَشْتَرُوا النَّخْلَ الْعَامَ حَتَّى يَطْلُعَ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَمْ يُحَرِّمْهُ .

1 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حجال سے اس نے ثعلبہ سے اس نے برید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا:۔ تازہ کھجوروں کے بارے میں کہ ہم ان کا ایک مرتبہ چننا، دو مرتبہ چننا یا زیادہ بار چننا بیچتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ کوئی قباحت نہیں ہے ۔ میں اس قسم کے سوال آپ علیہ السلام سے اکثر پوچھتا رہتا تھا اور آپ علیہ السلام ہمیشہ فرماتے تھے کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی اللہ عزّوجلّ آپ علیہ السلام کو قائم رکھے۔ شرمندہ ہو کر اپنے کثرت سوال سے اور انؑ کے قول کوئی قباحت نہیں ہے سے جو ہمارے پہلے تھے وہ اس سب کو ہمارے لیے خراب شمار کرتے تھے تب آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجور والی حدیث سنی ہوگی پھر ان کے اور میرے درمیان بندہ حائل ہوا تو آپ علیہ السلام ساکن ہو گئے تب میں نے محمد بن مسلم کو کہا وہ ابو جعفر علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجور والی حدیث کے بارے میں سوال کرے تب ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے تو انہیں شور و غل سنائی دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کیا گیا کہ لوگ کھجور بیچ رہے ہیں جبکہ ان پر ابھی پھل نہیں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب وہ ایسا کریں تو تم اس وقت تک کھجور نہ خریدو کہ جب تک اسمیں کوئی چیز ظاہر نہ ہو جائے اور جب ظاہر ہو جائے تو مت رکو۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ شِرَاءِ النَّخْلِ وَ الْكَرْمِ وَ الثِّمَارِ ثَلَاثَ سِنِينَ أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ يَقُولُ إِنْ لَمْ يُخْرِجْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ أَخْرَجَ فِي قَابِلٍ وَ إِنِ اشْتَرَيْتَهُ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَا تَشْتَرِهِ حَتَّى يَبْلُغَ فَإِنِ اشْتَرَيْتَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ فَلَا بَأْسَ وَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ الْمُسَمَّاةَ مِنْ أَرْضٍ فَهَلَكَ ثَمَرَةُ تِلْكَ الْأَرْضِ كُلُّهَا فَقَالَ قَدِ اخْتَصَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَكَانُوا يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يَدَعُونَ الْخُصُومَةَ نَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ الْبَيْعِ حَتَّى تَبْلُغَ الثَّمَرَةُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَ لَكِنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ خُصُومَتِهِمْ .

2 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کھجور، انگور کی بیل، اور پھلوں کو تین یا چار سال کے لیے فروخت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ فرمایا:۔ اگر اس سال اس نے پھل نہ اٹھایا تو اگلے سال اٹھائے گی اور اگر تم انہیں ایک سال کے لیے بیچتے ہو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ تیار نہ ہو جائے اور اگر تم تیار ہونے سے پہلے اسے تین سال کے لیے بیچ دو تو کوئی قباحت نہیں۔ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو ایک معین زمین کے پھل خریدتا ہے اور اس زمین کا سارا پھل برباد ہو جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا انہوں نے اس معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی ہے یہ اس زمانے میں بھی ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ دشمنی نہیں چھوڑتے تو انہیں اس قسم کے سودے سے روکا جب تک کہ پھل نہ آجائے اور جب پھل آجائے تو انہیں نہیں روکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ان کی آپس میں دشمنی کے سبب کیا۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) هَلْ يَجُوزُ بَيْعُ النَّخْلِ إِذَا حَمَلَ فَقَالَ يَجُوزُ بَيْعُهُ حَتَّى يَزْهُوَ فَقُلْتُ وَ مَا الزَّهْوُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ يَحْمَرُّ وَ يَصْفَرُّ وَ شِبْهُ ذَلِكَ .

3 - حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی الوشّاء سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا:۔ جب کھجور نے پھل اٹھایا ہوا ہو کیا اس کی فروخت جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب وہ پھل بڑا ہو جائے تو انکی فروخت جائز ہے۔ میں نے عرض کی یہ بڑا ہونا کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب وہ پیلی یا سرخ ہو جائیں یا ان جیسی ہو جائیں۔


www.hubeali.com

4- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِي نَخْلًا بِالْبَصْرَةِ فَأَبِيعُهُ وَ أُسَمِّي الثَّمَنَ وَ أَسْتَثْنِي الْكُرَّ مِنَ التَّمْرِ أَوْ أَكْثَرَ أَوِ الْعِذْقَ مِنَ النَّخْلِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بَيْعُ السَّنَتَيْنِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ ذَا عِنْدَنَا عَظِيمٌ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَحَلَّ ذَلِكَ فَتَظَالَمُوا فَقَالَ ( **عليه السلام** ) لَا تُبَاعُ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا .

4 -**محمد بن اسمٰعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میری بصرہ میں کھجور ہے میں اسے بیچتا ہوں اور قیمت معین کرتا ہوں اور ساتھ میں چالیس (40) اردب کھجوریں یا اس سے زیادہ یا ایک خوشہ کھجور کا مستثنیٰ قرار دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! دو سال کی بیع۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! یہ ہمارے ہاں بہت گناہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کیا ہے اگر میں تم سے کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حلال قرار دیا تھا پس وہ آپس میں ظلم کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت تک پھل نہ بیچو جب تک وہ ظاہر ہو کر بڑھنا شروع نہ کر دے۔**

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا كَانَ الْحَائِطُ فِيهِ ثِمَارٌ مُخْتَلِفَةٌ فَأَدْرَكَ بَعْضُهَا فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهَا جَمِيعاً .

5 -**محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: باغیچہ میں مختلف انواح کے پھل دار درخت ہوں اور انمیں سے بعض پر پھل پک جائیں تو اس پورے باغ کے سودے میں کوئی قباحت نہیں۔**

6- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ فَقَالَ إِذَا كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ بَيْعٌ لَهُ غَلَّةٌ قَدْ أَدْرَكَتْ فَبَيْعُ ذَلِكَ كُلِّهِ حَلَالٌ .

**6۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پھلوں کے پکنے سے پہلے بیچنے کے بارے میں سوال کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اس زمین میں سے کوئی اور منفعت بھی ہو کہ جو سیر ہو اور اسکے ساتھ ملا کر بیچا جائے تو ساری بیع حلال ہے۔**

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاؤُهَا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ طَلْعُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ مَعَهَا شَيْئاً غَيْرَهَا رَطْبَةً أَوْ بَقْلًا فَيَقُولَ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذِهِ الرُّطْبَةَ وَ هَذَا النَّخْلَ وَ هَذَا الشَّجَرَ بِكَذَا وَ كَذَا فَإِنْ لَمْ تَخْرُجِ الثَّمَرَةُ كَانَ رَأْسُ مَالِ الْمُشْتَرِي فِي الرُّطْبَةِ وَ الْبَقْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ وَرَقِ الشَّجَرِ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاؤُهُ ثَلَاثَ خَرَطَاتٍ أَوْ أَرْبَعَ خَرَطَاتٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْوَرَقَ فِي شَجَرَةٍ فَاشْتَرِ فِيهِ مَا شِئْتَ مِنْ خَرْطَةٍ .

**7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا پھل کے ظاہر ہونے سے پہلے اسے بیچا جا سکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہاں مگر یہ کے اسکے ساتھ پکی کھجوریں یا سبزیاں وغیرہ خریدی جائیں تو درست ہے اور خریدنے والا کہے میں تم سے یہ پکی کھجوریں یہ کھجور کا درخت اور یہ درخت اتنی قیمت کے بدلے خرید تا ہوں پس اگر پھل نہ بھی نکلے تو خریدنے والے کا اصل سرمایہ کھجوروں اور سبزیوں میں ہو گا میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا کیا درخت کے پتوں کو خریدا جا سکتا ہے تین مرتبہ یا چار مرتبہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم درخت میں پتے دیکھو تو خرید سکتے ہو جتنی مرتبہ چاہو۔**


www.hubeali.com

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى بُسْتَاناً فِيهِ نَخْلٌ وَ شَجَرٌ مِنْهُ مَا قَدْ أَطْعَمَ وَ مِنْهُ مَا لَمْ يُطْعِمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِيهِ مَا قَدْ أَطْعَمَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى بُسْتَاناً فِيهِ نَخْلٌ لَيْسَ فِيهِ غَيْرُ بُسْرٍ أَخْضَرَ فَقَالَ لَا حَتَّى يَزْهُوَ قُلْتُ وَ مَا الزَّهْوُ قَالَ حَتَّى يَتَلَوَّنَ .

8۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے قاسم بن محمد الجُوْهَرِيِ سے اس نے علی ابن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے باغیچہ خریدا جس میں کھجور اور ایسے درخت ہیں کہ جن میں سے کچھ کو کھایا جاتا ہے اور کچھ کو نہیں کھایا جاتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو باغ خریدتا ہے کہ جس میں کھجور کے کچے سبز پھل لگے ہوئے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک بڑے نہ ہو جائیں میں نے عرض کی یہ بڑا ہونا کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تک رنگ نہ پکڑ لیں۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ قُلْتُ لَهُ أُعْطِي الرَّجُلَ لَهُ الثَّمَرَةُ عِشْرِينَ دِينَاراً عَلَى أَنِّي أَقُولُ لَهُ إِذَا قَامَتْ ثَمَرَتُكَ بِشَيْءٍ فَهِيَ لِي بِذَلِكَ الثَّمَنِ إِنْ رَضِيتَ أَخَذْتُ وَ إِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُ فَقَالَ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ لَا تَشْتَرِطَ شَيْئاً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا يُسَمِّي شَيْئاً وَ اللَّهُ يَعْلَمُ مِنْ نِيَّتِهِ ذَلِكَ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِذَا كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ [ذَلِكَ] .

9۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا میں نے پھلوں والے ایک شخص کو بیس دینار دیے یہ کہتے ہوئے کہ جب تیرا کسی چیز پر پھل آئے گا اس قیمت کے بدلے میرا ہوگا مجھ کو پسند آئے تو خریدوں گا ورنہ نہیں اگر تم راضی ہو تو مجھ سے رقم لے لو اور اگر تمھیں پسند نہیں چھوڑ دو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے قیاس کرتے ہوئے۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اس نے کسی چیز کا نام نہیں لیا اللہ ہی اسے جانتا ہے اسکی نسبت میں کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکی نسبت میں ہے تو یہ سودا درست نہیں ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ بِعْنِي ثَمَرَةَ نَخْلِكَ هَذَا الَّذِي فِيهَا بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ يُسَمِّي مَا شَاءَ فَبَاعَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ التَّمْرُ وَ الْبُسْرُ مِنْ نَخْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِهِ فَأَمَّا أَنْ يَخْلِطَ التَّمْرَ الْعَتِيقَ أَوِ الْبُسْرَ فَلَا يَصْلُحُ وَ الزَّبِيبُ وَ الْعِنَبُ مِثْلُ ذَلِكَ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی ابن عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں قفیز (قفیز ایک خاص پیمانہ ہے) کھجور کے یا اس سے کم ہو یا اس سے زیادہ ہو جتنا مرضی چاہے معین کریں بس وہ اسے اس سے خرید لے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں پکی ہوئی کھجوریں اور کچی کھجوریں جو ایک ہی درخت کی ہوں۔ ان میں کوئی قباحت نہیں البتہ پرانی کھجوریں اور نئی کھجوریں ملا کر بیچنا درست نہیں ہے خشک انجیر اور انگور انہی کی مثل ہے

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ سَنَتَيْنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَالرُّطْبَةُ يَبِيعُهَا هَذِهِ الْجِزَّةَ وَ كَذَا وَ كَذَا جِزَّةً بَعْدَهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ قَدْ كَانَ أَبِي يَبِيعُ الْحِنَّاءَ كَذَا وَ كَذَا خَرْطَةً .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے اس نے معاویہ بن میسرۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کھجور کے دو سال کے پھل کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض

کی پکی کھجوریں اس مرتبہ کی اور اس کے بعد فلاں فلاں مرتبہ کی بیچ دیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا میرے ؑ باباعلیہ السلام مہندی کو فلاں فلاں مرتبہ کی کٹائی کے حساب سے فروخت فرماتے تھے۔

12- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ لَقِحَ فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِذَلِكَ .

12۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن ساعتہ سے اس نے کئی ایک سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے یحییٰ بن علاء سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ایسی کھجور جس کا پھل کیلئے پھول ظاہر ہو چکا ہو کے لئے ھاں مگر یہ کہ بیع کے وقت اسکی شرط رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي شِرَاءِ الثَّمَرَةِ قَالَ إِذَا سَاوَتْ شَيْئاً فَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهَا .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہا ابو عبداللہ علیہ السلام نے پھلوں کے خریدنے کے بارے میں فرمایا جب کوئی چیز ممکن الانتفاع ہو جائے تو اسکی خریداری میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أَبَّرَهُ فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر امومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس نے ایسا کھجور کا درخت بیچا کہ جسکی اصلاح ہو چکی تھی تو اس کھجور کا پھل بیچنے والے کا ہو گا ہاں مگر یہ کہ سودے کے وقت شرط کیا جائے پھر علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ تَفْسِيرُ قَوْلِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَنَّ الْفَوَاكِهَ وَ جَمِيعَ أَصْنَافِ الْغَلَّاتِ إِذَا حُمِلَتْ مِنَ الْقُرَى إِلَى السُّوقِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَبِيعَ أَهْلُ السُّوقِ لَهُمْ مِنَ النَّاسِ يَنْبَغِي أَنْ يَبِيعَهُ حَامِلُوهُ مِنَ الْقُرَى وَ السَّوَادِ فَأَمَّا مَنْ يَحْمِلُ مِنْ مَدِينَةٍ إِلَى مَدِينَةٍ فَإِنَّهُ يَجُوزُ وَ يَجْرِي مَجْرَى التِّجَارَةِ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے فرمان شہر والے دیہات والے کے لیے فروخت نہ کرے کہ تفسیر یہ ہے کہ پھل اور تمام غلہ جات جب بستیوں سے بازار لائے جاتے ہیں تو جائز نہیں ہے کہ بازار والے لوگوں سے پہلے ان سے وہ خرید لیں بلکہ قرب وجوار سے وہ اُٹھا کر لانے والے خود ہی فروخت کریں البتہ جو چیز ایک شہر سے دوسرے شہر لے جائی جائے تو وہ تجارت ہوتی ہے۔

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قُلْتُ لَهُ إِنِّي كُنْتُ بِعْتُ رَجُلًا نَخْلًا كَذَا وَ كَذَا نَخْلَةً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً وَ النَّخْلُ فِيهِ ثَمَرٌ فَانْطَلَقَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنِّي فَبَاعَهُ مِنْ رَجُلٍ آخَرَ بِرِبْحٍ وَ لَمْ يَكُنْ نَقَدَنِي وَ لَا قَبَضَهُ مِنِّي قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ أَ لَيْسَ قَدْ كَانَ ضَمِنَ لَكَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَالرِّبْحُ لَهُ .


www.hubeali.com

16۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا میں نے عرض کی میں نے ایک شخص کو فلاں فلاں کھجور اتنے اتنے درہم میں بیچا ہے کھجور میں پھل تھا پس وہ شخص کہ جس نے مجھ سے خریدا اس نے دوسرے شخص کو نفع پر بیچ دیا در حالانکہ اس نے نہ تو مجھے نقدی دی اور نہ ہی مجھ سے قبضے میں لیا آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں کیا وہ تمہارے لیے قیمت کا ضامن نہ تھا میں نے عرض کی ہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا پس منافع اسکا ہے۔

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنَّ ثَمَرَ النَّخْلِ لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ .

17۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے اس نے عقبہ بن خالد سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ کھجور کا پھل اسکے لیے ہے کہ جس نے اس کی اصلاح کی ہاں البتہ اگر بیع کے وقت شرط رکھی جائے تو۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْكَرْمِ مَتَى يَحِلُّ بَيْعُهُ قَالَ إِذَا عَقَدَ وَ صَارَ عُرُوقاً .

18۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا انگوروں کی بیل کے بارے میں کہ انکو کب بیچنا جائز ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب وہ پک جائے اور ان میں رس آجائے۔

# باب شِرَاءِ الطَّعَامِ وَ بَيْعِهِ (طعام کی خرید و فروخت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الطَّعَامِ مِمَّا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاهُ بِغَيْرِ كَيْلٍ وَ لَا وَزْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنْ تَأْتِيَ رَجُلًا فِي طَعَامٍ قَدِ اكْتِيلَ أَوْ وُزِنَ فَيَشْتَرِيَ مِنْهُ مُرَابَحَةً فَلَا بَأْسَ إِنْ أَنْتَ اشْتَرَيْتَهُ وَ لَمْ تَكِلْهُ أَوْ تَزِنْهُ إِذَا كَانَ الْمُشْتَرِي الْأَوَّلُ قَدْ أَخَذَهُ بِكَيْلٍ أَوْ وَزْنٍ فَقُلْتَ عِنْدَ الْبَيْعِ إِنِّي أُرْبِحُكَ فِيهِ كَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ رَضِيتُ بِكَيْلِكَ أَوْ وَزْنِكَ فَلَا بَأْسَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ اشیاء خوردونوش کہ جن کو ناپ کر یا تول کر دیا جاتا ہے ان کا بغیر ناپے اور بغیر تولے خریدنا درست ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تم ایک شخص کے پاس جاتے ہو کہ میں نے ناپ کر یا تول کر اشیاء خوردنی کو خریدا تھا تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم اس سے بغیر ناپے اور تولے خریدو جبکہ پہلے خریدنے والے نے اسے ناپ یا تول کے ذریعہ لیا تھا پس تم اسے بیع کے وقت کہتے ہو میں تمھیں اسمیں یہ نفع دیتا ہوں اور میں تمھارے ناپ یا تول سے راضی ہوں اس میں کوئی قباحت نہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الطَّعَامَ ثُمَّ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يُكَالَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ ذَلِكَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اشیاء خوردنی کو خریدا اور پھر اسے ناپنے سے پہلے بیچ دیا فرمایا اسکے لیے یہ درست نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ ثُمَّ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ لَا بَأْسَ وَ يُوَكِّلُ الرَّجُلُ الْمُشْتَرِيَ مِنْهُ بِقَبْضِهِ وَ كَيْلِهِ قَالَ لَا بَأْسَ [بِذَلِكَ] .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اشیاء خوردنی کو خریدتا ہے اور اس سے پہلے کہ اسے قبضے میں لے اسے بیچ دیتا ہے فرمایا کوئی قباحت نہیں اور اس کے بارے میں کہ آدمی کسی دوسرے کو خریدی جانے والی چیز کے قبضے اور اس کے ناپنے میں وکیل مقرر کرتا ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ طَعَاماً عِدْلًا بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ إِنَّ صَاحِبَهُ قَالَ لِلْمُشْتَرِي ابْتَعْ مِنِّي هَذَا الْعِدْلَ الْآخَرَ بِغَيْرِ كَيْلٍ فَإِنَّ فِيهِ مِثْلَ مَا فِي الْآخَرِ الَّذِي ابْتَعْتَهُ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا أَنْ يَكِيلَ وَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ سَمَّيْتَ فِيهِ كَيْلًا فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ مُجَازَفَةً هَذَا مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک ڈھیر کو ناپ کر خریدتا ہے پھر اسکا مالک خریدنے والے کو کہتا ہے کہ مجھ سے یہ دوسرا ڈھیر بغیر ناپے خرید و یقیناً اس میں بھی جو پہلے تم مجھ سے خرید چکے ہو اسکی مثل ہیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا درست نہیں ہے کہ مگر یہ کہ اسکو بھی ناپہ جائے اور فرمایا اشیاء خوردنی کی فروخت میں مکروہ ہے۔

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ عَلَيْهِ كُرٌّ مِنْ طَعَامٍ فَاشْتَرَى كُرّاً مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ لِلرَّجُلِ انْطَلِقْ فَاسْتَوْفِ كُرَّكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے عبدالرحمن بن ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک اشیاء خوردنی میں سے خریدے اور قرض خواہ شخص کو کہے کہ جاؤ اور اپنا لے لو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْعُطَارِدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَشْتَرِي الطَّعَامَ فَأَضَعُ فِي أَوَّلِهِ وَ أَرْبَحُ فِي آخِرِهِ فَأَسْأَلُ صَاحِبِي أَنْ يَحُطَّ عَنِّي فِي كُلِّ كُرٍّ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ هَذَا لَا خَيْرَ فِيهِ وَ لَكِنْ يَحُطُّ عَنْكَ جُمْلَةً قُلْتُ فَإِنْ حَطَّ عَنِّي أَكْثَرَ مِمَّا وَضَعْتُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَأُخْرِجُ الْكُرَّ وَ الْكُرَّيْنِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ أَعْطِنِيهِ بِكَيْلِكَ فَقَالَ إِذَا ائْتَمَنَكَ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے ابی عطارد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں نے اشیاء خورد کو خریدا پہلے اس میں مجھے نقصان اٹھانا پڑا اور اسکے آخر میں مجھے فائدہ ہوا پس میں نے اپنے دوست سے سوال کیا ہے کہ وہ مجھے ہر ناپ میں اتنا اتنا چھوڑ دے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے بلکہ وہ تم سے من جملہ رعایت کریں میں نے عرض کی اگر وہ مجھے میرے گھاٹے سے زیادہ مجھے چھوڑ دیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے میں نے عرض کی میں ایک

کُریا دو کُر نکالتا ہوں پس ایک شخص آکر مجھے کہتا ہے کہ تم مجھے اپنی ناپ کے مطابق دو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب وہ تم سے خواہش کرے تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَشْتَرِي الطَّعَامَ فَأَكْتَالُهُ وَ مَعِي مَنْ قَدْ شَهِدَ الْكَيْلَ وَ إِنَّمَا اكْتَلْتُهُ لِنَفْسِي فَيَقُولُ بِعْنِيهِ فَأَبِيعُهُ إِيَّاهُ بِذَلِكَ الْكَيْلِ الَّذِي كِلْتُهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابو سعید مکاری سے اس نے عبد الملک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے اشیاء خوردنی کو خریدا میں نے اسے ناپا۔ درحالانکہ میرے ساتھ ناپنے کا ایک گواہ تھا اور بے شک میں نے اسے اپنی ذات کیلئے ناپا تھا۔ اس گواہ نے کہا یہ مجھے بیچ دو۔ پس میں نے اس ناپ کے ساتھ جو میں نے کی تھی وہ اسے بیچ دیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) اشْتَرَى رَجُلٌ تِبْنَ بَيْدَرٍ كُلَّ كُرٍّ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَيَقْبِضُ التِّبْنَ وَ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يُكَالَ الطَّعَامُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص نے بھوسے کا ڈھیر ایک مخصوص قیمت کے ساتھ خریدا اس نے بھوسہ قبضہ میں لیا اور اسے بیچ ڈالا اس سے پہلے کہ اسکی عوض والی اشیاء خوردنی کو ناپا جاتا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ إِسْحَاقَ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْقَوْمِ يَدْخُلُونَ السَّفِينَةَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ فَيَتَسَاوَمُونَ بِهَا ثُمَّ يَشْتَرِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَيَتَسَاءَلُونَهُ فَيُعْطِيهِمْ مَا يُرِيدُونَ مِنَ الطَّعَامِ فَيَكُونُ صَاحِبُ الطَّعَامِ هُوَ الَّذِي يَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ وَ يَقْبِضُ الثَّمَنَ قَالَ لَا بَأْسَ مَا أَرَاهُمْ إِلَّا وَ قَدْ شَرِكُوهُ فَقُلْتُ إِنَّ صَاحِبَ الطَّعَامِ يَدْعُو كَيَّالًا فَيَكِيلُهُ لَنَا وَ لَنَا أُجَرَاءُ فَيُعَيِّرُونَهُ فَيَزِيدُ وَ يَنْقُصُ قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ كَثِيرٌ غَلَطٌ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے اسحاق مدائنی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس گروہ کے بارے میں کہ جو سفینہ میں داخل ہوتا ہے اشیاء خوردنی کو خریدتا ہے اور اسمیں ایک دوسرے کے ساتھ برابری کی بنیاد پر شراکت کرتا ہے پھر ان میں سے ایک شخص خریدتا ہے تو وہ اس سے سوال کرتے ہیں وہ انہیں دے دیتا ہے اشیاء خورد میں سے جو وہ چاہتے ہوں۔ پس اشیاء خورد کا مالک کہ جس نے انہیں دیا کیا وہ قیمت لے سکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا انکی جو رائے ہو اس میں کوئی قباحت نہیں جبکہ وہ اسمیں شریک ہے میں نے عرض کی کہ اشیاء خورد کا مالک ناپنے والے کو بلاتا ہے وہ اسے ہمارے لیے ناپتا ہے اور ہمارے اجرت دینے والے اسکا وزن کرتے ہیں پس زیادہ یا تھوڑا ہو جائے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شے میں زیادہ غلطی نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔


www.hubeali.com

# باب الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَتَغَيَّرُ سِعْرُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

# (آدمی طعام خریدتا ہے اس سے پہلے وہ اسے قبضے میں لے اسکی قیمت تبدیل ہو جاتی ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ طَعَاماً بِدَرَاهِمَ فَأَخَذَ نِصْفَهُ وَ تَرَكَ نِصْفَهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدِ ارْتَفَعَ الطَّعَامُ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِنْ كَانَ يَوْمَ ابْتَاعَهُ سَاعَرَهُ أَنَّ لَهُ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّمَا لَهُ سِعْرُهُ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا أَخَذَ بَعْضاً وَ تَرَكَ بَعْضاً وَ لَمْ يُسَمِّ سِعْراً فَإِنَّمَا لَهُ سِعْرُ يَوْمِهِ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ مَا كَانَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے طعام خریدتا ہے درہموں کے عوض پس اس میں سے آدھا اٹھالیتا ہے اور آدھا اسی کے پاس رہنے دیتا ہے پھر اسکے بعد وہ آتا ہے تو طعام کی قیمت بڑھ چکی ہوتی ہے یا کم ہو چکی ہوتی ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر اس نے خریدنے والے دن اسکا نرخ مقرر کیا تھا کہ یہ ہوگا تو بے شک اس پر وہی قیمت ہوگی اور اگر وہ بعض کو اٹھالیتا ہے اور بعض چھوڑ جاتا ہے اور قیمت مقرر نہیں کرتا تو اس پر اس دن والی قیمت ہے کہ جس دن وہ اٹھائے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى طَعَاماً كُلَّ كُرٍّ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَارْتَفَعَ الطَّعَامُ أَوْ نَقَصَ وَ قَدِ اكْتَالَ بَعْضَهُ فَأَبَى صَاحِبُ الطَّعَامِ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُ مَا بَقِيَ وَ قَالَ إِنَّمَا لَكَ مَا قَبَضْتَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَوْمَ اشْتَرَاهُ سَاعَرَهُ عَلَى أَنَّهُ لَهُ فَلَهُ مَا بَقِيَ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا اشْتَرَاهُ وَ لَمْ يَشْتَرِطْ ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُ بِقَدْرِ مَا نَقَدَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو طعام کو ناپتا ہے ہر کُر کے بارے ایک معلوم چیز سے اب طعام کی قیمت بڑھتی ہے یا کم ہوتی ہے در حالیکہ اس نے اسکا بعض ناپا تھا اب طعام کا مالک اسے باقی پورا دینے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو تم نے لے لیا وہی تمہارا بنتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر خریدنے والے دن اسکی قیمت طے تھی تو جو باقی ہے وہ بھی اسکا ہے اور اگر اس نے صرف خریدا تھا اور کچھ شرط نہیں کیا تھا تو خریدار کو اس کی نقدی کے مطابق ملے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيراً يَعْمَلُ لَهُ بِنَاءً أَوْ غَيْرَهُ وَ جَعَلَ يُعْطِيهِ طَعَاماً وَ قُطْناً وَ غَيْرَ ذَلِكَ ثُمَّ تَغَيَّرَ الطَّعَامُ وَ الْقُطْنُ مِنْ سِعْرِهِ الَّذِي كَانَ أَعْطَاهُ إِلَى نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ أَ يَحْتَسِبُ لَهُ بِسِعْرِ يَوْمَ أَعْطَاهُ أَوْ بِسِعْرِ يَوْمَ حَاسَبَهُ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) يَحْتَسِبُ لَهُ بِسِعْرِ يَوْمِ شَارَطَهُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَ أَجَابَ ( **عليه السلام** ) فِي الْمَالِ يَحِلُّ عَلَى الرَّجُلِ فَيُعْطِي بِهِ طَعَاماً عِنْدَ مَحِلِّهِ وَ لَمْ يُقَاطِعْهُ ثُمَّ تَغَيَّرَ السِّعْرُ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) لَهُ سِعْرُ يَوْمَ أَعْطَاهُ الطَّعَامَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ محمد بن حسن نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی طرف خط لکھا ایک شخص مزدور کو مزدوری پر لیتا ہے تاکہ وہ اسکے لیے دیوار بنائے اور مقرر یہ کرتا ہے کہ اسے طعام وغیرہ دے گا پھر طعام اور کپاس کی قیمتوں میں تبدیلی ہو جاتی ہے جو اسے دے چکا ہے اسمیں کمی یا زیادتی ہوتی ہے اب وہ دینے والے دن کے نرخ یا حساب کرنے والے دن اس نے اسکے ساتھ شرط کی تھی اس دن والے نرخ کو شمار کرے گا اور آپ علیہ السلام نے مال کے بارے میں جواب دیا کہ جو ایک شخص پر مباح ہوتا ہے اور اسکے عوض میں اپنے مقام پر طعام دیتا ہے در حالیکہ اسے جدا نہیں کرتا پھر نرخ تبدیل ہو جاتا ہے آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا اسکے لیے وہ نرخ ہوگا جس دن وہ طعام دیں گے۔

# باب فَضْلِ الْكَيْلِ وَ الْمَوَازِينِ (ناپنے اور تولنے میں زیادتی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قُلْتُ إِنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ السُّفُنِ ثُمَّ نَكِيلُهُ فَيَزِيدُ فَقَالَ لِي وَ رُبَّمَا نَقَصَ عَلَيْكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا نَقَصَ يَرُدُّونَ عَلَيْكُمْ قُلْتُ لَا قَالَ لَا بَأْسَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے علی بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے سوال کیا کہ ہم نے کشتیوں سے طعام خریدا پھر ہم نے اُسے ناپا۔ تو وہ زیادہ ہو گیا؟ آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا کیا کبھی تُم پر کم بھی پڑ جاتا ہے میں نے عرض کی ہاں آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا جب کم پڑتا ہے کیا تمھیں وہ دیتے ہیں میں نے عرض کی "نہیں آپ علیہ اسلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ فُضُولِ الْكَيْلِ وَ الْمَوَازِينِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ تَعَدِّياً فَلَا بَأْسَ .

2۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اُس نے ابن ابو عمیر سے اُس نے عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے تھوڑا زیادہ ناپنے یا تھوڑا زیادہ تولنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ایسا کرنا ظلم نہ ہو تو اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أَمُرُّ عَلَى الرَّجُلِ فَيَعْرِضُ عَلَيَّ الطَّعَامَ فَيَقُولُ قَدْ أَصَبْتُ طَعَاماً مِنْ حَاجَتِكَ فَأَقُولُ لَهُ أَخْرِجْهُ أُرْبِحُكَ فِي الْكُرِّ كَذَا وَ كَذَا فَإِذَا أَخْرَجَهُ نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِنْ كَانَ مِنْ حَاجَتِي أَخَذْتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَاجَتِي تَرَكْتُهُ قَالَ هَذِهِ الْمُرَاوَضَةُ لَا بَأْسَ بِهَا قُلْتُ فَأَقُولُ لَهُ اعْزِلْ مِنْهُ خَمْسِينَ كُرّاً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ بِكَيْلِهِ فَيَزِيدُ وَ يَنْقُصُ وَ أَكْثَرُ ذَلِكَ مَا يَزِيدُ لِمَنْ هِيَ قَالَ هِيَ لَكَ ثُمَّ قَالَ ( **عليه السلام** ) إِنِّي بَعَثْتُ مُعَتِّباً أَوْ سَلَّاماً فَابْتَاعَ لَنَا طَعَاماً فَزَادَ عَلَيْنَا بِدِينَارَيْنِ فَقُتْنَا بِهِ عِيَالَنَا بِمِكْيَالٍ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ عَرَفْتَ صَاحِبَهُ قَالَ نَعَمْ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ تُفْتِينِي بِأَنَّ الزِّيَادَةَ لِي وَ أَنْتَ تَرُدُّهَا قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لَهُ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا ذَلِكَ غَلَطُ النَّاسِ لِأَنَّ الَّذِي ابْتَعْنَا بِهِ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بِثَمَانِيَةِ دَرَاهِمَ أَوْ تِسْعَةٍ ثُمَّ قَالَ وَ لَكِنِّي أَعُدُّ عَلَيْهِ الْكَيْلَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے علاء بن رزین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں ایک شخص کے قریب سے گزرا تو اس نے مجھے طعام ( اشیاء خوردنی) پیش کیا اور کہا میں نے یہ طعام تمہاری ضرورت کے لیے لیا ہے میں نے اُسے کہا نکالو میں تمہیں کُرّ میں اتنا نفع دوں گا پس جب وہ اُسے نکالتا ہے اور میں اُسے دیکھتا ہوں اگر وہ میری ضرورت کا ہوتا ہے تو اُسے لے لیتا ہوں اور اگر میری ضرورت کا نہیں ہوتا تو چھوڑ دیتا ہوں آپ علیہ اسلام نے فرمایا یہ " مراوضتہ " ہے اس میں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض کی میں نے اُسے کہا کہ اسمیں سے پچاس کُرّ یا اُس سے کم یا اُس سے زیادہ ناپوں پس یہ زیادہ ہو جاتا ہے یا کم پڑھ جاتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ زیادہ ہی ہو جاتا ہے۔ تو یہ کس کا ہو گا۔ آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا وُہ تمہارا ہو گا پھر آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا میں ؑ نے اپنے لیے طعام خرید ا دو دینار ہمارے پاس زیادہ آ گیا ہم اپنے عیّال کو پیمانے سے دیتے ہیں ہمیں پتہ چل گیا میں نے عرض کی کیا آپ ؑ اُس کے مالک کو پہچانتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اُسے واپس بھی کر دیا ہے میں نے عرض کی اللہ کی رحمت ہو آپ علیہ السلام پر آپ ؑ نے مجھے حکم دیا ہے کہ زیادہ ہونے والا میرا ہو گا اور آپ نے اپنے معاملے میں اُسے پلٹا دیا۔ میں جان

گیاہوں کہ وُہ اُسکا ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایاہاں بے شک یہ لوگوں میں مغالطہ ڈالوناہے کیونکہ ہم نے جو خریدا وُہ آٹھ یانو درہم کے عوض تھا پھر فرمایا لیکن میں نے تو اسے دوبارہ ناپنے کا کہاہے اور زیادہ حصہ واپس کر دیا۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ مُعَمَّرٌ الزَّيَّاتُ إِنَّا نَشْتَرِي الزَّيْتَ فِي زِقَاقِهِ فَيُحْسَبُ لَنَا نُقْصَانٌ فِيهِ لِمَكَانِ الزِّقَاقِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَزِيدُ وَ يَنْقُصُ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ يَزِيدُ وَ لَا يَنْقُصُ فَلَا تَقْرَبْهُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن اسماعیل سے اُس نے حنّان سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ مُعّمر الزیات نے آپ علیہ السلام سے عرض کی ہم نے مشکیزے میں زیتون کا تیل خریدا پس گمان ہے کہ جڑے کی وجہ سے اسمیں ہمارے لیے نقصان ہے ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر بڑھتاہے اور کم ہو تاہے تو کوئی قباحت نہیں اور اگر بڑھتاہے اور کم نہیں ہو تا تو اس کے قریب مت جاؤ۔

# باب الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ أَلْوَانٌ مِنَ الطَّعَامِ فَيَخْلِطُ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ

## (آدمی کے پاس مختلف قسم کے طعام ہوں اور وُہ اُنکو آپس میں ملادے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الطَّعَامِ يُخْلَطُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَ بَعْضُهُ أَجْوَدُ مِنْ بَعْضٍ قَالَ إِذَا رُئِيَا جَمِيعاً فَلَا بَأْسَ مَا لَمْ يُغَطِّ الْجَيِّدُ الرَّدِيَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے علاء سے ،اس نے محمد بن مُسلم سے صادقین علیہ اسلام میں سے کسی ایک سے سوال کیا اُس طعام کے بارے میں جسمیں بعض دوسرے بعض سے ملے ہوئے ہوں اور اُن میں سے بعض دوسروں سے عمدہ ہوں۔تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تک سارے دکھائی دے رہے ہوں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں۔البتہ جب تک عمدہ اور گھٹیا ایک دوسرے میں مدغم ہوں تو درست نہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ لَوْنَانِ مِنْ طَعَامٍ وَاحِدٍ وَ سِعْرُهُمَا شَيْءٌ وَ أَحَدُهُمَا خَيْرٌ مِنَ الْآخَرِ فَيَخْلِطُهُمَا جَمِيعاً ثُمَّ يَبِيعُهُمَا بِسِعْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ يَغُشُّ بِهِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يُبَيِّنَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے پاس ایک ہی طعام کی دو قسمیں ہوں اور اُنکی ایک قیمت ہو ان میں سے ایک دوسرے سے اچھی ہو پس وہ سب کو ملا کر دونوں کو ایک ہی قیمت پر بیچ دے آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا یہ درست نہیں ہے کہ وُہ مسلمانوں سے دھوکہ کریں البتہ انہیں بتا دے تو ٹھیک ہے۔

3- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي طَعَاماً فَيَكُونُ أَحْسَنَ لَهُ وَ أَنْفَقَ لَهُ أَنْ يَبُلَّهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَمِسَ زِيَادَتَهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَيْعاً لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا ذَلِكَ وَ لَا يُنَفِّقُهُ غَيْرُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَمِسَ فِيهِ زِيَادَةً فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَغُشُّ بِهِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَصْلُحُ .

3۔ ابن ابی عمیر نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے عرض کی کہ جو طعام خرید تا ہے اُس کو اچھا بناتا ہے اور اُس کو منافع کی خواہش کے بغیر خوب تر کرتا ہے آپ علیہ اسلام نے فرمایا اگر اس کے بغیر بیچنا درست نہیں اور اس میں زیادتی کی خواہش کے بغیر اُس کے علاوہ بھی کوئی خرچ نہیں کرتا تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر وُہ اس نیت سے کر رہا ہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ دیں تو درست نہیں۔

# باب أَنَّهُ لَا يَصْلُحُ الْبَيْعُ إِلَّا بِمِكْيَالِ الْبَلَدِ

## (مُلکی پیمانوں کے علاوہ خرید و فروخت درست نہیں ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ بِصَاعٍ غَيْرِ صَاعِ الْمِصْرِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابو عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے لیے اچھا نہیں ہے کہ وُہ شہر کے پیمانوں کے علاوہ کسی پیمانے سے بیچے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ بِصَاعٍ سِوَى صَاعِ أَهْلِ الْمِصْرِ فَإِنَّ الرَّجُلَ يَسْتَأْجِرُ الْجَمَّالَ فَيَكِيلُ لَهُ بِمُدِّ بَيْتِهِ لَعَلَّهُ يَكُونُ أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ السُّوقِ وَ لَوْ قَالَ هَذَا أَصْغَرُ مِنْ مُدِّ السُّوقِ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ وَ لَكِنَّهُ يَحْمِلُ ذَلِكَ وَ يَجْعَلُ فِي أَمَانَتِهِ وَ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا مُدٌّ وَاحِدٌ وَ الْأُمَنَاءُ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے اپنے بعض دوستوں سے اُنھوں نے ابان سے اُس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا کہ آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ شہر والوں کے پیمانہ کے علاوہ کسی پیمانے سے بیچے۔ پس اگر انسان اُونٹوں والوں سے تجارت کرے اور وہ اپنے گھر کے پیمانے کے ذریعے اُسکے لیے ناپے تو ہو سکتا ہے کہ وُہ پیمانہ بازار کے پیمانوں سے چھوٹا ہو اور اگر وہ کہے کہ یہ بازار کے پیمانوں سے چھوٹا ہے تو اسکے ذریعے مت لیں۔ بلکہ وہ اٹھالیں اور اسے اپنی امانت میں رکھ لیں اور فرمایا لین دین درست نہیں ہے مگر ایک ہی پیمانے کے ذریعے اور امین لوگوں کی ہی منزل ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ يُصَغِّرُونَ الْقُفْزَانَ يَبِيعُونَ بِهَا قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَبْخَسُونَ النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن خالد برقی سے، اُس نے سعد بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ اسلام سے اُس گروہ کے بارے میں سوال کیا کہ جو پیمانوں کو چھوٹا کرتے ہیں اور اُن کے ذریعے بیچتے ہیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہی تو وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اُنکی چیزوں میں گھاٹا دیتے ہیں۔


www.hubeali.com

# باب السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ (طعام میں پیشگی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ كَيْلًا مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ لَا يُسْلَمُ إِلَى دِيَاسٍ وَ لَا إِلَى حَصَادٍ .

**1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحیٰی سے ، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ اسلام نے فرمایا معلوم مقدار اور معلوم وقت کیلئے پیشگی میں کوئی قباحت نہیں البتہ فصل اچھی کرنے اور کاٹنے والے کو پیشگی مت دو۔**

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

**2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابن مسکان سے اس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے طعام میں پیشگی کے متعلق پوچھا کہ جسکے پیمانے اور وقت معلوم ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُسْلِمَ فِي الطَّعَامِ عِنْدَ رَجُلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ زَرْعٌ وَ لَا طَعَامٌ وَ لَا حَيَوَانٌ إِلَّا أَنَّهُ إِذَا حَلَّ الْأَجَلُ اشْتَرَاهُ فَوَفَّاهُ قَالَ إِذَا ضَمِنَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَوْفَانِي بَعْضاً وَ عَجَزَ عَنْ بَعْضٍ أَ يَصْلُحُ أَنْ آخُذَ بِالْبَاقِي رَأْسَ مَالِي قَالَ نَعَمْ مَا أَحْسَنَ ذَلِكَ .

**3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا آدمی کیلئے جائزہے کہ وہ ایسے آدمی کو پیشگی دے کہ جس کے پاس نہ زراعت ہو نہ طعام ہو اور نہ ہی حیوان ہو مگر یہ کہ جب وقت آتا ہے تو اسے خرید کر ادائیگی کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب وہ معین وقت تک کی ضمانت دے تو اسمیں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض کی آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اسمیں کہ اگر وہ مجھے کچھ تو ادا کرے اور کچھ ادا کرنے سے عاجز ہو کیا یہ درست ہے کہ میں اس سے باقی اصل سرمایہ واپس لے لوں آپ علیہ السلام نے فرمایا ھاں اس سے اور کیا اچھا ہے۔**

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الزَّرْعِ فَيَأْخُذُ بَعْضَ طَعَامِهِ وَ يَبْقَى بَعْضٌ لَا يَجِدُ وَفَاءً فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ رَأْسَ مَالِهِ قَالَ يَأْخُذُهُ فَإِنَّهُ حَلَالٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَبِيعُ مَا قَبَضَ مِنَ الطَّعَامِ فَيُضْعِفُ قَالَ وَ إِنْ فَعَلَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُسْلِمُ فِي غَيْرِ زَرْعٍ وَ لَا نَخْلٍ قَالَ يُسَمِّي شَيْئاً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى .

**4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن نعمان سے اس نے ابن مسکان سے اس نے سیلمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زراعت میں پیشگی دیتا ہے پس اسے کچھ طعام ملتا ہے اور کچھ بچ جاتا ہے اسکی ادائیگی نہیں پاتا ۔زراعت کا مالک اسے اصل سرمایہ پیش کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے لے کہ حلال ہے میں نے عرض کی اگر وہ باقی طعام خرید کر اسمیں اضافہ کردے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر ایسا کرے تو بھی جائزہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو بغیر زراعت اور کھجور کے پیشگی لیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا شئی کو معین کرے وقت معین تک کے لئے۔**

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفْتُهُ دَرَاهِمَ فِي طَعَامٍ فَلَمَّا حَلَّ طَعَامِي عَلَيْهِ بَعَثَ إِلَيَّ بِدَرَاهِمَ فَقَالَ اشْتَرِ لِنَفْسِكَ طَعَاماً وَ اسْتَوْفِ حَقَّكَ قَالَ أَرَى أَنْ يُوَلِّيَ ذَلِكَ غَيْرُكَ وَ تَقُومَ مَعَهُ حَتَّى تَقْبِضَ الَّذِي لَكَ وَ لَا تَتَوَلَّى أَنْتَ شِرَاهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جسے میں نے کچھ درہم طعام میں بطور پیشگی دیئے اور جب مجھے طعام دینے کا وقت آیا تو اس نے مجھے درھم بھیج دیئے آپ علیہ السلام نے فرمایا اپنے لیئے ان کے ساتھ طعام خرید ا تیرا حق تجھے مل گیا۔

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ الدَّرَاهِمَ فِي الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ فَيَحِلُّ الطَّعَامُ فَيَقُولُ لَيْسَ عِنْدِي طَعَامٌ وَ لَكِنِ انْظُرْ مَا قِيمَتُهُ فَخُذْ مِنِّي ثَمَنَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

6۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص کے بارے میں کہ جو طعام کیلئے پیشگی درہم لیتا ہے اور جب طعام دینے کا وقت آتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پاس طعام نہیں بلکہ دیکھو کہ اسکی کیا قیمت ہے تم مجھ سے اسکی قیمت لو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا دَرَاهِمَ بِحِنْطَةٍ حَتَّى إِذَا حَضَرَ الْأَجَلُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ طَعَامٌ وَ وَجَدَ عِنْدَهُ دَوَابَّ وَ مَتَاعاً وَ رَقِيقاً يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ عُرُوضِهِ تِلْكَ بِطَعَامِهِ قَالَ نَعَمْ يُسَمِّي كَذَا وَ كَذَا بِكَذَا وَ كَذَا صَاعاً .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے محمد بن اسماعیل سے اُس نے فضل بن شاذان سے اُس نے صفوان سے اُس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ اسلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے شخص سے گندم کے لیے درہم لیتا ہے اور جب دینے کا وقت آتا ہے تو اُس کے پاس گندم نہیں ہوتی جبکہ اُسکے پاس چوپائیں، سامان، اور غلام ہوتے ہیں اور وہ اُسے کہتا ہے کہ میری اس جائیداد میں سے اُس طعام کے بدلے لے لو؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا ہاں معین کریں کہ فلاں فلاں، فلاں کے بدلے اور فلاں پیمانہ ہے۔

8- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ وَ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَا سَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ بَاعَ طَعَاماً بِدَرَاهِمَ إِلَى أَجَلٍ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْأَجَلُ تَقَاضَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي دَرَاهِمُ خُذْ مِنِّي طَعَاماً قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا لَهُ دَرَاهِمُ يَأْخُذُ بِهَا مَا شَاءَ .

8۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے یعقوب بن شعیب سے اُس نے عبید بن زرارۃ سے انہوں نے کہا ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک وقت کیلئے کچھ درہموں کے عوض طعام لیا جب وہ وقت آن پہنچا تو اُس سے طعام ہی لے لیا آپ علیہ اسلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں بے شک درہم اُسکے ہیں اُن سے جو چاہے لیں۔

9- حُمَيْدٌ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ دَرَاهِمَ فِي طَعَامٍ فَحَلَّ الَّذِي لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِدَرَاهِمَ فَقَالَ اشْتَرِ طَعَاماً وَ اسْتَوْفِ حَقَّكَ هَلْ تَرَى بِهِ بَأْساً قَالَ يَكُونُ مَعَهُ غَيْرُهُ يُوَفِّيهِ ذَلِكَ .

9۔ حمید نے ابن سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جسے طعام کے لیے درہم دیئے تھے جب دینے کا وقت آیا تو اس نے اُسکی طرف درہم بھیج دیے اور کہا طعام خرید لو تمہارا حق پورا ہوا کیا آپؑ اسمیں کوئی قباحت دیکھتے ہیں۔ فرمایا اُس کے ساتھ اُسکا غیر تھا جسکا اُس نے حق ادا کیا۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ دَرَاهِمَهُ فِي خَمْسَةِ مَخَاتِيمَ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ شَعِيرٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحِنْطَةُ وَ الشَّعِيرُ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَقْضِيَهُ جَمِيعَ الَّذِي لَهُ إِذَا حَلَّ فَسَأَلَ صَاحِبَ الْحَقِّ أَنْ يَأْخُذَ نِصْفَ الطَّعَامِ أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ وَ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ دَرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ وَ الزَّعْفَرَانُ يُسْلِمُ فِيهِ الرَّجُلُ دَرَاهِمَ فِي عِشْرِينَ مِثْقَالًا أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ الزَّعْفَرَانُ أَنْ يُعْطِيَهُ جَمِيعَ مَالِهِ أَنْ يَأْخُذَ نِصْفَ حَقِّهِ أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ ثُلُثَيْهِ وَ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنْ حَقِّهِ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے محمد بن یحییٰ سے اُس نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اُس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک مقرر وقت کیلئے اپنے درہم پانچ مختوم گندم یا جو کیلئے کسی کو دیے اور جس کو گندم یا جو دیے تھے وہ اس پر قادر نہ ہوا کہ اُسے اُسکا پورا حق دے جب حساب ہوا تو صاحب حق سے اُس نے سوال کیا کہ وہ آدھا یا تیسرا حصّہ یا اس سے کم یا اس سے زیادہ طعام لے لیں طعام کے بدلے جو باقی اصل مال رہتا ہے درہم لے لے۔ آپ علیہ اسلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں اور سوال کیا کہ زعفران خریدنے کے لیے ایک شخص نے بیس مثقال یا اُس سے کم یا اُس سے زیادہ کیلئے درہم دیے فرمایا آپ علیہ السلام نے۔ اُس میں کوئی قباحت نہیں وہ کہ جس نے زعفران دینا ہے اگر اُسکا پورا مال دینے پر قادر نہ ہو تو اسے چاہیے آدھا یا تیسرا حصہ یا دو تہائی زعفران لے لیں اور باقی جو اسکا حق بچتا ہے اپنا اصل سرمایہ واپس لے لیں۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي طَعَامَ قَرْيَةٍ بِعَيْنِهَا وَ إِنْ لَمْ يُسَمِّ لَهُ طَعَامَ قَرْيَةٍ بِعَيْنِهَا أَعْطَاهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے اس نے خالد بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جو گاؤں کے طعام کو بعینہ خرید تا ہے اگر اس کیلئے گاؤں کا طعام بعینہ معین نہ ہو تو جیسے چاہیں دیں۔

12- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يُسْلِفُنِي فِي الطَّعَامِ فَيَجِيءُ الْوَقْتُ وَ لَيْسَ عِنْدِي طَعَامٌ أُعْطِيهِ بِقِيمَتِهِ دَرَاهِمَ قَالَ نَعَمْ .

12۔ سھل بن زیاد نے مُعاویہ بن حکیم سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کی طرف لکھا کہ ایک شخص نے مجھے طعام کیلئے پیشگی دی تھی اور جب وقت آیا تو میرے پاس طعام نہیں ہے کیا اسکی قیمت میں درہم واپس کر دوں آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔


www.hubeali.com

# باب الْمُعَاوَضَةِ فِي الطَّعَامِ (طعام میں تبادلہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الرَّجُلَ الطَّعَامَ الْأَكْرَارَ فَلَا يَكُونُ عِنْدَهُ مَا يُتِمُّ لَهُ مَا بَاعَهُ فَيَقُولُ لَهُ خُذْ مِنِّي مَكَانَ كُلِّ قَفِيزِ حِنْطَةٍ قَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ مَا نَقَصَ مِنَ الْكَيْلِ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِأَنَّ أَصْلَ الشَّعِيرِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ لَكِنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنَ الْكَيْلِ .

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو ایک مقدار طعام بیچا لیکن اس کے پاس اتنا نہ تھا کہ وہ بیچی جانے والی مقدار کو پورا کرتا پس اس نے خریدنے والے سے کہا کہ مجھ سے ایک قفیز کے گندم کے بدلے دو قفیز جو لے لو تاکہ ناپنے میں جتنا کم پڑ گیا ہے وہ پورا ہو جائے آپ علیہ السلام نے فرمایا درست نہیں ہے کہ جو اصل گندم میں سے ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اسکو جتنا پیمانہ کم ہوا ہے اتنے درہم واپس کر دے۔**

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْحِنْطَةُ وَ الشَّعِيرُ رَأْساً بِرَأْسٍ لَا يُزَادُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ .

**2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے منصور بن حازم سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا گندم اور جو برابر ہے ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ کے لحاظ میں نہیں دیا جائے گا۔**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَا يُبَاعُ مَخْتُومَانِ مِنْ شَعِيرٍ بِمَخْتُومٍ مِنْ حِنْطَةٍ وَ لَا يُبَاعُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ التَّمْرُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ وَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْحِنْطَةَ فَلَا يَجِدُ عِنْدَ صَاحِبِهَا إِلَّا شَعِيراً أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ قَالَ لَا إِنَّمَا أَصْلُهُمَا وَاحِدٌ وَ كَانَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) يَعُدُّ الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ .

**3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس سے حلبی سے روایت کی ہے کہ دو مختوم جو ایک مختوم گندم کے بدلے نہ بیچی جائے مگر یہ کہ برابر اور کھجور بھی اسی طرح ہے راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو گندم خریدتا ہے لیکن اسکے مالک کے پاس جو کے سوا کچھ نہیں ہوتا کیا اس کے لئے صحیح ہے کہ وہ ایک کے بدلے دو لے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا نہیں بے شک اب دونوں کی بنیاد ایک ہے اور علی علیہ السلام جو کو گندم کے ساتھ شمار فرماتے تھے۔**

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ فَقَالَ إِذَا كَانَا سَوَاءً فَلَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحِنْطَةِ وَ الدَّقِيقِ فَقَالَ إِذَا كَانَا سَوَاءً فَلَا بَأْسَ .

**4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے عثمان بن عیسیٰ سے اُس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے گندم اور جو کے بارے میں سوال کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا جب دونوں مقدار میں برابر ہوں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں میں نے آپ علیہ السلام سے گندم اور آٹے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔**

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ يَجُوزُ قَفِيزٌ مِنْ حِنْطَةٍ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ فَقَالَ لَا يَجُوزُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّعِيرَ مِنَ الْحِنْطَةِ.

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے اُس نے سہل بن زیاد سے اُس نے احمد بن محمد بن ابی النصر سے اُس نے ابان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کیا دو قفیز جَو کے بدلے ایک قفیز گندم جائز ہے آپ علیہ اسلام نے فرمایا جائز نہیں مگر برابر برابر سے پھر فرمایا جَو، گندم کی اقسام میں سے ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ قَالَ لآِخَرَ بِعْنِي ثَمَرَةَ نَخْلِكَ هَذَا الَّذِي فِيهِ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ يُسَمِّي مَا شَاءَ فَبَاعَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ التَّمْرُ وَ الْبُسْرُ مِنْ نَخْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِهِ فَأَمَّا أَنْ يَخْلِطَ التَّمْرَ الْعَتِيقَ وَ الْبُسْرَ فَلَا يَصْلُحُ وَ الزَّبِيبُ وَ الْعِنَبُ مِثْلُ ذَلِكَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے اُس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اُس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے دوسرے کو کہا مُجھے اُس کھجور کا پھل بیچو۔ اسمیں دو قفیز عمدہ کھجوریں ہو یا اُس سے کم ہو یا اُس سے زیادہ ہو جو چاہے معین کریں اور دوسرا اُسے بیچ دے آپ علیہ اسلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں اور فرمایا عمدہ کھجوریں اور گھٹیا ایک کھجور سے ہو تو ان میں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں اگر انتہائی اعلیٰ اور گھٹیا کھجور کو ملا دیا جائے تو درست نہیں اور انجیر و انگور کی مثال بھی اس طرح ہے۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَصِيرٍ أُحِبُّ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اسْتَبْدَلَ قَوْصَرَتَيْنِ فِيهِمَا بُسْرٌ مَطْبُوخٌ بِقَوْصَرَةٍ فِيهَا تَمْرٌ مُشَقَّقٌ قَالَ فَسَأَلَهُ أَبُو بَصِيرٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ( **عليه السلام** ) هَذَا مَكْرُوهٌ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ وَ لِمَ يُكْرَهُ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ( **عليه السلام** ) يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَبْدِلَ وَسْقاً مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ بِوَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ لِأَنَّ تَمْرَ الْمَدِينَةِ أَدْوَنُهُمَا وَ لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) يَكْرَهُ الْحَلَالَ .

7۔ احمد بن محمد نے حسن بن محبوب سے اُس نے سیف التمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو بصیر سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کرو اُس شخص کے بارے میں کہ جو دو ٹوکرے ایسے کہ جن میں خشک کھجوریں ہوں ایک ایسے ٹوکرے کے ساتھ تبدیل کریں کہ جس میں بغیر گٹھلی کے عمدہ کھجوریں ہوں پس ابو بصیر نے اس کے بارے میں آپ علیہ السلام سے سوال کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ مکروہ ہے ابو بصیر نے عرض کی کیونکر مکروہ ہے۔؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالب علیہ اسلام کراہت فرماتے تھے اس بات سے کہ مدینہ کی ایک وسق کھجوروں کو خیبر کی دو وسق کھجور کے عوض تبدیل کریں کیونکہ مدینہ کی کھجور خیبر کی کھجور سے اعلیٰ تھی اور علی علیہ السلام نے کبھی بھی حلال سے کراہت نہیں فرمائی تھی۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كَانَ عَلِيٌّ ( **صلوات الله عليه** ) يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَبْدِلَ وَسْقاً مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ بِوَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ لِأَنَّ تَمْرَ خَيْبَرَ أَجْوَدُهُمَا .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے وشاء سے اُس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ علی علیہ السلام کراہت فرماتے تھے اس بات سے کہ ایک وسق (وزن میں) خیبر کی کھجوریں تبدیل کی جائیں دو وسق مدینے کی کھجوروں سے کیونکہ خیبر کی کھجور اُن دونوں میں سب سے عمدہ تھی۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي الْبُرِّ بِالسَّوِيقِ فَقَالَ مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ إِنَّهُ يَكُونُ لَهُ رَيْعٌ أَوْ يَكُونُ لَهُ فَضْلٌ فَقَالَ أَ لَيْسَ لَهُ مَئُونَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذَا بِذَا وَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الشَّيْئَانِ فَلَا بَأْسَ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے عُلاء سے اُس نے محمد بن مُسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ اسلام سے عرض کی ستُو کے بدلے گیہوں کے بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں فرمایا برابر کا برابر سے تبادلے میں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض کی کہ گیہوں کی پیداوار ہوتی ہے یا اُس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا ستو پر خرچہ نہیں آتا میں نے عرض کی یقیناً آتا ہے فرمایا اُس کے بدلے یہ ہوا اور فرمایا جب دو چیزوں میں اختلاف ہو تو کوئی قباحت نہیں کہ دو ہم مثل کے بدلے مثل ہوں اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْحِنْطَةُ بِالدَّقِيقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ السَّوِيقُ بِالسَّوِيقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ الشَّعِيرُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا بَأْسَ بِهِ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اُس نے حسین بن سعید سے اُس نے جمیل سے اُس نے محمد بن مُسلم سے اُس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا گندم کے دانے آٹے کے بدلے مثل کے بدلے مثل ہیں اور ستو، ستو کے بدلے مثل کے بدلے مثل ہے۔ اور جو، گندم کے بدلے مثل کے بدلے مثل ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الطَّحَّانِ الطَّعَامَ فَيُقَاطِعُهُ عَلَى أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَهُ لِكُلِّ عَشَرَةِ أَرْطَالٍ اثْنَيْ عَشَرَ دَقِيقاً قَالَ لَا قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَدْفَعُ السِّمْسِمَ إِلَى الْعَصَّارِ وَ يَضْمَنُ لَهُ لِكُلِّ صَاعٍ أَرْطَالًا مُسَمَّاةً قَالَ لَا .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے علاء سے اُس نے محمد بن مُسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ غلہ پیسنے والی چکی والے کے پاس جاتا ہے اور اُس سے معاملہ کرتا ہے کہ وُہ مالک کو ہر دس رطل کے بدلے بارہ رطل آٹا دے گا آپ علیہ السلام نے فرمایا جائز نہیں میں نے عرض کی کہ ایک شخص تیل نکالنے والے کے پاس تِل بھیجتا ہے تو وہ اس سے ہر صاع کے بدلے چند رطل معین تیل کی ضمانت دیتا ہے تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا جائز نہیں ہے۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَصْلُحُ التَّمْرُ الْيَابِسُ بِالرُّطَبِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ التَّمْرَ يَابِسٌ وَ الرُّطَبَ رَطْبٌ فَإِذَا يَبِسَ نَقَصَ وَ لَا يَصْلُحُ الشَّعِيرُ بِالْحِنْطَةِ إِلَّا وَاحِداً بِوَاحِدٍ وَ قَالَ الْكَيْلُ يَجْرِي مَجْرًى وَاحِداً وَ يُكْرَهُ قَفِيزُ لَوْزٍ بِقَفِيزَيْنِ وَ قَفِيزُ تَمْرٍ بِقَفِيزَيْنِ وَ لَكِنْ صَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَ صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ زَبِيبٍ وَ إِذَا اخْتَلَفَ هَذَا وَ الْفَاكِهَةُ الْيَابِسَةُ فَهُوَ حَسَنٌ وَ هُوَ يَجْرِي فِي الطَّعَامِ وَ الْفَاكِهَةِ مَجْرًى وَاحِداً أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِمُعَاوَضَةِ الْمَتَاعِ مَا لَمْ يَكُنْ كَيلَ أَوْ وَزْنَ .

12۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا خشک کھجوریں تازی کھجوروں کے ساتھ تبدیل نہیں کی جا سکتی ہیں۔ اس لیے کہ خشک خشک ہوتی ہیں اور تازہ تر ہوتی ہے۔ پس جب وہ خشک ہوتی ہے تو کم ہو جاتی ہے اور جو کا گندم سے ایک کے بدلے ایک کے علاوہ تبادلہ درست نہیں اور فرمایا پیمانہ واحد کا قائم مقام ہو گا۔ فرمایا مکروہ ہے ایک قفیز (قفیز ایک خاص پیمانہ ہے) بادام کا دو قفیز کے عوض دینا اور ایک قفیز کھجوروں کا دو قفیز کھجوروں کے عوض دینا مکروہ ہے لیکن ایک صاع گندم دو صاع کھجوروں سے اور ایک صاع کھجوروں سے دو صاع خشک انجیر کا تبادلہ جبکہ چیزیں مختلف ہوتی جائیں اور پھل خشک ہو بہت اچھا ہے۔ اور یہ طعام اور پھلوں میں ایک جیسا ہو گا یا فرمایا اُس سامان کے عوض کہ جسکو ناپا جاتا ہے نہ تولہ جاتا ہے کوئی قباحت نہیں۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ كَرِهَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَفِيزَ لَوْزٍ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ لَوْزٍ وَ قَفِيزَ تَمْرٍ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اُس نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے خالد بن جریر سے اُس نے ابی ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے ایک قفیز (قفیز ایک خاص پیمانہ ہے) بادام کے بدلے دو قفیز، اور ایک قفیز کھجور کے بدلے دو قفیز کھجور سے کراہت فرمائی۔

14- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا زَيْتاً عَلَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ سَمْناً قَالَ لَا يَصْلُحُ .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اُس نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے کو زیتون کا تیل دیتا ہے اس بات پر کہ اُس سے گھی لے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا درست نہیں ہے۔

15- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِسْلَافُ السَّمْنِ بِالزَّيْتِ وَ لَا الزَّيْتِ بِالسَّمْنِ .

15۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا آدمی کو زیتون کے تیل کیلئے گھی اور گھی کیلئے زیتون کا تیل نہیں لینا چاہیئے۔

16- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ قُلْتُ وَ التَّمْرُ وَ الزَّبِيبُ قَالَ مِثْلًا بِمِثْلٍ .

16۔ ابن محبوب نے ابی ایوب سے اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا انگور کے بدلے انجیر کے بارے میں تو فرمایا مثل کے بدلے مثل کے علاوہ درست نہیں میں نے عرض کی کھجور کے بدلے انجیر آپ علیہ السلام نے فرمایا مثل کے بدلے مثل

17- وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُخْتَلِفُ مِثْلَانِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ لَا بَأْسَ .

17۔ دوسری حدیث میں انہی اسناد کے ساتھ فرمایا مختلف اقسام میں مثل کے بدلے دوگنا اور ہاتھ کے اوپر ہاتھ میں کوئی قباحت نہیں ہے

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا تَرَى فِي التَّمْرِ وَ الْبُسْرِ الْأَحْمَرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَالْبُخْتُجُ وَ الْعَصِيرُ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ لَا بَأْسَ .

18۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے خالد سے اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی پکی کھجوروں اور سرخ ہونے والی کھجوروں میں مثل کے بدلے مثل کے بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے فرمایا شیرے اور تیل میں مثل کے بدلے مثل فرمایا کوئی قباحت نہیں

# بابُ الْمُعَاوَضَةِ فِي الْحَيَوَانِ وَ الثِّيَابِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ

## (حیوان اور لباس وغیرہ میں تبادلہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ وَ الدَّابَّةُ بِالدَّابَّتَيْنِ يَداً بِيَدٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا اونٹ کے بدلے دو اونٹ چوپائے کے بدلے دو چوپائے ہاتھ کے اوپر ہاتھ ہے اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ الْغَزْلِ بِالثِّيَابِ الْمَبْسُوطَةِ وَ الْغَزْلُ أَكْثَرُ وَزْناً مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا بَأْسَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابوعبداللہ برقی سے اس نے مرفوعاً روایت کی عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے کہا میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اون کے بدلے بنے ہوئے کپڑے کو بیچنے کے بارے میں درحالیکہ اون کپڑے سے زیادہ وزن رکھتی ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ وَ الْعَبْدِ بِالْعَبْدِ وَ الدَّرَاهِمِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ كُلِّهِ يَداً بِيَدٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن حکم سے، اُس نے ابان سے اُس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی غلام کو دو غلاموں یا غلام کو غلام اور درہم سے بیچنے کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا حیوان میں کوئی قباحت نہیں البتہ نقد و نقد ہو۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً فَقَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ إِذَا سَمَّيْتَ بِالْأَسْنَانِ جَذَعَيْنِ أَوْ ثَنِيَّيْنِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَخَطَطْتُ عَلَى النَّسِيئَةِ .

4۔ ابوعلی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے اُس نے عثمان بن عیسیٰ سے اُس نے سعید ابن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اُونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے نقد و نقد اور اُدھار دینے کے بارے میں سوال کیا فرمایا ہاں کوئی قباحت نہیں ہے جب دونوں اُونٹوں کے سن کا تعین کیا جائے کہ وہ "جزعین" یا "ثنین" پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اُدھار پر لکیر کھینچ دی۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) لَا يَبِيعُ رَاحِلَةً عَاجِلًا بِعَشَرَةِ مَلَاقِيحَ مِنْ أَوْلَادِ جَمَلٍ فِي قَابِلٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی نجران سے اُس نے عاصم بن حمید سے اُس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا تیز رفتار سواری کے طور پر استعمال ہونے والا اونٹ آئندہ سال پیدا ہونے والے اونٹ کے دس بچوں کے عوض بھی نہ بیچا جائے ۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ مُخْتَلِفٍ أَوْ مَتَاعٍ أَوْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَتَفَاضَلُ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ فَأَمَّا نَظِرَةً فَلَا تَصْلُحُ .

6۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اُس نے ذکر کرنے والے سے اُس نے ابان سے اُس نے محمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے فرماتے سُنا طعام کی مختلف اقسام یا سامان یا دوسری اشیاء میں سے زیادہ دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے ایک کے بدلے دو کے ساتھ بیچا جائے نقد و نقد ہاں البتہ اُدھار میں درست نہیں ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَرِهَ اللَّحْمَ بِالْحَيَوَانِ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن یحیٰی سے اُس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام حیوان کے بدلے گوشت سے کراہت فرماتے تھے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ وَ الْبَيْضَةِ بِالْبَيْضَتَيْنِ قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ كَيْلًا أَوْ وَزْناً .

8۔ محمد بن یحیٰی وغیرہ نے محمد بن احمد سے اُس نے ایوب بن نوح سے اُس نے عباس بن عامر سے اُس نے داؤد بن حصین سے اُس نے منصور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ بکری کو دو بکریوں سے اور ایک انڈے کو دو انڈوں سے خریدنے کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں اُسمیں کہ جسے ناپا اور تولہ نہ جائے۔

9- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ ادْفَعْ إِلَيَّ غَنَمَكَ وَ إِبِلَكَ تَكُونُ مَعِي فَإِذَا وَلَدَتْ أَبْدَلْتُ لَكَ إِنْ شِئْتَ إِنَاثَهَا بِذُكُورِهَا أَوْ ذُكُورَهَا بِإِنَاثِهَا فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ فِعْلٌ مَكْرُوهٌ إِلَّا أَنْ يُبْدِلَهَا بَعْدَ مَا تُولَدُ وَ يُعَرِّفَهَا .

9۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے اُس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا، اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص سے کہے اپنی بھیڑیں اور اُونٹ میری طرف بھیج دو میرے ساتھ رہے اور جب وہ بچے جنے گی تو اگر تم چاہو گے تو ان کے مونث کو مذکر سے اور مذکر کو مونث سے تمہارے لیے تبدیل کر دوں گا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ فعل مکروہ ہے ہاں مگر یہ کہ پیدا ہونے کے بعد اور اُن کو پہچاننے کے بعد تبادلہ کریں تو درست ہے۔

# باب فِيهِ جُمَلٌ مِنَ الْمُعَاوَضَاتِ (اسمیں من جملہ عوض ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِجَالِهِ ذَكَرَهُ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ سَوَاءً لَيْسَ لِبَعْضِهِ فَضْلٌ عَلَى بَعْضٍ وَ تُبَاعُ الْفِضَّةُ بِالذَّهَبِ وَ الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتَ يَداً بِيَدٍ وَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ لَا تَحِلُّ النَّسِيئَةُ وَ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ يُبَاعَانِ بِمَا سِوَاهُمَا مِنْ وَزْنٍ أَوْ كَيْلٍ أَوْ عَدَدٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ مَا كِيلَ أَوْ وُزِنَ مِمَّا أَصْلُهُ وَاحِدٌ فَلَيْسَ لِبَعْضِهِ فَضْلٌ عَلَى بَعْضٍ كَيْلًا بِكَيْلٍ أَوْ وَزْناً بِوَزْنٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ أَصْلُ مَا يُكَالُ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً [فَإِنِ اخْتَلَفَ أَصْلُ مَا يُوزَنُ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً] وَ مَا كِيلَ بِمَا وُزِنَ فَلَا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِهِ وَ مَا عُدَّ عَدَداً وَ لَمْ يُكَلْ وَ لَمْ يُوزَنْ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ قَالَ إِذَا كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً وَ إِنِ اخْتَلَفَ أَصْلُ مَا يُعَدُّ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِهِ وَ مَا عُدَّ أَوْ لَمْ يُعَدَّ فَلَا بَأْسَ بِهِ بِمَا يُكَالُ أَوْ بِمَا يُوزَنُ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ مَا كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً وَ كَانَ يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ لَا يُكَالُ وَ لَا يُوزَنُ فَلَا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ ذَلِكَ أَنَّ الْقُطْنَ وَ الْكَتَّانَ أَصْلُهُ يُوزَنُ وَ غَزْلُهُ يُوزَنُ وَ ثِيَابُهُ لَا تُوزَنُ فَلَيْسَ لِلْقُطْنِ فَضْلٌ عَلَى الْغَزْلِ وَ أَصْلُهُ وَاحِدٌ فَلَا يَصْلُحُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ وَزْناً بِوَزْنٍ فَإِذَا صُنِعَ مِنْهُ الثِّيَابُ صَلَحَ يَداً بِيَدٍ وَ الثِّيَابُ لَا بَأْسَ الثَّوْبَانِ بِالثَّوْبِ وَ إِنْ كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِذَا كَانَ قُطْنٌ وَ كَتَّانٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِنْ كَانَتِ الثِّيَابُ قُطْناً وَ كَتَّاناً فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً كِلَاهُمَا لَا بَأْسَ بِهِ وَ لَا بَأْسَ بِثِيَابِ الْقُطْنِ وَ الْكَتَّانِ بِالصُّوفِ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً وَ مَا كَانَ مِنْ حَيَوَانٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ وَ إِنْ كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِذَا اخْتَلَفَ أَصْلُ الْحَيَوَانِ فَلَا بَأْسَ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِذَا كَانَ حَيَوَانٌ بِعَرْضٍ فَتَعَجَّلْتَ الْحَيَوَانَ وَ أَنْسَأْتَ الْعَرْضَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ تَعَجَّلْتَ الْعَرْضَ وَ أَنْسَأْتَ الْحَيَوَانَ فَهُوَ مَكْرُوهٌ وَ إِذَا بِعْتَ حَيَوَاناً بِحَيَوَانٍ أَوْ زِيَادَةِ دِرْهَمٍ أَوْ عَرْضٍ فَلَا بَأْسَ وَ لَا بَأْسَ أَنْ تَعَجَّلَ الْحَيَوَانَ وَ تُنْسِئَ الدَّرَاهِمَ وَ الدَّارُ بِالدَّارَيْنِ وَ جَرِيبُ أَرْضٍ بِجَرِيبَيْنِ لَا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً قَالَ وَ لَا يُنْظَرُ فِيمَا يُكَالُ وَ يُوزَنُ إِلَّا إِلَى الْعَامَّةِ وَ لَا يُؤْخَذُ فِيهِ بِالْخَاصَّةِ فَإِنْ كَانَ قَوْمٌ يَكِيلُونَ اللَّحْمَ وَ يَكِيلُونَ الْجَوْزَ فَلَا يُعْتَبَرُ بِهِمْ لِأَنَّ أَصْلَ اللَّحْمِ أَنْ يُوزَنَ وَ أَصْلَ الْجَوْزِ أَنْ يُعَدَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے رجال سے ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی وزن کے اعتبار سے برابر برابر بیچے جائیں گے۔ اسمیں بعض کو دوسرے بعض پر فضیلت نہیں آئے گی جیسے تم چاہو نقد و نقد یا نقد اور ادھار ایک ساتھ کوئی قباحت نہیں ہے اسمیں اور جنہیں ناپا یا وزن کیا جاتا ہے جن کی اصل ایک ہو اُن میں بعض کو دوسرے بعض پر ناپنے میں یا وزن میں کوئی فضیلت نہیں ہاں جب اصل میں اختلاف ہو جو ناپا جائے تو کوئی قباحت نہیں کہ ایک سے دو نقد و نقد دے دیئے جائیں اور ادھار ان میں مکروہ ہے پس اگر اصل مختلف ہو جائے تو جو تولہ جائے اُس میں کوئی قباحت نہیں ایک کے ذریعے دو میں نقد و نقد اور اُدھار مکروہ ہے ناپی جانے والی چیزوں کو تولے جانے والی چیزوں کے ذریعے لینے میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اور اُدھار ایک ساتھ میں اسمیں کوئی قباحت نہیں اور جنکو گنا جاتا ہے نہ تولہ جاتا ہے نہ وزن کیا جاتا ہے تو کوئی قباحت نہیں ایک کے بدلے دو میں نقد و نقد اور ادھار مکروہ ہے اور فرمایا جب اُن کی اصل ایک ہو اور اگر اصل مختلف ہو جائے گا تو جو گنا جائے اُسمیں کوئی قباحت نہیں اُس چیز کے ساتھ کہ جس کو ناپا یا تولہ جاتا ہے نقد و نقد اور اُدھار دونوں میں کوئی قباحت نہیں اور جن کی اصل ایک ہو اور انہیں تولا یا ناپا جاتا ہو اور اُس سے کوئی چیز لے کر جیسے ناپا جاتا ہو اور نہ تولہ جاتا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اور اُدھار مکروہ ہے۔ یہ اس طرح ہے کپاس اور ریشم کے اصل، اُن کی اُون کو وزن کیا جاتا ہے اور اُنکے کپڑے کا وزن نہیں کیا جاتا پس کپاس کو اُون پر کوئی فضیلت نہیں اُن کی اصل ایک ہے پس اُن کی بیع درست نہیں ہے مگر یہ کہ برابر کے بدلے برابر وزن کے بدلے وزن کے ساتھ اور جب اُس سے کپڑا بن جائے تو وہ صلاحیت رکھتا ہے نقد و نقد اور کپڑے میں دو کپڑوں کو ایک کپڑے کے بدلے میں لینا دینا میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ دونوں کی اصل ایک ہے نقد و نقد البتہ اُدھار مکروہ ہے اور جب کپاس اور ریشم ہو تو ایک کے بدلے دو میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اُدھار مکروہ ہے۔ اگر کپاس کا کپڑا ہو اور ریشم کا ہو تو کوئی قباحت نہیں ایک کے بدلے دو میں نقد و نقد اور ادھار ایک ساتھ دونوں میں کوئی قباحت نہیں اور کوئی حرج نہیں ہے اُون کے بدلے کپاس یا ریشم کے کپڑے میں نقد و نقد اور اُدھار میں اور جو چیزیں حیوان میں سے ہے اُنکے ایک کے بدلے دو میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ اُن کی اصل ایک ہی کیوں نہ ہو نقد با نقد اُدھار مکروہ ہے اور جب حیوان کی اصل میں اختلاف ہو تو

ایک کے بدلے دو میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اور اُدھار مکروہ ہے اور جب حیوان کو ملکیت کے عوض دیا جائے حیوان دے دیا جائے اور ملکیت اُدھار پر ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر جائید اد و نقد ہو اور حیوان ادھار پر تو مکروہ ہے اور جب تم بیچو حیوان کو حیوان کے بدلے میں یا زیادہ درہم میں یا جائید اد کے ساتھ تو کوئی قباحت نہیں ہے اسمیں بھی کوئی قباحت نہیں ہے کہ حیوان پر اور درہم درہم ادھار پر ہو گھر کو دو گھروں سے ایک جریب زمین کو دو جریب زمینوں سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں نقد و نقد اُدھار مکروہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ناپنے اور تولنے میں عام لوگوں کی طرف دیکھو اُس میں خاص لوگوں سے رائے نہ لو۔ اگر چہ ایک گروہ گوشت کو ناپتا ہو اور اخروٹوں کو تولتا ہو اُن کا اعتبار مت کرو کیونکہ گوشت کا اصل تُلنا اور اخروٹوں کی اصل گنا جاتا ہے۔

## باب بَيْعِ الْعَدَدِ وَ الْمُجَازَفَةِ وَ الشَّيْءِ الْمُبْهَمِ (عدد، تخمینہ اور مُبہم چیز کی بیع)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ سَمَّيْتَ فِيهِ كَيْلًا فَلَا يَصْلُحُ مُجَازَفَةً هَذَا مِمَّا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے ءاُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے اُس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا طعام میں سے ہر وُہ چیز کہ جس کو ناپنے سے تعین کیا جاتا ہے۔ اُسکا تخمینہ لگانا درست نہیں یہ اُن چیزوں میں سے ہے جو طعام کی بیع میں مکروہ ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الْآخَرِ مِائَةُ كُرِّ تَمْرٍ وَ لَهُ نَخْلٌ فَيَأْتِيهِ فَيَقُولُ أَعْطِنِي نَخْلَكَ هَذَا بِمَا عَلَيْكَ فَكَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا النَّخْلُ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِمَّا أَنْ تَأْخُذَ هَذَا النَّخْلَ بِكَذَا وَ كَذَا كَيْلًا مُسَمًّى أَوْ تُعْطِيَنِي نِصْفَ هَذَا الْكَيْلِ إِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ وَ إِمَّا أَنْ آخُذَهُ أَنَا بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اُس نے صفوان سے اُس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جس کے دوسرے پر سو کرّ کھجور اُدھار ہو اور اُس اُدھار لینے والے کا ایک کھجور کا درخت ہو پس اُدھار دینے والا اُدھار لینے والے کے پاس آئے اور اُس سے کہے تم مجھے اپنے اوپر اُدھار کے بدلے پر کھجور دے دو آپ علیہ السلام نے گویا اس سے کراہت فرمائی اور میں نے سوال کیا آپ علیہ السلام سے اُن دو اشخاص کے بارے میں تو اُن کے درمیان ایک کھجور ہو اُن میں سے ایک دوسرے ساتھی سے کہے کہ تم اس کھجور کو لو اتنی قیمت کے بدلے اتنی مقدار میں یا تم مجھے دو اسکی آدھی مقدار یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یا کہ میں لیتا ہوں اور میرا تمہارے ساتھ یہ وعدہ ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَوْزِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعُدَّ فَيُكَالُ بِمِكْيَالٍ فَيُعَدُّ مَا فِيهِ ثُمَّ يُكَالُ مَا بَقِيَ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ مِنَ الْعَدَدِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اخروٹوں کے بارے میں ایک شخص کو استطاعت نہیں ہوتی اُنہیں گنے بس اگر انہیں پیمانے کے ساتھ ناپا جائے اور اس میں جتنے ہوں اُنہیں گنا جائے اور اس کے بعد اسی عدد کے ساتھ حساب کرتے ہوئے باقی کو صرف ناپا جائے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي بَيْعاً فِيهِ كَيْلٌ أَوْ وَزْنٌ يُعَيِّرُهُ ثُمَّ يَأْخُذُهُ عَلَى نَحْوِ مَا فِيهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

**4۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اُس نے ذکر کرنے والے سے اُس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ وہ ایسی چیز خرید تا ہے کہ جس میں تولا یا ناپا جاتا ہے وُہ اندازہ کرتا ہے پھر، اس میں جو ہے کی بنیاد پر لیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔**

5- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ لَهُ نَعَمٌ يَبِيعُ أَلْبَانَهَا بِغَيْرِ كَيْلٍ قَالَ نَعَمْ حَتَّى يَنْقَطِعَ أَوْ شَيْءٌ مِنْهَا .

**5۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اُس نے صفوان بن یحییٰ سے اُس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جسکے بہت سے مویشی ہیں اور وُہ اُن کا دودھ بغیر ناپے بیچتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں جب وہ کہے کہ ختم ہونے تک یا آدھا وغیرہ کوئی چیز معین کرے تو درست ہے۔**

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللَّبَنِ يُشْتَرَى وَ هُوَ فِي الضَّرْعِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَحْلُبَ لَكَ سُكُرُّجَةً فَيَقُولَ اشْتَرِ مِنِّي هَذَا اللَّبَنَ الَّذِي فِي السُّكُرُّجَةِ وَ مَا فِي ضُرُوعِهَا بِثَمَنٍ مُسَمًّى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الضُّرُوعِ شَيْءٌ كَانَ مَا فِي السُّكُرُّجَةِ .

**6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے حسین بن سعید سے اُس نے اپنے بھائی حسن سے اُس نے زرعۃ اور اُس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اُس دودھ کے بارے میں سوال کیا کہ جسے خریدا جائے حالانکہ وہ "تھن" میں ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک وہ تمھارے لیے برتن میں نہ دوہے اور تمھیں کہے یہ جو برتن میں دودھ ہے مجھ سے یہ خرید واور تھنوں والا بھی معین قیمت کے ذریعے پس اگر تھنوں میں کوئی چیز نہ بھی ہو تو برتن میں موجود ہے۔**

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَشْتَرِي مِائَةَ رَاوِيَةٍ مِنْ زَيْتٍ فَأَعْرِضُ رَاوِيَةً وَ اثْنَتَيْنِ فَأَزِنُهُمَا ثُمَّ آخُذُ سَائِرَهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا بَأْسَ .

**7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے صفوان سے اُس نے ابو سعید سے اس نے عبد الملک بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے زیتون کے تیل کی سو مشکیں خریدی اُن میں سے ایک یا دو مشکیزوں کو اُٹھایا اور اُن کا وزن کیا پھر باقیوں کا اُن کے وزن کے مطابق شمار کیا فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔**

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَصْوَافَ مِائَةِ نَعْجَةٍ وَ مَا فِي بُطُونِهَا مِنْ حَمْلٍ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بُطُونِهَا حَمْلٌ كَانَ رَأْسُ مَالِهِ فِي الصُّوفِ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو دوسرے شخص سے سو بھیڑوں اور اُن کے پیٹوں میں حمل کی اُون کو اتنے اتنے درہم میں خرید تا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اُن کے پیٹ میں کوئی حمل نہ بھی ہو تو اُسکا اصل سرمایہ اون میں ہو گا۔

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قُلْتُ لَهُ أَ يَصْلُحُ لِي أَنْ أَشْتَرِيَ مِنَ الْقَوْمِ الْجَارِيَةَ الْآبِقَةَ وَ أُعْطِيَهُمُ الثَّمَنَ وَ أَطْلُبَهَا أَنَا قَالَ لَا يَصْلُحُ شِرَاؤُهَا إِلَّا أَنْ تَشْتَرِيَ مِنْهُمْ مَعَهَا شَيْئاً ثَوْباً أَوْ مَتَاعاً فَتَقُولَ لَهُمْ أَشْتَرِي مِنْكُمْ جَارِيَتَكُمْ فُلَانَةَ وَ هَذَا الْمَتَاعَ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَإِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ .

9۔ احمد بن محمد نے ابن محبوب سے اُس نے رفاعہ نخّاس سے روایت کی ہے کہ میں نے سوال کیا ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ اسلام سے اور میں نے اُنکو عرض کی کیا درست ہے میرے لیے کہ میں نے ایک گروہ سے بھاگ جانے والی کنیز خریدی اُنہیں قیمت دے دوں اور اُس کنیز کو خود تلاش کروں آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا خریدنا درست نہیں ہے ہاں مگر یہ کہ تو ان سے اُس کنیز کے ساتھ کوئی کپڑا یا سامان خریدو اور تم اُنہیں کہو میں تم سے تمہاری فلاں کنیز اور یہ سامان اتنے اتنے درہم میں خرید تا ہوں پس یہ جائز ہے۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ نَهَى أَنْ يُشْتَرَى شَبَكَةُ الصَّيَّادِ يَقُولُ اضْرِبْ بِشَبَكَتِكَ فَمَا خَرَجَ فَهُوَ مِنْ مَالِي بِكَذَا وَ كَذَا .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اُس نے محمد بن حسن بن شمون سے اُس نے اصم سے اُس نے مسمّع سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ اسلام نے شکاری کے جال کو خریدنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یوں نہ کہو۔ اپنا جال پھینکو اسمیں سے جو نکلا وُہ میرا مال ہو گا۔

11- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِذَا كَانَتْ أَجَمَةٌ لَيْسَ فِيهَا قَصَبٌ أُخْرِجَ شَيْءٌ مِنَ السَّمَكِ فَيُبَاعُ وَ مَا فِي الْأَجَمَةِ .

11۔ سہل بن زیاد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اُس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب درختوں کا جھنڈ ہو کہ جن میں بانس نہ ہو بلندی سے کوئی چیز (ہٹنیاں وغیرہ) لو اور اسے بیچ ڈالو پس جو کچھ جھنڈ میں ان جھاڑیوں کے علاوہ ہے اسے بھی۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ جَمِيعاً عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِجِزْيَةِ رُءُوسِ الرِّجَالِ وَ بِخَرَاجِ النَّخْلِ وَ الْآجَامِ وَ الطَّيْرِ وَ هُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ لَا يَكُونُ مِنْ هَذَا شَيْءٌ أَبَداً أَوْ يَكُونُ قَالَ إِذَا عَلِمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَاحِداً أَنَّهُ قَدْ أَدْرَكَ فَاشْتَرِهِ وَ تَقَبَّلْ بِهِ .

12۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے اُس نے علی بن حکم اور حمید بن زیاد سے اُس نے حَسَن بْنِ مُحَمَّد بْنِ سماعۃ اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اُس شخص کے بارے میں کہ جو لوگوں کے سروں کے جزیہ پرندوں گھوڑوں اور کھجوروں کے خراج کو قبول کرتا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ چیز باقی بھی رہے گی یا نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا جب اُن میں سے کسی ایک شے کے بارے میں علم رکھتا ہو پس گویا اُس نے ادراک کر لیا پس وہ اسے خریدے اور قبول کریں۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي الْجِصَّ فَيَكِيلُ بَعْضَهُ وَ يَأْخُذُ الْبَقِيَّةَ بِغَيْرِ كَيْلٍ فَقَالَ إِمَّا أَنْ يَأْخُذَ كُلَّهُ بِتَصْدِيقِهِ وَ إِمَّا أَنْ يَكِيلَهُ كُلَّهُ .

13۔ علی بن ابراہیم نے ابن فضّال سے اُس نے ابن بکیر سے اُس نے ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں جو کچھ خرید تا ہے اُس میں سے بعض کو تو ناپتا ہے اور بعض کو بغیر ناپے دیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو سارے کا سارا ناپے یا پھر بغیر ناپے لے لے۔

# باب بَيْعِ الْمَتَاعِ وَ شِرَائِهِ (سامان کی خرید و فروخت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْباً وَ لَمْ يَشْتَرِطْ عَلَى صَاحِبِهِ شَيْئاً فَكَرِهَهُ ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ إِلَّا بِوَضِيعَةٍ قَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ بِوَضِيعَةٍ فَإِنْ جَهِلَ فَأَخَذَهُ وَ بَاعَهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ الْأَوَّلِ مَا زَادَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد بن عثمان سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جو کپڑا خرید تا ہے اور اُسکے مالک کے ساتھ کوئی شرط مقرر نہیں کرتا پھر اُسے کپڑا پسند نہیں آتا تو اُسکے مالک کے پاس پلٹانے جاتا ہے تو وہ انکار کر دیتا ہے کہ اسے قبول کریں مگر یہ کہ قیمت میں کُچھ چھوڑنے کے ذریعے آپ علیہ اسلام نے فرمایا یہ اُسکے لیے درست نہیں ہے کہ اُسے قیمت میں کمی کے ذریعے لے پس اگر اُس نے جہالت سے اُسے لیا اور پھر بیچ ڈالا اس سے زیادہ قیمت پر تو اُسے چاہیے کہ اُس کے مالک کو بڑھ جانے والی قیمت واپس کرے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ بِعْ ثَوْبِي بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَمَا فَضَلَ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے حماد بن عیسیٰ سے اُس نے حریز سے اُس نے محمد بن مُسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اُس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کو کہے میرا لباس دس درہم میں بیچو جو اس سے زیادہ ہو وہ تمہارا ہو گا۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) فِي رَجُلٍ يَحْمِلُ الْمَتَاعَ لِأَهْلِ السُّوقِ وَ قَدْ قَوَّمُوهُ عَلَيْهِ قِيمَةً فَيَقُولُونَ بِعْ فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ لَكِنْ لَا يَبِيعُهُمْ مُرَابَحَةً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن اسماعیل سے اُس نے محمد بن فضیل سے اُس نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اُس شخص کے بارے میں جو بازار والوں کا سامان اُٹھاتا ہے اور وہ اُسے قیمت مقرر کر کے دیتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں بیچو اس سے زیادہ جو ہو گا وُہ تمہارا ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن اُسے چاہیے کہ وہ اُن سے زیادہ نفع پر نہ خریدے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ إِنَّمَا يَشْتَرِي لِلنَّاسِ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ بِشَيْءٍ مُسَمًّى إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْأُجَرَاءِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اُس نے سَہل بن زیاد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے ابو ولاّد سے اُس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام اور دیگر سے روایت کی ہے کہ دلاّل کو اُجرت دینے میں کوئی قباحت نہیں بے شک وہ لوگوں کیلئے دن بدن معین چیز خرید تا رہتا ہے۔ وہ منشیوں کی طرح ہے۔

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ السِّمْسَارِ يَشْتَرِي بِالْأَجْرِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِ الْوَرِقُ وَ يُشْتَرَطُ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ تَأْتِي بِمَا تَشْتَرِي فَمَا شِئْتُ تَرَكْتُهُ فَيَذْهَبُ فَيَشْتَرِي ثُمَّ يَأْتِي بِالْمَتَاعِ فَيَقُولُ خُذْ مَا رَضِيتَ وَ دَعْ مَا كَرِهْتَ قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اُس دلال کے بارے میں سوال کیا جو اُجرت کے عوض خریداری کرتا ہے اُسکو چاندی دی جاتی ہے اور شرط لگائی جاتی ہے تم جو خرید کر لاؤ گے میں جسے چاہوں لوں گا پس وہ جاتا ہے خریدتا ہے پھر مال کے ساتھ آتا اور کہتا ہے کہ جو تمہیں پسند ہے لے لو اور جو پسند نہیں چھوڑ دو۔ فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجِرَابَ الْهَرَوِيَّ وَ الْقُوهِيَّ فَيَشْتَرِي الرَّجُلُ مِنْهُ عَشَرَةَ أَثْوَابٍ فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ خِيَارَهُ كُلَّ ثَوْبٍ بِرِبْحِ خَمْسَةٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَقَالَ مَا أُحِبُّ هَذَا الْبَيْعَ أَ رَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ خِيَاراً غَيْرَ خَمْسَةِ أَثْوَابٍ وَ وَجَدَ الْبَقِيَّةَ سَوَاءً قَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُهُ إِنَّهُمْ قَدِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ عَشَرَةً فَرَدَّدَ عَلَيْهِ مِرَاراً فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ خِيَارَهَا أَ رَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا خَمْسَةَ أَثْوَابٍ وَ وَجَدَ الْبَقِيَّةَ سَوَاءً وَ قَالَ مَا أُحِبُّ هَذَا وَ كَرِهَهُ لِمَوْضِعِ الْغَبْنِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ اسلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ھروی اور قوھی کپڑوں کا ذخیرہ خریدتا ہے۔ تو ایک شخص نے اس سے دس (10) کپڑے خریدے تو اس نے اس کپڑے پر پانچ یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کا نفع شرط رکھا۔ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا میں اس معاملے کو پسند نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر اسے پانچ کپڑوں کے علاوہ کا اختیار نہ ہو اور وہ باقیوں کو ایک جیسا پائے۔ آپ علیہ اسلام سے آپ علیہ اسلام کے فرزند اسماعیل نے عرض کی ان لوگوں نے اس پر شرط رکھی کہ وہ ان سے دس خریدے گا تو اس نے ان کو کئی بار لوٹایا۔ تو ابو عبد اللہ علیہ اسلام نے فرمایا اس پر فقط یہ شرط کیا گیا کہ وہ اپنی مرضی کے کپڑے لے تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر پانچ کپڑوں کے علاوہ اسکی مرضی کے نہ ہوں بلکہ باقی سب برابر ہوں۔ آپ علیہ اسلام نے فرمایا میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ آپ علیہ اسلام نے غبن کے خدشہ کے تحت اسے ناپسند فرمایا۔ ۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يُشْتَرَى الثَّوْبُ بِدِينَارٍ غَيْرَ دِرْهَمٍ لِأَنَّهُ لَا يُدْرَى كَمِ الدِّينَارُ مِنَ الدِّرْهَمِ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے اپنے بعض دوستوں سے اُس نے حسین بن حسن سے اُس نے حماد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مکروہ ہے کہ کوئی کپڑے کو دینار کے ساتھ بغیر درہم کے خریدے کیونکہ اُسے معلوم نہیں کہ درہم میں کتنے دینار ہوتے ہیں۔



www.hubeali.com

# باب بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ ( نفع بخش بیع)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ جَمِيعاً بِالثَّمَنِ ثُمَّ يُقَوِّمُ كُلَّ ثَوْبٍ بِمَا يَسْوَى حَتَّى يَقَعَ عَلَى رَأْسِ مَالِهِ جَمِيعاً أَ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً قَالَ لَا حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُ أَنَّمَا قَوَّمَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے محمد بن اسلم سے اُس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں جو سارے سامان کو ایک ہی قیمت سے خرید تا ہے پھر وہ ہر کپڑے کی قیمت اسطرح برابر مقرر کرتا ہے کہ اُسکا سرمایہ پورا ہو جائے۔ کیا وہ بیع المرابحہ کر سکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک کہ اُسے واضح طور پر معلوم نہ ہو کہ وہ اپنی قیمت پوری کرتی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُدِّمَ لِأَبِي ( **عليه السلام** ) مَتَاعٌ مِنْ مِصْرٍ فَصَنَعَ طَعَاماً وَ دَعَا لَهُ التُّجَّارَ فَقَالُوا إِنَّا نَأْخُذُهُ مِنْكَ بِدَهْ دَوَازْدَهْ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي وَ كَمْ يَكُونُ ذَلِكَ قَالُوا فِي عَشَرَةِ آلَافٍ أَلْفَيْنِ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي إِنِّي أَبِيعُكُمْ هَذَا الْمَتَاعَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفاً فَبَاعَهُمْ مُسَاوَمَةً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میرے ؑ بابا علیہ السلام کے پاس مصر سے سامان آیا آپ ؑ نے اُسکا طعام بنایا اور اُسکے لیے تاجروں کو بلایا تاجر کہنے لگے کہ ہم آپ ؑ سے اسکو دس کے بدلے بارہ کے حساب سے لے لیں گے میرے ؑ بابا علیہ السلام نے اُن سے فرمایا اسطرح کتنا جا کے بنے گا۔ اُنہوں نے کہا دس ہزار پر دو ہزار میرے ؑ بابا علیہ السلام نے اُن سے فرمایا میں ؑ تمہیں یہ سامان بارہ ہزار میں فروخت کرتا ہوں پس آپ علیہ السلام نے اُن سے بھاؤ تاؤ کے بعد بیچا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي لَأَكْرَهُ بَيْعَ دَهْ يَازْدَهْ وَ دَهْ دَوَازْدَهْ وَ لَكِنْ أَبِيعُكَ بِكَذَا وَ كَذَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے حسین بن سعید سے اُس نے نضر بن سوید سے اُس نے قاسم بن سلیمان سے اُس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا دس کو گیارہ یا دس کو بارہ سے بیچنا مجھے انتہائی ناپسند ہے۔ لیکن میں ؑ تمہیں اتنے اتنے میں بیچتا ہوں۔

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أَكْرَهُ بَيْعَ عَشَرَةٍ بِإِحْدَى عَشْرَةَ وَ عَشَرَةٍ بِاثْنَيْ عَشْرَةَ وَ نَحْوَ ذَلِكَ مِنَ الْبَيْعِ وَ لَكِنْ أَبِيعُكَ بِكَذَا وَ كَذَا مُسَاوَمَةً قَالَ وَ أَتَانِي مَتَاعٌ مِنْ مِصْرٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيعَهُ كَذَلِكَ وَ عَظُمَ عَلَيَّ فَبِعْتُهُ مُسَاوَمَةً .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اُس نے حسن بن علی سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے محمد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں دس کو بارہ سے یا گیارہ سے یا اسی طرح اوپر بیچنے کو ناپسند کرتا ہوں لیکن میں ؑ تمہیں بھاؤ تاؤ کے بعد اتنے اتنے میں بیچتا ہوں اور فرمایا میرے ؑ پاس مصر سے سامان آیا میں ؑ نے پسند نہ کیا کہ اُسے اس طرح بیچوں اور جب میرے لیے ضروری ہوا تو میں ؑ نے اُسے بھاؤ تاؤ کے بعد فروخت کیا


www.hubeali.com

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّا نَبْعَثُ بِالدَّرَاهِمِ لَهَا صَرْفٌ إِلَى الْأَهْوَازِ فَيَشْتَرِي لَنَا بِهَا الْمَتَاعَ ثُمَّ نَلْبَثُ فَإِذَا بَاعَهُ وُضِعَ عَلَيْهِ صَرْفُهُ فَإِذَا بِعْنَاهُ كَانَ عَلَيْنَا أَنْ نَذْكُرَ لَهُ صَرْفَ الدَّرَاهِمِ فِي الْمُرَابَحَةِ يُجْزِئُنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ إِذَا كَانَتِ الْمُرَابَحَةُ فَأَخْبِرْهُ بِذَلِكَ وَ إِنْ كَانَ مُسَاوَمَةً فَلَا بَأْسَ .

5۔حسین بن محمد نے محمد بن احمد نہدی سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ہم نے آھواز کی طرف کچھ درہم بھیجے۔ جن کی قیمتوں میں فرق تھا۔ پس اس شخص نے ان کے ذریعے سامان خریدا۔ ہم ٹھہر گئے۔ جب اس نے اسے بیچا تو ہم نے اس پر وہ فرق رکھا جب ہم نے اسے بیچا تھا۔ ہم پر واجب تھا کہ اسے درہموں کی قیمتوں میں فرق بتاتے۔ کیا صرف نفع بخش بیع میں ہمارے لیے یہ جائز ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ جب صرف نفع بخش بیع ہو تو تم اسے اس کی خبر دے دو اور اگر مساومۃ(بھاؤ تاؤ کرنا) ہو تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِيَ اشْتَرِ لِي هَذَا الثَّوْبَ وَ هَذِهِ الدَّابَّةَ وَ يُعَيِّنُهَا وَ أُرْبِحَكَ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَالَ لَيَشْتَرِيهَا وَ لَا تُوَاجِبْهُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهَا أَوْ تَشْتَرِيَهَا .

6۔محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یحیٰی بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے مجھے کہا۔ میرے لیے کپڑا اور یہ چوپایہ خرید و اور اس نے اسے معین کیا۔ میں تمہیں اس میں اتنا اتنا نفع دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اسے خریدنا چاہیے اور بیع کرنے سے پہلے اور خریدنے سے پہلے اس سے بیع نہیں کرنی چاہیے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُيَسِّرٍ بَيَّاعِ الزُّطِّيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّا نَشْتَرِي الْمَتَاعَ بِنَظِرَةٍ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ بِكَمْ تَقَوَّمَ عَلَيْكَ فَأَقُولُ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَبِيعُهُ بِرِبْحٍ فَقَالَ إِذَا بِعْتَهُ مُرَابَحَةً كَانَ لَهُ مِنَ النَّظِرَةِ مِثْلُ مَا لَكَ قَالَ فَاسْتَرْجَعْتُ وَ قُلْتُ هَلَكْنَا فَقَالَ مِمَّ فَقُلْتُ لِأَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ ثَوْبٌ إِلَّا أَبِيعُهُ مُرَابَحَةً يُشْتَرَى مِنِّي وَ لَوْ وُضِعْتُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ حَتَّى أَقُولَ بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ فَلَمَّا رَأَى مَا شَقَّ عَلَيَّ قَالَ أَ فَلَا أَفْتَحُ لَكَ بَاباً يَكُونُ لَكَ فِيهِ فَرَجٌ قُلْ قَامَ عَلَيَّ بِكَذَا وَ كَذَا وَ أَبِيعُكَ بِزِيَادَةِ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا تَقُلْ بِرِبْحٍ .

7۔محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین بن صفوان سے اس نے ایوب بن راشد سے، اس نے بیاع زُطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم سامان خریدتے ہیں ادھار پر۔ ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ قیمت بتاؤ۔ میں اسے کہتا ہوں۔ اتنا اتنا پس میں اسے نفع کے ساتھ بیچتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تو نے اسے نفع پر بیچا تو اسے بھی تیرے مال کی طرح مہلت کا حق حاصل ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے "انا للہ" پڑھا اور میں نے عرض کی ہم مارے گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کس وجہ سے میں نے عرض کی۔ کیونکہ زمین پر کوئی کپڑا ایسا نہیں جو میں نے اُسے مرابحتاً بیچا ہے۔ اس نے مجھ سے خریدا ہے۔ اگر میں اصل سرمائے سے چھوڑ دوں۔ یہاں تک کہ میں کہوں اتنا اتنا راوی کہتا ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ مجھ پر دشوار ہو رہا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں تمہارے لئے ایک ایسا دروازہ کھولوں۔ جس میں تمہارے لیے کشادگی ہو تم کہو۔ مجھے یہ اتنے اتنے میں پڑا ہے اور میں تمہیں اتنا اتنا اضافہ سے بیچتا ہوں۔ نفع نہ کہو۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّا نَشْتَرِي الْعِدْلَ فِيهِ مِائَةُ ثَوْبٍ خِيَارٍ وَ شِرَارٍ دَسْتْشُمَارَ فَيَجِيئُنَا الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنَ الْعِدْلِ تِسْعِينَ ثَوْباً بِرِبْحِ دِرْهَمٍ دِرْهَمٍ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبِيعَ الْبَاقِيَ عَلَى مِثْلِ مَا بِعْنَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ وَحْدَهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں ایک ڈھیر خرید تا ہوں جس میں سو کپڑے ہوتے ہیں۔ اچھے برے سارے۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے جو ڈھیر میں سے نوے کپڑے ایک ایک درہم کے منافع کے حساب سے خرید تا ہے کیا ہم اسے باقی کپڑے اسی طرح بیچ سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ وہ ایک ایک کپڑا خریدیں۔

## باب السَّلَفِ فِي الْمَتَاعِ (سامان میں پیشگی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْمَتَاعِ إِذَا وَصَفْتَ الطُّولَ وَ الْعَرْضَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا طول و عرض بیان کرنے کے بعد سامان میں پیشگی لین دین میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السَّلَمِ وَ هُوَ السَّلَفُ فِي الْحَرِيرِ وَ الْمَتَاعِ الَّذِي يُصْنَعُ فِي الْبَلَدِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ اسلام سے پیشگی لین دین کہ جو ریشم اور اس سامان کے بارے میں کہ جو اُس علاقے میں بنتا ہے جس میں وہ ہے کہ بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا اگر مدت معلوم ہو تو درست ہے۔۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْمَتَاعِ إِذَا سَمَّيْتَ الطُّولَ وَ الْعَرْضَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرّار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب طول و عرض معین ہو جائے تو سامان میں پیشگی لین دین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

## باب الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ (آدمی کا وہ بیچنا جو اس کے پاس نہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَجِيئُنِي الرَّجُلُ يَطْلُبُ مِنِّي الْمَتَاعَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ وَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَسْتَعِيرُ مِنْ جَارِي وَ آخُذُ مِنْ ذَا وَ ذَا فَأَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ مِنْهُ أَوْ آمُرُ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَأَرُدُّهُ عَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے صفوان سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے حدید بن حکیم ازدی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے مجھ سے دس ہزار درہم یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کا مال طلب کرتا

ہے۔ میرے پاس دس ہزار سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔ میں ادھر اُدھر سے لے کر اسے بیچ دیتا ہوں۔ پھر وہ خرید تا ہوں یا کسی سے کہتا ہوں کہ خرید کر لاتا ہے۔ پھر جن جن سے لیا تھا۔ انہیں واپس کر دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بَيْعاً لَيْسَ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ وَ ضَمِنَ لَهُ الْبَيْعَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ احمد بن محمد نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے منصور سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے بیع کی ایسی شے کی جو اس کے پاس نہیں تھی، اور اس نے اس مال کی ضمانت لی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعاً لَيْسَ فِيهِ كَيْلٌ وَ لَا وَزْنٌ أَ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ احمد بن محمد نے علی بن حکم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں جو سامان خرید تا ہے کہ جس کا نہ کوئی پیمانہ ہوتا ہے اور نہ کوئی وزن ہوتا ہے کیا وہ اس سامان کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کر سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَجِيئُنِي يَطْلُبُ الْمَتَاعَ فَأُقَاوِلُهُ عَلَى الرِّبْحِ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ فَأَبِيعُهُ مِنْهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَإِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يُفْسِدُهُ قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ بَاعَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قَالَ فَمَا يَقُولُ فِي السَّلَمِ قَدْ بَاعَ صَاحِبُهُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّمَا صَلَحَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ يُسَمُّونَهُ سَلَماً إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ كُلِّ مَتَاعٍ كُنْتَ تَجِدُهُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي بِعْتَهُ فِيهِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے جو سامان چاہتا ہے۔ میں اس سے منفعت پر بات چیت کرتا ہوں۔ پھر میں سامان خرید کر اسے بیچ دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر وہ چاہے تو لیں اور نہ چاہے تو نہ لیں۔ میں نے عرض کی۔ ایسا ہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی۔ ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اسے خراب جانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیوں۔ میں نے عرض کی۔ کیونکہ اس نے ایسی چیز بیچی جو اس کے پاس نہیں تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو پھر کیا کہتے ہیں۔ وہ پیشگی لین دین کے بارے میں۔ پیشگی لین دین کرنے والا بھی وہ چیز بیچتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کی۔ ہاں یہ تو ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ صرف اس لیے درست ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پیشگی طور پر معین کر لیتے ہیں۔ میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس مال کے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں کہ جو تمہیں طے کیے ہوئے وقت میں مل جائے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَجِيئُنِي يَطْلُبُ الْمَتَاعَ الْحَرِيرَ وَ لَيْسَ عِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ فَيُقَاوِلُنِي وَ أُقَاوِلُهُ فِي الرِّبْحِ وَ الْأَجَلِ حَتَّى يَجْتَمِعَ عَلَيَّ شَيْءٌ ثُمَّ أَذْهَبُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْحَرِيرَ وَ أَدْعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَ رَأَيْتَ إِنْ وَجَدَ بَيْعاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا عِنْدَكَ أَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَيْهِ وَ يَدَعَكَ أَوْ وَجَدْتَ أَنْتَ ذَلِكَ أَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْصَرِفَ عَنْهُ وَ تَدَعَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ بن ایوب سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھ سے حریر کا مال چاہتا ہے جبکہ میرے پاس حریر کا مال نہیں ہوتا ہے پس وہ مجھ سے سودے کی بات چیت (بھاؤ تاؤ) کرتا ہے۔ منافع اور مدت طے ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ ہمارا ایک بات پر اتفاق ہو جاتا ہے۔ پھر میں جاتا ہوں اور اس کیلئے حریر خرید تا ہوں اور اسے اس کی طرف بلاتا ہوں۔ پس امام علیہ السلام نے فرمایا۔ "تو کیا سمجھتا ہے کہ اگر وہ شخص تم سے کہے گئے سودے کے علاوہ کسی اور سے سودا کرلے تو کیا اسے اختیار ہے کہ وہ اس کی طرف چلا جائے اور تمہارے سودے کو چھوڑ دے یا تم ایسا کرلو۔ (یعنی اسے چھوڑ کر مال کسی اور کو دے دو) اور اسے چھوڑ دو؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ اشْتَرِ هَذَا الثَّوْبَ وَ أُرْبِحَكَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُحَلِّلُ الْكَلَامُ وَ يُحَرِّمُ الْكَلَامُ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے یحییٰ بن حجاج سے، اس نے خالد بن نجیح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کپڑا خرید و اس میں تمہیں اتنا اتنا نفع دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا یہ نہیں ہے کہ اگر وہ چاہے تو لے اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ میں نے عرض کی ایسا ہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔ بے شک بات چیت حلال کرتی ہے اور بات چیت ہی حرام کرتی ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَبِيعَ الرَّجُلَ الْمَتَاعَ لَيْسَ عِنْدَكَ تُسَاوِمُهُ ثُمَّ تَشْتَرِي لَهُ نَحْوَ الَّذِي طَلَبَ ثُمَّ تُوجِبُهُ عَلَى نَفْسِكَ ثُمَّ تَبِيعُهُ مِنْهُ بَعْدُ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم کسی شخص کو ایسا سامان بیچو۔ جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس سے طے کرو۔ پھر جیسا وہ چاہتا ہے ویسا سامان خرید و پھر اس کو اپنی ملکیت جانو اور اس کے بعد اسے بیچ دو۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بَيْعاً لَيْسَ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ وَ ضَمِنَ الْبَيْعَ قَالَ لَا بَأْسَ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں جو ایسی چیز بیچتا ہے جو اس وقت اُس کے پاس نہیں اور بیچنے کی ضمانت لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

9- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ السَّرَّاجِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَتِّبٌ فَقَالَ بِالْبَابِ رَجُلَانِ فَقَالَ أَدْخِلْهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي رَجُلٌ قَصَّابٌ وَ إِنِّي أَبِيعُ الْمُسُوكَ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ الْغَنَمَ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَكِنِ انْسُبْهَا غَنَمَ أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے علی بن اسباط سے، اس نے ابی مخلد سراج سے روایت کی ہے کہ ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر تھے کہ ان کے پاس معتب آیا اور عرض کی۔ دروازے پر دو آدمی کھڑے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ دونوں کو لاؤ۔ پس وہ دونوں حاضر ہوئے۔ ان میں سے

ایک نے عرض کی۔ میں قصاب ہوں۔ میں کھالیں بیچتا ہوں۔ بھیڑ بکری کو ذبح کرنے سے پہلے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن بھیڑ بکری معین کرلو۔

# باب فَضْلِ الشَّيْءِ الْجَيِّدِ الَّذِي يُبَاعُ (عمدہ چیز بیچنے کی فضیلت)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الْجَيِّدِ دَعْوَتَانِ وَ فِي الرَّدِيِّ دَعْوَتَانِ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْجَيِّدِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَ فِيمَنْ بَاعَكَ وَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الرَّدِيِّ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَ لَا فِيمَنْ بَاعَكَ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے مروک بن عبید سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ عمدہ چیز میں دو کلمات ہیں اور بیکار چیز میں بھی دو کلمات ہیں۔ عمدہ چیز والے کو کہا جاتا ہے کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے اور جس نے تمہیں بیچی اسے بھی برکت دے۔ اور بیکار چیز والے کو کہا جاتا ہے اللہ عزّوجلّ نہ تمہیں برکت دے اور نہ بیچنے والے کو برکت دے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ قُلْتُ أَبِيعُ الطَّعَامَ فَقَالَ لِي اشْتَرِ الْجَيِّدَ وَ بِعِ الْجَيِّدَ فَإِنَّ الْجَيِّدَ إِذَا بِعْتَهُ قِيلَ لَهُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَ فِيمَنْ بَاعَكَ

2- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے یعقوب بن زید سے، اس نے وشاء سے، اس نے عاصم بن حمید سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا کر رہے ہو؟۔ میں نے عرض کی۔ میں طعام (غلہ) بیچتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ عمدہ خریدو اور عمدہ بیچو۔ جب تم عمدہ بیچو گے تو کہا جائے گا اللہ اس میں تمہیں برکت دے اور بیچنے والے کو بھی برکت دے۔

# باب الْعِينَةِ

## عینۃ (سامان کو ایک مدت کیلئے ادھار پر دینا اور پھر اصل قیمت سے کم پر لے لینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُوقَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَجِيئُنِي الرَّجُلُ فَيَطْلُبُ الْعِينَةَ فَأَشْتَرِي لَهُ الْمَتَاعَ مُرَابَحَةً ثُمَّ أَبِيعُهُ إِيَّاهُ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ مِنْهُ مَكَانِي قَالَ فَقَالَ إِذَا كَانَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ بَاعَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَبِعْ وَ كُنْتَ أَنْتَ أَيْضاً بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ اشْتَرَيْتَ وَ إِنْ شِئْتَ لَمْ تَشْتَرِ فَلَا بَأْسَ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذَا فَاسِدٌ وَ يَقُولُونَ إِنْ جَاءَ بِهِ بَعْدَ أَشْهُرٍ صَلَحَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا تَقْدِيمٌ وَ تَأْخِيرٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص ابن سوقۃ سے، اس نے حسین بن منذر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص میرے پاس آتا ہے۔ مجھ سے عینۃ طلب کرتا ہے۔ میں اس کیلئے نفع پر مال خریدتا ہوں۔ پھر اسے وہی مال بیچتا ہوں۔ پھر اس سے خریدتا ہوں اور یہ سارا کچھ میرے گھر پر ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اختیار ہوا کرے۔ وہ چاہے تو بیچے اور چاہے تو نہ بیچے۔ اور اسی طرح تجھے بھی اختیار ہوا کہ اگر تم چاہو خریدو اور اگر تم چاہو تو نہ خریدو۔ تب اس میں کوئی قباحت نہیں۔

میں نے عرض کی۔ مدینے کے فقہاء گمان کرتے ہیں کہ یہ فاسد ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چند مہینے کے بعد آ کر بیچے تو درست ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تقدیم و تاخیر ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْعِينَةِ وَ قُلْتُ إِنَّ عَامَّةَ تُجَّارِنَا الْيَوْمَ يُعْطُونَ الْعِينَةَ فَأَقُصُّ عَلَيْكَ كَيْفَ تُعْمَلُ قَالَ هَاتِ قُلْتُ يَأْتِينَا الرَّجُلُ الْمُسَاوِمُ يُرِيدُ الْمَالَ فَيُسَاوِمُنَا وَ لَيْسَ عِنْدَنَا مَتَاعٌ فَيَقُولُ أُرْبِحُكَ دَهْ يَازْدَهْ وَ أَقُولُ أَنَا دَهْ دَوَازْدَهْ فَلَا نَزَالُ نَتَرَاوَضُ حَتَّى نَتَرَاوَضَ عَلَى أَمْرٍ فَإِذَا فَرَغْنَا قُلْتُ لَهُ أَيُّ مَتَاعٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَشْتَرِيَ لَكَ فَيَقُولُ الْحَرِيرُ لِأَنَّهُ لَا نَجِدُ شَيْئاً أَقَلَّ وَضِيعَةً مِنْهُ فَأَذْهَبُ وَ قَدْ قَاوَلْتُهُ مِنْ غَيْرِ مُبَايَعَةٍ فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْطِهِ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَأْخُذْ مِنْكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَذْهَبُ فَأَشْتَرِي لَهُ ذَلِكَ الْحَرِيرَ وَ أُمَاكِسُ بِقَدْرِ جُهْدِي ثُمَّ أَجِيءُ بِهِ إِلَى بَيْتِي فَأُبَايِعُهُ فَرُبَّمَا ازْدَدْتُ عَلَيْهِ الْقَلِيلَ عَلَى الْمُقَاوَلَةِ وَ رُبَّمَا أَعْطَيْتُهُ عَلَى مَا قَاوَلْتُهُ وَ رُبَّمَا تَعَاسَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ فَإِذَا اشْتَرَى مِنِّي لَمْ يَجِدْ أَحَداً أَغْلَى بِهِ مِنَ الَّذِي اشْتَرَيْتُهُ مِنْهُ فَيَبِيعُهُ مِنْهُ فَيَجِيءُ ذَلِكَ فَيَأْخُذُ الدَّرَاهِمَ فَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَ رُبَّمَا جَاءَ لِيُحِيلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لَا تَدْفَعْهَا إِلَّا إِلَى صَاحِبِ الْحَرِيرِ قُلْتُ وَ رُبَّمَا لَمْ يَتَّفِقْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ الْبَيْعُ بِهِ وَ أَطْلُبُ إِلَيْهِ فَيَقْبَلُهُ مِنِّي فَقَالَ أَ وَ لَيْسَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْتَ لَمْ تَرُدَّ قُلْتُ بَلَى لَوْ أَنَّهُ هَلَكَ فَمِنْ مَالِي قَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا إِذَا أَنْتَ لَمْ تَعْدُ هَذَا فَلَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن حکم سے، اس نے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عینۃ کے بارے میں سوال کیا میں نے عرض کی کہ ہمارے عام تاجر ان دنوں عینۃ دیتے ہیں اور آپؑ کو قصہ بیان کرتا ہوں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہمارے پاس بھاؤ تاؤ کرنے والا شخص آتا ہے۔ مال چاہتا ہے۔ ہم سے بھاؤ تاؤ کرتا ہے۔ در حالانکہ ہمارے پاس سامان نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے میں تمہیں دس گیارہ کے حساب سے نفع دوں گا۔ اور میں کہتا ہوں کہ میں دس بارہ کے حساب سے نفع لوں گا۔ اس طرح ہم بحث کرتے کرتے ایک امر پر متفق ہو جاتے ہیں۔ جب ہم فارغ ہوتے ہیں تو میں اس سے کہتا ہوں۔ تمہیں کون سا سامان پسند ہے کہ تمہارے لیے خریدوں۔ وہ کہتا ہے حریر کیونکہ حریر سے زیادہ کم نقصان دینے والی شے اور کوئی نہیں ہے۔ پس میں جاتا ہوں اور میں نے اس سے بغیر کسی بیع کے طے کر لیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اگر تم چاہو تو اسے نہ دو۔ اور اگر وہ چاہے تو تم سے نہ لے۔ میں نے عرض کی۔ ایسا ہی حق حاصل ہے۔ پس میں جاتا ہوں۔ اس کے لیے حریر خریدتا ہوں۔ اپنی کوشش کے مطابق اس سے چھوٹ لیتا ہوں۔ پھر اس کے بعد آتا ہوں۔ اپنے گھر میں اور اسے بیچ دیتا ہوں۔ اور بسا اوقات میں اس پر طے شدہ سے زیادہ وصول کرتا ہوں اور بسا اوقات طے شدہ کے مطابق لے لیتا ہوں۔ اور بسا اوقات ہمیں تنگی ہو جاتی ہے۔ کوئی شے نہیں ہوتی۔ وہ جب مجھ سے خریدتا ہے تو مجھے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ملتا جس سے میں خریدوں۔ پس میں اسی سے خرید لیتا ہوں۔ وہ آتا ہے۔ درہم لے جاتا ہے اور مال اس کے سپرد کر دیتا ہوں۔ اور بسا اوقات وہ مال لینے کیلئے میرے پاس آجاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے حریر والے کے علاوہ اور کسی کے پاس مت بھیجو، میں نے عرض کی۔ بسا اوقات اس کے اور میرے درمیان اس کے سودے پر اتفاق نہیں ہوتا اور میں اس کی طرف طلب کرتا ہوں۔ وہ اُسے میری طرف سے قبول کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر تم چاہو تو نہ کرو۔ اور اگر چاہو تو تم رد نہ کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ کیونکہ اگر نقصان ہو تو میرے مال سے ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ جب تم اسے شمار نہ کرو تو کوئی قباحت نہیں،

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ طَلَبَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْباً بِعِينَةٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي وَ هَذِهِ دَرَاهِمُ فَخُذْهَا فَاشْتَرِ بِهَا فَأَخَذَهَا وَ اشْتَرَى ثَوْباً كَمَا يُرِيدُ ثُمَّ جَاءَ بِهِ لِيَشْتَرِيَهُ مِنْهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ ذَهَبَ الثَّوْبُ فَمِنْ مَالِ الَّذِي أَعْطَاهُ الدَّرَاهِمَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنْ شَاءَ اشْتَرَى وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَشْتَرِهِ قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .


www.hubeali.com

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حکم سے اس نے سیف بن عمیرۃ سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے سوال کیا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص سے عینۃ پر کپڑا لیتا ہے۔ اور کہتا ہے میرے پاس نہیں ہے۔ یہ درہم لو ان سے کپڑا خرید و اور لے لو اور وہ کپڑا خرید لیتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ پھر کپڑا لے کر اس کے پاس جاتا ہے تا کہ اُس سے خریدے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر کپڑا گم ہو جائے تو اس کے مال سے ہے کہ جس نے اسے درہم دے۔ میں نے عرض کی۔ ایسا ہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ چاہے تو خریدیں۔ اگر چاہے تو نہ خریدیں۔ میں نے کہا: ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ يُعَيِّنُ ثُمَّ حَلَّ دَيْنُهُ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَقْضِي أَ يَتَعَيَّنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي عَيَّنَهُ وَ يَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ .

4۔ احمد بن محمد نے علی بن حکم سے، اس نے سیف بن عمیرۃ سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی عینۃ پر مال لیتا ہے۔ پھر اس کے قرض ادا کرنے کا وقت آتا ہے تو اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ جس سے قرض ادا کریں، کیا یہ شخص اس سے کہ جس سے پہلے اس نے عینۃ لیا تھا اس سے عینۃ لے کر اس کے پاس قرض ادا کر سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَكُونُ لِي عَلَى الرَّجُلِ الدَّرَاهِمُ فَيَقُولُ لِي بِعْنِي شَيْئاً أَقْضِيكَ فَأَبِيعُهُ الْمَتَاعَ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ مِنْهُ وَ أَقْبِضُ مَالِي قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن اسماعیل سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے ایک شخص پر کچھ درہم قرض ہے۔ وہ مجھے کہتا ہے مجھے کوئی چیز بیچو۔ میں تمہارا قرض ادا کر دیتا ہوں۔ پھر میں اسے سامان بیچتا ہوں۔ پھر اس سے خرید لیتا ہوں اور اپنا مال بھی لے لیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ حَنَانٍ مَا تَقُولُ فِي الْعِينَةِ فِي رَجُلٍ يُبَايِعُ رَجُلًا فَيَقُولُ لَهُ أُبَايِعُكَ بِدَهْ دَوَازْدَهْ وَ بِدَهْ يَازْدَهْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَذَا فَاسِدٌ وَ لَكِنْ يَقُولُ أَرْبَحُ عَلَيْكَ فِي جَمِيعِ الدَّرَاهِمِ كَذَا وَ كَذَا وَ يُسَاوِمُهُ عَلَى هَذَا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ قَالَ أُسَاوِمُهُ وَ لَيْسَ عِنْدِي مَتَاعٌ قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ انہیں جعفر بن حنان نے عرض کی آپؑ کیا فرماتے ہیں۔ عینۃ کے بارے میں۔ کہ آدمی سے آدمی خریدتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں بیچتا ہوں دس کے بدلے بارہ اور دس کے بدلے گیارہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ فاسد ہے بلکہ کہے میں تمہیں۔ تمام دراہم میں اتنا اتنا نفع دوں گا اور اسے بھاؤ تاؤ کر لیتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ عرض کی بھاؤ تاؤ ہو۔ لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لِي عَلَيْهِ مَالٌ وَ هُوَ مُعْسِرٌ فَأَشْتَرِي بَيْعاً مِنْ رَجُلٍ إِلَى أَجَلٍ عَلَى أَنْ أَضْمَنَ ذَلِكَ عَنْهُ لِلرَّجُلِ وَ يَقْضِيَنِي الَّذِي عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے، اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے میرا کچھ مال قرض دینا تھا اور وہ تنگدست تھا پس میں نے ایک شخص سے اسی غرض سے کچھ

خرید اکہ میں اس مقروض کی طرف سے ضامن ہوں اور اس نے کہ جس پر میرا قرض تھا۔ مجھے ادائیگی کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

8- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَيَّنْتُ رَجُلًا عِينَةً فَقُلْتُ لَهُ اقْضِنِي فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي فَعَيِّنِّي حَتَّى أَقْضِيَكَ قَالَ عَيِّنْهُ حَتَّى يَقْضِيَكَ .

8۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک شخص سے عینۃ لیا۔ پھر میں اس سے کہتا ہوں کہ واپس کرو۔ تو وہ کہتا ہے میرے پاس نہیں ہے۔ مجھے عینۃ دو میں تمہارا قرض ادا کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے عینۃ دو تاکہ وہ تمہارا قرض ادا کریں۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَدِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ سَلْسَبِيلَ طَلَبَتْ مِنِّي مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ تُرْبِحَنِي عَشَرَةَ آلَافٍ فَأَقْرَضْتُهَا تِسْعِينَ أَلْفاً وَ أَبِيعُهَا ثَوْباً وَشَيّاً تُقَوَّمُ عَلَيَّ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ لَا بَأْسَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَا بَأْسَ بِهِ أَعْطِهَا مِائَةَ أَلْفٍ وَ بِعْهَا الثَّوْبَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ وَ اكْتُبْ عَلَيْهَا كِتَابَيْنِ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے محمد بن اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ سلسبیل نامی عورت نے مجھ سے ایک لاکھ درہم مانگے۔ اس شرط پر کہ وہ مجھے دس ہزار منافع دیں گی۔ پس میں نے اسے نوے ہزار قرض اور کچھ کپڑے اور چیزیں دی تو اس نے میرا ایک ہزار درہم دس ہزار درہم شمار کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں اسے ایک لاکھ درہم دو اور اسے دس ہزار کے کپڑے بیچو اور ان دونوں پر دو تحریریں لکھوالو۔

10- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْمَالُ قَدْ حَلَّ عَلَى صَاحِبِهِ يَبِيعُهُ لُؤْلُؤَةً تَسْوَى مِائَةَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ يُؤَخِّرُ عَنْهُ الْمَالَ إِلَى وَقْتٍ قَالَ لَا بَأْسَ قَدْ أَمَرَنِي أَبِي فَفَعَلْتُ ذَلِكَ وَ زَعَمَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْهَا فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ .

10۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی بن عبد اللہ سے، اس نے اپنے چچا محمد بن عبد اللہ سے، اس نے محمد بن اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص نے قرض لینا ہوتا ہے اور وہ مقروض کے پاس جا کر اسے ایک موتی جو سو درہم کے برابر ہوتا ہے ہزار درہم کے بدلے فروخت کرتا ہے اور اس سے قرض دوسرے وقت تک کیلئے موخر کر دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ حرام نہیں ہے۔ مجھے میرے بابا نے حکم دیا اور میں نے ایسا کیا۔ گمان ہے کہ راوی نے اس کے بارے میں ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا تو انہوں نے اس جیسا جواب دیا۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَكُونُ لِي عَلَى الرَّجُلِ دَرَاهِمُ فَيَقُولُ أَخِّرْنِي بِهَا وَ أَنَا أُرْبِحُكَ فَأَبِيعُهُ جُبَّةً تُقَوَّمُ عَلَيَّ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ قَالَ بِعِشْرِينَ أَلْفاً وَ أُؤَخِّرُهُ بِالْمَالِ قَالَ لَا بَأْسَ.

11۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی میرے ایک شخص کے پاس کچھ درہم بطور قرض تھے۔ اس نے کہا۔ قرض لینے میں کوئی تاخیر کرو میں تمہیں نفع دوں گا پس میں نے اسے

ایک جبہ جو مجھے ہزار درہم کا پڑا تھا دس ہزار درہم کے عوض فروخت کر دیا یا کہا کہ بیس ہزار درہم کے عوض فروخت کر دیا اور اسے قرض واپس کرنے میں مہلت دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ حرام نہیں ہے ۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ أُرِيدُ أَنْ أُعَيِّنَهُ الْمَالَ وَ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ مَالٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَيَطْلُبُ مِنِّي مَالًا أَزِيدُهُ عَلَى مَالِيَ الَّذِي لِي عَلَيْهِ أَ يَسْتَقِيمُ أَنْ أَزِيدَهُ مَالًا وَ أَبِيعَهُ لُؤْلُؤَةً تُسَاوِي مِائَةَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَقُولَ أَبِيعُكَ هَذِهِ اللُّؤْلُؤَةَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ أُؤَخِّرَكَ بِثَمَنِهَا وَ بِمَالِي عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا شَهْراً قَالَ لَا بَأْسَ .

12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حکم سے، اس نے عبد الملک بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جسے عینہ دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ درحال یہ کہ اس نے میرا قرض دینا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ مجھ سے چاہتا ہے کہ جو اس کے پاس میرا قرض ہے اس میں مزید مال دے کر اضافہ کروں۔ کیا یہ درست ہے کہ میں اسے مزید مال دوں اور اسے ایک موتی جو سو درہم کے برابر ہے ہزار درہم کا دوں اور میں اسے کہوں میں یہ موتی تمہیں ایک ہزار درہم میں اس شرط پر دیتا ہوں کہ اس کی قیمت اور تیرے اوپر جو میرا مال ہے فلاں فلاں مہینے تک اس میں تاخیر کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

# باب الشَّرْطَيْنِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں شرطیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ [عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ] عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَقَالَ إِنَّ ثَمَنَهَا كَذَا وَ كَذَا يَداً بِيَدٍ وَ ثَمَنَهَا كَذَا وَ كَذَا نَظِرَةً فَخُذْهَا بِأَيِّ ثَمَنٍ شِئْتَ وَ جَعَلَ صَفْقَتَهَا وَاحِدَةً فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا أَقَلُّهُمَا وَ إِنْ كَانَتْ نَظِرَةً قَالَ وَ قَالَ ( **عليه السلام** ) مَنْ سَاوَمَ بِثَمَنَيْنِ أَحَدُهُمَا عَاجِلًا وَ الْآخَرُ نَظِرَةً فَلْيُسَمِّ أَحَدَهُمَا قَبْلَ الصَّفْقَةِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ (ابن ابی نجران) سے اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص سامان تجارت بیچے اور کہے کہ اس کی قیمت نقد بانقد اتنی اور اس کی قیمت ادھار میں اتنی ہے ۔ پس تمہاری مرضی جس قیمت میں چاہے لو، اب دونوں صورتوں کیلئے ایک مرتبہ ہی (صفقہ) ہاتھ پہ ہاتھ مارتا ہے تو ان دو قیمتوں میں سے سب سے کم قیمت اس کیلئے ہوگی اگرچہ ادھار ہی کیوں نہ ہو۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جو دو قیمتوں کے ذریعے بھاؤ تاؤ کرتا ہے کہ جن میں سے ایک نقد اور ایک ادھار پر ہوتی ہے اسے چاہیے کہ طے کرنے کیلئے ہاتھ پہ ہاتھ مارنے سے پہلے ان دو میں سے کسی ایک کا تعین کرے۔

# باب الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ ثُمَّ يُوجَدُ فِيهِ عَيْبٌ

# (ایک آدمی کسی چیز کو خریدتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بِالْمَدِينَةِ فَبَاعَ عُمَرُ جِرَاباً هَرَوِيّاً كُلَّ ثَوْبٍ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَخَذُوهُ فَاقْتَسَمُوهُ فَوَجَدُوا ثَوْباً فِيهِ عَيْبٌ فَرَدُّوهُ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أُعْطِيكُمْ ثَمَنَهُ الَّذِي بِعْتُكُمْ بِهِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ نَأْخُذُ مِنْكَ قِيمَةَ الثَّوْبِ فَذَكَرَ عُمَرُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يَلْزَمُهُ ذَلِكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حسن بن عطیہ سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں اور عمر مدینے میں تھے، عمر نے خیرات کی تھیلیاں بیچیں۔ ہر کپڑا اتنے اتنے میں لوگوں نے خریدا۔ آپس میں تقسیم کیا اور ایک کپڑے میں عیب پایا۔ عمر نے انہیں کہا میں تمہیں اس کی وہ قیمت دیتا ہوں کہ جس قیمت کے ساتھ میں نے تمہیں بیچا ہے۔ اس نے کہا نہیں ہم تم سے کپڑے کی قیمت لیں گے۔ پس عمر نے اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کے لئے ایسا کرنا ہی لازم ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّوْبَ أَوِ الْمَتَاعَ فَيَجِدُ فِيهِ عَيْباً فَقَالَ إِنْ كَانَ الشَّيْ‏ءُ قَائِماً بِعَيْنِهِ رَدَّهُ عَلَيْهِ وَ أَخَذَ الثَّمَنَ وَ إِنْ كَانَ الثَّوْبُ قَدْ قُطِعَ أَوْ خِيطَ أَوْ صُبِغَ يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے۔ صادقین علیہ السلام میں سے کسی ایک سے اس شخص کے بارے میں جو کپڑا یا سامان خریدتا ہے اور اس میں عیب پاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ شے بعینہ موجود ہے تو اسے پلٹا دینا چاہیے اور قیمت لے لینی چاہیے اور اگر کپڑا کاٹا گیا ہے یا سل گیا یا رنگ دیا گیا ہے تو صرف عیب کے نقصان کیلئے رجوع کریں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى شَيْئاً وَ بِهِ عَيْبٌ أَوْ عَوَارٌ وَ لَمْ يَتَبَرَّأْ إِلَيْهِ وَ لَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُ فَأَحْدَثَ فِيهِ بَعْدَ مَا قَبَضَهُ شَيْئاً ثُمَّ عَلِمَ بِذَلِكَ الْعَوَارِ أَوْ بِذَلِكَ الدَّاءِ إِنَّهُ يُمْضَى عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَ يُرَدُّ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا يَنْقُصُ مِنْ ذَلِكَ الدَّاءِ وَ الْعَيْبِ مِنْ ثَمَنِ ذَلِكَ لَوْ لَمْ يَكُنْ بِهِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے اس نے فَضَالہ سے، اس نے موسیٰ ابن بکر سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بھی کوئی چیز خریدے جس میں عیب یا نقص ہو۔ جو اسے نہ بیان کیا گیا ہو اور اسے شے قبضے میں لینے کے بعد پتہ چلا ہو اس نقص کا یا اس بیماری کا تو بیع اس پر قائم رہے گی اور اس کو واپس کیا جائے گا۔ اس بیماری یا عیب سے پیدا ہونے والے نقصان کا مال اس قیمت سے اگر اس کے پاس قیمت نہیں ہے تو۔

# باب بَيْعِ النَّسِيئَةِ (لمبی مدت کیلئے زیادہ منافع پر چیز قرض دینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى بَعْضِ الْجَبَلِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ بُدٌّ مِنْ أَنْ يَضْطَرِبُوا سَنَتَهُمْ هَذِهِ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا إِذَا بِعْنَاهُمْ بِنَسِيئَةٍ كَانَ أَكْثَرَ لِلرِّبْحِ قَالَ فَبِعْهُمْ بِتَأْخِيرِ سَنَةٍ قُلْتُ بِتَأْخِيرِ سَنَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِتَأْخِيرِ ثَلَاثٍ قَالَ لَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کیا میں بعض پہاڑی علاقے کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا بُدٌّ لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی اس عادت سے مجبور نہ ہو میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ جب ہم ان لوگوں کو بیع ونسئیہ کے ذریعے فروخت کرتے ہیں تو منافع زیادہ ہوتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں ایک سال کی تاخیر کے لیے بیچو۔ میں نے عرض کی۔ دو سال کی تاخیر کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں میں نے عرض کی۔ تین سال کی تاخیر کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ نہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ أَمَرَهُ نَفَرٌ لِيَبْتَاعَ لَهُمْ بَعِيراً بِنَقْدٍ وَ يَزِيدُونَهُ فَوْقَ ذَلِكَ نَظِرَةً فَابْتَاعَ لَهُمْ بَعِيراً وَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَمَنَعَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ فَوْقَ وَرِقِهِ نَظِرَةً .

2 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے، محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جسے ایک گروہ نے ان کیلئے ایک اونٹ نقد خریدنے کا کہا اور وہ اس میں نفع بطور ادھار دیں گے۔ پس اس نے ان کیلئے اونٹ خریدا۔ در حال یہ کہ ان میں سے ایک شخص بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ علیہ السلام نے ان سے ایک ورق چاندی سے زیادہ نفع بطور ادھار لینے سے منع فرمایا۔

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ إِلَى أَجَلٍ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ مُرَابَحَةً إِلَّا إِلَى الْأَجَلِ الَّذِي اشْتَرَاهُ إِلَيْهِ وَ إِنْ بَاعَهُ مُرَابَحَةً فَلَمْ يُخْبِرْهُ كَانَ لِلَّذِي اشْتَرَاهُ مِنَ الْأَجَلِ مِثْلُ ذَلِكَ .

3۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے سامان خریدا ایک مدت تک کیلئے فرمایا۔ وہ اس مدت سے زیادہ مدت کیلئے اس مال کو نفع پر نہیں دے سکتا جس مدت کے لیے اس نے خریدا ہے۔ پس اگر وہ اسے نفع کیلئے دے اور اسے مدت بھی نہ بتائے تو جس نے خریدا ہے اس کیلئے اتنی ہی مدت ہو گی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ بَشَّارِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِنَسَاءٍ فَيَشْتَرِيهِ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي يَبِيعُهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ أَشْتَرِي مَتَاعِي فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مَتَاعَكَ وَ لَا بَقَرَكَ وَ لَا غَنَمَكَ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے شعیب حداد سے، اس نے بشار بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو عورتوں کو سامان بیچے۔ پس جو اس میں سے بیچتا ہے۔ وہ اس کے مالک سے خرید لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں اسے کہتا ہوں کہ تو میرا سامان خرید۔، آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تمہارا سامان نہیں ہے اور نہ ہی تمہاری گائے ہے اور نہ تمہاری بکری۔

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ بَشَّارِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ .

ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے شعیب حداد سے، اس نے بشار بن یسار سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے، اسی جیسی روایت کی ہے۔

# باب شِرَاءِ الرَّقِيقِ (غلام خریدنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ قَرَابَةٌ مَاتَ وَ تَرَكَ أَوْلَاداً صِغَاراً وَ تَرَكَ مَمَالِيكَ غِلْمَاناً وَ جَوَارِيَ وَ لَمْ يُوصِ فَمَا تَرَى فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُمُ الْجَارِيَةَ يَتَّخِذُهَا أُمَّ وَلَدٍ وَ مَا تَرَى فِي بَيْعِهِمْ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ لَهُمْ وَلِيٌّ يَقُومُ بِأَمْرِهِمْ بَاعَ عَلَيْهِمْ وَ نَظَرَ لَهُمْ وَ كَانَ مَأْجُوراً فِيهِمْ قُلْتُ فَمَا تَرَى فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُمُ الْجَارِيَةَ فَيَتَّخِذُهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا بَاعَ عَلَيْهِمُ الْقَيِّمُ لَهُمُ النَّاظِرُ لَهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا فِيمَا صَنَعَ الْقَيِّمُ لَهُمُ النَّاظِرُ [لَهُمْ] فِيمَا يُصْلِحُهُمْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رِئَابٍ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو میرا قرابت دار تھا اور وفات پا گیا۔ اس نے اپنے پیچھے چھوٹی چھوٹی اولاد چھوڑی اور بطور ترکہ کچھ غلام اور کنیزیں چھوڑیں اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو آپؑ کی کیارائے ہے۔ اس بات میں کہ کوئی ان میں سے ایک کنیز کو خریدے اور اسے اُمّ ولد بنا ڈالے۔ آپؑ اس کے بیچنے میں کیارائے دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر ان کیلئے کوئی ولی بنایا گیا ہے جو ان کے امور کی نگہبانی کرے ان کیلئے بیچے اور ان کیلئے سوچے تو وہ ان میں ماجور ہو گا۔ میں نے عرض کی۔ آپؑ کی کیارائے ہے۔ اس کے بارے میں جو ان سے کنیز خریدے اور اسے ام ولد بنائے۔ آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں جب ان کے امور قائم کرنے والا اور ان کی نگہبانی کرنے والا ان کی کسی مصلحت کو مد نظر رکھ کر بیچے تو انہیں اس میں کہ جو سرپرست اور ان کے نگہبان نے ان کی مصلحت کو پیش نظر رکھ کر کیا اس سے منہ نہ موڑیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَ لَمْ يُوصِ فَرُفِعَ أَمْرُهُ إِلَى قَاضِي الْكُوفَةِ فَصَيَّرَ عَبْدَ الْحَمِيدِ الْقَيِّمَ بِمَالِهِ وَ كَانَ الرَّجُلُ خَلَّفَ وَرَثَةً صِغَاراً وَ مَتَاعاً وَ جَوَارِيَ فَبَاعَ عَبْدُ الْحَمِيدِ الْمَتَاعَ فَلَمَّا أَرَادَ بَيْعَ الْجَوَارِي ضَعُفَ قَلْبُهُ فِي بَيْعِهِنَّ إِذْ لَمْ يَكُنِ الْمَيِّتُ صَيَّرَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ وَ كَانَ قِيَامُهُ فِيهَا بِأَمْرِ الْقَاضِي لِأَنَّهُنَّ فُرُوجٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ قُلْتُ لَهُ يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا وَ لَا يُوصِي إِلَى أَحَدٍ وَ يُخَلِّفُ جَوَارِيَ فَيُقِيمُ الْقَاضِي رَجُلًا مِنَّا لِيَبِيعَهُنَّ أَوْ قَالَ يَقُومُ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَّا فَيَضْعُفُ قَلْبُهُ لِأَنَّهُنَّ فُرُوجٌ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْقَيِّمُ بِهِ مِثْلَكَ وَ مِثْلَ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَلَا بَأْسَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص وفات پا گیا در حالیکہ اس نے کوئی وصیت نہ کی تھی تو اس کا معاملہ کوفہ کے قاضی کے پاس گیا تو عبدالحمید کو اس کے مال کی نگہداشت کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس شخص (مرنے والے) کے وارث چھوٹے تھے۔ سامان تھا اور کنیزیں تھیں۔ پس عبدالحمید نے سامان فروخت کر دیا اور کنیزوں کو بیچنے کا ارادہ کیا تو اس کا دل ان کے بیچنے میں کمزور ہوا کیونکہ میت نے اسے وصیت نہیں کی تھی اس معاملہ میں اس کو قاضی کے حکم سے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس لئے کہ وہ "فروج" (عزت) تھیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کا تذکرہ ابو جعفر علیہ السلام سے کیا اور میں نے انؑ کو عرض کی۔ "ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص مر گیا ہے اس نے کسی ایک شخص کو بھی وصیت نہ کی تھی۔ پس قاضی نے ہم میں سے ایک شخص کو مقرر کیا ہے اس کی چھوڑی ہوئی کنیزوں کو فروخت کرنے کیلئے" یا کہا کہ "اس معاملہ میں ہم میں سے ایک شخص کو مقرر کیا گیا ہے کہ اس کا دل گھبراتا ہے کیونکہ وہ فروج ہیں۔ تو اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب نگہبان تم جیسا یا عبدالحمید جیسا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَ هُوَ آبِقٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ مَعَهُ شَيْئاً آخَرَ فَيَقُولَ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذَا الشَّيْءَ وَ عَبْدَكَ بِكَذَا وَ كَذَا فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْعَبْدِ كَانَ ثَمَنُهُ الَّذِي نَقَدَ فِي الشَّيْءِ .


www.hubeali.com

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایسا غلام خریدا جو اپنے مالک سے فرار ہوا ہو تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" یہ درست نہیں ہے ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ میں ان سے کوئی اور چیز بھی خریدے اور کہے" میں تم سے یہ شے اور تمہارا غلام فلاں فلاں چیز کے بدلے خریدتا ہوں" اب اگر غلام سے قابو نہ بھی دے تو اس کی قیمت اس نقد مال میں ہو گی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ سَاوَمْتُ رَجُلًا بِجَارِيَةٍ لَهُ فَبَاعَنِيهَا بِحُكْمِي فَقَبَضْتُهَا مِنْهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قُلْتُ لَهُ هَذِهِ الْأَلْفُ حُكْمِي عَلَيْكَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا مِنِّي وَ قَدْ كُنْتُ مَسِسْتُهَا قَبْلَ أَنْ أَبْعَثَ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ فَقَالَ أَرَى أَنْ تُقَوَّمَ الْجَارِيَةُ بِقِيمَةٍ عَادِلَةٍ فَإِنْ كَانَ ثَمَنُهَا أَكْثَرَ مِمَّا بَعَثْتَ إِلَيْهِ كَانَ عَلَيْكَ أَنْ تَرُدَّ إِلَيْهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْقِيمَةِ وَ إِنْ كَانَتْ قِيمَتُهَا أَقَلَّ مِمَّا بَعَثْتَ بِهِ إِلَيْهِ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَصَبْتُ بِهَا عَيْباً بَعْدَ مَا مَسِسْتُهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَرُدَّهَا وَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ قِيمَةَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الْعَيْبِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے رفاعہ غلام بیچنے والے سے روایت کی کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو میں نے عرض کی۔" میں نے ایک شخص سے اس کی کنیز کے بارے میں بھاؤ تاؤ کیا۔ تو اس نے مجھے وہ کنیز میرے قیمت لگانے پر بیچ دی۔ پس میں نے اس سے اس پر اس کنیز کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ پھر میں نے اسے ہزار درہم بھیجے اور کہا میرا فیصلہ یہ ہزار درہم ہیں۔ اس نے ان درہموں کو میری طرف سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ میں نے ہزار درہم بھیجنے سے پہلے اس سے بھاؤ تاؤ کیا تھا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کنیز کی قیمت مناسب ہونی چاہیے۔ اگر جو تم نے بھیجا اس کی قیمت سے کم ہے تو تمہیں قیمت سے کم پڑنے والی رقم اس کے پاس بھیجنی چاہیے اور اگر اس کی قیمت تمہاری بھیجی جانے والی رقم سے کم تھی۔ تو باقی اس کی ہے" میں نے عرض کی:" کیا رائے ہے آپؑ کی اس بارے میں کہ اگر چکانے کے بعد مجھے اس میں کوئی عیب نظر آئے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا" تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم اسے واپس کر دو۔ تمہیں چاہیے اس سے عیب کی وجہ سے کم ہونے والی قیمت واپس لے لو۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيَبِيعُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ فَيَقُولُ صَاحِبُهُ أَنَا أَحَقُّ بِهِ أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ وَاحِداً فَقِيلَ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ فَقَالَ لَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مملوک کے بارے میں کہ جس میں کوئی شریک نہیں ہوا اور ان میں سے ایک اپنا حصہ بیچنا چاہے اور اس کا ساتھی اس سے کہے۔ کہ میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ کیا یہ اس کیلئے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" یہاں جب مملوک ایک ہو تو۔" میں نے عرض کی۔ کیا حیوان میں شفعہ ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي شِرَاءِ الرُّومِيَّاتِ قَالَ اشْتَرِهِنَّ وَ بِعْهُنَّ .

6۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے رومی کنیزوں کی خریداری کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اگر وہ برائے فروخت ہوں تو انہیں خریدو اور بیچو"

7- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ شِرَاءِ مَمْلُوكِي أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا أَقَرُّوا لَهُمْ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا أَقَرُّوا لَهُمْ بِذَلِكَ فَاشْتَرِ وَ انْكِحْ .

7۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اہل ذمہ کے مملوک کی خریداری کے متعلق سوال کیا جبکہ وہ ان کی ملکیت کا اعتراف بھی کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب وہ ان کیلئے ملکیت کا اقرار کریں تب خریدو اور نکاح کرو۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْعَدُوِّ صَالَحُوا ثُمَّ خَفَرُوا وَ لَعَلَّهُمْ إِنَّمَا خَفَرُوا لِأَنَّهُ لَمْ يُعْدَلْ عَلَيْهِمْ أَ يَصْلُحُ أَنْ يُشْتَرَى مِنْ سَبْيِهِمْ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَبَانَ عَدَاوَتُهُمْ فَاشْتَرِ مِنْهُمْ وَ إِنْ كَانَ قَدْ نَفَرُوا وَ ظَلَمُوا فَلَا تَبْتَعْ مِنْ سَبْيِهِمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ سَبْيِ الدَّيْلَمِ يَسْرِقُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَ يُغِيرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِمْ بِلَا إِمَامٍ أَ يَحِلُّ شِرَاؤُهُمْ قَالَ إِذَا أَقَرُّوا بِالْعُبُودِيَّةِ فَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِوَلَدِهِ فَقَالَ هَذَا لَكَ فَأَطْعِمْهُ وَ هُوَ لَكَ عَبْدٌ فَقَالَ لَا تَبْتَعْ حُرّاً فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكَ وَ لَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اسنے محمد بن سہل سے، اس نے زکریا بن آدم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس قوم کے بارے میں سوال کیا کہ جو دشمن سے صلح کرتی ہے۔ پھر اپنا عہد توڑ دیتی ہے اور یقیناً انہوں نے عہد اس لیے توڑا کہ ان سے عدل نہیں ہوا۔ کیا درست ہے کہ ان کے قیدیوں کو خریدا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ دشمنوں میں سے ہیں اوران کی دشمنی واضح ہے تو ان سے خریدو اور اگر ان پر گھمسان کیا گیا ہے اور ان پر ظلم ہوا ہے تو ان کے قیدیوں کو مت خریدو۔ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ویلم کے قیدیوں کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے چوری کرتے ہیں اور مسلمان ان پر بغیر امام کے قبضہ کر لیتے ہیں۔ کیا ان کا بیچنا جائز ہے؟ فرمایا جب وہ عبودیت کا اقرار کریں تو ان کے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں۔" اور میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اہل ذمہ کے ایک گروہ کے بارے میں کہ جنہیں بھوک گھیر لیتی ہے تو وہ ایک شخص کے پاس اپنا بیٹا لے کر جاتا ہے اور اسے کہتا ہے اگر تم اسے کھانا کھلاؤ تو اسے اپنے پاس رکھو۔ یہ تمہارا غلام ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ آزاد کو بیچنا درست نہیں ہے اور نہ ہی اہل ذمہ میں سے کسی کو۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَّاسِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ الرُّومَ يُغِيرُونَ عَلَى الصَّقَالِبَةِ فَيَسْرِقُونَ أَوْلَادَهُمْ مِنَ الْجَوَارِي وَ الْغِلْمَانِ فَيَعْمِدُونَ إِلَى الْغِلْمَانِ فَيَخْصُونَهُمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ بِهِمْ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى التُّجَّارِ فَمَا تَرَى فِي شِرَائِهِمْ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ قَدْ سُرِقُوا وَ إِنَّمَا أَغَارُوا عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ حَرْبٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِشِرَائِهِمْ إِنَّمَا أَخْرَجُوهُمْ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے رفاعۃ نخاس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی "روم" نے "صقالبۃ" پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کی اولاد میں سے غلاموں اور کنیزوں کو چوری کیا ہے۔ انہوں نے غلاموں کو خصی کر کے بغداد بھیج دیا ہے۔ تاجروں کے پاس۔ ان کی خرید کے بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے جب کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ چوری شدہ ہیں اور انہوں نے ان پر بغیر کسی جنگ کے لوٹ مار کی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" ان کے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے بے شک انہوں نے انہیں شرک کے گھر سے اسلام کے گھر کی طرف نکالا ہے۔"

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَقِيقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَشْتَرِي مِنْهُمْ شَيْئاً فَقَالَ اشْتَرِ إِذَا أَقَرُّوا لَهُمْ بِالرِّقِّ .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اہل ذمہ کے غلاموں کے بارے میں کیا ہم ان میں سے کوئی خرید سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب وہ ان کی غلامی کا اقرار کریں تو خریدو"

11- أَبَانٌ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً بِثَمَنٍ مُسَمًّى ثُمَّ بَاعَهَا فَرَبِحَ فِيهَا قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَ صَاحِبَهَا الَّذِي هِيَ لَهُ فَأَتَاهُ صَاحِبُهَا يَتَقَاضَاهُ وَ لَمْ يَنْقُدْ مَالَهُ فَقَالَ صَاحِبُ الْجَارِيَةِ لِلَّذِينَ بَاعَهُمْ اكْفُونِي غَرِيمِي هَذَا وَ الَّذِي رَبِحْتُ عَلَيْكُمْ فَهُوَ لَكُمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

11۔ ابان نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک معین قیمت کے عوض کنیز خریدی۔ پھر اس نے اسے اس میں نفع پر بیچی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کے مالک کو نقدی دے، اس کا دوست آتا ہے اور اس سے تقاضا شروع کر دیتا ہے تو کنیز والا اس کے جسے کنیز دی کہتا ہے کہ میرے اس قرض خواہ کی ادائیگی کرو۔ جو نفع ہے وہ میں نے تمہیں دیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) فِي وَلِيدَةٍ بَاعَهَا ابْنُ سَيِّدِهَا وَ أَبُوهُ غَائِبٌ فَاسْتَوْلَدَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ غُلَاماً ثُمَّ جَاءَ سَيِّدُهَا الْأَوَّلُ فَخَاصَمَ سَيِّدَهَا الْآخَرَ فَقَالَ وَلِيدَتِي بَاعَهَا ابْنِي بِغَيْرِ إِذْنِي فَقَالَ الْحُكْمُ أَنْ يَأْخُذَ وَلِيدَتَهُ وَ ابْنَهَا فَنَاشَدَهُ الَّذِي اشْتَرَاهَا فَقَالَ لَهُ خُذِ ابْنَهُ الَّذِي بَاعَكَ الْوَلِيدَةَ حَتَّى يَنْقُدَ لَكَ الْبَيْعَ فَلَمَّا أَخَذَهُ قَالَ لَهُ أَبُوهُ أَرْسِلِ ابْنِي قَالَ لَا وَ اللَّهِ لَا أُرْسِلُ إِلَيْكَ ابْنَكَ حَتَّى تُرْسِلَ ابْنِي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ سَيِّدُ الْوَلِيدَةِ أَجَازَ بَيْعَ ابْنِهِ .

12۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ "امیر المومنین علیہ السلام نے اس کنیز کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جسے اس کے مالک کے بیٹے نے بیچا تھا۔ درحالیکہ اس کا باپ سفر پر تھا۔ جس نے اسے خریدا اسے اس نے ام ولد بنایا۔ اس میں سے لڑکا پیدا ہوا۔ پھر اس کا پہلا مالک آیا اور اس کے دوسرے مالک سے جھگڑا کرنے لگا۔ کہ میرے بیٹے نے میری اجازت کے بغیر اسے بیچا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فیصلہ دیا کنیز اور اس کے بیٹے کو لایا جائے جب خریدنے والا لایا تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا۔ تم اس کا بیٹا لو کہ جس نے تمہیں یہ کنیز فروخت کی تھی یہاں تک کہ وہ تمہیں سودے کی نقدی نہ واپس کر دے۔ جب اس نے اس کے بیٹے کو پکڑا تو اس کے باپ نے کہا۔ میرے بیٹے کو چھوڑو۔ اس نے کہا۔ نہیں اللہ کی قسم جب تک تم مجھے میری نقدی نہ دو گے میں اسے رہا نہ کروں گا۔ جب کنیز کے مالک نے یہ دیکھا تو اس نے بیٹے کے سودے کی اجازت دے دی۔"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَدْخُلُ السُّوقَ أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتَقُولُ لِي إِنِّي حُرَّةٌ فَقَالَ اشْتَرِهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ لَهَا بَيِّنَةٌ .

13۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے حمزہ بن حمران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں بازار میں جاتا ہوں اور کنیز خریدنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو وہ مجھے کہتی ہے کہ میں آزاد عورت ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے خریدو مگر یہ کہ جب وہ ثبوت لائے تو مت خریدو۔



www.hubeali.com

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَ مَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا تِجَارَةُ ابْنِكَ فَقَالَ التَّنَخُّسُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تَشْتَرِيَنَّ شَيْناً وَ لَا عَيْباً وَ إِذَا اشْتَرَيْتَ رَأْساً فَلَا تُرِيَنَّ ثَمَنَهُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَمَا مِنْ رَأْسٍ رَأَى ثَمَنَهُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَأَفْلَحَ وَ إِذَا اشْتَرَيْتَ رَأْساً فَغَيِّرِ اسْمَهُ وَ أَطْعِمْهُ شَيْئاً حُلْواً إِذَا مَلَكْتَهُ وَ تَصَدَّقْ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ

14- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے بیٹے کی کیا تجارت ہے؟ اس نے عرض کی۔ "غلاموں کی خرید و فروخت" تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بری اور عیب دار ہرگز مت خریدو۔ جب تم کوئی کنیز خریدو تو اس کی قیمت ترازو کے پلڑے میں مت دیکھو کیونکہ جس سر کی قیمت ترازو کے پلڑے میں دیکھی جائے وہ فلاح نہیں پاتا جب تم کوئی سر خریدو تو اس کا نام تبدیل کرو اسے میٹھی چیز کھلاؤ۔ جب تم اسے ملکیت میں لو اور چار درہم اس کا صدقہ دو!"

15- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ نَظَرَ إِلَى ثَمَنِهِ وَ هُوَ يُوزَنُ لَمْ يُفْلِحْ .

15- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابراہیم بن عقبہ سے اس نے محمد بن میسر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا" جو غلام کی قیمت کی طرف نگاہ کرے تو اس نے اسے تولا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ شَارَكَ رَجُلًا فِي جَارِيَةٍ لَهُ وَ قَالَ إِنْ رَبِحْنَا فِيهَا فَلَكَ نِصْفُ الرِّبْحِ وَ إِنْ كَانَتْ وَضِيعَةٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَقَالَ لَا أَرَى بِهَذَا بَأْساً إِذَا طَابَتْ نَفْسُ صَاحِبِ الْجَارِيَةِ .

16- محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے رفاعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی کنیز میں دوسرے شخص کو شراکت دے اور کہے۔ 'اگر اس میں منافع ہوا تو آدھا تمہارا اور آدھا میرا۔ اور اگر گھاٹا ہوا تو تم پر کوئی شے نہ ہو گی۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس میں کوئی قباحت دکھائی نہیں دیتی۔ اگر کنیز کے مالک کا نفس پاک ہے تو۔"

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشَّرْطِ فِي الْإِمَاءِ أَلَّا تُبَاعَ وَ لَا تُورَثَ وَ لَا تُوهَبَ فَقَالَ يَجُوزُ ذَلِكَ غَيْرَ الْمِيرَاثِ فَإِنَّهَا تُورَثُ وَ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ رَدٌّ .

17- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کنیز میں اس شرط کی کہ نہ بیچی جائے گی۔ نہ وراثت میں دی جائے گی اور نہ ھبہ کی جائے گی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میراث کے علاوہ جائز ہے کیونکہ وہ میراث بنے گی۔ ہر وہ شرط جو کتاب خدا کی مخالف ہو وہ دھتکاری ہوئی ہے۔"

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لِي يَا شَابُّ أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ فَقُلْتُ الرَّقِيقَ فَقَالَ أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا لَا تَشْتَرِيَنَّ شَيْناً وَ لَا عَيْباً وَ اسْتَوْثِقْ مِنَ الْعُهْدَةِ .



www.hubeali.com

18۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا،" اے جوان تم کیا کرتے ہو؟" میں نے عرض کی "غلاموں کی خرید و فروخت" آپ علیہ السلام نے فرمایا "میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں۔ اسے یاد کر لو! برے اور عیب دار مت خریدو اور وعدہ کو پورا نبھاؤ۔"

# باب الْمَمْلُوكِ يُبَاعُ وَ لَهُ مَالٌ (مملوک کو بیچا جائے اور اس کا مال ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ وَ لَهُ مَالٌ لِمَنْ مَالُهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ الْبَائِعُ أَنَّ لَهُ مَالًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِي وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ فَهُوَ لِلْبَائِعِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی مملوک (غلام یا کنیز) خریدتا ہے۔ اس مملوک کا مال ہوتا ہے تو وہ مال کس کا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر بیچنے والا جانتا تھا کہ اس کا مال بھی ہے تو وہ خریدنے والے کا ہو گا اور اسے اگر معلوم نہیں تھا تو وہ بیچنے والے کا ہو گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مَمْلُوكاً فَوَجَدَ لَهُ مَالًا قَالَ فَقَالَ الْمَالُ لِلْبَائِعِ إِنَّمَا بَاعَ نَفْسَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَرَطَ عَلَيْهِ أَنَّ مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ أَوْ مَتَاعٍ فَهُوَ لَهُ.

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مملوک کو بیچے اور اس سے مال پایا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" مال بیچنے والے کا ہے اس نے صرف اس کی ذات کو بیچا۔ ہاں اگر یہ کہ اس پر شرط رکھی جائے کہ اس کا جو بھی مال و متاع ہو گا اس کا ہو گا تو پھر خریدنے والے کا ہو گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ وَ مَالَهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَيَكُونُ مَالُ الْمَمْلُوكِ أَكْثَرَ مِمَّا اشْتَرَاهُ بِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص غلام اور اس کے مال کو خریدتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی اگر مملوک کا مال اس کی خریدی جانے والی قیمت سے زیادہ ہو تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"


www.hubeali.com

# باب مَنْ يَشْتَرِي الرَّقِيقَ فَيَظْهَرُ بِهِ عَيْبٌ وَ مَا يُرَدُّ مِنْهُ وَ مَا لَا يُرَدُّ

## (جو مملوک خریدے اور اس میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو کون سا پلٹایا جائے گا اور کونسا نہیں پلٹایا جائے گا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مُدْرِكَةً فَلَمْ تَحِضْ عِنْدَهُ حَتَّى مَضَى لَهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَ لَيْسَ بِهَا حَمْلٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِثْلُهَا تَحِيضُ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ فَهَذَا عَيْبٌ تُرَدُّ مِنْهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے مالک بن عطیہ سے، اس نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص بڑی عمر کی کنیز خریدتا ہے اسے حیض نہیں آتا یہاں تک کہ چھ مہینے گزر جائیں اور اسے حمل بھی نہ ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر اس جیسی کو حیض آتا ہے اور یہ عمر کی زیادتی کی وجہ سے بھی نہ ہو تو یہ عیب ہے۔ اسے واپس کیا جائے گا۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً حُبْلَى وَ لَمْ يَعْلَمْ بِحَبَلِهَا فَوَطِئَهَا قَالَ يَرُدُّهَا عَلَى الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنْهُ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِ نِصْفَ عُشْرِ قِيمَتِهَا لِنِكَاحِهِ إِيَّاهَا وَ قَدْ قَالَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) لَا تُرَدُّ الَّتِي لَيْسَتْ بِحُبْلَى إِذَا وَطِئَهَا صَاحِبُهَا وَ يُوضَعُ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهَا بِقَدْرِ عَيْبٍ إِنْ كَانَ فِيهَا .

2۔ ابن محبوب نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے حبلیٰ (ایسی عورت جس کی شرمگاہ میں گوشت ہو اور وہ جماع سے مانع ہو) کنیز خریدی۔ درحالیکہ وہ اس کے حبل کے بارے میں نہ جانتا تھا پس اس نے اس سے جماع کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" یہ کنیز جس نے بیچی تھی اسے پلٹا دی جائے گی اور اس کے جماع کی وجہ سے اس کے مالک کو دسویں حصے کا نصف قیمت بھی ادا کی جائے گی۔" علی علیہ السلام نے فرمایا"جو حبلیٰ نہ ہو اسے نہیں پلٹایا جائے گا جب اس کا مالک اس سے جماع کرے اور اس کو قیمت میں سے رعایت دی جائے گی۔ عیب کی مقدار سے اگر اس میں کوئی دوسرا عیب ہو تو۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُرَدُّ الَّتِي لَيْسَتْ بِحُبْلَى إِذَا وَطِئَهَا صَاحِبُهَا وَ لَهُ أَرْشُ الْعَيْبِ وَ تُرَدُّ الْحُبْلَى وَ تُرَدُّ مَعَهَا نِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهَا وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِنْ كَانَتْ بِكْراً فَعُشْرُ ثَمَنِهَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكْراً فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے عبد الملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب مالک کنیز سے جماع کرلے ماسوائے حبلیٰ ہونے کی صورت کے اس کو نہ پلٹایا جائے اور خریدنے والے مالک کو عیب کا جرمانہ دیا جائے گا جبکہ حبلی کو پلٹا دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی قیمت کے دسویں کا نصف حصہ بھی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَطِئَهَا ثُمَّ وَجَدَ فِيهَا عَيْباً قَالَ تُقَوَّمُ وَ هِيَ صَحِيحَةٌ وَ تُقَوَّمُ وَ بِهَا الدَّاءُ ثُمَّ يَرُدُّ الْبَائِعُ عَلَى الْمُبْتَاعِ فَضْلَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الدَّاءِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا کہ جس نے کنیز خریدی اور اس سے جماع کیا تھا اور پھر اس میں عیب پایا تھا فرمایا: "تھوڑی وہ صحیح تھی۔ تھوڑی وہ بیماری تھی۔ پھر بیچنے والے نے خریدار کو صحت و بیماری کے اعتبار سے جو زیادہ لیا تھا اسے پلٹا دیا"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَقَعَ عَلَيْهَا قَالَ إِنْ وَجَدَ فِيهَا عَيْباً فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا وَ لَكِنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ مَا نَقَصَهَا الْعَيْبُ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَوْلُ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَعَمْ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کنیز خریدی اور اس سے جماع کر لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اب اگر اس میں کوئی عیب پائے تو وہ اسے نہیں پلٹا سکتا بلکہ اس کو عیب نے جو کم کی وہ قیمت پلٹائی جائے گی۔ راوی نے عرض کی: کیا علی علیہ السلام کا قول ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْباً بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا يَرُدُّهَا عَلَى صَاحِبِهَا وَ لَكِنْ تُقَوَّمُ مَا بَيْنَ الْعَيْبِ وَ الصِّحَّةِ فَيُرَدُّ عَلَى الْمُبْتَاعِ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لَهَا أَجْراً

6، محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز خریدے اور اس سے جماع کرے پھر اس کے بعد اس میں عیب پائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"اسے اس کے مالک کو نہیں پلٹائے گا بلکہ عیب اور صحت کے درمیان فرق معین کیا جائے گا۔ معاذ اللہ یہ خریدنے والے کو پلٹایا جائے گا تا کہ اس کیلئے اجر مقرر کرے"

7- حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَقَعُ عَلَيْهَا فَيَجِدُهَا حُبْلَى قَالَ يَرُدُّهَا وَ يَرُدُّ مَعَهَا شَيْئاً .

7۔ حمید نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز خرید کر اس سے جماع کرے اور اسے حبلیٰ پائے فرمایا" اسے پلٹایا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز بھی۔"

8 أَبَانٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الْحُبْلَى فَيَنْكِحُهَا وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ يَرُدُّهَا وَ يَكْسُوهَا.

8۔ ابان نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو حبلی کنیز خریدے اور اس سے نکاح (جماع) کرے درحال یہ کہ وہ نہ جانتا ہو فرمایا" اسے پلٹائے گا اور اسے کپڑے بھی پہنائے گا"

9 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَأَوْلَدَهَا فَوُجِدَتْ مَسْرُوقَةً قَالَ يَأْخُذُ الْجَارِيَةَ صَاحِبُهَا وَ يَأْخُذُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ بِقِيمَتِهِ .

9 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ "جو کنیز خریدے اس سے اولاد پیدا کرے اور اسے چوری شدہ پائے" فرمایا "کنیز اس کے مالک کو پلٹائی جائے گی اور وہ آدمی اپنے بیٹے کو اس کی قیمت دے کر لے گا۔"

10 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَلَمْ يَجِدْهَا عَلَى ذَلِكَ قَالَ لَا تُرَدُّ عَلَيْهِ وَ لَا يُوجَبُ عَلَيْهِ شَيْ‏ءٌ إِنَّهُ يَكُونُ يَذْهَبُ فِي حَالِ مَرَضٍ أَوْ أَمْرٍ يُصِيبُهَا .

10 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حدیث بیان کرنے والے سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز کو بنا بر باکرہ ہونے کے بیچتا ہے جبکہ اسے اس حالت میں نہیں پاتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کنیز بیچنے والے کو واپس نہ کی جائے گی اور نہ ہی بیچنے والے پر کوئی چیز دینا واجب ہو گا کیونکہ بکارت مرض کی حالت اور کسی اور چیز کے ذریعے بھی تو جا سکتی ہے"

11 الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ السَّيَّارِيِّ قَالَ قَالَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ قَدِمَ إِلَيْهِ رَجُلٌ خَصْماً لَهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا بَاعَنِي هَذِهِ الْجَارِيَةَ فَلَمْ أَجِدْ عَلَى رَكَبِهَا حِينَ كَشَفْتُهَا شَعْراً وَ زَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا قَطُّ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَالُونَ لِهَذَا بِالْحِيَلِ حَتَّى يَذْهَبُوا بِهِ فَمَا الَّذِي كَرِهْتَ قَالَ أَيُّهَا الْقَاضِي إِنْ كَانَ عَيْباً فَاقْضِ لِي بِهِ قَالَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ فَإِنِّي أَجِدُ أَذًى فِي بَطْنِي ثُمَّ دَخَلَ وَ خَرَجَ مِنْ بَابٍ آخَرَ فَأَتَى مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيَّ فَقَالَ لَهُ أَيَّ شَيْ‏ءٍ تَرْوُونَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الْمَرْأَةِ لَا يَكُونُ عَلَى رَكَبِهَا شَعْرٌ أَ يَكُونُ ذَلِكَ عَيْباً فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَمَّا هَذَا نَصّاً فَلَا أَعْرِفُهُ وَ لَكِنْ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) عَنِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَا كَانَ فِي أَصْلِ الْخِلْقَةِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ عَيْبٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَسْبُكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ بِالْعَيْبِ .

11 ۔ حسین بن محمد نے سیاری سے روایت کی ہے کہ ابن ابو لیلیٰ سے روایت کی گئی ہے کہ اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس سے جھگڑا کرنے والا بھی تھا اس نے آکر کہا۔ "اس شخص نے مجھے یہ کنیز بیچی ہے جب کہ اس نے جب زانو ظاہر کیا تو میں نے اس پر کوئی بال نہیں پایا۔ تم ایسے سمجھو کہ گویا اس پر ہرگز بال ہوئے ہی نہیں ہیں۔ ابن ابو لیلیٰ نے اسے کہا: لوگ اس کیلئے مختلف حیلے استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس پر بال آ جائیں تو تم کیوں کراہت کرتے ہو؟ اس نے کہا اے قاضی! اگر یہ عیب ہے تو میرے لیے فیصلہ دو۔ ابو لیلیٰ نے اس سے کہا میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے میں آتا ہوں پھر وہ اندر گیا اور دوسرے دروازے سے محمد بن مسلم ثقفی کے پاس گیا اور اس سے کہا۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس کے زانو پر بال نہ ہوں کیا یہ عیب ہے؟ تو محمد بن مسلم نے اسے کہا:" مجھے اس بارے میں نص کا علم تو نہیں البتہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد علیہ السلام سے، انہوںؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔" جو بھی اصل خلقت سے زیادہ یا کم ہو وہ عیب ہوتا ہے" ابن ابو لیلیٰ نے اس سے کہا۔ تم نے میری علمی پیاس بجھا دی۔ پھر ابن ابو لیلیٰ اس گروہ کی طرف واپس گیا اور انہیں عیب کا فیصلہ سنایا۔

12 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاءِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ مِنَ السُّوقِ فَيُولِدُهَا ثُمَّ يَجِي‏ءُ رَجُلٌ فَيُقِيمُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّهَا جَارِيَتُهُ لَمْ تُبَعْ وَ لَمْ تُوهَبْ قَالَ فَقَالَ لِي يَرُدُّ إِلَيْهِ جَارِيَتَهُ وَ يُعَوِّضُهُ مِمَّا انْتَفَعَ قَالَ كَأَنَّهُ مَعْنَاهُ قِيمَةُ الْوَلَدِ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو عبد اللہ الفَرّاءِ سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک شخص نے بازار سے کنیز خریدی، اس سے اولاد پیدا کی، پھر اس کے پاس ایک شخص ثبوتوں کے ساتھ آکر اس کو کہتا ہے کہ یہ کنیز اس کی ہے اس نے نہ تو اس کو بیچا ہے اور نہ ہی کسی کو ہبہ کی ہے۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا "اسے اس کی کنیز واپس کی جائے گی اور اسے نفع کی قیمت دی جائے گی" راوی کہتا ہے کہ گویا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اولاد کی قیمت"

13 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً عَلَى أَنَّهَا عَذْرَاءُ فَلَمْ يَجِدْهَا عَذْرَاءَ قَالَ يُرَدُّ عَلَيْهِ فَضْلُ الْقِيمَةِ إِذَا عُلِمَ أَنَّهُ صَادِقٌ .

13 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے امام (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز کو بنا بر کنوارہ پن خریدے جبکہ اسے کنوارہ نہ پائے آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس کی سچائی کا علم ہو جائے تو اسے قیمت کی گرانی واپس کی جائے گی۔

14 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ تُرَدُّ الْجَارِيَةُ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ الْقَرَنِ الْحَدَبَةِ إِلَّا أَنَّهَا تَكُونُ فِي الصَّدْرِ تُدْخِلُ الظَّهْرَ وَ تُخْرِجُ الصَّدْرَ .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن فضال سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ "کنیز کو چار خصلتوں کی وجہ سے واپس کیا جائے گا۔ جنون، جذام، برص، اور جماع سے مانع گوشت کا لوتھڑا ہاں مگر یہ کہ جب وہ صدر میں واقع ہو۔ "ظہر" داخل ہو تو "صدر" کو باہر نکال دے"

15 الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْخِيَارُ فِي الْحَيَوَانِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي وَ فِي غَيْرِ الْحَيَوَانِ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَ أَحْدَاثُ السَّنَةِ تُرَدُّ بَعْدَ السَّنَةِ قُلْتُ وَ مَا أَحْدَاثُ السَّنَةِ قَالَ الْجُنُونُ وَ الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ وَ الْقَرَنُ فَمَنِ اشْتَرَى فَحَدَثَ فِيهِ هَذِهِ الْأَحْدَاثُ فَالْحُكْمُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَى تَمَامِ السَّنَةِ مِنْ يَوْمَ اشْتَرَاهُ .

15 ۔ حسین بن محمد نے معلیٰ بن محمد سے، اس نے علی بن اسباط سے اس نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ "حیوان کی خریداری میں خریدار کو تین دن کا اختیار ہے اور غیر حیوان میں جدا ہونے تک اور ایک سال کے بعد سال کے اندر اندر پلٹا یا جائے گا" میں نے عرض کی "سال کا احداث کیا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جنون، جذام، برص، گوشت کا لوتھڑا، جو جماع سے مانع ہو۔ پس جو خریدے اور اس میں یہ چیزیں ظاہر ہو جائیں تو حکم یہ ہے کہ اسے اس کے مالک کو خریدنے کے دن سے سال کے اندر اندر پلٹا دے۔

16 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَقُولُ يُرَدُّ الْمَمْلُوكُ مِنْ أَحْدَاثِ السَّنَةِ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ فَقُلْنَا كَيْفَ يُرَدُّ مِنْ أَحْدَاثِ السَّنَةِ قَالَ هَذَا أَوَّلُ السَّنَةِ فَإِذَا اشْتَرَيْتَ مَمْلُوكاً بِهِ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ ذِي الْحِجَّةِ رَدَدْتَهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَالْإِبَاقُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ الْإِبَاقُ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ كَانَ أَبَقَ عِنْدَهُ .وَ رُوِيَ عَنْ يُونُسَ أَيْضاً أَنَّ الْعُهْدَةَ فِي الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ سَنَةٌ .وَ رَوَى الْوَشَّاءُ أَنَّ الْعُهْدَةَ فِي الْجُنُونِ وَحْدَهُ إِلَى سَنَةٍ .

16۔ محمد بن یحییٰ وغیرہ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابی ھَمّامٍ سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ انہوں نے فرمایا۔ مملوک کو سال کے اندر جنون وجذام اور برص کے پیدا ہونے پر پلٹا دیا جائے گا۔" ہم نے عرض کی سال کے احداث میں کیسے پلٹا یا جائے گا؟ آپ

علیہ السلام نے فرمایا۔" یہ کہ تم نے سال کی ابتداء میں مملوک خریدا۔ اسے ان خصال میں سے کوئی خصلت ہو تو خریدنے کے اور ذی الحجہ کے درمیان جو عرصہ ہے اس میں تم اسے اس کے مالک کی طرف پلٹادو۔" آپ علیہ السلام سے محمد بن علی نے عرض کی۔ کیا بھاگ جانے والا بھی ان میں سے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" بھاگ جانا اس میں شامل نہیں ہے۔ ہاں البتہ بس ثابت ہو جائے کہ وہ اس کی (سابقہ مالک) کی طرف ہی بھاگا ہے۔

اور یونس نے بھی اسی طرح روایت کی ہے کہ جنون، جذام اور برص میں ایک سال تک معاہدہ ہے اور وشاء نے روایت کی ہے کہ صرف جنون میں ایک سال کی واپسی کا معاہدہ ہے۔

# بَاب نَادِرٌ (نادر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ عَبْداً وَ كَانَ عِنْدَهُ عَبْدَانِ فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي اذْهَبْ بِهِمَا فَاخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ وَ رُدَّ الْآخَرَ وَ قَدْ قَبَضَ الْمَالَ فَذَهَبَ بِهِمَا الْمُشْتَرِي فَأَبَقَ أَحَدُهُمَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لِيَرُدَّ الَّذِي عِنْدَهُ مِنْهُمَا وَ يَقْبِضُ نِصْفَ الثَّمَنِ مِمَّا أَعْطَى مِنَ الْبَيِّعِ وَ يَذْهَبُ فِي طَلَبِ الْغُلَامِ فَإِنْ وَجَدَ اخْتَارَ أَيَّهُمَا شَاءَ وَ رَدَّ النِّصْفَ الَّذِي أَخَذَ وَ إِنْ لَمْ يُوجَدْ كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا نِصْفُهُ لِلْبَائِعِ وَ نِصْفُهُ لِلْمُبْتَاعِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی حبیب سے، اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے غلام خریدتا ہے۔ درحالیکہ اس کے پاس دو غلام ہوتے ہیں تو وہ خریدار کو کہتا ہے کہ ان دونوں کو لے جاؤ جو تم چاہو رکھ لینا اور دوسرے کو واپس پلٹا دینا۔ جبکہ مال لے لیتا ہے۔ پس خریدار ان دونوں کو لے جاتا ہے تو ان میں سے ایک اس سے بھاگ جاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" دو میں سے ایک جو اس کے پاس ہے اسے پلٹائے گا اور اس نے جو قیمت سودا کیلئے دی تھی۔ اس کا نصف واپس لے گا اور دوسرے غلام کو تلاش کرے گا اگر پالے تو اسے اختیار ہے کہ جس کو چاہے۔ اپنے پاس رکھے اور آدھی قیمت جس سے لی تھی اسے واپس کر دے گا اور اگر نہ پا سکے تو غلام ان میں آدھا آدھا ہو گا۔ آدھا بیچنے والے اور آدھا خریدنے والے کا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رِجَالٍ اشْتَرَكُوا فِي أَمَةٍ فَائْتَمَنُوا بَعْضَهُمْ عَلَى أَنْ تَكُونَ الْأَمَةُ عِنْدَهُ فَوَطِئَهَا قَالَ يُدْرَأُ عَنْهُ مِنَ الْحَدِّ بِقَدْرِ مَا لَهُ فِيهَا مِنَ النَّقْدِ وَ يُضْرَبُ بِقَدْرِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا وَ تُقَوَّمُ الْأَمَةُ عَلَيْهِ بِقِيمَةٍ وَ يُلْزَمُهَا وَ إِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي اشْتُرِيَتْ بِهِ الْجَارِيَةُ أُلْزِمَ ثَمَنَهَا الْأَوَّلَ وَ إِنْ كَانَ قِيمَتُهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي قُوِّمَتْ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهَا أُلْزِمَ ذَلِكَ الثَّمَنَ وَ هُوَ صَاغِرٌ لِأَنَّهُ اسْتَفْرَشَهَا قُلْتُ فَإِنْ أَرَادَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ شِرَاءَهَا دُونَ الرَّجُلِ قَالَ ذَلِكَ لَهُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَ لَيْسَ عَلَى غَيْرِهِ أَنْ يَشْتَرِيَهَا إِلَّا بِالْقِيمَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ان اشخاص کے بارے میں کہ جو ایک کنیز میں شراکت دار ہوں اور وہ سب ان میں سے کسی کو کنیز بطور امانت سپرد کریں اور وہ اس سے جماع کرڈالے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ زنا کی حد لگانے میں اس پر اس کی نقدی (جو کنیز میں اس کا حصہ ہے) کی مقدار رعایت کی جائے گی اور اس کو اس قدر حد لگائی جائے گی کہ جس قدر اس کا اس میں حصہ نہیں ہے اور اس کو کنیز قیمتاً دی جائے گی اور وہ اس کو لینے کا پابند ہو گا۔ اگرچہ قیمت کنیز کی خریداری والی قیمت سے کم ہو تو وہ والی قیمت کا پابند ہو گا اور اگر اس کو دی جانے والے دن اس کی قیمت پہلی قیمت سے زیادہ ہو تو وہ زیادہ قیمت کا پابند ہو گا۔ وہ ذلیل ہوا کیونکہ وہ اسے اپنے بستر پر لے گیا۔ میں نے عرض کی۔ اگر کوئی شریک اس کی خریداری کا ارادہ کرے اس شخص کے علاوہ؟ آپ علیہ


www.hubeali.com

السلام نے فرمایا۔ اسے حق حاصل ہے لیکن اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے استبراء کے بغیر نہیں خرید سکتا اور اس کے غیر کو قیمت کے بغیر خریدنے کا حق بھی نہیں ہے۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي رَجُلَيْنِ مَمْلُوكَيْنِ مُفَوَّضٍ إِلَيْهِمَا يَشْتَرِيَانِ وَ يَبِيعَانِ بِأَمْوَالِهِمَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ فَخَرَجَ هَذَا يَعْدُو إِلَى مَوْلَى هَذَا وَ هَذَا إِلَى مَوْلَى هَذَا وَ هُمَا فِي الْقُوَّةِ سَوَاءٌ فَاشْتَرَى هَذَا مِنْ مَوْلَى هَذَا الْعَبْدِ وَ ذَهَبَ هَذَا فَاشْتَرَى مِنْ مَوْلَى هَذَا الْعَبْدِ الْآخَرِ وَ انْصَرَفَا إِلَى مَكَانِهِمَا وَ تَشَبَّثَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهِ وَ قَالَ لَهُ أَنْتَ عَبْدِي قَدِ اشْتَرَيْتُكَ مِنْ سَيِّدِكَ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ افْتَرَقَا يُذْرَعُ الطَّرِيقُ فَأَيُّهُمَا كَانَ أَقْرَبَ فَهُوَ الَّذِي سَبَقَ الَّذِي هُوَ أَبْعَدُ وَ إِنْ كَانَا سَوَاءً فَهُوَ رَدٌّ عَلَى مَوَالِيهِمَا جَاءَا سَوَاءً وَ افْتَرَقَا سَوَاءً إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا سَبَقَ صَاحِبَهُ فَالسَّابِقُ هُوَ لَهُ إِنْ شَاءَ بَاعَ وَ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُضِرَّ بِهِ .وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِذَا كَانَتِ الْمَسَافَةُ سَوَاءً يُقْرَعُ بَيْنَهُمَا فَأَيُّهُمَا وَقَعَتِ الْقُرْعَةُ بِهِ كَانَ عَبْدَهُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے احمد بن عائذ سے، اس نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو مملوکوں کے بارے میں کہ جن کو تفویض کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے اموال سے خریدتے اور بیچتے ہیں اور ان کے درمیان جھگڑا ہو جاتا ہے۔ پس وہ اس غلام کو لے کر اور وہ اس غلام کو لے کر نکلتا ہے وہ دونوں قوت میں برابر ہوتے ہیں۔ اب یہ غلام اس غلام کا غلام اور وہ غلام اس غلام کا غلام خرید لیتا ہے۔ دونوں اپنے اپنے مقام پر واپس آجاتے ہیں۔ اب ان میں سے ہر ایک اپنے مالک کو عداوتاً چمٹ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو میرا غلام ہے۔ میں نے تمہیں تمہارے آقا سے خریدا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان میں فیصلہ یوں ہو گا کہ ان کو ایک ساتھ جدا کیا جائے گا۔ راستہ طے کریں تو جو ان میں سے قریب ترین ہو گا پس وہ سبقت پانے والا ہو گا اس پر کہ جو زیادہ دور ہو۔ اور اگر وہ دونوں برابر ہوں تو اسے پلٹایا جائے گا۔ اس کے سرداروں کے پاس وہ ایک ساتھ آئیں گے اور ایک ساتھ جدا ہوں گے۔ ہاں مگر یہ کہ ان میں سے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرے تو سبقت پانے والے کو اختیار ہو گا کہ وہ چاہے تو بیچے اور اگر چاہے تو رکھے۔ البتہ اسے اختیار نہیں کہ اسے مارے"

# باب التَّفْرِقَةِ بَيْنَ ذَوِي الْأَرْحَامِ مِنَ الْمَمَالِيكِ

# (ممالیک" غلاموں" کے قریبی رشتہ داروں کو جدا کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِسَبْيٍ مِنَ الْيَمَنِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجُحْفَةَ نَفِدَتْ نَفَقَاتُهُمْ فَبَاعُوا جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ كَانَتْ أُمُّهَا مَعَهُمْ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) سَمِعَ بُكَاءَهَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الْبُكَاءُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنَتَهَا فَبَعَثَ بِثَمَنِهَا فَأُتِيَ بِهَا وَ قَالَ بِيعُوهُمَا جَمِيعاً أَوْ أَمْسِكُوهُمَا جَمِيعاً .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یمن سے قیدی لائے گئے۔ جب وہ جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ان کے نفقہ ختم ہو گیا۔ پس ان لوگوں نے قیدیوں میں سے ایک کنیز بیچ دی۔ جبکہ اس کی ماں ان کے پاس ہی رہی۔ جب وہ لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ماں کے رونے کی آواز سنی اور فرمایا۔ یہ کیسا رونا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نفقہ کی ضرورت ہوئی تو ہم نے اس کی بیٹی کو فروخت کر دیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اس کی قیمت روانہ کی وہ اس کو لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تم یا تو ان دونوں کو ایک ساتھ بیچو یا تم ان دونوں کو رکھ لو ایک ساتھ"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَخَوَيْنِ مَمْلُوكَيْنِ هَلْ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَ وَلَدِهَا قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ إِلَّا أَنْ يُرِيدُوا ذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے دو غلام بھائیوں اور کنیز اور اس کے بچے کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان میں جدائی کی جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں ایسا کرنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ وہ خود اس کا ارادہ کریں تو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ اشْتُرِيَتْ لَهُ جَارِيَةٌ مِنَ الْكُوفَةِ قَالَ فَذَهَبَ لِتَقُومَ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَتْ يَا أُمَّاهْ فَقَالَ لَهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ لَكِ أُمٌّ قَالَتْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهَا فَرُدَّتْ فَقَالَ مَا آمَنْتُ لَوْ حَبَسْتُهَا أَنْ أَرَى فِي وُلْدِي مَا أَكْرَهُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کیلئے کوفہ سے ایک کنیز خرید کرلائی گئی۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام جب کسی کام سے کوفہ گئے تو اس کنیز نے آواز دی۔" اے ماں! آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ کیا تمھاری ماں ہے؟" اس نے عرض کی"ہاں" آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ اسے پلٹا دیا جائے اور فرمایا۔ اگر میں اسے روکوں تو اپنی اولاد میں ناپسندیدہ چیز دیکھوں گا مجھے اس سے امان نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْجَارِيَةُ الصَّغِيرَةُ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ قَدِ اسْتَغْنَتْ عَنْ أَبَوَيْهَا فَلَا بَأْسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے عمرو بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ چھوٹی سی کنیز کو آدمی خریدتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ (زندہ رہنے میں) ماں باپ سے بے نیاز ہے تو کوئی قباحت نہیں ہے"

5- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْغُلَامَ أَوِ الْجَارِيَةَ وَ لَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ أَوْ أَبٌ أَوْ أُمٌّ بِمِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ قَالَ لَا يُخْرِجْهُ إِلَى مِصْرٍ آخَرَ إِنْ كَانَ صَغِيراً وَ لَا يَشْتَرِهِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ أُمٌّ فَطَابَتْ نَفْسُهَا وَ نَفْسُهُ فَاشْتَرِهِ إِنْ شِئْتَ .

5۔ محمد نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ایسا غلام یا ایسی کنیز خریدی کہ جن کے بھائی یا بہن یا باپ یا ماں دوسرے شہروں میں ہوں۔ فرمایا۔ اگر وہ غلام یا کنیز چھوٹے ہیں تو اس کو دوسرے شہروں میں مت نکالو اور نہ اسے خریدو۔ اگر اس کی ماں ہے اور اس نے اپنے آپ کو اور اس کو مضبوط کیا ہے تو اسے خریدو اگر تم چاہو تو۔"


www.hubeali.com

# باب الْعَبْدُ يَسْأَلُ مَوْلَاهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَ يَشْتَرِطُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ شَيْئاً

## (غلام اپنے آقا سے سوال کرے کہ اسے بیچ ڈالے اور اسے شرط دے کہ وہ اسے کوئی چیز دے گا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ قَالَ غُلَامٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي كُنْتُ قُلْتُ لِمَوْلَايَ بِعْنِي بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ أَنَا أُعْطِيكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنْ كَانَ لَكَ يَوْمَ شَرَطْتَ أَنْ تُعْطِيَهُ شَيْءٌ فَعَلَيْكَ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ ایک غلام نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے اپنے آقا کو کہا تھا کہ مجھے سات سو درہم میں بیچ دو۔ در حالیکہ میں تمہیں تین سو درہم بھی دوں گا۔" ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔" جس دن تم نے اس سے شرط کیا اگر اس دن تمہارے پاس کچھ تھا تو تم پر واجب ہے اس کو دینا اور اگر اس دن تمہارے پاس کچھ نہ تھا تو اب تم پر کچھ واجب نہیں ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ قَالَ غُلَامٌ سِنْدِيٌّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي قُلْتُ لِمَوْلَايَ بِعْنِي بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ أَنَا أُعْطِيكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنْ كَانَ يَوْمَ شَرَطْتَ لَكَ مَالٌ فَعَلَيْكَ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَئِذٍ مَالٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے، سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ سندی کے غلام نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے اپنے آقا کو کہا تھا کہ مجھے سات سو درہم میں فروخت کر دو اور میں تمہیں تین سو درہم دوں گا۔ تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمہارے شرط لگانے والے دن تمہارے پاس مال تھا تو تم پر واجب ہے کہ اسے دو اور اگر اس دن مال نہ تھا تو تم پر کچھ واجب نہیں ہے۔

# باب السَّلَمِ فِي الرَّقِيقِ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْحَيَوَانِ

## (غلاموں اور دوسرے حیوانوں میں پیشگی سودے بازی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَسْلَمَ فِي أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ أَوْ شَيْءٍ مَعْلُومٍ مِنَ الرَّقِيقِ فَأَعْطَاهُ دُونَ شَرْطِهِ وَ فَوْقَهُ بِطِيبَةِ أَنْفُسٍ مِنْهُمْ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حیوان میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے

عرض کی "کیارائے ہے آپ علیہ السلام کی کہ اگر معلوم سالوں میں یا معلوم مملوکوں میں پیشگی سودے بازی کی جائے اور وہ انہیں شرط کے علاوہ یا اس سے زیادہ سے دے تا کہ ان کی ذات مضبوط ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلًا وَرِقاً فِي وَصِيفٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا نَجِدُ لَكَ وَصِيفاً خُذْ مِنِّي قِيمَةَ وَصِيفِكَ الْيَوْمَ وَرِقاً قَالَ فَقَالَ لَا يَأْخُذُ إِلَّا وَصِيفَهُ أَوْ وَرِقَهُ الَّذِي أَعْطَاهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ لَا يَزْدَادُ عَلَيْهِ شَيْئاً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کو خادم کیلئے چاندی کے سکے دیتا ہے۔ ایک معلوم مدت کیلئے تو اس کا ساتھی اسے کہتا ہے کہ مجھے تمہارے لیے خادم نہیں ملا۔ تم اپنے خادم کی آج کی قیمت سکوں میں مجھ سے لو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اسے اپنے خادم کے علاوہ کوئی چیز نہیں لینی چاہیے یا پھر اپنے وہ سکے لے جو اس نے پہلی مرتبہ دیئے تھے۔ اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ إِذَا وُصِفَتْ أَسْنَانُهَا .

3، علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"حیوان میں پیشگی سودے بازی میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ جب ان کی عمروں کا تعین کر لیا جائے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ إِذَا سَمَّيْتَ شَيْئاً مَعْلُوماً .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" حیوان میں پیشگی سودے بازی میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کوئی معلوم چیز مقرر ہو تو"

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَبَاهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْساً بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

5۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو مریم انصاری سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ" آپ علیہ اسلام کے بابا علیہ اسلام جانوروں کی معین چیز کے ذریعے ایک معین مدت تک کی پیشگی سودے بازی میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔ "

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي أَسْنَانٍ مِنَ الْغَنَمِ مَعْلُومَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَيُعْطِي الرَّبَاعَ مَكَانَ الثَّنِيِّ فَقَالَ أَ لَيْسَ يُسْلِمُ فِي أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے قُتَیْبَۃَ الاعشیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے بھیڑ بکریوں میں عمر کی تعین کے ساتھ وقت معلوم تک پیشگی سودے بازی کی اور اس نے دو سالہ کی جگہ چار سالہ دیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا اس نے عمر معلوم کیلئے وقت معلوم تک پیشگی سودے بازی نہیں کی تھی" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی قباحت نہیں ہے۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي وُصَفَاءِ أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ وَ لَوْنٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ يُعْطِي دُونَ شَرْطِهِ أَوْ فَوْقَهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ عَنْ طِيبَةِ نَفْسٍ مِنْكَ وَ مِنْهُ فَلَا بَأْسَ .

7۔ احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے حلبی سے، روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے خادموں میں معلوم عمر اور معلوم رنگ کے ساتھ پیشگی سودے بازی کی پھر اس نے شرط سے کم یا زیادہ دیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب تمھیں اور اس کی ذات کو پسند ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْغَنَمِ ثُنْيَانٍ وَ جُذْعَانٍ وَ غَيْرِ ذَلِكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ الْغَنَمُ عَلَى جَمِيعِ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ صَاحِبُ الْغَنَمِ نِصْفَهَا أَوْ ثُلُثَهَا أَوْ ثُلُثَيْهَا وَ يَأْخُذُوا رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنَ الْغَنَمِ دَرَاهِمَ وَ يَأْخُذُوا دُونَ شَرْطِهِمْ وَ لَا يَأْخُذُونَ فَوْقَ شَرْطِهِمْ وَ الْأَكْسِيَةُ أَيْضاً مِثْلُ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ الزَّعْفَرَانِ وَ الْغَنَمِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو بھیڑ بکریوں میں دو سالہ اور ایک سالہ وغیرہ کے بارے میں مقرر معیاد تک پیشگی سودے بازی کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی قباحت نہیں۔ اگر وہ کہ جس نے بھیڑ بکریاں دینی ہیں۔ جتنی اس نے دینی ہیں ان پر قادر نہیں تو بکریوں کا مالک اس سے آدھی لے یا تیسرا حصہ یا دو تہائی اور باقی بکریوں کے بدلے اپنا سرمایہ واپس لے یا وہ ان سے شرط سے کم لیں۔ شرط سے زیادہ نہیں اور اس کے بدلے بھی مثلاً گندم، جو، زعفران اور دیگر بکریاں وغیرہ۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ فِي وُصَفَاءِ أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ وَ غَيْرِ مَعْلُومَةٍ ثُمَّ يُعْطِي دُونَ شَرْطِهِ قَالَ إِذَا كَانَ بِطِيبَةِ نَفْسٍ مِنْكَ وَ مِنْهُ فَلَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِفُ فِي الْغَنَمِ الثُّنْيَانَ وَ الْجُذْعَانَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ عَلَى جَمِيعِ مَا عَلَيْهِ فَسُئِلَ أَنْ يَأْخُذَ صَاحِبُ الْحَقِّ نِصْفَ الْغَنَمِ أَوْ ثُلُثَهَا وَ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنَ الْغَنَمِ دَرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَا يَأْخُذُ دُونَ شَرْطِهِ إِلَّا بِطِيبَةِ نَفْسِ صَاحِبِهِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے معلوم عمر اور نامعلوم عمر کے خادموں میں پیشگی سودے بازی کی پھر شرط سے کم دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم اور وہ راضی ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو بھیڑ بکریوں میں دو سالہ اور ایک سالہ وغیرہ کا معلوم مدت کیلئے پیشگی سودا کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ وہ اپنے اوپر تمام دینے پر قادر نہ بھی ہو پائے۔ سوال کیا گیا کہ صاحب حق اگر آدھی بکریاں یا ان کا تیسرا حصہ بکریوں سے باقی سرمایہ لے" آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اپنی شرط سے کم نہ لے مگر یہ کہ جب اس کے ساتھ کی رضامندی سے۔"

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجُلُودَ مِنَ الْقَصَّابِ يُعْطِيهِ كُلَّ يَوْمٍ شَيْئاً مَعْلُوماً قَالَ لَا بَأْسَ .

**10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے کئی ایک سے، اس نے ابان سے، اس نے حدید بن حکیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص قصاب سے چمڑے خریدتا ہے کہ وہ ان پر معلوم مقدار میں دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔**

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَقَالَ أَسْنَانٌ مَعْلُومَةٌ وَ أَسْنَانٌ مَعْدُودَةٌ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ لَا بَأْسَ بِهِ .

**11۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو ایوب سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے حیوان میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"سن معلوم ہوں اور گنے گئے سن کیلئے معلوم مدت تک میں کوئی قباحت نہیں ہے"**

12- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السَّلَفِ فِي اللَّحْمِ قَالَ لَا تَقْرَبَنَّهُ فَإِنَّهُ يُعْطِيكَ مَرَّةً السَّمِينَ وَ مَرَّةً التَّاوِيَ وَ مَرَّةً الْمَهْزُولَ اشْتَرِهِ مُعَايَنَةً يَداً بِيَدٍ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ السَّلَفِ فِي رَوَايَا الْمَاءِ قَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَإِنَّهُ يُعْطِيكَ مَرَّةً نَاقِصَةً وَ مَرَّةً كَامِلَةً وَ لَكِنِ اشْتَرِهِ مُعَايَنَةً وَ هُوَ أَسْلَمُ لَكَ وَ لَهُ .

**12۔ ابو علی الاشعری نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا گوشت میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہرگز اس کے قریب مت جاؤ۔ کیونکہ وہ تمہیں کبھی موٹے کا دے گا۔ کبھی ہلاک شدہ کا اور کبھی لاغر کا بلکہ اسے معائنہ کے بعد نقد بہ نقد لو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پانی کے مشکیزوں میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کے قریب مت جاؤ وہ تمہیں کبھی ادھوری دے گا اور کبھی پوری لیکن تم انہیں معائنہ کے بعد خریدو اسی میں تمہارے اور اس کیلئے بھلائی ہے"**

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ غَنَمٌ يَحْلُبُهَا لَهَا أَلْبَانٌ كَثِيرَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَا تَقُولُ فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُ الْخَمْسَمِائَةِ رِطْلٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ الْمِائَةَ رِطْلٍ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَيَأْخُذُ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَرْطَالًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مَا يَشْتَرِي مِنْهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا وَ نَحْوِهِ .

**13۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ولاد حناط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی بھیڑ بکریاں ہیں وہ ان کا دودھ دوہتا ہے اور ان کا ہر روز بہت سا دودھ ہوتا ہے آپ علیہ السلام اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اس نے پانچ سو رطل (وزن کا پیمانہ) یا اس سے زیادہ کئی سو رطل اتنے اتنے درہم کے عوض خریدے۔ پھر ہر روز اس سے کچھ رطل لے۔ یہاں تک کہ اس سے خریدا ہوا پورا ہو جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں اور اس جیسے میں کوئی قباحت نہیں ہے"**

14- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ أَخِي يَخْتَلِفُ إِلَى الْجَبَلِ يَجْلِبُ الْغَنَمَ فَيُسْلِمُ فِي الْغَنَمِ فِي أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَيُعْطِي الرَّبَاعَ مَكَانَ الثَّنِيِّ فَقَالَ لَهُ أَ بِطِيبَةِ نَفْسٍ مِنْ صَاحِبِهِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

**14۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے قُتَیْبَۃَ الاعشیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ درحال یہ کہ میں آپ علیہ السلام کے پاس موجود تھا۔ آپؑ کو ایک شخص نے عرض کی۔" میرا بھائی پہاڑ پر جاتا ہے۔ بکریوں، بھیڑوں کا دودھ دوہتا ہے اور بھیڑ بکریوں میں معلوم عمروں اور معلوم مدت کیلئے پیشگی سودے بازی کرتا ہے۔ پس وہ چار سالہ کے بدلے دو سالہ دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا اس کے ساتھی اس سے راضی ہوتے ہیں؟ اس نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"کوئی قباحت نہیں"**

# باب آخَرُ مِنْهُ (اس سے آخری)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُبَابٍ الْجَلَّابِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِائَةَ شَاةٍ عَلَى أَنْ يُبْدِلَ مِنْهَا كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا يَجُوزُ .

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے معاویہ بن حکیم سے، اس نے محمد بن حباب الجلاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو 100 سو بکریاں اس شرط پر خریدتا ہے کہ اس میں سے اتنی اتنی بدل دی جائیں گی۔؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جائز نہیں ہے"**

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَشْتَرِي الْغَنَمَ أَوْ يَشْتَرِي الْغَنَمَ جَمَاعَةٌ ثُمَّ تُدْخَلُ دَاراً ثُمَّ يَقُومُ رَجُلٌ عَلَى الْبَابِ فَيَعُدُّ وَاحِداً وَ اثْنَيْنِ وَ ثَلَاثَةً وَ أَرْبَعَةً وَ خَمْسَةً ثُمَّ يُخْرِجُ السَّهْمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ هَذَا إِنَّمَا يَصْلُحُ السِّهَامُ إِذَا عُدِلَتِ الْقِسْمَةُ .

**2۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے، اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں بھیڑ بکریاں خریدتا ہوں۔ ایک جماعت بھیڑ بکریاں خریدتی ہے۔ پھر انہیں ایک گھر میں داخل کرتی ہے۔ پھر ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ دروازے پر اور گنتا ہے ایک، دو، تین، چار اور پانچ پھر حصہ جدا کرلیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ درست نہیں ہے بے شک حصہ نکالنے کی صلاحیت اس میں ہوتی ہے کہ جب تقسیم برابر ہوتی ہو۔**

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي سِهَامَ الْقَصَّابِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْرُجَ السَّهْمُ فَقَالَ لَا يَشْتَرِي شَيْئاً حَتَّى يَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ السَّهْمُ فَإِنِ اشْتَرَى شَيْئاً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا خَرَجَ .

**3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو قصابیوں کا حصہ اس سے پہلے کہ حصہ نکلے خریدتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تک یہ نہ جانے کہ حصہ کہاں سے نکلے گا نہ خریدے اور اگر وہ خریدے تو حصہ نکلنے پر اسے خیار (سودہ منسوخ کرنے کا حق) ہو گا۔**

# باب الْغَنَمِ تُعْطَى بِالضَّرِيبَةِ (بھیڑ بکریاں ضریبہ میں دینا)

## ضریبۃ: وہ ٹیکس ہے جو غلام اپنے آقا کو ادا کرتا ہے

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ يُعْطِيهَا بِضَرِيبَةٍ سَمْناً شَيْئاً مَعْلُوماً أَوْ دَرَاهِمَ مَعْلُومَةً مِنْ كُلِّ شَاةٍ كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِالدَّرَاهِمِ وَ لَسْتُ أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ بِالسَّمْنِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جس کی بھیڑ بکریاں ہوں اور وہ انہیں ضریبۃ میں موٹا تازہ ہونے کے اور دیگر شے معلوم کے اعتبار سے یا ہر بکری کے بدلے مقرر درہم اتنے اتنے دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "درہموں میں کوئی قباحت نہیں لیکن مجھے پسند نہیں ہے کہ موٹا تازہ ہونے کے اعتبار سے ہو۔"

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغْرَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يُعْطَى الرَّاعِي الْغَنَمَ بِالْجَبَلِ يَرْعَاهَا وَ لَهُ أَصْوَافُهَا وَ أَلْبَانُهَا وَ يُعْطِينَا لِكُلِّ شَاةٍ دَرَاهِمَ فَقَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ يَقُولُونَ لَا يَجُوزُ لِأَنَّ مِنْهَا مَا لَيْسَ لَهُ صُوفٌ وَ لَا لَبَنٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ هَلْ يُطَيِّبُهُ إِلَّا ذَاكَ يَذْهَبُ بَعْضُهُ وَ يَبْقَى بَعْضٌ .

2۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو المغراء سے اس نے ابراہیم بن میمون سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا پس اس نے عرض کی۔ چرواہے کو بھیڑ بکریاں دی جاتی ہیں کہ پہاڑ پر جا کر انہیں چرائے تو اس کو ان کی اون، ان کے دودھ ملیں گے، ہم اسے ہر بکری کے درہم بھی دیتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی "مدینے میں اہل مسجد کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے کیوں کہ ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں کہ جن کی نہ اون ہے اور نہ دودھ ہے؟" تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کیا وہ اس پر راضی ہو گا کہ بعض کو لے جائے اور بعض کو باقی رہنے دے"

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ الْهَزْهَازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فَيُعْطِيهَا بِضَرِيبَةٍ شَيْئاً مَعْلُوماً مِنَ الصُّوفِ أَوِ السَّمْنِ أَوِ الدَّرَاهِمِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدَّرَاهِمِ وَ كَرِهَ السَّمْنَ .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ابان سے، اس نے مدرک سے، اس نے ملال بن ھرھاز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی بھیڑ بکریاں ہوں اور وہ انہیں ضریبۃ پر دے۔ شئے معلوم اون میں سے، موٹاپے میں سے یا دراہم میں سے کے ذریعے۔ فرمایا "دراہم میں کوئی قباحت نہیں ہے اور موٹاپا مکروہ ہے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ غَنَمَهُ بِسَمْنٍ وَ دَرَاهِمَ مَعْلُومَةٍ لِكُلِّ شَاةٍ كَذَا وَ كَذَا فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدَّرَاهِمِ فَأَمَّا السَّمْنُ فَمَا أُحِبُّ ذَاكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَوَالِبَ فَلَا بَأْسَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو ایک شخص کو اپنی بھیڑ بکریاں دیتا ہے۔ موٹاپے اور معلوم درہموں کے عوض ہر بکری کیلئے ہر ماہ میں اتنا اتنا ہو

گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ دراہم میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک موٹاپے کا تعلق ہے۔ میںؑ اسے پسند نہیں کرتا۔ ہاں مگر یہ کہ دودھ دوہنے والے ہوں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

# باب بَيْعِ اللَّقِيطِ وَ وَلَدِ الزِّنَا (راہ پڑے ملے اور حرام زادے کی فروخت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اللَّقِيطُ لَا يُشْتَرَى وَ لَا يُبَاعُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے مثنیٰ سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "راہ پڑے ملے کو نہ خریدا جائے گا اور نہ بیچا جائے گا۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمَنْبُوذُ حُرٌّ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَ الَّذِي رَبَّاهُ وَالَاهُ فَإِنْ طَلَبَ مِنْهُ الَّذِي رَبَّاهُ النَّفَقَةَ وَ كَانَ مُوسِراً رَدَّ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ مُعْسِراً كَانَ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ صَدَقَةً .

2۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے حاتم بن اسماعیل مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "منبوذ" (جسے اس کی ماں راستے میں پھینک دے) آزاد ہوگا۔ اب اگر وہ پسند کرے کہ اسے پالنے والے کے علاوہ کسی اور کی سرپرستی میں دے تو اب اگر سرپرست اس سے نقد طلب کرے اور وہ خوشحال تھا۔ تو اسے دے۔ اگرچہ وہ تنگ دست تھا اور اس نے اس پر صدقہ خرچ کیا تھا تب بھی دے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمَنْبُوذُ حُرٌّ فَإِذَا كَبِرَ فَإِنْ شَاءَ تَوَلَّى إِلَى الَّذِي الْتَقَطَهُ وَ إِلَّا فَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ النَّفَقَةَ وَ لْيَذْهَبْ فَلْيُوَالِ مَنْ شَاءَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبدالرحمن عزدی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے، انہوںؑ نے اپنے باباعلیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "منبوذ" آزاد ہوگا۔ اور جب وہ بڑا ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے اٹھانے والے کی سرپرستی میں رہے بصورت دیگر اس کو نقد واپس کرے اور چلا جائے۔ جسے چاہے سرپرست بنائے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ اللَّقِيطَةِ قَالَ لَا تُبَاعُ وَ لَا تُشْتَرَى وَ لَكِنِ اسْتَخْدِمْهَا بِمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهَا .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے محمد بن احمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ "راہ پڑے ملے" کے بارے میں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے بیچا نہ جائے اور نہ خریدا جائے گا لیکن جو تم نے اس پر خرچ کیا اس کے عوض خدمت لو گے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ اللَّقِيطِ فَقَالَ حُرٌّ لَا يُبَاعُ وَ لَا يُوهَبُ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے "راہ پڑے ملے" کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ آزاد ہے نہ بیچا جائے گا نہ بخشا جائے گا"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يَطِيبُ وَلَدُ الزِّنَا وَ لَا يَطِيبُ ثَمَنُهُ أَبَداً وَ الْمِمْرَازُ لَا يَطِيبُ إِلَى سَبْعَةِ آبَاءٍ وَ قِيلَ لَهُ وَ أَيُّ شَيْءٍ الْمِمْرَازُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكْتَسِبُ مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَيَتَزَوَّجُ بِهِ أَوْ يَتَسَرَّى بِهِ فَيُولَدُ لَهُ فَذَاكَ الْوَلَدُ هُوَ الْمِمْرَازُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابو الجہم سے، اس نے ابو الخدیجہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "زنازادہ اور اس کی قیمت تا ابد پسندیدہ نہیں اور "ممراز" سات پشتوں تک ناپسندیدہ ہے" آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ممراز کیا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص غیر حلال یعنی حرام کے ذریعے مال اکٹھا کرتا ہے۔ پھر اس مال کے ذریعے شادی کرتا ہے یا اس کے ذریعے خوش حال ہوتا ہے اور اس کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ بچہ ممراز ہوگا۔

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا أَشْتَرِيهِ أَوْ أَبِيعُهُ أَوْ أَسْتَخْدِمُهُ فَقَالَ اشْتَرِهِ وَ اسْتَرِقَّهُ وَ اسْتَخْدِمْهُ وَ بِعْهُ فَأَمَّا اللَّقِيطُ فَلَا تَشْتَرِهِ .

7۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے خبر دینے والے سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ "زنازادے" کے بارے میں کیا میں اسے خرید سکتا ہوں اسے بیچ سکتا ہوں؟ اور اس سے خدمت لے سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے خریدو، اسے غلام بناؤ، اس سے خدمت لو اور اسے بیچ دو۔ البتہ راہ پڑے ملے کو مت خریدو۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ تَكُونُ لِيَ الْمَمْلُوكَةُ مِنَ الزِّنَا أَحُجُّ مِنْ ثَمَنِهَا وَ أَتَزَوَّجُ فَقَالَ لَا تَحُجَّ وَ لَا تَتَزَوَّجْ مِنْهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے مثنیٰ حناط سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔" میری ایک مملوکہ زنا سے ہے کیا میں اس کی قیمت سے حج اور شادی کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہ حج کرو اور نہ اس کے ذریعے شادی کرو۔"

# بَاب جَامِعٌ فِيمَا يَحِلُّ الشِّرَاءُ وَ الْبَيْعُ مِنْهُ وَ مَا لَا يَحِلُّ

# (جامع جن چیزوں کی خرید و فروخت حلال ہے اور وہ جن کی حلال نہیں)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنْ عِظَامِ الْفِيلِ يَحِلُّ بَيْعُهُ أَوْ شِرَاؤُهُ الَّذِي يُجْعَلُ مِنْهُ الْأَمْشَاطُ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَدْ كَانَ لِأَبِي مِنْهُ مُشْطٌ أَوْ أَمْشَاطٌ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے عبد الحمید بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے ہاتھیوں کی ہڈیوں کے بارے میں کہ جن سے کنگھیاں بنائی جاتی ہیں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کی خرید و فروخت حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کوئی قباحت نہیں۔ میرے بابا علیہ السلام کے پاس اس کی ایک یا ایک سے زائد کنگھیاں تھیں۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ خَشَبٌ فَبَاعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مِنْهُ بَرَابِطَ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ خَشَبٌ فَبَاعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ صُلْبَانَ قَالَ لَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس لکڑی ہو اور وہ فروخت کرے اس کو کہ جو لے کر اس سے سارنگی بنائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کوئی قباحت نہیں“ میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو لکڑی بیچتا ہے اس شخص کو کہ لکڑی لے کر ”صلیبیں“ بناتا ہے؟ فرمایا۔ ”نہیں“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْعَذِرَةِ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حجال سے، اس نے ثعلبہ سے، اس نے محمد بن مضارب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”(چوپاؤں کے) پاخانے کی فروخت میں کوئی پابندی نہیں“

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْفُهُودِ وَ سِبَاعِ الطَّيْرِ هَلْ يُلْتَمَسُ التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ نَعَمْ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے تیندوے اور درندہ پرندوں کے بارے میں سوال کیا۔ کیا اس میں تجارت کی جا سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہاں“

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى الْقُمِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ التُّوتِ أَبِيعُهُ يُصْنَعُ بِهِ الصَّلِيبُ وَ الصَّنَمُ قَالَ لَا .

5۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابان سے، اس نے عیسیٰ قمی سے، اس نے عمر بن جریر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ”توت“ (لکڑی) کے بارے میں پوچھا۔ کیا اس کو بیچوں کہ اس سے صلیب اور بت بنائے جائیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”نہیں“

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُؤَاجِرُ سَفِينَتَهُ وَ دَابَّتَهُ مِمَّنْ يَحْمِلُ فِيهَا أَوْ عَلَيْهَا الْخَمْرَ وَ الْخَنَازِيرَ قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا۔ سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنا سفینہ (کشتی) اور اپنا چوپایہ کرائے پر دیتا ہے ان لوگوں کو کہ جو اس میں یا اس پر شراب وخنازیر کو لادتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نَهَى عَنِ الْقِرَدِ أَنْ تُشْتَرَى أَوْ تُبَاعَ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے اصم سے، اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندروں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُؤَاجِرُ بَيْتَهُ يُبَاعُ فِيهَا الْخَمْرُ قَالَ حَرَامٌ أُجْرَتُهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے عبد المومن سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو گھر کرائے پر دیتا ہے جس میں شراب فروخت کی جاتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کا کرائے پر دینا حرام ہے"

9- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ السَّرَّاجِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مُعَتِّبٌ فَقَالَ رَجُلَانِ بِالْبَابِ فَقَالَ أَدْخِلْهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي رَجُلٌ سَرَّاجٌ أَبِيعُ جُلُودَ النَّمِرِ فَقَالَ مَدْبُوغَةٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

9۔ ہمارے کچھ اصحاب نے علی بن اسباط سے، اس نے ابی مخلد السراج سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ السلام کے پاس معتب حاضر ہوا اور عرض کی۔ دروازے پر دو آدمی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان کو لاؤ" پس وہ دونوں اندر لائے۔ ان میں سے ایک نے عرض کی۔ "میں زین ساز آدمی ہوں۔ چیتے کی کھالیں خریدتا ہوں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا یہ دباغت شدہ ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کی "ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الصَّيْقَلِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ قَوَائِمُ السُّيُوفِ الَّتِي تُسَمَّى السَّفَنَ أَتَّخِذُهَا مِنْ جُلُودِ السَّمَكِ فَهَلْ يَجُوزُ الْعَمَلُ لَهَا وَ لَسْنَا نَأْكُلُ لُحُومَهَا فَكَتَبَ ( **عليه السلام** ) لَا بَأْسَ .

10۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو القاسم صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام کی طرف لکھا۔ تلواروں کی "میانیں" جنہیں سفن کا نام دیا جاتا ہے انہیں مگرمچھ کی کھال سے بنایا جاتا ہے تو کیا اس کا کام کرنا جائز ہے۔ درحالیکہ ہم ان کا گوشت تو نہیں کھاتے؟ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے"

# باب شِرَاءِ السَّرِقَةِ وَ الْخِيَانَةِ (چوری شدہ اور خیانت شدہ مال کی خریداری)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَحَدَهُمَا ( **عليهما السلام** ) عَنْ شِرَاءِ الْخِيَانَةِ وَ السَّرِقَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اخْتَلَطَ مَعَهُ غَيْرُهُ فَأَمَّا السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَلَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مِنْ مَتَاعِ السُّلْطَانِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے سوال کیا۔ چوری شدہ اور خیانت شدہ مال کی خرید کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس کے ساتھ کوئی اور سامان مخلوط ہوا ہو۔ البتہ جہاں تک صرف چوری شدہ کی بات ہے تو نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ وہ بادشاہ کا سامان ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ مِنَّا يَشْتَرِي مِنَ السُّلْطَانِ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ غَنَمِ الصَّدَقَةِ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ مِنْهُمْ أَكْثَرَ مِنَ الْحَقِّ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ مَا الْإِبِلُ وَ الْغَنَمُ إِلَّا مِثْلُ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ حَتَّى تَعْرِفَ الْحَرَامَ بِعَيْنِهِ قِيلَ لَهُ فَمَا تَرَى فِي مُصَدِّقٍ يَجِيئُنَا فَيَأْخُذُ صَدَقَاتِ أَغْنَامِنَا فَنَقُولُ بِعْنَاهَا فَيَبِيعُنَاهَا فَمَا تَرَى فِي شِرَائِهَا مِنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ قَدْ أَخَذَهَا وَ عَزَلَهَا فَلَا بَأْسَ قِيلَ لَهُ فَمَا تَرَى فِي الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ يَجِيئُنَا الْقَاسِمُ فَيَقْسِمُ لَنَا حَظَّنَا وَ يَأْخُذُ حَظَّهُ فَيَعْزِلُهُ بِكَيْلٍ فَمَا تَرَى فِي شِرَاءِ ذَلِكَ الطَّعَامِ مِنْهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَبَضَهُ بِكَيْلٍ وَ أَنْتُمْ حُضُورُ ذَلِكَ الْكَيْلِ فَلَا بَأْسَ بِشِرَاهُ مِنْهُ بِغَيْرِ كَيْلٍ .

2۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ "اس شخص کے بارے میں کہ جو بادشاہ سے صدقہ کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں خریدتا ہے۔ در حالیکہ وہ جانتا ہے کہ انہوں نے لوگوں سے ان پر واجب حق سے کہیں زیادہ لیا ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اونٹ اور بھیڑ بکریاں بھی گندم اور جو وغیرہ کی طرح ہیں۔ اس وقت تک کوئی قباحت نہیں ہے جب تک حرام کی عینہ پہچان نہ ہو۔" آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ "آپ کیا رائے دیتے ہیں۔ مصدق کے بارے میں۔ ہمارے پاس آتا ہے صدقات لیتا ہے۔ ہم سے غنی ہو جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ہمیں صدقات بیچ دو۔ وہ ہمیں فروخت کرتا ہے۔ اس سے صدقات کی خریداری کے بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اس نے اگر انہیں لے لیا اور انہیں جدا کر لیا تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ "آپ علیہ السلام کی اس گندم اور جو کے بارے میں کیا رائے ہے کہ تقسیم کرنے والا آتا ہے۔ پس ہمیں ہمارا حصہ تقسیم کرتا ہے اور اپنا حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے حصے کو پیمانے کے ساتھ جدا کرتا ہے۔ اس سے اس کے اس حصہ کی خریداری کے بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اگر اس نے پیمانے کے ساتھ لیا تھا اور اس کے ناپنے کے وقت تم موجود تھے تو اس سے بغیر ناپے خرید لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الْعَامِلِ وَ هُوَ يَظْلِمُ قَالَ يَشْتَرِي مِنْهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ ظَلَمَ فِيهِ أَحَداً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو عامل سے خریدتا ہے۔ در حالیکہ عامل ظلم کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جس میں وہ نہیں جانتا کہ اس نے کسی ایک پر بھی اس میں ظلم کیا ہو اس کو خرید سکتا ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَصْلُحُ شِرَاءُ السَّرِقَةِ وَ الْخِيَانَةِ إِذَا عُرِفَتْ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے قاسم بن سلیمان سے، اس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" چوری شدہ اور خیانت شدہ کی خریداری درست نہیں ہے جب کہ تم اسے پہچانتے ہو۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَرَادُوا بَيْعَ تَمْرِ عَيْنِ أَبِي زِيَادٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ قُلْتُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَأَمَرْتُ مُعَاذاً فَسَأَلَهُ فَقَالَ قُلْ لَهُ يَشْتَرِيهِ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَشْتَرِهِ اشْتَرَاهُ غَيْرُهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن صالح سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے ابی زیاد کی جائیداد سے کھجوروں کی فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے انہیں خریدنے کا ارادہ کیا۔ پھر میں نے کہا۔"یہاں تک کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے اجازت لوں گا۔ پس میں نے معاذ کو کہا کہ آپ علیہ السلام سے سوال کرے۔ تو اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے کہو! تم انہیں خرید سکتے ہو۔ اگر اس نے نہ خریدا تو کوئی خرید لے گا۔"

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنِ اشْتَرَى سَرِقَةً وَ هُوَ يَعْلَمُ فَقَدْ شَرِكَ فِي عَارِهَا وَ إِثْمِهَا .

6۔ حسین بن محمد نے منہدی سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جو چوری شدہ خریدے در حالیکہ وہ اس کے چوری شدہ ہونے کو جانتا ہو تو وہ اس کی سزا اور گناہ میں شریک ہے۔"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عُمَرَ السَّرَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ عِنْدَهُ السَّرِقَةُ قَالَ هُوَ غَارِمٌ إِذَا لَمْ يَأْتِ عَلَى بَائِعِهَا بِشُهُودٍ .

7۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے حسین بن ابی العلاء سے، اس نے ابی عمر سراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس سے چوری شدہ مال بر آمد ہو۔ فرمایا۔"اگر وہ اپنی خریداری پر گواہ نہ لا سکے تو وہ جرمانہ دے گا۔"

# بَابُ مَنِ اشْتَرَى طَعَامَ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ

# (جو کسی گروہ کا غلہ خریدے اور وہ اس سے کراہت کرتے ہوں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى عَنْ بُرَيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامَ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ قُصَّ لَهُمْ مِنْ لَحْمِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے حسین بن موسیٰ سے اس نے برید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جو کسی گروہ کا غلہ خریدے جبکہ وہ اس سے کراہت کرتے ہوں۔ قیامت کے دن ان کیلئے اس کا گوشت کاٹا جائے گا۔"

# بَاب مَنِ اشْتَرَى شَيْئاً فَتَغَيَّرَ عَمَّا رَآهُ

# (جو کسی چیز کو خریدے اور جو اس نے دیکھا تھا اس میں تبدیلی ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ اشْتَرَى زِقَّ زَيْتٍ فَوَجَدَ فِيهِ دُرْدِيّاً قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ فِي الزَّيْتِ لَمْ يَرُدَّهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ فِي الزَّيْتِ رَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"ایک شخص زیتون کا تیل خریدتا ہے اور اس میں تلچھٹ پاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ جانتا تھا کہ وہ زیتون کے تیل میں ہے تو نہیں پلٹائے گا۔ اور اگر وہ نہیں جانتا تھا کہ تلچھٹ زیتون کے تیل میں ہے تو اسے اس کے مالک کو پلٹائے گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) سُوقَ التَّمَّارِينَ فَإِذَا امْرَأَةٌ قَائِمَةٌ تَبْكِي وَ هِيَ تُخَاصِمُ رَجُلًا تَمَّاراً فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ قَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرَيْتُ مِنْ هَذَا تَمْراً بِدِرْهَمٍ فَخَرَجَ أَسْفَلُهُ رَدِيّاً لَيْسَ مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ فَقَالَ لَهُ رُدَّ عَلَيْهَا فَأَبَى حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثاً فَأَبَى فَعَلَاهُ بِالدِّرَّةِ حَتَّى رَدَّ عَلَيْهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ ( **صلوات الله عليه** ) يَكْرَهُ أَنْ يُجَلَّلَ التَّمْرُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم بن اسحاق خدری سے، اس نے ابو صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کھجور بیچنے والوں کے بازار میں داخل ہوئے تو ایک عورت کھڑی رو رہی تھی اور وہ ایک کھجور بیچنے والے سے جھگڑا کر رہی تھی۔ آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا۔"کیا ہوا ہے تمہیں،" اس نے عرض کی۔"اے امیر المومنین علیہ السلام میں نے اس سے ایک درہم کی کھجوریں خریدی ہیں ان کا نچلا حصہ بے کار نکلا ہے۔ ویسا نہیں ہے جیسا میں نے دیکھا تھا" آپ علیہ السلام نے اس تمار کو کہا کہ اس کو پلٹا دے اس نے انکار کیا۔ آپ علیہ السلام نے تین بار اسے کہا۔ اس نے انکار کیا۔ پس آپ علیہ السلام نے اس پر اپنا درہ اٹھایا یہاں تک کہ اس نے اس عورت کو پلٹایا اور علی علیہ السلام کھجوروں کو چمکانے سے کراہت فرماتے تھے۔

# (انگوروں کے شیرے اور شراب کی فروخت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَيَصِيرُ خَمْراً قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الثَّمَنُ قَالَ فَقَالَ لَوْ بَاعَ ثَمَرَتَهُ مِمَّنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَجْعَلُهُ حَرَاماً لَمْ يَكُنْ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَأَمَّا إِذَا كَانَ عَصِيراً فَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالنَّقْدِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے انگوروں کے اس شیرے کی فروخت کے بارے میں سوال کیا کہ جو قیمت لیے جانے سے پہلے شراب بن جائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر انگور کا پھل ایسے شخص کو بیچا جائے کہ جس کے بارے میں علم ہو کہ وہ کوئی حرام شئے بنائے گا تو بھی اس میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ جب شیرہ ہو تو نہ خریدا جائے مگر صرف رقم کے عوض"۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَرَكَ غُلَاماً لَهُ فِي كَرْمٍ لَهُ يَبِيعُهُ عِنَباً أَوْ عَصِيراً فَانْطَلَقَ الْغُلَامُ فَعَصَرَ خَمْراً ثُمَّ بَاعَهُ قَالَ لَا يَصْلُحُ ثَمَنُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) رَاوِيَتَيْنِ مِنْ خَمْرٍ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأُهَرِيقَتَا وَ قَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ ثَمَنَهَا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ أَفْضَلَ خِصَالِ هَذِهِ الَّتِي بَاعَهَا الْغُلَامُ أَنْ يُتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو انگوروں کی بیلوں میں اپنے غلام کو چھوڑ جائے تا کہ وہ اس کی طرف سے انگور کا شیرہ فروخت کرے۔ پس غلام جائے اور شراب بنائے اور پھر اسے بیچے۔ فرمایا۔"اس کی قیمت درست نہیں۔" پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ثقیف کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو مشکیزے شراب کے بطور ہدیہ بھیجے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تو انہیں گرا دیا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"وہ کہ جس کا پینا حرام ہے اس کی قیمت بھی حرام ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ ثَمَنِ الْعَصِيرِ قَبْلَ أَنْ يَغْلِيَ لِمَنْ يَبْتَاعُهُ لِيَطْبُخَهُ أَوْ يَجْعَلَهُ خَمْراً قَالَ إِذَا بِعْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ خَمْراً وَ هُوَ حَلَالٌ فَلَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عصیر (شیرہ) کے بارے میں سوال کیا کہ جو ابلنے سے پہلے اس کو بیچ دیا جائے کہ جو اسے پکائے گا یا اسے شراب بنائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب تم اسے شراب بننے سے پہلے بیچ دو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ كَرِهَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بَيْعَ الْعَصِيرِ بِتَأْخِيرٍ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے یزید بن خلیفہ سے روایت کیا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام عصیر کو دیر سے بیچنے میں کراہت فرماتے تھے۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ وَ عِنْدَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ هَلْ يَبِيعُ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ فَيَقْضِيَ دَيْنَهُ فَقَالَ لَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے معاویہ بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس نصرانی کے بارے میں کہ جو اسلام لائے اور اس کے پاس شراب اور خنازیر ہوں۔ اس نے قرض دینا ہو تو کیا اس شراب اور خنازیر کو فروخت کر کے اپنا قرض ادا کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نہیں"

6- صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ عَصِيرِ الْعِنَبِ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ حَرَاماً فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ تَبِيعُهُ حَلَالًا فَيَجْعَلُهُ [ذَاكَ] حَرَاماً فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَ أَسْحَقَهُ .

**6۔ صفوان نے ابن مسکان سے، اس نے محمد حلبی روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا انگوروں کے شیرے کو اس کے پاس فروخت کرنے کے بارے میں کہ جو انہیں حرام بنائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے تو نے اسے حلال بیچا اس نے اسے حرام بنایا تو اللہ اسے اس کی سزا دے گا۔"**

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ أَمَرَ غُلَامَهُ أَنْ يَبِيعَ كَرْمَهُ عَصِيراً فَبَاعَهُ خَمْراً ثُمَّ أَتَاهُ بِثَمَنِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ .

**7۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اسنے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص اپنے غلام کو حکم دیتا ہے کہ انگوروں کی بیلوں کو شیرہ بنا کر فروخت کرے اور غلام اسے شراب بنا کر بیچتا ہے۔ پھر اس کی قیمت لاتا ہے اس کے پاس؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"میرے نزدیک پسندیدہ چیز یہ ہے کہ اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے"**

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ كَرْمٌ أَ يَبِيعُ الْعِنَبَ وَ التَّمْرَ مِمَّنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَجْعَلُهُ خَمْراً أَوْ سَكَراً فَقَالَ إِنَّمَا بَاعَهُ حَلَالًا فِي الْإِبَّانِ الَّذِي يَحِلُّ شُرْبُهُ أَوْ أَكْلُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ .

**8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذنیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی طرف لکھا اور سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس انگور کی بیلیں ہیں۔ وہ ایسے شخص کو انگور یا کھجور بیچ سکتا ہے کہ جس کے بارے میں اسے علم ہو کہ وہ اس سے شراب یا مسکر (شراب کی قسم) بنائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"بے شک اس نے حلال فروخت کیا۔ اس وقت کہ جب اس کا پینا اور کھانا حلال تھا۔ اس کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"**

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَرَاهِمُ فَبَاعَ خَمْراً أَوْ خَنَازِيرَ وَ هُوَ يَنْظُرُ فَقَضَاهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ أَمَّا لِلْمُقْتَضِي فَحَلَالٌ وَ أَمَّا لِلْبَائِعِ فَحَرَامٌ .

**9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابی جعفر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص نصرانی کے بارے میں سوال کیا کہ جو اسلام لایا تو اس کے پاس شراب اور خنازیر ہیں۔ اب اس پر قرض ہے کیا وہ شراب اور خنازیر کو بیچ کر اپنا قرض ادا کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نہیں"**

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لِي عَلَى رَجُلٍ ذِمِّيٍّ دَرَاهِمُ فَيَبِيعُ الْخَمْرَ وَ الْخِنْزِيرَ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَيَحِلُّ لِي أَخْذُهَا فَقَالَ إِنَّمَا لَكَ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَقَضَاكَ دَرَاهِمَكَ .

**10- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے منصور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے عرض کی۔ میرے ایک ذمی شخص پر کچھ درھم قرض ہیں۔ پس اس نے میری موجودگی میں شراب اور سور بیچے کیا ان دراھم کا لینا میرے لیے حلال ہے؟ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ تمھارے اس پر فقط درھم ہیں پس اس نے تمھارے درھم دیے۔**

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الدَّرَاهِمُ فَيَبِيعُ بِهَا خَمْراً وَ خِنْزِيراً ثُمَّ يَقْضِي عَنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ أَوْ قَالَ خُذْهَا .

**11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے ابن ابی عمیر سے ،اس نے ابن اذینتہ سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جس کے اوپر میرے کچھ دراھم قرض تھے۔ پس اس نے شراب اور سور بیچ کر میرا قرض ادا کیا۔ ابوعبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا۔ کوئی قباحت نہیں۔ یا فرمایا درھم لے لو۔**

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ لِي كَرْمٌ وَ أَنَا أَعْصِرُهُ كُلَّ سَنَةٍ وَ أَجْعَلُهُ فِي الدِّنَانِ وَ أَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْلِيَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنْ غَلَى فَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ ذَا نَحْنُ نَبِيعُ تَمْرَنَا مِمَّنْ نَعْلَمُ أَنَّهُ يَصْنَعُهُ خَمْراً .

**12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے ،اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے ،اس نے حنان سے ،اس نے ابی کھمس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ اسلام سے انگوروں کے شیرے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے عرض کی۔ میری انگوروں کی بیلیں ہیں ہر سال انکو نچوڑتا ہوں اور شیرے کو مرتبانوں میں بھرتا ہوں اور اسے جوش مارنے سے پہلے بیچ دیتا ہوں۔ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ پس اگر وہ اُبل کر جوش مار جائے تو اس کا بیچنا حلال نہیں ہے۔ پھر فرمایا یہ تو ایسے ہے کہ ہم اپنی کھجوریں اس شخص کو بھی بیچتے ہیں کہ جس کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ اسکی شراب بنائے گا۔**

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ فِي مَجُوسِيٍّ بَاعَ خَمْراً أَوْ خَنَازِيرَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الْمَالُ قَالَ لَهُ دَرَاهِمُهُ وَ قَالَ إِنْ أَسْلَمَ رَجُلٌ وَ لَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ ثُمَّ مَاتَ وَ هِيَ فِي مِلْكِهِ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَبِيعُ دُيَّانُهُ أَوْ وَلِيٌّ لَهُ غَيْرُ مُسْلِمٍ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ وَ يَقْضِي دَيْنَهُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَ هُوَ حَيٌّ وَ لَا يُمْسِكَهُ .

**13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے اسماعیل بن مرار سے ،اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ اس مجوسی کے بارے میں کہ جس نے شراب بیچی یا سور بیچے ایک معین مدت کی اُدھار پر پھر وہ مال کی وصولی سے پہلے ہی اسلام لے آیا فرمایا درہم اس کے ہیں۔ اور عرض کیا گیا۔ اگر کوئی شخص اسلام لائے جبکہ اس کے پاس شراب اور سور ہوں پھر وہ مر جائے اور وہ اسکی ملکیت ہی میں ہوں اور اس پر قرض بھی ہو۔ آپ علیہ اسلام نے فرمایا ۔ اسکے مرتبانوں کو بیچا جائے گا یا اسکی شراب اور خنزیروں کو اسکا کوئی غیر مسلم ولی فروخت کرے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا۔ خود اس کے لیے زندہ ہونے کی صورت میں فروخت کرنا جائز نہ ہے اور نہ ہی اسے اسکا چھونا درست ہے۔**

14-عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ وَ عِنْدَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ هَلْ يَبِيعُ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ وَ يَقْضِي دَيْنَهُ قَالَ لَا .

**14۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ اسلام سے سوال کیا اس نصرانی شخص کے بارے میں کہ جو اسلام لایا تو اس کے پاس شراب اور سور تھے اور اس پر قرض بھی تھا کیا وہ شخص اپنی شراب اور سور بیچ کر اپنا قرض ادا کر سکتا ہے ؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ نہیں۔**

# باب الْعَرَبُونِ (بیعانہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) يَقُولُ لَا يَجُوزُ الْعَرَبُونُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَقْداً مِنَ الثَّمَنِ .

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "بیعانہ جائز نہیں ہے مگر یہ کہ جب قیمت نقد میں سے ہو۔"**

# باب الرَّهْنِ (الرھن)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّهْنِ وَ الْكَفِيلِ فِي بَيْعِ النَّسِيئَةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رھن اور حوالگی کے بارے میں۔ جب یہ بیع نسیئہ میں ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"**

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَبِيعُ بِالنَّسِيئَةِ وَ يَرْتَهِنُ قَالَ لَا بَأْسَ .

**2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو بیع نیشہ کرتا ہے اور رہن کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْحَيَوَانِ أَوِ الطَّعَامِ وَ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ قَالَ لَا بَأْسَ تَسْتَوْثِقُ مِنْ مَالِكَ .

**3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو حیوان اور غلہ میں پیشگی سودے بازی کرتا ہے اور رہن رکھتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مالک توثیق دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔"**

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الرَّهْنُ فَلَا يَدْرِي لِمَنْ هُوَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَا أُحِبُّ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهُ قُلْتُ لَا يَدْرِي لِمَنْ هُوَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ فِيهِ فَضْلٌ أَوْ نُقْصَانٌ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ أَوْ نُقْصَانٌ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ نُقْصَانٌ فَهُوَ أَهْوَنُ يَبِيعُهُ فَيُؤْجَرُ فِيمَا نَقَصَ مِنْ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ فَهُوَ أَشَدُّهُمَا عَلَيْهِ يَبِيعُهُ وَ يُمْسِكُ فَضْلَهُ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهُ .

4۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس رہن کا مال ہوتا ہے اسے نہیں معلوم کہ لوگوں میں سے کس کا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مجھے پسند نہیں کہ وہ اسے اس کے مالک کے آنے سے پہلے فروخت کرے" میں نے عرض کی۔ نہیں جانتا کہ وہ لوگوں میں سے کس کا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں نقصان ہے یا فائدہ؟ میں نے عرض کی۔ اگر نقصان ہو اس میں یا فائدہ تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر اس میں نقصان ہے تو اس کا بیچنا انتہائی آسان ہے پس وہ برداشت کرے گا۔ جو اس میں نقصان ہوتا اس کے مال میں سے، اور اگر اس میں فائدہ ہے تو اس کیلئے بیچنا انتہائی سخت ہے۔ وہ اسے بیچے اور اس کے مالک کے آنے تک نفع کو سنبھال کر رکھے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَهْناً إِلَى غَيْرِ وَقْتٍ مُسَمًّى ثُمَّ غَابَ هَلْ لَهُ وَقْتٌ يُبَاعُ فِيهِ رَهْنُهُ قَالَ لَا حَتَّى يَجِيءَ [صَاحِبُهُ] .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی طے شدہ وقت کے بغیر رہن رکھتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ کیا اس کیلئے کوئی وقت ہے کہ جس میں اس کی رہن بیچی جاسکے؟ فرمایا نہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّهْنِ فَقَالَ إِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ مَالِ الْمُرْتَهِنِ فَهَلَكَ أَنْ يُؤَدِّيَ الْفَضْلَ إِلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ وَ إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ مَالِهِ فَهَلَكَ الرَّهْنُ أَدَّى إِلَيْهِ صَاحِبُهُ فَضْلَ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَ الرَّهْنُ سَوَاءً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے رہن کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر رہن دینے والے کے مال سے زیادہ ہے تو مارا گیا کہ زیادہ ہونے والا مال اس کے مالک تک پہنچائے اور اگر اس کے مال سے کم ہے تو بھی مارا گیا کہ اس نے مالک کو اس کے مال سے زیادہ مال ادا کیا۔ اور اگر رہن برابر ہے تو اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ فَقَالَ كَانَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ يَتَرَادَّانِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الرَّهْنُ أَفْضَلَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ثُمَّ عَطِبَ رَدَّ الْمُرْتَهِنُ الْفَضْلَ عَلَى صَاحِبِهِ وَ إِنْ كَانَ لَا يَسْوَى رَدَّ الرَّاهِنُ مَا نَقَصَ مِنْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ قَالَ وَ كَذَلِكَ كَانَ قَوْلُ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فِي الْحَيَوَانِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، اس نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے علی علیہ السلام کے رہن کے بارے قول " ایک دوسرے کو زیادہ پلٹایا جائے" کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "علی علیہ السلام ایسا ہی فرمایا کرتے تھے" میں نے عرض کی۔ "کیسے ایک دوسرے کو پلٹائیں گے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر رہن اس سے زیادہ کہ جس کیلئے رہن رکھا گیا تو رہن میں سے زیادہ مرتہن اس کے مالک کو پلٹائے گا۔ اور اگر برابر نہیں تو راہن مرتہن کے حق کو جو کم ہوا ہے پلٹائے گا۔ اور فرمایا اسی طرح علی علیہ السلام کا قول حیوان وغیرہ کے بارے میں ہے۔

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّهْنِ إِذَا ضَاعَ مِنْ عِنْدِ الْمُرْتَهِنِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَهْلِكَهُ رَجَعَ فِي حَقِّهِ عَلَى الرَّاهِنِ فَأَخَذَهُ فَإِنِ اسْتَهْلَكَهُ تَرَادَّ الْفَضْلُ بَيْنَهُمَا .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے ابان سے، اس نے خبر دینے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے رہن کے بارے میں فرمایا۔ اگر رہن مرتہن کے پاس اس کے ہلاک کرنے کے علاوہ خود بخود ہلاک ہو جائے تو اپنے حق کے لئے راہن کے پاس رجوع کرے گا اور اس سے لے گا اور اگر اس نے خود رہن کو ہلاک کیا تو ان کے درمیان "زیادہ پلٹایا" جائے گا۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ هُوَ يُسَاوِي ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَيَهْلِكُ أَ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ أَخَذَ رَهْناً فِيهِ فَضْلٌ وَ ضَيَّعَهُ قُلْتُ فَهَلَكَ نِصْفُ الرَّهْنِ قَالَ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ قُلْتُ فَيَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ قَالَ نَعَمْ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو سو درہم میں رہن رکھتا ہے۔ درحالیکہ وہ تین سو درہم کے برابر ہوتی ہے۔ پھر وہ تنگ دست ہو جاتا ہے۔ کیا آدمی پر واجب ہے کہ اسے دو سو درہم واپس کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جی ہاں کیونکہ اس نے اس کے پاس رہن رکھا تھا۔ کہ جس میں زیادتی تھی اور اس میں اسے رعایت دی تھی۔ میں نے عرض کی۔ کیا نصف رہن ضائع ہو جائے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس حساب سے تو ایسا ہی ہے؟" میں نے عرض کی کیا زیادہ ہونے والی چیز ایک دوسرے کو پلٹائیں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں"۔

10- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَرْهَنُ الْغُلَامَ وَ الدَّارَ فَتُصِيبُهُ الْآفَةُ عَلَى مَنْ يَكُونُ قَالَ عَلَى مَوْلَاهُ ثُمَّ قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ قَتَلَ قَتِيلًا عَلَى مَنْ يَكُونُ قُلْتُ هُوَ فِي عُنُقِ الْعَبْدِ قَالَ أَ لَا تَرَى فَلِمَ يَذْهَبُ مَالُ هَذَا ثُمَّ قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ كَانَ ثَمَنُهُ مِائَةَ دِينَارٍ فَزَادَ وَ بَلَغَ مِائَتَيْ دِينَارٍ لِمَنْ كَانَ يَكُونُ قُلْتُ لِمَوْلَاهُ قَالَ كَذَلِكَ يَكُونُ عَلَيْهِ مَا يَكُونُ لَهُ .

10-اور انہی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی ایک آدمی غلام اور گھر کو رہن پر رکھتا ہے۔ پس اگر اسے کوئی نقصان ہو تو کس پر ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کے مالک پر پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ غلام کسی شخص کو قتل کر دے تو کس پر ہو گا؟ میں نے عرض کی وہ غلام کی گردن پر ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا یہ مال کس کے لیے گیا ہے پھر فرمایا تم کیا سمجھتے ہو اگر اس غلام کی قیمت 100 دینار ہو پھر یہ کہ 200 دینار تک جا پہنچے تو قیمت کی زیادتی کس کی ہو گی۔ میں نے عرض کی اس کے آقا کی آپ علیہ السلام نے فرمایا اسی طرح نقصان بھی اس پر ہو گا کہ جس کا فائدہ ہو گا۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ عِنْدَ الرَّجُلِ رَهْناً فَيُصِيبُهُ شَيْءٌ أَوْ ضَاعَ قَالَ يَرْجِعُ بِمَالِهِ عَلَيْهِ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک شخص کے پاس رہن رکھتا ہے اور اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے یا وہ ضائع ہو جاتا ہے" فرمایا۔ اس میں جو ہو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔"


www.hubeali.com

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ الْعَبْدَ أَوِ الثَّوْبَ أَوِ الْحُلِيَّ أَوْ مَتَاعاً مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الْمَتَاعِ لِلْمُرْتَهِنِ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ لُبْسِ هَذَا الثَّوْبِ فَالْبَسِ الثَّوْبَ وَ انْتَفِعْ بِالْمَتَاعِ وَ اسْتَخْدِمِ الْخَادِمَ قَالَ هُوَ لَهُ حَلَالٌ إِذَا أَحَلَّهُ وَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ قُلْتُ فَارْتَهَنَ دَاراً لَهَا غَلَّةٌ لِمَنِ الْغَلَّةُ قَالَ لِصَاحِبِ الدَّارِ قُلْتُ فَارْتَهَنَ أَرْضاً بَيْضَاءَ فَقَالَ صَاحِبُ الْأَرْضِ ازْرَعْهَا لِنَفْسِكَ فَقَالَ لَيْسَ هَذَا مِثْلَ هَذَا يَزْرَعُهَا لِنَفْسِهِ فَهُوَ لَهُ حَلَالٌ كَمَا أَحَلَّهُ لَهُ إِلَّا أَنَّهُ يَزْرَعُ بِمَالِهِ وَ يَعْمُرُهَا .

12۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو غلام یا کپڑا یا زیور یا گھر کے سامان سے کوئی سامان رہن رکھتا ہے اور مال کا مالک مرتہن سے کہتا ہے۔ ”تمہارے لیے اس لباس کو پہننا حلال ہے۔ پس تم لباس پہنو، سامان سے نفع لو اور خادم سے خدمت لو“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ اس کیلئے حلال ہے جب وہ اس کیلئے حلال کرے میں پسند نہیں کرتا کہ وہ کرے“ میں نے عرض کی۔ گھر کو رہن رکھا جاتا ہے اور اس کا نفع ہے۔ اس کا نفع (کرایہ وغیرہ) کس کیلئے ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ گھر کے مالک کیلئے“۔ میں نے عرض کی۔ خالی زمین رہن رکھی جاتی ہے اور زمین کا مالک کہتا ہے اس میں اپنے لیے زراعت کرو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ اس کی طرح نہیں ہے اس نے اپنی ذات کیلئے اس میں زراعت کی پس وہ اس کیلئے حلال ہے۔ جس طرح کہ اس نے اس کیلئے حلال کیا تھا۔ ہاں مگر یہ کہ وہ اپنے مال سے زراعت کرے اور اسے آباد کرے۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) فِي كُلِّ رَهْنٍ لَهُ غَلَّةٌ أَنَّ غَلَّتَهُ تُحْسَبُ لِصَاحِبِ الرَّهْنِ مِمَّا عَلَيْهِ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا کہ ہر رہن کہ جس کا نفع ہو۔ اس کا نفع رہن رکھنے والے کیلئے اس کے قرض میں حساب کیا جائے گا۔“

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الْأَرْضِ الْبُورِ يَرْتَهِنُهَا الرَّجُلُ لَيْسَ فِيهَا ثَمَرَةٌ فَزَرَعَهَا وَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا مَالَهُ إِنَّهُ يَحْتَسِبُ لَهُ نَفَقَتَهُ وَ عَمَلَهُ خَالِصاً ثُمَّ يَنْظُرُ نَصِيبَ الْأَرْضِ فَيَحْسُبُهُ مِنْ مَالِهِ الَّذِي ارْتَهَنَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مَالَهُ فَإِذَا اسْتَوْفَى مَالَهُ فَلْيَدْفَعِ الْأَرْضَ إِلَى صَاحِبِهَا .

14۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خالی زمین کے بارے میں فرمایا۔ آدمی اسے رہن لیتا ہے اس میں کوئی پھل نہیں ہوتا۔ پس وہ اس میں زراعت کرتا ہے اور اس پر اپنا مال خرچ کرتا ہے یوں کہ اپنا خرچ حساب کرتا ہے اور اس میں خلوص سے کام آتا ہے۔ پھر زمین کے حصے کی طرف دیکھتا ہے تو اسے اس کے مال سے حساب کرتا ہے کہ جس نے زمین کو رہن پر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا مال پورا ہو جاتا ہے اور جب اس کا مال پورا ہو جاتا ہے تو اسے چاہیے کہ زمین اس کے مالک کو واپس کر دے۔

15- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ رَهَنَ جَارِيَتَهُ عِنْدَ قَوْمٍ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَهَنُوهَا يَحُولُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ذَلِكَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا خَالِياً قَالَ نَعَمْ لَا أَرَى هَذَا عَلَيْهِ حَرَاماً .

15۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنی کنیز ایک گروہ کے پاس رہن رکھتا ہے۔ کیا اس کیلئے حلال ہے کہ اس سے جماع کرے؟ آپ علیہ السلام نے

فرمایا۔ جنہوں نے رہن لیا ہے وہ اس کے اور اس کے درمیان حائل ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ آپؑ کی کیا رائے ہے اگر وہ اس کو تنہائی میں پالے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں میںؑ اسے اس پر حرام نہیں جانتا۔"

16- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ الدَّابَّةَ وَ الْبَعِيرَ رَهْناً بِمَالِهِ أَ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَعْلِفُهُ فَلَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي رَهَنَهُ عِنْدَهُ يَعْلِفُهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ .

16۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ولاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ چوپایہ اور اونٹ اپنے مال کے ذریعے رہن پر لیتا ہے۔ اس کیلئے جائز ہے کہ اس پر سواری کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر وہ اسے چارہ کھلاتا ہے تو اس کیلئے سواری جائز ہے اور اگر وہ اسے اس چارہ سے کھلاتا ہے کہ جس نے اسے اس کے پاس رہن رکھا تو اسے اس پر سواری کا حق نہیں ہے"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ مِائَةَ دِينَارٍ وَ رَهَنَهُ حُلِيّاً بِمِائَةِ دِينَارٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَاهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ أَعِرْنِي الذَّهَبَ الَّذِي رَهَنْتُكَ عَارِيَّةً فَأَعَارَهُ فَهَلَكَ الرَّهْنُ عِنْدَهُ أَ عَلَيْهِ شَيْءٌ لِصَاحِبِ الْقَرْضِ فِي ذَلِكَ قَالَ هُوَ عَلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ الَّذِي رَهَنَهُ وَ هُوَ الَّذِي أَهْلَكَهُ وَ لَيْسَ لِمَالِ هَذَا تَوًى .

17۔ محمد بن یحیٰی نے ہمارے بہت سے اصحاب سے، اس نے منصور بن عباس سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے، اس نے عمرو بن ابراہیم سے، اس نے خلف بن حماد سے، اس نے اسماعیل بن ابو قرۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے سو دینار قرض مانگتا ہے اور اسے سو دینار کی قیمت کے زیور بطور رہن دیتا ہے۔ پھر یہی زیور والا اس مرتہن (bank) کے پاس آکر کہتا ہے کہ "مجھے سونا کہ جو میں نے تیرے پاس رہن رکھا تھا عاریۃ دے دو۔ پس وہ اسے عاریۃ دیتا ہے اور اس کے پاس رہن تلف ہو جاتا ہے۔ کیا اس پر صاحب قرض کیلئے اس میں کوئی شے دیناواجب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ اس صاحب رہن پر ہے کہ جس نے اسے رہن پر رکھا تھا اور اسی نے ہی اسے تلف کیا۔ جبکہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا ہے"۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا رُهِنْتَ عَبْداً أَوْ دَابَّةً فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ وَ إِنْ هَلَكَتِ الدَّابَّةُ أَوْ أَبَقَ الْغُلَامُ فَأَنْتَ ضَامِنٌ .

18۔ محمد بن جعفر اور ازاز نے محمد بن عبدالحمید سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم غلام یا چوپایہ رہن رکھو اور وہ مر جائے تو تم پر کچھ واجب نہیں۔ اور اگر تم خود چوپایہ کو مار دو۔ یا غلام کو بھگا دو تو تب تم ضامن ہو۔

19- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَلَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ هَلَكَ أَخُوهُ وَ تَرَكَ صُنْدُوقاً فِيهِ رُهُونٌ بَعْضُهَا عَلَيْهِ اسْمُ صَاحِبِهِ وَ بِكَمْ هُوَ رُهِنَ وَ بَعْضُهَا لَا يُدْرَى لِمَنْ هُوَ وَ لَا بِكَمْ هُوَ رُهِنَ فَمَا تَرَى فِي هَذَا الَّذِي لَا يُعْرَفُ صَاحِبُهُ فَقَالَ هُوَ كَمَالِهِ .

19۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے محمد بن ریاح قلاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کا بھائی مر جائے اور ایک صندوق چھوڑ جائے کہ جس میں رہن والا مال ہو۔ جس میں سے بعض رہن والے اموال پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مال کس کا ہے اور اس پر رہن کی کتنی رقم ہے اور بعض پر نہیں لکھا کہ وہ کس کی ہیں۔ کتنے کے عوض رہن پر ہیں تو جن کو ان کا مالک نہیں پہچانتا ان کے بارے میں آپؑ کا کیا خیال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ اس کے اپنے مال کی طرح ہے"

20- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ رَهَنَ جَارِيَتَهُ قَوْماً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَهَنُوهَا يَحُولُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا خَالِياً قَالَ نَعَمْ لَا أَرَى بِهِ بَأْساً .

20۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے صفوان سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی کنیز ایک گروہ کے پاس رہن رکھتا ہے کیا وہ اس سے جماع کر سکتا ہے۔ فرمایا" جن کے پاس اس نے اسے رہن رکھا ہے وہ اس کے اور اس کے درمیان حائل ہوں گے" میں نے عرض کی"اگر وہ اس کو تنہائی میں پالے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتا۔

21- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ لِي عَلَيْهِ دَرَاهِمُ وَ كَانَتْ دَارُهُ رَهْناً فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا قَالَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تُخْرِجَهُ مِنْ ظِلِّ رَأْسِهِ .

21۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے ابراہیم بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص ہے کہ جس نے میرے درہم دینے ہیں اور اس کا گھر رہن میں ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس کے گھر کو بیچ دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو انہیں ان کے سائبان سے نکالے۔

22- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ وَ مَعَهُ الرَّهْنُ أَ يَشْتَرِي الرَّهْنَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ .

22۔ احمد بن محمد نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ایک آدمی پر قرض تھا اور اس کے ساتھ رہن بھی تھا۔ کیا اس میں سے رہن کو خرید سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں"

# بَابُ الِاخْتِلَافِ فِي الرَّهْنِ (رہن میں اختلاف)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا اخْتَلَفَا فِي الرَّهْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا رَهَنْتُهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَالَ الْآخَرُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ يُسْأَلُ صَاحِبُ الْأَلْفِ الْبَيِّنَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ حَلَفَ صَاحِبُ الْمِائَةِ وَ إِنْ كَانَ الرَّهْنُ أَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ أَوْ أَكْثَرَ وَ اخْتَلَفَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ رَهْنٌ وَ قَالَ الْآخَرُ هُوَ عِنْدَكَ وَدِيعَةٌ فَقَالَ يُسْأَلُ صَاحِبُ الْوَدِيعَةِ الْبَيِّنَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ حَلَفَ صَاحِبُ الرَّهْنِ .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے کئی ایک سے، اس نے ابان سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ کہا۔ جب دو آدمیوں کے درمیان رہن میں اختلاف ہو جائے ان میں سے ایک کہے کہ "میں نے اسے ہزار درہم کے بدلے رہن پر رکھا تھا۔" اور دوسرا کہے "سو درہم کے عوض" ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہزار والے بینہ (ثبوت) مانگا جائے۔ اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو سو والا حلف دے۔ کہا اگر رہن جس میں رہن رکھا گیا کم ہو یا زیادہ ہو اور دو میں اختلاف ہو جائے اور ان میں ایک کہے۔ "وہ رہن تھا" اور دوسرا کہے "تمہارے پاس امانت تھی" آپ علیہ السلام نے فرمایا "امانت والے سے ثبوت مانگا جائے گا اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو رہن والے سے حلف لیا جائے گا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ يَرْهَنُ عِنْدَ صَاحِبِهِ رَهْناً لَا بَيِّنَةَ بَيْنَهُمَا فِيهِ فَادَّعَى الَّذِي عِنْدَهُ الرَّهْنُ أَنَّهُ بِأَلْفٍ فَقَالَ صَاحِبُ الرَّهْنِ إِنَّمَا هُوَ بِمِائَةٍ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الَّذِي عِنْدَهُ الرَّهْنُ أَنَّهُ بِأَلْفٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَعَلَى الرَّاهِنِ الْيَمِينُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو اپنے ساتھی کے پاس رہن رکھے اور اس میں ان کے درمیان کوئی ثبوت نہ ہو اور جس کے پاس رہن ہے وہ دعویٰ کرے کہ وہ ہزار درہم کے عوض ہے اور صاحب رہن کہے۔ "وہ فقط سو درہم کے بدلے ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جس کے پاس رہن ہے اس پر ثبوت ہے کہ وہ ہزار کے بدلے ہے اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو راہن پر قسم ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ لِي عَلَيْكَ أَلْفُ دِرْهَمٍ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا وَ لَكِنَّهَا وَدِيعَةٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْقَوْلُ قَوْلُ صَاحِبِ الْمَالِ مَعَ يَمِينِهِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حسین بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو دوسرے آدمی سے کہے۔ "میرے تمہارے اوپر ہزار درہم قرض ہیں۔" دوسرا شخص کہے "نہیں بلکہ امانت ہیں" ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "صاحب مال کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ مَتَاعٍ فِي يَدِ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا يَقُولُ اسْتَوْدَعْتُكَهُ وَ الْآخَرُ يَقُولُ هُوَ رَهْنٌ قَالَ فَقَالَ الْقَوْلُ قَوْلُ الَّذِي يَقُولُ أَنَّهُ رَهْنٌ عِنْدِي إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي ادَّعَى أَنَّهُ أَوْدَعَهُ بِشُهُودٍ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عباد بن صہیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کے بارے میں کہ جو دو آدمیوں کے قبضے میں ہے۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے اسے تم کو بطور امانت دیا تھا۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ "یہ رہن ہے" آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "جو کہتا ہے یہ میرے پاس رہن ہے" اس کا قول معتبر ہے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اسے امانت دیا تھا وہ گواہ لائے تب (وہ معتبر ہو گا)"

# باب ضَمَانِ الْعَارِيَّةِ وَ الْوَدِيعَةِ (عاریہ اور امانت کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ صَاحِبُ الْوَدِيعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ مُؤْتَمَنَانِ وَ قَالَ إِذَا هَلَكَتِ الْعَارِيَّةُ عِنْدَ الْمُسْتَعِيرِ لَمْ يَضْمَنْهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ إِذَا كَانَ مُسْلِماً عَدْلًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"صاحب امانت اور مال امانت دار ہیں۔ اور فرمایا"جب عاریہ (استعمال کی غرض سے مانگی ہوئی چیز) اگر تلف ہو جائے عاریہ لینے والے کے پاس تو وہ ضامن نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ اس پر شرط رکھی گئی ہو۔" دوسری حدیث میں ہے کہ"جب وہ عادل مسلمان ہو تو اس پر کوئی ضمانت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا يَضْمَنُ الْعَارِيَّةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتَرَطَ فِيهَا ضَمَاناً إِلَّا الدَّنَانِيرَ فَإِنَّهَا مَضْمُونَةٌ وَ إِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فِيهَا ضَمَاناً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ عاریہ لینے والا عاریہ کا ضامن نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ اس پر شرط کیا جائے کہ وہ اس میں ضامن ہو گا۔ ماسوائے دیناروں کے ان میں ضمانت ہوتی ہے۔ اگرچہ اس پر ضمانت کی شرط نہ بھی رکھی جائے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْعَارِيَّةُ مَضْمُونَةٌ فَقَالَ جَمِيعُ مَا اسْتَعَرْتَهُ فَتَوِيَ فَلَا يَلْزَمُكَ [مَا] تَوَاهُ إِلَّا الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ فَإِنَّهُمَا يَلْزَمَانِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَتَى مَا تَوِيَ لَمْ يَلْزَمْكَ تَوَاهُ وَ كَذَلِكَ جَمِيعُ مَا اسْتَعَرْتَ فَاشْتُرِطَ عَلَيْكَ لَزِمَكَ وَ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ لَازِمٌ لَكَ وَ إِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ عَلَيْكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے۔ اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"عاریہ مضمونۃ( جس کی ضمانت لینے والے پر ہو) ہوتی ہے؟"آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر وہ چیز کہ جو تم عاریہ پر لو اور اس میں نقصان ہو جائے تو تم پر اس کا نقصان دینا واجب نہیں ہے، ماسوائے سونے اور چاندی میں ان میں لازم ہوتا ہے۔ ہاں مگر یہ کہ جب یہ شرط رکھی جائے کہ جب بھی جو بھی ضائع ہوا تم ضامن نہ ہوگے۔ ضائع ہونے والے کے۔ اور اسی طرح ہر وہ چیز جو تم عاریہ پر لو۔ اگر اس میں ضمانت کی شرط رکھی جائے تو تم پر لازم ہو گا اور سونا و چاندی میں تم پر لازم ہے۔ اگرچہ شرط نہ بھی رکھی جائے۔

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ [عَنْ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَارِيَّةِ يَسْتَعِيرُهَا الْإِنْسَانُ فَتَهْلِكُ أَوْ تُسْرَقُ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَمِيناً فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يَسْتَبْضِعُ الْمَالَ فَيَهْلِكُ أَوْ يُسْرَقُ أَ عَلَى صَاحِبِهِ ضَمَانٌ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُرْمٌ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ أَمِيناً .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، سے نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے اس نے محمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس عاریہ کے بارے میں کہ جسے انسان عاریتاً لیتا ہے اور وہ ضائع یا چوری ہو جاتی ہے۔" پس آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ امین تھا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے"راوی کہتا ہے میں نے سوال کیا۔ آپ علیہ السلام سے اس مال کے بارے میں کہ جو ایک آدمی دوسرے آدمی کو فروخت کیلئے دے جاتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتا ہے یا چوری ہو جاتا ہے۔ کیا اس کے رکھنے والے کے اوپر ضمانت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے جب کہ وہ امین آدمی ہو۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْعَارِيَّةِ فَقَالَ لَا غُرْمَ عَلَى مُسْتَعِيرِ عَارِيَّةٍ إِذَا هَلَكَتْ إِذَا كَانَ مَأْمُوناً .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ عاریۃ (استعمال کیلئے عارضی طور پر لی گئی چیز) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب عاریۃ امانت دار ہاتھوں میں تھا اور ضائع ہو گیا تو عاریۃ لینے والے پر کوئی جرمانہ نہیں ہے۔"

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ ثَوْباً ثُمَّ عَمَدَ إِلَيْهِ فَرَهَنَهُ فَجَاءَ أَهْلُ الْمَتَاعِ إِلَى مَتَاعِهِمْ قَالَ يَأْخُذُونَ مَتَاعَهُمْ .

6۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حدیث بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جو کپڑا بطور عاریۃ لیتا ہے۔ پھر اس کو رہن رکھ دیتا ہے۔ سامان والے آتے ہیں۔ ان کے سامان کے پاس؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ لوگ ان کا مال لیں گے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ وَدِيعَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ قَالَ فَقَالَ كُلُّمَا كَانَ مِنْ وَدِيعَةٍ وَ لَمْ تَكُنْ مَضْمُونَةً لَا تَلْزَمُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ سونے اور چاندی کی امانت کے بارے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"امانت کی کوئی چیز بھی جس کی ضمانت نہیں لی گئی اسکی کوئی گارنٹی نہیں ہوگی ۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ فَضَاعَتْ فَقَالَ الرَّجُلُ كَانَتْ عِنْدِي وَدِيعَةً وَ قَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا كَانَتْ عَلَيْكَ قَرْضاً قَالَ الْمَالُ لَازِمٌ لَهُ إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَدِيعَةً .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو ہزار درہم امانت دیتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتے ہیں تو وہ شخص کہتا ہے کہ "میرے پاس امانت تھی" دوسرا کہتا ہے کہ تم پر قرض تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کو مال دینا لازم ہو گا ہاں مگر جب وہ ثبوت قائم کرے کہ وہ امانت تھے۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ وَدِيعَةً فَوَضَعَهَا فِي مَنْزِلِ جَارِهِ فَضَاعَتْ فَهَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا خَالَفَ أَمْرَهُ وَ أَخْرَجَهَا مِنْ مِلْكِهِ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) هُوَ ضَامِنٌ لَهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے روایت کی کہ میں نے ابومحمد علیہ السلام کی طرف لکھا۔"ایک شخص دوسرے شخص کو امانت دیتا ہے اور وہ اسے اپنے ہمسائے کے گھر میں رکھتا ہے اور وہ امانت ضائع ہو جاتی ہے۔ تو کیا اس پر دینا واجب ہے؟ جبکہ امر کی مخالفت کی ہے اور اسے اپنی ملکیت سے باہر نکالا ہے؟ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔"وہ اس کا ضامن ہے انشاءاللہ"

# بَاب ضَمَانِ الْمُضَارَبَةِ وَ مَا لَهُ مِنَ الرِّبْحِ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْوَضِيعَةِ

## (مضاربہ، نفع اور حوالگی کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمَالَ فَيَقُولُ لَهُ ائْتِ أَرْضَ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا تُجَاوِزْهَا وَ اشْتَرِ مِنْهَا قَالَ فَإِنْ جَاوَزَهَا وَ هَلَكَ الْمَالُ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ إِنِ اشْتَرَى مَتَاعاً فَوَضَعَ فِيهِ فَهُوَ عَلَيْهِ وَ إِنْ رَبِحَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کو مال دیتا ہے اور اسے کہتا ہے۔ اسے فلاں فلاں جگہ تک لے جاؤ اور اس سے تجاوز نہ کرنا اور اس کے ذریعے خریداری کرو۔ فرمایا۔ "اب اگر وہ اس جگہ (زمین) سے تجاوز کرتا ہے اور مال ضائع ہو جاتا ہے تو وہ ضامن ہے اور اگر وہ سامان خریدتا ہے اور اس میں گھاٹا آتا ہے تو وہ اس پر ہو گا اور اگر منافع ہو اس میں تو ان دونوں کے درمیان برابر ہو گا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الْمَالَ مُضَارَبَةً وَ يَنْهَى أَنْ يَخْرُجَ بِهِ فَخَرَجَ قَالَ يُضَمَّنُ الْمَالَ وَ الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو مال مضاربہ (Profit Sharing) پر دیتا ہے اور وہ اسے باہر نکالنے سے منع کرتا ہے اور وہ اسے باہر نکالتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ مال کا ضامن ہو گا اور نفع دونوں میں برابر ہو گا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) مَنِ اتَّجَرَ مَالًا وَ اشْتَرَطَ نِصْفَ الرِّبْحِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ وَ قَالَ مَنْ ضَمَّنَ تَاجِراً فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا رَأْسُ مَالِهِ وَ لَيْسَ لَهُ مِنَ الرِّبْحِ شَيْءٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جو تجارت کرتا ہے مال سے اور آدھا منافع کی شرط ہو تو وہ ضامن نہیں ہے اور فرمایا۔ جو تاجر پر ضمانت رکھے اس کیلئے اپنے سرمائے کے سوا کچھ نہیں اور نہ ہی نفع میں سے اس کیلئے کوئی شے ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) فِي رَجُلٍ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَيَتَقَاضَاهُ وَ لَا يَكُونُ عِنْدَهُ فَيَقُولُ هُوَ عِنْدَكَ مُضَارَبَةً قَالَ لَا يَصْلُحُ حَتَّى يَقْبِضَهُ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ایک شخص پر مال ہوتا ہے اور وہ اس سے تقاضا کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ وہ تمہارے لیے مضاربہ (نفع شراکت) ہے۔ فرمایا۔ جب تک قبضے میں نہ لے درست نہیں ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الْمُضَارِبِ مَا أَنْفَقَ فِي سَفَرِهِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَ إِذَا قَدِمَ بَلَدَهُ فَمَا أَنْفَقَ فَمِنْ نَصِيبِهِ .

5۔ محمد بن یحیٰی نے عمرکی بن علی سے، اس نے علی بن جعفر سے، انہوں نے اپنے بھائی ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مضارب کے بارے میں ارشاد فرمایا۔" جو کچھ وہ سفر میں خرچ کرے وہ مشترکہ مال سے ہو گا اور جب اپنے شہر واپس آجائے اور جو خرچ کرے اس کے اپنے حصہ میں سے ہو گا"

6- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَهُ الْمَالُ مُضَارَبَةً فَيَقِلُّ رِبْحُهُ فَيَتَخَوَّفُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ فَيَزِيدُ صَاحِبَهُ عَلَى شَرْطِهِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمَا وَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے ساتھ مضاربہ کا مال ہو اور اس کا منافع کم ہو۔ پس اسے خوف ہو کہ اس سے واپس لے لیا جائے گا اور وہ اس کے مالک کو ان کے درمیان شرط سے زیادہ دیتا ہے۔ بے شک وہ یہ صرف اس ڈر سے کر رہا ہے کہ اس سے لے نہ لیا جائے۔ فرمایا۔"کوئی قباحت نہیں"

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَعْمَلُ بِالْمَالِ مُضَارَبَةً قَالَ لَهُ الرِّبْحُ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَضِيعَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا أَمَرَهُ صَاحِبُ الْمَالِ .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو مال مضاربۃ کے ذریعے کام کرتا ہے فرمایا۔"اس کیلئے منافع ہے۔ گھاٹے میں سے کوئی چیز اس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس کی مخالفت کرے کہ جو صاحب مال نے اسے کہا ہو۔"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُيَسِّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً فَاشْتَرَى أَبَاهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ يُقَوَّمُ فَإِذَا زَادَ دِرْهَماً وَاحِداً أُعْتِقَ وَ اسْتُسْعِيَ فِي مَالِ الرَّجُلِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کو مضاربۃ پر ایک ہزار درہم دیتا ہے۔ اس کا باپ خریداری کرتا ہے۔ درحالیکہ وہ نہیں جانتا ہے۔۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس کی حفاظت کرے جب بھی ایک درہم بڑھا اس کو اس کے مال میں درست کرے گا۔ اور آدمی کا مال وسیع کرے گا۔"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) فِي الْمُضَارِبِ مَا أَنْفَقَ فِي سَفَرِهِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَ إِذَا قَدِمَ بَلْدَتَهُ فَمَا أَنْفَقَ فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مضارب (مضاربۃ پر مال لینے والا) کے بارے میں فرمایا۔ "جو کچھ وہ اپنے سفر میں خرچ کرے گا مشترکہ مال میں سے ہوگا۔ اور جب وہ اپنے علاقہ میں پلٹ کے آئے تب جو خرچ کرے گا اس کے اپنے حصہ میں سے ہوگا

# باب ضَمَانِ الصُّنَّاعِ (کاریگر کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْقَصَّارِ يُفْسِدُ قَالَ كُلُّ أَجِيرٍ يُعْطَى الْأَجْرَ عَلَى أَنْ يُصْلِحَ فَيُفْسِدُ فَهُوَ ضَامِنٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ درزی کے بارے میں کہ اگر وہ خراب کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو بھی مزدور کہ جسے اس بناء پر مزدوری دی جاتی ہو کہ وہ درست کرے گا اور غلط کر دے تو وہ ضامن ہے۔"

2- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الْغَسَّالِ وَ الصَّبَّاغِ مَا سُرِقَ مِنْهُمَا مِنْ شَيْءٍ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ عَلَى أَمْرٍ بَيِّنٍ أَنَّهُ قَدْ سُرِقَ وَ كُلُّ قَلِيلٍ لَهُ أَوْ كَثِيرٍ فَإِنْ فَعَلَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ لَمْ يُقِمِ الْبَيِّنَةَ وَ زَعَمَ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ الَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِ فَقَدْ ضَمِنَهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَوْلِهِ .

2۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے دھوبی اور کپڑا رنگنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ان دونوں میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور امر واضح سے باہر بھی نہ نکلے ہوں اور کپڑا چوری ہو جائے ہر وہ کہ جو تھوڑا ہو یا زیادہ اس پر کوئی شے واجب نہیں ہے اگرچہ اس پر کوئی ثبوت نہ ہو اور گمان ہو کہ گیا ہے اس کی طرف کہ جس نے اسے مانگا تھا تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اگرچہ اس کے قول پر بینہ نہ بھی ہو۔

3 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَصَّارٍ دَفَعْتُ إِلَيْهِ ثَوْباً فَزَعَمَ أَنَّهُ سُرِقَ مِنْ بَيْنِ مَتَاعِهِ قَالَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ سُرِقَ مِنْ بَيْنِ مَتَاعِهِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ سُرِقَ مَتَاعُهُ كُلُّهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ درزی کے بارے میں کہ میں نے اسے کپڑا دیا۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اس کے سامان میں سے چوری ہو گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس پر واجب ہے کہ وہ ثبوت قائم کرے کہ اس کے سامان میں سے وہ کپڑا چوری ہو گیا ہے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے اور اس طرح اگر اس کا سارا مال چوری ہو جائے تو بھی اس پر کچھ واجب نہیں۔"

4 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَصَّارِ يُسَلَّمُ إِلَيْهِ الثَّوْبُ وَ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَ فِي وَقْتٍ قَالَ إِذَا خَالَفَ الْوَقْتَ وَ ضَاعَ الثَّوْبُ بَعْدَ الْوَقْتِ فَهُوَ ضَامِنٌ .

4 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے صفوان سے، اس نے کاہلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس درزی کے بارے میں کہ جسے کپڑے اس شرط پر سپرد کئے جاتے ہیں کہ وہ معین وقت پر دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وقت سے بڑھ جائے اور وقت کے بعد کپڑا ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہو گا"۔

5 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الثَّوْبِ أَدْفَعُهُ إِلَى الْقَصَّارِ فَيُحْرِقُهُ قَالَ أَغْرِمْهُ فَإِنَّكَ إِنَّمَا دَفَعْتَهُ إِلَيْهِ لِيُصْلِحَهُ وَ لَمْ تَدْفَعْهُ إِلَيْهِ لِيُفْسِدَهُ .

5 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے اسماعیل بن ابی صباح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کپڑے کے بارے میں کہ جسے میں نے درزی کے سپرد کیا اور اس نے اسے جلا دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے جرمانہ لو۔ بے شک تم نے اسے درست کرنے کیلئے دیا تھا نہ کہ خراب کرنے کیلئے دیا تھا۔

6 أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) أُتِيَ بِصَاحِبِ حَمَّامٍ وُضِعَتْ عِنْدَهُ الثِّيَابُ فَضَاعَتْ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ وَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَمِينٌ .

6۔ احمد بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کے پاس حمام والے کو لایا گیا کہ جس کے پاس کپڑے رکھے گئے اور ضائع ہو گئے۔ پس وہ اس کی ضمانت نہ دے رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ۔یقیناً وہ امین ہے۔

7 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا لِيُصْلِحَ بَابَهُ فَضَرَبَ الْمِسْمَارَ فَانْصَدَعَ الْبَابُ فَضَمَّنَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) .

7 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لایا گیا ایک مقدمہ کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو مزدوری پر لیا تا کہ وہ اس کے دروازے کی اصلاح کرے۔ پس اس نے کیل ٹھونکا تو دروازہ ٹوٹ گیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اسے ضامن ٹھہرایا۔

8 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الْقَصَّارِ وَ الصَّائِغِ أَ يُضَمَّنُونَ قَالَ لَا يُصْلِحُ النَّاسَ إِلَّا أَنْ يُضَمَّنُوا قَالَ وَ كَانَ يُونُسُ يَعْمَلُ بِهِ وَ يَأْخُذُ .

8 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے رضا علیہ السلام سے سوال کیا درزی اور رنگنے والے کے بارے میں کیا وہ ضامن ہوں گے۔؟ فرمایا صلاحیت نہیں رکھتے ہیں مگر یہ کہ وہ ضامن ہوں گے۔ راوی کہتا ہے۔ یونس اس سے کام کرتا تھا اور لیتا تھا۔"

# باب ضَمَانِ الْجَمَّالِ وَ الْمُكَارِي وَ أَصْحَابِ السُّفُنِ

## (اونٹ والے، کرایہ دینے والے اور کشتیوں والے کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَمَّالٍ اسْتُكْرِيَ مِنْهُ إِبِلٌ وَ بُعِثَ مَعَهُ بِزَيْتٍ إِلَى أَرْضٍ فَزَعَمَ أَنَّ بَعْضَ زِقَاقِ الزَّيْتِ انْخَرَقَ فَأَهْرَاقَ مَا فِيهِ فَقَالَ إِنَّهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ الزَّيْتَ وَ قَالَ إِنَّهُ انْخَرَقَ وَ لَكِنَّهُ لَا يُصَدَّقُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس اونٹوں والے کے بارے میں کہ جس سے اونٹ کرایہ پر لیا گیا اور اس کے ساتھ کسی جگہ کیلئے زیتون کا تیل بھیجا گیا۔ پس اس کا گمان ہے کہ بعض مشکیزے پھٹ گئے اور ان میں جو تھا بہہ گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ چاہے تو اس سے تیل لے سکتا ہے۔ اور فرمایا۔ یوں کہ اس نے پھاڑا ہے لیکن وہ سچا نہ ہو گا۔ جب تک کہ عادل گواہ نہ لائے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَلَّاحِ أَحْمِلُ مَعَهُ الطَّعَامَ ثُمَّ أَقْبِضُهُ مِنْهُ فَنَقَصَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مَأْمُوناً فَلَا تُضَمِّنْهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے یحییٰ بن حجاج سے، اس نے خالد بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس ملاح کے بارے میں کہ جس کے ساتھ میں نے غلہ لادا تھا۔ پھر جب اس سے قبضہ میں لیا تو کم نکلا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ امین ہے تو اس سے ضمانت مت لو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ حَمَلَ مَعَ رَجُلٍ فِي سَفِينَةٍ طَعَاماً فَنَقَصَ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ قُلْتُ إِنَّهُ رُبَّمَا زَادَ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ زَادَ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ لَكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے ساتھ کسی آدمی نے کشتی میں غلہ لادا تھا اور کم پڑ گیا۔ فرمایا۔ (اگر امین نہیں تو) وہ ضامن ہے" میں نے عرض کی۔ "کبھی کبھی بڑھ بھی جاتا ہے" فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس نے بڑھایا تھا۔؟ میں نے عرض کی۔ "نہیں" فرمایا "وہ تمہارا ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ سَفِينَةً مِنْ مَلَّاحٍ فَحَمَّلَهَا طَعَاماً وَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ إِنْ نَقَصَ الطَّعَامُ فَعَلَيْهِ قَالَ جَائِزٌ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ رُبَّمَا زَادَ الطَّعَامُ قَالَ فَقَالَ يَدَّعِي الْمَلَّاحُ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ الزِّيَادَةُ وَ عَلَيْهِ النُّقْصَانُ إِذَا كَانَ قَدِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ ذَلِكَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ملاح سے کشتی کرائے پر لی اور اس میں غلہ لادا اور اس سے طے کیا کہ اگر غلہ کم ہو گیا تو اس پر ہو گا۔ آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔"جائز ہے" میں نے عرض کی۔"کبھی کبھی غلہ بڑھ بھی جاتا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا ملاح نے دعویٰ کیا کہ اس نے اضافہ کیا ہے؟میں نے عرض کی۔نہیں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا"زیادہ ہونے والا مالک کا ہے اور کم پڑنے والا ملاح پر ہے جب کہ اس سے شرط کیا گیا ہو۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَمَلَ أَبِي مَتَاعاً إِلَى الشَّامِ مَعَ جَمَّالٍ فَذَكَرَ أَنَّ حِمْلًا مِنْهُ ضَاعَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ أَ تَتَّهِمُهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تُضَمِّنْهُ .

5۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے،اس نے ابن ابی عمیر سے،اس نے جعفر بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے جمال کیساتھ شام کی طرف سامان لادا اور ذکر کیا کہ اس میں سے کچھ بار ضائع ہو گیا۔پس میں نے اس کا تذکرہ کیا ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا۔کیا تم اسے تہمت دیتے ہو؟میں نے عرض کی۔نہیں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس سے ضمانت مت لو۔"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْجَمَّالِ يَكْسِرُ الَّذِي يَحْمِلُ أَوْ يُهَرِيقُهُ قَالَ إِنْ كَانَ مَأْمُوناً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ مَأْمُونٍ فَهُوَ ضَامِنٌ .

6۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے،اس نے عباس بن موسیٰ سے،اس نے یونس سے،اس نے ابن مسکان سے،اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس جمال (اونٹوں والے) کے بارے میں کہ جو اٹھائے جانے والے بار کو توڑ دے یا بہا دے۔فرمایا۔"اگر وہ امین ہے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر وہ غیر امین ہے تو وہ ضامن ہے"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْأَجِيرُ الْمُشَارِكُ هُوَ ضَامِنٌ إِلَّا مِنْ سَبُعٍ أَوْ مِنْ غَرَقٍ أَوْ حَرَقٍ أَوْ لِصٍّ مُكَابِرٍ .

7۔ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے،اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے،اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے،اس نے مسمع بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔شراکت دار کرائے والا ضامن ہے۔مگر یہ کہ درندگی سے یا غرق سے یا جل جانے سے یا زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے۔

# باب الصُّرُوفِ (درہم و دینار میں تبدیلی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ مِائَةُ دِرْهَمٍ عَدَداً قَضَانِيهَا مِائَةَ دِرْهَمٍ وَزْناً قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ قَالَ وَ قَالَ جَاءَ الرِّبَا مِنْ قِبَلِ الشُّرُوطِ إِنَّمَا تُفْسِدُهُ الشُّرُوطُ .

1۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے،اس نے یحییٰ بن حجاج سے اس نے خالد بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس پر میرے سو درہم گنتی کے قرض تھے۔اس نے مجھے وزن میں سو درہم واپس کیے۔آپ علیہ السلام نے فرمایا۔جن کو شرط نہ کیا جائے اس میں قباحت نہیں ہے۔اور فرمایا۔"سود شرطوں سے آتا ہے۔بے شک اسے شرطیں ہی فاسد کرتی ہیں۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) يَكُونُ لِلرَّجُلِ عِنْدِيَ الدَّرَاهِمُ الْوَضَحُ فَيَلْقَانِي فَيَقُولُ لِي كَيْفَ سِعْرُ الْوَضَحِ الْيَوْمَ فَأَقُولُ لَهُ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ أَ لَيْسَ لِي عِنْدَكَ كَذَا وَ كَذَا أَلْفَ دِرْهَمٍ وَضَحاً فَأَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ لِي حَوِّلْهَا إِلَى دَنَانِيرَ بِهَذَا السِّعْرِ وَ أَثْبِتْهَا لِي عِنْدَكَ فَمَا تَرَى فِي هَذَا فَقَالَ لِي إِذَا كُنْتَ قَدِ اسْتَقْصَيْتَ لَهُ السِّعْرَ يَوْمَئِذٍ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَمْ أُوَازِنْهُ وَ لَمْ أُنَاقِدْهُ إِنَّمَا كَانَ كَلَامٌ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ الدَّرَاهِمُ مِنْ عِنْدِكَ وَ الدَّنَانِيرُ مِنْ عِنْدِكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پر ایک شخص کے کچھ خالص درہم قرض تھے۔ ؛وہ مجھے ملا اور مجھے کہا۔ اس دن خالص درہم کا کیا نرخ ہے؟ میں نے اسے کہا" اتنا اتنا" پس اس نے کہا۔ کیا میرے تم پر اتنے اتنے خالص درہم نہیں ہیں؟ میں نے اسے کہا۔ "بالکل ہیں" اس نے مجھے کہا کہ انہیں اس نرخ کے مطابق دیناروں میں تبدیل کرو اور انہیں میرے لیے اپنے پاس ہی رکھو۔ آپؑ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب تم نے اسے آج کا نرخ بتایا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی۔ میں نے نہ انہیں وزن کیا اور نہ انہیں نقد کیا۔ فقط اس کے اور میرے درمیان کلام ہوا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس درہم اور دینار نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی۔ "بالکل ہیں" فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( عليه السلام ) عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ عِنْدَهُ دَنَانِيرُ لِبَعْضِ خُلَطَائِهِ فَيَأْخُذُ مَكَانَهَا وَرِقاً فِي حَوَائِجِهِ وَ هُوَ يَوْمَ قُبِضَتْ سَبْعَةٌ وَ سَبْعَةٌ وَ نِصْفٌ بِدِينَارٍ وَ قَدْ يَطْلُبُ صَاحِبُ الْمَالِ بَعْضَ الْوَرِقِ وَ لَيْسَتْ بِحَاضِرَةٍ فَيَبْتَاعُهَا لَهُ مِنَ الصَّيْرَفِيِّ بِهَذَا السِّعْرِ وَ نَحْوِهِ ثُمَّ يَتَغَيَّرُ السِّعْرُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَسِبَا حَتَّى صَارَتِ الْوَرِقُ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَماً بِدِينَارٍ فَهَلْ يَصْلُحُ ذَلِكَ لَهُ وَ إِنَّمَا هِيَ بِالسِّعْرِ الْأَوَّلِ حِينَ قَبَضَ كَانَتْ سَبْعَةٌ وَ سَبْعَةٌ وَ نِصْفٌ بِدِينَارٍ قَالَ إِذَا دَفَعَ إِلَيْهِ الْوَرِقَ بِقَدْرِ الدَّنَانِيرِ فَلَا يَضُرُّهُ كَيْفَ الصُّرُوفُ وَ لَا بَأْسَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبدالملک بن عتبہ ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بعض شرکاء کے کچھ دینار دینے تھے۔ پس اس نے اپنی حاجت میں دینار کی جگہ چاندی کے سکے لیے اور جب وہ سکے دیئے تو ایک دینار کے عوض سات سات اور آدھا لیا۔ صاحب مال نے کچھ سکے طلب کیے تو اس وقت اس کے پاس نہ تھے۔ پس اس نے انہیں زرگر سے خریدا۔ اسی نرخ یا اس جیسے نرخ پر پھر نرخ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ حساب کرے۔ سکوں کی قیمت دینار کے بدلے بارہ درہم تک جا پہنچی۔ کیا اس کیلئے یہ نرخ درست ہے؟ جبکہ اس نے جب لیے تھے تو پہلا نرخ سات اور سات اور آدھا دینار کے عوض تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وہ اسے دیناروں کی مقدار میں سکے واپس کرے تو اسے نقصان نہ ہو گا۔ چاہے تبدیلی نرخ کچھ بھی ہو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ عَلَيْهِ دَنَانِيرُ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ قِيمَتَهَا دَرَاهِمَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس پر دینار قرض ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہ دینار کی قیمت درہم لے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَنَانِيرُ فَأَحَالَ عَلَيْهِ رَجُلًا آخَرَ بِالدَّنَانِيرِ أَ يَأْخُذُهَا دَرَاهِمَ بِسِعْرِ الْيَوْمِ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے کسی دوسرے شخص پر دینار تھے، پس دوسرا شخص پہلے کے پاس دینار واپس کرنے آتا ہے کیا اس سے آج کے نرخ پر درہم لے سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جی انشاء اللہ"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ دَرَاهِمُ مَعْلُومَةٌ إِلَى أَجَلٍ فَجَاءَ الْأَجَلُ وَ لَيْسَ عِنْدَ الرَّجُلِ الَّذِي عَلَيْهِ الدَّرَاهِمُ فَقَالَ خُذْ مِنِّي دَنَانِيرَ بِصَرْفِ الْيَوْمِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

6۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے کچھ درہم مدت معلومہ تک کیلئے قرض تھے پس مدت آئی تو جس پر درہم تھے۔ اس کے پاس موجود نہ تھے۔ پس اس نے کہا۔ مجھ سے آج کے نرخ پر دینار لے لو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں"

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُنِي الْوَرِقَ بِالدَّنَانِيرِ وَ أَتَّزِنُ مِنْهُ فَأَزِنُ لَهُ حَتَّى أَفْرُغَ فَلَا يَكُونُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ عَمَلٌ إِلَّا أَنَّ فِي وَرِقِهِ نُفَايَةً وَ زُيُوفاً وَ مَا لَا يَجُوزُ فَيَقُولُ انْتَقِدْهَا وَ رُدَّ نُفَايَتَهَا فَقَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ لَا تُؤَخِّرْ ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ الصَّرْفُ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ فِي وَرِقِهِ فَضْلًا مِقْدَارَ مَا فِيهَا مِنَ النُّفَايَةِ فَقَالَ هَذَا احْتِيَاطٌ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے مجھے دیناروں کے عوض سکے بیچے۔ پس میں نے اس سے وزن کر کے لیا اور اسے وزن کر دیا یہاں تک کہ ہم فارغ ہو گئے۔ اس کے اور میرے درمیان کوئی کام نہ رہا۔ مگر یہ کہ اس کے سکوں میں ملاوٹ شدہ اور کھوٹے سکے تھے جو جائز نہیں ہیں۔ اس نے کہا انہیں لو اور ان میں سے بے کار سکے پلٹا دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن اس میں ایک یا دو دن سے زیادہ تاخیر مت کرو۔ بے شک یہ تبدیلی ہے۔ میں نے عرض کی۔ اگر میں سکے میں زیادہ مقدار پاؤں اس میں ردی پن (ملاوٹ) کی وجہ سے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"یہ احتیاط ہے یہ مجھے بہت پسند ہے"

8- صَفْوَانُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الدَّرَاهِمُ بِالدَّرَاهِمِ وَ الرَّصَاصِ فَقَالَ الرَّصَاصُ بَاطِلٌ .

8۔ صفوان نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی دراہم کے بدلے دراہم اور رصاص (ایسی چیز جس کے ذریعے دراہم میں ملاوٹ کی جاتی ہے) آپ علیہ السلام نے فرمایا" رصاص باطل ہے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقُلْتُ لَهُ الرُّفْقَةُ رُبَّمَا عَجِلَتْ فَخَرَجَتْ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَى الدِّمَشْقِيَّةِ وَ الْبَصْرِيَّةِ وَ إِنَّمَا تَجُوزُ بِسَابُورَ الدِّمَشْقِيَّةُ وَ الْبَصْرِيَّةُ فَقَالَ وَ مَا الرُّفْقَةُ فَقُلْتُ الْقَوْمُ يَتَرَافَقُونَ وَ يَجْتَمِعُونَ لِلْخُرُوجِ فَإِذَا عَجِلُوا فَرُبَّمَا لَمْ نَقْدِرْ عَلَى الدِّمَشْقِيَّةِ وَ الْبَصْرِيَّةِ فَبَعَثْنَا بِالْغَلَّةِ فَصَرَفُوا أَلْفاً وَ خَمْسِينَ دِرْهَماً مِنْهَا بِأَلْفٍ مِنَ الدِّمَشْقِيَّةِ وَ الْبَصْرِيَّةِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِي هَذَا أَ فَلَا تَجْعَلُونَ فِيهَا ذَهَباً لِمَكَانِ زِيَادَتِهَا فَقُلْتُ لَهُ أَشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ دِينَاراً بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّ أَبِي ( **عليه السلام** ) كَانَ أَجْرَى عَلَى أَهْلِ

الْمَدِينَةِ مِنِّي وَ كَانَ يَقُولُ هَذَا فَيَقُولُونَ إِنَّمَا هَذَا الْفِرَارُ لَوْ جَاءَ رَجُلٌ بِدِينَارٍ لَمْ يُعْطَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ لَوْ جَاءَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ لَمْ يُعْطَ أَلْفَ دِينَارٍ وَ كَانَ يَقُولُ لَهُمْ نِعْمَ الشَّيْءُ الْفِرَارُ مِنَ الْحَرَامِ إِلَى الْحَلَالِ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا صرف (درہم و دینار میں تبدیلی) کے بارے میں اور میں نے عرض کی۔ بسا اوقات گروہ جلدی میں نکل جاتا ہے۔ ہم دمشقی اور بصری (درہموں) پر قادر نہیں ہو پاتے۔ یہاں تک کہ ہم دمشقی یا بصری علاقے میں پہنچ جاتے ہیں۔ آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام نے سوال کیا۔ رفقہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی وہ گروہ کہ جو ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں اور جمع ہو جاتے ہیں باہر نکلنے کیلئے۔ پس جب وہ جلدی کرتے ہیں تو ہم دمشقی یا بصری (درہموں) کو حاصل نہ کر پاتے ہیں۔ پس ہم غلہ بھیجتے ہیں تو وہ اسے تبدیل کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہزار پچاس درہم کو ایک ہزار دمشقی یا بصری درہم میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے کیا تم اس میں اضافے کی جگہ سونا قرار نہیں دیتے؟ میں نے عرض کی۔ میں ہزار درہم اور کچھ دینار، دو ہزار درہم کے بدلے خریدتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یقیناً میرے بابا علیہ السلام نے اہل مدینہ پر یہ جاری کیا۔ اور آپ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ کہتے ہیں کہ بے شک یہ فرار ہے کہ اگر ایک شخص دینار لائے تو اسے ہزار درہم نہیں دیتے اور اگر ہزار درہم لائے تو اسے ہزار دینار نہیں دیتے۔ آپ علیہ السلام انہیں فرماتے تھے۔"حرام سے حلال کی طرف فرار اچھی چیز ہے"

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ.

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے۔، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے اسی جیسا روایت کیا ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ لِأَبِي يَا أَبَا جَعْفَرٍ رَحِمَكَ اللَّهُ وَ اللَّهِ إِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ دِينَاراً وَ الصَّرْفُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَدُرْتَ الْمَدِينَةَ عَلَى أَنْ تَجِدَ مَنْ يُعْطِيكَ عِشْرِينَ مَا وَجَدْتَهُ وَ مَا هَذَا إِلَّا فِرَاراً وَ كَانَ أَبِي يَقُولُ صَدَقْتَ وَ اللَّهِ وَ لَكِنَّهُ فِرَارٌ مِنْ بَاطِلٍ إِلَى حَقٍّ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ محمد بن منکدر نے میرےؑ بابا علیہ السلام سے عرض کی۔ اے ابو جعفر علیہ السلام آپؑ پر اللہ کی رحمت ہو۔ اللہ کی قسم ہم جانتے ہیں کہ اگر آپؑ دینار لیں اور نرخ اٹھارہ کا ہو تو پورا مدینہ اس بات پر جمع ہو جائے کہ اس کو ڈھونڈے کہ جو آپ علیہ السلام کو بیس (20) دے نہیں پا سکتا۔ کیا یہ فرار نہیں ہے؟ اور میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا تھا۔"اللہ کی قسم تو نے سچ فرمایا لیکن یہ باطل سے حق کی طرف فرار ہے۔"

11- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَبْدِلُ الْكُوفِيَّةَ بِالشَّامِيَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ فَيَقُولُ الصَّيْرَفِيُّ لَا أُبَدِّلُ لَكَ حَتَّى تُبَدِّلَ لِي يُوسُفِيَّةً بِغِلَّةٍ وَزْناً بِوَزْنٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ فَقُلْنَا إِنَّ الصَّيْرَفِيَّ إِنَّمَا طَلَبَ فَضْلَ الْيُوسُفِيَّةِ عَلَى الْغِلَّةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

11۔ ابوعلی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو وزن کے بدلے وزن سے کوفی کو شامی سے تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اور زرگر اسے کہتا ہے کہ

میں تمہیں تبدیل نہ کر دوں گا۔ یہاں تک کہ تم مجھے یوسفیہ کو غلہ سے وزن بوزن تبدیل نہ کر دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے" ہم نے عرض کی۔ زر گر یوسفیہ کی غلہ پر فضیلت کا طالب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عِنْدَهُ دَرَاهِمُ فَآتِيهِ فَأَقُولُ حَوِّلْهَا دَنَانِيرَ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَقْبِضَ شَيْئاً قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ يَكُونُ لِي عِنْدَهُ دَنَانِيرُ فَآتِيهِ فَأَقُولُ حَوِّلْهَا لِي دَرَاهِمَ وَ أَثْبِتْهَا عِنْدَكَ وَ لَمْ أَقْبِضْ مِنْهُ شَيْئاً قَالَ لَا بَأْسَ .

12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے اوپر میرے کچھ درہم قرض تھے پس میں اس کے پاس جا کر کہتا ہوں۔ انہیں دیناروں میں تبدیل کر دو۔ بغیر اس سے قبضہ میں لیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ میرے اس کے اوپر دینار قرض تھے۔ میں اس کے پاس جا کر کہتا ہوں۔ دیناروں کو دراہم میں تبدیل کر دو اور اپنے پاس باقی رکھو اس سے قبضہ میں لیے بغیر۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بِدِينَارٍ فَأَخَذَ بِنِصْفِهِ بَيْعاً وَ بِنِصْفِهِ وَرِقاً قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ سَأَلْتُهُ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَأْخُذَ بِنِصْفِهِ وَرِقاً أَوْ بَيْعاً وَ يَتْرُكَ نِصْفَهُ حَتَّى يَأْتِيَ بَعْدُ فَيَأْخُذَ بِهِ وَرِقاً أَوْ بَيْعاً قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَتْرُكَ مِنْهُ شَيْئاً حَتَّى آخُذَهُ جَمِيعاً فَلَا يَفْعَلْهُ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کسی شخص سے دینار لیے۔ اس میں سے آدھے سودے کے ذریعے اور آدھے سکوں کے ذریعے لیے۔ یا آدھا سودا کے ذریعے اور آدھے اس کے پاس چھوڑ دیئے تاکہ واپس آ کر اس سے سکے لے یا سودا لے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے پسند نہیں ہے کہ میں اس میں سے کوئی چیز چھوڑوں یہاں تک کہ اس سے سارا لوں۔ پس اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

14- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِينِي بِالْوَرِقِ فَأَشْتَرِيهَا مِنْهُ بِالدَّنَانِيرِ فَأَشْتَغِلُ عَنْ تَعْيِيرِ وَزْنِهَا وَ انْتِقَادِهَا وَ فَضْلِ مَا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فِيهَا فَأُعْطِيهِ الدَّنَانِيرَ وَ أَقُولُ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ بَيْعٌ فَإِنِّي قَدْ نَقَضْتُ الَّذِي بَيْنِي وَ بَيْنَكَ مِنَ الْبَيْعِ وَ وَرِقُكَ عِنْدِي قَرْضٌ وَ دَنَانِيرِي عِنْدَكَ قَرْضٌ حَتَّى تَأْتِيَنِي مِنَ الْغَدِ وَ أُبَايِعَهُ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

14۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو میرے پاس چاندی کے سکے لے کر آتا ہے اور میں ان میں سے کچھ دیناروں کے ذریعے خریدتا ہوں پس وہ ان کے وزن کے اندازے اور واپس کرنے کے چکر میں پڑ جاتا ہے اور اس کے اور میرے درمیان نفع کے چکر میں بھی۔ اور میں اسے دینار دے کر اس سے کہتا ہوں۔ تمہارے اور میرے درمیان کوئی معاملہ نہیں ہے۔ میں تمہارے اور میرے درمیان ہونے والے سودے (معاملہ) کو توڑتا ہوں۔ تمہارے چاندی کے سکے میرے پاس قرض ہیں اور میرے دینار تمہارے پاس قرض ہیں۔ یہاں تک کہ کل صبح آنا میں انہیں بیچوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"


www.hubeali.com

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْأُسْرُبِّ يُشْتَرَى بِالْفِضَّةِ قَالَ إِنْ كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الْأُسْرُبَّ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، ابن ابی عمیر سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے چاندی کے پانی کو چاندی کے بدلے خریدنے کے بارے میں فرمایا۔"اگر اس پر چاندی کا پانی غالب آتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الْمَالُ فَيَقْضِي بَعْضاً دَنَانِيرَ وَ بَعْضاً دَرَاهِمَ فَإِذَا جَاءَ يُحَاسِبُنِي لِيُوَفِّيَنِي كَمَا يَكُونُ قَدْ تَغَيَّرَ سِعْرُ الدَّنَانِيرِ أَيَّ السِّعْرَيْنِ أَحْسُبُ لَهُ الَّذِي كَانَ يَوْمَ أَعْطَانِي الدَّنَانِيرَ أَوْ سِعْرَ يَوْمِيَ الَّذِي أُحَاسِبُهُ قَالَ سِعْرَ يَوْمَ أَعْطَاكَ الدَّنَانِيرَ لِأَنَّكَ حَبَسْتَ مَنْفَعَتَهَا عَنْهُ .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس پر میرا کچھ مال قرض تھا، پس اس نے کچھ دیناروں کے ساتھ اور کچھ درہموں کے ذریعے ادا کیا۔ پس جب وہ مجھ سے حساب کرنے آیا تا کہ میرا حق پورا کر دے۔ جو اس پر تھا تو دیناروں کا نرخ تبدیل ہو جاتا ہے۔ میں اس سے کس نرخ پر حساب کروں۔ جس دن اس نے مجھے دینار دیئے تھے یا جس دن وہ مجھ سے حساب کرنے آیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس دن کا نرخ کہ جب اس نے تمہیں دینار دیئے تھے کیونکہ تم نے اس سے ان کی منفعت روک لی تھی۔"

17- صَفْوَانُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَجِيئُنِي بِالْوَرِقِ يَبِيعُنِيهَا يُرِيدُ بِهَا وَرِقاً عِنْدِي فَهُوَ الْيَقِينُ أَنَّهُ لَيْسَ يُرِيدُ الدَّنَانِيرَ لَيْسَ يُرِيدُ إِلَّا الْوَرِقَ وَ لَا يَقُومُ حَتَّى يَأْخُذَ وَرِقِي فَأَشْتَرِي مِنْهُ الدَّرَاهِمَ بِالدَّنَانِيرِ فَلَا يَكُونُ دَنَانِيرُهُ عِنْدِي كَامِلَةً فَأَسْتَقْرِضُ لَهُ مِنْ جَارِي فَأُعْطِيهِ كَمَالَ دَنَانِيرِهِ وَ لَعَلِّي لَا أُحْرِزُ وَزْنَهَا فَقَالَ أَ لَيْسَ يَأْخُذُ وَفَاءَ الَّذِي لَهُ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

17۔ صفوان نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے چاندی کے سکے لے کر، اور ان کے ذریعے میرے پاس سے چاندی کے سکے چاہتا ہے۔ اور اسے یقین ہوتا ہے کہ اس کو دینار نہیں چاہیے۔ وہ بس چاندی کے سکے چاہتا ہے۔ وہ نہیں اٹھے گا۔ یہاں تک کہ میرے سکے خرید لے۔ پس میں نے اس سے درہم خریدے دیناروں کے ساتھ۔ میرے پاس اس کے پورے دینار موجود نہ تھے۔ میں نے اس کیلئے قرض مانگا اپنے ہمسائے سے اور اسے پورے دینار دیئے کیا مجھے ان کے وزن کے بارے میں تشویش کرنی چاہیے۔؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا اس نے اپنا پورا حق نہیں لیا؟ میں نے عرض کی۔:"بالکل لیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

18- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَبِي اشْتَرَى أَرْضاً وَ اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهَا أَنْ يُعْطِيَهُ وَرِقاً كُلُّ دِينَارٍ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ .

18۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ" میرے بابا علیہ السلام نے زمین خریدی اور اس سے طے کیا کہ وہ علیہ السلام اس کو سکے دیں گے۔ ہر دینار دس درہم کے عوض۔

19- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) آتِي الصَّيْرَفِيَّ بِالدَّرَاهِمِ أَشْتَرِي مِنْهُ الدَّنَانِيرَ فَيَزِنُ لِي بِأَكْثَرَ مِنْ حَقِّي ثُمَّ أَبْتَاعُ مِنْهُ مَكَانِي بِهَا دَرَاهِمَ قَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَ لَكِنْ لَا تَزِنْ أَقَلَّ مِنْ حَقِّكَ

19۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں زرگر کے پاس جاتا ہوں۔ درہم لے کر میں اس سے دینار خرید تا ہوں۔ وہ میرے حق سے زیادہ تولتا ہے۔ پھر اس سے خرید اتو اس نے مجھے ان کے بدلے میرے دراہم وزن کرنے کا موقع دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اپنے حق سے کم مت تولو"

20- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلصَّائِغِ صُغْ لِي هَذَا الْخَاتَمَ وَ أُبَدِّلَ لَكَ دِرْهَماً طَازَجاً بِدِرْهَمٍ غِلَّةٍ قَالَ لَا بَأْسَ .

20۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زرگر کے پاس جاتا ہے اور اسے کہتا ہے۔ میرے لیے انگوٹھی ڈھالو میں تمہیں خالص درہم غلہ کے درہم کے ساتھ تبدیل کر دوں گا۔ فرمایا"کوئی قباحت نہیں"

21- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ شِرَاءِ الذَّهَبِ فِيهِ الْفِضَّةُ وَ الزِّيْبَقُ وَ التُّرَابُ بِالدَّنَانِيرِ وَ الْوَرِقِ فَقَالَ لَا تُصَارِفْهُ إِلَّا بِالْوَرِقِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الْفِضَّةِ فِيهَا الرَّصَاصُ وَ الْوَرِقُ إِذَا خَلَصَتْ نَقَصَتْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ دِرْهَمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا بِالذَّهَبِ .

21۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس سونے کی خریداری کے متعلق سوال کیا کہ جس میں چاندی، ملاوٹ اور مٹی ہے۔ دیناروں یا سکوں کے عوض۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں تبدیل نہ کرو ماسوائے سکوں کے۔ راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس چاندی کی اور سکوں (چاندی کے) عوض خریداری کے متعلق سوال کیا کہ جس چاندی میں ملاوٹ ہو جب سکہ خالص ہو تو اس میں سے ہر دس میں سے دو درہم یا تین درہم کم ہو جائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" سونے کے سوا ان کی خریداری درست نہیں ہے"

22- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجَوْهَرِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنَ الْمَعْدِنِ وَ فِيهِ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ وَ صُفْرٌ جَمِيعاً كَيْفَ نَشْتَرِيهِ فَقَالَ تَشْتَرِيهِ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ جَمِيعاً .

22۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے مولی عبد ربہ کے غلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس جوہر کے بارے میں کہ جو کان سے نکلتا ہے۔ اس میں سونا، چاندی اور پیتل ایک ساتھ ہے۔ ہم اسے کیسے خریدیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اسے سونے اور چاندی کو ملا کر خریدو۔"

23- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِالنَّقْدِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِهِ بِالنَّسِيئَةِ فَقَالَ إِذَا نَقَدَ مِثْلَ مَا فِي فِضَّتِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ لِيُعْطِيَ الطَّعَامَ .

23۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے شعیب عقرقوفی سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس تلوار کی فروخت کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں چاندی و سونا جڑے ہوئے ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس

میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور میں نے آپ علیہ السلام سے اس کی بیع نسیۂ(لمبی مدت کا ادھار) کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا۔ جب اس میں موجود چاندی جتنا نقد ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یا پھر وہ اسے طعام (غلہ) دے۔

24- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الصَّائِغِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَمَّا يُكْنَسُ مِنَ التُّرَابِ فَأَبِيعُهُ فَمَا أَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَإِمَّا لَكَ وَ إِمَّا لِأَهْلِهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ فِيهِ ذَهَباً وَ فِضَّةً وَ حَدِيداً فَبِأَيِّ شَيْءٍ أَبِيعُهُ قَالَ بِعْهُ بِطَعَامٍ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ لِي قَرَابَةٌ مُحْتَاجٌ أُعْطِيهِ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ .

24۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے علی بن میمون زرگر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا جو میں مٹی سے پالیتا ہوں۔ میں اسے فروخت کرتا ہوں، اس کا کیا کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کا صدقہ کرو یا تو تمہارے لیے ہوگا یا اس کے مالکوں کیلئے ہوگا۔" راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔ اس میں سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ سب ہوتا ہے۔ اسے کس چیز سے بیچوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اسے غلہ سے بیچو" میں نے عرض کی۔ اگر میرے بعض قریبی ضرورت مند (فقیر) ہوں تو کیا انہیں دے سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں"

25- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ عَنِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى وَ السَّيْفِ الْحَدِيدِ الْمُمَوَّهِ يَبِيعُهُ بِالدَّرَاهِمِ قَالَ نَعَمْ وَ بِالذَّهَبِ وَ قَالَ إِنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يَبِيعَهُ بِنَسِيئَةٍ وَ قَالَ إِذَا كَانَ الثَّمَنُ أَكْثَرَ مِنَ الْفِضَّةِ فَلَا بَأْسَ .

25۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے محمد سے روایت کی ہے کہ آپ (ابوعبداللہ)علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس تلوار کے بارے میں کہ جسے (سونے چاندی سے) آراستہ کیا گیا ہو اور لوہے کی تلوار کے بارے میں کہ جسے طلاء کیا گیا ہو کیا اسے درہم کے ساتھ بیچا جاسکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں اور سونے کے ساتھ" اور فرمایا مکروہ ہے اسے بیع نسیۂ کے ذریعے فروخت کرنا اور فرمایا۔"جب نقد قیمت سونے سے زیادہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

26- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جَامٌ فِيهِ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ أَشْتَرِيهِ بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ تَقْدِرُ عَلَى تَخْلِيصِهِ فَلَا وَ إِنْ لَمْ تَقْدِرْ عَلَى تَخْلِيصِهِ فَلَا بَأْسَ .

26۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے حمزہ سے، اس نے ابراہیم بن ہلال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک جام ہے کہ جس میں سونا اور چاندی دونوں ہیں۔ کیا میں اسے سونے یا چاندی سے خرید سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر تو ان دونوں کو جدا جدا کر سکتا ہے تو"نہیں" اور اگر تو انہیں جدا جدا نہیں کر سکتا تو پھر قباحت نہیں"

27- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَجِيئُنِي الدَّرَاهِمُ بَيْنَهَا الْفَضْلُ فَنَشْتَرِيهِ بِالْفُلُوسِ فَقَالَ لَا يَجُوزُ وَ لَكِنِ انْظُرْ فَضْلَ مَا بَيْنَهُمَا فَزِنْ نُحَاساً وَ زِنِ الْفَضْلَ فَاجْعَلْهُ مَعَ الدَّرَاهِمِ الْجِيَادِ وَ خُذْ وَزْناً بِوَزْنٍ .

27۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ)علیہ السلام سے عرض کی۔ ہمارے پاس درہم لائے جاتے ہیں جن میں فرق (اضافہ) ہوتا ہے ہم انہیں معروف کے ذریعے خریدتے

ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جائز نہیں ہے ہاں لیکن تم ان کے درمیان فرق (زیادتی) کو دیکھو۔ کم وزن والے کو تولو اور زیادہ وزن والے کو تولو اور انہیں بڑھیا درہم کے ساتھ شمار کرو اور وزن کو وزن کے بدلے لو۔"

28- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ جَوْهَرِ الْأُسْرُبِّ وَ هُوَ إِذَا خَلَصَ كَانَ فِيهِ فِضَّةٌ أَ يَصْلُحُ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ فِيهِ الدَّرَاهِمَ الْمُسَمَّاةَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ اسْمَ الْأُسْرُبِّ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ يَعْنِي لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِالْأُسْرُبِّ .

28- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس غیر خالص جوہر کے بارے میں کہ جب اسے خالص کیا جائے تو اس میں چاندی ہوتی ہے۔ کیا درست ہے کہ کوئی شخص اس کے پیشگی سودے میں معین درہم دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اس کے اوپر غالب طور پر خام مال کا نام آئے تو کوئی قباحت نہیں اس میں۔ یعنی اسے خام مال کے علاوہ نہ پہچانا جائے"

29- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السُّيُوفِ الْمُحَلَّاةِ فِيهَا الْفِضَّةُ تُبَاعُ بِالذَّهَبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي النَّسَاءِ أَنَّهُ الرِّبَا إِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الْيَدِ بِالْيَدِ فَقُلْتُ لَهُ فَيَبِيعُهُ بِدَرَاهِمَ بِنَقْدٍ فَقَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ يَكُونُ مَعَهُ عَرَضٌ أَحَبُّ إِلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا كَانَتِ الدَّرَاهِمُ الَّتِي تُعْطَى أَكْثَرَ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِي فِيهَا فَقَالَ وَ كَيْفَ لَهُمْ بِالِاحْتِيَاطِ بِذَلِكَ قُلْتُ لَهُ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانُوا يَعْرِفُونَ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ وَ إِلَّا فَإِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ مَعَهُ الْعَرَضَ أَحَبُّ إِلَيَّ .

29- ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے صفوان سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس تلوار کے بارے میں کہ جس میں چاندی جڑی ہوتی ہے اس کو بیچا جاتا ہے۔ سونے کے عوض ایک مدت معلومہ تک کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لوگ بیع نئیسہ میں اختلاف نہیں کرتے کہ اسمیں سود ہے۔ بلکہ وہ نقد بنقد میں اختلاف کرتے ہیں۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "پس اس کو نقد بنقد بیچا جائے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ دیگر سامان کا ہونا میرے نزدیک پسندیدہ ہے" میں نے عرض کی۔ "جب دراہم جو دیئے جائیں اس میں چاندی سے زیادہ ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ کیسے ہے انہیں اس میں احتیاط کرنی چاہیے۔ میں نے عرض کی۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اسے پہچانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ اسے پہچانتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بصورت دیگر وہ اس کے ساتھ دیگر سامان ملائیں میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے۔"

30- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الدَّرَاهِمُ فَيُعْطِينِي الْمُكْحُلَةَ فَقَالَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَ مَا كَانَ مِنْ كُحْلٍ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَرُدَّهُ عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

30- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو محمد انصاری سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص نے میرے درہم دینے ہیں وہ مجھے چاندی کی سرمہ دانی دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ چاندی کے بدلے چاندی ہوئی اور اس میں جو سرمہ ہے وہ اس پر قرض ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہیں قیامت کے دن پلٹائے۔

31- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا يَبْتَاعُ رَجُلٌ فِضَّةً بِذَهَبٍ إِلَّا يَداً بِيَدٍ وَ لَا يَبْتَاعُ ذَهَباً بِفِضَّةٍ إِلَّا يَداً بِيَدٍ .

31۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا" کوئی شخص چاندی کو سونے سے نہ بیچے مگر نقد بنقد اور کوئی سونے کو چاندی سے نہ بیچے مگر نقد بنقد۔

32- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الدَّرَاهِمَ بِالدَّنَانِيرِ فَيَزِنُهَا وَ يَنْقُدُهَا وَ يَحْسُبُ ثَمَنَهَا كَمْ هُوَ دِينَاراً ثُمَّ يَقُولُ أَرْسِلْ غُلَامَكَ مَعِي حَتَّى أُعْطِيَهُ الدَّنَانِيرَ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ حَتَّى يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ فِي دَارٍ وَحْدَهُ وَ أَمْكِنَتُهُمْ قَرِيبَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ هَذَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وَزْنِهَا وَ إِنْقَادِهَا فَلْيَأْمُرِ الْغُلَامَ الَّذِي يُرْسِلُهُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الَّذِي يُبَايِعُهُ وَ يَدْفَعُ إِلَيْهِ الْوَرِقَ وَ يَقْبِضُ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ حَيْثُ يَدْفَعُ إِلَيْهِ الْوَرِقَ .

32۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے دراہم خرید تا ہے دیناروں کے ذریعے پس وہ ان کا وزن کرتا ہے اور انہیں شمار نہیں کرتا اور اس کی قیمت کا حساب کرتا ہے کہ کتنے دینار ہوئے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے ساتھ اپنا غلام بھیجو میں اسے دینار دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" مجھے پسند نہیں کہ اس سے دینار لیے بغیر اسے چھوڑے" میں نے عرض کی ۔"بے شک وہ ایک ہی گھر میں ہے اسے اس کے بعض قریبی ملیں اور یہ ریت اس پر سخت ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب اس کے وزن اور شمار سے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ غلام کو حکم دے کہ جسے وہ بھیج رہا ہے کہ وہ اس سے بیع کرے اور وہ اس کے سکے دے اور اس سے دینار لے جتنے سکے اسے دے اتنے۔

33- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالدَّرَاهِمِ فَيَقُولُ أَرْسِلْ رَسُولًا فَيَسْتَوْفِي لَكَ ثَمَنَهُ فَيَقُولُ هَاتِ وَ هَلُمَّ وَ يَكُونُ رَسُولُكَ مَعَهُ .

33۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا سونے کو درہموں کے عوض فروخت کرنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" نمائندہ بھیجو تا کہ وہ تمہارے لیے پوری قیمت لے کر آئے" اور فرمایا" جائے اور آئے اور تمہارا نمائندہ اس کے ساتھ ہو"

# باب آخَرُ (دیگر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) أَنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ كَانَتْ تِلْكَ الدَّرَاهِمُ تَنْفُقُ بَيْنَ النَّاسِ تِلْكَ الْأَيَّامَ وَ لَيْسَتْ تَنْفُقُ الْيَوْمَ فَلِي عَلَيْهِ تِلْكَ الدَّرَاهِمُ بِأَعْيَانِهَا أَوْ مَا يَنْفُقُ الْيَوْمَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ مَا يَنْفُقُ بَيْنَ النَّاسِ كَمَا أَعْطَيْتَهُ مَا يَنْفُقُ بَيْنَ النَّاسِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام کی طرف لکھا کہ میرے ایک شخص پر تین ہزار درہم ہیں اور وہ درہم ان دنوں لوگوں میں رائج کے مطابق تھے لیکن ان دنوں لوگوں میں رائج نہیں ہیں۔ تو کیا میرے لیے وہی درہم اس پر ہیں یا ان دنوں جو لوگوں میں رائج ہیں وہ ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے مجھے تحریر فرمایا۔ تمہیں حق حاصل ہے کہ اس سے لوگوں میں رائج درہم لو۔ جس طرح کہ تم نے اس کو لوگوں میں رائج درہم دیئے تھے۔

## باب إِنْفَاقِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا (ایسے درہم کا رواج کہ جس میں ملاوٹ ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي إِنْفَاقِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهَا الْفِضَّةَ فَلَا بَأْسَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ملاوٹ شدہ درہموں کے رواج کے بارے میں فرمایا۔ "جب ان میں زیادہ چاندی ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَعْمَلُ الدَّرَاهِمَ يَحْمِلُ عَلَيْهَا النُّحَاسَ أَوْ غَيْرَهُ ثُمَّ يَبِيعُهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَ النَّاسِ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن رئاب سے روایت کی ہے کہ میں نے نہیں جانا ماسوائے محمد بن مسلم سے، اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی درہم بناتا ہے۔ جس میں ملاوٹ اور کمی بیشی ہوتی ہے۔ پھر انہیں بیچتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب لوگوں میں ایسا ہی رائج ہو تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ سِجِسْتَانَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا كَانَ جَوَازاً لِمِصْرٍ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے بیان کرنے والے سے، اس نے جمیل سے، اس نے حریز بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ سجستان کے علاقے کا ایک گروہ آپؑ کی خدمت میں آیا اور انہوں نے آپ علیہ السلام سے ملاوٹ شدہ دراہم کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "جب شہر میں جائز (رائج) ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْفَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ مَا يَجُوزُ بَيْنَ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ أَنْفَقْتَ مَا لَا يَجُوزُ بَيْنَ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلَا .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے برقی سے، اس نے فضل ابو العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملاوٹ شدہ درہموں کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب تم ایسے درہم رواج دو کہ جو اہل علاقہ میں جائز (رائج) ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر تم ایسے درہموں کو رواج دو کہ جو اہل علاقہ میں (رائج) نہیں ہیں تو درست نہیں ہے۔"

# باب الرَّجُلِ يُقْرِضُ الدَّرَاهِمَ وَ يَأْخُذُ أَجْوَدَ مِنْهَا

# (آدمی درہم قرض دیتا ہے اور ان سے عمدہ درہم لیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ الْبِيضَ عَدَداً ثُمَّ يُعْطِي سُوداً وَ قَدْ عَرَفَ أَنَّهَا أَثْقَلُ مِمَّا أَخَذَ وَ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ فَضْلَهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَرْطٌ وَ لَوْ وَهَبَهَا لَهُ كُلَّهَا صَلَحَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو پرانے سکے لیتا ہے اور نئے واپس کرتا ہے درحالیکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اس سے زیادہ وزنی ہیں کہ جو اس سے لیے تھے۔ پس اس کی ذات راضی ہوتی ہے کہ اس کیلئے فضل (وہ اضافہ کہ جو قرض واپس کرنے کے وقت مستحب ہے) قرار دے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب شرط نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے تو سارے کے سارے بھی اسے ھبہ (ہدیہ) کر سکتا ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا دَرَاهِمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَجْوَدَ مِنْهَا بِطِيبَةِ نَفْسِهِ وَ قَدْ عَلِمَ الْمُسْتَقْرِضُ وَ الْقَارِضُ أَنَّهُ إِنَّمَا أَقْرَضَهُ لِيُعْطِيَهُ أَجْوَدَ مِنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمُسْتَقْرِضِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے خالد بن حریر سے، اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے درہم قرض لیتا ہے اور اسے اپنی مرضی سے اس سے عمدہ درہم واپس کرتا ہے جب کہ قرض لینے اور دینے والا دونوں جانتے ہیں کہ قرض اس لیے دیا گیا تھا تاکہ وہ اسے اس سے عمدہ درہم دے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب قرض لینے والے کی ذات راضی ہو"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا أَقْرَضْتَ الدَّرَاهِمَ ثُمَّ أَتَاكَ بِخَيْرٍ مِنْهَا فَلَا بَأْسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَكُمَا شَرْطٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم درہم قرض دو اور تمہارے پاس ان سے بہتر آئیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب تمہارے درمیان شرط نہ ہو"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ الْغِلَّةَ فَيَأْخُذُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ الطَّازَجِيَّةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ ذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا "کہ جو کسی شخص کو گھسے پٹے درہم قرض دیتا ہے اور اس سے عمدہ درہم لیتا ہے اور اس سے وہ راضی ہوتا ہے۔" فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" آپ علیہ السلام نے اسے علی علیہ السلام سے روایت کیا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ الثَّنِيُّ فَيُعْطِي الرَّبَاعَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سالہ (چوپایا) قرض تھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار سالہ (بکری، بھیڑ وغیرہ) واپس کی۔"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ مِنَ الرَّجُلِ الدَّرَاهِمَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ الْمِثْقَالَ أَوْ يَسْتَقْرِضُ الْمِثْقَالَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ شَرْطٌ فَلَا بَأْسَ وَ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ إِنَّ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ يَسْتَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ الْفُسُولَةَ فَيُدْخِلُ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ الْجِلَالَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ رُدَّهَا عَلَى الَّذِي اسْتَقْرَضْتُهَا مِنْهُ فَأَقُولُ يَا أَبَهْ إِنَّ دَرَاهِمَهُ كَانَتْ فُسُولَةً وَ هَذِهِ خَيْرٌ مِنْهَا فَيَقُولُ يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذَا هُوَ الْفَضْلُ فَأَعْطِهِ إِيَّاهَا .

6۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے درہم قرض لیتا ہے اور اسے مثقال واپس کرتا ہے یا مثقال قرض لیتا ہے اور اسے درہم واپس دیتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب شرط نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور وہ فضل ہو گا۔" میرے ؒ بابا علیہ السلام پرانے درہم قرض لیتے تھے اور انہیں عمدہ دراہم واپس کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے بیٹاؑ! جاؤ انہیں اسے واپس کر کے آؤ کہ جس سے میں ؒ نے قرض لیا تھا۔ میں ؒ نے عرض کی۔ اے بابا جانؑ! اس کے درہم پرانے تھے اور یہ ان سے بہتر ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بیٹاؑ یہ فضل ہے اسے یہ دے دو۔

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ جُلَّةٌ مِنْ بُسْرٍ فَيَأْخُذُ مِنْهُ جُلَّةً مِنْ رُطَبٍ وَ هِيَ أَقَلُّ مِنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَيَكُونُ لِي عَلَيْهِ جُلَّةٌ مِنْ بُسْرٍ فَآخُذُ مِنْهُ جُلَّةً مِنْ تَمْرٍ وَ هِيَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا كَانَ مَعْرُوفاً بَيْنَكُمَا .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ٹوکرہ عام کھجوروں کا دینا تھا اور اس سے تازہ کھجوروں کا ٹوکرہ لیا جاتا ہے۔ جو کہ اس سے کم ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ "اس پر ایک ٹوکرہ عام کھجوروں کا قرض تھا۔ پس میں نے اس سے عمدہ کھجور کا ایک ٹوکرا لیا جو اس سے زیادہ تھا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب تمہارے درمیان یہ رائج ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

# باب الْقَرْضِ يَجُرُّ الْمَنْفَعَةَ (جو قرض منفعت لاتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ غَيْرِهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ مِنَ الرَّجُلِ قَرْضاً وَ يُعْطِيهِ الرَّهْنَ إِمَّا خَادِماً وَ إِمَّا آنِيَةً وَ إِمَّا ثِيَاباً فَيَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ مَنْفَعَتِهِ فَيَسْتَأْذِنُهُ فِيهِ فَيَأْذَنُ لَهُ قَالَ إِذَا طَابَتْ نَفْسُهُ فَلَا بَأْسَ قُلْتُ إِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يَرْوُونَ أَنَّ كُلَّ قَرْضٍ يَجُرُّ مَنْفَعَةً فَهُوَ فَاسِدٌ فَقَالَ أَ وَ لَيْسَ خَيْرُ الْقَرْضِ مَا جَرَّ مَنْفَعَةً .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابی ایوب سے، اس نے محمد بن مسلم وغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے قرض لیتا ہے اور اسے رہن دیتا ہے۔ خام یا برتن یا کپڑا۔ اور پھر اس شے کی منفعت کا محتاج ہوتا ہے اور اس سے اجازت مانگتا ہے اس میں تو وہ اسے اجازت دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب اس کی ذات راضی ہو تو کوئی قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں کہ جن کی رائے میں ہر وہ قرض جو منفعت لائے فاسد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اچھا قرض وہ ہے جو بہتری لائے"۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْقَرْضِ يَجُرُّ الْمَنْفَعَةَ فَقَالَ خَيْرُ الْقَرْضِ الَّذِي يَجُرُّ الْمَنْفَعَةَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے محمد بن عبدۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس قرض کے بارے میں سوال کیا کہ جو منفعت لاتا ہے۔؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "بہترین قرض وہ ہے جو بہتری لائے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ خَيْرُ الْقَرْضِ مَا جَرَّ مَنْفَعَةً .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے بشر بن مسلمۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، کہ جنہوں نے انہیں خبر دی کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "بہترین قرض وہ ہے کہ جو بہتری لائے"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَجِيئُنِي فَأَشْتَرِي لَهُ الْمَتَاعَ مِنَ النَّاسِ وَ أَضْمَنُ عَنْهُ ثُمَّ يَجِيئُنِي بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُهَا وَ أَحْبِسُهَا عَنْ صَاحِبِهَا وَ آخُذُ الدَّرَاهِمَ الْجِيَادَ وَ أُعْطِي دُونَهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ يَضْمَنُ فَرُبَّمَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ فَعَجَّلَ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ وَ يَحْبِسُ بَعْدَ مَا يَأْخُذُ فَلَا بَأْسَ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو میرے پاس آتا ہے اور میں اس کیلئے لوگوں سے سامان خرید تا ہوں اور اس کی ضمانت دیتا ہوں پھر وہ درہم لاتا ہے اور اس سامان کو لے جاتا ہے اور میں اسے اس کے مالک سے روک کے رکھتا ہوں۔ اور میں عمدہ درہم لیتا ہوں اور اسے اس جیسے نہیں دیتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس کی ضمانت دی جائے اور وہ بسا اوقات تنگ دست ہو جائے تو جلدی کرو اس سے لینے سے پہلے اور جو وہ لے اس کے بعد روک لو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

# باب الرَّجُلِ يُعْطِي الدَّرَاهِمَ ثُمَّ يَأْخُذُهَا بِبَلَدٍ آخَرَ

# (آدمی درہم دیتا ہے پھر اس سے دوسرے ملک کے لیتا ہے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ يُسْلِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الْوَرِقَ عَلَى أَنْ يَنْقُدَهَا إِيَّاهُ بِأَرْضٍ أُخْرَى وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ لَا بَأْسَ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی ایک آدمی کو سکے دیتا ہے۔ پیشگی اس بات پر کہ وہ اس سے دوسرے علاقے کے سکے لے گا۔ اور اس پر شرط کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ بِمَكَّةَ وَ يَكْتُبَ لَهُمْ سَفَاتِجَ أَنْ يُعْطُوهَا بِالْكُوفَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ ایک شخص درہم مکہ میں لے اور یہ لکھ کر لے کہ وہ ان درہم کو کوفہ میں دے گا۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِمَالٍ إِلَى أَرْضٍ فَقَالَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ أَقْرِضْنِيهِ وَ أَنَا أُوفِيكَ إِذَا قَدِمْتُ الْأَرْضَ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابو الصباح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جسے مال کے ساتھ اسے دوسرے علاقہ میں بھیجا جا رہا ہو اور وہ بھیجنے کا ارادہ رکھنے والے سے کہے تم مجھے یہ بطور قرض دے دو۔ اور جب میں اس علاقے میں پہنچوں گا تو تمہیں دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

# باب رُكُوبِ الْبَحْرِ لِلتِّجَارَةِ (تجارت کی غرض سے سمندری سفر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُمَا كَرِهَا رُكُوبَ الْبَحْرِ لِلتِّجَارَةِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے علآء سے، اس نے محمد بن مسلم اس نے ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام دونوں تجارت کی غرض سے سمندری سفر سے کراہت فرماتے تھے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) مَا أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ لِلتِّجَارَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا "تجارت کی غرض سے سمندری سفر کے ذریعے طلب رزق اچھا نہیں ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ كُنْتُ حَمَلْتُ مَعِي مَتَاعاً إِلَى مَكَّةَ فَبَارَ عَلَيَّ فَدَخَلْتُ بِهِ الْمَدِينَةَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) وَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي حَمَلْتُ مَتَاعاً قَدْ بَارَ عَلَيَّ وَ قَدْ عَزَمْتُ عَلَى أَنْ أَصِيرَ إِلَى مِصْرَ فَأَرْكَبُ بَرّاً أَوْ بَحْراً فَقَالَ مِصْرُ الْحُتُوفِ يُقَيَّضُ لَهَا أَقْصَرُ النَّاسِ أَعْمَاراً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ ثُمَّ قَالَ لِي لَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَتُصَلِّيَ عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ فَتَسْتَخِيرَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ فَمَا عَزَمَ لَكَ عَمِلْتَ بِهِ فَإِنْ رَكِبْتَ الظَّهْرَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَ إِنْ رَكِبْتَ الْبَحْرَ فَإِذَا صِرْتَ فِي السَّفِينَةِ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَيهَا وَ مُرْسَيهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ فَإِذَا هَاجَتْ عَلَيْكَ الْأَمْوَاجُ فَاتَّكِ عَلَى يَسَارِكَ وَ

أَوْمِ إِلَى الْمَوْجَةِ بِيَمِينِكَ وَ قُلْ قِرِّي بِقَرَارِ اللَّهِ وَ اسْكُنِي بِسَكِينَةِ اللَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ فَرَكِبْتُ الْبَحْرَ فَكَانَتِ الْمَوْجَةُ تَرْتَفِعُ فَأَقُولُ مَا قَالَ فَتَتَقَشَّعُ كَأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ وَ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا السَّكِينَةُ قَالَ رِيحٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا وَجْهٌ كَوَجْهِ الْإِنْسَانِ أَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ وَ هِيَ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِحُنَيْنٍ فَهَزَمَ الْمُشْرِكِينَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن اسباط سے روایت کی ہے کہ میں نے سامان لادا مکہ کی طرف تو کساد بازاری ہوگئی۔ اور میں سامان کے ساتھ مدینہ میں ابوالحسن علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں سامان لاد کر لایا۔ مگر کساد بازاری ہوگئی ہے اور میں نے ارادہ بنایا ہے کہ میں مصر کی طرف جاؤں تو میں خشکی کا سفر کروں یا سمندر کا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "مصر موت کے مشابہ ہے اس میں بہت کم لوگ آباد ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رزق کی تلاش کیلئے سمندر میں سفر اچھا نہیں ہے" پھر آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ تم پر واجب نہیں ہے کہ تم قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤ اور اس کے پاس دو رکعت نماز پڑھو۔ اور سو مرتبہ استخیر اللہ پڑھو۔ تمہارا جس کا ارادہ بن جائے اس پر عمل کرو اور جب سواری کی پشت پر سوار ہو جاؤ تو پڑھو۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۔ اور اگر تم سمندری سفر کرو تو جب کشتی میں جاؤ تو بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَيهَا وَ مُرْسَيهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور جب تم پر سمندر کی لہریں سخت ہو جائیں اور تمہارے بائیں طرف آئیں تو اپنے دائیں ہاتھ سے لہر کی طرف اشارہ کرو اور کہو۔ قِرِّي بِقَرَارِ اللَّهِ وَ اسْكُنِي بِسَكِينَةِ اللَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ]۔ علی بن اسباط نے کہا۔ میں نے سمندری سفر کیا۔ پس لہریں اٹھیں تو میں نے وہ کیا جو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا تو ایسے ختم ہو گئیں جیسے اٹھی ہی نہ تھیں۔ علی بن اسباط نے کہا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں بِسَكِينَةِ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" بِسَكِينَةِ جنت کے خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہے اس کا انسان کے چہرے کی طرح ایک چہرہ ہے اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے یہ وہی ہے کہ جسے اللہ عَزّوَجَلَّ نے جنگِ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی اور مشرکوں کو شکست دی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ لِلتِّجَارَةِ يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِدِينِهِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "تجارت کیلئے سمندری سفر کرنا انسان کو اس کے قرض کے ذریعے ہلاک کرنے کا موجب بنتا ہے۔

5- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُسَافِرُ فَيَرْكَبُ الْبَحْرَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ إِنَّهُ يُضِرُّ بِدِينِكَ هُوَ ذَا النَّاسُ يُصِيبُونَ أَرْزَاقَهُمْ وَ مَعِيشَتَهُمْ .

5۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے صفوان سے، اس نے معلیٰ ابی عثمان سے، اس نے معلی بن خنیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو سمندری سفر کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ سفر تمہیں قرض کے ذریعے نقصان دے گا اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے رزق اور معیشت کو مصیبت آتی ہے۔"

6- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنَّا نَتَّجِرُ إِلَى هَذِهِ الْجِبَالِ فَنَأْتِي مِنْهَا عَلَى أَمْكِنَةٍ لَا نَقْدِرُ أَنْ نُصَلِّيَ إِلَّا عَلَى الثَّلْجِ فَقَالَ أَلَّا تَكُونُ مِثْلَ فُلَانٍ يَرْضَى بِالدُّونِ وَ لَا يَطْلُبُ تِجَارَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَّا عَلَى الثَّلْجِ .

6۔اس نے محمد بن علی سے،اس نے عبدالرحمن بن ابو ہاشم سے،اس نے حسین بن ابو العلاء سے،اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی۔ہم ان پہاڑوں کی طرف تجارت کرتے ہیں اور ہم ایسے مقامات پر بھی جاتے ہیں کہ ہم برف کے علاوہ کسی چیز پر نماز نہیں پڑھ سکتے۔تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کیا تم فلاں کی طرح اس سے کم پر راضی نہیں ہو۔ایسی جگہوں پر تجارت نہ کرو کہ جہاں تم برف کے علاوہ پر نماز نہ پڑھ سکو۔"

# باب أَنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَكُونَ مَعِيشَةُ الرَّجُلِ فِي بَلَدِهِ

## (خوش بختی ہے کہ انسان کی معیشت اس کے اپنے وطن میں ہو)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ مَتْجَرُهُ فِي بَلَدِهِ وَ يَكُونَ خُلَطَاؤُهُ صَالِحِينَ وَ يَكُونَ لَهُ وُلْدٌ يَسْتَعِينُ بِهِمْ .

1۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے،اس نے ابن مسکان سے،اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے ارشاد فرمایا۔"آدمی کی خوش بختی ہے کہ اس کی تجارت گاہ اس کے اپنے وطن میں ہو اور اس کے شراکت دار نیک ہوں اور اس کے بیٹے ہوں کہ جن سے وہ اس میں مدد لے"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) ثَلَاثَةٌ مِنَ السَّعَادَةِ الزَّوْجَةُ الْمُؤَاتِيَةُ وَ الْأَوْلَادُ الْبَارُّونَ وَ الرَّجُلُ يُرْزَقُ مَعِيشَتَهُ بِبَلَدِهِ يَغْدُو إِلَى أَهْلِهِ وَ يَرُوحُ .

2۔احمد بن محمد نے علی بن الحسین تیمی سے،اس نے جعفر بن بکر سے،اس نے عبداللہ ابن ابی سہل سے،اس نے عبداللہ بن عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"تین چیزیں خوش بختی ہیں۔

۱) مطیع بیوی ۲) نیک اولاد ۳) آدمی کی معیشت اس کے اپنے وطن میں ہو۔تا کہ صبح شام اپنے اہل وعیال کے ساتھ گزارے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ مَتْجَرُهُ فِي بَلَدِهِ وَ يَكُونَ خُلَطَاؤُهُ صَالِحِينَ وَ يَكُونَ لَهُ وُلْدٌ يَسْتَعِينُ بِهِمْ وَ مِنْ شَقَاءِ الْمَرْءِ أَنْ تَكُونَ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ مُعْجَبٌ بِهَا وَ هِيَ تَخُونُهُ .

3۔ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے،اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابن مسکان سے،اُس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ علیؑ ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔"آدمی کی خوش بختی میں سے ہے کہ اس کی تجارت گاہ اپنے وطن میں ہو اور اس کے شراکت دار نیک ہوں اور اس کے بیٹے ہوں کہ جس سے وہ مدد لے اور آدمی کی بد بختی ہے کہ اس کے پاس ایسی عورت ہو کہ جو اسے فتنہ میں ڈال دے درحالیکہ وہ اس سے خیانت بھی کرتی ہو۔"


www.hubeali.com

# باب الصُّلْحِ (صلح)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِي مَالٍ فَرَبِحَا فِيهِ وَ كَانَ مِنَ الْمَالِ دَيْنٌ وَ عَلَيْهِمَا دَيْنٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعْطِنِي رَأْسَ الْمَالِ وَ لَكَ الرِّبْحُ وَ عَلَيْكَ التَّوَى فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا اشْتَرَطَا فَإِذَا كَانَ شَرْطٌ يُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ رَدٌّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے ان دو اشخاص کے بارے میں کہ جو ایک مال میں شریک تھے۔ انہیں اس سال سب سے زیادہ فائدہ ہوا اور مال میں دونوں ہی مقروض تھے۔ پس ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہتا ہے کہ مجھے میرا سرمایہ دے دو۔ نفع تمہارے لیے ہے اور خسارہ بھی تم پر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب اس طرح طے کیا ہوا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور جب شرط کتاب خدا کی مخالفت میں ہو تو اسے کتاب خدا کی طرف پلٹایا جائے گا۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَعَامٌ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَ لَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ لَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ لَكَ مَا عِنْدَكَ وَ لِي مَا عِنْدِي قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا تَرَاضَيَا وَ طَابَتْ أَنْفُسُهُمَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے ان دو اشخاص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جن میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کے پاس غلہ تھا اور وہ دونوں نہیں جانتے کہ اس کے ساتھی کے پاس اس کا کتنا غلہ ہے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ جو تیرے پاس ہے۔ تیرا ہوا اور جو میرے پاس ہے میرا ہوا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب ان کی ذات راضی ہو اور وہ ایک دوسرے کو راضی کریں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ دَيْنٌ فَيَقُولُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الْأَجَلُ عَجِّلْ لِيَ النِّصْفَ مِنْ حَقِّي عَلَى أَنْ أَضَعَ عَنْكَ النِّصْفَ أَ يَحِلُّ ذَلِكَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ نَعَمْ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے بیان کرنے والے سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کا دوسرے شخص پر قرض تھا۔ پس اس نے اسے ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے کہا۔ مجھے میرے حق میں سے آدھا جلدی دو۔ اس بات پر کہ میں تمہیں آدھا چھوڑ دوں گا ان میں سے ایک کیلئے جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَيَأْتِيهِ غَرِيمُهُ فَيَقُولُ انْقُدْنِي كَذَا وَ كَذَا وَ أَضَعُ عَنْكَ بَقِيَّتَهُ أَوْ يَقُولُ انْقُدْنِي بَعْضَهُ وَ أَمُدُّ لَكَ فِي الْأَجَلِ فِيمَا بَقِيَ عَلَيْكَ قَالَ لَا أَرَى بِهِ بَأْساً إِنَّهُ لَمْ يَزْدَدْ عَلَى رَأْسِ مَالِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَكُمْ رُؤُسُ أَمْوالِكُمْ لا تَظْلِمُونَ وَ لا تُظْلَمُونَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ اس نے ایک معینہ مدت کا قرض لینا تھا پس وہ اپنے مقروض کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے۔"مجھے اتنا اتنا نقد

دے دو۔ اور میں باقی تم سے اٹھالیتا ہوں۔ یا کہتا ہے "اس میں سے کچھ مجھے دے دو اور باقی میں تمہیں زیادہ وقت دیتا ہوں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "میں اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتا" اس نے اپنے اصل مال میں بڑھاوا نہیں کیا۔ اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ ظلم کرو اور نہ ظلم ہونے دو۔(بقرہ2:279)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ النَّاسِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "لوگوں میں صلح کرنا اچھا ہے"۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ فَهَلَكَ أَ يَجُوزُ لِي أَنْ أُصَالِحَ وَرَثَتَهُ وَ لَا أُعْلِمَهُمْ كَمْ كَانَ فَقَالَ لَا حَتَّى تُخْبِرَهُمْ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک یہودی یا نصرانی تھا کہ جس کے میرے پاس چار ہزار درہم تھے وہ مر گیا کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کے وارثوں سے صلح کرلوں۔ درحالیکہ انہیں نہ بتاؤں کہ کتنا قرض تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں یہاں تک کہ انہیں خبر دو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ ضَمَّنَ عَلَى رَجُلٍ ضَمَاناً ثُمَّ صَالَحَ عَلَيْهِ قَالَ لَيْسَ لَهُ إِلَّا الَّذِي صَالَحَ عَلَيْهِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے، اس نے محمد بن عیسٰی سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے شخص کے لیے ضمانت لیتا ہے اور پھر اس پر صلح کرلے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے لیے وہی رقم ہوگی جو اصل میں تھی"۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَمَطَلَهُ حَتَّى مَاتَ ثُمَّ صَالَحَ وَرَثَتَهُ عَلَى شَيْءٍ فَالَّذِي أَخَذَتْهُ الْوَرَثَةُ لَهُمْ وَ مَا بَقِيَ فَلِلْمَيِّتِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ مِنْهُ فِي الْآخِرَةِ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يُصَالِحْهُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ وَ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّهُ لِلْمَيِّتِ يَأْخُذُهُ بِهِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن عذافر سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کسی شخص کا کسی شخص پر قرض ہو اور وہ اسے ٹال مٹول کرے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے پھر اس کے ورثاء کسی چیز پر مقروض سے صلح کریں پس جو کچھ ورثاء نے لیا ہے سو وہ ان کا ہے اور جو باقی بچے گا وہ میت کیلئے ہوگا یہاں تک کہ وہ آخرت میں اس سے اپنا حق لے لے گا اور اگر وہ کسی چیز پر اس سے صلح نہ کریں اور مقروض بھی مر جائے اور اس کی طرف سے بھی کوئی قرض ادا نہ کرے تو سارا قرض میت پر ہوگا جو اس کو دینا ہوگا (آخرت میں)۔

# باب فَضْلِ الزِّرَاعَةِ (زراعت کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ اخْتَارَ لِأَنْبِيَائِهِ الْحَرْثَ وَ الزَّرْعَ كَيْلَا يَكْرَهُوا شَيْئاً مِنْ قَطْرِ السَّمَاءِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے محمد بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کیلئے کھیتی باڑی اور زراعت کو اختیار فرمایا تا کہ وہ آسمان کی بارش سے کراہت نہ کریں"

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ أَرْزَاقَ أَنْبِيَائِهِ فِي الزَّرْعِ وَ الضَّرْعِ لِئَلَّا يَكْرَهُوا شَيْئاً مِنْ قَطْرِ السَّمَاءِ .

2۔ علی بن محمد نے سہل بن زیاد سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کا رزق زراعت اور کھیتوں میں رکھا تا کہ وہ آسمانی بارش سے کراہت نہ کریں۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْمَعُ قَوْماً يَقُولُونَ إِنَّ الزِّرَاعَةَ مَكْرُوهَةٌ فَقَالَ لَهُ ازْرَعُوا وَ اغْرِسُوا فَلَا وَ اللَّهِ مَا عَمِلَ النَّاسُ عَمَلًا أَحَلَّ وَ لَا أَطْيَبَ مِنْهُ وَ اللَّهِ لَيَزْرَعُنَّ الزَّرْعَ وَ لَيَغْرِسُنَّ النَّخْلَ بَعْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے سیابۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے کسی شخص نے سوال کرتے ہوئے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں نے ایک گروہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "زراعت مکروہ ہے" تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "زراعت کرو اور باغ لگاؤ مکروہ نہیں۔ اللہ کی قسم لوگ جو بھی کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس سے زیادہ مرغوب اور آزاد کام نہیں ہے۔ اللہ کی قسم خروج دجال کے بعد یہ لوگ ضرور بالضرور زراعت بھی کریں گے اور باغ بھی لگائیں گے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا هُبِطَ بِآدَمَ إِلَى الْأَرْضِ احْتَاجَ إِلَى الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى جَبْرَئِيلَ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ يَا آدَمُ كُنْ حَرَّاثاً قَالَ فَعَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَئُونَةَ الدُّنْيَا وَ كُلَّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ وَ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ حَتَّى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيشَةُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے حسن بن عمارۃ سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو انہیں کھانے اور پینے کی حاجت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام سے شکایت کی تو جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا" اے آدمؑ کھیتی باڑی کرنے والے بنو۔" آدم علیہ السلام نے کہا۔ مجھےؐ دعا بتاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہو۔

اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَئُونَةَ الدُّنْيَا وَ كُلَّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ وَ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ حَتَّى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيشَةُ . '

ترجمہ: "اے میرے معبود! مجھے دنیاوی آسانی عطا فرما اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ فرما اور عافیت دے تا کہ میری زندگی خوش حال بن جائے"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) كَانَ أَبِي يَقُولُ خَيْرُ الْأَعْمَالِ الْحَرْثُ تَزْرَعُهُ فَيَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ أَمَّا الْبَرُّ فَمَا أَكَلَ مِنْ شَيْءٍ اسْتَغْفَرَ لَكَ وَ أَمَّا الْفَاجِرُ فَمَا أَكَلَ مِنْهُ مِنْ شَيْءٍ لَعَنَهُ وَ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَهَائِمُ وَ الطَّيْرُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔" سب سے بہترین کام کھیتی باڑی ہے، اسے بویا جاتا ہے اور اس میں سے ہر نیک و بد کھاتا ہے۔ البتہ اگر نیک نے کھایا تو تمہارے لیے استغفار کرے گی اور اگر بد نے اس میں سے کوئی شے کھائی تو اس پر لعنت کرے گی۔ اس میں سے چوپائے اور پرندے کھائیں گے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ قَالَ الزَّرْعُ زَرَعَهُ صَاحِبُهُ وَ أَصْلَحَهُ وَ أَدَّى حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الزَّرْعِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ قَدْ تَبِعَ بِهَا مَوَاضِعَ الْقَطْرِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الْغَنَمِ خَيْرٌ قَالَ الْبَقَرُ تَغْدُو بِخَيْرٍ وَ تَرُوحُ بِخَيْرٍ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الْبَقَرِ خَيْرٌ قَالَ الرَّاسِيَاتُ فِي الْوَحْلِ وَ الْمُطْعِمَاتُ فِي الْمَحْلِ نِعْمَ الشَّيْءُ النَّخْلُ مَنْ بَاعَهُ فَإِنَّمَا ثَمَنُهُ بِمَنْزِلَةِ رَمَادٍ عَلَى رَأْسِ شَاهِقٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ إِلَّا أَنْ يُخَلِّفَ مَكَانَهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ النَّخْلِ خَيْرٌ قَالَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْإِبِلُ قَالَ فِيهِ الشَّقَاءُ وَ الْجَفَاءُ وَ الْعَنَاءُ وَ بُعْدُ الدَّارِ تَغْدُو مُدْبِرَةً وَ تَرُوحُ مُدْبِرَةً لَا يَأْتِي خَيْرُهَا إِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْأَشْأَمِ أَمَا إِنَّهَا لَا تَعْدَمُ الْأَشْقِيَاءَ الْفَجَرَةَ .وَ رُوِيَ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْكِيمِيَاءُ الْأَكْبَرُ الزِّرَاعَةُ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کون سا مال سب سے بہتر ہے" فرمایا "زراعت کا مال اسے اس کے مالک نے بویا۔ اس کی دیکھ بھال کی اور اس نے اس کا حق اس کی کٹائی والے دن ادا کر دیا۔" عرض کیا گیا۔" زراعت کے بعد کس کا مال بہتر ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کہ جو اس کی بھیڑ بکریوں میں محنت کرتا ہے انہیں بارش والے مقامات کی طرف لے جاتا ہے۔ نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے" عرض کیا۔"بھیڑ بکریوں کے بعد کون سا مال بہتر ہے؟" فرمایا "گائے اس کی صبح بھی بہتر (فائدہ مند) ہوتی ہے اور اس کی شام بھی بہتر (فائدہ مند) ہوتی ہے۔ عرض کیا۔"گائے کے بعد کون سا مال بہتر ہے؟" فرمایا کیچڑ میں مضبوط ہونے والی کھجور ہے بلند ہے تیز ہوا والے دن ہوا کو روکتی ہے۔ جب تک اپنی جگہ نہ چھوڑ دے" عرض کیا گیا۔" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے بعد کون سا مال بہتر ہے؟" فرمایا "آپ علیہ السلام خاموش ہو گئے" پس اس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"اونٹ میں بد بختی ہے اور بے وفائی ہے اور ذلت ہے اور گھر سے دوری ہے۔ یہ صبح بھی پیٹھ دکھانے والا ہے اور شام کو بھی پیٹھ دکھانے والا (کم نفع) ہے اس کی شمال کے علاوہ کسی جگہ سے بہتری نہیں آتی۔ ہاں البتہ بد بخت اور بدکار معدوم نہیں ہوتے" روایت کیا گیا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "زراعت سب سے بڑی کیمیاء ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ الزَّارِعُونَ كُنُوزُ الْأَنَامِ يَزْرَعُونَ طَيِّباً أَخْرَجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُ النَّاسِ مَقَاماً وَ أَقْرَبُهُمْ مَنْزِلَةً يُدْعَوْنَ الْمُبَارَكِينَ .

7۔ علی بن نے محمد ابراہیم بن اسحاق سے، اس نے حسن بن سری سے، اس نے حسن بن ابراہیم سے، اس نے یزید بن ہارون سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ زراعت کرنے والے مخلوق کے خازن ہیں۔ پاکیزہ بوتے ہیں اللہ اسے اگاتا ہے۔ اور وہ لوگوں میں قیامت کے دن سب اچھے مقام والے اور خدا کے نزدیک ان سے زیادہ قریب المرتبت ہوں گے۔ انہیں مبارکین (صاحبان برکت) کے نام سے پکارا جائے گا۔"

# باب آخَرُ (دیگر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَرَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ هُمْ يَحْرُثُونَ فَقَالَ لَهُمُ احْرُثُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ يُنْبِتُ اللَّهُ بِالرِّيحِ كَمَا يُنْبِتُ بِالْمَطَرِ قَالَ فَحَرَثُوا فَجَادَتْ زُرُوعُهُمْ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے، اس نے ابراہیم بن عقبہ سے، اس نے صالح بن علی سے، بن عطیہ سے اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام انصار کے کچھ لوگوں کے قریب سے گزرے اور وہ ہل چلا رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہل چلاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ ہوا سے اگاتا ہے جیسا کہ وہ بارش سے اگاتا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ "انہوں نے ہل چلائے اور ان کی کھیتیوں نے بہت زیادہ رزق دیا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَتَوْا مُوسَى ( **عليه السلام** ) فَسَأَلُوهُ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُمْطِرَ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ إِذَا أَرَادُوا وَ يَحْبِسَهَا إِذَا أَرَادُوا فَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ لَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ لَهُمْ يَا مُوسَى فَأَخْبَرَهُمْ مُوسَى فَحَرَثُوا وَ لَمْ يَتْرُكُوا شَيْئاً إِلَّا زَرَعُوهُ ثُمَّ اسْتَنْزَلُوا الْمَطَرَ عَلَى إِرَادَتِهِمْ وَ حَبَسُوهُ عَلَى إِرَادَتِهِمْ فَصَارَتْ زُرُوعُهُمْ كَأَنَّهَا الْجِبَالُ وَ الْآجَامُ ثُمَّ حَصَدُوا وَ دَاسُوا وَ ذَرَّوْا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئاً فَضَجُّوا إِلَى مُوسَى ( **عليه السلام** ) وَ قَالُوا إِنَّمَا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يُمْطِرَ السَّمَاءَ عَلَيْنَا إِذَا أَرَدْنَا فَأَجَابَنَا ثُمَّ صَيَّرَهَا عَلَيْنَا ضَرَراً فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ضَجُّوا مِمَّا صَنَعْتَ بِهِمْ فَقَالَ وَ مِمَّ ذَاكَ يَا مُوسَى قَالَ سَأَلُونِي أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تُمْطِرَ السَّمَاءَ إِذَا أَرَادُوا وَ تَحْبِسَهَا إِذَا أَرَادُوا فَأَجَبْتَهُمْ ثُمَّ صَيَّرْتَهَا عَلَيْهِمْ ضَرَراً فَقَالَ يَا مُوسَى أَنَا كُنْتُ الْمُقَدِّرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يَرْضَوْا بِتَقْدِيرِي فَأَجَبْتُهُمْ إِلَى إِرَادَتِهِمْ فَكَانَ مَا رَأَيْتَ

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے سدیر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا کہ وہ اللہ عزّوجلّ سے سوال کریں کہ جب ان کا ارادہ ہو تو آسمان ان پر بارش برسائے اور جب وہ چاہیں تو برسانا بند کر دے۔ تو اللہ عزّوجلّ نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام انہیں کہو ان کیلئے یہ ہو گیا۔ پس انہوں نے ہل چلائے اور کوئی چیز نہ چھوڑی کہ جسے نہ بویا ہو پھر اپنی مرضی سے بارش برسانے اور اپنی مرضی سے بارش بند کرنے لگے اور ان کی کھیتیاں پہاڑ اور گھنے درختوں جیسی ہو گئیں۔ پھر انہوں نے انہیں کاٹا اور انہیں گہیا اور علیحدہ کیا تو کچھ نہ پایا پس وہ چلاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے اور کہا۔ "ہم نے تم سے کہا کہ اللہ سے سوال کرو کہ ہمارے ارادے کے مطابق بارش دے۔ پس اس نے ہماری سنی۔ پھر اسے ہمارے لیے نقصان دہ بنا دیا۔" پس موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے پالنے والے۔ تو نے بنی اسرائیل کے ساتھ جو کیا وہ چیختے ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ "کس وجہ سے اے موسیٰ علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ میں تجھ سے سوال کروں کہ جب وہ چاہیں بارش برسے اور جب وہ چاہیں رک جائے اور تو نے انہیں جواب دیا (قبول کیا) پھر ان کیلئے اسے نقصان دہ بنا دیا۔" اللہ عزّوجلّ نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام! میں بنی اسرائیل کے لئے مقدار مقرر کرنے والا تھا لیکن وہ میری تقدیر پر راضی نہ ہوئے پس میں نے ان کا ارادہ ان پر قبول کیا پس وہ ہوا جو تم نے دیکھا۔

# باب مَا يُقَالُ عِنْدَ الزَّرْعِ وَ الْغَرْسِ (زراعت اور باغ لگانے کے وقت کہنا چاہیے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَزْرَعَ زَرْعاً فَخُذْ قَبْضَةً مِنَ الْبَذْرِ وَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ قُلْ أَ فَرَأَيْتُمْ ما تَحْرُثُونَ أَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ بَلِ اللَّهُ الزَّارِعُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبّاً مُبَارَكاً وَ ارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ ثُمَّ انْثُرِ الْقَبْضَةَ الَّتِي فِي يَدِكَ فِي الْقَرَاحِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابن اذینۃ سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم فصل بونے کا ارادہ کرو تو مٹھی بھر بیج لو اور قبلہ رخ ہو کر کہو۔ أَ فَرَأَيْتُمْ ما تَحْرُثُونَ أَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (واقعہ 63,62) پھر کہو۔ تین مرتبہ بَلِ اللَّهُ الزَّارِعُ تین مرتبہ پھر کہو۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبّاً مُبَارَكاً وَ ارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ۔ پھر جس مٹھی کو کہ جو تمہارے ہاتھ میں ہے خالی زمین میں ڈال دو۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لِي إِذَا بَذَرْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ قَدْ بَذَرْتُ وَ أَنْتَ الزَّارِعُ فَاجْعَلْهُ حَبّاً مُتَرَاكِماً .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے علی بن الحکم سے اس نے شعیب عقرقوفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے۔ جب تم بیج بونے لگو تو یہ کہو۔ اللَّهُمَّ قَدْ بَذَرْتُ وَ أَنْتَ الزَّارِعُ فَاجْعَلْهُ حَبّاً مُتَرَاكِماً '

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّابِ عَنِ الْحُضَيْنِيِّ عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَنْ أَرَادَ أَنْ يُلْقِحَ النَّخِيلَ إِذَا كَانَتْ لَا يَجُودُ حَمْلُهَا وَ لَا يَتَبَعَّلُ النَّخْلُ فَلْيَأْخُذْ حِيتَاناً صِغَاراً يَابِسَةً فَلْيَدُقَّهَا بَيْنَ الدَّقَّيْنِ ثُمَّ يَذُرُّ فِي كُلِّ طَلْعَةٍ مِنْهَا قَلِيلًا وَ يَصُرُّ الْبَاقِيَ فِي صُرَّةٍ نَظِيفَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ فِي قَلْبِ النَّخْلَةِ يَنْفَعُ بِإِذْنِ اللَّهِ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن عمر الحلاب سے، اس نے حضینی سے، اس نے ابن عرفہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو ارادہ کرے کہ ایسی کھجور کو جو کھجور کا غوشہ دے کہ جو اچھا پھل نہ اٹھاتی ہو اور اسے نہ کھجور کا غوشہ دیا نہ دیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے خشک دانے (نہ کھجور کے غوشہ کے) لے اور انہیں دستہ میں کھوٹے پھر اس کی ہر ٹہنی میں تھوڑا تھوڑا ڈالے اور باقی کو صاف تھیلی میں بند کر کے پھر اسے کھجور کے وسط میں رکھے۔ اللہ کے حکم سے فائدہ ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَدْ رَأَيْتُ حَائِطَكَ فَغَرَسْتَ فِيهِ شَيْئاً بَعْدُ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنْ حِيطَانِكَ وَدِيّاً قَالَ أَ فَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ وَ أَسْرَعُ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِذَا أَيْنَعَتِ الْبُسْرَةُ وَ هَمَّتْ أَنْ تُرْطِبَ فَاغْرِسْهَا فَإِنَّهَا تُؤَدِّي إِلَيْكَ مِثْلَ الَّذِي غَرَسْتَهَا سَوَاءً فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَنَبَتَتْ مِثْلَهُ سَوَاءً .

4۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے صالح بن عقبۃ سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تمہارا باغیچہ دیکھا ہے کیا تو نے اس میں اس کے بعد کوئی پودا لگایا ہے؟ میں نے عرض کی "میرا ارادہ ہے کہ آپؑ کے باغیچہ سے کھجوروں کے چھوٹے پودے لے جاؤں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میںؑ تمہیں وہ نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے بہتر اور زود آور ہو؟ میں نے عرض کی۔ فرمائیں"

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کھجور کا پھل آجائے اور پکنے لگے تو اسے بوؤ تو وہ تمہارے لیے اتنا جلدی آئے گا جیسے میرےؑ بوئے ہوئے۔ پس میں نے یہ کیا تو میرے پاس اس جیسے ہی ہو گئے۔

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ ( **عليه السلام** ) إِذَا غَرَسْتَ غَرْساً أَوْ نَبْتاً فَاقْرَأْ عَلَى كُلِّ عُودٍ أَوْ حَبَّةٍ سُبْحَانَ الْبَاعِثِ الْوَارِثِ فَإِنَّهُ لَا يَكَادُ يُخْطِئُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

5۔ علی بن محمد نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم کوئی گٹھلی بونے یا پودا لگانے لگو تو پڑھو ہر گٹھلی یا بیج پر۔ سبحان الباعث۔ یقیناً وہ پودا یا بیج خطا نہ کرے گا۔ (ضرور اگے گا)

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ تَقُولُ إِذَا غَرَسْتَ أَوْ زَرَعْتَ وَ مَثَلُ كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُها ثابِتٌ وَ فَرْعُها فِي السَّماءِ تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها .

6۔ محمد بن یحیٰی نے مرفوعاً صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی پودا لگاؤ یا زراعت کرو تو کہو۔ وَ مَثَلُ كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُها ثابِتٌ وَ فَرْعُها فِي السَّماءِ تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ فَقَالَ سَأَلَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ عَنْهُ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ قَدْ قَطَعَ أَبُو الْحَسَنِ ع سِدْراً وَ غَرَسَ مَكَانَهُ عِنَباً .

7۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے بیری کاٹنے کے متعلق سوال کیا تو فرمایا "تمہارے دوستوں میں سے یہ سوال ایک شخص نے مجھؑ سے کیا تو میںؑ نے اسے لکھا۔ ابو الحسن علیہ السلام نے بیری کو کاٹا اور اس کی جگہ انگوروں کی بیل لگائی"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ مَكْرُوهٌ قَطْعُ النَّخْلِ وَ سُئِلَ عَنْ قَطْعِ الشَّجَرَةِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَالسِّدْرِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُكْرَهُ قَطْعُ السِّدْرِ بِالْبَادِيَةِ لِأَنَّهُ بِهَا قَلِيلٌ وَ أَمَّا هَاهُنَا فَلَا يُكْرَهُ .

8۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن الحسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کھجور کے درخت کا کاٹنا مکروہ ہے" عام درخت کاٹنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے۔ بے شک بیری کا دیہاتی علاقوں میں کاٹنا مکروہ ہے کیونکہ وہاں قلیل ہیں اور البتہ یہاں مکروہ نہیں ہے۔"

9- عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَقْطَعُوا الثِّمَارَ فَيَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْعَذَابَ صَبّاً .

9۔ ابن ابی عمیر سے حسین بن بشیر نے، اس نے ابن مضارب سے، روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پھلدار درخت مت کاٹو ورنہ اللہ عزّوجلّ تم پر سخت عذاب نازل کرے گا۔"


www.hubeali.com

# باب مَا يَجُوزُ أَنْ يُؤَاجَرَ بِهِ الْأَرْضُ وَ مَا لَا يَجُوزُ

## (جن چیزوں کے ساتھ زمین مستاجری پر لینی چاہیے اور جن کے ساتھ نہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُؤَاجِرُوا الْأَرْضَ بِالْحِنْطَةِ وَ لَا بِالشَّعِيرِ وَ لَا بِالتَّمْرِ وَ لَا بِالْأَرْبِعَاءِ وَ لَا بِالنِّطَافِ وَ لَكِنْ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ لِأَنَّ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ مَضْمُونٌ وَ هَذَا لَيْسَ بِمَضْمُونٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبدالکریم سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"کہ زمین کو گندم، جو، کھجور، چھوٹی نہروں، اور اضافی پانی سے (مستجارہ پر مت دو) بلکہ سونے اور چاندی سے کیونکہ سونا چاندی کی ضمان (گارنٹی) ہوتی ہے اور ان چیزوں کی نہیں ہوتی۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَسْتَأْجِرِ الْأَرْضَ بِالتَّمْرِ وَ لَا بِالْحِنْطَةِ وَ لَا بِالشَّعِيرِ وَ لَا بِالْأَرْبِعَاءِ وَ لَا بِالنِّطَافِ قُلْتُ وَ مَا الْأَرْبِعَاءُ قَالَ الشِّرْبُ وَ النِّطَافُ فَضْلُ الْمَاءِ وَ لَكِنْ تَقَبَّلْهَا بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ النِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"زمین کو کھجور، گندم، جو، اربعاء اور نطاف سے مستاجری پر مت لو۔ میں نے عرض کی۔ اربعاء کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"پلانا اور نطاف اضافی پانی ہوتا ہے بلکہ تم اسے سونے، چاندی، آدھے، تیسرے یا چوتھے حصے کے ذریعے لو۔"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَسْتَأْجِرِ الْأَرْضَ بِالْحِنْطَةِ ثُمَّ تَزْرَعَهَا حِنْطَةً .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"گندم کے ذریعے زمین مستاجری پر نہ لو کہ پھر تم اس میں گندم کاشت کرو۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِالدَّنَانِيرِ أَوْ بِالدَّرَاهِمِ قَالَ لَا بَأْسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حجال سے، اس نے ثعلبہ بن میمون سے، اس نے برید سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے دیناروں یا درہموں کے عوض زمین کا قبالہ کیا فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْأَرْضُ عَلَيْهَا خَرَاجٌ مَعْلُومٌ وَ رُبَّمَا زَادَ وَ رُبَّمَا نَقَصَ فَيَدْفَعُهَا إِلَى رَجُلٍ عَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ خَرَاجَهَا وَ يُعْطِيَهُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فِي السَّنَةِ قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اور سہل بن زیاد سے ایک ساتھ، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی زمین تھی کہ جس پر ایک معین ٹیکس تھا۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا تھا۔ پس اس نے زمین ایک شخص کے سپرد کی اس شرط پر کہ وہ اس کا ٹیکس بھی ادا کرے گا اور اسے ہر سال دو سو درہم بھی دے گا۔ فرمایا کوئی قباحت نہیں ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ إِجَارَةِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ طَعَامِهَا فَلَا خَيْرَ فِيهِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زمین کو غلہ کے عوض اجارہ پر لینے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس زمین کے غلے سے اجارہ ہو تو اس میں کوئی بھلائی نہیں"

7- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً فَقَالَ أُجْرَتُهَا كَذَا وَ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَهَا فَإِنْ لَمْ أَزْرَعْهَا أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ فَلَمْ يَزْرَعْهَا قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَتْرُكْهُ .

7۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کسی دوسرے شخص سے زمین اجارہ پر لی اور کہا۔ اس کی اجرت اتنی اتنی ہے۔ اس شرط پر کہ میں اسے کاشت کروں گا۔ اور اگر میں اس میں کاشت نہ کروں تو بھی میں تمہیں یہ دوں گا۔ پس اس نے کاشت نہ کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کو حق ہے لینے کا اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے اور اگر چاہے تو اسے نہ چھوڑے۔

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً جُرْبَاناً مَعْلُومَةً بِمِائَةِ كُرٍّ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ حَرَامٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَا تَقُولُ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنِ اشْتَرَى مِنْهُ الْأَرْضَ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ وَ حِنْطَةٍ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ لَا بَأْسَ .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے وشّاء سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے شخص سے کچھ معین جریب (ایکڑ) زمین خریدتا ہے سو کر کے عوض ایک شرط پر کہ وہ اسے اسی زمین میں سے دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "حرام ہے" میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اور آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں اس سے زمین لوں ایک مخصوص مقدار گندم کے عوض اور وہ گندم اس کے علاوہ کی زمین سے ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "قباحت نہیں"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ لَهُ الْحَرَّاثُ الزَّعْفَرَانَ وَ يَضْمَنُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فِي كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ يُمْسَحُ عَلَيْهِ وَزْنَ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَرُبَّمَا نَقَصَ وَ غَرِمَ وَ رُبَّمَا اسْتَفْضَلَ وَ زَادَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا تَرَاضَيَا .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سہل سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی زمین کاشت کرنے والے زعفران کاشت کرتے ہیں اور اسے عہد دیتے ہیں کہ وہ ہر جریب میں سے اتنا اتنا درہم دیں گے۔ بس بسا اوقات کم ہو جاتے ہیں تو وہ مقروض ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی زیادہ ہو جاتا ہے تو زیادہ دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ آپس میں راضی ہیں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے"

10- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُزْرَعُ لَهُ الزَّعْفَرَانُ فَيَضْمَنُ لَهُ الْحَرَّاثُ عَلَى أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مَنًا زَعْفَرَانٍ رَطْبٍ مَنًّا وَ يُصَالِحُهُ عَلَى الْيَابِسِ وَ الْيَابِسُ إِذَا جُفِّفَ يَنْقُصُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ وَ يَبْقَى رُبُعُهُ وَ قَدْ جُرِّبَ قَالَ لَا يَصْلُحُ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ أَمِينٌ يُحْفَظُ بِهِ لَمْ يَسْتَطِعْ حِفْظَهُ لِأَنَّهُ يُعَالِجُ بِاللَّيْلِ وَ لَا يُطَاقُ حِفْظُهُ قَالَ يُقَبِّلُهُ الْأَرْضَ أَوَّلًا عَلَى أَنَّ لَكَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مَنًا مَنًّا .

10۔ احمد بن محمد نے محمد بن سہل سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے لئے زعفران کاشت کیا جاتا ہے اور کاشتکار اس سے طے کرتا ہے کہ وہ اسے زعفران کے ہر چالیس من پر ایک من تر زعفران دے گا۔ پس وہ اس سے مصالحت کرتا ہے۔ خشک زعفران پر۔ اور خشک زعفران جب خشک ہوتا ہے تو تین چوتھائی کم ہو جاتا ہے اور ایک چوتھائی باقی بچتا ہے۔ اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"یہ درست نہیں ہے۔" میں نے عرض کی اور اگر اس پر امین بھی ہو کہ جو اس کی حفاظت کرے تو بھی اس کی حفاظت نہیں کر سکتا کیونکہ اسے رات کو خشک کیا جاتا ہے اور اس کی حفظ کی طاقت نہیں ہوتی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس نے زمین پہلے پہل اس بات پر لی تھی کہ ہر چالیس من میں ایک من تمہارے لیے ہو گا۔"

# باب قَبَالَةِ الْأَرَضِينَ وَ الْمُزَارَعَةِ بِالنِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ

# (بنجر زمین کی آبادی اور آدھے یا تیسرے یا چوتھے حصے پر کاشت کاری)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَبَاهُ ( **عليه السلام** ) حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَعْطَى خَيْبَرَ بِالنِّصْفِ أَرْضَهَا وَ نَخْلَهَا فَلَمَّا أَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَقَوَّمَ عَلَيْهِمْ قِيمَةً فَقَالَ لَهُمْ إِمَّا أَنْ تَأْخُذُوهُ وَ تُعْطُونِي نِصْفَ الثَّمَنِ وَ إِمَّا أَنْ أُعْطِيَكُمْ نِصْفَ الثَّمَنِ وَ آخُذَهُ فَقَالُوا بِهَذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے بتلایا کہ انؑ کے باباعلیہ السلام نے انہیںؑ بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین اور کھجور آدھے آدھے حصہ پر دیئے جب پھل آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ ان کی قیمت مقرر کرو اور ان سے کہا یا تو تم مجھےؐ آدھی قیمت دو اور سارا لے لو یا پھر یہ کہ میںؐ تمہیں آدھی قیمت دیتا ہوں اور میںؐ اسے لے لیتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا۔"اس سے زمین و آسمان باقی ہیں (یعنی عدل سے)"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَمَّا افْتَتَحَ خَيْبَرَ تَرَكَهَا فِي أَيْدِيهِمْ عَلَى النِّصْفِ فَلَمَّا بَلَغَتِ الثَّمَرَةُ بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَيْهِمْ

فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ فَجَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ( صلى الله عليه وآله ) فَقَالُوا لَهُ إِنَّهُ قَدْ زَادَ عَلَيْنَا فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ قَالَ قَدْ خَرَصْتُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِنْ شَاءُوا يَأْخُذُونَ بِمَا خَرَصْنَا وَ إِنْ شَاءُوا أَخَذْنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِهَذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے معاویہ بن عمار سے، اس نے ابو الصباح سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو نصف حصے کو ان کے ہاتھوں میں ہی رہنے دیا۔ جب پھل آ گیا تو عبداللہ بن رواحہ کو ان کی طرف بھیجا۔ اس نے ان کے خلاف تخمینہ لگایا۔ پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ اس نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کو بلا بھیجا اور فرمایا۔ "یہ کیا کہتے ہیں؟" اس نے عرض کی۔" میں نے ان پر تخمینہ لگایا ہے اور اگر یہ چاہیں تو تخمینہ جو ہم نے لگایا ہے اس کے مطابق لے لیں یا اگر چاہیں تو ہم لیتے ہیں۔" یہودیوں کے ایک شخص نے کہا۔"اسی سے زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی عدل سے)"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ لَا تُقَبِّلِ الْأَرْضَ بِحِنْطَةٍ مُسَمَّاةٍ وَ لَكِنْ بِالنِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَ الْخُمُسِ لَا بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَ الْخُمُسِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"زمین کا قبالہ (بنجر زمین کی آبادی کا معاہدہ) مقرر شدہ گندم کے عوض مت لو۔ لیکن آدھے یا تیسرے یا چوتھے یا پانچویں حصے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور فرمایا تیسرے یا چوتھے یا پانچویں حصے کے ذریعے مزارعت میں قباحت نہیں ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُزَارِعُ فَيَزْرَعُ أَرْضَ غَيْرِهِ فَيَقُولُ ثُلُثٌ لِلْبَقَرِ وَ ثُلُثٌ لِلْبَذْرِ وَ ثُلُثٌ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا يُسَمِّي شَيْئاً مِنَ الْحَبِّ وَ الْبَقَرِ وَ لَكِنْ يَقُولُ ازْرَعْ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا إِنْ شِئْتَ نِصْفاً وَ إِنْ شِئْتَ ثُلُثاً .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کاشت کاری کرتا ہے اور کسی دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے فرمایا۔ ایک تہائی گائے کا، ایک تہائی بیج کا اور ایک تہائی زمین کا ہوتا ہے۔ فرمایا بیج اور گائے کیلئے کچھ مقرر نہ کرے بلکہ کہے۔ میں اس زمین میں کاشت کروں گا۔ فلاں فلاں چیز اگر تم چاہو تو آدھا اور اگر چاہے تو تیسرا حصہ لینا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ أَرْضَ آخَرَ فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ لِلْبَذْرِ ثُلُثاً وَ لِلْبَقَرِ ثُلُثاً قَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَمِّيَ بَذْراً وَ لَا بَقَراً فَإِنَّمَا يُحَرِّمُ الْكَلَامُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے اور وہ اس پر ایک ثلث گائے اور ایک ثلث بیج کیلئے شرط کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے نہیں چاہیے کہ بیج اور گائے کیلئے مقرر کرے۔ بے شک کلام ہی حرام کرتا ہے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ الْأَرْضَ فَيَشْتَرِطُ لِلْبَذْرِ ثُلُثاً وَ لِلْبَقَرِ ثُلُثاً قَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَمِّيَ شَيْئاً فَإِنَّمَا يُحَرِّمُ الْكَلَامُ .


www.hubeali.com

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زمین کاشت کرتا ہے اور بیج کیلئے ثلث اور گائے کیلئے ثلث مقرر کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" اسے کوئی چیز معین نہیں کرنی چاہیے بے شک کلام ہی حرام کرتا ہے۔"

# باب مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَ غَيْرِهِ فِي الْمُزَارَعَةِ وَ الشُّرُوطِ بَيْنَهُمَا

## (ذمی وغیرہ کی مزارعت میں شراکت اور ان کے درمیان شرطیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أُشَارِكُ الْعِلْجَ فَيَكُونُ مِنْ عِنْدِيَ الْأَرْضُ وَ الْبَذْرُ وَ الْبَقَرُ وَ يَكُونُ عَلَى الْعِلْجِ الْقِيَامُ وَ السَّقْيُ وَ الْعَمَلُ فِي الزَّرْعِ حَتَّى يَصِيرَ حِنْطَةً وَ شَعِيراً وَ يَكُونُ الْقِسْمَةُ فَيَأْخُذُ السُّلْطَانُ حَقَّهُ وَ يَبْقَى مَا بَقِيَ عَلَى أَنَّ لِلْعِلْجِ مِنْهُ الثُّلُثَ وَ لِيَ الْبَاقِيَ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَلِي عَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ مِمَّا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْبَذْرَ وَ يُقْسَمُ الْبَاقِي قَالَ إِنَّمَا شَارَكْتَهُ عَلَى أَنَّ الْبَذْرَ مِنْ عِنْدِكَ وَ عَلَيْهِ السَّقْيُ وَ الْقِيَامُ

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔" میں نے ایک عجمی کافر سے شراکت کی ہے میری طرف سے زمین، بیج اور گائے ہوگی اور اس عجمی کافر پر نگہداشت، پانی لگانا اور کھیتی میں کام کرنا یہاں تک کہ گندم یا جو تیار ہو جائے اور تقسیم ہو۔ پس بادشاہ اپنا حق لے گا اور جو باقی بچے گا وہ یوں تقسیم ہوگا کہ اس میں سے ایک ثلث اس کافر عجمی کیلئے ہوگا اور باقی میرا ہوگا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔" کیا مجھے حق حاصل ہے کہ زمین کا بیج مجھے واپس کرے اور پھر باقی کو تقسیم کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" تمہاری مشارکت فقط اس پر تھی کہ بیج تمہاری طرف سے ہوگا اور اس پر پانی لگانا اور نگہداشت ہوگی۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ فَيَدْفَعُهَا إِلَى الرَّجُلِ عَلَى أَنْ يَعْمُرَهَا وَ يُصْلِحَهَا وَ يُؤَدِّيَ خَرَاجَهَا وَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ أَرْضَهُ وَ فِيهَا رُمَّانٌ أَوْ نَخْلٌ أَوْ فَاكِهَةٌ فَيَقُولُ اسْقِ هَذَا مِنَ الْمَاءِ وَ اعْمُرْهُ وَ لَكَ نِصْفُ مَا أُخْرِجَ قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اعْمُرْهَا وَ هِيَ لَكَ ثَلَاثَ سِنِينَ أَوْ خَمْسَ سِنِينَ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ النَّفَقَةُ مِنْكَ وَ الْأَرْضُ لِصَاحِبِهَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ قُسِمَ عَلَى الشَّطْرِ وَ كَذَلِكَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَهْلَ خَيْبَرَ حِينَ أَتَوْهُ فَأَعْطَاهُمْ إِيَّاهَا عَلَى أَنْ يَعْمُرُوهَا وَ لَهُمُ النِّصْفُ مِمَّا أَخْرَجَتْ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے۔ اس نے یعقوب بن شعیب سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس خراج والی زمین ہوتی ہے اور وہ اسے دوسرے شخص کے حوالے کرتا ہے۔ اس بات پر کہ وہ اسے آباد کرے گا اس کی اصلاح کرے گا اور اس کا خراج ادا کرے گا۔ اور اس کے بعد جو بچے گا وہ ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی آدمی کو اپنی زمین دیتا ہے۔ جس میں انار یا کھجور یا پھل ہیں اور کہتا ہے۔ انہیں پانی دو۔ انہیں آباد رکھو اور جو پھل نکلے گا اس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ فرمایا" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"



www.hubeali.com

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ الْقَبَالَةُ أَنْ تَأْتِيَ الْأَرْضَ الْخَرِبَةَ فَتَقَبَّلَهَا مِنْ أَهْلِهَا عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ فَتَعْمُرَهَا وَ تُؤَدِّيَ مَا خَرَجَ عَلَيْهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"قبالہ یہ ہے کہ تم خراب زمین لو اور اس کے مالکوں سے بیس سال یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کیلئے لو پھر تم اسے آباد کرو اور اسمیں سے جو نکلے اس سے ادائیگی کرو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مُزَارَعَةِ الْمُسْلِمِ الْمُشْرِكَ فَيَكُونُ مِنْ عِنْدِ الْمُسْلِمِ الْبَذْرُ وَ الْبَقَرُ وَ تَكُونُ الْأَرْضُ وَ الْمَاءُ وَ الْخَرَاجُ وَ الْعَمَلُ عَلَى الْعِلْجِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ قُلْتُ الرَّجُلُ يَبْذُرُ فِي الْأَرْضِ مِائَةَ جَرِيبٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ طَعَاماً أَوْ غَيْرَهُ فَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ خُذْ مِنِّي نِصْفَ ثَمَنِ هَذَا الْبَذْرِ الَّذِي زَرَعْتَهُ فِي الْأَرْضِ وَ نِصْفَ نَفَقَتِكَ عَلَيَّ وَ أَشْرِكْنِي فِيهِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي يَبْذُرُ فِيهِ لَمْ يَشْتَرِهِ بِثَمَنٍ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَانَ عِنْدَهُ قَالَ فَلْيُقَوِّمْهُ قِيمَةً كَمَا يُبَاعُ يَوْمَئِذٍ فَلْيَأْخُذْ نِصْفَ الثَّمَنِ وَ نِصْفَ النَّفَقَةِ وَ يُشَارِكُهُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے مسلمان اور مشرک کے مل کے مزارعت کرنے کے بارے میں مسلم کی طرف سے بیج، گائے اور زمین ہو اور پانی، خراج اور کام کافر پر ہوں۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے مزارعت کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا۔ ایک شخص سو جریب یا کم یا زیادہ زمین میں بیج ڈالتا ہے تب اس کے پاس ایک شخص آتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تم مجھ سے اس بیج کی آدھی قیمت لے لو کہ جو تم نے زمین میں کاشت کیا ہے۔ تمہارا آدھا خرچ میرے اوپر ہوگا اور تم مجھے اس میں شریک کرو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی۔ اگر بیج ڈالنے والے نے بیج قیمت سے نہ خریدا ہو بلکہ وہ اس کے پاس اپنا ہی موجود تھا تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"پس وہ اس کی قیمت مقرر کرے گویا آج کے دن بیچ رہا ہے اور اس سے آدھی قیمت لے۔ آدھا خرچہ لے اور اسے شریک کرے"

## باب قَبَالَةِ أَرْضِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ جِزْيَةِ رُءُوسِهِمْ وَ مَنْ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ مِنَ السُّلْطَانِ فَيُقَبِّلُهَا مِنْ غَيْرِهِ

## (اہل ذمہ کی زمینوں اور ان کے جزیے کا ٹھیکہ اور جو بادشاہ سے زمین کا ٹھیکہ لے اور وہ اسے اس کے غیر سے دے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ قَرْيَةٌ عَظِيمَةٌ وَ لَهُ فِيهَا عُلُوجٌ ذِمِّيُّونَ يَأْخُذُ مِنْهُمُ السُّلْطَانُ الْجِزْيَةَ فَيُعْطِيهِمْ يُؤْخَذُ مِنْ أَحَدِهِمْ خَمْسُونَ وَ مِنْ بَعْضِهِمْ ثَلَاثُونَ وَ أَقَلُّ وَ أَكْثَرُ فَيُصَالِحُ عَنْهُمْ صَاحِبُ الْقَرْيَةِ السُّلْطَانَ ثُمَّ يَأْخُذُ هُوَ مِنْهُمْ أَكْثَرَ مِمَّا يُعْطِي السُّلْطَانَ قَالَ هَذَا حَرَامٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ جس کے پاس بہت بڑا قصبہ ہو اور اس میں ذمی کافر ہوں ان سے سلطان جزیہ لیتا ہو۔ ان میں سے ہر ایک سے پچاس اور ان میں سے بعض سے تین یا اس سے زیادہ یا اس سے کم لیتا ہو۔ پس صاحب فرید (قصبہ کا مالک) سلطان سے مصالحت کرے۔ پھر وہ ان سے سلطان کو دیئے جانے والے سے زائد لے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"یہ حرام ہے"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ الْمِسْمَعِيُّ عَنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي أَرْضٍ أَتَقَبَّلُهَا مِنَ السُّلْطَانِ ثُمَّ أُؤَاجِرُهَا أَكَرَتِي عَلَى أَنَّ مَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ لِي مِنْ ذَلِكَ النِّصْفُ وَ الثُّلُثُ بَعْدَ حَقِّ السُّلْطَانِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ كَذَلِكَ أُعَامِلُ أَكَرَتِي .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، روایت کی ہے کہ مجھے ابو نجیح مسمعی نے بتلایا۔ اس نے فیض بن مختار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ۔ آپ علیہ السلام اس زمین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جسے میں نے بادشاہ سے ٹھیکہ پر لی۔ پھر میں اسے مستاجری پر اپنے مزارعین کو دیتا ہوں۔ اس شرط پر کہ اس میں سے جو اللہ عزّوجلّ دے گا اس میں سے میرا آدھا ہو گا جو حق سلطان کے بعد تیسرا حصہ بنتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں میں ؒبھی اپنے مزارعین سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِقَبَالَةِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِهَا عِشْرِينَ سَنَةً وَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَ أَكْثَرَ فَيَعْمُرُهَا وَ يُؤَدِّي مَا خَرَجَ عَلَيْهَا وَ لَا يُدْخِلِ الْعُلُوجَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَبَالَةِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "زمین کے مالکان سے بیس سال یا اس سے کم یا زیادہ کا ٹھیکہ لینے اور اس میں سے ہونے والی آمدن کے ذریعے ادائیگی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ البتہ مشرکوں کو اس قبالہ میں داخل نہ کرو کیونکہ یہ جائز نہیں ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِطِيبَةِ نَفْسِ أَهْلِهَا عَلَى شَرْطٍ يُشَارِطُهُمْ عَلَيْهِ وَ إِنْ هُوَ رَمَّ فِيهَا مَرَمَّةً أَوْ جَدَّدَ فِيهَا بِنَاءً فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ بُيُوتِهَا إِلَّا الَّذِي كَانَ فِي أَيْدِي دَهَاقِينِهَا أَوَّلًا قَالَ إِذَا كَانَ قَدْ دَخَلَ فِي قَبَالَةِ الْأَرْضِ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ فَلَا يَعْرِضُ لِمَا فِي أَيْدِي دَهَاقِينِهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتَرَطَ عَلَى أَصْحَابِ الْأَرْضِ مَا فِي أَيْدِي الدَّهَاقِينِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زمین مالکان سے ان کی رضامندی سے اس شرط پر زمین کا ٹھیکہ لیتا ہے کہ اگر اس نے ان کے پہلے کسانوں کے ہاتھوں میں موجود مکانات کی مرمت کی یا نئی عمارت بنائی تو وہ ان گھروں کی اجرت لے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وہ زمین کے ٹھیکہ (قبالہ) میں ایک معین چیز سے داخل ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ کسانوں کے ہاتھوں میں جو اشیاء ہیں ان سے معرض نہ ہو۔ ہاں مگر یہ کہ زمین مالکان سے کسانوں کے ہاتھوں میں ہونے والی اشیاء کا معاملہ بھی طے کرے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَرْيَةٍ لِأُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَا أَدْرِي أَصْلُهَا لَهُمْ أَمْ لَا غَيْرَ أَنَّهَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ عَلَيْهِمْ خَرَاجٌ فَاعْتَدَى عَلَيْهِمُ السُّلْطَانُ فَطَلَبُوا إِلَيَّ فَأَعْطَوْنِي أَرْضَهُمْ وَ قَرْيَتَهُمْ عَلَى أَنْ أَكْفِيَهُمُ السُّلْطَانَ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ فَفَضَلَ لِي بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ بَعْدَ مَا قَبَضَ السُّلْطَانُ مَا قَبَضَ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لَكَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے ابراہیم بن میمون سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس قصبہ کے بارے میں کہ جو اہل ذمہ کے لوگوں کا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی اصل ان کی ہے یا ان کے غیر کی ہے البتہ ان کے ہاتھوں میں ہے ان پر خراج ہے اور سلطان ان پر ظلم کرتا ہے پس وہ مجھ سے چاہتے ہیں کہ وہ مجھے اپنی زمین دیں اور قصبہ دیں۔ اس بات پر کہ

میں انہیں سلطان سے بچاؤں۔ تھوڑا یا زیادہ دے کر یا کہ تو اضافی چیز میری ہو گی پس جو سلطان لے جائے باقی میری ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے تمہارے لیے صرف بچ جانے والا ہو گا۔"

## باب مَنْ يُؤَاجِرُ أَرْضاً ثُمَّ يَبِيعُهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ الْأَجَلِ أَوْ يَمُوتُ فَتُورَثُ الْأَرْضُ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْأَجَلِ

### (جو زمین اجرت پر دے پھر مدت ختم ہونے سے پہلے اسے بیچ دے یا مر جائے اور مدت ختم ہونے سے پہلے زمین وراثت میں چلی جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا ( عليه السلام ) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَقَبَّلَ مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ سِنِينَ مُسَمَّاةً ثُمَّ إِنَّ الْمُقَبِّلَ أَرَادَ بَيْعَ أَرْضِهِ الَّتِي قَبَّلَهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ السِّنِينَ الْمُسَمَّاةِ هَلْ لِلْمُتَقَبِّلِ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنَ الْبَيْعِ قَبْلَ انْقِضَاءِ أَجَلِهِ الَّذِي تَقَبَّلَهَا مِنْهُ إِلَيْهِ وَ مَا يَلْزَمُ الْمُتَقَبِّلَ لَهُ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ إِذَا اشْتَرَطَ عَلَى الْمُشْتَرِي أَنَّ لِلْمُتَقَبِّلِ مِنَ السِّنِينَ مَا لَهُ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن احمد سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا۔ اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک شخص سے زمین ٹھیکے پر لیتا ہے اور اس کے علاوہ سال بھی مقرر ہوتے ہیں۔ پھر دینے والا اپنی اس زمین کو کہ جو اس نے دی ہوئی ہے کو بیچنے کا ارادہ کرتا ہے اس سے پہلے کہ معین سالوں کی مدت ختم ہو۔ کیا ٹھیکیدار اسے سودا کرنے سے منع کر سکتا ہے۔ اس کی مدت ختم ہونے سے پہلے ٹھیکیدار کو کیا حق لازم ہے۔ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ "زمین کے مالک کو مشتری سے ٹھیکیدار کے مانندہ سالوں کی شرط کرنے کے بعد زمین بیچنا جائز ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَذَانِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( عليه السلام ) وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ آجَرَتْ ضَيْعَتَهَا عَشْرَ سِنِينَ عَلَى أَنْ تُعْطَى الْأُجْرَةَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِنْدَ انْقِضَائِهَا لَا يُقَدَّمُ لَهَا شَيْءٌ مِنَ الْأُجْرَةِ مَا لَمْ يَمْضِ الْوَقْتُ فَمَاتَتْ قَبْلَ ثَلَاثِ سِنِينَ أَوْ بَعْدَهَا هَلْ يَجِبُ عَلَى وَرَثَتِهَا إِنْفَاذُ الْإِجَارَةِ إِلَى الْوَقْتِ أَمْ تَكُونُ الْإِجَارَةُ مُنْتَقِضَةً بِمَوْتِ الْمَرْأَةِ فَكَتَبَ ( عليه السلام ) إِنْ كَانَ لَهَا وَقْتٌ مُسَمًّى لَمْ يَبْلُغْ فَمَاتَتْ فَلِوَرَثَتِهَا تِلْكَ الْإِجَارَةُ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ ذَلِكَ الْوَقْتَ وَ بَلَغَتْ ثُلُثَهُ أَوْ نِصْفَهُ أَوْ شَيْئاً مِنْهُ فَيُعْطَى وَرَثَتُهَا بِقَدْرِ مَا بَلَغَتْ مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے علی بن مھزیار سے، اس نے ابراہیم بن محمد ہمدانی سے، اس نے محمد بن جعفر رزاز سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابراہیم ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو خط لکھا اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنی جائیداد دس سال کیلئے اجارہ پر دی۔ اس شرط پر کہ ہر سال اسے سال کے اختتام پر اجرت دی جائے گی۔ جب تک وقت نہ گزرے اسے کچھ اجرت پیشگی نہ دی جائے گی۔ پس وہ تین سال کے بعد مر گئی یا اس کے بعد تو کیا اس کے ورثاء کیلئے واجب ہے کہ اجارۃ کو وقت تک نافذ رکھیں یا اجارہ عورت کی موت کے ساتھ ٹوٹ گیا؟ تو آپ علیہ السلام نے مجھے تحریر فرمایا۔ اگر اس اجارۃ کا کوئی وقت معین تھا تو اس کے وارثوں کیلئے ہو گا۔ اجارۃ پس اگر وہ وقت نہیں آیا اور اس کا تیسرا یا آدھا یا تھوڑا حصہ گزرا تو اس کے وارثوں کو گزری مدت کی مقدار کے برابر دے گا۔ انشاءاللہ۔

3- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيِّ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ ( عليه السلام ) رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ ضَيْعَةً مِنْ رَجُلٍ فَبَاعَ الْمُؤَاجِرُ تِلْكَ الضَّيْعَةَ الَّتِي آجَرَهَا بِحَضْرَةِ الْمُسْتَأْجِرِ وَ لَمْ يُنْكِرِ الْمُسْتَأْجِرُ الْبَيْعَ وَ كَانَ حَاضِراً لَهُ شَاهِداً عَلَيْهِ فَمَاتَ الْمُشْتَرِي وَ لَهُ وَرَثَةٌ أَ يَرْجِعُ ذَلِكَ فِي الْمِيرَاثِ أَوْ يَبْقَى فِي يَدِ الْمُسْتَأْجِرِ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ إِجَارَتُهُ فَكَتَبَ ( عليه السلام ) إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ إِجَارَتُهُ .

3۔ سہل بن زیاد نے احمد بن اسحاق رازی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو الحسن ثالث علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔"ایک آدمی دوسرے آدمی سے جائیداد مستاجری پر لیتا ہے اور زمین کا مالک اس جائیداد کو کہ جو اس نے مستاجری پر دی ہے مستاجر کی موجودگی میں بیچ دیتا ہے۔ در حالیکہ مستاجر سودا کرنے سے نہیں روکتا وہ حاضر بھی ہوتا ہے اور اس پر گواہ بھی ہوتا ہے پس اصل مالک مر جاتا ہے۔ اس کے کچھ ورثاء ہیں تو کیا یہ جائیداد وراثت میں چلی جائے گی یا مستاجر کے ہاتھوں میں اجارہ ختم ہونے تک رہے گی؟ پس آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔"یہاں تک کہ اس کا اجارۃ ختم نہ ہو"

# باب الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ أَوِ الدَّارَ فَيُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا

## (آدمی زمین یا گھر کرائے پر لیتا ہے اور پھر اسے اس سے زیادہ پر کہ جس پر اس نے لیا تھا کرائے پر دے دیتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ مِنَ الدَّهَاقِينِ فَيُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا يَتَقَبَّلُهَا وَ يَقُومُ فِيهَا بِحَظِّ السُّلْطَانِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَيْسَتْ مِثْلَ الْأَجِيرِ وَ لَا مِثْلَ الْبَيْتِ إِنَّ فَضْلَ الْأَجِيرِ وَ الْبَيْتِ حَرَامٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے خالد بن جریر سے، اس نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو دہکانوں سے زمین ٹھیکہ پر لیتا ہے اور اسے ٹھیکہ پر لیے جانے والا مال سے زیادہ پر آگے مستاجری پر دے دیتا ہے۔ اور اسمیں سلطان کے حصے کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ زمین اجیر یا گھر کی طرح نہیں ہے کیونکہ اجیر اور گھر کا اضافہ حرام ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مِنَ السُّلْطَانِ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ أَوْ بِطَعَامٍ مُسَمًّى ثُمَّ آجَرَهَا وَ شَرَطَ لِمَنْ يَزْرَعُهَا أَنْ يُقَاسِمَهُ النِّصْفَ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ وَ لَهُ فِي الْأَرْضِ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ أَ يَصْلُحُ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا حَفَرَ نَهَراً أَوْ عَمِلَ لَهُمْ شَيْئاً يُعِينُهُمْ بِذَلِكَ فَلَهُ ذَلِكَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ اسْتَأْجَرَ أَرْضاً مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ أَوْ بِطَعَامٍ مَعْلُومٍ فَيُؤَاجِرُهَا قِطْعَةً قِطْعَةً أَوْ جَرِيباً جَرِيباً بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَيَكُونُ لَهُ فَضْلٌ فِيمَا اسْتَأْجَرَهُ مِنَ السُّلْطَانِ وَ لَا يُنْفِقُ شَيْئاً أَوْ يُؤَاجِرُ تِلْكَ الْأَرْضَ قِطَعاً عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُمُ الْبَذْرَ وَ النَّفَقَةَ فَيَكُونُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ عَلَى إِجَارَتِهِ وَ لَهُ تُرْبَةُ الْأَرْضِ أَوْ لَيْسَتْ لَهُ فَقَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَرْضاً فَأَنْفَقْتَ فِيهَا شَيْئاً أَوْ رَمَمْتَ فِيهَا فَلَا بَأْسَ بِمَا ذَكَرْتَ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو بادشاہ سے خراج والی زمین مقرر درہم یا مقرر غلہ کے عوض مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اسے خود مستاجری پر کسی اور کو دیتا ہے اور کاشتکاروں سے شرط کرتا ہے کہ وہ اسے تقسیم کریں گے آدھا یا اس سے زیادہ یا اس سے کم۔ اسے اس زمین سے نفع ہوا۔ کیا یہ درست ہے؟ آپ علیہ السلام، نے فرمایا"ہاں اگر وہ نہر کھود دے یا ان کیلئے کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے وہ مدد لیں تو اس کیلئے جائز ہے۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو خراج والی زمین معین درہم یا معلوم غلہ کے ذریعے مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یا جریب جریب کر کے معلوم چیز کے عوض خود مستاجری پر دیتا ہے اور اسے اس میں نفع ہوتا ہے۔ اس مال سے کہ جس کے ذریعے اس نے سلطان سے اجارہ پر لی تھی اس نے نہ تو کچھ خرچ کیا یا پھر یہ کہ وہ یہ زمین ٹکڑے ٹکڑے بانٹ کر اس شرط پر انہیں دیتا ہے کہ بیج اور


www.hubeali.com

خرچہ دے گا۔ اور اسے اس میں اجارہ کا فضل ملے گا۔ حالانکہ اس کیلئے زمین کی مٹی ہے یا اس کیلئے نہیں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم زمین مستاجری پر لو اور اس میں خرچ کرو یا اس میں کوئی مرمت کرو تو جو تم نے ذکر کیا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّ هَذَا لَيْسَ كَالْحَانُوتِ وَ لَا الْأَجِيرِ إِنَّ فَضْلَ الْأَجِيرِ وَ الْحَانُوتِ حَرَامٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو المغراء سے اس نے ابن ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو زمین مستاجری پر دے اور اس سے زیادہ پر آگے مستاجری پر دے دے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یہ حانوت (دکانوں) اور اجیر کی طرح نہیں کیونکہ حانوت (دکانوں) اور اجیر کا اضافی (فضل) حرام ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْجَرَ دَاراً بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَسَكَنَ ثُلُثَيْهَا وَ آجَرَ ثُلُثَهَا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَ لَا يُؤَاجِرْهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا إِلَّا أَنْ يُحْدِثَ فِيهَا شَيْئاً .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی آدمی ایک گھر دس درہم میں کرایہ پر دے اس کے دو تہائی میں خود رہے اور باقی ایک تہائی کو دس درہم میں کرائے پر دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے ہاں البتہ اپنے سے زیادہ کرائے پر نہ دے مگر یہ کہ جب اس میں کوئی نیا کام کرائے (تو دے سکتا ہے)

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُثَنَّى سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ هُوَ يَسْمَعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْتَأْجِرُهَا الرَّجُلُ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ إِنَّ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْتِ وَ الْأَجِيرِ إِنَّ فَضْلَ الْبَيْتِ حَرَامٌ وَ فَضْلَ الْأَجِيرِ حَرَامٌ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن فضال سے، اس نے ابو المغراء سے اس نے ابراہیم بن میمون سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن مثنیٰ نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور وہ سن رہا تھا۔ اس زمین کے بارے میں کہ جسے آدمی مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اس سے زیادہ مستاجری پر دے دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ اس کی مثال گھر اور اجیر جیسی نہیں ہے۔ کیونکہ گھر اور اجیر کی زیادتی حرام ہوتی ہے۔

6- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ فَأُقَبِّلُهَا بِالنِّصْفِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَأَتَقَبَّلُهَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأُقَبِّلُهَا بِأَلْفَيْنِ قَالَ لَا يَجُوزُ قُلْتُ كَيْفَ جَازَ الْأَوَّلُ وَ لَمْ يَجُزِ الثَّانِي قَالَ لِأَنَّ هَذَا مَضْمُونٌ وَ ذَلِكَ غَيْرُ مَضْمُونٍ

6۔ سہل بن زیادہ نے احمد بن محمد سے، اس نے عبد الکریم سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ کیا میں زمین کو چوتھے یا تیسرے پر ٹھیکے میں لے کر آدھے پر دے سکتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی میں نے ایک ہزار درہم میں لی اور اسے دو ہزار درہم میں ٹھیکے پر دی۔ فرمایا جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کی پہلے کیسے جائز تھا اور دوسرے کیسے جائز نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیونکہ یہ مضمون (گارنٹی شدہ ہے) اور وہ مضمون (غیر گارنٹی شدہ) ہے۔


www.hubeali.com

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا تَقَبَّلْتَ أَرْضاً بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَلَا تُقَبِّلْهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تَقَبَّلْتَهَا بِهِ وَ إِنْ تَقَبَّلْتَهَا بِالنِّصْفِ وَ الثُّلُثِ فَلَكَ أَنْ تُقَبِّلَهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تَقَبَّلْتَهَا بِهِ لِأَنَّ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ مَضْمُونَانِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم زمین کو سونے یا چاندی کے عوض ٹھیکے پر لو تو اسے اس سے زیادہ پر ٹھیکے پر نہ دو۔ اور اگر تم اسے آدھے یا ثلث کے ذریعے لو تو تمہیں اختیار ہے چاہو تو اسے اس سے زیادہ پر دے سکتے ہو کیونکہ سونا اور چاندی (گارنٹی شدہ) مضمون ہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا قَالَ لَا يَصْلُحُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يُحْدِثَ فِيهَا شَيْئاً .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو گھر کو کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس سے زیادہ کرائے پر دیتا ہے۔ فرمایا یہ درست نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس میں کوئی کام کرائے۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَأْجِرَ رَحًى وَحْدَهَا ثُمَّ أُؤَاجِرَهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرْتُهَا بِهِ إِلَّا أَنْ يُحْدَثَ فِيهَا حَدَثٌ أَوْ تُغْرَمَ فِيهَا غَرَامَةٌ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعة سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے سخت کراہت ہے اس بات سے کہ میں فقط ایک پتھر بھی کرائے پر لوں اور پھر اسے اس سے زیادہ کرائے پر آگے دوں۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس میں کوئی تبدیلی واقع ہو یا اس میں کوئی تاوان ادا کیا گیا ہو۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مَرْعًى يَرْعَى فِيهِ بِخَمْسِينَ دِرْهَماً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَأَرَادَ أَنْ يُدْخِلَ مَعَهُ مَنْ يَرْعَى فِيهِ وَ يَأْخُذَ مِنْهُمُ الثَّمَنَ قَالَ فَلْيُدْخِلْ مَعَهُ مَنْ شَاءَ بِبَعْضِ مَا أَعْطَى وَ إِنْ أَدْخَلَ مَعَهُ بِتِسْعَةٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ كَانَتْ غَنَمُهُ بِدِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ هُوَ رَعَى فِيهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ بِشَهْرٍ أَوْ شَهْرَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ فَلَا بَأْسَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ بِخَمْسِينَ دِرْهَماً وَ يَرْعَى مَعَهُمْ وَ لَا بِأَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ وَ لَا يَرْعَى مَعَهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ عَمِلَ فِي الْمَرْعَى عَمَلًا حَفَرَ بِئْراً أَوْ شَقَّ نَهَراً أَوْ تَعَنَّى فِيهِ بِرِضَا أَصْحَابِ الْمَرْعَى فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا اشْتَرَاهُ بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ عَمِلَ فِيهِ عَمَلًا فَبِذَلِكَ يَصْلُحُ لَهُ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ بن محمد سے اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو چراگاہ لیتا ہے۔ چرانے کے لیے پچاس درہم یا اس سے کم یا اس سے زیادہ میں اور پھر چاہتا ہے کہ اس میں کسی اور کو کہ جو چرائے اس میں شامل کرے اور اس سے قیمت بھی لے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو بھی چاہے اس کی ادائیگی شدہ رقم کے بعض کے عوض اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔ اگرچہ وہ اس کے ساتھ انچاس (49) کے ذریعہ شامل ہو اور اس کی بھیڑ بکریاں ایک درہم میں ہوں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگرچہ اس نے اس میں شمولیت دینے سے ایک یا دو ماہ یا اس سے زیادہ چرایا ہی کیوں نہ ہو۔ بعد اس کے کہ انہیں بیان کر دے تو کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن اسے حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ اسے پچاس درہم میں بیچے اور ساتھ میں بکریاں بھی چرائے۔ اور نہ ہی یہ کہ پچاس سے زائد میں بیچے اور ان کے ساتھ نہ چرائے۔ ہاں جب اس نے چراگاہ میں اس کے مالکوں کی مرضی سے کوئی کام

کیا ہو۔ کنواں کھودا ہو۔ یا نہر نکالی ہو اس میں کوئی مشقت کی ہو۔ تو پھر کوئی قباحت نہیں ہے۔ کہ اس سے زیادہ پر بیچے کہ جس پہ اس نے لیا تھا۔ کیونکہ اس نے اس میں کام کیا۔ پس اس کے لیے اس وجہ سے اب جائز ہو جائے گا۔

# باب الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِالْعَمَلِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ مِنْ غَيْرِهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا تَقَبَّلَ

## (ایک آدمی ٹھیکے پر کام لے اور پھر اس سے زیادہ پر کسی اور کو دے دے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِالْعَمَلِ فَلَا يَعْمَلُ فِيهِ وَ يَدْفَعُهُ إِلَى آخَرَ فَيَرْبَحُ فِيهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ عَمِلَ فِيهِ شَيْئاً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان سے اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک کام ٹھیکے پر لیتا ہے اور اس میں کوئی کام کیے بغیر اسے کسی اور کے حوالے کر دیا اور اس میں نفع کمایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "درست نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں کچھ کام کرے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْحَكَمِ الْخَيَّاطِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أَتَقَبَّلُ الثَّوْبَ بِدِرْهَمٍ وَ أُسَلِّمُهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَشُقَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ فِيمَا تَقَبَّلْتَهُ مِنْ عَمَلٍ ثُمَّ اسْتَفْضَلْتَ فِيهِ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے حکم خیاط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں ایک درہم کے بدلے کپڑے ٹھیکہ پر لیتا ہوں اور پھر انہیں اس سے زیادہ پر آگے دیتا ہوں حالانکہ انہیں کاٹنے کے سوا میں کچھ نہیں کرتا۔ فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" پھر فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم ایک کام لو اور پھر اس میں نفع کماؤ"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الصَّائِغِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أَتَقَبَّلُ الْعَمَلَ فِيهِ الصِّيَاغَةُ وَ فِيهِ النَّقْشُ فَأُشَارِطُ النَّقَّاشَ عَلَى شَرْطٍ فَإِذَا بَلَغَ الْحِسَابُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ اسْتَوْضَعْتُهُ مِنَ الشَّرْطِ قَالَ فَبِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن میمون صائغ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے زرگری میں ایک کام ٹھیکہ پر لیا اور اس میں نقش کرنا بھی تھا اور میں نے نقاش سے شرط طے کی جب اس میں اور مجھ میں حساب ہونے لگا تو میں نے اس سے شرط میں رعایت لے لی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیا اس کی ذات اس پر راضی تھی؟" میں نے عرض کی۔ "ہاں" فرمایا کوئی قباحت نہیں۔


www.hubeali.com

# باب بَيْعِ الزَّرْعِ الْأَخْضَرِ وَ الْقَصِيلِ وَ أَشْبَاهِهِ

## (سبز کھیتی، قصیل "ایسے سبز جو جو پکنے سے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلائے جاتے ہیں" اور ان جیسی چیزوں کی تجارت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا بَأْسَ بِأَنْ تَشْتَرِيَ زَرْعاً أَخْضَرَ ثُمَّ تَتْرُكَهُ حَتَّى تَحْصُدَهُ إِنْ شِئْتَ أَوْ تَعْلِفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُسَنْبِلَ وَ هُوَ حَشِيشٌ وَ قَالَ لَا بَأْسَ أَيْضاً أَنْ تَشْتَرِيَ زَرْعاً قَدْ سَنْبَلَ وَ بَلَغَ بِحِنْطَةٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم سبز کھیت خریدو پھر اسے چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ تم اگر چاہو تو اس سے دانے نکالو اور اگر چاہو تو ڈالیاں نکلنے سے پہلے اسے چارہ بناؤ اور وہ خشک گھاس بن جائے اور فرمایا۔ "اسی طرح اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم کھیتی خریدو کہ جو ڈالیاں اٹھا چکی ہو اور گندم بن چکی ہو۔"

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ يَحِلُّ شِرَاءُ الزَّرْعِ أَخْضَرَ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ

2۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے بکیر بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "کیا سبز کھیت کا خریدنا جائز ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- عَنْهُ عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ وَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَشْتَرِيَ الزَّرْعَ أَوِ الْقَصِيلَ أَخْضَرَ ثُمَّ تَتْرُكَهُ إِنْ شِئْتَ حَتَّى يُسَنْبِلَ ثُمَّ تَحْصُدَهُ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَعْلِفَ دَابَّتَكَ قَصِيلًا فَلَا بَأْسَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَنْبِلَ فَأَمَّا إِذَا سَنْبَلَ فَلَا تَعْلِفْهُ رَأْساً فَإِنَّهُ فَسَادٌ .

3۔ اس نے زرارۃ سے، اسی طرح کی روایت کی اور آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ تم سبز کھیت یا سبز صیقل (سبز جو کہ جو پکنے سے پہلے چارے کے طور پر کاٹے جائیں) خریدو پھر انہیں چھوڑو۔ اگر تم چاہو تو ڈالیں اٹھانے تک پھر تم اس سے دانے نکالو اور اگر تم چاہو تو اپنے جانور کو چارے کے طور پر کھلاؤ۔ اس سے پہلے کہ وہ ڈالیاں نکالے۔ البتہ جب ڈالیاں اٹھالے تو اسے سر سے بطور چارہ مت کاٹو۔" کیونکہ اس میں فساد ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي زَرْعٍ بِيعَ وَ هُوَ حَشِيشٌ ثُمَّ سَنْبَلَ قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا قَالَ أَبْتَاعُ مِنْكَ مَا يَخْرُجُ مِنْ هَذَا الزَّرْعِ فَإِذَا اشْتَرَاهُ وَ هُوَ حَشِيشٌ فَإِنْ شَاءَ أَعْفَاهُ وَ إِنْ شَاءَ تَرَبَّصَ بِهِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے مثنی حناط سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس کھیتی کے بارے میں کہ جو حشیش کے طور پر خریدی جائے اور پھر وہ ڈالیاں اٹھالے تو فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ وہ کہے میں تم سے اس کھیتی سے نکلنے والا خریدتا ہوں اور جب اس نے خریدا تو وہ خشک گھاس اب اگر چاہے تو اسے کاٹے اور اگر چاہے تو اس کو پکنے تک کیلئے چھوڑ دے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ قُلْتُ وَ مَا هُوَ قَالَ أَنْ تَشْتَرِيَ حَمْلَ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَ الزَّرْعَ بِالْحِنْطَةِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابان سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنۃ سے" میں نے عرض کی وہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا "یہ کہ تم کھجور کے پھل کو کھجوروں سے اور کھیتی کو گندم سے خریدو"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الْقَصِيلِ يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ فَلَا يَقْصِلُهُ وَ يَبْدُو لَهُ فِي تَرْكِهِ حَتَّى يَخْرُجَ سُنْبُلُهُ شَعِيراً أَوْ حِنْطَةً وَ قَدِ اشْتَرَاهُ مِنْ أَصْلِهِ عَلَى أَنَّ مَا بِهِ مِنْ خَرَاجٍ عَلَى الْعِلْجِ فَقَالَ إِنْ كَانَ اشْتَرَطَ حِينَ اشْتَرَاهُ إِنْ شَاءَ قَطَعَهُ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ كَمَا هُوَ حَتَّى يَكُونَ سُنْبُلًا وَ إِلَّا فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتْرُكَهُ حَتَّى يَكُونَ سُنْبُلًا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے صیقل کی خریداری سے متعلق سوال کیا کہ ایک شخص اسے خریدتا ہے اور اسے نہیں کاٹتا اور اس کو چھوڑنا شروع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ڈالیاں گندم یا جو دیں۔ حالانکہ اس نے دراصل کافروں پر خراج میں سے لیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر اس نے خریدتے وقت یہ شرط لگائی تھی کہ اگر وہ چاہے تو اسے کاٹے اور چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ جیسا کہ وہ کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ڈالیاں آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو ڈالیوں تک چھوڑنا نہیں چاہیے۔"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) نَحْوَهُ وَ زَادَ فِيهِ فَإِنْ فَعَلَ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَسْقَهُ وَ نَفَقَتَهُ وَ لَهُ مَا خَرَجَ مِنْهُ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب سے، اس نے سماعۃ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ "اگر وہ ایسے کرے تو تمام خرچہ اور خراج (وظیفہ) اس کو دینا ہو گا اور فصل میں سے جو نکلے وہ اس کا ہو گا۔"

8- عُثْمَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ زَرَعَ زَرْعاً مُسْلِماً كَانَ أَوْ مُعَاهَداً فَأَنْفَقَ فِيهِ نَفَقَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فِي بَيْعِهِ لِنَقْلِهِ يَنْتَقِلُ مِنْ مَكَانِهِ أَوْ لِحَاجَةٍ قَالَ يَشْتَرِيهِ بِالْوَرِقِ فَإِنَّ أَصْلَهُ طَعَامٌ .

8۔ عثمان بن عیسیٰ نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ "جس نے کھیتی کاشت کی مسلم ہے یا ذمی ہے پس اس نے اس میں خرچ کیا اور پھر وہ اسے بیچنا چاہتا ہے کیونکہ وہ یا تو اپنے مکان سے نقل کر رہا ہے یا پھر اسے کوئی ضرورت ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے نقدی سے خریدو کیونکہ اس کی اصل غلہ ہے"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي الْعَرَايَا بِأَنْ تُشْتَرَى بِخِرْصِهَا تَمْراً وَ قَالَ الْعَرَايَا جَمْعُ عَرِيَّةٍ وَ هِيَ النَّخْلَةُ تَكُونُ لِلرَّجُلِ فِي دَارِ رَجُلٍ آخَرَ فَيَجُوزُ لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا بِخِرْصِهَا تَمْراً وَ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ فِي غَيْرِهِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف "عرایا" میں اجازت دی ہے کہ تم اس کے اندازے سے خشک کھجور لے سکتے ہو" اور فرمایا "عرایا عریۃ کی جمع ہے اور یہ کھجور کا ایک ایسا درخت ہے کہ جو کسی کا ہو اور دوسرے شخص کے گھر میں ہو پس جائز ہے اس کیلئے کہ وہ اس کے پھل کو اندازے سے خشک کھجوروں کے عوض بیچے اس کے علاوہ میں یہ جائز نہیں ہے"

# باب بَيْعِ الْمَرَاعِي (چراگاہ کی فروخت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ تَكُونُ لَهُ الضَّيْعَةُ فِيهَا جَبَلٌ مِمَّا يُبَاعُ يَأْتِيهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَ لَهُ غَنَمٌ قَدِ احْتَاجَ إِلَى جَبَلٍ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ الْجَبَلَ كَمَا يَبِيعُ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ يَمْنَعَهُ مِنَ الْجَبَلِ إِنْ طَلَبَهُ بِغَيْرِ ثَمَنٍ وَ كَيْفَ حَالُهُ فِيهِ وَ مَا يَأْخُذُهُ قَالَ لَا يَجُوزُ لَهُ بَيْعُ جَبَلِهِ مِنْ أَخِيهِ لِأَنَّ الْجَبَلَ لَيْسَ جَبَلَهُ إِنَّمَا يَجُوزُ لَهُ الْبَيْعُ مِنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مسلمان شخص کے بارے میں کہ جس کی جائیداد میں پہاڑ واقع ہو کہ جنہیں بیچا جاتا ہے۔ اس کے پاس اس کا مسلمان بھائی آتا ہے کہ اس کی بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں اور اسے اس پہاڑ کی ضرورت ہوتی ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ اسے پہاڑ بیچے۔ جس طرح کہ وہ غیر مسلموں کو بیچتا ہے یا یہ کہ اگر وہ بغیر قیمت کے اس سے مانگے تو اسے روکے۔ اس میں اس کی کیا حالت ہے اور اس نے اس سے کیا لینا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کیلئے اپنا پہاڑ اپنے بھائی کو بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ پہاڑ اس کا نہیں ہے فقط اسے غیر مسلمانوں کو بیچنا جائز ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ وَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لَنَا ضِيَاعاً وَ لَهَا حُدُودٌ وَ فِيهَا مَرَاعِي وَ لِلرَّجُلِ مِنَّا غَنَمٌ وَ إِبِلٌ وَ يَحْتَاجُ إِلَى تِلْكَ الْمَرَاعِي لِإِبِلِهِ وَ غَنَمِهِ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَحْمِيَ الْمَرَاعِيَ لِحَاجَتِهِ إِلَيْهَا فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ أَرْضَهُ فَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ وَ يُصَيِّرَ ذَلِكَ إِلَى مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ قَالَ وَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَبِيعُ الْمَرَاعِيَ فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ أَرْضَهُ فَلَا بَأْسَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اور سہل بن زیاد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ادریس بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ہماری جائیدادیں ہیں کہ ان کی حد بندی ہے اور ان میں چراگاہیں ہیں۔ اور ہم میں سے ایک شخص کی بھیڑ بکریاں اور اونٹ ہیں اور وہ اپنی بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کیلئے ان چراگاہوں کا ضرورت مند ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ چراگاہ کو روک لے صرف اپنی حاجت کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب زمین اس کی ہے تو اس کو حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کو روکے اور اسے اپنی حاجت کیلئے استعمال میں لائے" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک آدمی چراگاہ بیچتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب زمین اس کی زمین ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الضَّيْعَةُ وَ تَكُونُ لَهَا حُدُودٌ تَبْلُغُ حُدُودُهَا عِشْرِينَ مِيلًا وَ أَقَلَّ وَ أَكْثَرَ يَأْتِيهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطِنِي مِنْ مَرَاعِي ضَيْعَتِكَ وَ أُعْطِيَكَ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ فَلَا بَأْسَ .

3۔ احمد بن محمد بن ابی نصر نے محمد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ ایک شخص کی جائیداد ہو اور اس کی حدیں ہوں اور اس کی حدیں بیس میل یا اس سے زیادہ یا اس سے کم تک پھیلی ہوں اور اس کے پاس ایک شخص آئے اور اسے کہے۔ مجھے اپنی جائیداد میں سے چراگاہیں دو۔ میں تمہیں اتنے اتنے درہم دوں گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب جائیداد اس کی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ بَيْعِ الْكَلَإِ إِذَا كَانَ سَيْحاً فَيَعْمِدُ الرَّجُلُ إِلَى مَائِهِ فَيَسُوقُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَسْقِيهِ الْحَشِيشَ وَ هُوَ الَّذِي حَفَرَ النَّهَرَ وَ لَهُ الْمَاءُ يَزْرَعُ بِهِ مَا شَاءَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ لَهُ فَلْيَزْرَعْ بِهِ مَا شَاءَ وَ يَبِيعُهُ بِمَا أَحَبَّ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ حَصَائِدِ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ سَائِرِ الْحَصَائِدِ فَقَالَ حَلَالٌ فَلْيَبِعْهُ إِنْ شَاءَ .

4۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوالاً عرض کی۔ گھاس کی فروخت کے بارے میں کہ پہاڑ سے زمین پر پانی بہتا ہے تو آدمی اس کے پانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسے زمین کی طرف کھینچ لاتا ہے اور اس سے گھاس کو پانی دیتا ہے اور وہ ہی ہے جو نہر کھودتا ہے اب اس کیلئے پانی ہے کہ جو چاہے کاشت کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب پانی اس کا ہے تو اسے اختیار ہے کہ جو چیز چاہے اس سے کاشت کرے اور اسے جس سے چاہے فروخت کرے" اور میں نے سوال کیا آپ علیہ السلام سے گندم کے، جو کے اور دیگر تمام بھوسوں کے بارے میں فرمایا۔"حلال ہے اگر چاہے تو فروخت کرے"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْكَلَإِ وَ الْمَرَاعِي فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَدْ حَمَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النَّقِيعَ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِينَ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے عبداللہ دھکان سے، اس نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا گھاس اور چراگاہ فروخت کرنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے"نقیع" نامی چراگاہ مسلمان مجاہدوں کے گھوڑوں کیلئے روکی تھی۔(اس میں کسی اور کو چرانے کی اجازت نہ دی)

# باب بَيْعِ الْمَاءِ وَ مَنْعِ فُضُولِ الْمَاءِ مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَ السُّيُولِ

# (پانی کی فروخت اور وادیوں اور سیلاب کے فالتو پانی کو روکنا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الشِّرْبُ مَعَ قَوْمٍ فِي قَنَاةٍ فِيهَا شُرَكَاءُ فَيَسْتَغْنِي بَعْضُهُمْ عَنْ شِرْبِهِ أَ يَبِيعُ شِرْبَهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِوَرِقٍ وَ إِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِكَيْلِ حِنْطَةٍ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید الاعرج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی پانی کی باری (زمینوں کیلئے) ہو۔ ایک گروہ کے ساتھ کھالوں (نالیوں) میں اس میں بہت سے لوگ شریک ہوں ان میں سے بعض اپنی باری کی ضرورت نہیں رکھتے کیا انہیں بیچ سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں اگر وہ چاہے تو بیچ سکتا ہے۔ نقدی کے عوض اور اگر چاہے تو گندم کی مقدار کے عوض"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنِ النِّطَافِ وَ الْأَرْبِعَاءِ قَالَ وَ الْأَرْبِعَاءُ أَنْ يُسَنِّيَ مُسَنَّاةً فَيُحْمَلَ الْمَاءُ فَيُسْتَقَى بِهِ الْأَرْضُ ثُمَّ يُسْتَغْنَى عَنْهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ وَ لَكِنْ أَعِرْهُ جَارَكَ وَ النِّطَافُ أَنْ يَكُونَ لَهُ الشِّرْبُ فَيَسْتَغْنِيَ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا تَبِعْهُ وَ لَكِنْ أَعِرْهُ أَخَاكَ أَوْ جَارَكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے اور حمید بن زیاد سے، اس نے حسن بن سماعۃ سے اس نے جعفر بن سماعۃ سے ایک ساتھ، ابان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نطاف اور اربعاء سے روکا ہے" فرمایا۔ اربعاء یہ ہے کہ کوئی بند باندھے اور پانی اکٹھا کرے اس سے زمین کو سیر اب کرے۔ پھر اس سے بے نیاز ہو جائے۔ فرمایا۔ اسے مت بیچو بلکہ اپنے ہمسائے کو دے دو۔ اور نطاف یہ ہے کہ اس کی پانی کی باری ہو اور اسے اس کی ضرورت نہ ہو۔ پس فرمایا۔ اسے مت بیچو بلکہ اسے اپنے بھائی یا ہمسائے کو دے دو۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي سَيْلِ وَادِي مَهْزُورٍ أَنْ يُحْبَسَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ لِلزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلَ الْمَاءُ إِلَى أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ لِلزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكِ وَ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبِ ثُمَّ يُرْسَلَ الْمَاءُ إِلَى أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ . قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مَهْزُورٌ مَوْضِعُ وَادٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، انہوں نے ایک ساتھ اس کے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حکم بن ایمن سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا وادی مہزور کے بہنے والے پانی کے بارے میں کہ اوپر والا نیچے والے سے کھجور کیلئے ٹخنوں تک اور زراعت کیلئے پنڈلیوں تک کا پانی روک سکتا ہے۔ پھر پانی اس سے نیچے والے کی طرف روانہ کرے زراعت کیلئے پنڈلی تک۔ اور کھجوروں کے لئے ٹخنے تک پھر پانی اس سے نیچے والے کیلئے چھوڑے" ابن ابی عمیر کہتا ہے کہ "مہزور وادی بنی قریظہ میں ایک مقام ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي سَيْلِ وَادِي مَهْزُورٍ أَنْ يُحْبَسَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ لِلزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكَيْنِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی مہزور کے سیلابی پانی کے بارے میں فیصلہ دیا۔ کہ اوپر والا نیچے والے سے کھجوروں کیلئے ٹخنوں تک اور زراعت کیلئے پنڈلیوں تک پانی روک سکتا ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي سَيْلِ وَادِي مَهْزُورٍ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ لِأَهْلِ الزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكَيْنِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے علی بن شجرہ سے، اس نے حفص بن غیاث سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی مہزور کے بارے میں فیصلہ دیا کہ "کھجوروں کیلئے ٹخنوں تک اور زراعت کرنے والوں کیلئے پنڈلیوں تک پانی روک سکتا ہے؟"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي شُرْبِ النَّخْلِ بِالسَّيْلِ أَنَّ الْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ وَ يُتْرَكُ مِنَ الْمَاءِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُسَرَّحُ الْمَاءُ إِلَى الْأَسْفَلِ الَّذِي يَلِيهِ كَذَلِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْحَوَائِطُ وَ يَفْنَى الْمَاءُ .


www.hubeali.com

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیلابی پانی سے کھجوروں کے درختوں کو سیر اب کرنے کے بارے میں فیصلہ دیا کہ اوپر والا نیچے والے سے پانی لگالے اور پانی کو ٹخنوں تک رہنے دے اور پھر اس کے بعد نیچے والے کیلئے چھوڑ دے جو کہ اس کے بعد ہے۔ اسی طرح آگے یہاں تک کہ باغیچے ختم ہو جائیں اور پانی بھی ختم ہو جائے۔

# بابٌ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ (بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے بارے میں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ أَيُّمَا قَوْمٍ أَحْيَوْا شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ وَ عَمَرُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا وَ هِيَ لَهُمْ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن حمران سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سماعت کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جو گروہ جتنا زمین آباد کرے وہ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں اور وہ ان کی ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ أَتَى خَرِبَةً بَائِرَةً فَاسْتَخْرَجَهَا وَ كَرَى أَنْهَارَهَا وَ عَمَرَهَا فَإِنَّ عَلَيْهِ فِيهَا الصَّدَقَةَ وَ إِنْ كَانَتْ أَرْضٌ لِرَجُلٍ قَبْلَهُ فَغَابَ عَنْهَا وَ تَرَكَهَا فَأَخْرَبَهَا ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ يَطْلُبُهَا فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَ لِمَنْ عَمَرَهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ "جو شخص بھی بغیر کاشت کے خراب زمین کی طرف آئے اور اسے درست کرے اس کی نہروں کو نئے سرے سے کھودے اور اسے آباد کرے تو اس میں سے اس پر فقط صدقہ دینا واجب ہے اور اگر زمین اس سے پہلے کسی شخص کی تھی اور وہ اس سے غائب ہو گیا اور اسے چھوڑ کر خراب کر گیا اس کے بعد اگر وہ مانگنے آئے تو زمین اللہ کی ہے اور اس کیلئے ہے جو اسے آباد کرے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَحْيَا مَوَاتاً فَهُوَ لَهُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارة سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کی ہے"

4- حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ فُضَيْلٍ وَ بُكَيْرٍ وَ حُمْرَانَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَحْيَا مَوَاتاً فَهُوَ لَهُ .

4۔ حماد نے حریز سے، اس نے زرارة اور محمد بن مسلم اور ابو بصیر اور فضیل اور بکیر اور حمران اور عبد الرحمن بن ابی عبداللہ سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ دونوں علیہما السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کی ہے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثَنَا الْأَرْضَ وَ نَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَ لْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا فَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا فَلْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ ( **عليه السلام** ) مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ فَيَحْوِيَهَا وَ يَمْنَعَهَا وَ يُخْرِجَهُمْ مِنْهَا كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ مَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ .

5۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمؑ نے امام علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا پایا ہے کہ زمین اللہ کی ہے اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور عاقبت متقی لوگوں کیلئے ہے۔ میںؑ اور میرےؑ اہل بیتؑ ہیں کہ جنہوں نے زمین کی وراثت پائی ہے۔ اور ہمؑ متقی ہیں اور زمین ساری کی ساری ہماریؑ ہے۔ پس جو بھی مسلمانوں میں سے اسے زندہ کرے اور اسے آباد کرے اور اس کا خراج امام علیہ السلام کو ادا کرے۔ جو کہ میرےؑ اہل بیتؑ سے ہوں گے تو اسے اختیار ہے کہ جو چاہے اس سے کھائے۔ پس اگر وہ اس زمین کو چھوڑ دے یا اسے خراب کر دے۔ (کاشت چھوڑ کر) پس اسے مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس کے بعد لے اور اسے آباد کرے تو وہ ترک کرنے والے سے زیادہ اس کا حق دار ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اس کا خراج میرےؑ اہل بیت علیہ السلام میں سے امام علیہ السلام کو ادا کرے اور اسے حق ہے جو چاہے کھائے۔ یہاں تک کہ میرےؑ اہل بیت علیہ السلام میں سے قائمؑ (عجل اللہ فرجہ الشریف) تلوار کے ساتھ ظہور کرے اور اس زمین کو جدا کرے اور اس کے استعمال سے منع کرے اور انہیں ان سے نکال باہر کرے۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدا کیا تھا۔ اور اس کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔ ہاں مگر یہ کہ جو ہمارےؑ شیعوں کے قبضے میں ہیں کہ وہ ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے انہیں قطعاً دے گا۔ اور زمین ان کے ہاتھوں میں چھوڑ دے گا۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ غَرَسَ شَجَراً أَوْ حَفَرَ وَادِياً بَدْءاً لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ أَحَدٌ وَ أَحْيَا أَرْضاً مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ قَضَاءً مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

6۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”جس کسی نے بھی درخت لگایا یا چشمہ کھودا۔ ابتداء کہ اس پہلے کوئی ایک بھی اس طرف نہ آیا تھا اور زمین آباد کی تو اس کی ہے۔

# باب الشُّفْعَةِ (شفعہ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ الشُّفْعَةُ لِكُلِّ شَرِيكٍ لَمْ يُقَاسِمْ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”شفعہ ہر اس شریک کیلئے ہے کہ جس نے تقسیم نہ لی ہو“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ دَارٍ فِيهَا دُورٌ وَ طَرِيقُهُمْ وَاحِدٌ فِي عَرْصَةِ الدَّارِ فَبَاعَ بَعْضُهُمْ مَنْزِلَهُ مِنْ رَجُلٍ هَلْ لِشُرَكَائِهِ فِي الطَّرِيقِ أَنْ يَأْخُذُوا بِالشُّفْعَةِ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَاعَ الدَّارَ وَ حَوَّلَ بَابَهَا إِلَى طَرِيقٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَلَا شُفْعَةَ لَهُمْ وَ إِنْ بَاعَ الطَّرِيقَ مَعَ الدَّارِ فَلَهُمُ الشُّفْعَةُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس گھر کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں بہت سے مکان ہوں اور ان کا راستہ ایک ہو۔ گھر کے صحن میں ان میں سے کوئی اپنا گھر فروخت کرے کسی شخص کے پاس کیا۔ اس راستے میں شریک افراد کیلئے حق ہے کہ وہ اسے شفعہ کے ساتھ لیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس نے گھر بیچا اور اس کا دروازہ اس راستے کے علاوہ کسی راستے کی طرف پھیر دیا تو ان کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر اس نے گھر کے ساتھ راستہ بھی فروخت کیا تو ان کو شفعہ کا حق ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا وَقَعَتِ السِّهَامُ ارْتَفَعَتِ الشُّفْعَةُ .

3۔ علی بن محمد نے ابراہیم بن اسحاق سے، اس نے عبداللہ بن حماد سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ " ابو جعفرؑ نے فرمایا جب حصے ہو جائیں تو شفعہ کا حق ختم ہو جاتا ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرَضِينَ وَ الْمَسَاكِنِ وَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ وَ قَالَ إِذَا رُفَّتِ الْأُرَفُ وَ حُدَّتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین اور گھروں میں شریک افراد کے درمیان شفعہ سے فیصلہ دیا اور فرمایا۔ "نہ نقصان ہے اور نہ نقصان دہ ہے" اور فرمایا "جب زمینوں کے درمیان تقسیم ہو جائے اور حدیں قائم ہو جائیں تو کوئی شفعہ نہیں"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشُّفْعَةِ فِي الدُّورِ أَ شَيْءٌ وَاجِبٌ لِلشَّرِيكِ وَ يُعْرَضُ عَلَى الْجَارِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ فَقَالَ الشُّفْعَةُ فِي الْبُيُوعِ إِذَا كَانَ شَرِيكاً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ.

5۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے یزید بن اسحاق شعر سے، اس نے ہارون بن ابو حمزہ غنوی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ گھروں میں شفعہ کے بارے میں کہ کیا یہ شریک کیلئے واجب چیز ہے اور ہمسائے کو پیش کرے کہ وہ اس کا غیر کی نسبت زیادہ حقدار ہے؟ فرمایا" شفعہ فروخت میں ہے جب کوئی شریک ہو تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے قیمت کا"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ لِلْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ وَ قَالَ لَا شُفْعَةَ إِلَّا لِشَرِيكٍ غَيْرِ مُقَاسِمٍ وَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) وَصِيُّ الْيَتِيمِ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ يَأْخُذُ لَهُ الشُّفْعَةَ إِنْ كَانَ لَهُ رَغْبَةٌ فِيهِ وَ قَالَ لِلْغَائِبِ شُفْعَةٌ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"یہودی اور نصرانی کو شفعہ کا حق نہیں ہے اور فرمایا۔"شفعہ نہیں ہے مگر اس شریک کیلئے جس نے تقسیم نہ لی ہو۔" اور فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"یتیم کا وصی اس کے باپ کی جگہ ہے اگر یتیم کی اس میں رغبت ہو تو وہ اس کیلئے شفعہ لے سکتا ہے" اور فرمایا۔غائب کو شفعہ کا حق حاصل ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيه] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَكُونُ الشُّفْعَةُ إِلَّا لِشَرِيكَيْنِ مَا لَمْ يُقَاسِمَا فَإِذَا صَارُوا ثَلَاثَةً فَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ شُفْعَةٌ .

7۔ علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے) اس نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے، اس نے یونس بن عبدالرحمن سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"شفعہ نہیں ہے مگر صرف ان شرکاء کیلئے کہ جنہوں نے تقسیم نہ کی ہو اور جب وہ تین ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو شفعہ کا حق نہیں ہے"

8- يُونُسُ عَنْ بَعْضِ رِجَالِه عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّه ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشُّفْعَةِ لِمَنْ هِيَ وَ فِي أَيِّ شَيْءٍ هِيَ وَ لِمَنْ تَصْلُحُ وَ هَلْ يَكُونُ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ وَ كَيْفَ هِيَ فَقَالَ الشُّفْعَةُ جَائِزَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَوَانٍ أَوْ أَرْضٍ أَوْ مَتَاعٍ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ شَرِيكَيْنِ لَا غَيْرِهِمَا فَبَاعَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِه مِنْ غَيْرِه وَ إِنْ زَادَ عَلَى الِاثْنَيْنِ فَلَا شُفْعَةَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ . وَ رُوِيَ أَيْضاً أَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا فِي الْأَرَضِينَ وَ الدُّورِ فَقَطْ .

8۔ یونس نے اپنے بعض آدمیوں سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا شفعہ کے بارے میں کہ یہ کس کیلئے ہے اور کس چیز میں ہے اور کس طرح درست ہوتا ہے؟ اور کیا حیوان میں شفعہ ہو سکتا ہے؟ اور یہ کیسے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا شفعہ جائز ہے ہر شے میں حیوان میں، زمین میں اور سامان میں جب چیز دو شریکوں کے درمیان ہو ان کے غیر کیلئے نہیں۔ پس ان دو میں سے ایک اپنا حصہ فروخت کرے تو اس کا شریک غیر سے زیادہ حقدار ہے اس کا۔ اور اگر شریک دو سے زائد ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو بھی شفعہ کا حق نہیں ہے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔"شفعہ نہیں ہوتا مگر زمین اور گھروں میں فقط"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) دَارٌ بَيْنَ قَوْمٍ اقْتَسَمُوهَا فَأَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قِطْعَةً وَ بَنَاهَا وَ تَرَكُوا بَيْنَهُمْ سَاحَةً فِيهَا مَمَرُّهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاشْتَرَى نَصِيبَ بَعْضِهِمْ أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ يَسُدُّ بَابَهُ وَ يَفْتَحُ بَاباً إِلَى الطَّرِيقِ أَوْ يَنْزِلُ مِنْ فَوْقِ الْبَيْتِ وَ يَسُدُّ بَابَهُ فَإِنْ أَرَادَ صَاحِبُ الطَّرِيقِ بَيْعَهُ فَإِنَّهُمْ أَحَقُّ بِهِ وَ إِلَّا فَهُوَ طَرِيقُهُ يَجِيءُ حَتَّى يَجْلِسَ عَلَى ذَلِكَ الْبَابِ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے کاہلی سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک گروہ کا مشترکہ گھر تھا۔ انہوں نے اسے تقسیم کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے ٹکڑا لیا اور اسے تعمیر کیا اور انہوں نے اپنے درمیان جگہ چھوڑی کہ جس میں ان کا راستہ تھا۔ پس ایک شخص آتا ہے اور ان میں سے کسی ایک سے اس کا حصہ خرید تا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں لیکن اس کا دروازہ بند کرے اور دروازہ راستے کی طرف کھولے یا مکان کے اوپر سے آئے اور دروازہ بند کر دے اور اگر راستے والا خرید نا چاہے تو وہ اس کی نسبت زیادہ حق دار ہیں۔ کیونکہ وہ ان کا راستہ ہے جو کہ آتا ہے یہاں تک کہ دروازے پر بیٹھ جاتا ہے۔

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ الشُّفْعَةُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِشَرِيكٍ لَمْ يُقَاسِمْ .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان سے، اس نے ابو العباس اور عبد الرحمن بن ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"شفعہ نہیں ہوتا مگر اُن شریک کیلئے کہ جس نے تقسیم نہ لی ہو"

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا شُفْعَةَ فِي سَفِينَةٍ وَ لَا فِي نَهَرٍ وَ لَا فِي طَرِيقٍ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"کشتی، نہر اور راستے میں شفعہ نہیں ہے"

## باب شِرَاءِ أَرْضِ الْخَرَاجِ مِنَ السُّلْطَانِ وَ أَهْلُهَا كَارِهُونَ وَ مَنِ اشْتَرَاهَا مِنْ أَهْلِهَا

## (بادشاہ سے خراج کی زمین کا خریدنا جب کہ اس کے اہل کراہت کریں اور جو اس کے اہل سے خریدے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اكْتَرَى أَرْضاً مِنْ أَرْضِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الْخَرَاجِ وَ أَهْلُهَا كَارِهُونَ وَ إِنَّمَا تَقَبَّلَهَا مِنَ السُّلْطَانِ لِعَجْزِ أَهْلِهَا عَنْهَا أَوْ غَيْرِ عَجْزٍ فَقَالَ إِذَا عَجَزَ أَرْبَابُهَا عَنْهَا فَلَكَ أَنْ تَأْخُذَهَا إِلَّا أَنْ يُضَارُّوا وَ إِنْ أَعْطَيْتَهُمْ شَيْئاً فَسَخَتْ أَنْفُسُ أَهْلِهَا لَكُمْ بِهَا فَخُذُوهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْهُمْ أَرْضاً مِنْ أَرَاضِي الْخَرَاجِ فَبَنَى فِيهَا أَوْ لَمْ يَبْنِ غَيْرَ أَنَّ أُنَاساً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ نَزَلُوهَا أَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ أُجُورَ الْبُيُوتِ إِذَا أَدَّوْا جِزْيَةَ رُءُوسِهِمْ قَالَ يُشَارِطُهُمْ فَمَا أَخَذَ بَعْدَ الشَّرْطِ فَهُوَ حَلَالٌ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن حکم اور حمید بن زیاد سے، اس نے حسن بن محمد سے، اس نے کئی ایک اصحاب سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اہل ذمہ کی خراج والی اراضی میں ٹھیکتا ہے (لیتا ہے) درحالیکہ اس کے اہل ناپسند کرتے ہیں۔ بے شک اس نے اسے بادشاہ سے لیا ہے۔ ان کے اہل کے عاجز ہونے کے سبب یا ان کے عجز کے بغیر۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب اس کے مالک اس سے عاجز آجائیں تو تمہیں حق ہے کہ اسے لو، مگر یہ کہ وہ نقصان دیں اور اگر تم انہیں کوئی چیز دو کہ جس کے ذریعے اس کے اہل کے نفوس تمہارے لیے پر سکون ہوں اور وہ اسے لے لیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو ان سے خراج والی زمین خریدتا ہے اور اس میں گھر بناتا ہے یا اسے پتہ نہیں ہوتا کہ اہل ذمہ کے لوگ آکر ان میں رہنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کیلئے جائز ہے کہ ان سے گھروں کا کرایہ لے۔ جب وہ جزیہ ادا کریں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان سے شرط کرے جو شرط کرنے کے بعد لیا جائے وہ حلال ہے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ أَرْضَ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا عَمَرُوهَا وَ أَحْيَوْهَا فَهِيَ لَهُمْ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اہل ذمہ کی اراضی خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ انہوں نے اسے آباد کیا اور زندگی دی پس یہ ان کی ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ عَنِ السَّابَاطِيِّ وَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُمْ سَأَلُوهُمَا عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ الدَّهَاقِينِ مِنْ أَرْضِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ انْتُزِعَتْ مِنْكَ أَوْ تُؤَدِّيَ عَنْهَا مَا عَلَيْهَا مِنَ الْخَرَاجِ قَالَ عَمَّارٌ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اشْتَرِهَا فَإِنَّ لَكَ مِنَ الْحَقِّ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس نے ساباطی اس نے زرارۃ سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے صادقین علیہما السلام سے سوال کیا۔ دھقانوں کی جزیہ والی زمین خریدنے کے متعلق تو فرمایا۔ جب ایسا ہے تو تم سے چھین لی جائے گی یا اس سے وہ خراج ادا کرو جو اس پر ہے" عمار نے کہا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنا رخ اقدس میری طرف کیا اور فرمایا۔"اسے خرید و یہ تمہارا حق ہے جتنا اس سے بھی زیادہ ہو سکے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ الذِّمَّةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا فَتَكُونُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِهِمْ تُؤَدِّي عَنْهَا كَمَا يُؤَدُّونَ قَالَ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النِّيلِ عَنْ أَرْضٍ اشْتَرَاهَا بِفَمِ النِّيلِ فَأَهْلُ الْأَرْضِ يَقُولُونَ هِيَ أَرْضُهُمْ وَ أَهْلُ الْأُسْتَانِ يَقُولُونَ هِيَ مِنْ أَرْضِنَا قَالَ لَا تَشْتَرِهَا إِلَّا بِرِضَا أَهْلِهَا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا ذمی لوگوں کی زمین کی خریداری کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے البتہ تم ان کی جگہ پر ہو جاؤ گے۔ اس کا خراج ادا کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے اہل نیل میں سے ایک شخص نے سوال کیا۔ اس زمین کے بارے میں کہ جو اس نے نیل کے کنارے خریدی تھی۔ زمین والے کہتے ہیں کہ یہ ان کی زمین ہے اور اہل استان کہتے ہیں کہ یہ ان کی زمین ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اسے اس کے اہل کی رضا کے علاوہ نہ خریدو"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِي أَرْضَ خَرَاجٍ وَ قَدْ ضِقْتُ بِهَا ذَرْعاً قَالَ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّ قَائِمَنَا لَوْ قَدْ قَامَ كَانَ نَصِيبُكَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْهَا وَ لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا ( **عليه السلام** ) كَانَ الْأُسْتَانُ أَمْثَلَ مِنْ قَطَائِعِهِمْ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے، اس نے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس خراج کی زمین ہے اور اس کے ذریعے میری گردن میں پھندا تنگ ہو گیا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے کافی دیر سکوت اختیار کیا اور پھر فرمایا۔"اگر ہمارا قائم علیہ السلام آ جائے تو تمہارا حصہ زمین میں اس سے زیادہ ہو گا اور اگر ہمارے قائم علیہ السلام نے قیام فرمایا تو استان ان کی جاگیروں سے افضل ہو گی۔"

# باب سُخْرَةِ الْعُلُوجِ وَ النُّزُولِ عَلَيْهِمْ

## (عجمی کافروں سے بیگار لینا اور ان کے پاس مہمان ٹھہرنا)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ السُّخْرَةِ فِي الْقُرَى وَ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الْعُلُوجِ وَ الْأَكَرَةِ فِي الْقُرَى فَقَالَ اشْتَرِطْ

عَلَيْهِمْ فَمَا اشْتُرِطَ عَلَيْهِمْ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَ السُّخْرَةِ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ لَكَ وَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ شَيْئاً حَتَّى تُشَارِطَهُمْ وَ إِنْ كَانَ كَالْمُسْتَيْقِنِ إِنَّ كُلَّ مَنْ نَزَلَ تِلْكَ الْقَرْيَةَ أُخِذَ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ بَنَى فِي حَقٍّ لَهُ إِلَى جَنْبِ جَارٍ لَهُ بُيُوتاً أَوْ دَاراً فَتَحَوَّلَ أَهْلُ دَارِ جَارِهِ أَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهُمْ وَ هُمْ كَارِهُونَ فَقَالَ هُمْ أَحْرَارٌ يَنْزِلُونَ حَيْثُ شَاءُوا وَ يَتَحَوَّلُونَ حَيْثُ شَاءُوا .

1۔حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے،اس نے ایک سے زائد سے،اس نے ابان،اور محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے،اس نے علی بن الحکم سے،اس نے ابان سے،اس نے اسماعیل فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ یں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔قصبوں میں بیگار کے متعلق اور جو کچھ عجمی کافروں سے لیا جاتا ہے اور قصبوں میں پگڑی لینے کے متعلق تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ان پر شرط کرو۔پس جو تم ان پر شرط لگاؤ درہم یا بیگار یا اس کے علاوہ کچھ اور تو وہ تمہارا حق ہے لیکن تمہیں حق نہیں ہے کہ تم ان سے شرط نہ کرنے تک کوئی چیز لو۔اگرچہ وہ یقینی ہی کیوں نہ ہو۔ہر وہ کہ جو ان قصبوں میں اترے گا اس سے یہ لیا جائے گا۔راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنے ہمسائے کی ایک جانب اپنے حق میں گھر یا مکان بناتا ہے اور گھر والا اپنے ہمسایوں کو دینے پر اصرار کرتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ انہیں دے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا،وہ آزاد ہیں جہاں چاہیں رہیں اور جہاں چاہیں گھر بنائیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ وَصَّى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) عِنْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ لَا يُظْلَمُ الْفَلَّاحُونَ بِحَضْرَتِكَ وَ لَا يَزْدَادُ عَلَى أَرْضٍ وَضَعْتَ عَلَيْهَا وَ لَا سُخْرَةَ عَلَى مُسْلِمٍ يَعْنِي الْأَجِيرَ .

2۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے،اس نے ابن ابی عمیر سے،اس نے جمیل بن دراج سے،اس نے علی الارزق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحلت کے وقت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی "اے علی علیہ السلام! تمہارے سامنے کرایہ پر دینے والے ظلم نہ کریں؟اور جس زمین میں چھوٹ دی گئی ہے اس میں اضافہ نہ کریں اور نہ ہی مسلم کرایہ دار سے بیگار لیں"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ لَا تُسَخِّرُوا الْمُسْلِمِينَ وَ مَنْ سَأَلَكُمْ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ فَقَدِ اعْتَدَى فَلَا تُعْطُوهُ وَ كَانَ يَكْتُبُ يُوصِي بِالْفَلَّاحِينَ خَيْراً وَ هُمُ الْأَكَّارُونَ .

3۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے،اس نے صفوان سے،اس نے ابن مسکان سے،اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔امیر المومنین علیہ السلام اپنے عمالوں (گورنروں) کو تحریر فرمایا کرتے تھے۔مسلمانوں سے بیگار مت لو۔اور جو تم سے حق سے زیادہ مانگے اس نے خلاف ورزی کی اسے کچھ مت دو۔اور آپ علیہ السلام کرایہ پر دینے والوں کو لکھتے تو انہیں بھلائی کی وصیت کرتے جب کہ وہ پگڑی لینے والے تھے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ النُّزُولُ عَلَى أَهْلِ الْخَرَاجِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ .

4۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے،اس نے سہل بن زیاد سے،اس نے ابن محبوب سے،اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔اہل خراج کے پاس تین دن تک مہمان رہ کر ٹیکس وصول کیا جاسکتا ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يُنْزَلُ عَلَى أَهْلِ الْخَرَاجِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل خراج کے پاس تین دن مہمان رہو۔"

# باب الدَّلَالَةِ فِي الْبَيْعِ وَ أَجْرِهَا وَ أَجْرِ السِّمْسَارِ

# (بیع میں دلالی، اس کی اجرت اور لوگوں کیلئے خریداری کرنے والے کی اجرت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَدُلُّ عَلَى الدُّورِ وَ الضِّيَاعِ وَ يَأْخُذُ عَلَيْهِ الْأَجْرَ قَالَ هَذِهِ أُجْرَةٌ لَا بَأْسَ بِهَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن بشار سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ مکانوں اور جائیدادوں کی دلالی کرتا ہے اور اس پر اجرت لیتا ہے۔ فرمایا"اس اجرت میں کوئی قباحت نہیں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ إِنَّا نَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَشْتَرِي لَنَا الْأَرْضَ وَ الْغُلَامَ وَ الدَّارَ وَ الْخَادِمَ وَ نَجْعَلُ لَهُ جُعْلًا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم وغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا پس آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ہم کسی آدمی کو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے گھر یا غلام یا زمین یا خادم خریدے اور ہم اس کیلئے اجرت مقرر کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا مِنْ أَصْحَابِ الرَّقِيقِ قَالَ اشْتَرَيْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جَارِيَةً فَنَاوَلَنِي أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ فَأَبَيْتُ فَقَالَ لَتَأْخُذَنَّ فَأَخَذْتُهَا وَ قَالَ لَا تَأْخُذْ مِنَ الْبَائِعِ .

3۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کیلئے ایک کنیز خریدی پس آپ علیہ السلام نے مجھے چار دینار دینا چاہے تو میں نے (از راہ شرم کہ امام علیہ السلام سے اجرت لوں؟) انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"تم انہیں ہر گز ہر گز لو" پس میں نے لے لئے اور فرمایا"فروخت کرنے والے سے مت لو"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ رُبَّمَا أَمَرْنَا الرَّجُلَ فَيَشْتَرِي لَنَا الْأَرْضَ وَ الدَّارَ وَ الْغُلَامَ وَ الْجَارِيَةَ وَ نَجْعَلُ لَهُ جُعْلًا قَالَ لَا بَأْسَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ بسا اوقات ہم کسی آدمی کو حکم دیتے ہیں تو وہ ہمارے لیے زمین یا گھر یا غلام یا کنیز خریدتا ہے اور ہم اس کیلئے کچھ اجرت مقرر کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کوئی قباحت نہیں"

5- وَ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالُوا قَالَا لَا بَأْسَ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ إِنَّمَا هُوَ يَشْتَرِي لِلنَّاسِ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ وَ إِنَّمَا هُوَ مِثْلُ الْأَجِيرِ .

5۔ ان دونوں سے، انہوں نے ابن محبوب سے، اس نے ابی ولاد سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اور ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام نے فرمایا۔ "لوگوں کیلئے خریداری کرنے والے کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں۔ بے شک وہ ہر آئے دن شے معلوم کے عوض لوگوں کیلئے خریداری کرتا رہتا ہے اور بے شک وہ مزدور کی مثل ہے"

# باب مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ (ذمی کافر سے شراکت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُشَارِكَ الذِّمِّيَّ وَ لَا يُبْضِعَهُ بِضَاعَةً وَ لَا يُودِعَهُ وَدِيعَةً وَ لَا يُصَافِيَهُ الْمَوَدَّةَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن ریاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مسلم مرد کو زیب نہیں کہ وہ ذمی (کافر) سے شراکت کرے۔ نہ تو اسے اپنی جمع پونجی دے اور نہ ہی امانت دے اور نہ اس سے خالص محبت کرے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) كَرِهَ مُشَارَكَةَ الْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ وَ الْمَجُوسِيِّ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً لَا يَغِيبُ عَنْهَا الْمُسْلِمُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام یہودی، نصرانی اور مجوسی کو کاروبار میں شریک بنانے کو ناپسند فرماتے تھے۔ ماسوائے اس صورت کے کہ جب تجارت سامنے ہو اور اس سے مسلمان غائب نہ ہو۔"

# باب الِاسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ

# (بیع کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد قیمت کم کرنے کی درخواست)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ اشْتَرَيْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جَارِيَةً فَلَمَّا ذَهَبْتُ أَنْقُدُهُمُ الدَّرَاهِمَ قُلْتُ أَسْتَحِطُّهُمْ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نَهَى عَنِ الِاسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کیلئے کنیز خریدی۔ جب میں انہیں دراہم دینے گیا تو میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا ان سے رعایت کی درخواست کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودے کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد قیمت میں رعایت طلب کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بِجَارِيَةٍ أَعْرِضُهَا فَجَعَلَ يُسَاوِمُنِي وَ أُسَاوِمُهُ ثُمَّ بِعْتُهَا إِيَّاهُ فَضَمَّ عَلَى يَدِي قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا سَاوَمْتُكَ لِأَنْظُرَ الْمُسَاوَمَةُ تَنْبَغِي أَوْ لَا تَنْبَغِي وَ قُلْتُ قَدْ حَطَطْتُ عَنْكَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَقَالَ هَيْهَاتَ أَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ الضَّمَّةِ أَ مَا بَلَغَكَ قَوْلُ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَضِيعَةُ بَعْدَ الضَّمَّةِ حَرَامٌ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے معاویہ بن عمار سے، اس نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک کنیز لے کر حاضر ہوا۔ میں نے آپ علیہ السلام کو فروخت کیلئے پیش کی۔ پس آپ علیہ السلام مجھ سے اور میں ان سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے۔ پھر میں نے وہ کنیز آپ علیہ السلام کو بیچ دی۔ پس آپ علیہ السلام نے سودا پکا کرنے کیلئے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! بے شک میں نے آپ علیہ السلام سے بھاؤ تاؤ کیا۔ اب میں اس بھاؤ میں آپؑ کیلئے رعایت کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام چاہیں یا نہ چاہیں اور میں نے عرض کی۔ میں آپ علیہ السلام سے دس درہم کم کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ دور دور! ہاں مگر یہ کہ اس کو ہاتھ ملانے سے قبل ہونا تھا کیا تم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نہیں پہنچا کہ سودے پر ہاتھ ملانے کے بعد رعایت حرام ہے۔

# باب حَزْرِ الزَّرْعِ (کھیتی کا تخمینہ)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لَنَا أَكَرَةً فَنُزَارِعُهُمْ فَيَجِيئُونَ وَ يَقُولُونَ لَنَا قَدْ حَزَرْنَا هَذَا الزَّرْعَ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَعْطُونَاهُ وَ نَحْنُ نَضْمَنُ لَكُمْ أَنْ نُعْطِيَكُمْ حِصَّتَكُمْ عَلَى هَذَا الْحَزْرِ فَقَالَ وَ قَدْ بَلَغَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا قُلْتُ فَإِنَّهُ يَجِيءُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَنَا إِنَّ الْحَزْرَ لَمْ يَجِئْ كَمَا حَزَرْتُ وَ قَدْ نَقَصَ قَالَ فَإِذَا زَادَ يَرُدُّ عَلَيْكُمْ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوهُ بِتَمَامِ الْحَزْرِ كَمَا أَنَّهُ إِذَا زَادَ كَانَ لَهُ كَذَلِكَ إِذَا نَقَصَ كَانَ عَلَيْهِ .

1۔ علی بن محمد نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ "ہمارے کرایہ وصول کرنے والے ہیں کہ ہم ان کی زراعت کرتے ہیں پس وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نے اس کھیتی کا تخمینہ لگایا ہے۔ اتنے اتنے میں پس تم ہمیں وہ کھیتی دے دو۔ اور ہم ضمانت دیتے ہیں کہ اس میں سے تمہارا حصہ تمہیں دیں گے، آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اور کیا تم کو پہنچا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ پس وہ اس کے بعد آتا ہے اور اس میں کہتا ہے کہ تخمینہ ویسا نہیں ہوا جیسا میں نے تخمینہ لگایا اور اس میں نقصان ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اس میں اضافہ واقع ہوتا ہے تو کیا وہ تمہیں واپس کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں حق ہے کہ تم اس سے پورا تخمینہ لو جس طرح کہ جب اس میں زیادہ ہو تو اس کا ہوتا ہے تو اسی طرح جب کم ہو تو اس پر ہے۔"

# باب إِجَارَةِ الْأَجِيرِ وَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ (مزدور کی مزدوری اور اس پر واجب)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ بِأُجْرَةٍ مَعْلُومَةٍ فَيَبْعَثُهُ فِي ضَيْعَةٍ فَيُعْطِيهِ رَجُلٌ آخَرُ دَرَاهِمَ وَ يَقُولُ اشْتَرِ بِهَذَا كَذَا وَ كَذَا وَ مَا رَبِحْتَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَقَالَ إِذَا أَذِنَ لَهُ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو مقرر شدہ اجرت پر مزدور بناتا ہے۔ پس وہ اسے جائیداد میں بھیجتا ہے۔ پس اسے دوسرا آدمی درہم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان سے یہ یہ لو اور جو نفع ہو گا وہ تمھارے اور میرے درمیان برابر ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اسے مزدوری پر لینے والا اس کی اجازت دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا بِنَفَقَةٍ وَ دَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ عَلَى أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى أَرْضٍ فَلَمَّا أَنْ قَدِمَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَدْعُوهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الشَّهْرَ وَ الشَّهْرَيْنِ فَيُصِيبُ عِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ عَنْ نَفَقَةِ الْمُسْتَأْجِرِ فَنَظَرَ الْأَجِيرُ إِلَى مَا كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ فِي الشَّهْرِ إِذَا هُوَ لَمْ يَدْعُهُ فَكَافَأَهُ الَّذِي يَدْعُوهُ فَمِنْ مَالِ مَنْ تِلْكَ الْمُكَافَأَةُ أَ مِنْ مَالِ الْأَجِيرِ أَوْ مِنْ مَالِ الْمُسْتَأْجِرِ قَالَ إِنْ كَانَ فِي مَصْلَحَةِ الْمُسْتَأْجِرِ فَهُوَ مِنْ مَالِهِ وَ إِلَّا فَهُوَ عَلَى الْأَجِيرِ وَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا بِنَفَقَةٍ مُسَمَّاةٍ وَ لَمْ يُفَسِّرْ شَيْئاً عَلَى أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى أَرْضٍ أُخْرَى فَمَا كَانَ مِنْ مَئُونَةِ الْأَجِيرِ مِنْ غَسْلِ الثِّيَابِ وَ الْحَمَّامِ فَعَلَى مَنْ قَالَ عَلَى الْمُسْتَأْجِرِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے سلیمان بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو نفقہ اور کچھ معین درہموں کے عوض مزدور بناتا ہے اس لیے کہ اسے زمینوں پر بھیجے گا۔ پس جب وہ واپس آتا ہے تو اس کے دوستوں میں سے ایک آکر اسے مہینے یا دو مہینے کے لیے اپنے گھر کی دعوت دے کر لے جاتا ہے۔ پس اسے وہاں سے کچھ ایسا ملتا ہے کہ جو اسے مستاجر کے نفقہ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ پس مزدور دیکھتا ہے کہ مہینے میں اس پر کتنا خرچ ہوا ہے اگر وہ اسے نہ چھوڑے تو پس دعوت دینے والے نے اس کا یہ خرچ پورا کیا۔ پس اس مکافات کا مال اجیر (مزدور) کے مال سے ہو گا یا مستاجر کے مال سے ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر مستاجر کی مصلحت میں ہو تو وہ اس کا مال ہے بصورت دیگر مزدور پر قرض ہو گا۔ اور میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو معین خرچ پر مزدور بناتا ہے اور تفصیل نہیں بتاتا کہ اسے کسی دوسرے علاقے میں بھیجے گا۔ پس مزدور کا جو خرچ ہے کپڑے دھونے اور حمام وغیرہ جانے کا کس پر ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مستاجر پر"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ اكْتُبْ لِي بِدَرَاهِمَ فَيَقُولُ لَهُ آخُذُ مِنْكَ وَ أَكْتُبُ لَكَ [بَيْنَ يَدَيْهِ] قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مَمْلُوكاً فَقَالَ الْمَمْلُوكُ أَرْضِ مَوْلَايَ بِمَا شِئْتَ وَ لِي عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا دَرَاهِمَ مُسَمَّاةً فَهَلْ يَلْزَمُ الْمُسْتَأْجِرَ وَ هَلْ يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ قَالَ لَا يَلْزَمُ الْمُسْتَأْجِرَ وَ لَا يَحِلُّ لِلْمُلُوكِ .

3۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن اسماعیل بن عمار سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ "میرے لیے اتنے درہم لکھو" تو وہ کہتا ہے کہ میں تم سے لیتا ہوں اور تمھارے سامنے تمھارے لیے لکھ دیتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے؟ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو مملوک (غلام) کو مزدوری پر لینا چاہتا ہے تو مملوک (غلام) کہتا ہے۔ میرے مالک کو راضی کرو جس سے چاہو تمھاری مرضی مگر میرے تم پر اتنے اتنے معین درہم ہوں گے۔ کیا ایسا کرنا مستاجر کے لیے ضروری اور مملوک (غلام) کے لیے جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مستاجر کے لیے لازمی نہیں اور نہ ہی مملوک (غلام) کے لیے جائز ہے۔"

# باب كَرَاهَةِ اسْتِعْمَالِ الْأَجِيرِ قَبْلَ مُقَاطَعَتِهِ عَلَى أُجْرَتِهِ وَ تَأْخِيرِ إِعْطَائِهِ بَعْدَ الْعَمَلِ

## (طے کرنے سے پہلے مزدور کا اپنی مزدوری استعمال کرنے اور کام کے بعد اس کی اجرت میں تاخیر کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِيَ انْصَرِفْ مَعِي فَبِتْ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ إِلَى دَارِهِ مَعَ الْمُعَتِّبِ فَنَظَرَ إِلَى غِلْمَانِهِ يَعْمَلُونَ بِالطِّينِ أَوَارِيَ الدَّوَابِّ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ إِذَا مَعَهُمْ أَسْوَدُ لَيْسَ مِنْهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الرَّجُلُ مَعَكُمْ فَقَالُوا يُعَاوِنُنَا وَ نُعْطِيهِ شَيْئاً قَالَ قَاطَعْتُمُوهُ عَلَى أُجْرَتِهِ فَقَالُوا لَا هُوَ يَرْضَى مِنَّا بِمَا نُعْطِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَضْرِبُهُمْ بِالسَّوْطِ وَ غَضِبَ لِذَلِكَ غَضَباً شَدِيداً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ تُدْخِلُ عَلَى نَفْسِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ نَهَيْتُهُمْ عَنْ مِثْلِ هَذَا غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ يَعْمَلَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى يُقَاطِعُوهُ أُجْرَتَهُ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَعْمَلُ لَكَ شَيْئاً بِغَيْرِ مُقَاطَعَةٍ ثُمَّ زِدْتَهُ لِذَلِكَ الشَّيْءِ ثَلَاثَةَ أَضْعَافٍ عَلَى أُجْرَتِهِ إِلَّا ظَنَّ أَنَّكَ قَدْ نَقَصْتَهُ أُجْرَتَهُ وَ إِذَا قَاطَعْتَهُ ثُمَّ أَعْطَيْتَهُ أُجْرَتَهُ حَمِدَكَ عَلَى الْوَفَاءِ فَإِنْ زِدْتَهُ حَبَّةً عَرَفَ ذَلِكَ لَكَ وَ رَأَى أَنَّكَ قَدْ زِدْتَهُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت کی ہے کہ میں اپنے کسی کام کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا پس میں نے ارادہ کیا کہ اپنے گھر واپس پلٹوں تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ "میرے ساتھ آؤ اور میرے پاس ایک رات رکو، پس میں آپ علیہ السلام کے ساتھ چل پڑا اور معتب کے ساتھ آپ کے مکان میں داخل ہوا پس آپ علیہ السلام نے اپنے غلاموں کی طرف دیکھا کہ وہ جانور باندھنے کی جگہ وغیرہ کا مٹی کے ساتھ کام کر رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک حبشی تھا جو ان میں سے نہیں تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمھارے ساتھ یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے عرض کی "یہ ہماری مدد کر رہا ہے اور ہم اسے کوئی چیز دیں گے" آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیا تم نے اس سے اس کی اجرت طے کی ہے" انہوں نے عرض کی "نہیں" وہ راضی ہے اسی بات پر کہ ہم جو کچھ چاہیں اسے دیں" پس آپ علیہ السلام ان کی طرف مڑے اور انہیں چھڑی سے مارا اور اس بات پر شدید پر جلال ہوئے میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! خود پر اس کا اثر نہ لیں" آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ میں نے انہیں پہلے ہی منع کیا ہوا ہے۔ اس قسم کے کام سے کئی مرتبہ کہ ان کے ساتھ کوئی طے کیے بغیر کوئی کام کرے ہاں البتہ جب اس کی اجرت طے کر لیں تو (مضائقہ نہیں ہے) جان لو! کوئی ایک بھی جو تمہارے لیے بغیر طے کیے کام کرتا ہے پھر تم اسے تین گنا زیادہ اجرت بھی دے دو تو بھی گمان کرتا ہے کہ تم نے اس کی اجرت کم دی ہے۔ پھر جب تم طے کر کے اسے اجرت دو تو پوری دینے پر تمہاری تعریف کرتا ہے اور اگر تم ایک دانہ بھی زیادہ دو گے تو وہ جانے گا اور دیکھے گا کہ تم نے اسے زیادہ دیا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْحَمَّالِ وَ الْأَجِيرِ قَالَ لَا يَجِفُّ عَرَقُهُ حَتَّى تُعْطِيَهُ أُجْرَتَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے باربردار اور مزدور کے بارے میں فرمایا:۔ "اس کا پسینہ خشک نہ ہونے پائے کہ تم اسے اس کی اجرت دے دو"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ تَكَارَيْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَوْماً يَعْمَلُونَ فِي بُسْتَانٍ لَهُ وَ كَانَ أَجَلُهُمْ إِلَى الْعَصْرِ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ لِمُعَتِّبٍ أَعْطِهِمْ أُجُورَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُمْ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے حنان سے، اس نے شعیب سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے لیے ایک گروہ کرائے پر لیا جو آپ کے باغیچہ میں کام کرتے تھے اور ان کی مدت عصر کے وقت تک ہوتی تھی جب وہ کام سے فارغ ہوتے تو آپ علیہ السلام معتب سے فرماتے " انہیں ان کی اجرتیں ان کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْتَعْمِلَنَّ أَجِيراً حَتَّى يُعْلِمَهُ مَا أَجْرُهُ وَ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيراً ثُمَّ حَبَسَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يَحْبِسْهُ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔" جو بھی اللہ عزّ و جلّ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو مزدور کو اس وقت تک ہرگز کام میں نہ لائے جب تک اسے اس کی مزدوری نہ بتادے۔ اور جو مزدور کو مزدوری پر لے پھر اسے نماز جمعہ امام علیہ السلام کی معصیت میں ادا کی جائے کو روکے اور اس کا پیٹ اس کے گناہ کے سبب آگ سے بھرا جائے گا۔ اور اگر وہ اسے نہ روکے اور وہ خود ہی نہ جائے تو اجر میں برابر کے شریک ہوں گے۔

# باب الرَّجُلِ يَكْتَرِي الدَّابَّةَ فَيُجَاوِزُ بِهَا الْحَدَّ أَوْ يَرُدُّهَا قَبْلَ الِانْتِهَاءِ إِلَى الْحَدِّ

## (آدمی چوپایہ کرایہ پر لے اور مقرر حد سے تجاوز کر جائے یا مقرر حد سے پہلے واپس کردے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ اكْتَرَى دَابَّةً إِلَى مَكَانٍ مَعْلُومٍ فَجَاوَزَهُ قَالَ يُحْسَبُ لَهُ الْأَجْرُ بِقَدْرِ مَا جَاوَزَ وَ إِنْ عَطِبَ الْحِمَارُ فَهُوَ ضَامِنٌ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حسن صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک معین مقام تک کے لیے چوپایہ کو کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس سے تجاوز کرتا ہے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس سے تجاوز کی مقدار کا حساب سے اجر لے گا اور اگر گدھا مر جائے تو وہ ضامن ہو گا"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِي الدَّابَّةَ فَيَقُولُ اكْتَرَيْتُهَا مِنْكَ إِلَى مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ جَاوَزْتُهُ فَلَكَ كَذَا وَ كَذَا زِيَادَةً وَ يُسَمِّي ذَلِكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ كُلِّهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علا سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو چوپایہ کرائے پر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ "میں تم سے اسے فلاں فلاں مقام تک کے لیے کرائے پر لیتا ہوں اور اگر میں اس سے تجاوز کروں تو تمہارے لیے اتنا اتنا زیادہ دوں گا اور اسے معین کر لیا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس سب میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ رَجُلٍ] عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ تَكَارَى دَابَّةً إِلَى مَكَانٍ مَعْلُومٍ فَنَفَقَتِ الدَّابَّةُ قَالَ إِنْ كَانَ جَازَ الشَّرْطَ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ إِنْ دَخَلَ وَادِياً لَمْ يُوثِقْهَا فَهُوَ ضَامِنٌ وَ إِنْ سَقَطَتْ فِي بِئْرٍ فَهُوَ ضَامِنٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَسْتَوْثِقْ مِنْهَا .

3۔ احمد بن محمد نے (ایک شخص سے) اس نے ابی المغراء سے۔ اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مقام معلوم تک کے لیے چوپایہ کرائے پر لے۔ فرمایا: اگر شرط تجاوز کرے تو وہ ضامن ہو گا۔ اور اگر وہ وادی میں داخل ہوا اور اسے نہ باندھے تو وہ ضامن ہو گا اور اگر وہ کنویں میں گر جائے تو بھی وہ ضامن ہو گا کیونکہ اس نے اسے اس سے دور نہیں باندھا تھا۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمَدِينَةِ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي تَكَارَيْتُ هَذَا يُوَافِي بِيَ السُّوقَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ كِرَاءٌ قَالَ فَدَعَوْتُهُ وَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَذْهَبَ بِحَقِّهِ وَ قُلْتُ لِلْآخَرِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ كُلَّ الَّذِي عَلَيْهِ اصْطَلَحَا فَتَرَادَّا بَيْنَكُمَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے، اس نے علآء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا" میںؑ مدینہ کے قاضیوں میں سے ایک قاضی کے پاس بیٹھا تھا کہ دو شخص اس کے پاس آئے اور انہیں ایک نے کہا۔ میں نے اسے کرایہ پر لیا کہ بازار میں فلاں فلاں دن تک میرے ساتھ رہے مگر اس نے ایسا نہیں کیا؟ قاضی نے کہا۔ اس کا کوئی کرایہ نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ نے اسے پکارا اور اسے کہا" اے عبد اللہ تمہارے لیے جائز نہیں کہ تو اس کا حق ختم کرے اور میں نے دوسرے کو کہا" تمہارے لیے حق نہیں کہ تم اس سے طے شدہ پورا پورا لو۔ پس تمہارے درمیان لین دین کے ذریعے معاملہ ہو گا"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ قَاضٍ مِنَ الْقُضَاةِ وَ عِنْدَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) جَالِسٌ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي تَكَارَيْتُ إِبِلَ هَذَا الرَّجُلِ لِيَحْمِلَ لِي مَتَاعاً إِلَى بَعْضِ الْمَعَادِنِ فَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَنْ يُدْخِلَنِي الْمَعْدِنَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا لِأَنَّهَا سُوقٌ أَتَخَوَّفُ أَنْ يَفُوتَنِي فَإِنِ احْتُبِسْتُ عَنْ ذَلِكَ حَطَطْتُ مِنَ الْكِرَى لِكُلِّ يَوْمٍ أُحْتَبَسُهُ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ حَبَسَنِي عَنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَقَالَ الْقَاضِي هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ وَفِّهِ كِرَاهُ فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ أَقْبَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ شَرْطُهُ هَذَا جَائِزٌ مَا لَمْ يَحُطَّ بِجَمِيعِ كِرَاهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ میں قاضیوں میں سے ایک قاضی کے پاس بیٹھا تھا اور اس کے پاس ابو جعفر علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے کہ قاضی کے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک نے کہا: میں نے اس شخص کا اونٹ کرائے پر لیا تا کہ میرا سامان کسی منڈی تک لے جائے اور میں نے اس سے شرط کیا کہ مجھے اس منڈی میں فلاں فلاں دن پہنچائے کیونکہ اس دن بازار تھا۔ مجھے خوف ہے کہ تو مجھے بازار تک نہ پہنچائے گا پس اگر تو نے نہ پہنچایا تو میں تمہارے کرائے سے یہ دن کے حساب سے اتنا اتنا روک لوں گا۔ اور اس نے مجھے اس وقت سے اتنا اتنا دن تاخیر کی۔ قاضی نے کہا" یہ شرط فاسد ہے پس اسے پورا کرایہ دو۔ جب آدمی اٹھا تو ابو جعفر علیہ السلام نے اپنا رخ انور میری طرف کیا اور فرمایا" اس کی شرط جائز ہے اگر وہ اس کا پورا کرایہ نہ روکے تو"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ اكْتَرَيْتُ بَغْلًا إِلَى قَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ذَاهِباً وَ جَائِياً بِكَذَا وَ كَذَا وَ خَرَجْتُ فِي طَلَبِ غَرِيمٍ لِي فَلَمَّا صِرْتُ قُرْبَ قَنْطَرَةِ الْكُوفَةِ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى النِّيلِ فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ النِّيلِ فَلَمَّا أَتَيْتُ النِّيلَ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى بَغْدَادَ فَاتَّبَعْتُهُ وَ ظَفِرْتُ بِهِ وَ فَرَغْتُ مِمَّا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ رَجَعْنَا إِلَى الْكُوفَةِ وَ كَانَ ذَهَابِي وَ مَجِيئِي خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَأَخْبَرْتُ صَاحِبَ الْبَغْلِ بِعُذْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَحَلَّلَ مِنْهُ مِمَّا صَنَعْتُ وَ أُرْضِيَهُ فَبَذَلْتُ لَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَماً فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَتَرَاضَيْنَا بِأَبِي حَنِيفَةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْقِصَّةِ وَ أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لِي وَ مَا صَنَعْتَ بِالْبَغْلِ فَقُلْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ سَلِيماً قَالَ نَعَمْ بَعْدَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا تُرِيدُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ أُرِيدُ كِرَى بَغْلِي فَقَدْ حَبَسَهُ عَلَيَّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا أَرَى لَكَ حَقّاً لِأَنَّهُ اكْتَرَاهُ إِلَى قَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ فَخَالَفَ وَ رَكِبَهُ إِلَى النِّيلِ وَ إِلَى بَغْدَادَ فَضَمِنَ قِيمَةَ الْبَغْلِ وَ سَقَطَ الْكِرَى فَلَمَّا رَدَّ الْبَغْلَ سَلِيماً وَ قَبَضْتَهُ لَمْ يَلْزَمْهُ الْكِرَى قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ وَ جَعَلَ صَاحِبُ الْبَغْلِ يَسْتَرْجِعُ فَرَحِمْتُهُ مِمَّا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَأَعْطَيْتُهُ شَيْئاً وَ تَحَلَّلْتُ مِنْهُ فَحَجَجْتُ تِلْكَ السَّنَةَ فَأَخْبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بِمَا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا الْقَضَاءِ وَ شِبْهِهِ تَحْبِسُ السَّمَاءُ مَاءَهَا وَ تَمْنَعُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي

عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَمَا تَرَى أَنْتَ قَالَ أَرَى لَهُ عَلَيْكَ مِثْلَ كِرَى بَغْلٍ ذَاهِباً مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى النِّيلِ وَ مِثْلَ كِرَى بَغْلٍ رَاكِباً مِنَ النِّيلِ إِلَى بَغْدَادَ وَ مِثْلَ كِرَى بَغْلٍ مِنْ بَغْدَادَ إِلَى الْكُوفَةِ تُوَفِّيهِ إِيَّاهُ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ عَلَفْتُهُ بِدَرَاهِمَ فَلِي عَلَيْهِ عَلَفُهُ فَقَالَ لَا لِأَنَّكَ غَاصِبٌ فَقُلْتُ أَ رَأَيْتَ لَوْ عَطِبَ الْبَغْلُ وَ نَفَقَ أَ لَيْسَ كَانَ يَلْزَمُنِي قَالَ نَعَمْ قِيمَةُ بَغْلٍ يَوْمَ خَالَفْتَهُ قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ الْبَغْلَ كَسْرٌ أَوْ دَبَرٌ أَوْ غَمْزٌ فَقَالَ عَلَيْكَ قِيمَةُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الْعَيْبِ يَوْمَ تَرُدُّهُ عَلَيْهِ قُلْتُ فَمَنْ يَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ وَ هُوَ إِمَّا أَنْ يَحْلِفَ هُوَ عَلَى الْقِيمَةِ فَتَلْزَمَكَ فَإِنْ رَدَّ الْيَمِينَ عَلَيْكَ فَحَلَفْتَ عَلَى الْقِيمَةِ لَزِمَهُ ذَلِكَ أَوْ يَأْتِيَ صَاحِبُ الْبَغْلِ بِشُهُودٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ قِيمَةَ الْبَغْلِ حِينَ أَكْرَى كَذَا وَ كَذَا فَيَلْزَمَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ دَرَاهِمَ وَ رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَنِي فَقَالَ إِنَّمَا رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَكَ حِينَ قَضَى عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْجَوْرِ وَ الظُّلْمِ وَ لَكِنِ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَأَخْبِرْهُ بِمَا أَفْتَيْتُكَ بِهِ فَإِنْ جَعَلَكَ فِي حِلٍّ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو وَلَّادٍ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ وَجْهِي ذَلِكَ لَقِيتُ الْمُكَارِيَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا أَفْتَانِي بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ قُلْتُ لَهُ قُلْ مَا شِئْتَ حَتَّى أُعْطِيَكَهُ فَقَالَ قَدْ حَبَّبْتَ إِلَيَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) وَ وَقَعَ فِي قَلْبِي لَهُ التَّفْضِيلُ وَ أَنْتَ فِي حِلٍّ وَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ الَّذِي أَخَذْتُ مِنْكَ فَعَلْتُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو ولاد حناط سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک خچر قصر ابن ہبیرہ تک کے لیے آنے جانے میں کرایہ پر لیا اتنے اتنے میں اور میں اپنے مقروض کی تلاش میں نکل پڑا اور جب میں کوفہ کی چوکی کے قریب پہنچا تو مجھے پتہ چلا کہ میرا دوست نیل کی طرف گیا ہے پس میں بھی نیل کی طرف چل پڑا اور جب میں نیل پہنچا تو پتا چلا کر میرا دوست بغداد گیا ہے پس میں اس کے پیچھے گیا اور اسے ملنے میں کامیاب ہو گیا جب اس کے اور میرے درمیان معاملہ سے میں فارغ ہوا اور ہم کوفہ کی طرف واپس پلٹے تو میرا آنا جانا پندرہ دنوں کا تھا میں نے خچر کے مالک کو اپنی مجبوری بتائی اور میں چاہتا تھا کہ جو میں نے کیا اس سے جان چھڑاؤں اور اسے راضی کروں پس میں نے اس کے لیے پندرہ درہم کا خرچہ پیش کیا مگر اس نے قبول کرنے سے انکار کیا اور ہم ابو حنیفہ سے فیصلہ کرانے پر راضی ہو گئے پس میں نے اسے تمام قصہ بتایا اور اس آدمی نے بھی خبر دی۔ ابو حنیفہ نے مجھ سے پوچھا تو نے خچر کا کیا کیا؟ میں اسے صحیح و سالم واپس دے چکا ہوں۔ اس نے کہا ہاں پندرہ دن کے بعد ابو حنیفہ نے کہا اس شخص سے کیا چاہتے ہو اس نے کہا میں اپنے خچر کا کرایہ چاہتا ہوں کہ اس نے اسے پندرہ دن مجھ سے دور رکھا ہے ابو حنیفہ نے کہا میں تمہارا کوئی حق نہیں دیکھتا کیونکہ اس نے تم سے قصر ابن ہبیرہ تک کے لیے کرایہ پر لیا تھا اور اس نے اس کی مخالفت کی اور اسے نیل اور بغداد تک ہانک لے گیا۔ پس یہ خچر کی قیمت کا ضامن ہے اور کرایہ ساقط ہے اور جب خچر سالم واپس آ گیا ہے اور تم نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا ہے تو اس پر کرایہ دینا لازم نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے پس ہم اس سے نکلے تو خچر والا کلمہ استرجاہ ( اناللہ وانا الیہ راجعون ) پڑھ رہا تھا پس مجھے اس پر رحم آیا کہ اس پر ابو حنیفہ نے جو فتویٰ دیا تھا پس میں نے اسے کچھ چیز دی اور میں نے اس سے چھٹکارا پایا۔ اسی سال میں نے حج کیا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں ابو حنیفہ نے جو فتویٰ دیا تھا اس کی خبر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس اور اس جیسے دیگر قاضیوں کی وجہ سے ہی آسمان نے بارش روک لی ہے اور زمین نے اپنی برکت ختم کر دی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی " آپ علیہ السلام کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! میری رائے میں اس کا تم پر کوفہ سے نیل اور نیل سے بغداد اور بغداد سے کوفہ تک واپس آنے تک کا خچر کا کرایہ ہے تم اسے وہ کرایہ پورا پورا ادا کرو" راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں نے اسے چارہ بھی تو ڈالا ہے کچھ درہموں کا، پس میرے لیے اس پر اس کا چارہ بھی تو ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں کیونکہ تم غاصب تھے۔ میں نے عرض کی، کیا آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ اگر خچر ہلاک ہو جاتا اور ختم ہو جاتا تو کیا وہ مجھے اس پر کچھ لازم نہ کرتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں تمہاری مخالفت والے دن اس خچر کی قیمت۔ میں نے عرض کی اور اگر خچر کی کوئی ہڈی ٹوٹتی یا بیماری لگتی یا لنگڑا ہو جاتا تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم اسے پلٹاتے اس دن صحت و بیماری کی درمیان قیمت تمہارے ذمہ ہوتی۔ میں نے عرض کی، اس کی پہچان کون کرتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! تم اور وہ یا تو یہ کرتا وہ قیمت پر حلف دیتا تو تمہارے لیے واجب ہو جاتا ادا کرنا اور اگر وہ قسم کو تمہاری طرف پلٹاتا اور تم قیمت پر قسم دیتے تو اس پر لازم ہو جاتا، یا یہ کہ خچر والا گواہ لاتا کہ جو گواہی دیتے کہ جس دن تم نے خچر کرائے پر لیا تھا اس کی قیمت اتنی تھی تو پھر تم پر لازم ہو جاتا، میں نے عرض کی میں اسے کچھ درہم دے چکا ہوں اور وہ ان سے راضی ہو گیا تھا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! بے شک وہ اب راضی ہوا

اور تمہیں تب چھوڑا کہ جب ابو حنیفہ نے اس کے خلاف ظلم وجور سے فتویٰ دیا لیکن تم اس کے پاس جاؤ اور اس کے بارے میں میں نے جو تمہیں فتویٰ دیا ہے اسے بتاؤ اگر یہ جاننے کے بعد وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد تم پر جواب نہ ہو گا ابو ولاد نے کہا: جب میں اپنے اس مقام پر واپس آیا تو میں کرایہ پر دینے والے سے ملا اور اسے بتایا وہ فتویٰ کہ جو مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے دیا تھا اور میں نے اس سے کہا بتاؤ جو تم چاہتے ہو تاکہ میں تمہیں دوں۔ تو اس نے کہا میں جعفر ابن محمد علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں اور میرے دل میں انؑ کی ایک خاص فضیلت واقع ہوئی ہے اور تو آزاد ہے اور اگر تو پسند کرے کہ جو میں نے تم سے لیا تھا وہ بھی واپس کر دوں تو میں ایسا کرتا ہوں۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ دَابَّةً فَأَعْطَاهَا غَيْرَهُ فَنَفَقَتْ مَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ شَرَطَ أَنْ لَا يَرْكَبَهَا غَيْرُهُ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهَا وَ إِنْ لَمْ يُسَمِّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے عمر بن علی سے اس نے علی بن جعفر علیہ السلام سے اس نے اپنے بھائی ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو چوپایہ کرائے پر لیتا ہے اور پھر اسے کسی دوسرے کے حوالے کر دیتا ہے اور جو اس پر ہوتا ہے وہ خرچہ کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر شق یہ تھی کہ اس کے سوا کوئی دوسرا سوار نہ ہو تو وہ اس کا ضامن ہے اور اگر شق نہ تھی تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

# باب الرَّجُلِ يَتَكَارَى الْبَيْتَ وَ السَّفِينَةَ (آدمی کا گھر اور کشتی کرایہ پر دینا اور لینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِي السَّفِينَةَ سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ الْكِرَى لَازِمٌ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي اكْتَرَاهُ إِلَيْهِ وَ الْخِيَارُ فِي أَخْذِ الْكِرَى إِلَى رَبِّهَا إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے، اس نے اپنے بھائی حسین سے اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک سال یا اس سے کم یا زیادہ کے لیے کشتی کرایہ پر لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جس وقت تک کے لیے اس نے کرایہ پر لیا ہے اس وقت تک کا کرایہ لازم ہو گا اور کرایہ لینے میں اختیار ہے اس کے مالک کو جب چاہے لے اور جب چاہے چھوڑ دے"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارَى مِنَ الرَّجُلِ الْبَيْتَ وَ السَّفِينَةَ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ قَالَ كِرَاهُ لَازِمٌ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي تَكَارَاهُ إِلَيْهِ وَ الْخِيَارُ فِي أَخْذِ الْكِرَى إِلَى رَبِّهَا إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ .

2۔ احمد بن محمد نے محمد بن سہل سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے گھر یا کشتی ایک سال تک یا اس سے زیادہ یا اس سے کم تک کے لیے کرایہ پر لیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا کرایہ اس وقت تک کے لیے لازم ہے جس وقت تک کے لیے اس نے لیا ہے اور کرایہ لینے کا اختیار اس کے مالک کے پاس ہے جب چاہے لے جب چاہے نہ لے"

# باب الضِّرَارِ (ضرار)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍّ وَ لَا آثِمٍ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" ہمسایہ غیر نقصان دہ اور بے گناہ کی طرح ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ كَانَ لَهُ عَذْقٌ فِي حَائِطٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ كَانَ مَنْزِلُ الْأَنْصَارِيِّ بِبَابِ الْبُسْتَانِ وَ كَانَ يَمُرُّ بِهِ إِلَى نَخْلَتِهِ وَ لَا يَسْتَأْذِنُ فَكَلَّمَهُ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ إِذَا جَاءَ فَأَبَى سَمُرَةُ فَلَمَّا تَأَبَّى جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَشَكَا إِلَيْهِ وَ خَبَّرَهُ الْخَبَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ خَبَّرَهُ بِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ وَ مَا شَكَا وَ قَالَ إِنْ أَرَدْتَ الدُّخُولَ فَاسْتَأْذِنْ فَأَبَى فَلَمَّا أَبَى سَاوَمَهُ حَتَّى بَلَغَ بِهِ مِنَ الثَّمَنِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَبَى أَنْ يَبِيعَ فَقَالَ لَكَ بِهَا عَذْقٌ يُمَدُّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْهَا وَ ارْمِ بِهَا إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔" سمرۃ بن جندب کی ایک انصاری شخص کے باغ میں ایک پھلدار کھجور تھی اور انصاری کا گھر باغیچہ کے دروازے پر تھا۔ اور وہ اس کے گھر کے قریب سے گزر کر ہی اپنی کھجور کے پاس جاتے تھے اور اجازت نہیں لیتے تھے۔ پس انصاری نے اس سے تلخ کلامی کی کہ جب وہ آئے تو اجازت مانگے پس سمرۃ نے انکار کیا اور جب انصاری تنگ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور انہیں تمام بات بتائی اور فرمایا کہ اگر تم باغ میں داخل ہونے کا ارادہ کرو تو اجازت مانگو تو اس نے انکار کیا اور جب اس نے انکار کیا تو آپؐ نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا تو یہاں تک کہ منہ مانگی قیمت دینے والے تھے کہ اس نے انکار کر دیا اسے بیچے اور اسے کہا کہ تمہارے لیے اس کے بدلے جنت میں کھجور ہو گی تو بھی اس نے انکار کیا قبول کرنے سے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاری سے فرمایا۔ جاؤ! اسے جڑ سے اکھاڑ لو اور اسے اس کی طرف پھینک دو۔ کیونکہ کوئی نقصان یا نقصان دہ جائز نہیں ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ كَانَتْ لَهُمْ عُيُونٌ فِي أَرْضٍ قَرِيبَةٍ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَأَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَجْعَلَ عَيْنَهُ أَسْفَلَ مِنْ مَوْضِعِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ وَ بَعْضُ الْعُيُونِ إِذَا فُعِلَ ذَلِكَ أَضَرَّ بِالْبَقِيَّةِ مِنَ الْعُيُونِ وَ بَعْضٌ لَا يُضِرُّ مِنْ شِدَّةِ الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ مَا كَانَ فِي مَكَانٍ شَدِيدٍ فَلَا يُضِرُّ وَ مَا كَانَ فِي أَرْضٍ رِخْوَةٍ بَطْحَاءَ فَإِنَّهُ يُضِرُّ وَ إِنْ عَرَضَ عَلَى جَارِهِ أَنْ يَضَعَ عَيْنَهُ كَمَا وَضَعَهَا وَ هُوَ عَلَى مِقْدَارٍ وَاحِدٍ قَالَ إِنْ تَرَاضَيَا فَلَا يَضُرُّ وَ قَالَ يَكُونُ بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ أَلْفُ ذِرَاعٍ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن حفص سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس گروہ کے بارے میں کہ جن کے ایک دوسرے کے قریب کی زمینوں میں چشمے تھے۔ ان میں سے ایک شخص ارادہ کرتا ہے کہ اپنا چشمہ جس مقام پر پہلے ہے اس سے نیچے لائے اور بعض چشمے ایسے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ ایسا کیا جائے تو باقی چشموں میں سے بعض کو نقصان پہنچتا ہے اور بعض کو زمین کی سختی کے سبب نقصان نہیں پہنچتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو سخت زمین میں ہیں پس انہیں نقصان نہیں پہنچتا۔ اور جو نرم زمین پر ہیں انہیں سیلابی

پانی، مٹی اور ریت سے نقصان پہنچے گا۔ اور اگر اپنے ہمسائے کو پیش کش کرے کہ وہ اپنا چشمہ وہاں رکھنا چاہتا ہے۔ جہاں اس نے رکھا ہے تو؟ فرمایا "اگر دونوں راضی ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہے" اور فرمایا "چاہیے کہ دونوں چشموں کے درمیان ہزار ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ شَهِدَ بَعِيراً مَرِيضاً وَ هُوَ يُبَاعُ فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَجَاءَ وَ أَشْرَكَ فِيهِ رَجُلًا بِدِرْهَمَيْنِ بِالرَّأْسِ وَ الْجِلْدِ فَقُضِيَ أَنَّ الْبَعِيرَ بَرَأَ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ دَنَانِيرَ قَالَ فَقَالَ لِصَاحِبِ الدِّرْهَمَيْنِ خُذْ خُمُسَ مَا بَلَغَ فَأَبَى قَالَ أُرِيدُ الرَّأْسَ وَ الْجِلْدَ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ هَذَا الضِّرَارُ وَ قَدْ أُعْطِيَ حَقَّهُ إِذَا أُعْطِيَ الْخُمُسَ .

4- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے یزید بن اسحاق شعر سے، اس نے ہارون بن حمزہ غنوی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے بیمار اونٹ کو بکتے دیکھا کہ اسے ایک شخص نے دس درہم میں خرید اپس وہ آکر اس شخص کے ساتھ دو درہموں کے ذریعے سر اور کھال کیلئے شراکت کرتا ہے اور قِصہ یوں بنتا ہے کہ اونٹ تندرست ہو جاتا ہے اور اس کی قیمت کئی دیناروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پس اونٹ والا دو درہم والے کو کہتا ہے کہ تم اس کی قیمت کا پانچواں حصہ لے لو اور وہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اس کا سر اور اس کی کھال چاہیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے اس کا حق نہیں یہ نقصان دہ ہے اور اس کا حق اسے مل جائے گا کہ جب اس کو پانچواں حصہ مل جائے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ قَنَاةٌ فِي قَرْيَةٍ فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَحْفِرَ قَنَاةً أُخْرَى إِلَى قَرْيَةٍ لَهُ كَمْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا فِي الْبُعْدِ حَتَّى لَا يُضِرَّ بِالْأُخْرَى فِي الْأَرْضِ إِذَا كَانَتْ صُلْبَةً أَوْ رِخْوَةً فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) عَلَى حَسَبِ أَنْ لَا يُضِرَّ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ وَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ رَحًى عَلَى نَهَرِ قَرْيَةٍ وَ الْقَرْيَةُ لِرَجُلٍ فَأَرَادَ صَاحِبُ الْقَرْيَةِ أَنْ يَسُوقَ إِلَى قَرْيَتِهِ الْمَاءَ فِي غَيْرِ هَذَا النَّهَرِ وَ يُعَطِّلَ هَذِهِ الرَّحَى أَ لَهُ ذَلِكَ أَمْ لَا فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) يَتَّقِي اللَّهَ وَ يَعْمَلُ فِي ذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا يَضُرُّ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ .

5- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کو اس شخص کے بارے میں لکھا کہ جس کا ایک گاؤں میں کنواں ہے۔ پس ایک دوسرا شخص چاہتا ہے کہ اس گاؤں میں ایک دوسرا کنواں بنائے ان کے درمیان کتنی دوری ہو کہ ان میں سے دوسرا ایک کو نقصان پہنچائے۔ جبکہ زمین سخت یا نرم ہو؟ پس آپ علیہ السلام نے جواب عنایت فرمایا کہ:۔ اس حساب سے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نقصان نہ دے۔ ان شاءاللہ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کی طرف لکھا۔ کہ ایک شخص کی ایک گاؤں میں نہر میں شگاف ہے اور گاؤں ایک آدمی کا ہے۔ اور اب صاحب قریۃ (گاؤں والا) چاہتا ہے کہ اپنے گاؤں میں پانی اس نہر کے علاوہ سے لے اور اس شگاف کو بند کر دے۔ کیا اسے اس کا حق ہے یا نہیں ہے؟ پس آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا۔ اللہ عَزّوجَلَّ سے ڈرے۔ اور اس میں مصرف پر عمل کرے۔ اپنے مومن بھائی کو نقصان نہ دے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَشَارِبِ النَّخْلِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ نَفْعُ الشَّيْءِ وَ قَضَى ( **صلى الله عليه وآله** ) بَيْنَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ كَلَإٍ وَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ .

6- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا اہل مدینہ میں کھجوروں کو پانی دینے کی نالیوں کے بارے میں کہ کسی چیز کا نفع اس سے منع نہ کرے گا۔ اور اہل بادیہ میں کہ پانی کی زیادتی نہ روکیں کہ اس سے گھاس کی زیادتی رک جاتی ہے اور منع فرمایا "نہ نقصان نہ نقصان دہ"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ أَتَى جَبَلًا فَشَقَّ فِيهِ قَنَاةً فَذَهَبَتْ قَنَاةُ الْأُخْرَى بِمَاءِ قَنَاةِ الْأُولَى قَالَ فَقَالَ يَتَقَاسَمَانِ بِحَقَائِبِ الْبِئْرِ لَيْلَةً لَيْلَةً فَيُنْظَرُ أَيُّهُمَا أَضَرَّتْ بِصَاحِبَتِهَا فَإِنْ رُئِيَتِ الْأَخِيرَةُ أَضَرَّتْ بِالْأُولَى فَلْتُعَوَّرْ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو پہاڑ پر آتا ہے اور اس میں کنواں کھودتا ہے اور دوسرا کنواں پہلے کنویں کے پانی کو ختم کر دیتا ہے۔ روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ایک ایک رات ہر کنویں کی انتہاء کو ناپا جائے۔ پس غور کیا جائے کہ کون سا دوسرے کو نقصان دے رہا ہے اور اگر تم دیکھو کہ دوسرا پہلے کو نقصان پہنچا رہا ہے تو اس کے منابع کو بند کر دو۔"

8- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ كَانَ لَهُ عَذْقٌ وَ كَانَ طَرِيقُهُ إِلَيْهِ فِي جَوْفِ مَنْزِلِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَجِيءُ وَ يَدْخُلُ إِلَى عَذْقِهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ الْأَنْصَارِيُّ يَا سَمُرَةُ لَا تَزَالُ تُفَاجِئُنَا عَلَى حَالٍ لَا نُحِبُّ أَنْ تُفَاجِئَنَا عَلَيْهَا فَإِذَا دَخَلْتَ فَاسْتَأْذِنْ فَقَالَ لَا أَسْتَأْذِنُ فِي طَرِيقٍ وَ هُوَ طَرِيقِي إِلَى عَذْقِي قَالَ فَشَكَا الْأَنْصَارِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فُلَاناً قَدْ شَكَاكَ وَ زَعَمَ أَنَّكَ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْخُلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَأْذِنُ فِي طَرِيقِي إِلَى عَذْقِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَلِّ عَنْهُ وَ لَكَ مَكَانَهُ عَذْقٌ فِي مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ لَا قَالَ فَلَكَ اثْنَانِ قَالَ لَا أُرِيدُ فَلَمْ يَزَلْ يَزِيدُهُ حَتَّى بَلَغَ عَشَرَةَ أَعْذَاقٍ فَقَالَ لَا قَالَ فَلَكَ عَشَرَةٌ فِي مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَأَبَى فَقَالَ خَلِّ عَنْهُ وَ لَكَ مَكَانَهُ عَذْقٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ لَا أُرِيدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّكَ رَجُلٌ مُضَارٌّ وَ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ عَلَى مُؤْمِنٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقُلِعَتْ ثُمَّ رُمِيَ بِهَا إِلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) انْطَلِقْ فَاغْرِسْهَا حَيْثُ شِئْتَ .

8۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسکان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ سمرۃ بن جندب کی ایک پھلدار کھجور تھی اور اس کا اس کی طرف راستہ ایک انصاری کے گھر کے درمیان میں سے گزرتا تھا اور وہ اپنی کھجور کی طرف انصاری کی اجازت کے بغیر جاتا تھا تو اسے انصاری نے کہا۔ اے سمرۃ تو اکثر اچانک ہماری اس حالت میں آتا ہے کہ ہم پسند نہیں کرتے کہ تو اس میں اچانک آئے پس جب تو آئے تو پہلے اجازت مانگ۔ اس نے کہا میں راستے میں اجازت نہ لوں گا در حالیکہ وہ میری کھجور کا راستہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمرۃ کو بلا بھیجا اور اس سے فرمایا کہ فلاں نے تمہارے بارے میں شکایت کی ہے اور گمان کیا ہے کہ تم اس اور اس کے اہل خانہ کے پاس سے اس کی اجازت کے بغیر گزرتے ہو۔ جب تم داخل ہونا چاہو تو اجازت مانگو" اس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اپنی کھجور کے راستے میں اجازت مانگوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ تمہارے لیے اس کے بدلے فلاں فلاں جگہ پر کھجور ہوئی۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری دو ہوئیں" اس نے کہا "میں نہیں چاہتا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کیلئے اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ دس پھلدار کھجوروں تک پہنچے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لیے فلاں فلاں مقام پر دس کھجوریں ہیں۔ پس اس نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو بدلے میں تمہارے لیے جنت میں ایک کھجور ہے۔ اس نے کہا "میں نہیں چاہتا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تو نقصان پہنچانے والا شخص ہے۔ جبکہ مومن کے لیے نہ نقصان ہے اور نہ وہ نقصان دیتا ہے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جڑ سے اکھاڑنے کا حکم دیا۔ پھر اسے اس کی طرف پھینکوا کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ "جاؤ اسے جہاں لگانا چاہو لگا لو۔"

# بَابُ جَامِعٍ فِي حَرِيمِ الْحُقُوقِ (جامع حریم حقوق)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي رَجُلٍ بَاعَ نَخْلًا وَ اسْتَثْنَى عَلَيْهِ نَخْلَةً فَقَضَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِالْمَدْخَلِ إِلَيْهَا وَ الْمَخْرَجِ مِنْهَا وَ مَدَى جَرَائِدِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کھجور بیچی اور اس پر کھجوروں کا گرنے والی کا استثناء رکھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ کہ جو گھر کے اندر گریں وہ تمہاری ہیں اور جو گھر کے باہر گریں وہ اس کی ہیں در حالیکہ اس کی شاخیں لمبی تھیں"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا بَيْنَ بِئْرِ الْمَعْطِنِ إِلَى بِئْرِ الْمَعْطِنِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ بِئْرِ النَّاضِحِ إِلَى بِئْرِ النَّاضِحِ سِتُّونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ الْعَيْنِ إِلَى الْعَيْنِ خَمْسُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ الطَّرِيقُ إِذَا تَشَاحَّ عَلَيْهِ أَهْلُهُ فَحَدُّهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے، سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن حسن بن شمون سے، اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن الاصم سے، اس نے مسمع بن عبد الملک سے، اس نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹوں کو پانی پلانے والے کنویں سے اس جیسے دوسرے کنویں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ اور اونٹ کے ذریعے چلائے جانے والے کنویں سے اس جیسے دوسرے کنویں کا درمیانی فاصلہ ساٹھ ہاتھ اور ایک چشمے سے دوسرے چشمے کا درمیانی فاصلہ پانچ سو ہاتھ اور راستہ کہ جب اس کے مالک اس پر سے کثرت سے گزرتے ہوں تو اس کی حد سات ہاتھ ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ حَظِيرَةٍ بَيْنَ دَارَيْنِ فَزَعَمَ أَنَّ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) قَضَى لِصَاحِبِ الدَّارِ الَّذِي مِنْ قِبَلِهِ الْقِمَاطُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس باڑے کے بارے میں کہ جو دو گھروں کے درمیان ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "علی علیہ السلام نے اس گھر والے کو کہ جو اس کے سامنے ہے دیوار کا حکم دیا تھا"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَضَى فِي هَوَائِرِ النَّخْلِ أَنْ تَكُونَ النَّخْلَةُ وَ النَّخْلَتَانِ لِلرَّجُلِ فِي حَائِطِ الْآخَرِ فَيَخْتَلِفُونَ فِي حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى فِيهَا أَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أُولَئِكَ مِنَ الْأَرْضِ مَبْلَغَ جَرِيدَةٍ مِنْ جَرَائِدِهَا حِينَ بُعْدِهَا .

4۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ صادر فرمایا کھجور کے گرے ہوئے پھل کے بارے میں ایک شخص کی دوسرے باغ میں ایک یا دو کھجوریں تھیں پس وہ ان کے حقوق میں اختلاف کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں فیصلہ دیا کہ "ان کھجوروں میں سے ہر ایک زمین اس کے تنوں کے پہنچنے تک کی مقدار میں ہے۔ پھر اس کے بعد کمی ہے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ حَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً حَوْلَهَا وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى خَمْسُونَ ذِرَاعاً إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِلَى عَطَنٍ أَوْ إِلَى الطَّرِيقِ فَيَكُونُ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ إِلَى خَمْسَةٍ وَ عِشْرِينَ ذِرَاعاً .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے برقی سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ قدیم کنویں کا احاطہ چالیس ہاتھ ہے۔ اس کے ارد گرد اور دوسری روایت میں ہے کہ پچاس ہاتھ ہے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ راستے یا اونٹ بٹھانے کی جگہ کے قریب ہو تو پانچ سے بیس ہاتھ کم ہو گا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يَكُونُ بَيْنَ الْبِئْرَيْنِ إِنْ كَانَتْ أَرْضاً صُلْبَةً خَمْسُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ إِنْ كَانَتْ أَرْضاً رِخْوَةً فَأَلْفُ ذِرَاعٍ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اگر زمین سخت ہو تو دو کنویں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو ہاتھ اور اگر زمین نرم ہو تو ہزار ہاتھ ہے“

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ حَرِيمُ النَّهَرِ حَافَتَاهُ وَ مَا يَلِيهَا .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ”نہر کا احاطہ اس کے دونوں کنارے اور ان کے ساتھ ساتھ ہے“

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ مَا بَيْنَ بِئْرِ الْمَعْطِنِ إِلَى بِئْرِ الْمَعْطِنِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ بِئْرِ النَّاضِحِ إِلَى بِئْرِ النَّاضِحِ سِتُّونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ الْعَيْنِ إِلَى الْعَيْنِ يَعْنِي الْقَنَاةَ خَمْسُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ الطَّرِيقُ يَتَشَاحُّ عَلَيْهِ أَهْلُهُ فَحَدُّهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ کو پانی والے کنویں سے اس جیسے دوسرے کنویں کا درمیانی فاصلہ (کم از کم) چالیس ہاتھ ہے اور اونٹ کے ذریعے کھینچے جانے والے کنویں کا اس جیسے کنویں سے درمیانی فاصلہ (کم از کم) ساٹھ ہاتھ ہے اور ایک چشمہ سے دوسرے چشمہ تک کا درمیانی فاصلہ (کم از کم) پانچ سو ہاتھ ہے اور وہ راستہ کہ جس میں قوم آپس میں اختلاف کرے اس کی حد سات ہاتھ ہے۔“

9- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ خُصٍّ بَيْنَ دَارَيْنِ فَزَعَمَ أَنَّ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) قَضَى بِهِ لِصَاحِبِ الدَّارِ الَّذِي مِنْ قِبَلِهِ وَجْهُ الْقِمَاطِ .

9۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ دو گھروں کے درمیان باڑ لگانے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے ذکر فرمایا کہ ”امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس کے بارے میں گھر والے کیلئے فیصلہ دیا کہ اس کی طرف سے دیوار دینا ہے“


www.hubeali.com

# بَابُ مَنْ زَرَعَ فِي غَيْرِ أَرْضِهِ أَوْ غَرَسَ

# (جو شخص دوسرے کی زمین میں کاشت کاری کرے یا باغیچہ لگائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ أَتَى أَرْضَ رَجُلٍ فَزَرَعَهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الزَّرْعُ جَاءَ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَقَالَ زَرَعْتَ بِغَيْرِ إِذْنِي فَزَرْعُكَ لِي وَ لَكَ عَلَيَّ مَا أَنْفَقْتَ أَ لَهُ ذَلِكَ أَمْ لَا فَقَالَ لِلزَّارِعِ زَرْعُهُ وَ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ كِرَى أَرْضِهِ

1- محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن عبد اللہ بن ھلال سے اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے دوسرے شخص کی زمین پر جا کر اسے اُسکی اجازت کے بغیر کاشت کر ڈالا یہاں تک کہ جب فصل پک گئی تو زمین کا مالک آیا تو اس نے کہا۔ تو نے میری اجازت کے بغیر کاشت کی تھی۔ پس تیری فصل میری ہے اور تو نے جو اس پر خرچ کیا ہے وہ تمھارا میرے اوپر قرض ہے۔ کہا اس کے سوال کرنے کا حق ہے یا نہیں۔ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ کاشتکار کے لیے اسکی فصل ہے۔ اور زمین کے مالک کے لیے فقط اسکی زمین کا کرایہ ہے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اكْتَرَى دَاراً وَ فِيهَا بُسْتَانٌ فَزَرَعَ فِي الْبُسْتَانِ وَ غَرَسَ نَخْلًا وَ أَشْجَاراً وَ فَوَاكِهَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَسْتَأْمِرْ فِي ذَلِكَ صَاحِبَ الْبُسْتَانِ فَقَالَ عَلَيْهِ الْكِرَى وَ يُقَوِّمُ صَاحِبُ الدَّارِ الْغَرْسَ وَ الزَّرْعَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَيُعْطِيهِ الْغَارِسَ وَ إِنْ كَانَ اسْتَأْمَرَ فَعَلَيْهِ الْكِرَى وَ لَهُ الْغَرْسُ وَ الزَّرْعُ يَقْلَعُهُ وَ يَذْهَبُ بِهِ حَيْثُ شَاءَ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن عقبہ سے اس نے موسیٰ بن اکیل نمیری سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے گھر کرایہ پر لیا اور اس میں باغیچہ تھا پس اس نے اس میں کاشت کی کھجور درخت اور پھل وغیرہ لگائے اور اس بارے میں باغیچہ کے مالک سے اجازت نہ لی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کے لیے کرایہ ہے اور گھر کا مالک درخت لگانے اور زراعت کی مناسب قیمت لگائے گا۔ اور اسے لگانے والا ادا کرے گا اور اگر اس نے اجازت لی تھی گھر کے مالک کے لیے کرایہ ہے اور اس کے لیے اس کی کھیتی اور درخت ہیں، انہیں اکھاڑے اور جہاں چاہے لے جائے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي النَّخْلَ لِيَقْطَعَهُ لِلْجُذُوعِ فَيَغِيبُ الرَّجُلُ وَ يَدَعُ النَّخْلَ كَهَيْئَتِهِ لَمْ يُقْطَعْ فَيَقْدَمُ الرَّجُلُ وَ قَدْ حَمَلَ النَّخْلُ فَقَالَ لَهُ الْحَمْلُ يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَاحِبُ النَّخْلِ كَانَ يَسْقِيهِ وَ يَقُومُ عَلَيْهِ .

3- محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے یزید بن اسحاق سے اس نے ہارون بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو کھجور خریدتا ہے تا کہ اسے کاٹے بھیڑ بکریوں کے لیے پس وہ شخص غائب ہو جاتا ہے کھجور چھوڑ جاتا ہے اسی طرح نہیں کاٹا پس وہ جب آدمی واپس آتا ہے تو درخت خورمانے پھل اُٹھایا ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! پھل اس کا ہے جو چاہے اس سے کرے، ہاں مگر یہ کہ جب اس کے مالک نے دیکھ بھال کی ہو اور اس کی نگداشت کی ہو۔

# بابُ نَادِرٌ (نادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ أَوْ رَجُلٍ عَنْ رَيَّانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ جَعَلَهَا وَقْفاً عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ عَطَّلَ أَرْضاً ثَلَاثَ سِنِينَ مُتَوَالِيَةً لِغَيْرِ مَا عِلَّةٍ أُخْرِجَتْ مِنْ يَدِهِ وَ دُفِعَتْ إِلَى غَيْرِهِ وَ مَنْ تَرَكَ مُطَالَبَةَ حَقٍّ لَهُ عَشْرَ سِنِينَ فَلَا حَقَّ لَهُ.

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ریان بن صلت سے (یہ شخص جس نے ریان سے) اس نے یونس سے اس نے عبدالصالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! زمین اللہ عزّوجلّ کی ہے کہ جس نے اسے اپنے بندوں کے لیے وقف کی ہے، پس جو زمین کو تین سال کے لیے متواتر چھوڑ دے بغیر کسی علت کے تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی اب اس کے غیر کو دی جائے گی اور جو اپنے حق کا مطالبہ دس سال تک ترک کر دے تو اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ أُخِذَتْ مِنْهُ أَرْضٌ ثُمَّ مَكَثَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَا يَطْلُبُهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِينَ أَنْ يَطْلُبَهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے ایک شخص سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جس سے اراضی لی جائے اور وہ تیس سال تک خاموش رہے اور اس کا مطالبہ نہ کرے اس کے لیے تیس سال کے بعد جائز نہیں ہے کہ وہ اس کا مطالبہ کرے۔

# بابُ مَنْ أَدَانَ مَالَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ (جو اپنا مال بغیر گواہوں کے قرض دے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَرْبَعَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ أَحَدُهُمْ رَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَدَانَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَمْ آمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے عمران بن ابی عاصم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! چار آدمی ایسے ہیں کہ جن کی دعا قبول نہیں ہوتی، ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو اپنا مال بغیر شہادت (گواہی) کے ادھار پر دے، اللہ عزّوجلّ فرمائے گا کیا میں نے تم کو شہادت (گواہی) کا حکم نہیں دیا تھا۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَرْبَعَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فَذَكَرَ الرَّابِعَ رَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَدَانَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَمْ آمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ .

2۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن الحسن تیمی سے اس نے ابن بقاح سے اس نے ابوعبداللہ مومن سے اس نے عمار بن ابو عاصم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! چار آدمی ایسے ہیں کہ جن کی دعا قبول نہیں ہوتی اور چوتھے کا ذکر فرمایا کہ ایسا شخص جو اپنے مال کو بغیر گواہی کے ادھار دے دے تو اسے اللہ عزّوجلّ فرمائے گا، کیا میں نے تمہیں گواہی کا حکم نہیں دیا تھا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ ذَهَبَ حَقُّهُ عَلَى غَيْرِ بَيِّنَةٍ لَمْ يُؤْجَرْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ

**3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابوعبداللہ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے موسیٰ بن سعدان سے اس نے عبداللہ بن قاسم سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جس کا حق بغیر گواہی کے چلا جائے اس کو کوئی اجر نہ ملے گا۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے موسیٰ بن سعدان سے اس نے عبداللہ بن قاسم سے اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کی مثل روایت کی ہے۔**

# باب نَادِرٌ (نادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَتَّهِمَ مَنِ ائْتَمَنْتَهُ وَ لَا تَأْتَمِنَ الْخَائِنَ وَ قَدْ جَرَّبْتَهُ .

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تمہیں حق نہیں کہ تم اسے تہمت لگاؤ کہ جس کو تم نے امانت دی ہے اور جس کی خیانت کا تجربہ کر چکے ہو اسے امانت مت سونپو۔**

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْجَلَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا كَانَ الْجَوْرُ أَغْلَبَ مِنَ الْحَقِّ لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَظُنَّ بِأَحَدٍ خَيْراً حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ مِنْهُ .

**2۔ سہل بن زیاد نے محمد بن حسن بن شمون سے اس نے محمد بن ہارون جلاّب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا جب جور حق پر (تعداد میں) غالب آجائے تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایک کے بارے میں بھی حسن ظن رکھے یہاں تک کہ اسے بھلائی پر دیکھے۔**

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي حَدِيثٍ لَهُ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَنِ ائْتَمَنَ غَيْرَ مُؤْتَمَنٍ فَلَا حُجَّةَ لَهُ عَلَى اللَّهِ .

**3۔ علی بن محمد نے احمد ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے زکریا بن ابراہیم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرمایا! جو غیر ایماندار شخص کو اپنی امانت سونپے وہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر نہیں رکھتا۔**

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يَخُنْكَ الْأَمِينُ وَ لَكِنِ ائْتَمَنْتَ الْخَائِنَ .

**4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ابوجعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے امین تم سے خیانت نہ کرے گا لیکن جب تم خائن کو امانت دو۔**

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ عَرَفَ مِنْ عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِ اللَّهِ كَذِباً إِذَا حَدَّثَ وَ خُلْفاً إِذَا وَعَدَ وَ خِيَانَةً إِذَا اؤْتُمِنَ ثُمَّ ائْتَمَنَهُ عَلَى أَمَانَةٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَبْتَلِيَهُ فِيهَا ثُمَّ لَا يُخْلِفَ عَلَيْهِ وَ لَا يَأْجُرَهُ .

5۔ابو علی الشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے حسن بن علی کوفی سے اس نے عبیس بن ہشام سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے ابو حمزہ سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جو خدا کے بندوں میں سے ایسے بندے کو جانتا ہو کہ جب وہ بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب امانت دی جائے تو خیانت کرے تو پھر اگر ایسے بندے کو امانت پر امین بنائے تو اللہ عزّ و جلّ کا حق ہے کہ اسے اس امانت میں مصیبت کا اظہار کرے اور اسے واپس نہ پلٹائے اور نہ ہی اسے اس کو کوئی اجر دے۔

# باب آخَرُ مِنْهُ فِي حِفْظِ الْمَالِ وَ كَرَاهَةِ الْإِضَاعَةِ

# (مال کی حفاظت اور اسے ضائع کرنے کی کراہت)

1 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاسْأَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللَّهَ نَهَى عَنِ الْقِيلِ وَ الْقَالِ وَ فَسَادِ الْمَالِ وَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ فَقَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَ أَيْنَ هَذَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْواهُمْ الْآيَةَ وَ قَالَ وَ لا تُؤْتُوا السُّفَهاءَ أَمْوالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِياماً وَ قَالَ لا تَسْئَلُوا عَنْ أَشْياءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ .

1 علی بن ابراہیم نے ( اپنے باپ سے ) محمد بن عیسٰی سے اس نے یونس اور ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے یونس سے اس نے عبد اللہ بن سنان اور ابن مسکان سے اس نے ابو الجارود سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! جب میں تمہیں بیان کرنے لگوں کسی شے کا تو تم مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں سوال کیا کرو پھر اپنے بیان میں فرمایا! اللہ عزّ و جلّ نے قیل قال، فساد مال اور کثرت سوال سے منع فرمایا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب خدا میں یہ کہاں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّ و جلّ اپنی کتاب میں فرماتا ہے " ان کی زیادہ سر گوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں...... آیۃ نساء ۱۱۴۔ اور فرماتا ہے بیوقوفوں کو اپنے اموال مت دو..... آیۃ نساء ۵۔ اور فرماتا ہے "ایسی چیز کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر تمہارے لیے بیان کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں (مائدہ ۱۰۱)

2 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنِ ائْتَمَنَ شَارِبَ الْخَمْرِ عَلَى أَمَانَةٍ بَعْدَ عِلْمِهِ فِيهِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ ضَمَانٌ وَ لَا أَجْرٌ لَهُ وَ لَا خَلَفٌ .

2 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شرابی کو اس کے شرابی ہونے کے علم کے باوجود امانت سونپتا ہے اس کو اللہ کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں اور نہ ہی کوئی اجر اور نہ پلٹتا ہے۔

3 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا أُبَالِي ائْتَمَنْتُ خَائِناً أَوْ مُضَيِّعاً .

3 ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے تم خائن یا ضائع کرنے والے کو امانت دو۔

4 الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ الْقِيلَ وَ الْقَالَ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ .

4 حسین بن محمد نے معلّٰی بن محمد سے اس نے وشّاء سے روایت کی ہے، میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا! "اللہ عزّ و جلّ قیل قال اور مال کو ضائع کرنے اور کثرت سوال سے غضبناک ہوتا ہے"

# باب ضَمَانِ مَا يُفْسِدُ الْبَهَائِمُ مِنَ الْحَرْثِ وَ الزَّرْعِ

## (کھیتی اور فصل میں سے جسے جانور خراب کریں اس کا ضمان)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الْإِبِلِ يَكُونُ فِي الرَّعْيِ فَتُفْسِدُ شَيْئاً هَلْ عَلَيْهَا ضَمَانٌ فَقَالَ إِنْ أَفْسَدَتْ نَهَاراً فَلَيْسَ عَلَيْهَا ضَمَانٌ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أَصْحَابَهُ يَحْفَظُونَهُ وَ إِنْ أَفْسَدَتْ لَيْلًا فَإِنَّ عَلَيْهَا ضَمَانٌ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے یزید بن اسحاق شعر سے اس نے ہارون بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گائے، بھیڑ بکری اور اونٹ کے بارے میں جو چراگاہ میں ہوتی ہو، کھیتی اور کسی چیز کو خراب کر دیتی ہیں کیا اس پر تاوان ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر وہ دن کو خراب کریں تو اس پر تاوان نہیں اس وجہ سے کہ ان کے مالک ان کی (کھیتی وغیرہ کی) حفاظت کرتے ہیں اور اگر وہ رات کو خراب کریں تو اس پر تاوان ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْمُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ داوُدَ وَ سُلَيْمانَ إِذْ يَحْكُمانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ فَقَالَ لَا يَكُونُ النَّفْشُ إِلَّا بِاللَّيْلِ إِنَّ عَلَى صَاحِبِ الْحَرْثِ أَنْ يَحْفَظَ الْحَرْثَ بِالنَّهَارِ وَ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ وَ إِنَّمَا رَعْيُهَا بِالنَّهَارِ وَ أَرْزَاقُهَا فَمَا أَفْسَدَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا وَ عَلَى أَصْحَابِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَنْ حَرْثِ النَّاسِ فَمَا أَفْسَدَتْ بِاللَّيْلِ فَقَدْ ضَمِنُوا وَ هُوَ النَّفْشُ وَ إِنَّ دَاوُدَ ( **عليه السلام** ) حَكَمَ لِلَّذِي أَصَابَ زَرْعَهُ رِقَابَ الْغَنَمِ وَ حَكَمَ سُلَيْمَانُ ( **عليه السلام** ) الرِّسْلَ وَ الثَّلَّةَ وَ هُوَ اللَّبَنُ وَ الصُّوفُ فِي ذَلِكَ الْعَامِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے ہمارے کسی عالم سے اس نے معلی ابی عثمان سے اس نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّ و جلّ کے قول اور داودؑ اور سلیمانؑ جب فیصلہ کر رہے تھے اس کھیت کے معاملہ میں کہ جس میں ایک قوم کی بکریاں نقصان کر گئی تھیں۔ (انبیاء 78) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نقصان صرف رات کو ہوتا ہے کیونکہ دن میں کھیتی والے پر واجب ہے کہ وہ اپنی کھیتی کی حفاظت کرے اور جانوروں کے مالک پر دن میں ان کی حفاظت واجب نہیں ہے کیونکہ انکا چرنا اور ان کا رزق درہ میں ہے پس جو خراب کریں اس کے ضامن نہیں ہیں اور جانوروں والے کے لیے ان کی حفاظت رات کو واجب ہے لوگوں کے کھیتوں سے

پس جو رات کو خراب ہو وہ اس کے ضامن ہیں اور یہی نفش (مویشی کو رات کے وقت چرنے کے لیے چھوڑنا ہے) اور داؤد علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی فصل کو نقصان پہنچا تھا حکم دیا بکریوں کو پکڑ لینے کا اور سلیمان علیہ السلام نے چھوڑنے کا اس سال کے دودھ اور اون کو کہا گیا ہے"۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ دَاوُدَ وَ سُلَيْمانَ إِذْ يَحْكُمانِ فِي الْحَرْثِ قُلْتُ حِينَ حَكَمَا فِي الْحَرْثِ كَانَتْ قَضِيَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى النَّبِيِّينَ قَبْلَ دَاوُدَ إِلَى أَنْ بَعَثَ اللَّهُ دَاوُدَ أَيُّ غَنَمٍ نَفَشَتْ فِي الْحَرْثِ فَلِصَاحِبِ الْحَرْثِ رِقَابُ الْغَنَمِ وَ لَا يَكُونُ النَّفْشُ إِلَّا بِاللَّيْلِ فَإِنَّ عَلَى صَاحِبِ الزَّرْعِ أَنْ يَحْفَظَهُ بِالنَّهَارِ وَ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ حِفْظُ الْغَنَمِ بِاللَّيْلِ فَحَكَمَ دَاوُدُ ( **عليه السلام** ) بِمَا حَكَمَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ ( **عليهم السلام** ) مِنْ قَبْلِهِ وَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى سُلَيْمَانَ ( **عليه السلام** ) أَيُّ غَنَمٍ نَفَشَتْ فِي زَرْعٍ فَلَيْسَ لِصَاحِبِ الزَّرْعِ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ بُطُونِهَا وَ كَذَلِكَ جَرَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ سُلَيْمَانَ ( **عليه السلام** ) وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ كُلًّا آتَيْنا حُكْماً وَ عِلْماً فَحَكَمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حسین بن سعید سے اس نے عبد اللہ بن بحر سے اس نے ابن مسکان سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ اللہ عزّ و جلَّ کا قول ہے کہ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے کھیتی کے بارے میں فیصلہ دیا (انبیاء۷۸) میں نے عرض کی جب انہوںؑ نے فیصلہ کیا کھیتی میں ایک ہی معاملہ تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا! داؤد علیہ السلام کی بعثت کرنے سے پہلے اللہ عزّ و جلَّ نے داؤد علیہ السلام سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام پر وحی فرمائی تھی کہ جو بھی بھیڑ بکریاں رات کو کھیت چر لیں اور کھیت والے کو حق ہے کہ بکری کو اپنے قبضہ میں لے لے تاحیات اور نفش رات کو ہوتا ہے جب کہ کھیتی کے مالک پر اس کی صرف دن کو حفاظت واجب ہے اور بھیڑ بکریوں کے مالک پر بھیڑ بکریوں کی رات کو حفاظت واجب ہے۔ پس داؤد علیہ السلام نے فیصلہ دیا اس چیز سے کہ جس چیز سے انؑ سے پہلے والے انبیاء علیہ السلام نے فیصلہ لیا اور اللہ عزّ و جلَّ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جو بھیڑ بکری بھی رات کو چرے کسی کھیت میں تو کھیت کے مالک کو صرف وہی اس کے پیٹ سے نکالنے کا حق ہے تو اس طرح سلیمان علیہ السلام کے پاس سنت جاری ہوگئی اور یہ اللہ عزّ و جلَّ کا قول ہے کہ ہم نے ان دونوں کو حکم و علم عطا کیا (انبیاء۷۹) پس ہر ایک نے ان دونوں میں سے اللہ عزّ و جلَّ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا۔

## باب آخرُ (دیگر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ وَ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ فَاسْتَأْجَرَهُ مِنْهُ صَائِغٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ إِنْ كَانَ ضَيَّعَ شَيْئاً أَوْ أَبَقَ مِنْهُ فَمَوَالِيهِ ضَامِنُونَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابن مسکان سے، اس نے زرارہ اور ابو بصیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ایک غلام تھا اور اس غلام کو اس سے زرگر وغیرہ کرایہ پر لے جاتے تھے فیصلہ دیا اور فرمایا اگر اس نے کوئی چیز ضائع کر دی یا اس سے بھاگ گیا تو اس کے دوست ضامن ہوں گے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنِ اسْتَعَارَ عَبْداً مَمْلُوكاً لِقَوْمٍ فَعِيبَ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ مَنِ اسْتَعَارَ حُرّاً صَغِيراً فَعِيبَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے وھب سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! جو کسی کی ملکیت غلام کو عاریۃً لے کسی گروہ سے اور اس میں کوئی عیب آئے تو وہ ضامن ہو گا اور جو چھوٹے بچے آزاد کو عاریۃً لے اور اس میں کوئی عیب ہو جائے تو وہ ضامن ہو گا۔

# باب الْمَمْلُوكُ يَتَّجِرُ فَيَقَعُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ

## (مملوک "غلام" تجارت کرے اور اس پر قرض واقع ہو)

1- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ ظَرِيفٍ الْأَكْفَانِيِّ قَالَ كَانَ أَذِنَ لِغُلَامٍ لَهُ فِي الشِّرَاءِ وَ الْبَيْعِ فَأَفْلَسَ وَ لَزِمَهُ دَيْنٌ فَأُخِذَ بِذَلِكَ الدَّيْنِ الَّذِي عَلَيْهِ وَ لَيْسَ يُسَاوِي ثَمَنُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَسَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنْ بِعْتَهُ لَزِمَكَ الدَّيْنُ وَ إِنْ أَعْتَقْتَهُ لَمْ يَلْزَمْكَ الدَّيْنُ فَأَعْتَقَهُ فَلَمْ يَلْزَمْهُ شَيْءٌ .

1۔ ہمارے بعض اصحاب نے محمد بن الحسین سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ظریف کفانی سے روایت کی ہے کہ اس نے اپنے غلام کو خرید و فروخت کی اجازت دی اور وہ مفلس ہو گیا اور اس پر قرض چڑھ گیا پس اس قرض کو جو اس پر واجب تھا لیا گیا تو وہ اس کی قیمت اس کے اوپر قرض کا مقابلہ نہ کر سکی پس اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! اگر تم اس کو بیچو، تو قرض تم پر واجب ہو جائے گا اور اگر اسے آزاد کر دو تو اس کا قرض تم پر واجب نہ ہو گا، پس اس نے اسے آزاد کر دیا اور اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوئی۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْناً وَ تَرَكَ عَبْداً لَهُ مَالٌ فِي التِّجَارَةِ وَ وَلَداً وَ فِي يَدِ الْعَبْدِ مَالٌ وَ مَتَاعٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اسْتَدَانَهُ الْعَبْدُ فِي حَيَاةِ سَيِّدِهِ فِي تِجَارَتِهِ وَ إِنَّ الْوَرَثَةَ وَ غُرَمَاءَ الْمَيِّتِ اخْتَصَمُوا فِيمَا فِي يَدِ الْعَبْدِ مِنَ الْمَالِ وَ الْمَتَاعِ وَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ فَقَالَ أَرَى أَنْ لَيْسَ لِلْوَرَثَةِ سَبِيلٌ عَلَى رَقَبَةِ الْعَبْدِ وَ لَا عَلَى مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْمَتَاعِ وَ الْمَالِ إِلَّا أَنْ يُضَمِّنُوا دَيْنَ الْغُرَمَاءِ جَمِيعاً فَيَكُونُ الْعَبْدُ وَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْمَالِ لِلْوَرَثَةِ فَإِنْ أَبَوْا كَانَ الْعَبْدُ وَ مَا فِي يَدِهِ لِلْغُرَمَاءِ يُقَوَّمُ الْعَبْدُ وَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْمَالِ ثُمَّ يُقْسَمُ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ فَإِنْ عَجَزَ قِيمَةُ الْعَبْدِ وَ مَا فِي يَدِهِ عَنْ أَمْوَالِ الْغُرَمَاءِ رَجَعُوا عَلَى الْوَرَثَةِ فِيمَا بَقِيَ لَهُمْ إِنْ كَانَ الْمَيِّتُ تَرَكَ شَيْئاً قَالَ وَ إِنْ فَضَلَ مِنْ قِيمَةِ الْعَبْدِ وَ مَا كَانَ فِي يَدِهِ عَنْ دَيْنِ الْغُرَمَاءِ رُدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رباب سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مر گیا اور اپنے اوپر قرض چھوڑ گیا اور ایک ایسا غلام چھوڑ گیا کہ جس کے پاس مال تجارت تھا اور بیٹا چھوڑ گیا اور غلام کے ہاتھ میں مال و متاع ہے اور اس پر قرض بھی ہے کہ جو اس نے اپنے آقا کی زندگی میں اپنی تجارت میں لیا تھا اب وارث اور میت کے قرض خواہ غلام کی غلامی اور اس کے ہاتھ میں موجود مال و متاع کے بارے آپس میں جھگڑتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! میں دیکھتا ہوں کہ ورثہ کے لیے غلام کی غلامی اور اس کے ہاتھ میں موجود مال متاع پر کوئی سبیل نہیں ہے البتہ جب وہ تمام قرض خواہوں کو ضمانت دیں تو تب غلام اور اس کے ہاتھ میں موجود مال و متاع ان کا ہو گا اور اگر وہ اس سے انکار کریں تو غلام اور اس کے ہاتھ میں مال قرض خواہوں کا ہو گا۔ غلام کی قیمت لگائی جائے اور اس کے ہاتھ میں موجود مال کی بھی پھر انہیں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اب اگر غلام اور اس کے ہاتھ مال کی قیمت بھی قرض خواہوں کی رقم پوری نہ کرے تو اپنے باقی کے لیے ورثہ کے لیے رجوع کریں گے اگر میت کا کوئی اور ترکہ ہے تو اور فرمایا غلام اور اس کے ہاتھ میں موجود مال کی قیمت کا قرض خواہوں کے قرض سے اضافی ہونے والا حصہ ورثہ کو پلٹایا جائے گا۔


www.hubeali.com

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ يَأْذَنُ لِمَمْلُوكِهِ فِي التِّجَارَةِ فَيَصِيرُ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ إِنْ كَانَ أَذِنَ لَهُ أَنْ يَسْتَدِينَ فَالدَّيْنُ عَلَى مَوْلَاهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَذِنَ لَهُ أَنْ يَسْتَدِينَ فَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَوْلَى وَ يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي الدَّيْنِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی، آدمی اپنے مملوک کو تجارت کی اجازت دیتا ہے اور اس پر قرض ہو جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس نے اسے قرض لینے کی اجازت دی تھی تو اس کا قرض اس کے آقا پر ہو گا اور اگر اس نے کوئی چیز قرض لینے کی اسے اجازت نہ دی تھی تو آقا پر کچھ واجب نہ ہے اور غلام اس قرض کی ادائیگی میں کوشش کرے گا۔

# باب النَّوَادِرِ (نوادر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) رَجُلَانِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ بَعِيراً وَ اسْتَثْنَى الْبَائِعُ الرَّأْسَ وَ الْجِلْدَ ثُمَّ بَدَا لِلْمُشْتَرِي أَنْ يَبِيعَهُ فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي هُوَ شَرِيكُكَ فِي الْبَعِيرِ عَلَى قَدْرِ الرَّأْسِ وَ الْجِلْدِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! دو شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے اونٹ خریدا تھا اور بیچنے والے نے سر اور کھال کو مستثنیٰ قرار دیا تھا پھر اس نے خریدنے والے کو چاہا، آپ علیہ السلام نے خریدنے والے سے فرمایا! وہ تمہارے ساتھ اونٹ میں سر اور کھال کی نسبت شریک ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ هُوَ يُحَاسِبُ وَكِيلًا لَهُ وَ الْوَكِيلُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ وَ اللَّهِ مَا خُنْتُ وَ اللَّهِ مَا خُنْتُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا هَذَا خِيَانَتُكَ وَ تَضْيِيعُكَ عَلَيَّ مَالِي سَوَاءٌ لِأَنَّ الْخِيَانَةَ شَرُّهَا عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهِ لَتَبِعَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ كَمَا أَنَّهُ إِنْ هَرَبَ مِنْ أَجَلِهِ تَبِعَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ مَنْ خَانَ خِيَانَةً حُسِبَتْ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِهِ وَ كُتِبَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا .

2۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے احمد بن حماد سے اس نے کہا کہ مجھے بتایا محمد بن مرازم نے اپنے باپ یا اپنے چچا سے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ اپنے وکیل سے حساب لے رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں نے خیانت نہیں کی پھر اللہ کی قسم میں نے خیانت نہیں کی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا! اے فلاں تمہاری خیانت اور تمہارا میرے اوپر میرے مال میں گھاٹا برابر ہے کیونکہ خیانت کا شر تم پر ہے پھر فرمایا! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر تم میں سے کوئی اپنے رزق سے بھاگے تو وہ ضرور اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اسے پا لے جس طرح کہ اگر وہ موت سے فرار کرے تو وہ اس کا پیچھا کرے گی یہاں تک کہ اسے پالے گی اور جو خیانت کرے گا اس کے رزق میں سے اتنا روک لیا جائے گا اور اس کا گناہ بھی اس پر لکھ دیا جائے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ الطَّيَّارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ مَالِي وَ تَفَرَّقَ مَا فِي يَدِي وَ عِيَالِي كَثِيرٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَافْتَحْ بَابَ حَانُوتِكَ وَ ابْسُطْ بِسَاطَكَ وَ ضَعْ مِيزَانَكَ وَ تَعَرَّضْ لِرِزْقِ رَبِّكَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ قَدِمَ فَتَحَ بَابَ حَانُوتِهِ وَ بَسَطَ بِسَاطَهُ وَ وَضَعَ مِيزَانَهُ قَالَ فَتَعَجَّبَ مَنْ حَوْلَهُ بِأَنْ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ قَلِيلٌ وَ لَا كَثِيرٌ مِنَ الْمَتَاعِ وَ لَا عِنْدَهُ شَيْءٌ قَالَ

فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اشْتَرِ لِي ثَوْباً قَالَ فَاشْتَرَى لَهُ وَ أَخَذَ ثَمَنَهُ وَ صَارَ الثَّمَنُ إِلَيْهِ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَهُ اشْتَرِ لِي ثَوْباً قَالَ فَطَلَبَ لَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ اشْتَرَى لَهُ ثَوْباً فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَصَارَ فِي يَدِهِ وَ كَذَلِكَ يَصْنَعُ التُّجَّارُ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عُمَارَةَ إِنَّ عِنْدِي عِدْلًا مِنْ كَتَّانٍ فَهَلْ تَشْتَرِيهِ وَ أُؤَخِّرَكَ بِثَمَنِهِ سَنَةً فَقَالَ نَعَمْ احْمِلْهُ وَ جِئْنِي بِهِ قَالَ فَحَمَلَهُ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ بِتَأْخِيرِ سَنَةٍ قَالَ فَقَامَ الرَّجُلُ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ آتٍ مِنْ أَهْلِ السُّوقِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عُمَارَةَ مَا هَذَا الْعِدْلُ قَالَ هَذَا عِدْلٌ اشْتَرَيْتُهُ قَالَ فَبِعْنِي نِصْفَهُ وَ أُعَجِّلَ لَكَ ثَمَنَهُ قَالَ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ وَ أَعْطَاهُ نِصْفَ الْمَتَاعِ وَ أَخَذَ نِصْفَ الثَّمَنِ قَالَ فَصَارَ فِي يَدِهِ الْبَاقِي إِلَى سَنَةٍ قَالَ فَجَعَلَ يَشْتَرِي بِثَمَنِهِ الثَّوْبَ وَ الثَّوْبَيْنِ وَ يَعْرِضُ وَ يَشْتَرِي وَ يَبِيعُ حَتَّى أَثْرَى وَ عَرَضَ وَجْهُهُ وَ أَصَابَ مَعْرُوفاً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابو عمارہ طیار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرا مال ختم ہو گیا ہے اور میرے اور میرے اہل خانہ کے ہاتھ میں جو ہے اس میں بہت تفرقہ ہو گیا ہے تو اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم کوفے جاؤ تو اپنی دکان کا دروازہ کھولو اس کی چٹائی بچھاؤ اور اپنا ترازو قائم کرو اور اپنے رب سے رزق مانگو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ کوفہ واپس آیا تو اس نے اپنی دکان کا دروازہ کھولا اس کی چٹائی بچھائی اس کا ترازو لگایا، راوی کہتا ہے کہ اس کے ارد گرد والے حیران تھے کہ اس کے گھر میں تھوڑا بہت کچھ بھی سامان نہیں ہے اور نہ اس کے پاس کچھ چیز ہے پس اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے لیے کپڑا خریدو، پس اس نے اس کی بازار میں تلاش کی پھر اس کے لیے کپڑا خریدا اور اس کی قیمت لی جو اس کے ہاتھ میں آئی اور اسی طرح تاجر کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض دوسرے بعض سے لیتے رہتے ہیں۔ پھر اس کے پاس دوسرا شخص آیا اور اسے کہا اے ابو عمارۃ میرے پاس اون کا ڈھیر ہے کیا تو اسے لے گا جب کہ میں اس کی قیمت میں ایک سال کا وقفہ دوں گا اس نے کہا ہاں اسے اُٹھا کر میرے پاس لاؤ۔ راوی کہتا ہے کہ پس وہ شخص اسے لادلایا اور اس نے اس سے خرید لیا ایک سال کے وقفہ سے اور وہ شخص اُٹھا اور چلا گیا پھر آنے والا اس کے پاس آیا بازار والوں میں سے اور اس نے کہا اے ابو عمارۃ یہ ڈھیر کیسا ہے اس نے کہا یہ وہ ڈھیر ہے کہ جسے میں نے خریدا ہے اس نے کہا مجھے اس کا آدھا حصہ دو میں تمہیں اس کی قیمت ابھی دیتا ہوں اس نے کہا ہاں، پس اس نے اس میں سے خریدا، پس اس نے اسے آدھا سامان دیا اور آدھی قیمت لے لی، راوی کہتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں رقم ایک سال تک باقی رہی، پس اس نے اس کی قیمت سے کپڑے لیے انہیں بیچنے اور خریدنے لگا یہاں تک کہ اسے منافع ہوا وہ پہلے جیسا ہو گیا اور وہ معروف ہو گیا۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيُّ شَيْءٍ مَعَاشُكَ قَالَ قُلْتُ غُلَامَانِ لِي وَ جَمَلَانِ قَالَ فَقَالَ اسْتَتِرْ بِذَلِكَ مِنْ إِخْوَانِكَ فَإِنَّهُمْ إِنْ لَمْ يَضُرُّوكَ لَمْ يَنْفَعُوكَ .

4۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے ابو جعفر احول سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تمہاری معیشت کیا ہے میں نے عرض کی میرے دو غلام اور دو اونٹ ہیں، راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! تم اس کے بارے میں اپنے بھائیوں سے تذکرہ مت کرو کیونکہ وہ تمہیں نقصان نہیں دیں گے تو فائدہ بھی نہ دیں گے۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مِنَ النَّاسِ مَنْ رِزْقُهُ فِي التِّجَارَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ رِزْقُهُ فِي السَّيْفِ وَ مِنْهُمْ مَنْ رِزْقُهُ فِي لِسَانِهِ .

5۔ ابو علی الاشعری نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے ابراہیم بن عبد الحمید سے اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کا رزق تجارت میں اور ان میں سے کچھ کا رزق تلوار میں اور ان میں سے کچھ کا رزق ان کی زبان میں ہے۔


www.hubeali.com

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ ضَاقَ عَلَيْهِ الْمَعَاشُ أَوْ قَالَ الرِّزْقُ فَلْيَشْتَرِ صِغَاراً وَ لْيَبِعْ كِبَاراً . وَ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ( **عليه السلام** ) مَنْ أَعْيَتْهُ الْحِيلَةُ فَلْيُعَالِجِ الْكُرْسُفَ .

**6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن مثنیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس پر معیشت یا رزق تنگ ہو جائے پس اسے چاہیے چھوٹے حیوان لے کر پالے اور انہیں بڑے ہونے کے بعد بیچے۔**

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كُلُّ مَا افْتَتَحَ بِهِ الرَّجُلُ رِزْقَهُ فَهُوَ تِجَارَةٌ .

**7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے سعد بن سعد سے اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا! ہر وہ چیز جس سے آدمی اپنا رزق لے وہ تجارت ہے۔**

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيَّاحٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا نَادَى الْمُنَادِي فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَزِيدَ وَ إِنَّمَا يُحَرِّمُ الزِّيَادَةَ النِّدَاءُ وَ يُحِلُّهَا السُّكُوتُ .

**8۔ محمد بن یحییٰ نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے منصور بن عباس سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے حسین بن میّاح سے اس نے اُمیہ بن عمرو سے اس نے شعیری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب کوئی ندا دینے والا ندا دے تو تمہیں اس پر اضافہ کا حق نہیں کیونکہ ندا پر اضافہ حرام ہے اور اسے خاموش رہنا حلال کرتا ہے۔**

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ زَرَعَ حِنْطَةً فِي أَرْضٍ فَلَمْ يَزْكُ زَرْعُهُ أَوْ خَرَجَ زَرْعُهُ كَثِيرَ الشَّعِيرِ فَبِظُلْمٍ عَمِلَهُ فِي مِلْكِ رَقَبَةِ الْأَرْضِ أَوْ بِظُلْمٍ لِمُزَارِعِيهِ وَ أَكَرَتِهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هادُوا حَرَّمْنا عَلَيْهِمْ طَيِّباتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ يَعْنِي لُحُومَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ قَالَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ هَيَّجَ عَلَيْهِ وَجَعَ الْخَاصِرَةِ فَحَرَّمَ عَلَى نَفْسِهِ لَحْمَ الْإِبِلِ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ التَّوْرَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَ لَمْ يَأْكُلْهُ .

**9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد وغیرہ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبدالعزیز عبدی سے اس نے عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جو بھی زمین میں گندم کاشت کرے اور اس کی کھیتی نشو و نما نہ پائے یا اس کی فصل زیادہ جو والی نکلے تو یہ اس کے عمل کے ظلم کا نتیجہ ہے جو اس نے زمین کے مالکوں پر کیا یا اپنے مزارعوں پر کیا یا اپنے کرایہ پر دینے والوں پر کیا کیونکہ اللہ عزّ و جلّ نے فرمایا" پس اس ظلم کی وجہ سے جو یہودیوں میں سے کچھ نے کیا ہم نے ان پر حرام کر دیں وہ پاک چیزیں جو ان پر حلال تھیں" (نسا۸۵) یعنی اونٹ گائیں اور بھیڑ بکریوں کا گوشت اور فرمایا( یعقوب علیہ السلام ) جب بھی اونٹ کا گوشت تناول فرماتے تو انہیں پہلو کا درد گھیر لیتا تھا پس انہوں نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت منع کر دیا اور یہ تورات نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے اور جب تورات نازل ہوئی تو اسے حرام قرار نہ دیا اور نہ اسے کھایا۔**

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَتًى صَادَقْتُهُ جَارِيَةٌ فَدَفَعَتْ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَتْ لَهُ إِذَا فَسَدَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ رُدَّ عَلَيَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ آلَافٍ فَعَمِلَ بِهَا الْفَتَى وَ رَبِحَ ثُمَّ إِنَّ الْفَتَى تَزَوَّجَ وَ أَرَادَ أَنْ يَتُوبَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرُدُّ عَلَيْهَا الْأَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ الرِّبْحُ لَهُ

10۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے جعفر بن محمد بن ابی الصباح سے اس نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک لڑکی نے ایک جوان سے دوستی کی اور اسے چار ہزار درہم بھیج دیے پھر اسے کہا کہ جب تمہارے اور میرے درمیان دوستی ٹوٹے تو میرے چار ہزار درہم مجھے واپس کر دینا پس اس جوان نے اس کے ذریعے کام کیا اور منافع کیا پھر جوان نے شادی کی اور توبہ کا ارادہ کیا تو اب کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ اس لڑکی کو چار ہزار درہم لوٹا دے اور منافع اس جوان کا ہو گا۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يُؤْكَلَ مَا تَحْمِلُ النَّمْلَةُ بِفِيهَا وَ قَوَائِمِهَا .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کے کھانے سے منع فرمایا ہے جسے چیونٹی اپنے منہ یا اعضاء سے اُٹھائے۔

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حِيلَةُ الرَّجُلِ فِي بَابِ مَكْسَبِهِ .

12۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا آدمی کے ہنر کی بہتری اس کے مکسب (دکان وغیرہ) کے دروازے میں ہے۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الرِّبَاطِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ صَادَقَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَتْهُ مَالًا فَمَكَثَ فِي يَدِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَعْدُ خَرَجَ مِنْهُ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا وَ إِنْ كَانَ فَضَلَ فَهُوَ لَهُ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے رباطی سے اس نے آل سام کے غلام ابو صباح سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس سے ایک عورت نے دوستی کی اور اسے مال دیا پس وہ اس کے ہاتھ میں رہا ما شاء اللہ مدت تک پھر یہ کہ وہ اس سے نکلا آپ علیہ السلام نے فرمایا! جو اس نے اس سے لیا تھا اسے واپس کرے گا اور اگر وہ نفع ہے تو وہ اس کا ہو گا۔

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ يَكُونُ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَيَلْزَمُهُ فَيَقُولُ لَهُ أَنْصَرِفُ إِلَيْكَ إِلَى عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ أَقْضِي حَاجَتَكَ فَإِنْ لَمْ أَنْصَرِفْ فَلَكَ عَلَيَّ أَلْفُ دِرْهَمٍ حَالَّةً مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ وَ أَشْهَدَ بِذَلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الشَّهَادَةِ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الدَّيْنِ أَنْ يَأْخُذَ إِلَّا الْحَقَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا کہ ایک شخص کے دوسرے شخص پر سو درہم قرض تھے پس اس نے اس سے تقاضا کیا تو اس نے اس سے کہا میں تمہارے پاس دس دنوں تک آؤں گا اور تمہاری ضرورت پوری کروں گا اور اگر میں واپس نہ آیا تو تمہارے میرے اوپر بغیر کسی شرط کے ہزار درہم ہوں گے اور میں تمہیں اس پر گواہ دیتا ہوں پھر اس نے لوگوں کو گواہی کے لیے بلایا آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا! لوگوں کو چاہیے کہ حق کے سوا کسی چیز کی گواہی نہ دیں اور قرض خواہ کو چاہیے کے ماسوا اپنے حق کے کچھ نہ لے، انشاء اللہ۔

15- وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنِ الثُّمَالِيِّ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي سُوقِ النُّحَاسِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا النُّحَاسُ أَيُّ شَيْءٍ أَصْلُهُ فَقَالَ فِضَّةٌ إِلَّا أَنَّ الْأَرْضَ أَفْسَدَتْهَا فَمَنْ قَدَرَ عَلَى أَنْ يُخْرِجَ الْفَسَادَ مِنْهَا انْتَفَعَ بِهَا.

15۔اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے یحییٰ حلبّی سے اس نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ تانبے کے بازار سے گزرا تو میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، یہ تانبا(Copper) ہے اس کی اصل کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا چاندی ہے مگر یہ کہ اسے زمین نے خراب کر دیا پس جو اس کی خرابی ختم کرنے پر قادر ہو وہ اس سے نفع اُٹھائے گا۔

16- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قُلْتُ لَا أَزَالُ أُعْطِي الرَّجُلَ الْمَالَ فَيَقُولُ قَدْ هَلَكَ أَوْ ذَهَبَ فَمَا عِنْدَكَ حِيلَةٌ تَحْتَالُهَا لِي فَقَالَ أَعْطِ الرَّجُلَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ أَقْرِضْهَا إِيَّاهُ وَ أَعْطِهِ عِشْرِينَ دِرْهَماً يَعْمَلُ بِالْمَالِ كُلِّهِ وَ تَقُولُ هَذَا رَأْسُ مَالِي وَ هَذَا رَأْسُ مَالِكَ فَمَا أَصَبْتَ مِنْهُمَا جَمِيعاً فَهُوَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

16۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضّال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے عبدالملک بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا میں ہمیشہ ایک شخص کو مال دیتا رہتا ہوں وہ مجھے کہتا ہے کہ مال چلا گیا یا ختم ہو گیا تو تمہارے پاس اس کے معاملے میں کیا حل ہے اس کے لیے کہ جو میرا اس کے پاس ہے؟ اس نے کہا کہ اس آدمی کو ایک ہزار درہم دو اور یہ اسے بطور قرض دو پھر اسے بیس درہم دو تا کہ وہ سارے مال سے کاروبار کرے اور اسے کہو یہ تمہارا سرمایہ ہے یہ میرا سرمایہ ہے جو ان دونوں کو پہنچے گا (نفع یا نقصان) وہ تمہارے اور میرے درمیان مشترکہ ہو گا پس میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

17- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ شَكَوْنَا إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) ذَهَابَ ثِيَابِنَا عِنْدَ الْقَصَّارِينَ فَقَالَ اكْتُبُوا عَلَيْهَا بَرَكَةٌ لَنَا فَفَعَلْنَا ذَلِكَ فَمَا ذَهَبَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ ثَوْبٌ .

17۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن فضل سے اس نے ہمارے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے شکایت کی کہ درزیوں کے پاس سے ہمارا کپڑا ختم ہو جاتا ہے (چوری یا ضائع ہو جاتا ہے) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس پر لکھو بَرَکَۃٌ لَنَا ( ہمارے لیے رحمت ہے) پس ہم نے ایسا کیا تو اس کے بعد سے ہمارا کپڑا کبھی ضائع نہ ہوا۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الْخَيْبَرِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا أَصَابَتْكُمْ مَجَاعَةٌ فَاعْبَثُوا بِالزَّبِيبِ .

18۔محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے خیبری سے اس نے حسین بن ثویر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم کو بھوک ستائے تو (آہستہ آہستہ) منقہ کھایا کرو۔

19- وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا يَحِلُّ مَنْعُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ .

19۔ اس نے محمد بن احمد سے اس نے سندی بن محمد سے اس نے ابو البختری سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! نمک اور آگ سے منع کرنا جائز نہیں ہے جو اسے مانگے۔

20- عَنْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَلِيطٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا بُعِثَ ( **عليه السلام** ) لَقِيَهُ خَلِيطُهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) جَزَاكَ اللَّهُ مِنْ خَلِيطٍ خَيْراً فَقَدْ كُنْتَ تُوَاتِي وَ لَا تُمَارِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَنْتَ فَجَزَاكَ اللَّهُ مِنْ خَلِيطٍ خَيْراً فَإِنَّكَ لَمْ تَكُنْ تَرُدُّ رِبْحاً وَ لَا تُمْسِكُ ضِرْساً .

20۔ اس نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، اس نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اس نے واصل بن سلمان سے اس نے عبداللہ سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ جاہلیت میں ایک شراکت دار تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا وہ شراکت دار ملا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا، جزاک اللہ اے بہترین شراکت دار پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ میری موافقت کی تھی اور کبھی مجھ سے جھگڑا نہ کیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا! اور تو جزاک اللہ اے بہترین شرکت دار پس تو نے بھی تو کبھی نفع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا تھا اور نہ تو نے کبھی بخل کیا تھا۔

21- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ [أبيه] عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْدَعَهُ رَجُلٌ مِنَ اللُّصُوصِ دَرَاهِمَ أَوْ مَتَاعاً وَ اللِّصُّ مُسْلِمٌ هَلْ يَرُدُّ عَلَيْهِ قَالَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَإِنْ أَمْكَنَهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَعَلَ وَ إِلَّا كَانَ فِي يَدِهِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ يُصِيبُهَا فَيُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ أَصَابَ صَاحِبَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ وَ إِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا بَعْدَ ذَلِكَ خَيَّرَهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَ الْغُرْمِ فَإِذَا اخْتَارَ الْأَجْرَ فَلَهُ الْأَجْرُ وَ إِنِ اخْتَارَ الْغُرْمَ غَرِمَ لَهُ وَ كَانَ الْأَجْرُ لَهُ .

21۔ علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے) علی بن محمد قاسانی سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے سلیمان بن داؤد سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مسلمانوں میں سے اس شخص کے بارے میں کہ راہزنی میں سے ایک شخص نے اسے کچھ درہم یا سامان بطور امانت دیا، تو کیا راہزنی کا مال اسے پلٹایا جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے واپس نہیں پلٹایا جائے گا اگر اس کے لیے ممکن ہو تو اس کے مالکوں کو پلٹا دے تو ایسا کرے بصورت دیگر اور ہاتھوں میں لقطہ (راہ پڑے ملے) کی مانند ہو گا کہ جو اسے مل گیا پس وہ اس کا اعلان کرے گا ایک سال تک اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے پلٹا دے ورنہ اسے صدقہ کر دے اور اگر اس کے بعد اس کا مالک آ جائے تو اسے اجر اور جرمانے کے درمیان اختیار دے اگر وہ اجر کو اختیار کرے تو اس کے لیے اجر ہو گا اور اگر وہ جرمانہ قبول کرے تو اس کے لیے جرمانے کی رقم اور اس کے لیے اجر ہو گا۔

22- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كُنَّا مُرَافِقِينَ لِقَوْمٍ بِمَكَّةَ فَارْتَحَلْنَا عَنْهُمْ وَ حَمَلْنَا بَعْضَ مَتَاعِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ قَدْ ذَهَبَ الْقَوْمُ وَ لَا نَعْرِفُهُمْ وَ لَا نَعْرِفُ أَوْطَانَهُمْ فَقَدْ بَقِيَ الْمَتَاعُ عِنْدَنَا فَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ فَقَالَ تَحْمِلُونَهُ حَتَّى تَلْحَقُوهُمْ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ يُونُسُ قُلْتُ لَهُ لَسْتُ أَعْرِفُهُمْ وَ لَا نَدْرِي كَيْفَ نَسْأَلُ عَنْهُمْ قَالَ فَقَالَ بِعْهُ وَ أَعْطِ ثَمَنَهُ أَصْحَابَكَ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَهْلَ الْوَلَايَةِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ .

22۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ میں نے "عبد صالح" علیہ السلام سے سوال کیا اور میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ہم مکہ میں ایک گروہ کی رفاقت میں رہے پس ہم نے ان سے کوچ کیا اور ہم نے لا علمی میں ان کا کچھ سامان اپنے ساتھ لاد لیا اور وہ گروہ جا چکا ہے ہم انہیں نہیں جانتے اور نہ ان کے وطنوں کو جانتے ہیں اور سامان ہمارے پاس تا حال موجود

ہے ہم اس کا کیا کریں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! تم اسے اُٹھاؤ یہاں تک کہ کوفہ میں ان سے جاملو۔ یونس کہتا ہے کہ میں نے عرض کی، میں انہیں نہیں پہچانتا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ ان کے بارے میں کیا سوال کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے بیچو اور اس کی قیمت اپنے ساتھیوں کو دو، میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں "اہل ولایت کو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

23- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ ذَرِيحٌ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْمَمْلُوكِ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ قَالَ وَ مَا لِلْمَمْلُوكِ وَ اللُّقَطَةَ لَا يَمْلِكُ مِنْ نَفْسِهِ شَيْئاً فَلَا يَعْرِضُ لَهَا الْمَمْلُوكُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُعَرِّفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا دَفَعَهَا إِلَيْهِ وَ إِلَّا كَانَتْ فِي مَالِهِ فَإِنْ مَاتَ كَانَ مِيرَاثاً لِوَلَدِهِ وَ لِمَنْ وَرِثَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِئْ لَهَا طَالِبٌ كَانَتْ فِي أَمْوَالِهِمْ هِيَ لَهُمْ وَ إِنْ جَاءَ طَالِبُهَا دَفَعُوهَا إِلَيْهِ .

23۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے احمد بن عائذ سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ذریح محاربی نے اس مملوک کے بارے میں سوال کیا کہ جو لقطہ (راہ پر ملا) اُٹھاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا! غلام اور لقطہ کا کیا واسطہ، وہ تو اپنی کوئی چیز ملکیت ہی نہیں رکھتا پس وہ اس سے اعتراض کرے البتہ آزاد کو چاہیے کہ اس کا ایک سال تک اعلان کرے اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے پلٹا دے ورنہ اس کے مال میں رہے گا اور اگر وہ مر جائے تو اس کے بیٹے کی میراث ہو گا یا اس سے وراثت پانے والے کی پس اگر اس کا مالک تب بھی نہ آئے تو وہ ان کے مال میں سے ہو گا اور ان کے لیے ہو گا اور اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے اس کے حوالے کر دے۔

24- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنِ الْكَشُوفِ وَ هُوَ أَنْ تُضْرَبَ النَّاقَةُ وَ وَلَدُهَا طِفْلٌ إِلَّا أَنْ يُتَصَدَّقَ بِوَلَدِهَا أَوْ يُذْبَحَ وَ نَهَى أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى عَتِيقَةٍ .

24۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کشوف سے منع فرمایا اور کشوف یہ ہے کہ اونٹنی کو فحل کرایا جائے درحالیکہ اس کا بچہ ابھی بہت چھوٹا ہو البتہ بصورت اس کہ اس کے بچہ کو صدقہ کر دیا جائے یا ذبح کر دیا جائے تو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا! گدھے کو عتیق گھوڑی پر کیا جائے۔

25- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا بِالْمَدِينَةِ فَضَاقَ ضِيْقاً شَدِيداً وَ اشْتَدَّتْ حَالُهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) اذْهَبْ فَخُذْ حَانُوتاً فِي السُّوقِ وَ ابْسُطْ بِسَاطاً وَ لْيَكُنْ عِنْدَكَ جَرَّةٌ مِنْ مَاءٍ وَ الْزَمْ بَابَ حَانُوتِكَ قَالَ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَدِمَتْ رِفْقَةٌ مِنْ مِصْرَ فَأَلْقَوْا مَتَاعَهُمْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِنْدَ مَعْرِفَتِهِ وَ عِنْدَ صَدِيقِهِ حَتَّى مَلَئُوا الْحَوَانِيتَ . بَقِيَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لَمْ يُصِبْ حَانُوتاً يُلْقِي فِيهِ مَتَاعَهُ فَقَالَ لَهُ أَهْلُ السُّوقِ هَاهُنَا رَجُلٌ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَيْسَ فِي حَانُوتِهِ مَتَاعٌ فَلَوْ أَلْقَيْتَ مَتَاعَكَ فِي حَانُوتِهِ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أُلْقِي مَتَاعِي فِي حَانُوتِكَ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَأَلْقَى مَتَاعَهُ فِي حَانُوتِهِ وَ جَعَلَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ حَتَّى إِذَا حَضَرَ خُرُوجُ الرِّفْقَةِ بَقِيَ عِنْدَ الرَّجُلِ شَيْءٌ يَسِيرٌ مِنْ مَتَاعِهِ فَكَرِهَ الْمُقَامَ عَلَيْهِ فَقَالَ لِصَاحِبِنَا أُخَلِّفُ هَذَا الْمَتَاعَ عِنْدَكَ تَبِيعُهُ وَ تَبْعَثُ إِلَيَّ بِثَمَنِهِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَتِ الرِّفْقَةُ وَ خَرَجَ الرَّجُلُ مَعَهُمْ وَ خَلَّفَ الْمَتَاعَ عِنْدَهُ فَبَاعَهُ صَاحِبُنَا وَ بَعَثَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا أَنْ تَهَيَّأَ خُرُوجُ رِفْقَةِ مِصْرَ مِنْ مِصْرَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِبِضَاعَةٍ فَبَاعَهَا وَ رَدَّ إِلَيْهِ ثَمَنَهَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ أَقَامَ بِمِصْرَ وَ جَعَلَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ بِالْمَتَاعِ وَ يُجَهِّزُ عَلَيْهِ قَالَ فَأَصَابَ وَ كَثُرَ مَالُهُ وَ أَثْرَى .

25۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حسن بن حسین لوءلوءی سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا پس اسے تنگ دستی نے گھیر لیا اور اس کی حالت انتہائی خراب ہو گئی، تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جاؤ اور بازار میں دکان لو اور چٹائی بچھاؤ لیکن تمہارے پاس پانی کا ایک گھونٹ ہونا چاہیے اور تم دکان کے دروازے پر رہو۔ راوی کہتا ہے کہ پس اس شخص نے ایسا کیا ایک مدت جتنی اللہ نے چاہی گزری تھی کہ ایک شہر سے ایک تجارتی قافلہ پلٹا پس انہوں نے اپنا سامان ہر جاننے والے اور

دوستوں کے ماننے والے کے پاس ڈالا یہاں تک کے دکانیں بھر گئیں انہیں میں سے ایک شخص بچ گیا کہ جسے کوئی دکان نہ ملی کہ جس میں اپنا سامان ڈالتا تو بازار والوں نے اسے کہا، یہاں پر ایک شخص ہے اس میں کوئی برائی نہیں اور اس کی دکان میں سامان بھی نہیں۔ اگر تم چاہو تو اس کی دکان میں اپنا سامان ڈالو تو وہ اس کے پاس گیا اس سے کہا کیا تمہاری دکان میں اپنا سامان ڈالوں تو اس نے اسے کہا ہاں اس شخص نے اس کی دکان میں اپنا سامان ڈال دیا اور اس نے اس سامان کو فروخت کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ قافلے کے خروج کا وقت آ گیا اور اس شخص کے پاس اس کے سامان میں سے بہت سی چیز بچ گئی پس اسے پلٹنا اسے اچھا نہ لگا تو اس نے میرے دوست کو کہا میں اس سامان کو تمہارے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔ اسے بیچو اور اس کی قیمت مجھے بھیج دینا؟ اس نے کہا ہاں پس قافلہ چلا گیا اور وہ شخص بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور سامان اس کے پاس چھوڑ کر پس اسے ہمارے دوست نے بیچا اور اس کی قیمت اسے بھیج دی۔ راوی کہتا ہے کہ قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر چلتا گیا پس اس شخص نے ہمارے دوست کو سامان بھیجا پس اس نے اسے بیچ کر قیمت اس کی طرف روانہ کر دی اور جب اس شخص نے دیکھا تو مصر میں رہائش لی اور ہمارے دوست کو سامان بھیجنے لگا اور اس پر نفع بھی دینے لگا پس وہ سامان اسے ملتا رہا اور اس کا مال کثیر ہو گیا اور بہت نفع پایا۔

26- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ الطَّائِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي اتَّخَذْتُ رَحًى فِيهَا مَجْلِسِي وَ يَجْلِسُ إِلَيَّ فِيهَا أَصْحَابِي فَقَالَ ذَاكَ رِفْقُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

26۔ ہمارے بعض اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے، اس نے ثعلبہ سے اس نے عبد الحمید بن عواض طائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک معرفۃ (اچھے خوشبو والی زمین کا ٹکرا) لیا ہے جس میں میرے بیٹھنے کی جگہ ہے اور اس میں میرے دوست بھی میرے پاس آ کر بیٹھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اچھا ہے خدا تمہارے لیے دین و دنیا کا امر آسان فرمائے۔

27- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَجُلُوسُ الرَّجُلِ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ أَنْفَذُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ رُكُوبِ الْبَحْرِ فَقُلْتُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ الْحَاجَةُ يَخَافُ فَوْتَهَا فَقَالَ يُدْلِجُ فِيهَا وَ لْيَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ فِي تَعْقِيبٍ مَا دَامَ عَلَى وُضُوءٍ .

27۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوں ّنے فرمایا! آدمی کا نماز فجر کے عقب میں طلوع شمس تک جلوس (مصلے پر بیٹھنا) طلب رزق میں سمندر کا سفر کرنے سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ میں نے عرض کی اگر انسان کو کوئی حاجت ہو اور اس سے اسکے فوت ہونے کا خطرہ ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نماز کے بعد اس کے لیے نکلے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے کیونکہ وہ جب تک وضو میں ہے تعقیب نماز میں ہے۔

28- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ كُلُّ امْرِئٍ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَ يَنْسَى الْفَضْلَ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ يَنْبَرِي فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُعَامِلُونَ الْمُضْطَرِّينَ هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ .

28۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! لوگوں پر حبیشوں کا زمانہ آئے گا کہ جو ہر اس شخص سے بد بختی کریں گے کہ جو ان کے اختیار میں ہو گا اور بھلائی کو بھول جائیں

گے اور اللہ عزّو جلّ نے فرمایاہے "آپس میں بھلائی کو مت بھلاؤ" (۲۳۹بقرہ) اس زمانے میں وہ لوگ نمایاں ہوں گے کہ جو مجبور لوگوں سے معاملہ کریں گے اور وہ مخلوق میں شریر ترین افراد ہوں گے۔

29- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ طَلَبَ قَلِيلَ الرِّزْقِ كَانَ ذَلِكَ دَاعِيَهُ إِلَى اجْتِلَابِ كَثِيرٍ مِنَ الرِّزْقِ [وَ مَنْ تَرَكَ قَلِيلًا مِنَ الرِّزْقِ كَانَ ذَلِكَ دَاعِيَهُ إِلَى ذَهَابِ كَثِيرٍ مِنَ الرِّزْقِ] .

29- سہل بن زیاد نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن مرازم سے، اس نے ایک شخص سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا! جو تھوڑے رزق کو تلاش کرے گا ایسا کرنے سے اسے رزق کثیر اپنی جانب کھینچے گا (کھینچنے) کا سبب بنے گا (اور جو تھوڑے رزق کو طلب کرنا چھوڑ دے گا ایسا کرنا اسے رزق کثیر کے خاتمے کا سبب بنے گا)

30- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْجَمَّالِ قَالَ شَهِدْتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَمَّارٍ يَوْماً وَ قَدْ شَدَّ كِيسَهُ وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ فَجَاءَهُ إِنْسَانٌ يَطْلُبُ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ فَحَلَّ الْكِيسَ فَأَعْطَاهُ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ فَضْلُ هَذَا الدِّينَارِ فَقَالَ إِسْحَاقُ مَا فَعَلْتُ هَذَا رَغْبَةً فِي فَضْلِ الدِّينَارِ وَ لَكِنْ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنِ اسْتَقَلَّ قَلِيلَ الرِّزْقِ حُرِمَ الْكَثِيرَ .

30- علی بن محمد بن بندار سے اس نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے ایک متعین شخص سے اس نے حسین جمال سے روایت کی ہے کہ میں نے اسحاق بن عمار کو ایک دن دیکھا کہ اس نے تھیلا باندھا اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو ایک شخص ان کے پاس آیا جو دینار کے بدلے درہم چاہتا تھا پس اس نے تھیلا کھولا اور اسے دینار کے بدلے درہم دیئے راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے کہا۔ سبحان اللہ اس دینار کا کتنا نفع ہے؟ تو اسحاق نے کہا میں نے یہ دینار میں نفع کے لیے نہیں بلکہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جو تھوڑے رزق کو حقیر سمجھے وہ کثیر رزق کو کھو بیٹھتا ہے۔

31- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَعْيَتْهُ الْقُدْرَةُ فَلْيُرَبِّ صَغِيراً . زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى أَنَّ الْغِفَارِيَّ مِنْ وُلْدِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

31- احمد بن محمد نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابو محمد غفاری سے اس نے عبداللہ بن ابراہیم سے، اس نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جسے قدرت پریشان کرے پس اسے چاہیے کہ وہ چھوٹے جانور پالے" گمان کہ محمد بن عیسیٰ جو غفاری ہے یہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہیں۔

32- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي زُهْرَةَ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ قَالَ مَرَّ بِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ قُلْتُ أَغْزِلُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ أَحَلُّ الْكَسْبِ أَوْ مِنْ أَحَلِّ الْكَسْبِ .

32- احمد بن محمد نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابو زہرۃ سے اس نے اُم الحسن سے روایت کی ہے کہ میرے پاس سے امیر المومنین علیہ السلام گزرے اور فرمایا اے ام الحسن! کیا چیز بنا رہی ہے؟ میں نے عرض کی "اون کات رہی ہوں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ سب سے زیادہ حلال کام ہے یا فرمایا کہ "یہ حلال ترین کاموں میں سے ہے"

33- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ جَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِنْ حَلَالٍ وَ إِذَا أَخْرَجَهُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِنْ حَرَامٍ .

33۔احمد بن محمد نے محمد بن علی سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے جہم بن حمید رواسی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم دیکھو کہ آدمی اپنے مال میں سے اللہ کی اطاعت میں خرچ کر رہا ہے تو جان لو کہ اسے حلال سے ملا ہے اور جب اسے معصیت خداوندی میں خرچ کرے تو جان لو کہ اسے حرام سے ملا ہے"

34- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ الرَّجُلُ يَخْرُجُ ثُمَّ يَقْدَمُ عَلَيْنَا وَ قَدْ أَفَادَ الْمَالَ الْكَثِيرَ فَلَا نَدْرِي اكْتَسَبَهُ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ فَقَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانْظُرْ فِي أَيِّ وَجْهٍ يُخْرِجُ نَفَقَاتِهِ فَإِنْ كَانَ يُنْفِقُ فِيمَا لَا يَنْبَغِي مِمَّا يَأْثَمُ عَلَيْهِ فَهُوَ حَرَامٌ .

34۔احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی ایک آدمی جاتا ہے اور پھر ہمارے پاس واپس آتا ہے اور اسے مال کثیر کا فائدہ ہوتا ہے ہم نہیں جانتے کہ اس نے حلال سے کمایا ہے یا حرام سے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب ایسا ہو تو دیکھو کس راستے میں خرچ کرتا ہے اگر وہ اس مال کو وہاں خرچ کرتا ہے جہاں نہیں کرنا چاہیے جو کہ گناہوں پر ہوتا ہے تو وہ مال حرام ہے"

35- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلَى رَجُلٍ وَ مَعَهُ ثَوْبٌ يَبِيعُهُ وَ كَانَ الرَّجُلُ طَوِيلًا وَ الثَّوْبُ قَصِيراً فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّهُ أَنْفَقُ لِسِلْعَتِكَ .

35۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جس کے پاس کپڑے تھے وہ انہیں بیچ رہا تھا وہ آدمی لمبا تھا اور کپڑے چھوٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بیٹھ جاؤ کیونکہ یہ تمہارے مال تجارت کو ختم کرنے والا ہے۔

36 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَشْكُونَ فِيهِ رَبَّهُمْ قُلْتُ وَ كَيْفَ يَشْكُونَ فِيهِ رَبَّهُمْ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ وَ اللَّهِ مَا رَبِحْتُ شَيْئاً مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا آكُلُ وَ لَا أَشْرَبُ إِلَّا مِنْ رَأْسِ مَالِي وَيْحَكَ وَ هَلْ أَصْلُ مَالِكَ وَ ذِرْوَتُهُ إِلَّا مِنْ رَبِّكَ .

36 ـ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے احمد بن نصر سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں وہ اپنے رب کی شکایت کریں گے، میں نے عرض کی کہ کیسے اپنے رب کی شکایت کریں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! آدمی کہے گا، میں نے آج تک جو جو بھی نفع لیا اور جو بھی کھایا پیا ہے اپنے سرمایہ سے ہے، اللہ کہے گا تف ہے تم پر کیا تمہارے سرمایہ اور اس میں اضافہ تمہارے رب کی طرف سے نہیں۔

37 ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مُؤْمِنٌ فَقِيرٌ شَدِيدُ الْحَاجَةِ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَ كَانَ مُلَازِماً لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا لَا يَفْقِدُهُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَرِقُّ لَهُ وَ يَنْظُرُ إِلَى حَاجَتِهِ وَ غُرْبَتِهِ فَيَقُولُ يَا سَعْدُ لَوْ قَدْ جَاءَنِي شَيْءٌ لَأَغْنَيْتُكَ قَالَ فَأَبْطَأَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَاشْتَدَّ غَمُّ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِسَعْدٍ فَعَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مَا

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْ غَمِّهِ لِسَعْدٍ فَأَهْبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلَ ( **عليه السلام** ) وَ مَعَهُ دِرْهَمَانِ فَقَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ مَا قَدْ دَخَلَكَ مِنَ الْغَمِّ لِسَعْدٍ أَ فَتُحِبُّ أَنْ تُغْنِيَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ فَهَاكَ هَذَيْنِ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطِهِمَا إِيَّاهُ وَ مُرْهُ أَنْ يَتَّجِرَ بِهِمَا قَالَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ثُمَّ خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ سَعْدٌ قَائِمٌ عَلَى بَابِ حُجُرَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَنْتَظِرُهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ يَا سَعْدُ أَ تُحْسِنُ التِّجَارَةَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَ اللَّهِ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ مَالًا أَتَّجِرُ بِهِ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) الدِّرْهَمَيْنِ وَ قَالَ لَهُ اتَّجِرْ بِهِمَا وَ تَصَرَّفْ لِرِزْقِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمَا سَعْدٌ وَ مَضَى مَعَ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) حَتَّى صَلَّى مَعَهُ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) قُمْ فَاطْلُبِ الرِّزْقَ فَقَدْ كُنْتُ بِحَالِكَ مُغْتَمّاً ا سَعْدُ قَالَ فَأَقْبَلَ سَعْدٌ لَا يَشْتَرِي بِدِرْهَمٍ شَيْئاً إِلَّا بَاعَهُ بِدِرْهَمَيْنِ وَ لَا يَشْتَرِي شَيْئاً بِدِرْهَمَيْنِ إِلَّا بَاعَهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَأَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَى سَعْدٍ فَكَثُرَ مَتَاعُهُ وَ مَالُهُ وَ عَظُمَتْ تِجَارَتُهُ فَاتَّخَذَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ مَوْضِعاً وَ جَلَسَ فِيهِ فَجَمَعَ تِجَارَتَهُ إِلَيْهِ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا أَقَامَ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ يَخْرُجُ وَ سَعْدٌ مَشْغُولٌ بِالدُّنْيَا لَمْ يَتَطَهَّرْ وَ لَمْ يَتَهَيَّأْ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَ أَنْ يَتَشَاغَلَ بِالدُّنْيَا فَكَانَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ يَا سَعْدُ شَغَلَتْكَ الدُّنْيَا عَنِ الصَّلَاةِ فَكَانَ يَقُولُ مَا أَصْنَعُ أُضَيِّعُ مَالِي هَذَا رَجُلٌ قَدْ بِعْتُهُ فَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ وَ هَذَا رَجُلٌ قَدِ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ فَأُرِيدُ أَنْ أُوفِيَهُ قَالَ فَدَخَلَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنْ أَمْرِ سَعْدٍ غَمٌّ أَشَدُّ مِنْ غَمِّهِ بِفَقْرِهِ فَهَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ غَمَّكَ بِسَعْدٍ فَأَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ حَالُهُ الْأُولَى أَوْ حَالُهُ هَذِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَا جَبْرَئِيلُ بَلْ حَالُهُ الْأُولَى قَدْ أَذْهَبَتْ دُنْيَاهُ بِآخِرَتِهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) إِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا وَ الْأَمْوَالِ فِتْنَةٌ وَ مَشْغَلَةٌ عَنِ الْآخِرَةِ قُلْ لِسَعْدٍ يَرُدُّ عَلَيْكَ الدِّرْهَمَيْنِ اللَّذَيْنِ دَفَعْتَهُمَا إِلَيْهِ فَإِنَّ أَمْرَهُ سَيَصِيرُ إِلَى الْحَالَةِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا أَوَّلًا قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَمَرَّ بِسَعْدٍ فَقَالَ لَهُ يَا سَعْدُ أَ مَا تُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ الدِّرْهَمَيْنِ اللَّذَيْنِ أَعْطَيْتُكَهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ بَلَى وَ مِائَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَسْتُ أُرِيدُ مِنْكَ يَا سَعْدُ إِلَّا الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُ سَعْدٌ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا عَلَى سَعْدٍ حَتَّى ذَهَبَ مَا كَانَ جَمَعَ وَ عَادَ إِلَى حَالِهِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا .

37 ۔ **محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو بصیر سے راویت کی ہے کہ میں** نے ابو جعفر علیہ السلام سے سماعت کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اہل صفہ میں سے ایک مومن فقرا اور انتہائی ضرورت مند اور تمام نماز کے اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتا تھا اور نماز میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے ہمدردی رکھتے تھے اور اس کی ضرورت اور غربت کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے اے سعد! اگر میرے پاس کوئی چیز آئی تو میں تمہیں غنی کر دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کی یہ حالت بہت ناگوار گزری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سعد کے لیے غم شدت اختیار کر گیا پس اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سعد کے لیے غم کو جانا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جبرائیل علیہ السلام کو اُتارا اور اس کے ساتھ دو درہم تھے پس اسؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ اللہ عزّوجلّ نے جانا! وہ غم کہ جو آپؐ کے اندر سعد کے لیے پایا جاتا ہے کیا آپؐ کو پسند ہے کہ اس کو آپؐ غنی کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہاں، پس جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ سے عرض کی، یہ دو درہم لیجیے اور ان کو اسے عطا کیجیے اور اسے حکم دیجیے کہ ان سے تجارت کرے۔ آپ علیہ السلام سے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لیے۔ پھر نماز ظہر کے لیے باہر تشریف لائے جب کہ سعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازے پر کھڑا آپ کا انتظار کر رہا تھا جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا! اے سعد کیا تو تجارت اچھے طریقے سے کر لیتا ہے؟ تو سعد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، اللہ کی قسم جب بھی مجھے مال ملا میں اس سے تجارت کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دو درہم عطا فرمائے اور اسے فرمایا! ان سے تجارت کرو، اور اللہ کے رزق کے لیے کوشش کرو، پس سعد نے انہیں لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپؐ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اُٹھو اور رزق تلاش کرو میں تو تمہارے حالات سے بہت غمگین ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! پس سعد آیا اور اس نے نہیں خریدی کوئی چیز ایک درہم سے مگر یہ کہ اسے دو درہم سے بیچی اور نہیں خریدی کوئی چیز دو درہم سے مگر یہ کہ اسے چار درہم سے بیچا، پس دنیا نے سعد کی طرف منہ کیا اس کا مال و متاع کثیر ہو گیا اور اس کی تجارت بڑھ گئی پس اس نے مسجد کے دروازے پر ایک جگہ لی اور اس میں بیٹھ گیا اور اس میں اپنی تجارت جمع کر لی جب بلالؓ نماز کے لیے اقامت کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لاتے تو سعد دنیا میں مشغول ہوتا نہ آپؐ کی تکریم کرتا اور نہ آپؐ کو سلام کرتا جس طرح کہ وہ دنیا میں مشغول ہونے سے پہلے کیا کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرماتے

اے سعد تمہیں دنیا نے نماز سے مشغول کر لیا ہے، تو وہ کہتا میں ایسا کر دوں کہ اپنا مال منافع پر دو؟ یہ آدمی ہے کہ میں نے اسے بیچا ہے اور چاہتا ہوں کہ اس سے وصولی کروں اور اس شخص سے میں نے خریدا ہے چاہتا ہوں کہ اسے حصولی دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سعد کے کام کی وجہ سے ایک غم داخل ہوا کہ جو اس کے فقر والے غم سے زیادہ سخت تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیلؑ نازل ہوا اور عرض کی، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزّوجلّ آپؐ کے سعد کے بارے میں غم کو جانتا ہے تو آپؐ کے نزدیک اس کی کونسی حالت پسندیدہ ہے پہلی حالت یا یہ حالت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا! اے جبرائیل علیہ السلام! پہلے والی حالت اس کی دنیا اس کی اور بعد والی آخرت کو لے گئی ہے۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یقیناً دنیا کی صحبت اور اموال فتنہ ہیں اور آخرت سے مشغول کرنے والے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد سے فرمایئے کہ وہ آپؐ کو وہ دو درہم واپس کر دے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیئے تھے تو اس کا معاملہ عنقریب اس طرح ہو جائے گا کہ جیسا پہلے تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور سعد کے قریب سے گزرے اور اس سے فرمایا! اے سعد کیا تو نہیں جانتا کہ مجھےؐ وہ دو درہم پلٹا دے کہ جو میںؐ نے تمہیں دیئے تھے، تو سعد نے کہا "بالکل بلکہ دو سو" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اے سعد میںؐ تم سے نہیں چاہتا مگر صرف دو درہم، پس سعد نے آپؐ کو دو درہم دیئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "پس دنیا نے سعد کو پیٹھ دکھائی یہاں تک کہ اس کی تمام جمع پونجی چلی گئی اور وہ اپنی اس حالت پر پلٹ آیا کہ جس پر وہ تھا"

38 ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يَكُونُ فِيهِ حَلَالٌ وَ حَرَامٌ فَهُوَ حَلَالٌ لَكَ أَبَداً حَتَّى أَنْ تَعْرِفَ الْحَرَامَ مِنْهُ بِعَيْنِهِ فَتَدَعَهُ .

38 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہر وہ چیز کہ جس میں حلال اور حرام ہو وہ تمہارے لیے حلال ہے تا ابد یہاں تک کہ تم اس میں سے حرام کو بعینہ پہنچانو اور تب تم اسے چھوڑ دو!"

39 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ حَلَالٌ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ حَرَامٌ بِعَيْنِهِ فَتَدَعَهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِكَ وَ ذَلِكَ مِثْلُ الثَّوْبِ يَكُونُ قَدِ اشْتَرَيْتَهُ وَ هُوَ سَرِقَةٌ أَوِ الْمَمْلُوكِ عِنْدَكَ وَ لَعَلَّهُ حُرٌّ قَدْ بَاعَ نَفْسَهُ أَوْ خُدِعَ فَبِيعَ أَوْ قُهِرَ أَوِ امْرَأَةٍ تَحْتَكَ وَ هِيَ أُخْتُكَ أَوْ رَضِيعَتُكَ وَ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا عَلَى هَذَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ غَيْرُ ذَلِكَ أَوْ تَقُومَ بِهِ الْبَيِّنَةُ .

39۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہر وہ شئے تمہارے لیے حلال ہے یہاں تک کہ تم جانو کہ وہ یقیناً حرام ہے پس اسے اپنے آپ سے دور کر دو اور یہ ایسا ہے کہ مثلاً وہ کپڑا کہ جو تم نے خریدا اور وہ چوری کا تھا یا غلام جو تمہارے پاس ہے وہ آزاد ہو کہ اس نے اپنے آپ کو بیچ دیا یا اس سے دھوکہ کیا گیا اور اسے بیچ دیا گیا یا ظلم کیا گیا یا تمہارے پاس ایک عورت ہے جو در اصل تمہاری بہن ہے یا تمہاری دودھ شریک ہے اور تمام چیزیں اس طرح ہیں یہاں تک کہ تمہارے لیے اس کے علاوہ کوئی چیز ظاہر ہو یا اس پر کوئی شہادت قائم ہو۔

40 ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ النَّاسَ رَوَوْا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ إِذَا أَخَذَ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ فَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَنَا أَفْعَلُهُ كَثِيراً فَافْعَلْهُ ثُمَّ قَالَ لِي أَمَا إِنَّهُ أَرْزَقُ لَكَ .

40 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ہیثم بن ابی مسروق نھدی سے اس نے موسیٰ بن عمر بن بزیع سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاعلیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! لوگ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ایک راستے سے جاتے تھے تو واپس دوسرے راستہ سے آتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں، میں اکثر ایسے ہی کرتا ہوں تم بھی ایسا کرو، پھر آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا! ایسا کرنا تمہیں بہت رزق دے گا۔

41 ۔ عَنْهُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْبَجَلِيِّ قَالَ شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) حَالِي وَ انْتِشَارَ أَمْرِي عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَبِعْ وِسَادَةً مِنْ بَيْتِكَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَ ادْعُ إِخْوَانَكَ وَ أَعِدَّ لَهُمْ طَعَاماً وَ سَلْهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ لَكَ قَالَ فَفَعَلْتُ وَ مَا أَمْكَنَنِي ذَلِكَ حَتَّى بِعْتُ وِسَادَةً وَ اتَّخَذْتُ طَعَاماً كَمَا أَمَرَنِي وَ سَأَلْتُهُمْ أَنْ يَدْعُوا اللَّهَ لِي قَالَ فَوَ اللَّهِ مَا مَكَثْتُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أَتَانِي غَرِيمٌ لِي فَدَقَّ الْبَابَ عَلَيَّ وَ صَالَحَنِي مِنْ مَالٍ لِي كَثِيرٍ كُنْتُ أَحْسُبُهُ نَحْواً مِنْ عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الْأَشْيَاءُ عَلَيَّ .

41 ۔ اس نے عباس بن عامر سے اس نے ابوعبدالرحمن مسعودی سے اس نے حفص بن عمر بجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنے حال اور اپنے منتشر امور کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا! جب تم کوفہ جاؤ تو اپنے گھر میں ایک مسند (چٹائی وغیرہ) بچھاؤ، اپنے بھائیوں کو دعوت دو اور ان کے سامنے کھانا رکھو اور ان سے مل کر کہو کہ وہ تمہارے لیے اللہ عزّوجلّ سے دعا کریں۔ راوی کہتا ہے، میں نے ایسا کیا اور یہ میرے لیے ممکن نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے مسند بچھائی اور کھانا لیا جس طرح کہ مجھے حکم دیا تھا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ وہ میرے لیے اللہ عزّوجلّ سے دعا کریں۔ راوی کہتا ہے، اللہ کی قسم تھوڑی سی مدت ہی گزری تھی کہ میرا مقروض میرے دروازے پر آیا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس نے مجھے مال گن کر پلٹا دیا جب میں نے اسے گنا تو وہ دس ہزار درہم کے قریب تھا۔ راوی کہتا ہے پھر میرے پاس سب چیزیں واپس آ گئیں۔

42 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **صلوات الله عليه** ) لَيْسَ بِوَلِيٍّ لِي مَنْ أَكَلَ مَالَ مُؤْمِنٍ حَرَاماً .

42 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد و احمد بن محمد سے ایک ساتھ، انہوں نے ابن محبوب سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! میرا دوست نہیں ہے جو کسی مومن کا مال حرام ذریعے سے کھائے۔

43 ۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ الثَّالِثَ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَمَرَ رَجُلًا يَشْتَرِي لَهُ مَتَاعاً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاشْتَرَاهُ فَسُرِقَ مِنْهُ أَوْ قُطِعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقُ مِنْ مَالِ مَنْ ذَهَبَ الْمَتَاعُ مِنْ مَالِ الْآمِرِ أَوْ مِنْ مَالِ الْمَأْمُورِ فَكَتَبَ ( **سلام الله عليه** ) مِنْ مَالِ الْآمِرِ .

43 ۔ محمد بن جعفر ابو العباس کوفی نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے علی بن ابراہیم سے ایک ساتھ اس نے علی بن محمد القاسانی سے روایت کی ہے میں نے ابوالحسن ثالث علیہ السلام کی خدمت میں لکھا در حالیکہ میں مدینہ میں تھا دو سو اکتیس ۲۳۱ ہجری میں، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو حکم دیا کہ اس کے لیے سامان خریدے یا کچھ اور پس وہ اسے خرید تا ہے اور وہ اس سے چوری ہو جاتا ہے یا راستے میں ڈاکو اسے لوٹ لیتے ہیں پس یہ کس کے مال سے ہو گا جس نے سامان بھیجا اس کے یا حکم دینے والے کے مال سے یا جسے حکم دیا گیا اس کے مال سے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! حکم دینے والے کے مال سے۔

44 ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُخْتِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ خَالِهِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ جُعِلَ رِزْقُهُ فِي السَّيْفِ وَ مِنْهُمْ مَنْ جُعِلَ رِزْقُهُ فِي التِّجَارَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ جُعِلَ رِزْقُهُ فِي لِسَانِهِ .

44 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے یعقوب بن زید سے اس نے ولید بن صبیح کی بہن کے بیٹے سے اس نے اپنے خالو ولید سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کارزق تلوار میں رکھا گیا ہے اور ان میں سے کچھ کارزق تجارت میں اور ان میں سے کچھ کارزق ان کی زبان میں رکھا گیا ہے۔

45 ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْجَعْفَرِيِّينَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُكَنَّى أَبَا الْقَمْقَامِ وَ كَانَ مُحَارَفاً فَأَتَى أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فَشَكَا إِلَيْهِ حِرْفَتَهُ وَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا يَتَوَجَّهُ فِي حَاجَةٍ فَيُقْضَى لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قُلْ فِي آخِرِ دُعَائِكَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو الْقَمْقَامِ فَلَزِمْتُ ذَلِكَ فَوَ اللَّهِ مَا لَبِثْتُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ قَوْمٌ مِنَ الْبَادِيَةِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي مَاتَ وَ لَمْ يُعْرَفْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرِي فَانْطَلَقْتُ فَقَبَضْتُ مِيرَاثَهُ وَ أَنَا مُسْتَغْنٍ .

45 ۔ سہل بن زیاد نے یحیٰی بن مبارک سے اس نے ابراہیم بن صالح سے اس نے جعفریوں میں سے ایک مرد سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں ہمارے پاس ایک شخص کہ جس کی کینیت ابوالقمقام تھی رہتا تھا اور وہ محروم آدمی تھا وہ ابوالحسن علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے اپنی محرومی ( بد بختی ) کا ذکر کیا اور انہیںؑ عرض کی کہ وہ جس بھی حاجت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے لیے قضا ہوتی ہے تو ابوالحسن علیہ السلام نے اس سے فرمایا! تم اپنی نماز صبح کی دعا کے آخر میں کہو "سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ واسالہ من فضلہ" دس مرتبہ، ابوالقمقام نے کہا، میں نے اس کو اپنے لیے لازم قرار دے دیا اللہ کی قسم تھوڑی مدت گزری تھی کہ دیہات سے ایک گروہ آیا کہ میری قوم میں سے ایک شخص مر گیا ہے اور اس کا کوئی وارث نہیں ملتا۔ پس میں گیا اور اس کی میراث لی اور میں غنی ہو گیا۔

46 ـ عَنْهُ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تُمَانِعُوا قَرْضَ الْخَمِيرِ وَ الْخُبْزِ وَ اقْتِبَاسَ النَّارِ فَإِنَّهُ يَجْلِبُ الرِّزْقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ مَعَ مَا فِيهِ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ .

46 ۔ اس نے، ابو محبوب سے اس نے سعدان سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! آٹا اور روٹی کا اُدھار مت بند کرو اور آگ کا دینا بھی یہ رزق کو گھر والوں کے پاس کھینچ لاتا ہے ساتھ ساتھ اس میں مکارم اخلاق بھی ہیں۔

47 ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَضِيرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ رِكَازاً عَلَى عَهْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَابْتَاعَهُ أَبِي مِنْهُ بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ مِائَةِ شَاةٍ مُتْبِعٍ فَلَامَتْهُ أُمِّي وَ قَالَتْ أَخَذْتَ هَذِهِ بِثَلَاثِمِائَةِ شَاةٍ أَوْلَادُهَا مِائَةٌ وَ أَنْفُسُهَا مِائَةٌ وَ مَا فِي بُطُونِهَا مِائَةٌ قَالَ فَنَدِمَ أَبِي فَانْطَلَقَ لِيَسْتَقِيلَهُ فَأَبَى عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ خُذْ مِنِّي عَشْرَ شِيَاهٍ خُذْ مِنِّي عِشْرِينَ شَاةً فَأَعْيَاهُ فَأَخَذَ أَبِي الرِّكَازَ وَ أَخْرَجَ مِنْهُ قِيمَةَ أَلْفِ شَاةٍ فَأَتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ خُذْ غَنَمَكَ وَ ائْتِنِي مَا شِئْتَ فَأَبَى فَعَالَجَهُ فَأَعْيَاهُ فَقَالَ لَأُضِرَّنَّ بِكَ فَاسْتَعْدَى إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) عَلَى أَبِي فَلَمَّا قَصَّ أَبِي عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) أَمْرَهُ قَالَ لِصَاحِبِ الرِّكَازِ أَدِّ خُمُسَ مَا أَخَذْتَ فَإِنَّ الْخُمُسَ عَلَيْكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ الَّذِي وَجَدْتَ الرِّكَازَ وَ لَيْسَ عَلَى الْآخَرِ شَيْءٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ ثَمَنَ غَنَمِهِ .

47 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے عمرو ابن ابو المقدام سے اس نے حارث بن حضیرہ ازدی سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص نے مال مدفون پایا پس میرے بابا نے اس سے تین سو درہم اور سو بکریاں ( ایسی بکریاں جن کے بچے بھی ساتھ تھے ) کے عوض خریدنا چاہا تو اس شخص کی کنیز کی ماں نے کہا، تو نے تین سو

بکریوں کے عوض کہ جن کی سو اولاد ہے سو وہ خود ہیں اور سو ان کے پیٹ میں ہے خریدا ہے؟ راوی کہتا ہے میرا باپ پشیمان ہوا اور اس سے کچھ کم کرنے کو کہا لیکن اس شخص نے انکار کیا اس شخص نے مجھ سے کہا دس بکری کے بچے اور بیس بکریاں لو پس اس نے عاجز کر دیا تو میرے بابا نے مال اُٹھایا اور اس میں ہزار بکریوں کی قیمت نکالی پس اس کے پاس دوسرا شخص آیا اور کہا اپنی بکریاں لو اور جو میں چاہتا ہوں مجھے دو پس میرے بابا نے اس سے انکار کیا اس سے بحث کی اور اسے عاجز کر دیا اس نے کہا میں تمہیں ضرور نقصان پہنچاؤں گا۔ پس اس نے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس میرے بابا کی شکایت کی اور جب میرے بابا نے امیر المومنین علیہ السلام سے اپنا قصہ بیان کیا، اپنا معاملہ عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے مال مدفون والے کو فرمایا، خمس ادا کرو جو تم نے لیا ہے اس کا کیونکہ خمس تم پر واجب ہے کیونکہ تو ہی ہے کہ جسے مال مدفون ملا اور دوسرے پر کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس نے تو اپنی بھیڑ بکریوں کی قیمت لی ہے۔

48 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ رَجُلٌ لَهُ مَالٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ قِبَلِ عِينَةٍ عَيَّنَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا حَلَّ عَلَيْهِ الْمَالُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُقَلِّبَ عَلَيْهِ وَ يَرْبَحَ أَ يَبِيعُهُ لُؤْلُؤاً وَ غَيْرَ ذَلِكَ مَا يَسْوَى مِائَةَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ يُؤَخِّرُهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ كَانَ عَلَيْهِ .

48 ـ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اسنے مسعدہ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میرا ایک شخص کے پاس عینہ کے ذریعے مال ہے جب اس کے دینے کا وقت آیا تو اس کے پاس کچھ نہیں کہ جو وہ دے اور وہ چاہتا ہے کہ اسے اس پر اپنے طور پر دوں اور اس کا نفع لوں، کیا میں اسے موتی وغیرہ بیچ سکتا ہوں کہ جو سو درہم کے برابر ہزار درہم کے عوض اور اسے تاخیر دوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں ہے میرے بابا علیہ السلام نے ایسا کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں بھی جو اس پر ہے اس میں ایسا ہی کروں۔

49 ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ [عَنْ] أَبِي عَمْرٍو الْحَذَّاءِ قَالَ سَاءَتْ حَالِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَكَتَبَ إِلَيَّ أَدِمْ قِرَاءَةَ إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ قَالَ فَقَرَأْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَرَ شَيْئاً فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أُخْبِرُهُ بِسُوءِ حَالِي وَ أَنِّي قَدْ قَرَأْتُ إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ حَوْلًا كَمَا أَمَرْتَنِي وَ لَمْ أَرَ شَيْئاً قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ وَفَى لَكَ الْحَوْلُ فَانْتَقِلْ مِنْهَا إِلَى قِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَمَا كَانَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ فَقَضَى عَنِّي دَيْنِي وَ أَجْرَى عَلَيَّ وَ عَلَى عِيَالِي وَ وَجَّهَنِي إِلَى الْبَصْرَةِ فِي وَكَالَتِهِ بِبَابِ كَلَّاءَ وَ أَجْرَى عَلَيَّ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ كَتَبْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلَى يَدَيْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي كُنْتُ سَأَلْتُ أَبَاكَ عَنْ كَذَا وَ كَذَا وَ شَكَوْتُ إِلَيْهِ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنِّي قَدْ نِلْتُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُخْبِرَنِي يَا مَوْلَايَ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي قِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ أَقْتَصِرُ عَلَيْهَا وَحْدَهَا فِي فَرَائِضِي وَ غَيْرِهَا أَمْ أَقْرَأُ مَعَهَا غَيْرَهَا أَمْ لَهَا حَدٌّ أَعْمَلُ بِهِ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) وَ قَرَأْتُ التَّوْقِيعَ لَا تَدَعْ مِنَ الْقُرْآنِ قَصِيرَهُ وَ طَوِيلَهُ وَ يُجْزِئُكَ مِنْ قِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ يَوْمَكَ وَ لَيْلَتَكَ مِائَةَ مَرَّةٍ .

49 ـ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن سلیمان سے اس نے احمد بن فضل سے اس نے ابو عمرو حذاء سے روایت کی ہے کہ میرے حالات خراب ہو گئے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف خط لکھا تو آپ علیہ السلام نے میری طرف تحریر فرمایا! " إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ" کے پڑھنے پر دوام کر۔ راوی کہتا ہے میں نے اسے ایک سال پورا پڑھا لیکن میں نے کوئی اثر نہ دیکھا پس میں نے آپ کو لکھا اور انہیں اپنی حالت کی خرابی کی خبر دی در حالانکہ میں نے " إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ" کو جس طرح آپ علیہ السلام نے حکم دیا تھا پورا سال پڑھا ہے لیکن میں نے کوئی اثر نہیں دیکھا پس آپ علیہ السلام نے میری طرف تحریر روانہ فرمائی۔ تمہارا سال پورا ہو گیا اب اس سے " انا انزلناہ" کی قرات کی طرف منتقل ہو جاؤ پس میں نے ایسا کیا پس تھوڑی سی مدت گزری تھی کہ میری طرف ابن ابی داؤد کو بھیجا اس نے میرے قرض ادا کیے اور مجھے اور میرے اہل خانہ کو خرچہ دیا اور اس نے مجھے اپنی وکالت میں بصرہ کے ساحل کی طرف بھیجا اور اس نے مجھے پانچ سو درہم دیئے اور میں نے علی ابن مہزیار کے ہاتھوں ابو الحسن علیہ السلام کی محرن بصرہ سے لکھا گیا کہ آپ علیہ السلام کے بابا علیہ السلام سے یہ یہ سوال کیا تھا اور ان سے یہ یہ شکایت کی تھی اور جو میں چاہتا تھا میں اس پر کامیاب ہو گیا ہوں

اور میں چاہتا ہوں کہ اے میرے مولاؑ! میں " انا انزلناہ" کی قرات میں کیا کروں کیا میں فرائض وغیرہ فرائض میں اس پر اقتصاد کروں یا اس کے ساتھ دوسرا بھی کچھ پڑھوں؟ کیا اس کی کوئی حد ہے کہ جو میں مقرر کروں؟ آپ علیہ السلام نے جواب مرحمت فرمایا جس میں لکھا تھا! تو میں نے پڑھا: قرآن میں سے ہر چھوٹے بڑے سورہ کو پڑھنامت چھوڑو! اور تمہارے لیے ہر شب وروز میں سو مرتبہ " انا انزلناہ" پڑھنا کافی ہے۔

50 ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **صلوات الله عليه** ) إِنِّي قَدْ لَزِمَنِي دَيْنٌ فَادِحٌ فَكَتَبَ أَكْثِرْ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ وَ رَطِّبْ لِسَانَكَ بِقِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ .

50 ـ سہل بن زیاد نے منصور ابن عباس سے اس نے اسماعیل بن سہل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف لکھا کہ مجھے ایک بھاری قرض نے جکڑ لیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا! استغفار زیادہ سے زیادہ کرو اور اپنی زبان کو سورۃ " انا انزلناہ" کی قرات سے تر کرو۔

51 ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَدَائِنِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **صلوات الله عليه** ) أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَرَأَى عَلَيْهِ قَمِيصاً فِيهِ قَبٌّ قَدْ رَقَعَهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا لَكَ تَنْظُرُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَبٌّ يُلْقَى فِي قَمِيصِكَ فَقَالَ لَهُ اضْرِبْ يَدَكَ إِلَى هَذَا الْكِتَابِ فَاقْرَأْ مَا فِيهِ وَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ أَوْ قَرِيبٌ مِنْهُ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِيهِ فَإِذَا فِيهِ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ وَ لَا مَالَ لِمَنْ لَا تَقْدِيرَ لَهُ وَ لَا جَدِيدَ لِمَنْ لَا خَلَقَ لَهُ .

51 ـ سہل بن زیاد نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے فضل بن کثیر مدائنی سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے صحابہ میں سے کوئی داخل ہوا اور آپ علیہ السلام کو قمیض پہنے دیکھا کہ جس کی جیب کے اندر ایک رقعہ تھا کہ جسے آپ علیہ السلام نے رکھا تھا وہ اس کی طرف دیکھنے لگا تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں آپؑ کی قمیض میں ایک رقعہ ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس رقعہ کو اپنے ہاتھوں سے کھولو اور اس میں جو لکھا ہے اسے پڑھو آپؑ کے سامنے یا قریب وہ کتاب (خط) تھا پس اس شخص نے اس میں پڑھا۔ جس کو حیاء نہیں اس کا ایمان نہیں جس کی تقدیر نہیں اس کا مال نہیں جس کا اخلاق نہیں اس کیلیے نیا دوست نہیں ہے۔

52 ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنَزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ مِسْمَعٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا غَضِبَ اللَّهُ عَلَى أُمَّةٍ وَ لَمْ يُنْزِلْ بِهَا الْعَذَابَ غَلَتْ أَسْعَارُهَا وَ قَصُرَتْ أَعْمَارُهَا وَ لَمْ تَرْبَحْ تُجَّارُهَا وَ لَمْ تَزْكُ ثِمَارُهَا وَ لَمْ تَغْزُرْ أَنْهَارُهَا وَ حُبِسَ عَنْهَا أَمْطَارُهَا وَ سُلِّطَ عَلَيْهَا شِرَارُهَا .

52 ـ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے ایک آدمی سے اس نے مندل بن علی عنزی سے اس نے محمد بن مطرف سے اس نے مسمع سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی امت پر ناراض ہوتا ہے اور ان پر عذاب بھی نازل نہیں کرتا تو ان کے نرخ بڑھ جاتے ہیں ان کی آبادیاں کم ہو جاتی ہیں ان کے تاجروں کو نفع نہیں ہوتا ان کے پھل اچھے نہیں ہوتے ان کی نہریں کثرت سے نہیں بہتیں ان سے بارش روک دی جاتی ہے اور ان پر ان کے شریر لوگ مسلط ہو جاتے ہیں۔

53 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّوْفَلِيِّ عَمَّنْ رَفَعَهُ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابِيٌّ بِإِبِلٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِعْ لِي إِبِلِي هَذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَسْتُ بِبَيَّاعٍ فِي الْأَسْوَاقِ

قَالَ فَأَشِرْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ بِعْ هَذَا الْجَمَلَ بِكَذَا وَ بِعْ هَذِهِ النَّاقَةَ بِكَذَا حَتَّى وَصَفَ لَهُ كُلَّ بَعِيرٍ مِنْهَا فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا زَادَتْ دِرْهَماً وَ لَا نَقَصَتْ دِرْهَماً مِمَّا قُلْتَ لِي فَاسْتَهْدِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ لَهُ أَهْدِ لَنَا نَاقَةً وَ لَا تَجْعَلْهَا وَلْهَى .

53 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے مصعب بن عبداللہ نوفلی سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک دیہاتی عرب اپنے اونٹ لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہ اونٹ بیچ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! میںؐ بازاروں میں فروخت کرنے والا نہیں ہوں۔ اس نے کہا مجھے مشورہ دیجیے، آپؐ نے فرمایا، اس اونٹ کو اتنے میں اور اس ناقہ کو اتنے میں بیچو یہاں تک کہ اس کے ہر اونٹ کے بارے میں بتایا پس عرابی بازار گیا اور انہیں بیچ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا نہ ایک درہم زیادہ ہوا اور نہ ایک درہم کم ہوا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اس سے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ہدیہ طلب کیجیے فرمایا! نہیں اس نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس میں ناقہ ہدیہ کرو اور اسے اس کی اولاد سے جدا نہ کرو۔

54 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَكَرِيَّا الْخَزَّازِ عَنْ يَحْيَى الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) رُبَّمَا اشْتَرَيْتُ الشَّيْءَ بِحَضْرَةِ أَبِي فَأَرَى مِنْهُ مَا أَغْتَمُّ بِهِ فَقَالَ تَنَكَّبْهُ وَ لَا تَشْتَرِ بِحَضْرَتِهِ فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَقُلْ لَهُ فَلْيَكْتُبْ وَ كَتَبَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِخَطِّهِ وَ أَشْهَدَ اللَّهَ عَلَى نَفْسِهِ وَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً فَإِنَّهُ يُقْضَى فِي حَيَاتِهِ أَوْ بَعْدَ وَفَاتِهِ .

54 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے زکریا خزاز سے اس نے یحیٰی حذا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ بعض اوقات میں اپنے باپ کی موجودگی میں کوئی چیز خریدتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ اس سے غمگین ہوتے ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے دور رکھو اور اس کی موجودگی میں خریداری مت کرو جب تمہارا کسی شخص پر حق ہو تو اسے کہو کہ اپنے خط سے لکھ کر فلاں بن فلاں لکھتا ہے اور وہ اللہ عزّوجلّ کو اپنے اوپر گواہ بنائے اور اللہ عزّوجلّ کی گواہی کافی ہے کیونکہ وہ ہی ادا کرے گا اس کی زندگی میں یا اس کی وفات کے بعد۔

55 ۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بَسَّامٍ الْجَمَّالِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ فَجَاءَ رَجُلٌ يَطْلُبُ غَلَّةً بِدِينَارٍ وَ كَانَ قَدْ أَغْلَقَ بَابَ الْحَانُوتِ وَ خَتَمَ الْكِيسَ فَأَعْطَاهُ غَلَّةً بِدِينَارٍ فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ يَا إِسْحَاقُ رُبَّمَا حَمَلْتُ لَكَ مِنَ السَّفِينَةِ أَلْفَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ فَقَالَ لِي تَرَى كَانَ لِي هَذَا لَكِنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنِ اسْتَقَلَّ قَلِيلَ الرِّزْقِ حُرِمَ كَثِيرَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ لَا تَسْتَقِلَّ قَلِيلَ الرِّزْقِ فَتُحْرَمَ كَثِيرَهُ .

55 ۔ سہل بن زیاد نے علی بن بلال سے اس نے حسن بن بسام جمال سے روایت کی ہے کہ میں اسحاق بن عمار صیرفی کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے دینار کا غلہ طلب کیا جب کہ اس نے دکان کا دروازہ بند کر دیا تھا اور تھیلے کو مہر لگا دی تھی پس اس نے اسے دینار کا غلہ (چینج) دیا تو میں اس سے کہا افسوس ہے تمہارے لیے اے اسحاق تمہارے لیے تو بسا اوقات بیڑے سے لاکھوں درہم آتے ہیں، تو اس نے مجھے کہا دیکھو یہ بھی میرے لیے تھا لیکن میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ انہوںؑ نے فرمایا! جو تھوڑے رزق کو حقیر جانے اس سے کثیر بھی چلا جاتا ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا! اے اسحاق تھوڑے رزق کو حقیر نہ جانو ورنہ زیادہ بھی کھو دو گے۔

56 ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا يُيَبِّسُ الْجِلْدَ عَلَى الْعَظْمِ .

56۔حمید بن زیاد نے عبید اللہ بن احمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حسین بن احمد منقری سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایسارزق بھی ہے جو ہڈیوں پر چمڑے کو خشک کر دیتا ہے۔

57 ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ مِصْرَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) اطْلُبُوا بِهَا الرِّزْقَ وَ لَا تَطْلُبُوا بِهَا الْمَكْثَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِصْرُ الْحُتُوفِ تُقَيَّضُ لَهَا قَصِيرَةُ الْأَعْمَارِ .

57 ۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن تیمی سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے مصر کا ذکر کیا تو فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس میں رزق تلاش کرو اس میں مہلت تلاش مت کرو پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مصر کے لیے موت مقدر ہے اس میں بسنے والے کم عمر ہیں۔

58 ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَتِ الْمَوَالِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَقَالُوا نَشْكُو إِلَيْكَ هَؤُلَاءِ الْعَرَبَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ يُعْطِينَا مَعَهُمُ الْعَطَايَا بِالسَّوِيَّةِ وَ زَوَّجَ سَلْمَانَ وَ بِلَالًا وَ صُهَيْباً وَ أَبَوْا عَلَيْنَا هَؤُلَاءِ وَ قَالُوا لَا نَفْعَلُ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَكَلَّمَهُمْ فِيهِمْ فَصَاحَ الْأَعَارِيبُ أَبَيْنَا ذَلِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَبَيْنَا ذَلِكَ فَخَرَجَ وَ هُوَ مُغْضَبٌ يُجَرُّ رِدَاؤُهُ وَ هُوَ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِي إِنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ صَيَّرُوكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى يَتَزَوَّجُونَ إِلَيْكُمْ وَ لَا يُزَوِّجُونَكُمْ وَ لَا يُعْطُونَكُمْ مِثْلَ مَا يَأْخُذُونَ فَاتَّجِرُوا بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ الرِّزْقُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ تِسْعَةُ أَجْزَاءٍ فِي التِّجَارَةِ وَ وَاحِدَةٌ فِي غَيْرِهَا .

58 ۔ احمد بن محمد عاصمی نے محمد بن احمد نہدی سے اس نے محمد بن علی سے اس نے شریف ابن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرۃ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ موالی ( عجمی لوگ جو عرب میں رہتے ہوں ) امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم آپ علیہ السلام سے ان عربوں کی شکایت کرتے ہیں یقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ان کے برابر عطا فرمایا اور بلال سلمان اور صہیب کی شادی کرائی لیکن یہ ہم سے انکاری ہیں اور کہتے ہیں ہم نہیں کریں گے یعنی تمہیں اپنی بچیاں نہیں دیں گے پس امیر المومنین علیہ السلام ان کے پاس گئے اور ان سے اس بارے بات چیت فرمائی تو ان عربوں نے چیخا ہم اس سے انکار کرتے ہیں اے ابو الحسنؑ ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔ پس آپ علیہ السلام اس سے باہر آئے تو پر جلال تھے ان کی ردا مبارک نیچے زمین پر لگ رہی تھی اور وہ فرما رہے تھے "اے موالیو! ان لوگوں نے تمہیں یہود و نصاریٰ کے مقام پر رکھا ہوا ہے تم سے تزویج کرتے ہیں لیکن تمہیں تزویج نہیں کرتے اور جس طرح لیتے ہیں تمہیں نہیں دیتے، تجارت کرو خدا تمہارے لیے برکت دے۔ میںؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوںؐ نے فرمایا! رزق کے دس جز ہیں تجارت میں اس کے نو(9) جز ہیں اور اس کے علاوہ ایک جز ہے۔


www.hubeali.com

# حصہ دوئم

# فہرست

## کتاب النکاح


| باب نمبر | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| باب نمبر189 | عورتوں سے محبت | 1 |
| باب نمبر190 | عورتوں کا غلبہ | 3 |
| باب نمبر191 | عورتوں کی قسمیں | 3 |
| باب نمبر192 | اچھی عورتیں | 5 |
| باب نمبر193 | بری عورتیں | 7 |
| باب نمبر194 | قریش کی عورتوں کی فضیلت | 7 |
| باب نمبر195 | جسے نیک بیوی نصیب ہو | 8 |
| باب نمبر196 | نکاح کی رغبت | 10 |
| باب نمبر197 | کنوارے پن کی کراہت | 10 |
| باب نمبر198 | شادی رزق میں اضافہ کرتی ہے | 12 |
| باب نمبر199 | جو شادی میں کوشش کرے | 14 |
| باب نمبر200 | بیوی کا انتخاب | 14 |
| باب نمبر201 | دیندار عورت سے شادی کی فضیلت اور مالدار عورت سے شادی کی کراہت | 15 |
| باب نمبر202 | بانجھ عورت سے شادی کی کراہت | 16 |
| باب نمبر203 | کنواری عورتوں کی فضیلت | 17 |
| باب نمبر204 | جن چیزوں کے ذریعے عورت کے اچھے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے | 18 |
| باب نمبر205 | نادر | 19 |
| باب نمبر206 | اللہ عزّوجلّ نے لوگوں کیلئے ان کی مثل پیدا کی ہے | 20 |
| باب نمبر207 | مستحب ہے۔ عورتوں کے بالغ ہونے اور شوہر سے خالی ہونے کے بعد شادی میں | 20 |
| باب نمبر208 | عورتوں کی شہوت کی مردوں کی شہوت سے زیادتی | 23 |
| باب نمبر209 | مومن مومنہ کا کفو ہوتا ہے | 24 |
| باب نمبر210 | اس میں دیگر | 29 |
| باب نمبر211 | ان میں دیگر | 31 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر212 | کفو (ہمسر) | 32 |
| باب نمبر213 | شرابی سے نکاح کی کراہت | 32 |
| باب نمبر214 | ناصبیوں اور دیگر فرقوں سے نکاح | 33 |
| باب نمبر215 | جن کے ساتھ نکاح مکروہ ہے۔ مثلاً کرد، سوڈانی وغیرہ | 38 |
| باب نمبر216 | ولدزنا سے نکاح | 38 |
| باب نمبر217 | احمق اور پاگل عورت سے شادی کی کراہت | 39 |
| باب نمبر218 | زانی اور زانیہ | 40 |
| باب نمبر219 | آدمی عورت سے زنا کرتا ہے اور پھر اس سے شادی کرلیتا ہے | 42 |
| باب نمبر220 | ذمی عورت سے نکاح | 43 |
| باب نمبر221 | آزاد آدمی کنیز سے شادی کرے | 46 |
| باب نمبر222 | دور جہالت کا وٹہ سٹہ کا نکاح | 48 |
| باب نمبر223 | آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس کے باپ کی امِ ولد سے شادی کرتا ہے | 49 |
| باب نمبر224 | عورتوں میں سے جو اللہ عَزّوَجَلّ نے حلال قرار دیا ہے | 51 |
| باب نمبر225 | نکاح کی قسمیں | 53 |
| باب نمبر226 | شادی کا ارادہ کرنے والے کی نگاہ | 53 |
| باب نمبر227 | وہ وقت کہ جس میں شادی مکروہ ہے | 55 |
| باب نمبر228 | رات کو شادی میں جو مستحب ہے | 55 |
| باب نمبر229 | شادی کے وقت کھانا | 56 |
| باب نمبر230 | شادی بغیر خطبہ کے (یعنی بغیر طلب تزویج کے) | 57 |
| باب نمبر231 | نکاح کے خطبے | 57 |
| باب نمبر232 | حق مہر میں سنت | 65 |
| باب نمبر233 | جس چیز پر امیر المومنین علیہ السلام نے بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کی | 67 |
| باب نمبر234 | ان دنوں حق مہر وہ ہے کہ جس پر لوگ راضی ہو جائیں تھوڑا یا زیادہ | 68 |
| باب نمبر235 | مہر میں نوادر | 69 |
| باب نمبر236 | دخول موقع پر ادا کیے جانے والا حق مہر کو ختم کر دیتا ہے | 74 |
| باب نمبر237 | جو حق مہر مقرر کرے لیکن اس کی نیت میں اس کی ادائیگی نہ ہو | 74 |
| باب نمبر238 | ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے۔ معین حق مہر پر اور اس کے باپ کیلئے بھی کوئی چیز مقرر کرتا ہے | 75 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر239 | عورت کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے | 75 |
| باب نمبر240 | حق مہر میں شوہر اور عورت اور اس کے اہل کا اختلاف | 77 |
| باب نمبر241 | بغیر گواہوں کے شادی | 78 |
| باب نمبر242 | نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عورتوں میں سے جن کو حلال قرار دیا گیا | 79 |
| باب نمبر243 | بغیر ولی کے شادی | 82 |
| باب نمبر244 | کنواری لڑکی سے اس کے امر میں مشورہ اور جس پر اس سے مشورہ واجب ہے اور جس پر واجب نہیں | 84 |
| باب نمبر245 | ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانا چاہتا ہے جب کہ اس کا باپ (دادا) اس کی کسی اور سے تزویج چاہتا ہے | 86 |
| باب نمبر246 | ایک عورت کو اس کے دو ولی جو باپ اور دادا کے علاوہ ہوں ہر ایک علیحدہ علیحدہ آدمی سے تزویج کر دے | 88 |
| باب نمبر247 | عورت ایک مرد کو اپنا ولی بناتی ہے تا کہ وہ اسے ایک مرد سے بیاہ دے اور وہ مرد اسے دوسرے شخص سے بیاہ دیتا ہے | 89 |
| باب نمبر248 | جب چھوٹے بچے کی تزویج کر دی جائے تو وہ ایک دوسرے سے محبت نہ کریں گے | 90 |
| باب نمبر249 | عمر کی وہ حد کہ جس میں عورت سے دخول ہو سکتا ہے | 90 |
| باب نمبر250 | آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے بیٹے کو اس عورت کی بیٹی سے بیاہتا ہے | 91 |
| باب نمبر251 | بچوں کی تزویج | 92 |
| باب نمبر252 | آدمی ایک عورت کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے والدین اس عورت کے علاوہ کی خواہش | 94 |
| باب نمبر253 | نکاح میں کون سی شرط جائز ہے اور کون سی شرط جائز نہیں | 95 |
| باب نمبر254 | نکاح میں فریب کاری اور وہ کہ جس سے عورت واپس لی جائے گی | 98 |
| باب نمبر255 | اپنی ذات کو چھپانے والا اور نامرد | 104 |
| باب نمبر256 | نادر | 107 |
| باب نمبر257 | آدمی کسی عورت سے تزویج کرتا ہے اسے باکرہ جان کر اور اسے غیر باکرہ پاتا ہے | 108 |
| باب نمبر258 | آدمی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے کوئی چیز دینے سے پہلے اس سے دخول کر لیتا ہے | 108 |
| باب نمبر259 | مزدوری کے عوض شادی | 109 |
| باب نمبر260 | اس شخص کے بارے میں کہ جسے بیاہا جائے اور اس کی موت کی خبر آئے | 110 |
| باب نمبر261 | آدمی ایک عورت سے زنا کرتا ہے اور اس کی ماں یا اس کی بیٹی سے تزویج کرتا ہے یا اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی سے زنا کرتا ہے | 110 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر262 | آدمی لڑکے سے بدفعلی کرتا ہے اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے تزویج کرتا ہے | 113 |
| باب نمبر263 | باپ کی اور بیٹے کی منکوحہ میں سے کون سی حلال اور کون سی حرام ہے | 114 |
| باب نمبر264 | دیگر اور اس میں ازدواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے | 117 |
| باب نمبر265 | آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے پس وہ اسے طلاق دیتا ہے یا وہ مر جاتی ہے دخول سے پہلے یا دخول کے بعد۔ پس وہ اس عورت کی ماں یا بیٹی سے تزویج کرتا ہے | 119 |
| باب نمبر266 | اس عورت کی شادی کہ جسے غیر سنت طریقہ سے طلاق دی جائے | 120 |
| باب نمبر267 | عورت کی شادی اس کی پھوپھی یا خالہ پر بطور سوکن کی جاتی ہے | 122 |
| باب نمبر268 | طلاق یافتہ عورت کی اس کے شوہر کیلئے حلیت اور پہلی طلاق کو ختم کرنے والی چیزیں | 122 |
| باب نمبر269 | ایسی عورت کو جو مرد پر حرام ہوتی ہے اور اس کیلئے کبھی حلال نہیں ہوتی | 124 |
| باب نمبر270 | وہ کہ جس کے پاس چار عورتیں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے اور اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے شادی کرلے یا عقد دائمی کے ذریعہ پانچ عورتوں سے شادی کرلے | 128 |
| باب نمبر271 | آزاد یا کنیز دو بہنوں کے درمیان جمع کرنا | 129 |
| باب نمبر272 | اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قول" لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا الْآيَةَ" کے بارے میں | 134 |
| باب نمبر273 | ذمی اور مشرکین کا نکاح ان میں سے بعض اسلام لائیں اور بعض اسلام نہ لائیں یا سب کے سب اسلام لائیں | 135 |
| باب نمبر274 | رضاعت | 137 |
| باب نمبر275 | رضاعت کی تعریف کہ جس سے حرمت آتی ہے | 138 |
| باب نمبر276 | فحل کے دودھ کی تعریف | 141 |
| باب نمبر277 | دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہے | 144 |
| باب نمبر278 | رضاعت میں نوادر | 146 |
| باب نمبر279 | اسی طرح میں | 149 |
| باب نمبر280 | دائیہ کا نکاح | 150 |
| باب نمبر281 | ابواب المتعہ | 151 |
| باب نمبر282 | متعہ والی عورتیں کنیزوں جیسی ہیں اور چار میں سے نہیں ہیں | 153 |
| باب نمبر283 | واجب ہے کہ احتراز کرے اس سے جو مستغنی ہو | 155 |
| باب نمبر284 | متعہ پاکدامنہ عورت کے علاوہ جائز نہیں | 156 |
| باب نمبر285 | متعہ کی شرطیں | 158 |
| باب نمبر286 | مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عورت پر شرط کا اعادہ کرے نکاح کے بعد | 159 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر287 | وہ مہر کہ جو متعہ میں کافی ہوتا ہے | 160 |
| باب نمبر288 | متعہ کی عدت | 161 |
| باب نمبر289 | متعہ میں اضافہ | 162 |
| باب نمبر290 | متعہ میں جتنی مدت جائز ہے | 163 |
| باب نمبر291 | آدمی ایک ہی عورت سے بہت مرتبہ متعہ کرتا ہے | 164 |
| باب نمبر292 | مہر کا روک لینا جب عورت چھوڑ جائے | 164 |
| باب نمبر293 | عورت اپنی ذات کی تصدیق کرنے والی ہے | 166 |
| باب نمبر294 | کنواریوں سے متعہ | 167 |
| باب نمبر295 | کنیزوں سے تزویج | 168 |
| باب نمبر296 | اولاد کا ہو جانا | 169 |
| باب نمبر297 | میراث | 169 |
| باب نمبر298 | نوادر | 170 |
| باب نمبر299 | آدمی اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے اور عورت اپنی کنیز کو اس کے شوہر کیلئے حلال کرتی ہے | 173 |
| باب نمبر300 | آدمی اپنے بیٹے کی کنیز سے جماع کا ارادہ کرتا ہے | 177 |
| باب نمبر301 | کنیز کا استبراء | 178 |
| باب نمبر302 | گھر کی کنیزیں | 181 |
| باب نمبر303 | آدمی کنیز خریدتا ہے درحالیکہ وہ حاملہ ہوتی ہے | 181 |
| باب نمبر304 | ایک آدمی اس کی کنیز کو آزاد کرتا ہے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دیتا ہے | 182 |
| باب نمبر305 | غلام کیلئے کتنی عورتیں حلال ہیں | 184 |
| باب نمبر306 | غلام نے اپنے آقا کے اذن کے بغیر تزویج کی | 185 |
| باب نمبر307 | مملوکہ (کنیز) اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر خود کو تزویج کرے | 187 |
| باب نمبر308 | آدمی اپنی کنیز اپنے غلام کو تزویج کرتا ہے | 188 |
| باب نمبر309 | اس عورت کا نکاح جو کچھ آزاد اور کچھ غلامی میں ہے | 189 |
| باب نمبر310 | آدمی کنیز خریدتا ہے اور اس کنیز کا آزاد یا غلام شوہر ہوتا ہے | 190 |
| باب نمبر311 | عورت ایک غلام کی بیوی ہوتی ہے پھر وہ اس غلام کو وراثت میں پائے یا اسے خرید لے اور اس کا شوہر اس کا غلام بن جائے | 192 |
| باب نمبر312 | عورت کا شوہر غلام تھا اس نے اسے وراثت میں پایا پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے راضی ہو گئی | 193 |
| باب نمبر313 | کنیز ایک غلام کی بیوی تھی پھر اس کو آزاد کر دیا یا دونوں کو ایک ساتھ آزاد کر دیا | 194 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر314 | غلام کی بیوی آزاد عورت ہو اور اس غلام کو آزاد کر دیا جائے | 195 |
| باب نمبر315 | آدمی حاملہ کنیز کو خرید تا ہے اور اس سے جماع کرتا ہے اور اس کے ہاں بچہ جنتی ہے | 196 |
| باب نمبر316 | ایک آدمی نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور اسی طہر میں اس کے غیر نے بھی اس کنیز سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہو گئی | 197 |
| باب نمبر317 | آدمی اپنی کنیز سے جماع کرتا ہے، وہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اسے تہمت لگاتا ہے | 198 |
| باب نمبر318 | نادر | 199 |
| باب نمبر319 | کنیز سے ایک ہی طُہر میں بہت سوں نے جماع کیا | 200 |
| باب نمبر320 | آدمی کی ایک کنیز ہو اور وہ اس سے جماع کرے اور اسے بیچ دے پھر وہ چھ مہینے سے بھی کم میں بچہ جنے آدمی کنیز کو بغیر استبراء کے بیچ دے اور دوسرے کے جماع کرنے کے بعد اس میں حمل ظاہر ہو | 201 |
| باب نمبر321 | جب بچے کے والدین میں سے ایک مملوک (غلام) اور دوسرا آزاد ہو | 202 |
| باب نمبر322 | عورت اپنے غلام سے ہمبستری کر لے تو | 204 |
| باب نمبر323 | عورتیں ایک جیسی ہیں | 204 |
| باب نمبر324 | رہبانیت اور جماع کی شہوت کو ترک کرنے کی کراہت | 205 |
| باب نمبر325 | نوادر | 207 |
| باب نمبر326 | وہ اوقات کہ جن میں جماع مکروہ ہے | 208 |
| باب نمبر327 | آدمی اپنی اہلیہ کے پاس جائے درحالیکہ گھر میں بچہ ہو مکروہ ہے | 210 |
| باب نمبر328 | اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت آدمی کو کیا کہنا چاہیے | 210 |
| باب نمبر329 | جماع کے وقت کا قول اور وہ کہ جو شیطان کی شراکت سے محفوظ رکھتا ہے | 212 |
| باب نمبر330 | عزل (یعنی جماع کے وقت منی کو شرمگاہ سے باہر گرانا) | 214 |
| باب نمبر331 | عورتوں کی غیرت | 215 |
| باب نمبر332 | بیوی کی اپنے شوہر کیلئے محبت | 216 |
| باب نمبر333 | شوہر کا بیوی پر حق | 217 |
| باب نمبر334 | عورتوں کیلئے ان کی شوہروں سے مانع ہونے کی کراہت | 220 |
| باب نمبر335 | عورتوں کا شہوت سے کنارہ کش ہونے اور خود کو شادی سے روکنے کی کراہت | 220 |
| باب نمبر336 | بیوی کا احترام | 221 |
| باب نمبر337 | عورت کا شوہر پر حق | 222 |
| باب نمبر338 | بیوی سے نرمی برتنا | 224 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر339 | بیوی پر شوہر کی اطاعت میں جو واجب ہے | 225 |
| باب نمبر340 | صالح عورتیں قلیل ہیں | 227 |
| باب نمبر341 | عورتوں کی تربیت | 228 |
| باب نمبر342 | عورتوں کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے | 229 |
| باب نمبر343 | چلنا | 231 |
| باب نمبر344 | ان خصلتوں سے نہی جو عورتوں کیلئے ناپسندیدہ ہیں | 232 |
| باب نمبر345 | عورت کی جن چیزوں کی طرف نگاہ حلال ہے | 234 |
| باب نمبر346 | سن رسیدہ عورتیں | 235 |
| باب نمبر347 | بوڑھے مرد جن کی شہوت ختم ہو گئی ہو | 236 |
| باب نمبر348 | ذمیّوں کی عورتوں کی طرف نگاہ | 237 |
| باب نمبر349 | دیہاتی اور مضافائی بستیوں کی عورتوں کی طرف نگاہ | 237 |
| باب نمبر350 | کنیزوں اور اولاد کی ماؤں کا سر ڈھانپنا | 237 |
| باب نمبر351 | عورتوں کا مصافحہ | 238 |
| باب نمبر352 | رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ | 239 |
| باب نمبر353 | عورتوں کے پاس جانا | 240 |
| باب نمبر354 | اس میں دیگر | 241 |
| باب نمبر355 | غلام کا اپنی مالکہ کی جن چیزوں پر نگاہ کرنا حلال ہے | 243 |
| باب نمبر356 | خصی شخص | 244 |
| باب نمبر357 | جب لڑکی پر پردہ واجب ہوتا ہے | 244 |
| باب نمبر358 | لڑکی کو عمر کی جس حد تک بوسہ دینا جائز ہے | 245 |
| باب نمبر359 | اس جیسے میں | 246 |
| باب نمبر360 | عورت کو اس کے جسم میں بیماری لگتی ہے اور اس کا علاج مرد کرتا ہے | 246 |
| باب نمبر361 | عورتوں کو سلام کرنا | 247 |
| باب نمبر362 | غیرت | 247 |
| باب نمبر363 | عورتوں کا عیدین کیلئے نکلنا | 250 |
| باب نمبر364 | عورت جب حائضہ ہو تو مرد کیلئے کیا حلال ہے | 250 |
| باب نمبر365 | حائضہ سے جماع اس سے پہلے کہ وہ غسل کرے | 251 |
| باب نمبر366 | عورتوں کی دُبر | 252 |

| | | |
|---|---|---|
| باب نمبر367 | مشت زنی اور چوپایوں سے بدفعلی | 252 |
| باب نمبر368 | زانی | 253 |
| باب نمبر369 | زانیہ | 255 |
| باب نمبر370 | لواطہ | 256 |
| باب نمبر371 | جو خود کو برائی کیلیئے حوالے کرے | 261 |
| باب نمبر372 | چپٹی | 265 |
| باب نمبر373 | جو لوگوں کی عزت سے دامن پاک رکھتا ہے اس کی اپنی عزت کا دامن پاک رہتا ہے | 266 |
| باب نمبر374 | نوادر | 268 |

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# كتاب النِّكَاحِ

## باب حُبِّ النِّسَاءِ (عورتوں سے محبت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ حُبُّ النِّسَاءِ .

*1۔ علی بن ابراہیم بن ہاشم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"عورتوں سے محبت انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے"*

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَزْدَادُ فِي الْإِيمَانِ خَيْراً إِلَّا ازْدَادَ حُبّاً لِلنِّسَاءِ .

*2۔ محمد بن یحییٰ عطار نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" میرا نہیں گمان کہ کوئی شخص ایمان میں بھلائی کا اضافہ کرے ماسوائے اس کے کہ جو عورتوں سے محبت میں اضافہ کرے"*

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَقُولُ ثَلَاثٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْعِطْرُ وَ أَخْذُ الشَّعْرِ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ .

*3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے سماعت کیا انہوںؑ نے فرمایا۔"تین چیزیں مرسلین علیہ السلام کی سنت میں سے ہیں۔خوشبو، بال کٹوانا اور کثرت جماع۔*

4- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُكَيْنٍ النَّخَعِيِّ وَ كَانَ تَعَبَّدَ وَ تَرَكَ النِّسَاءَ وَ الطِّيبَ وَ الطَّعَامَ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَمَّا قَوْلُكَ فِي النِّسَاءِ فَقَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنَ النِّسَاءِ وَ أَمَّا قَوْلُكَ فِي الطَّعَامِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَأْكُلُ اللَّحْمَ وَ الْعَسَلَ .

*4۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور علی بن ابراہیم سے، اس نے اپنے باپ سے اور ان سب نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، اس نے سکین نخعی سے روایت کی ہے کہ جس نے عبادت شروع کی اور عورتوں، خوشبو اور کھانے کو ترک کر دیا تھا۔ پس اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی طرف لکھا۔ اور آپ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے اس کی طرف تحریر فرمایا۔"تمہارا عورتوں کے بارے میں جو کہنا ہے تو تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی عورتیں تھیں اور تمہارا کھانے کے بارے میں جو قول ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت اور شہد کھایا کرتے تھے"*

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَزْدَادُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْراً إِلَّا ازْدَادَ حُبّاً لِلنِّسَاءِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے ابان سے۔ اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "میرا نہیں گمان کہ کوئی شخص اس امر (دین) میں خیر کا اضافہ کرے ماسوائے اس کے کہ جو عورتوں سے محبت میں اضافہ کرے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا أُحِبُّ مِنْ دُنْيَاكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّيبَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں تمہاری دنیا میں سے کسی کو نہیں چاہتا مگر عورتوں اور خوشبو کو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَ لَذَّتِي فِي النِّسَاءِ .

7۔ محمد بن ابی عمیر نے بکار بن کردم اور ایک سے زائد سے، ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں اور میرا آرام عورتوں میں رکھا گیا ہے"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ سَأَلَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيُّ الْأَشْيَاءِ أَلَذُّ قَالَ فَقُلْنَا غَيْرَ شَيْءٍ فَقَالَ هُوَ ( **عليه السلام** ) أَلَذُّ الْأَشْيَاءِ مُبَاضَعَةُ النِّسَاءِ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے علی بن حسان سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا۔ کونسی چیز سب سے زیادہ آرام دہ ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "سب سے زیادہ آرام دہ چیز عورتوں سے مجامعت ہے"

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَ لَذَّتِي فِي الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَ رَيْحَانَتَيَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ .

9۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عمر بن یزید سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں اور دنیا میں میرا آرام عورتوں میں اور میری خوشبو حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام میں رکھی گئی ہے۔"

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا تَلَذَّذَ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ بِلَذَّةٍ أَكْثَرَ لَهُمْ مِنْ لَذَّةِ النِّسَاءِ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَواتِ مِنَ النِّساءِ وَ الْبَنِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا يَتَلَذَّذُونَ بِشَيْءٍ مِنَ الْجَنَّةِ أَشْهَى عِنْدَهُمْ مِنَ النِّكَاحِ لَا طَعَامٍ وَ لَا شَرَابٍ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، اس نے حسن بن ابو قتادہ سے، اس نے ایک شخص سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "لوگ دنیا و آخرت میں اپنی عورتوں سے آرام سے زیادہ کوئی آرام نہ پائیں گے اور یہ اللہ عزّو جلّ کا قول ہے "مرغوب چیزوں کی محبت مزین کر دی گئی لوگوں کیلئے عورتوں اور بیٹوں۔۔۔۔۔۔ آخر آیت (آل عمران 13) پھر فرمایا۔ یقیناً جنت والے جنت میں کسی چیز سے اتنی راحت نہ پائیں گے جتنا کہ وہ نکاح سے مرغوب ہونگے بانسبت کھانے پینے کے۔

# باب غَلَبَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کا غلبہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا رَأَيْتُ مِنْ ضَعِيفَاتِ الدِّينِ وَ نَاقِصَاتِ الْعُقُولِ أَسْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں نے کمزور دین اور ناقص عقلوں والی عورتوں میں زبان دراز عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا"

2-أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّالِ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَخَرَجَ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ شَغَلَتْنَا عَنْكَ هَؤُلَاءِ النِّسَاءُ .

2۔ احمد بن حجال نے غالب بن عثمان سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا۔ پس آپ علیہ السلام میرے لیے باہر آئے اور پھر مجھے فرمایا۔ "اے عقبہ۔ ان عورتوں نے ہمیں روکے رکھا ہے تم سے ملنے سے"

# باب أَصْنَافِ النِّسَاءِ (عورتوں کی قسمیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَوْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) النِّسَاءُ أَرْبَعٌ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَ رَبِيعٌ مُرْبِعٌ وَ كَرْبٌ مُقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عورتیں چار قسم کی ہیں۔

ا) جامع مجمع (زیادہ بھلائی والی زرخیز) ۲) ربیع مربع (جس کی جھولی میں ایک بچہ ہو اور دوسرا پیٹ میں) ۳) کرب مقمع (شوہر کے ساتھ برے اخلاق سے پیش آنے والی ۴) غل قمل (وہ جوں کی مانند ہر چیز کھا جاتی ہے۔ کچھ نہیں بچانا جانتی)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ جَلَسْنَا إِلَيْهِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَتَذَاكَرْنَا أَمْرَ النِّسَاءِ فَأَكْثَرْنَا الْخَوْضَ وَ هُوَ سَاكِتٌ لَا يَدْخُلُ فِي حَدِيثِنَا بِحَرْفٍ فَلَمَّا سَكَتْنَا قَالَ أَمَّا الْحَرَائِرُ فَلَا تَذْكُرُوهُنَّ وَ لَكِنْ خَيْرُ الْجَوَارِي مَا كَانَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ كَانَ لَهَا عَقْلٌ

وَ أَدَبٌ فَلَسْتَ تَحْتَاجُ إِلَى أَنْ تَأْمُرَ وَ لَا تَنْهَى وَ دُونَ ذَلِكَ مَا كَانَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ لَيْسَ لَهَا أَدَبٌ فَأَنْتَ تَحْتَاجُ إِلَى الْأَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ دُونَهَا مَا كَانَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ لَيْسَ لَهَا عَقْلٌ وَ لَا أَدَبٌ فَتَصْبِرُ عَلَيْهَا لِمَكَانِ هَوَاكَ فِيهَا وَ جَارِيَةٌ لَيْسَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ لَيْسَ لَهَا عَقْلٌ وَ لَا أَدَبٌ فَتَجْعَلُ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ قَالَ فَأَخَذْتُ بِلِحْيَتِي أُرِيدُ أَنْ أُضْرِطَ فِيهَا لِكَثْرَةِ خَوْضِنَا لِمَا لَمْ نَقُمْ فِيهِ عَلَى شَيْءٍ وَ لِجَمْعِهِ الْكَلَامَ فَقَالَ لِي مَهْ إِنْ فَعَلْتَ لَمْ أُجَالِسْكَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے محمد بن صباح سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے، اس نے عبد اللہ بن مصعب زبیری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن ؑ موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے سنا۔ ہم ان ؑ کے پاس مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے تھے۔ ہم نے عورتوں کا ذکر کیا اور ہم اس میں بہت زیادہ مشغول ہو گئے۔ آپ علیہ السلام خاموش رہے۔ ہماری گفتگو میں دخل نہ دیا ایک حرف کے ذریعے بھی۔ جب ہم چپ ہو گئے تو فرمایا۔ جہاں تک آزاد عورتوں کی بات ہے تو تم ان کا تذکرہ مت کرو۔ لیکن کنیزوں (کنیزوں) میں سے سب سے اچھی وہ ہے کہ جس میں تمہاری خواہش ہو اور اس میں عقل و ادب بھی ہو تو تم اس سے امر و نہی کے محتاج نہ ہو گے۔ اس کے علاوہ وہ ہے کہ جس میں تمہاری خواہش ہو اور اس میں ادب نہ ہو تو تمہیں امر و نہی کی ضرورت ہو گی۔ اس کے علاوہ وہ ہے کہ جس میں تمہاری خواہش ہو۔ مگر اس میں نہ عقل ہو اور نہ ادب ہو تو تمہیں صبر کرنا پڑے گا۔ کیونکہ تمہاری خواہش کا مقام ہے اور وہ کنیز کہ جس میں نہ تمہاری خواہش ہے اور نہ اس میں عقل نہ ادب ہے تو تم اس کے اور اپنے درمیان بحر اخضر حائل کر دو (بیچ دو) راوی کہتا ہے کہ پس میں نے اپنی داڑھی پکڑ لی اور چاہتا تھا کہ اس میں ٹھٹھہ کروں کیونکہ ہم بہت مشغول رہے۔ مگر اس میں کسی چیز پر قائم نہ رہ سکے اور آپ علیہ السلام نے اپنے ؑ کلام جامع فرمایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "رک جاؤ اگر تم نے ایسا کیا تو میں ؑ تمہارے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ صَاحِبَتِي هَلَكَتْ وَ كَانَتْ لِي مُوَافِقَةً وَ قَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فَقَالَ لِيَ انْظُرْ أَيْنَ تَضَعُ نَفْسَكَ وَ مَنْ تُشْرِكُهُ فِي مَالِكَ وَ تُطْلِعُهُ عَلَى دِينِكَ وَ سِرِّكَ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَبِكْراً تُنْسَبُ إِلَى الْخَيْرِ وَ إِلَى حُسْنِ الْخُلُقِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُنَّ كَمَا قَالَ .أَلَا إِنَّ النِّسَاءَ خُلِقْنَ شَتَّى فَمِنْهُنَّ الْغَنِيمَةُ وَ الْغَرَامُوَ مِنْهُنَّ الْهِلَالُ إِذَا تَجَلَّى لِصَاحِبِهِ وَ مِنْهُنَّ الظَّلَامُفَمَنْ يَظْفَرْ بِصَالِحِهِنَّ يَسْعَدْ وَ مَنْ يُغْبَنْ فَلَيْسَ لَهُ انْتِقَامُوَ هُنَّ ثَلَاثٌ فَامْرَأَةٌ وَلُودٌ وَدُودٌ تُعِينُ زَوْجَهَا عَلَى دَهْرِهِ لِدُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ وَ لَا تُعِينُ الدَّهْرَ عَلَيْهِ وَ امْرَأَةٌ عَقِيمَةٌ لَا ذَاتُ جَمَالٍ وَ لَا خُلُقٍ وَ لَا تُعِينُ زَوْجَهَا عَلَى خَيْرٍ وَ امْرَأَةٌ صَخَّابَةٌ وَلَّاجَةٌ هَمَّازَةٌ تَسْتَقِلُّ الْكَثِيرَ وَ لَا تَقْبَلُ الْيَسِيرَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میری بیوی مر چکی ہے اور ایک جگہ میری موافقت ہے چاہتا ہوں کہ میں شادی کر لوں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "دیکھو کہ تم اپنا آپ کہاں رکھ رہے ہو؟ اور کسے اپنے مال کا شریک بنا رہے ہو اور کسے اپنے دین اور رازوں پر اطلاع دے رہے ہو؟ اگر تمہارے لیے کرنا ضروری ہے تو پھر ایسی کنواری سے نسبت کرو کہ جو اچھی ہو اور حسن خلق والی ہو۔ جان لو کہ وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جب ان کے بارے میں کہا گیا ہے۔" خبردار عورتوں کو مختلف خلق کیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ غنیمت ہیں اور کچھ شوق" ان میں سے کچھ حلال ہیں کہ جب وہ اپنے شوہر کیلئے جلوہ گر ہوں اور ان میں سے کچھ حرام ہیں۔ پس جو ان میں سے نیک بخت پر کامیاب ہوا خوش بخت ہوا۔ اور جس نے دھوکہ کھایا اس کیلئے انتقام نہیں۔" اور یہ عورتیں تین ہیں،

١) جننے والی پیار کرنے والی جس نے اپنے شوہر کو اپنے زمانے میں دنیا و آخرت کیلئے چنا۔ اس پر زمانے کو ترجیح نہ دی۔

٢) بانجھ عورت نہ جس کا حسن ہے اور نہ اخلاق، اس نے شوہر کو بھلائی پر چنا۔

٣) چلّانے والی، کثرت سے اندر باہر جانے والی، طعن و تشنیع کرنے والی، زیادہ کو حقیر جاننے والی اور تھوڑے کو قبول نہ کرنے والی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءُ أَرْبَعٌ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَ رَبِيعٌ مُرْبِعٌ وَ خَرْقَاءُ مُقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ .

4۔ **محمد بن یحییٰ** نے **سلمہ بن خطاب** سے، اس نے **سلیمان بن سماعۃ** سے، اس نے **حذاء** سے، اس نے اپنے **چچا عاصم** سے، اس نے **ابو عبداللہ علیہ السلام** سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عورتیں چار قسم کی ہیں۔ **جامع مجمع** (زیادہ بھلائی والی زرخیز) ۲) **ربیع مربیع** (جس کی جھولی میں ایک بچہ ہو اور دوسرا پیٹ میں) ۳) **کرب مقمع** (شوہر سے برے اخلاق سے پیش آنے والی) ۴) **غل قمل** (جوں کی طرح ہر چیز کھا جانے والی)

# باب خَيْرِ النِّسَاءِ (اچھی عورتیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ إِنَّ خَيْرَ نِسَائِكُمُ الْوَلُودُ الْوَدُودُ الْعَفِيفَةُ الْعَزِيزَةُ فِي أَهْلِهَا الذَّلِيلَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْمُتَبَرِّجَةُ مَعَ زَوْجِهَا الْحَصَانُ عَلَى غَيْرِهِ الَّتِي تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَ تُطِيعُ أَمْرَهُ وَ إِذَا خَلَا بِهَا بَذَلَتْ لَهُ مَا يُرِيدُ مِنْهَا وَ لَمْ تَبَذَّلْ كَتَبَذُّلِ الرَّجُلِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے **سہل بن زیاد** اور **محمد بن یحییٰ** سے، اس نے **احمد بن محمد بن عیسیٰ** سے، اس نے **علی بن ابراہیم** سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے **حسن بن محبوب** سے، اس نے **علی بن رئاب** سے، اس نے **ابو حمزہ** سے روایت کی ہے کہ میں نے **جابر بن عبداللہ انصاری** سے سنا کہ اس نے کہا کہ۔ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی صاحب اولاد پیار کرنے والی پاکدامنہ ہے جو اپنے اہل میں عزت دار اور اپنے شوہر کے سامنے انکساری کرنے والی اپنے شوہر کے ساتھ اظہار زینت کرنے والی اور اس کے غیر سے دامن بچانے والی۔ اس کا قول سننے والی ہو اور اس کی اطاعت کرنے والی ہو اور جب اس کا شوہر اس کے ساتھ اکیلا ہو تو جو اس سے چاہے اور اس کی خواہش کو پورا کرنے والی ہو مگر مردوں کی طرح بے باک نہ ہو۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ خَيْرُ نِسَائِكُمُ الَّتِي إِذَا خَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا خَلَعَتْ لَهُ دِرْعَ الْحَيَاءِ وَ إِذَا لَبِسَتْ لَبِسَتْ مَعَهُ دِرْعَ الْحَيَاءِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے **احمد بن محمد بن خالد برقی** سے۔ اس نے **احمد بن محمد بن ابی نصر** سے، اس نے **حماد بن عثمان** سے، اس نے **ابو بصیر** سے روایت کی ہے کہ **ابو عبداللہ علیہ السلام** نے فرمایا "تمہاری عورتوں میں سے سب سے اچھی عورت وہ ہے کہ جب وہ شوہر کے ساتھ اتارے تو حیاء کی زرہ بھی اتار دے اور جب شوہر کے ساتھ پہنے تو اس کے ساتھ حیاء کی زرہ بھی پہن لے۔"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْعَفِيفَةُ الْغَلِمَةُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے بعض اصحاب سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے یحییٰ بن ابو العلاء اور فضل بن عبد الملک سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ پاکدامنہ عورت ہے کہ جو پرجوش ہو"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَفْضَلُ نِسَاءِ أُمَّتِي أَصْبَحُهُنَّ وَجْهاً وَ أَقَلُّهُنَّ مَهْراً .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"میری امت کی عورتوں میں سب سے افضل روشن چہرہ اور کم حق مہر والی عورتیں ہیں۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْخَمْسُ قِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا الْخَمْسُ قَالَ الْهَيِّنَةُ اللَّيِّنَةُ الْمُؤَاتِيَةُ الَّتِي إِذَا غَضِبَ زَوْجُهَا لَمْ تَكْتَحِلْ بِغُمْضٍ حَتَّى يَرْضَى وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا حَفِظَتْهُ فِي غَيْبَتِهِ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ وَ عَامِلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد برقی سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے، اس نے سلیمان جعفری سے، اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"تمہاری عورتوں میں سب سے اچھی عورت پانچ خصلتوں والی عورت ہے۔ آہستہ کار، نرم مزاج، فرماں بردار، وہ کہ جب اس پر اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو آنکھوں میں اس وقت تک سرمہ نہ لگائے یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے۔ اور جب اس سے اس کا شوہر غائب ہو جائے تو اس کی غیبت (سفر) میں اس کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو تو ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کے عامل غلط نہیں کرتے"

6- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الطَّيِّبَةُ الرِّيحِ الطَّيِّبَةُ الطَّبِيخِ الَّتِي إِذَا أَنْفَقَتْ أَنْفَقَتْ بِمَعْرُوفٍ وَ إِذَا أَمْسَكَتْ أَمْسَكَتْ بِمَعْرُوفٍ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ وَ عَامِلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ وَ لَا يَنْدَمُ .

6۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے اپنے بعض آدمیوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں سے سب سے اچھی پاکیزہ خوشبو رکھنے والی اور پاکیزہ کھانے والی عورت ہے۔ وہ عورت کہ جب خرچ کرے تو اچھے طریقے سے اور جب ہاتھ روکے تو اچھے طریقے سے پس ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کے عامل نہ خراب کرتے ہیں اور نہ ہی پشیمان کرتے ہیں"

7- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ بْنِ بَقَّاحٍ عَنْ مُعَاذٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الطَّيِّبَةُ الطَّعَامِ الطَّيِّبَةُ الرِّيحِ الَّتِي إِنْ أَنْفَقَتْ أَنْفَقَتْ بِمَعْرُوفٍ وَ إِنْ أَمْسَكَتْ أَمْسَكَتْ بِمَعْرُوفٍ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ وَ عَامِلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ .

7۔ حمید بن زیاد نے حسن بن موسیٰ خشاب سے، اس نے حسن بن علی بن یوسف بن بقاح سے، اس نے معاذ جوہری سے، اس نے عمرو بن جمیع سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تمہاری عورتوں میں سے سب سے اچھی کھانے پکانے والی اور اچھی خوشبو رکھنے والی ہے۔ وہ کہ جو خرچ کرے تو نیکی پر خرچ کرے اور جو ہاتھ روکے تو اچھائی کے سبب ہاتھ روکے۔ پس ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کے عامل غلط نہیں کرتے"

# باب شِرَارِ النِّسَاءِ (بری عورتیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِ نِسَائِكُمْ الذَّلِيلَةُ فِي أَهْلِهَا الْعَزِيزَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْعَقِيمُ الْحَقُودُ الَّتِي لَا تَوَرَّعُ مِنْ قَبِيحٍ الْمُتَبَرِّجَةُ إِذَا غَابَ عَنْهَا بَعْلُهَا الْحَصَانُ مَعَهُ إِذَا حَضَرَ لَا تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَ لَا تُطِيعُ أَمْرَهُ وَ إِذَا خَلَا بِهَا بَعْلُهَا تَمَنَّعَتْ مِنْهُ كَمَا تَمَنَّعُ الصَّعْبَةُ عَنْ رُكُوبِهَا لَا تَقْبَلُ مِنْهُ عُذْراً وَ لَا تَغْفِرُ لَهُ ذَنْباً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحیٰی سے، اس نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو حمزہ سے، اس نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اس سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں تمہاری شریر عورتوں کی خبر دوں؟ جو اپنے اہل میں ذلیل اور اپنے شوہر کے سامنے جھوٹی تعریف کروائے۔ بانجھ کینہ پرور کہ جو قبیح افعال سے پرہیز نہ کرتی ہو۔ اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں زینت کرنے والی۔ اس کی موجودگی میں اچھی بننے کی بناوٹ کرنے والی اس کا قول نہ سننے والی، اس کے امر کی اطاعت نہ کرنے والی اور جب اس کے ساتھ اس کا شوہر خلوت میں جائے تو اس سے انکار کرنے والی جیسا کہ اڑیل سواری سے روکے۔ اس سے عذر قبول نہ کیا جائے گا۔ اس کے گناہ معاف نہ کیے جائیں گے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مِلْحَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) شِرَارُ نِسَائِكُمُ الْمُعْقِرَةُ الدَّنِسَةُ اللَّجُوجَةُ الْعَاصِيَةُ الذَّلِيلَةُ فِي قَوْمِهَا الْعَزِيزَةُ فِي نَفْسِهَا الْحَصَانُ عَلَى زَوْجِهَا الْهَلُوكُ عَلَى غَيْرِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ملحان سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہاری عورتوں میں سب سے بری بانجھ، دھوکے باز، زیادہ باہر رہنے والی، نافرمان، اپنی قوم میں ذلیل اپنے آپ میں عزیز، اپنے شوہر سے پرہیز کرنے والی، شوہر کی موجودگی میں غیر کی جھولی میں گرنے والی ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَعُوذُ بِكَ مِنِ امْرَأَةٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ مَشِيبِي .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ہے" (اے اللہ) میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس عورت سے جو مجھے میرے بڑھاپے سے پہلے بڑھاپے کی طرف دھکیل دے۔

# باب فَضْلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ (قریش کی عورتوں کی فضیلت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الرِّحَالَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ وَ خَيْرُهُنَّ لِزَوْجٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بیاہی جانے والی عورتوں میں سب سے اچھی عورتیں قریش کی ہیں جو اپنے بچوں کی خاطر آئندہ شادی (جب شوہر مر جائے) سے باز رہتی ہیں اور تمام عورتوں میں سے اپنے شوہر کیلئے بہترین ہوتی ہیں"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَيْرُ نِسَائِكُمْ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَلْطَفُهُنَّ بِأَزْوَاجِهِنَّ وَ أَرْحَمُهُنَّ بِأَوْلَادِهِنَّ الْمُجُونُ لِزَوْجِهَا الْحَصَانُ لِغَيْرِهِ قُلْنَا وَ مَا الْمُجُونُ قَالَ الَّتِي لَا تَمَنَّعُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابو عبداللہ برقی سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے زیاد قندی سے، اس نے ابی وکیع سے، اس نے ابو اسحاق سبیعی سے، اس نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے شوہر سے سب عورتوں سے زیادہ لطف اور اپنی اولادوں پر سب عورتوں سے زیادہ رحم کرنے والی ہوتی ہیں۔ اپنے شوہر کے لئے مجون اور شوہر کے غیر کیلئے سخت ہوتی ہیں۔ (پاکدامن)" ہم نے عرض کی۔ مجون کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو اپنے شوہر کو منع نہ کریں"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مُصَابَةٌ فِي حَجْرِي أَيْتَامٌ وَ لَا يَصْلُحُ لَكَ إِلَّا امْرَأَةٌ فَارِغَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا رَكِبَ الْإِبِلَ مِثْلُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ وَ لَا أَرْعَى عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدَيْهِ .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو بصیر سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ہانی بنت ابی طالب علیہا السلام کو شادی کا پیغام دیا تو اس نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آپ جو حکم فرمائیں لیکن) میں مصیبت زدہ ہوں۔ میری جھولی میں یتیم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابل وہ عورت ہے جو فارغ ہو۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اونٹ نے قریش کی عورتوں جیسی عورت اٹھائی ہی نہیں ہے جو اپنے بچوں کیلئے آئندہ شادی سے پرہیز کرنے والی اور شوہر کے سامنے اس کی فرمان برداری کرنے والی ہیں۔"

# باب مَنْ وُفِّقَ لَهُ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ (جسے نیک بیوی نصیب ہو)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا اسْتَفَادَ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ فَائِدَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ مِنْ زَوْجَةٍ مُسْلِمَةٍ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ تُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَ تَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي نَفْسِهَا وَ مَالِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد اشعری سے، اس نے عبداللہ ابن میمون قداح سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام لانے کے بعد

مسلمان مرد ایسی مسلمان بیوی سے زیادہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کرے، جب اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ سفر پر جائے (غائب ہو) تو اپنی ذات اور مال کی حفاظت کرے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَجْمَعَ لِلْمُسْلِمِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ جَعَلْتُ لَهُ قَلْباً خَاشِعاً وَ لِسَاناً ذَاكِراً وَ جَسَداً عَلَى الْبَلَاءِ صَابِراً وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ تَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي نَفْسِهَا وَ مَالِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے برید بن معاویہ عجلی سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے۔"جب میں چاہتا ہوں کہ ایک مسلمان مرد کیلئے دنیا و آخرت کی بھلائی اکٹھی کر دوں تو میں اس کیلئے مقرر کرتا ہوں۔ خشوع کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا جسم، مومنہ بیوی کہ جس کی طرف وہ دیکھے تو اسے خوش کرے اور جب وہ غائب ہو (سفر پر جائے) تو اس کی حفاظت کرنے والی اپنی ذات میں اور اس کے مال میں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا أَفَادَ عَبْدٌ فَائِدَةً خَيْراً مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِذَا رَآهَا سَرَّتْهُ وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَ مَالِهِ .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے کہا ابو الحسنؑ علی موسیٰ الرضا علیہا السلام نے فرمایا۔"نیک بیوی سے اچھا فائدہ کوئی بندہ پا ہی نہیں سکتا کہ جب وہ اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کرے اور جب سفر پر جائے تو اپنی جان اور اس کے مال میں اس کی حفاظت کرے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"نیک بیوی آدمی کی خوش بختی ہے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ مِنَ الْقَسْمِ الْمُصْلِحِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْمَرْأَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ وَ إِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے حنان بن سدیر سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"مسلمان مرد کیلئے اصلاح کرنیوالی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی عورت ایسی ہو کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کرے، اور جب اس سے غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے اور جب اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے۔"

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ مَطَرٍ مَوْلَى مَعْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَلَاثَةٌ لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا رَاحَةٌ دَارٌ وَاسِعَةٌ تُوَارِي عَوْرَتَهُ وَ سُوءَ حَالِهِ مِنَ النَّاسِ وَ امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ ابْنَةٌ يُخْرِجُهَا إِمَّا بِمَوْتٍ أَوْ بِتَزْوِيجٍ .

6۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے منصور بن العباس سے، اس نے شعیب بن جناح سے، اس نے معن کے غلام مطر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "تین چیزوں میں مومن کی راحت ہے۔

۱) وسیع گھر جو اس کی پردہ پوشی کرے اور لوگوں سے اس کی حالت آسودہ ہو۔ ۲) نیک بیوی جو اس کے دنیا و آخرت کے امور میں اس کی مدد کرے ۳) ایسی بیٹی کہ جسے وہ اپنے گھر سے موت یا شادی کے ذریعے باہر نکالے"

# باب فِي الْحَضِّ عَلَى النِّكَاحِ (نکاح کی رغبت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجُوا وَ زَوِّجُوا أَلَا فَمِنْ حَظِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِنْفَاقُ قِيمَةِ أَيِّمَةٍ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَيْتٍ يُعْمَرُ فِي الْإِسْلَامِ بِالنِّكَاحِ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَبْغَضَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَيْتٍ يُخْرَبُ فِي الْإِسْلَامِ بِالْفُرْقَةِ يَعْنِي الطَّلَاقَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا وَكَّدَ فِي الطَّلَاقِ وَ كَرَّرَ فِيهِ الْقَوْلَ مِنْ بُغْضِهِ الْفُرْقَةَ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے صفوان بن مہران سے۔ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "شادی کرو اور شادی کرواؤ مسلمان مرد کے حصے میں سے ہے بیوی کی قیمت۔ اللہ کے نزدیک اس گھر سے زیادہ اسلام میں کوئی چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ جسے نکاح کے ذریعے آباد کیا جائے اور اسلام میں اللہ کے نزدیک اس گھر سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے کہ جسے جدائی یعنی طلاق کے ذریعے خراب کیا جائے" پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً اللہ عزّ و جلّ نے طلاق کے بارے میں بار بار اپنے قول کو دہرایا ہے کہ اسے جدائی سے نفرت ہے۔"

# باب كَرَاهَةِ الْعُزْبَةِ (کنوارے پن کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْمُتَزَوِّجُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيهَا أَعْزَبُ . عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ دو رکعتیں جو شادی شدہ پڑھتا ہے افضل ہیں ان ستر رکعت سے کہ جنہیں کنوارہ پڑھتا ہے" ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ تَزَوَّجَ أَحْرَزَ نِصْفَ دِينِهِ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْآخَرِ أَوِ الْبَاقِي .

2۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے جامو رانی سے، اس نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے، اس نے کلیب بن معاویہ الاسدی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جس نے شادی کی اس نے اپنا آدھا دین محفوظ کیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ دوسرے آدھے یا باقی میں اللہ کے غضب سے خوف کھائے۔"

3- وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) رُذَالُ مَوْتَاكُمُ الْعُزَّابُ .

3۔ اور اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبدالرحمن بن خالد سے، اس نے محمد الاصم سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تمہارے مردوں میں سب سے کم تر کنوارے مرد ہیں"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا لَقِيَ يُوسُفُ ( **عليه السلام** ) أَخَاهُ قَالَ يَا أَخِي كَيْفَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَزَوَّجَ النِّسَاءَ بَعْدِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ ذُرِّيَّةٌ تُثْقِلُ الْأَرْضَ بِالتَّسْبِيحِ فَافْعَلْ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو ملے تو اس سے فرمایا۔"اے میرے بھائی تو نے میرے بعد عورتوں سے شادی کی طاقت کہاں سے پائی؟ بھائی نے کہا میرے بابا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر تم مستطیع ہو کہ تمہاری ذریت ہو جو زمین کو تسبیح سے بھاری کرے تو فوراً شادی کرو"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) تَزَوَّجُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَّبِعَ سُنَّتِي فَإِنَّ مِنْ سُنَّتِيَ التَّزْوِيجَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے قاسم بن یحییٰ سے، اس نے اس کے دادا حسن بن راشد سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ شادی کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جو چاہتا ہے کہ میری سنت کی پیروی کرے تو میری سنت میں شادی کرنا ہے"

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ فَقَالَ لَا فَقَالَ أَبِي وَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ أَنِّي بِتُّ لَيْلَةً وَ لَيْسَتْ لِي زَوْجَةٌ ثُمَّ قَالَ الرَّكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا رَجُلٌ مُتَزَوِّجٌ أَفْضَلُ مِنْ رَجُلٍ أَعْزَبَ يَقُومُ لَيْلَهُ وَ يَصُومُ نَهَارَهُ ثُمَّ أَعْطَاهُ أَبِي سَبْعَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ تَزَوَّجْ بِهَذِهِ ثُمَّ قَالَ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) اتَّخِذُوا الْأَهْلَ فَإِنَّهُ أَرْزَقُ لَكُمْ .

6۔ علی بن محمد بن بندار وغیرہ نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے، اس نے ابن فضال اور جعفر بن محمد سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔"کیا تمہاری کوئی بیوی ہے؟ اس نے عرض کی۔ نہیں۔ میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا" مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے لیے دنیا کا سب کچھ ہو اور میں رات کو لیٹوں تو میری بیوی ہی نہ ہو۔" پھر فرمایا"وہ دو رکعتیں کہ جنہیں شادی

شدہ شخص پڑھے افضل ہیں ان ستر رکعتوں سے کہ جسے کنوارہ شخص پڑھے رات کو قیام کرے اور اپنے دن کو روزہ رکھے۔" پھر بابا علیہ السلام نے اسے سات دینار عطا فرمائے پھر اس سے فرمایا۔"ان سے شادی کرو پھر میرے باباعلیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"اہل خانہ لو کیونکہ وہ تمہارے رزق کیلئے بہترین ہیں۔"

7- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ وَ زَادَ فِيهِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنَا لَيْسَ لِي أَهْلٌ فَقَالَ أَ لَيْسَ لَكَ جَوَارٍي أَوْ قَالَ أُمَّهَاتُ أَوْلَادٍ قَالَ بَلَى قَالَ فَأَنْتَ لَيْسَ بِأَعْزَبَ .

7۔اور اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ محمد بن عبید نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میرے کوئی اہل نہیں ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہاری کنیزیں نہیں ہیں؟ فرمایا کیا تمہارے بچوں کی مائیں نہیں ہیں؟ اس نے عرض کی۔ یقیناً ہیں۔ فرمایا "تم کنوارے نہیں ہو"

# باب أَنَّ التَّزْوِيجَ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ (شادی رزق میں اضافہ کرتی ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ أَسَاءَ بِاللَّهِ الظَّنَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حریز سے، اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"جس نے اہل وعیال کے اخراجات کے خوف سے شادی ترک کی اس نے اللہ پر ایمان نہیں رکھا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ تَزَوَّجْ فَتَزَوَّجَ فَوُسِّعَ عَلَيْهِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن عیسیٰ کے فرزندوں احمد اور عبداللہ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محتاجی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"شادی کرو" پس اس نے شادی کی اور خوشحال ہو گیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ تَزَوَّجْ فَقَالَ الشَّابُّ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ أَعُودَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَلَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ لِي بِنْتاً وَسِيمَةً فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ قَالَ فَوَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ [قَالَ] فَأَتَى الشَّابُّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے،) صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ انصار کے ایک جوان نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محتاجی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا"شادی کرو" اس جوان نے کہا۔"مجھے شرم آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس بات کو بیان

کروں" پس اسے انصار کے ایک شخص نے پیچھے سے پکڑا اور کہا۔ میری ایک خوبصورت بیٹی ہے تم اس سے شادی کرو۔ پس اللہ عزّ وجلّ نے اس کو خوشحالی دی۔ وہ جوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور انہیں خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے نوجوانو! تم پر نکاح کرنا واجب ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْمُؤْمِنِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْحَدِيثُ الَّذِي يَرْوِيهِ النَّاسُ حَقٌّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ فَفَعَلَ ثُمَّ أَتَاهُ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ حَتَّى أَمَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) [نَعَمْ] هُوَ حَقٌّ ثُمَّ قَالَ الرِّزْقُ مَعَ النِّسَاءِ وَ الْعِيَالِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابوعبداللہ جامورانی سے، اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، اس نے مومن سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا وہ حدیث کہ جسے لوگ روایت کرتے ہیں کہ حق ہے؟ کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور ان سے محتاجی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شادی کا حکم دیا پس اس نے شادی کی۔ وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور محتاجی کی شکایت کی۔ پھر اسے شادی کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ حکم دیا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ حق ہے۔ پھر فرمایا۔ "رزق عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہے"

5- وَ عَنْهُ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ .التَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ أَسَاءَ ظَنَّهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ .

5۔ اس سے، اس نے جامورانی سے، اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، اس نے محمد بن یوسف تمیمی سے، اس نے محمد بن جعفر علیہ السلام سے، اس نے اپنے بابا علیہ السلام سے، انہوںؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو بھی اخراجات کے ڈر سے شادی نہیں کرتا پس اس نے اللہ عزّ وجلّ کے بارے میں بدگمانی کی۔ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے "اگر وہ فقیر ہوئے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا" (نور32)

6- وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمْدَوَيْهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ قَالَ فَاشْتَدَّتْ بِهِ الْحَاجَةُ فَأَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَسَأَلَهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ لَهُ اشْتَدَّتْ بِيَ الْحَاجَةُ فَقَالَ فَفَارِقْ ثُمَّ أَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ أَثْرَيْتُ وَ حَسُنَ حَالِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أَمَرْتُكَ بِأَمْرَيْنِ أَمَرَ اللَّهُ بِهِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ قَالَ إِنْ يَتَفَرَّقا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ .

6۔ اس سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے حمدویہ بن عمران سے، اس نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ مجھے عاصم بن حمید نے بتایا کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ آپؑ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ علیہ السلام سے محتاجی (تنگدستی) کی شکایت کی۔ پس آپ علیہ السلام نے اسے شادی کا حکم دیا۔ راوی کہتا ہے اس پر حالات تنگ ہو گئے پس وہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ علیہ السلام نے اس کی حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔ انتہائی تنگ حالت ہو گئی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ چھوڑ دو (طلاق دے دو) وہ پھر آپ علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے احوال دریافت کیا تو اس نے عرض کی۔ "میں نے نفع پایا ہے اور میری حالت بہتر ہو گئی ہے" تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میںؑ نے

تمہیں ان دو کاموں کے کرنے کا حکم دیا کہ جن کے بارے میں اللہ عَزّوجَلَّ نے حکم دیا ہے۔ اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے۔ وانکحو االدیاحی منکم۔۔۔۔۔ الی توبہ۔۔۔۔۔واللہ واسع علیم (نور32) اور فرتا ہے۔ "اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو ہر ایک کو اللہ عَزّوجَلَّ اپنی وسعت سے غنی کر دے گا۔(النساء129)

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لا يَجِدُونَ نِكاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ يَتَزَوَّجُوا حَتَّى يُغْنِيَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ .

7۔ ابو علی الاشعری نے اپنے بعض دوستوں سے ،اس نے صفوان بن یحییٰ سے ،اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "پس وہ عفت پسندی کریں جو نکاح پاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے" کے بارے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "شادی کریں تاکہ اللہ عَزّوجَلَّ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے"

# بَاب مَنْ سَعَى فِي التَّزْوِيجِ (جو شادی میں کوشش کرے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَفْضَلُ الشَّفَاعَاتِ أَنْ تَشْفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي نِكَاحٍ حَتَّى يَجْمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے نوفلی سے ،اس نے سکونی سے ،اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "بہترین شفاعت یہ ہے کہ تم شفاعت کرو۔ دو کے درمیان نکاح کیلئے یہاں تک کہ اللہ عَزّوجَلَّ ان کے درمیان ملاپ کر دے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ زَوَّجَ أَعْزَبَ كَانَ مِمَّنْ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے ،اس نے احمد بن محمد سے ،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے ،اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جو کسی کنوارے کی شادی کرائے وہ ان لوگوں میں سے ہے کہ جن پر اللہ عَزّوجَلَّ قیامت کے دن نظر کرم فرمائے گا۔"

# بَاب اخْتِيَارِ الزَّوْجَةِ (بیوی کا انتخاب)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ قِلَادَةٌ فَانْظُرْ إِلَى مَا تَقَلَّدُهُ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ خَطَرٌ لَا لِصَالِحَتِهِنَّ وَ لَا لِطَالِحَتِهِنَّ أَمَّا صَالِحَتُهُنَّ فَلَيْسَ خَطَرُهَا الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ بَلْ هِيَ خَيْرٌ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ أَمَّا طَالِحَتُهُنَّ فَلَيْسَ التُّرَابُ خَطَرَهَا بَلِ التُّرَابُ خَيْرٌ مِنْهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے ،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے ،اس نے عبد اللہ بن مسکان سے ،اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے فرمایا۔ "بے شک عورت ایک ہار ہے دیکھو اسے کون پہنتا ہے" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا۔ یقیناً عورت کا کوئی ہم مرتبہ نہیں ہے نہ ان میں سے نیکوکار کا اور نہ ہی ان میں سے بدکار کا نیکوکار عورتوں کا ہم مرتبہ سونا

اور چاندی بھی نہیں ہے بلکہ یہ سونے اور چاندی سے اچھی ہیں اور جہاں تک ان میں سے بدکار ہیں تو مٹی بھی ان کے برابر نہیں ہے بلکہ مٹی ان سے افضل ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ فَإِنَّ الْخَالَ أَحَدُ الضَّجِيعَيْنِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے نطفوں کیلئے انتخاب کرو کیونکہ ماموں کی خصوصیات کافی حد تک اثر انداز ہونگیں۔"

3- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْكِحُوا الْأَكْفَاءَ وَ انْكِحُوا فِيهِمْ وَ اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ .

3۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہم سر لوگوں سے نکاح کرو اور ان میں شادی کرو اور اپنے نطفوں کیلئے انتخاب کرو۔"

4- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَطِيباً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا خَضْرَاءُ الدِّمَنِ قَالَ الْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ فِي مَنْبِتِ السَّوْءِ .

4۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! تم خضر الدمن سے بچو۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضر الدمن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "ایسی خوبصورت عورت کہ جو برے گھر میں پیدا ہو۔"

# باب فَضْلِ مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ دِينٍ وَ كَرَاهَةِ مَنْ تَزَوَّجَ لِلْمَالِ

## (دیندار عورت سے شادی کی فضیلت اور مالدار عورت سے شادی کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَسْتَأْمِرُهُ فِي النِّكَاحِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) انْكِحْ وَ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "نکاح کرو جو تم پر واجب ہے دیندار عورت سے شادی کرنا۔ وہ تمہارے ہاتھوں کی مٹی ہو گی۔ (یعنی فرمانبردار ہو گی)"

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُرِيدُ مَالَهَا أَلْجَأَهُ اللَّهُ إِلَى ذَلِكَ الْمَالِ .

2۔ علی بن محمد بن بُندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا مال چاہتا ہو اللہ عزّوجلّ اسے اس مال سے محروم کر دیتا ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِجَمَالِهَا أَوْ مَالِهَا وُكِلَ إِلَى ذَلِكَ وَ إِذَا تَزَوَّجَهَا لِدِينِهَا رَزَقَهُ اللَّهُ الْجَمَالَ وَ الْمَالَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" جب کوئی شخص کسی عورت سے اس کے حسن یا مال کیلئے شادی کرتا ہے تو اللہ عزّوجلّ اسے اس سے محروم رکھتا ہے اور جب کسی عورت سے اس کے دین کی خاطر شادی کرے۔ اللہ عزّوجلّ اسے حسن اور مال عطا کرتا ہے۔"

# باب کَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَاقِرِ (بانجھ عورت سے شادی کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةَ عَمٍّ قَدْ رَضِيتُ جَمَالَهَا وَ حُسْنَهَا وَ دِينَهَا وَ لَكِنَّهَا عَاقِرٌ فَقَالَ لَا تَزَوَّجْهَا إِنَّ يُوسُفَ بْنَ يَعْقُوبَ لَقِيَ أَخَاهُ فَقَالَ يَا أَخِي كَيْفَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَتَزَوَّجَ النِّسَاءَ بَعْدِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي وَ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ ذُرِّيَّةٌ تُثْقِلُ الْأَرْضَ بِالتَّسْبِيحِ فَافْعَلْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْغَدِ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ تَزَوَّجْ سَوْءَاءَ وَلُوداً فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا السَّوْءَاءُ قَالَ الْقَبِيحَةُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے چچا کی ایک بیٹی ہے۔ میں اس کے حسن اور دین پر راضی ہوں لیکن وہ بانجھ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" اس سے شادی نہ کرو" یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام جب اپنے بھائی سے ملے تو فرمایا۔ اے میرے بھائی! تیرے لیے کیسے ممکن ہوا کہ میرے بعد عورتوں سے شادی کی؟ تو اس نے کہا۔ میرے بابا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر تمہارے لیے ممکن ہو کہ تمہاری ذریت ہو کہ جو زمین کو تسبیح سے بھاری کرے تو تم شادی کرو۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص (غدود کی بیماری میں مبتلا) آیا اور اس نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا۔"شادی کرو بچہ پیدا کرنے والی ہو سواء سے بھی تاکہ میں قیامت کے دن تمہارے ذریعے دیگر امتوں پر کثرت سے ہو جاؤں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"یہ سواء کیا ہے؟" فرمایا" قبیحہ "(بدصورت یا بدصورتی)

2- الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجُوا بِكْراً وَلُوداً وَ لَا تَزَوَّجُوا حَسْنَاءَ جَمِيلَةً عَاقِراً فَإِنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

2۔ حسن بن محبوب نے علاء بن زرین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم کنواری اور اولاد جننے کے قابل سے شادی کرو۔ مگر خوبصورت جمیلہ بانجھ سے شادی مت کرو تا کہ میں تمہارے ذریعے قیامت کے دن دیگر اُمتوں پر فخر کروں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قِلَّةَ وُلْدِي وَ أَنَّهُ لَا وَلَدَ لِي فَقَالَ لِي إِذَا أَتَيْتَ الْعِرَاقَ فَتَزَوَّجِ امْرَأَةً وَ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ سَوْءَاءَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا السَّوْءَاءُ قَالَ امْرَأَةٌ فِيهَا قُبْحٌ فَإِنَّهُنَّ أَكْثَرُ أَوْلَاداً .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے احمد بن عبد الرحمن سے، اس نے اسماعیل بن عبد الخالق سے، اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اپنے بچے کم ہونے کی شکایت کی۔ یا یہ کہ نہ ہونے کی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم عراق جاؤ۔ تو عورت سے شادی کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ سوآء ہو۔ میں نے عرض کی۔ آپؑ پر قربان جاؤں۔ یہ سوآء کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ایسی عورت کہ جس میں کوئی بدصورتی ہو" کیونکہ ایسی عورتیں زیادہ اولاد والی ہوتی ہیں۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الرَّقِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِرَجُلٍ تَزَوَّجْهَا سَوْءَاءَ وَلُوداً وَ لَا تَزَوَّجْهَا حَسْنَاءَ عَاقِراً فَإِنِّي مُبَاهٍ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَ وَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْوِلْدَانَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُونَ لِآبَائِهِمْ يَحْضُنُهُمْ إِبْرَاهِيمُ وَ تُرَبِّيهِمْ سَارَةُ فِي جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ وَ عَنْبَرٍ وَ زَعْفَرَانٍ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن سعید رقی سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا سلیمان بن جعفر جعفری نے، اس نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ قبیح صورت اولاد جننے والی سے شادی کرو۔ لیکن خوبصورت بانجھ سے شادی نہ کرو۔ میں تمہارے ذریعے قیامت کے دن دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔ اور کیا تم نہیں جانتے کہ بچے عرش کے نیچے اپنے آباء کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش اور سارۃ علیہ السلام ان کی مشک، عنبر اور زعفران کے پہاڑ میں تربیت کرتی ہیں۔"

# باب فَضْلِ الْأَبْكَارِ (کنواری عورتوں کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجُوا الْأَبْكَارَ فَإِنَّهُنَّ أَطْيَبُ شَيْءٍ أَفْوَاهاً وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ وَ أَنْشَفُهُ أَرْحَاماً وَ أَدَرُّ شَيْءٍ أَخْلَافاً وَ أَفْتَحُ شَيْءٍ أَرْحَاماً أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى بِالسِّقْطِ يَظَلُّ مُحْبَنْطِئاً عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَا أَدْخُلُ حَتَّى يَدْخُلَ أَبَوَايَ قَبْلِي فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِمَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ائْتِنِي بِأَبَوَيْهِ فَيَأْمُرُ بِهِمَا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ هَذَا بِفَضْلِ رَحْمَتِي لَكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے آل سالم کے غلام علی بن اعین سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "کنواری عورتوں سے شادی کرو کیونکہ یہ اپنی قسم کے اعتبار سے پاکیزہ چیز ہیں۔" اور دوسری حدیث میں ہے کہ ان کے رحم میں جاذبیت زیادہ ہوتی ہے اور بچوں کو ہر چیز سے زیادہ دودھ پلانے والی ہوتی ہیں اور ہر چیز سے زیادہ کشادہ رحم ہوتی ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے میں قیامت کے دن تمہارے ذریعے دیگر امتوں پر فخر کروں گا یہاں تک کہ ساقط ہونے والوں کے ذریعے بھی۔ جو جنت کے دروازے پر انتہائی شدت سے جمع ہونگے تو اللہ عزّ وجلّ فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہے گا۔ میں

داخل نہیں ہوں گا جب تک مجھ سے پہلے میرے والدین داخل نہ ہوں۔ پس اللہ عزّوجلّ اپنے ملائکہ میں سے کسی ملک (فرشتہ) کو حکم دے گا کہ اس کے ماں باپ کو لاؤ اور انہیں جنت میں جانے کا حکم دے گا اور فرمائے گا۔ یہ تمہارے لئے میری رحمت کے فضل میں سے ہے۔"

# بَاب مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ مِنَ الْمَرْأَةِ عَلَى الْمَحْمَدَةِ

## (جن چیزوں کے ذریعے عورت کے اچھے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِذَوَاتِ الْأَوْرَاكِ فَإِنَّهُنَّ أَنْجَبُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے فرمایا۔ "تمہیں سرین والی عورتوں سے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ وہ نجیب ترین ہوتی ہیں۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) تَزَوَّجُوا سَمْرَاءَ عَيْنَاءَ عَجْزَاءَ مَرْبُوعَةً فَإِنْ كَرِهْتَهَا فَعَلَيَّ مَهْرُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے مالک بن اشیم سے، اس نے اپنے بعض آدمیوں سے، انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تم گندم گوں، چوڑی سیاہ آنکھوں والی، بھاری سرین والی، درمیانی قد و قامت والی عورت سے شادی کرو اگر تمہیں ناپسند آئے تو اس کا حق مہر مجھؑ پر ہے"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِيَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) إِذَا نَكَحْتَ فَانْكِحْ عَجْزَاءَ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے احمد بن محمد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ مجھے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم نکاح کرو تو بھاری سرین والی عورت سے نکاح کرو۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا أَرَادَ تَزْوِيجَ امْرَأَةٍ بَعَثَ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ يَقُولُ لِلْمَبْعُوثَةِ شَمِّي لِيتَهَا فَإِنْ طَابَ لِيتُهَا طَابَ عَرْفُهَا وَ انْظُرِي كَعْبَهَا فَإِنْ دَرِمَ كَعْبُهَا عَظُمَ كَعْثَبُهَا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابوعبداللہ سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی عورت سے نکاح کا ارادہ فرماتے تھے تو کسی کو بھیجتے کہ جو اس کو دیکھے اور بھیجی جانے والی عورت کو فرماتے "تم اس کی گردن کو سونگھنا اگر اس کی گردن پاکیزہ ہو تو اس کے محاسن بھی پاک ہوں گے۔ تم اس کے ٹخنوں کو دیکھنا۔ اگر وہ نرم نازک ہوں تو اس کی سرین بھاری ہو گی۔

5- أَحْمَدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنِّي جَرَّبْتُ جَوَارِيَ بَيْضَاءَ وَ أَدْمَاءَ فَكَانَ بَيْنَهُنَّ بَوْنٌ .

5۔ احمد نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے اپنے بھائی سے، اس نے داؤد بن نعمان سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میںؑ نے سفید فام اور گندم گوں کنیزوں میں تجربہ کیا تو ان میں بہت فرق ہے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجُوا الزُّرْقَ فَإِنَّ فِيهِنَّ الْيُمْنَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "نیلی آنکھوں والی عورت سے شادی کرو کیونکہ ان میں برکت ہوتی ہے"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكْشِفَ الثَّوْبَ عَنِ امْرَأَةٍ بَيْضَاءَ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے بکر بن صالح سے، اس نے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا۔" آدمی کی خوش بختی ہے کہ وہ جب عورت سے کپڑا اٹھائے (یعنی شادی کرے) تو اسے گورا پائے۔

8- سَهْلٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) تَزَوَّجْهَا عَيْنَاءَ سَمْرَاءَ عَجْزَاءَ مَرْبُوعَةً فَإِنْ كَرِهْتَهَا فَعَلَيَّ الصَّدَاقُ .

8۔ سہل نے بکر بن صالح سے، اس نے مالک بن اسیم سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے ، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم گندم گوں، چوڑی سیاہ آنکھوں والی، بھاری سرین اور درمیانے قد والی عورت سے شادی کرو اگر تم اسے ناپسند کرو تو حق مہر مجھؑ پر واجب ہو گا۔"

# باب نَادِرٌ (نادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمَرْأَةُ الْجَمِيلَةُ تَقْطَعُ الْبَلْغَمَ وَ الْمَرْأَةُ السَّوْءَاءُ تُهَيِّجُ الْمِرَّةَ السَّوْدَاءَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن ابو القاسم سے، اس نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "خوبصورت عورت بلغم کو ختم کرتی ہے اور قبیحہ عورت بواسیر کو برانگیختہ کرتی ہے۔"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ شَكَا إِلَيْهِ الْبَلْغَمَ فَقَالَ أَ مَا لَكَ جَارِيَةٌ تُضْحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاتَّخِذْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَقْطَعُ الْبَلْغَمَ .

2۔ حسین بن محمد نے سیاری سے، اس نے علی بن محمد سے، اس نے محمد بن عبدالحمید سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بلغم کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کیا تمہاری کوئی کنیز نہیں ہے کہ جو تجھے ہنسائے؟ میں نے عرض کی۔ نہیں“ فرمایا۔ تو پھر اسے خرید و کیونکہ ایسا کرنا بلغم کو ختم کر دیتا ہے۔

# باب أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ لِلنَّاسِ شَكْلَهُمْ

# (اللہ عزّوجلّ نے لوگوں کیلئے ان کی مثل پیدا کی ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْمِلُ أَعْظَمَ مَا يَحْمِلُ الرِّجَالُ فَهَلْ يَصْلُحُ لِي أَنْ آتِيَ بَعْضَ مَا لِي مِنَ الْبَهَائِمِ نَاقَةً أَوْ حِمَارَةً فَإِنَّ النِّسَاءَ لَا يَقْوَيْنَ عَلَى مَا عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقْكَ حَتَّى خَلَقَ لَكَ مَا يَحْتَمِلُكَ مِنْ شَكْلِكَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ وَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ عَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ السَّوْدَاءِ الْعَنَطْنَطَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ عَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقّاً إِنِّي طَلَبْتُ مَا أَمَرْتَنِي بِهِ فَوَقَعْتُ عَلَى شَكْلِي مِمَّا يَحْتَمِلُنِي وَ قَدْ أَقْنَعَنِي ذَلِكَ .

1۔ علی بن محمد نے، صالح بن ابی حماد سے، اس نے ہارون بن مسلم سے، اس نے برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے مردوں سے زیادہ بڑا اٹھایا ہوا ہے کیا درست ہے کہ میں اپنے مال میں سے اونٹنی یا گدھی کے پاس جاؤں کیونکہ جو میرے پاس ہے اسے عورتیں برداشت نہیں کر سکتیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اللہ عزّوجلّ نے تمہیں خلق نہیں کیا جب تک کہ اُس کو خلق نہیں کیا کہ جو تیر ابوجھ اٹھا سکے۔ پس وہ شخص چلا گیا اور تھوڑی دیر نہیں ہوئی تھی کہ واپس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور انؐ سے عرض کی۔ جیسا کہ اس نے پہلی مرتبہ کہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ لمبی گردن والی خوبصورت اعضاء کی سیاہ عورت سے دور کیوں ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ شخص چلا گیا تھوڑی مدت کے بعد آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے برحق رسول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا میں نے وہ تلاش کیا۔ پس میں نے پایا اس کو کہ جو میری مشکل کو برداشت کرنے والی ہے اور میں اس پر قناعت کرنے والا ہوں“

# باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَزْوِيجِ النِّسَاءِ عِنْدَ بُلُوغِهِنَّ وَ تَحْصِينِهِنَّ بِالْأَزْوَاجِ

# (مستحب ہے عورتوں کے بالغ ہونے اور شوہر سے خالی ہونے بعد شادی میں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ لَا تَطْمَثَ ابْنَتُهُ فِي بَيْتِهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا، مرد کی خوش بختی ہے کہ اسکی بیٹی اس کے گھر میں حیض نہ دیکھے،،

2- بَعْضُ أَصْحَابِنَا سَقَطَ عَنِّي إِسْنَادُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً مِمَّا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ إِلَّا عَلَّمَهُ نَبِيَّهُ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَكَانَ مِنْ تَعْلِيمِهِ إِيَّاهُ أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ذَاتَ يَوْمٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي عَنِ اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ فَقَالَ إِنَّ الْأَبْكَارَ بِمَنْزِلَةِ الثَّمَرِ عَلَى الشَّجَرِ إِذَا أَدْرَكَ ثَمَرُهُ فَلَمْ يُجْتَنَى أَفْسَدَتْهُ الشَّمْسُ وَ نَثَرَتْهُ الرِّيَاحُ وَ كَذَلِكَ الْأَبْكَارُ إِذَا أَدْرَكْنَ مَا يُدْرِكُ النِّسَاءُ فَلَيْسَ لَهُنَّ دَوَاءٌ إِلَّا الْبُعُولَةُ وَ إِلَّا لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِنَّ الْفَسَادُ لِأَنَّهُنَّ بَشَرٌ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نُزَوِّجُ فَقَالَ الْأَكْفَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنِ الْأَكْفَاءُ فَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ .

2۔ ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ (اس کی سند ہم سے ساقط ہے) ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عَزّ وجَلَّ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی کہ جس کی احتیاج ہو مگر یہ کہ اس کا علم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا اور یہ بھی اسی تعلیم میں سے ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بلند ہوئے اللہ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔"اے لوگو! لطیف وخبیر کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آیا اور کہا کہ "کنواریاں درخت پر پھل کی مانند ہیں جب پھل پک جائے اور اسے نہ توڑا جائے تو اسے سورج خراب کر دیتا ہے۔ اور اس پر ہوا اثر انداز ہوتی ہے اور اسی طرح وہ کنواریاں ہیں جب وہ اسے پالیں کہ جو تمہاری عورتیں پاتی ہیں (حیض) تو ان کی کوئی دوا نہیں ہے ماسوائے ان کے شوہروں کے بصورت دیگر ان میں فساد سے امان نہیں کیونکہ وہ بشر ہیں۔ پس ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ان کی شادی کس سے کی جائے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کفو سے" عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کفو کون ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مومن ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ مومنین ایک دوسرے کے کفو ہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ حَوَّاءَ مِنْ آدَمَ فَهِمَّةُ النِّسَاءِ الرِّجَالُ فَحَصِّنُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبدالرحمن بن سیابہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عَزّ وجَلَّ نے حوا علیہ السلام کو آدم علیہ السلام سے خلق فرمایا پس عورتوں کی خواہش مردوں کیلئے ہے۔ پس انہیں گھروں میں محفوظ کرو۔

4- أَبَانٌ عَنِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ( **عليه السلام** ) مِنَ الْمَاءِ وَ الطِّينِ فَهِمَّةُ ابْنِ آدَمَ فِي الْمَاءِ وَ الطِّينِ وَ خَلَقَ حَوَّاءَ مِنْ آدَمَ فَهِمَّةُ النِّسَاءِ فِي الرِّجَالِ فَحَصِّنُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ .

4۔ ابان نے واسطی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عَزّ وجَلَّ نے آدم علیہ السلام کو پانی اور مٹی سے خلق فرمایا پس ابن آدم (انسان) کی توجہ مٹی اور پانی میں ہے اور اللہ عَزّ وجَلَّ نے حوا علیہ السلام کو آدم علیہ السلام سے خلق فرمایا پس عورتوں کی خواہش مردوں میں ہے۔ پس انہیں گھروں میں محفوظ کرلو۔

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي بَعْضِ كَلَامِهِ إِنَّ السِّبَاعَ هَمُّهَا بُطُونُهَا وَ إِنَّ النِّسَاءَ هَمُّهُنَّ الرِّجَالُ .

5۔ علی بن محمد نے ابن جمہور سے، اس نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ الاسلام نے اپنے کسی کلام میں فرمایا ”درندوں کی فکر ان کے پیٹ میں ہے اور عورتوں کی فکر مرد ہیں۔“

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) خُلِقَ الرِّجَالُ مِنَ الْأَرْضِ وَ إِنَّمَا هَمُّهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ خُلِقَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرِّجَالِ وَ إِنَّمَا هَمُّهَا فِي الرِّجَالِ احْبِسُوا نِسَاءَكُمْ يَا مَعَاشِرَ الرِّجَالِ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے وہب سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ”مرد زمین سے پیدا ہوئے ہیں ان کی فکر زمین میں ہے اور عورت مردوں سے پیدا ہوئی ہے اس کی فکر مردوں میں ہے۔ اے لوگو! اپنی عورتوں کو محفوظ کرو“

7- أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي رِسَالَتِهِ إِلَى الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِيَّاكَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّ رَأْيَهُنَّ إِلَى الْأَفْنِ وَ عَزْمَهُنَّ إِلَى الْوَهْنِ وَ اكْفُفْ عَلَيْهِنَّ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ بِحِجَابِكَ إِيَاهُنَّ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحِجَابِ خَيْرٌ لَكَ وَ لَهُنَّ مِنَ الِارْتِيَابِ وَ لَيْسَ خُرُوجُهُنَّ بِأَشَدَّ مِنْ دُخُولِ مَنْ لَا تَثِقُ بِهِ عَلَيْهِنَّ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَعْرِفْنَ غَيْرَكَ مِنَ الرِّجَالِ فَافْعَلْ .

7۔ ابو عبد اللہ اشعری نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے جعفر بن عنبسہ سے، اس نے عبارۃ بن زیاد سے، اس نے عمرو بن ابی مقدام سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے، اور احمد بن محمد عاصمی نے حدیث بیان کرنے والے سے، اس نے معلی بن محمد سے، اس نے علی بن حسان سے، اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو خط میں فرمایا۔

”عورتوں سے مشاورت کرنے سے بچو کیونکہ ان کی رائے ناقص اور ان کے ارادے کمزور ہوتے ہیں۔ انکی آنکھوں کو بچائے رکھنے کیلئے حجاب تعمیر کرو۔ کیونکہ شدید پردہ تمہارےؑ لیے بہتر ہے۔ ان کیلئے عدم اعتماد ہے اور ان کا باہر نکلنا ان کے پاس غیر ناقابل اعتماد کے آنے سے شدید نہیں ہے۔ اور اگر تمؑ میں طاقت ہو کہ وہ تمہارےؑ سوا کسی مرد کو نہ پہچانیں تو ایسا کرو۔

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدَكٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدٍ [بْنِ الْحَنَفِيَّةِ] .

احمد بن محمد بن سعید نے جعفر بن محمد الحسینی سے، اس نے علی بن عبدک سے، اس نے حسن بن ظریف بن ناصح سے، اس نے حسین بن علوان سے، اس نے سعد بن طریف سے، اس نے اصبغ بن نباتہ سے، اس نے امیر المومنین علیہ السلام سے اسی کی مثل روایت کی ہے مگر یہ کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے یہ خط اپنے بیٹے محمد (ابن حنفیہ) کی طرف لکھا۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) إِذَا أَتَاهُ خَتَنُهُ عَلَى ابْنَتِهِ أَوْ عَلَى أُخْتِهِ بَسَطَ لَهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ أَجْلَسَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَرْحَباً بِمَنْ كَفَى الْمَئُونَةَ وَ سَتَرَ الْعَوْرَةَ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے نوح بن شعیب سے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب بھی علیؑ بن الحسین علیہ اسلام کے پاس انؑ کی بیٹی کا شوہر (داماد) یا انؑ کی بہن کا شوہر (بہنوئی) تشریف لاتے تو آپ علیہ السلام ان کیلئے اپنی رداء بچھاتے پھر اسے اس پر بٹھاتے اور پھر فرماتے تھے۔"خوش آمدید اس کو کہ جو خرچ پورا کرتا ہے اور ستر پوشی کرتا ہے۔"

# باب فَضْلِ شَهْوَةِ النِّسَاءِ عَلَى شَهْوَةِ الرِّجَالِ

# (عورتوں کی شہوت کی مردوں کی شہوت سے زیادتی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) خَلَقَ اللَّهُ الشَّهْوَةَ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ فِي النِّسَاءِ وَ جُزْءاً وَاحِداً فِي الرِّجَالِ وَ لَوْ لَا مَا جَعَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ عَلَى قَدْرِ أَجْزَاءِ الشَّهْوَةِ لَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ مُتَعَلِّقَاتٍ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حسین بن علوان سے، اس نے سعد بن طریف سے، اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ نے شہوت کے دس جزء خلق فرمائے ان میں سے نو جزء عورتوں میں اور ایک جزء مردوں میں رکھا۔ اگر اللہ عزّوجلّ نے ان میں اجزاء شہوت کی نسبت (نو درجے) حیاء نہ رکھی ہوتی تو ہر مرد کے ساتھ نو نو عورتیں چمٹی ہوتیں۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ صَبْرَ عَشَرَةِ رِجَالٍ فَإِذَا هَاجَتْ كَانَتْ لَهَا قُوَّةُ شَهْوَةِ عَشَرَةِ رِجَالٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے بیان کرنے والے سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ نے عورت کیلئے دس مردوں کے برابر صبر مقرر فرمایا ہے۔ پس جب وہ ہیجان زدہ ہو تو اس میں دس مردوں کے برابر قوت شہوت ہوتی ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ ضُرَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النِّسَاءَ أُعْطِينَ بُضْعَ اثْنَيْ عَشَرَ وَ صَبْرَ اثْنَيْ عَشَرَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابو خالد قماط سے، اس نے ضریس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا"عورتوں کو بارہ (مردوں کے) برابر جماع کی طاقت اور بارہ (مردوں) کے برابر صبر کی طاقت دی گئی ہے۔"

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ضُرَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ النِّسَاءَ أُعْطِينَ بُضْعَ اثْنَيْ عَشَرَ وَ صَبْرَ اثْنَيْ عَشَرَ .

4۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے ضریس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "عورتوں کو بارہ (مردوں) کے برابر جماع کی طاقت اور بارہ (مردوں) کے برابر صبر کی طاقت دی گئی ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) يَقُولُ فُضِّلَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الرَّجُلِ بِتِسْعَةٍ وَ تِسْعِينَ مِنَ اللَّذَّةِ وَ لَكِنَّ اللَّهَ أَلْقَى عَلَيْهِنَّ الْحَيَاءَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے مروک بن عبید سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ "عورت لذت میں مردوں کے بالمقابل ننانوے فیصد ہے۔ لیکن اللہ عزّ وجلّ نے ان میں حیاء کا القاء کیا ہے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصْبِرَ صَبْرَ عَشَرَةِ رِجَالٍ فَإِذَا حَصَلَتْ زَادَهَا قُوَّةَ عَشَرَةِ رِجَالٍ .

6۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اللہ عزّ وجلّ نے عورت کیلئے مقرر کیا کہ وہ دس مردوں کے صبر کے برابر صبر کرے اور جب وہ بالغ ہوئی تو اس میں دس مردوں کے برابر خواہش کی قوت رکھ دی۔"

# باب أَنَّ الْمُؤْمِنَ كُفْوُ الْمُؤْمِنَةِ (مومن مومنہ کا کفو ہوتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) إِذِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهِ أَبُو جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) وَ أَدْنَاهُ وَ سَاءَلَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خَطَبْتُ إِلَى مَوْلَاكَ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ابْنَتَهُ فُلَانَةَ فَرَدَّنِي وَ رَغِبَ عَنِّي وَ ازْدَرَأَنِي لِدَمَامَتِي وَ حَاجَتِي وَ غُرْبَتِي وَ قَدْ دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ غَضَاضَةٌ هَجْمَةٌ غُضَّ لَهَا قَلْبِي تَمَنَّيْتُ عِنْدَهَا الْمَوْتَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) اذْهَبْ فَأَنْتَ رَسُولِي إِلَيْهِ وَ قُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ( عليه السلام ) زَوِّجْ مُنْجِحَ بْنَ رَبَاحٍ مَوْلَايَ ابْنَتَكَ فُلَانَةَ وَ لَا تَرُدَّهُ قَالَ أَبُو حَمْزَةَ

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے اذن باریابی طلب کیا تو آپ علیہ السلام نے اسے اجازت دی وہ اندر آیا سلام کیا۔ ابو جعفر علیہ السلام نے اسے خوش آمدید کہا اور اس نے آپ علیہ السلام سے قریب ہو کر سوال کیا۔ پس آدمی نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں نے آپؑ کے غلام فلاں بن ابی رافع کو اس کی فلاں بیٹی سے شادی کا پیغام دیا مگر اس نے رد کر دیا ہے اور مجھ سے منہ پھیر لیا اور میری خستہ حالی، ضرورت مندی اور غربت (مسافرت) کے ذریعے میری تحقیر کی اس کی اس اچانک ذلت نے میرے دل میں غم کو تازہ کر دیا ہے۔ میں اس کے پاس موت کی تمنا کرنے لگا ہوں۔ تو ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ جاؤ کہ تم اس کے پاس میرے پیامبر ہو اور اس سے کہو۔ "تمہیں محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ (علیہم السلام) فرماتے ہیں کہ میرے غلام منجح بن رباح کو اپنی فلاں بیٹی بیاہ دو اور اسے خالی مت پلٹاؤ" ابو حمزہ کہتا ہے

فَوَثَبَ الرَّجُلُ فَرِحاً مُسْرِعاً بِرِسَالَةِ أَبِي جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) فَلَمَّا أَنْ تَوَارَى الرَّجُلُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) إِنَّ رَجُلًا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ يُقَالُ لَهُ جُوَيْبِرٌ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ( صلى الله عليه وآله ) مُنْتَجِعاً لِلْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ وَ حَسُنَ إِسْلَامُهُ وَ كَانَ رَجُلًا قَصِيراً دَمِيماً مُحْتَاجاً عَارِياً وَ كَانَ مِنْ

قِبَاحِ السُّودَانِ فَضَمَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِحَالِ غُرْبَتِهِ وَ عَرَاهُ وَ كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ طَعَامَهُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ بِالصَّاعِ الْأَوَّلِ وَ كَسَاهُ شَمْلَتَيْنِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَلْزَمَ الْمَسْجِدَ وَ يَرْقُدَ فِيهِ بِاللَّيْلِ فَمَكَثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى كَثُرَ الْغُرَبَاءُ مِمَّنْ يَدْخُلُ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الْحَاجَةِ بِالْمَدِينَةِ وَ ضَاقَ بِهِمُ الْمَسْجِدُ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَكَ وَ أَخْرِجْ مِنَ الْمَسْجِدِ مَنْ يَرْقُدُ فِيهِ بِاللَّيْلِ وَ مُرْ بِسَدِّ أَبْوَابِ مَنْ كَانَ لَهُ فِي مَسْجِدِكَ بَابٌ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) وَ مَسْكَنَ فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) وَ لَا يَمُرَّنَّ فِيهِ جُنُبٌ وَ لَا يَرْقُدْ فِيهِ غَرِيبٌ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِسَدِّ أَبْوَابِهِمْ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) وَ أَقَرَّ مَسْكَنَ فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) عَلَى حَالِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَمَرَ أَنْ يُتَّخَذَ لِلْمُسْلِمِينَ سَقِيفَةٌ فَعُمِلَتْ لَهُمْ وَ هِيَ الصُّفَّةُ ثُمَّ أَمَرَ الْغُرَبَاءَ وَ الْمَسَاكِينَ أَنْ يَظَلُّوا فِيهَا نَهَارَهُمْ وَ لَيْلَهُمْ فَنَزَلُوهَا وَ اجْتَمَعُوا فِيهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَتَعَاهَدُهُمْ بِالْبُرِّ وَ التَّمْرِ وَ الشَّعِيرِ وَ الزَّبِيبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ وَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَعَاهَدُونَهُمْ وَ يَرِقُّونَ عَلَيْهِمْ لِرِقَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ يَصْرِفُونَ صَدَقَاتِهِمْ إِلَيْهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نَظَرَ إِلَى جُوَيْبِرٍ ذَاتَ يَوْمٍ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ لَهُ وَ رِقَّةٍ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا جُوَيْبِرُ لَوْ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً فَعَفَفْتَ بِهَا فَرْجَكَ وَ أَعَانَتْكَ عَلَى دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ فَقَالَ لَهُ جُوَيْبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مَنْ يَرْغَبُ فِيَّ فَوَ اللَّهِ مَا مِنْ حَسَبٍ وَ لَا نَسَبٍ وَ لَا مَالٍ وَ لَا جَمَالٍ فَأَيَّةُ امْرَأَةٍ تَرْغَبُ فِيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَا جُوَيْبِرُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ بِالْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ شَرِيفاً وَ شَرَّفَ بِالْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَضِيعاً وَ أَعَزَّ بِالْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ذَلِيلًا وَ أَذْهَبَ بِالْإِسْلَامِ مَا كَانَ مِنْ نَخْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ تَفَاخُرِهَا بِعَشَائِرِهَا وَ بَاسِقِ أَنْسَابِهَا فَالنَّاسُ الْيَوْمَ كُلُّهُمْ أَبْيَضُهُمْ وَ أَسْوَدُهُمْ وَ قُرَشِيُّهُمْ وَ عَرَبِيُّهُمْ وَ عَجَمِيُّهُمْ مِنْ آدَمَ وَ إِنَّ آدَمَ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طِينٍ وَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَعُهُمْ لَهُ وَ أَتْقَاهُمْ وَ مَا أَعْلَمُ يَا جُوَيْبِرُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَضْلًا إِلَّا لِمَنْ كَانَ أَتْقَى لِلَّهِ مِنْكَ وَ أَطْوَعَ ثُمَّ قَالَ لَهُ انْطَلِقْ يَا جُوَيْبِرُ إِلَى زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْرَفِ بَنِي بَيَاضَةَ حَسَباً فِيهِمْ فَقُلْ لَهُ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يَقُولُ لَكَ زَوِّجْ جُوَيْبِراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ قَالَ فَانْطَلَقَ جُوَيْبِرٌ بِرِسَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ وَ هُوَ فِي مَنْزِلِهِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ قَوْمِهِ عِنْدَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُعْلِمَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا زِيَادَ بْنَ لَبِيدٍ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكَ فِي حَاجَةٍ لِي فَأَبُوحُ بِهَا أَمْ أُسِرُّهَا إِلَيْكَ فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ بَلْ بُحْ بِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ شَرَفٌ لِي وَ فَخْرٌ فَقَالَ لَهُ جُوَيْبِرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ لَكَ زَوِّجْ جُوَيْبِراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ أَ رَسُولُ اللَّهِ أَرْسَلَكَ إِلَيَّ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ نَعَمْ مَا كُنْتُ لِأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ إِنَّا لَا نُزَوِّجُ فَتَيَاتِنَا إِلَّا أَكْفَاءَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْصَرِفْ يَا جُوَيْبِرُ حَتَّى أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأُخْبِرَهُ بِعُذْرِي فَانْصَرَفَ جُوَيْبِرٌ وَ هُوَ يَقُولُ وَ اللَّهِ مَا بِهَذَا نَزَلَ الْقُرْآنُ وَ لَا بِهَذَا ظَهَرَتْ نُبُوَّةُ مُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَسَمِعَتْ مَقَالَتَهُ الذَّلْفَاءُ بِنْتُ زِيَادٍ وَ هِيَ فِي خِدْرِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا ادْخُلْ إِلَيَّ فَدَخَلَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ مَا هَذَا الْكَلَامُ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكَ تُحَاوِرُ بِهِ جُوَيْبِراً فَقَالَ لَهَا ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَرْسَلَهُ وَ قَالَ يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) زَوِّجْ جُوَيْبِراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ فَقَالَتْ لَهُ وَ اللَّهِ مَا كَانَ جُوَيْبِرٌ لِيَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِحَضْرَتِهِ فَابْعَثِ الْآنَ رَسُولًا يَرُدُّ عَلَيْكَ جُوَيْبِراً فَبَعَثَ زِيَادٌ رَسُولًا فَلَحِقَ جُوَيْبِراً فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ يَا جُوَيْبِرُ مَرْحَباً بِكَ اطْمَئِنَّ حَتَّى أَعُودَ إِلَيْكَ ثُمَّ انْطَلَقَ زِيَادٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ جُوَيْبِراً أَتَانِي بِرِسَالَتِكَ وَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَقُولُ لَكَ زَوِّجْ جُوَيْبِراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ فَلَمْ أَلِنْ لَهُ بِالْقَوْلِ وَ رَأَيْتُ لِقَاءَكَ وَ نَحْنُ لَا نَتَزَوَّجُ إِلَّا أَكْفَاءَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَا زِيَادُ جُوَيْبِرٌ مُؤْمِنٌ وَ الْمُؤْمِنُ كُفْوٌ لِلْمُؤْمِنَةِ وَ الْمُسْلِمُ كُفْوٌ لِلْمُسْلِمَةِ فَزَوِّجْهُ يَا زِيَادُ وَ لَا تَرْغَبْ عَنْهُ قَالَ فَرَجَعَ زِيَادٌ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ دَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ فَقَالَ لَهَا مَا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ لَهُ إِنَّكَ إِنْ عَصَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَفَرْتَ فَزَوِّجْ جُوَيْبِراً فَخَرَجَ زِيَادٌ فَأَخَذَ بِيَدِ جُوَيْبِرٍ ثُمَّ أَخْرَجَهُ إِلَى قَوْمِهِ فَزَوَّجَهُ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ رَسُولِهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ ضَمِنَ صَدَاقَهُ قَالَ فَجَهَّزَهَا زِيَادٌ وَ هَيَّئُوهَا ثُمَّ أَرْسَلُوا إِلَى جُوَيْبِرٍ فَقَالُوا لَهُ أَ لَكَ مَنْزِلٌ فَنَسُوقَهَا إِلَيْكَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا لِي مِنْ مَنْزِلٍ قَالَ فَهَيَّئُوهَا وَ هَيَّئُوا لَهَا مَنْزِلًا وَ هَيَّئُوا فِيهِ فِرَاشاً وَ مَتَاعاً وَ كَسَوْا جُوَيْبِراً ثَوْبَيْنِ وَ أُدْخِلَتِ الذَّلْفَاءُ فِي بَيْتِهَا وَ أُدْخِلَ جُوَيْبِرٌ عَلَيْهَا مُعْتِماً فَلَمَّا رَآهَا نَظَرَ إِلَى بَيْتٍ وَ مَتَاعٍ وَ رِيحٍ طَيِّبَةٍ قَامَ إِلَى زَاوِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمْ يَزَلْ تَالِياً لِلْقُرْآنِ رَاكِعاً وَ سَاجِداً حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا سَمِعَ النِّدَاءَ خَرَجَ وَ خَرَجَتْ زَوْجَتُهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَتْ وَ صَلَّتِ الصُّبْحَ فَسُئِلَتْ هَلْ مَسَّكِ فَقَالَتْ مَا زَالَ تَالِياً لِلْقُرْآنِ وَ رَاكِعاً وَ سَاجِداً حَتَّى سَمِعَ النِّدَاءَ فَخَرَجَ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ أَخْفَوْا ذَلِكَ مِنْ زِيَادٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ أَبُوهَا فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي بِتَزْوِيجِ جُوَيْبِرٍ وَ لَا وَ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ مَنَاكِحِنَا وَ لَكِنْ طَاعَتُكَ أَوْجَبَتْ عَلَيَّ تَزْوِيجَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَمَا الَّذِي أَنْكَرْتُمْ مِنْهُ قَالَ إِنَّا هَيَّأْنَا لَهُ بَيْتاً وَ مَتَاعاً وَ أُدْخِلَتِ ابْنَتِي الْبَيْتَ وَ أُدْخِلَ مَعَهَا مُعْتِماً فَمَا كَلَّمَهَا وَ لَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ لَا دَنَا مِنْهَا بَلْ قَامَ إِلَى زَاوِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمْ يَزَلْ تَالِياً لِلْقُرْآنِ رَاكِعاً وَ سَاجِداً حَتَّى سَمِعَ النِّدَاءَ فَخَرَجَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الثَّالِثَةِ وَ لَمْ يَدْنُ مِنْهَا وَ لَمْ يُكَلِّمْهَا إِلَى أَنْ جِئْتُكَ وَ مَا نَرَاهُ يُرِيدُ النِّسَاءَ فَانْظُرْ فِي أَمْرِنَا فَانْصَرَفَ زِيَادٌ وَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى جُوَيْبِرٍ فَقَالَ لَهُ أَ مَا تَقْرَبُ النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُ جُوَيْبِرٌ أَ وَ مَا أَنَا بِفَحْلٍ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَشَبِقٌ نَهِمٌ إِلَى النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ خُبِّرْتُ بِخِلَافِ مَا وَصَفْتَ بِهِ نَفْسَكَ قَدْ ذُكِرَ لِي أَنَّهُمْ هَيَّئُوا لَكَ بَيْتاً وَ فِرَاشاً وَ مَتَاعاً وَ أُدْخِلَتْ عَلَيْكَ فَتَاةٌ حَسْنَاءُ عَطِرَةٌ وَ أَتَيْتَ مُعْتِماً فَلَمْ تَنْظُرْ إِلَيْهَا وَ لَمْ تُكَلِّمْهَا وَ لَمْ تَدْنُ مِنْهَا فَمَا دَهَاكَ إِذَنْ فَقَالَ لَهُ جُوَيْبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَخَلْتُ بَيْتاً وَاسِعاً وَ رَأَيْتُ فِرَاشاً وَ مَتَاعاً وَ فَتَاةً

حَسْنَاءَ عَطِرَةً وَ ذَكَرْتُ حَالِيَ الَّتِي كُنْتُ عَلَيْهَا وَ غُرْبَتِي وَ حَاجَتِي وَ وَضِيعَتِي وَ كِسْوَتِي مَعَ الْغُرَبَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ فَأَحْبَبْتُ إِذْ أَوْلَانِي اللَّهُ ذَلِكَ أَنْ أَشْكُرَهُ عَلَى مَا أَعْطَانِي وَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِحَقِيقَةِ الشُّكْرِ فَنَهَضْتُ إِلَى جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمْ أَزَلْ فِي صَلَاتِي تَالِياً لِلْقُرْآنِ رَاكِعاً وَ سَاجِداً أَشْكُرُ اللَّهَ حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ رَأَيْتُ أَنْ أَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهَا وَ رَأَيْتُ ذَلِكَ فِي جَنْبِ مَا أَعْطَانِي اللَّهُ يَسِيراً وَ لَكِنِّي سَأُرْضِيهَا وَ أُرْضِيهِمُ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى زِيَادٍ فَأَتَاهُ فَأَعْلَمَهُ مَا قَالَ جُوَيْبِرٌ فَطَابَتْ أَنْفُسُهُمْ قَالَ وَ وَفَى لَهَا جُوَيْبِرٌ بِمَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَرَجَ فِي غَزْوَةٍ لَهُ وَ مَعَهُ جُوَيْبِرٌ فَاسْتُشْهِدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَمَا كَانَ فِي الْأَنْصَارِ أَيِّمٌ أَنْفَقُ مِنْهَا بَعْدَ جُوَيْبِرٍ .

کہ پس اس شخص کو ابو جعفر علیہ السلام کی پیامبری سے جلد خوشی میسر ہو گئی۔ جب وہ شخص ہٹ گیا تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل یمامہ کا ایک فرد تھا کہ جسے جویبر کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا۔ پس وہ اسلام لایا اور اپنے اسلام لانے کو اچھے طریقے سے ثابت کیا اور وہ کوتاہ قد، ناکارہ، ضرورت مند، فارغ البال شخص تھا۔ وہ سوڈان کے بد صورت مردوں میں سے تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی مسافرت اور بے یار و مددگار ہونے کے سبب اپنے گلے لگایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پہلے زمانے کے صاع کے برابر ایک صاع کھجور اس کے کھانے کیلئے مقرر فرمایا اور اسے دو چوڑی چادر پہنائیں اور اسے حکم دیا کہ وہ مسجد میں رہے اور اسی میں رات کو سوئے اور اس طرح جتنا اللہ نے چاہا عرصہ گزارے ۔ یہاں تک کہ مدینہ میں ضرورت مند غرباء کو جو اسلام میں داخل ہوئے ان کی کثرت ہو گئی اور ان پر مسجد تنگ ہو گئی تو اللہ عزّ وجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی مسجد کو پاک کرو اور جو اس میں رات کو سوتے ہیں انہیں نکال باہر کرو اور اپنی مسجد کی طرف کھلنے والے ہر دروازے کو بند کرنے کا حکم دو۔ ماسوائے علی علیہ السلام کے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مسکن کے دروازے کے۔ اس میں نہ کوئی جنب کی حالت میں پھرے اور نہ کوئی پردیسی اس میں رات گزارے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔ ماسوائے علی علیہ السلام کے دروازے کے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مسکن اس کی پہلی حالت پر رہنے دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسلمانوں کیلئے سقیفہ بنایا جائے پس ان کیلئے بنایا گیا اور وہ صفہ تھا۔ پھر غرباء اور مساکین کو حکم دیا کہ وہ اس میں ان کے دن اور رات میں سر چھپائیں۔ پس وہ اس میں اترے اور اس میں جمع ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتا تو انہیں ستو، کھجور، جو اور زیتون کا تیل بانٹتے تھے۔ اور مسلمان بھی انہیں بانٹتے تھے اور ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی کے سبب مہربان ہوتے تھے۔ اور ان کی جویبر کی طرف اس کیلئے اپنی رحمت و مہربانی کی نظر فرمائی اور اسے طرف صدقات بھیجتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ "اے جویبر اگر تو کسی عورت سے شادی کر لے تو اس کے ذریعے تو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا اور وہ تیری دنیا و آخرت میں معاون ہو گی تو جویبر نے عرض کی۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں ۔ کون میری طرف رغبت کرے گا اللہ کی قسم نہ حسب ہے نہ نسب ہے نہ مال ہے نہ حسن ہے۔ پس کون سی عورت مجھ میں دلچسپی لے گی؟ تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے جویبر! اللہ عزّ وجلّ نے زمانہ جہالت کے شرفاء کو اسلام کے ذریعے گھٹیا بنا دیا ہے اور اسلام کے ذریعے جہلیت کے دور میں گھٹیا سمجھے جانے والے لوگوں کو شرف بخشا ہے اور دور جہالت کے ذلیلوں کو اسلام کے ذریعے عزت دی ہے اور اللہ عزّ وجلّ نے اسلام کے ذریعے جہالت کی نخوت اور قبائل کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کرنے اور انساب کے ذریعے بلندی کو ختم کر دیا ہے۔ پس آج لوگ سارے کے سارے گورے، کالے اور قریشی، عربی، عجمی آدم علیہ السلام میں سے ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ عزّ وجلّ نے مٹی سے خلق فرمایا تھا اور اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے قیامت کے دن پسندیدہ شخص وہ ہے کہ جو اس کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا، ان میں سے سب سے متقی ہو اور اے جویبر میں ان دنوں تم سے زیادہ فضیلت والا مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔ مگر وہ کہ جو اللہ سے تمہاری نسبت زیادہ ڈرنے والا اور زیادہ اطاعت کرنے والا ہے۔ پھر اسے فرمایا۔ اے جویبر زیاد بن لبید کے پاس جاؤ جو کہ بنی بیاضہ میں حسب کے لحاظ سے سب سے بلند ہے اور اسے کہو۔ "میں تمہاری طرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیامبر ہوں اور وہ جویبر کو اپنی ذلفاء بیٹی بیاہ دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جویبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لے کر زیاد بن لبید کے پاس تم سے فرماتے ہیں کہ تم

گیا وہ اپنے گھر پر تھا اور اس کی قوم میں سے ایک گروہ اس کے پاس موجود تھا اس نے اجازت چاہی اسے علم ہوا تو اس نے اسے اجازت دی۔ پس وہ داخل ہوا اور اسے سلام کیا۔ پھر کہا۔ "اے زیاد بن لبید! میں اپنی ضرورت میں تمہاری طرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیامبر ہوں۔ کیا اس حاجت کو اعلانیہ بیان کروں یا علیحدہ سے تمہیں بیان کروں؟ تو زیاد نے اس سے کہا۔ "بلکہ تم اسے اعلانیہ بیان کرو کیونکہ یہ میرے لیے شرف اور فخر ہے" تو اس سے جو یبر سے کر دوا! تو زیاد نے اس سے کہا۔ کیا رسول اللہ صلی جو یبر نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے فرماتے ہیں۔ تم اپنی بیٹی ذلفاء کی شادی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں میرے پاس اس لیے بھیجا ہے؟ اس نے اس سے کہا۔ "ہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں بول رہا تو زیاد نے اس سے کہا۔ ہم اپنی بچیاں انصار میں سے اپنے ہمسروں کے علاوہ کسی سے نہیں بیاہتے۔ پس اے جو یبر! تم پلٹ جاؤ! یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں اور انہیں اپنا عذر بیان کروں۔ پس جو یبر پلٹا یہ کہتا ہوا کہ اللہ کی قسم اس طرح تو قرآن نازل نہیں ہوا اور اس طرح تو نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا۔ پس اس کا یہ کلام ذلفاء بن زیاد نے سنا جو کہ اپنے پردے کے پیچھے تھی۔ اس نے اپنے باپ کو پیغام بھیجا کہ جو یبر سے بات چیت کر رہے میری طرف آیئے پس وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے کہا۔ وہ کیا کلام تھا کہ جو میں نے آپ سے سنا۔ جس کے ساتھ آپ تھے اور اسے کہا کہ مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو یبر سے اپنی بیٹی ذلفاء بیاہ دو" تو اس نے اسے کہا۔ خدا کی قسم جو یبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ان پر جھوٹ نہیں بولا ہے پس اسی وقت پیامبر بھیجئے کہ جو یبر کو آپ کے پاس واپس لائے۔ پس زیاد نے پیامبر بھیجا جو یبر کو واپس لایا۔ اور زیاد نے جو یبر سے کہا۔ اے جو یبر خوش آمدید۔ مطمئن رہو۔ میں تمہارے پاس ابھی واپس آتا ہوں۔ پھر زیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی۔ "میرے باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان جو یبر میرے پاس آپؐ کا پیغام لایا اور کہا کہ تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنی بیٹی ذلفاء جو یبر سے بیاہ دو۔ پس میں نے اسے کوئی بات نہیں کی اور آپؐ کی ملاقات کو پسند کیا۔ ہم اپنی بیٹیاں صرف انصار میں اپنے ہمسروں سے بیاہتے ہیں۔" تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اے زیاد جو یبر مومن ہے اور مومن مومنہ کا ہمسر (کفو) ہوتا ہے اور مسلمان مسلمہ کا ہمسر (کفو) ہوتا ہے۔ پس اے زیاد اس سے بیاہ دو۔ اور اس سے منہ مت موڑو، آپ علیہ السلام نے فرمایا! پس زیاد اپنے گھر واپس آیا اور اپنی بیٹی کے پاس گیا اور اسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہا تو اس کی بیٹی نے اس سے کہا اگر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ کفر کریں گے پس جو یبر کو بیاہ دو، زیاد نے باہر آکر جو یبر کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی قوم کے پاس لایا اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر اپنی بیٹی بیاہ دی اور اس کے حق مہر کا ضامن ٹھہرا، پس زیاد نے اسے جہیز دیا اور انہوں نے اسے تیار کیا اور پھر جو یبر کی طرف پیغام بھیجا اور اسے کہا تمہارا گھر ہے؟ تو اسے (دلہن) کو سجایا اور اس کے لیے گھر کو سجایا اور اس میں فرش، سامان کو درست کیا اور جو یبر کو دو کپڑے پہنائے اور ذلفاء اپنے گھر داخل ہوئی اور جو یبر اس کے پاس گیا ٹھٹھک کر رہ گیا اور جب اسے دیکھا اور گھر، سامان، پاکیزہ خوشبو کی طرف نگاہ کی تو گھر کے ایک کونے میں طلوع فجر تک قرآن کی تلاوت، رکوع اور سجود کرنے کھڑا ہوا جب اذان سنی تو باہر نکلا تو اس کی بیوی بھی باہر نکلی نماز کے لیے وضو کیا اور صبح کی نماز پڑھی اور اس سے پوچھا گیا کیا ملاپ ہوا تو اس نے کہا وہ جتنی دیر رہا قرآن کی تلاوت، رکوع سجود کرتا رہا یہاں تک کہ اذان سنی اور باہر نکل گیا، جب دوسری رات آئی تو اس نے ایسا ہی کیا مگر انہوں نے زیاد سے اس نے ایسا کیا تو اس کی خبر انہوں نے اس کے باپ کو دی پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا یہ سارا کچھ مخفی رکھا اور جب تیسرا دن آیا اور اور عرض کی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یبر کی شادی کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! وہ ہمارے پاس نکاح کرنے والوں میں سے نہیں تھا لیکن آپؐ کی اطاعت میں میں نے خود پر اس کی تزویج واجب کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تو کون منکر تمہیں ملا ہے؟ اس نے کہا ہم نے اس کے لیے گھر اور سامان تیار کیا اور اس گھر میں میری بیٹی کے پاس اس کو بھیجا وہ ٹھٹھک کر داخل ہوا نہ اس کی طرف نگاہ کی نہ اس کے قریب گیا بلکہ گھر کے ایک کونے میں قیام کیا اور قرآن کی تلاوت، رکوع، سجود کرتا رہا، یہاں تک کہ اذان سنی اور نکل گیا پھر اسی

طرح اس نے دوسری رات کیا اور تیسری رات بھی اس طرح کیا نہ اس کے قریب گیا اور نہ اس سے بات کی ہے آپؐ کے پاس آنے تک میں نہیں دیکھتا کہ وہ عورتوں کو چاہتا ہو ہمارے معاملے میں نظر و کرم فرمائیں، پس زیاد چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویبر کو بلا بھیجا اور اسے فرمایا! کیا تو عورتوں کے قریب نہیں جاتا؟ تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نامرد نہیں ہوں بلکہ میں تو عورتوں سے نکاح کرنے کا شدید خواہش مند ہوں، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھےؐ تو اس کے برخلاف خبر ملی ہے کہ جو تم نے اپنی ذات کے بارے میں بیان کی ہے مجھےؐ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے تمہارے لیے گھر، فرش اور سامان درست کیا اور تمہارے پاس خوبصورت معطر لڑکی بھیجی مگر تم اس کے پاس جھجک جھجک کر گئے نہ اس کی طرف دیکھا اور نہ اس سے بات کی اور نہ اس کے قریب گئے۔ تمہیں ایسا کون سا امر عظیم پیش آیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جویبر نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وسیع گھر میں داخل ہوا اور میں نے بستر دیکھا، سامان دیکھا اور خوبصورت معطر لڑکی دیکھی اور مجھے میری حالت یاد آئی کہ جس پر میں تھا اور غربت، حاجت مندی، کم مرتبتی اور غرباء و مساکین کے ساتھ پہناوٴ یاد آیا تو میں نے چاہا کہ سب سے پہلے اس اللہ عزّوجلّ سے شکر ادا کروں کہ اس نے جو مجھے عطا کیا ہے اور حقیقی شکر کے ذریعے اس کا قریب چاہوں جب میں گھر کے ایک کونے کی طرف گیا اور میں نے نماز میں تلاوت قرآن میں رکوع اور سجود میں اللہ عزّوجلّ کا شکر ادا کیا یہاں تک کہ میں نے اذان سنی اور میں نکل آیا اور جب صبح ہوئی تو میں نے اس دن روزہ رکھنے کی ٹھانی اور میں نے یہ تین دن رات کیا۔

اور یہ میں نے اس خوشحالی کے لیے کیا کہ جو اللہ عزّوجلّ نے مجھے دی ہے لیکن اس رات عورت کو اور ان کو راضی کروں گا انشاء اللہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیاد کو بلا بھیجا وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جو جویبر نے کہا تھا بتایا تب ان کے دل راضی ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جویبر نے اس عورت کے لیے جو کہا تھا اس میں اس سے وفا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ کے لیے نکلے تو جویبر ان کے ساتھ تھا اللہ عزّوجلّ اس پر رحم کرے وہ شہید ہو گیا جویبر کے بعد انصار میں اس سے زیادہ حق مہر والی عورت نہیں تھی۔

2- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ التَّيْمُلِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَهِيرَةُ الْعَرَبِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ تَقْبَلَهَا وَ هِيَ ابْنَتِي قَالَ فَقَالَ قَدْ قَبِلْتُهَا قَالَ فَأُخْرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ لَمْ يَضْرِبْ عَلَيْهَا صُدْغٌ قَطُّ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا وَ لَكِنْ زَوِّجْهَا مِنْ جُلَيْبِيبٍ قَالَ فَسَقَطَ رِجْلَا الرَّجُلِ مِمَّا دَخَلَهُ ثُمَّ أَتَى أُمَّهَا فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ فَدَخَلَهَا مِثْلُ مَا دَخَلَهُ فَسَمِعَتِ الْجَارِيَةُ مَقَالَتَهُ وَ رَأَتْ مَا دَخَلَ أَبَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا ارْضَيَا لِي مَا رَضِيَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ لِي قَالَ فَتَسَلَّى ذَلِكَ عَنْهُمَا وَ أَتَى أَبُوهَا النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ جَعَلْتُ مَهْرَهَا الْجَنَّةَ وَ زَادَ فِيهِ صَفْوَانُ قَالَ فَمَاتَ عَنْهَا جُلَيْبِيبٌ فَبَلَغَ مَهْرُهَا بَعْدَهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ .

2۔ ہمارے بعض اصحاب نے علی بن حسین بن صالح تیمُلی سے اس نے ایوب بن نوح سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ مہر رکھنے والی عورت ہے اور میری خواہش ہے کہ اسے آپؐ قبول کر لیں اور وہ میری بیٹی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میںؐ نے اسے قبول کیا، اس نے کہا ایک اور بات یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ نے فرمایا وہ کونسی؟ اس نے کہا اسے ہر گز ہر گز تکلیف مت دیجیے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھےؐ اس کی ضرورت نہیں تم اسے حبیب سے بیاہ دو، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کے پیر غم و اندوہ سے رک گئے پھر وہ اس کی ماں کے پاس آیا اور اسے خبر سنائی اسے بھی اس جتنی تکلیف ہوئی پس اس لڑکی نے اسکا کلام سنا اور اپنے باپ کا غم دیکھا تو ان دونوں سے کہا، تم دونوں راضی ہو جاوٴ میرے بارے میں اس پر کہ جس پر اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں اور

انہیں تسلی دی اور اس کا باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا انہیں خبر سنائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے اس کا حق مہر جنت مقرر کیا ہے۔

اور اس میں صفوان نے اضافہ کیا ہے کہ جب حبیب مر گیا تو اس کا حق مہر اس کے بعد ایک لاکھ درہم تک پہنچا۔

# باب آخَرُ مِنْهُ (اس میں دیگر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكَّارٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) زَوَّجَ مِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ ضُبَاعَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ إِنَّمَا زَوَّجَهُ لِتَتَّضِعَ الْمَنَاكِحُ وَ لِيَتَأَسَّوْا بِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ لِيَعْلَمُوا أَنَّ أَكْرَمَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے عمر بن ابی بکار سے اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ مقداد بن اسود کو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقداد بن اسود کی جناعۃ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے شادی کی تا کہ شادیوں میں نرمی ہو اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور تا کہ وہ جان لیں کہ ان میں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ وہ ہے کہ جو ان میں سے سب سے زیادہ متقی ہوتا ہے

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ كَانَ لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَيْنٌ بِالْمَدِينَةِ يَكْتُبُ إِلَيْهِ بِأَخْبَارِ مَا يَحْدُثُ فِيهَا وَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) أَعْتَقَ جَارِيَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَكَتَبَ الْعَيْنُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** )

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبداللہ (جالورانی) سے، اس نے عبدالرحمن بن محمد سے اس نے یزید بن حاتم سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن مروان کا مدینہ میں ایک جاسوس تھا جو مدینہ میں ہونے والے واقعات اس کو لکھتا رہتا تھا، علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے کنیز کو آزاد کیا پھر اس سے شادی کر لی پس جاسوس نے عبدالملک کی طرف لکھا تو عبدالملک نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام کی طرف لکھا

أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي تَزْوِيجُكَ مَوْلَاتَكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ كَانَ فِي أَكْفَائِكَ مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ تَمَجَّدُ بِهِ فِي الصِّهْرِ وَ تَسْتَنْجِبُهُ فِي الْوَلَدِ فَلَا لِنَفْسِكَ نَظَرْتَ وَ لَا عَلَى وُلْدِكَ أَبْقَيْتَ وَ السَّلَامُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي كِتَابُكَ تُعَنِّفُنِي بِتَزْوِيجِي مَوْلَاتِي وَ تَزْعُمُ أَنَّهُ كَانَ فِي نِسَاءِ قُرَيْشٍ مَنْ أَتَمَجَّدُ بِهِ فِي الصِّهْرِ وَ أَسْتَنْجِبُهُ فِي الْوَلَدِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ فَوْقَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مُرْتَقًى فِي مَجْدٍ وَ لَا مُسْتَزَادٌ فِي كَرَمٍ وَ إِنَّمَا كَانَتْ مِلْكَ يَمِينِي خَرَجَتْ مَتَى أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنِّي بِأَمْرٍ أَلْتَمِسُ بِهِ ثَوَابَهُ ثُمَّ ارْتَجَعْتُهَا عَلَى سُنَّةٍ وَ مَنْ كَانَ زَكِيّاً فِي دِينِ اللَّهِ فَلَيْسَ يُخِلُّ بِهِ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ وَ قَدْ رَفَعَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ الْخَسِيسَةَ وَ تَمَّمَ بِهِ النَّقِيصَةَ وَ أَذْهَبَ اللُّؤْمَ فَلَا لُؤْمَ عَلَى امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ وَ السَّلَامُ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ رَمَى بِهِ إِلَى ابْنِهِ سُلَيْمَانَ فَقَرَأَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَشَدَّ مَا فَخَرَ عَلَيْكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقُلْ ذَلِكَ فَإِنَّهُ أَلْسُنُ بَنِي هَاشِمٍ الَّتِي تَفْلِقُ الصَّخْرَ وَ تَغْرِفُ مِنْ بَحْرٍ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) يَا بُنَيَّ يَرْتَفِعُ مِنْ حَيْثُ يَتَّضِعُ النَّاسُ .

"امابعد! مجھے آپؑ کی کنیز کے ساتھ آپؑ کی شادی کی خبر پہنچی ہے اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ وہ آپؑ کے ہمسر قریش میں موجود ہیں کہ جن کی دامادی کے ذریعے آپ کو بزرگی ملتی اور آپؑ کے لیے اولاد میں شرف ہوتا پس آپؑ نے نہ تو اپنی ذات کی طرف نگاہ کی اور نہ ہی اپنے اولاد کے لیے کچھ

بچایا والسلام، حضرت علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے اس کی طرف تحریر فرمایا! امابعد، مجھے تمہارا خط ملا تجھے میری کنیز کے ساتھ میری شادی پر سخت غم ہے اور تو نے گمان کیا ہے کہ وہ قریش کی اور تم میں سے ہونی چاہیے تھی کہ جن کی دامادی کے ذریعے میری بزرگی یقینی اور جس کے ذریعے میں باشرف اولاد پاتا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بزرگی میں کوئی نہیں ہے اور نہ ان سے زیادہ کوئی صاحب شرف ہے وہ میری ملکیت تھی جب اللہ عزّوجلّ چاہتا تو وہ اس کام کے ذریعے کہ جس کے بس میں تو اب چاہا میری ملکیت سے خارج ہوگئی پھر میں نے اسے سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے واپس پلٹایا اور جو دین الٰہی میں مخلص ہو اس سے کوئی امر الٰہی غلط انجام نہیں پاتا اور اللہ عزّوجلّ نے اسلام کے ذریعے خسیس لوگوں کو بلند کیا ہے اور اس کے ذریعے ناقص لوگوں کو مکمل کیا ہے اور ملامت کو ختم کر دیا ہے مسلمان مرد پر کوئی ملامت نہیں ہے بے شک ملامت تو جاہلیت کی ملامت ہے والسلام جب اس نے خط پڑھا تو اسے اپنے بیٹے سلیمان کی طرف پھینکا اس نے پڑھ کر کہا اے امیر المومنین (مراد عبدالملک بن مروان)، علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے آپ پر فخر جتا کر حملہ کیا ہے تو اس نے کہا کہ اے بیٹے اس طرح نہ کہو کیونکہ وہ بنی ہاشم کا سب سے فصیح آدمی ہے جن کی زبانیں چٹانوں کو چٹخا دیتی ہیں اور سمندر کو چلو میں بھرتی ہیں، یقیناً علیؑ بن الحسین علیہ السلام اے بیٹا، بلند ہوتے ہیں اس چیز سے کہ جس چیز سے لوگ کمتر ہوتے ہیں۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ بَعْضِ الْبَغْدَادِيِّينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ لَقِيَ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ بَعْضُ الْخَوَارِجِ فَقَالَ يَا هِشَامُ مَا تَقُولُ فِي الْعَجَمِ يَجُوزُ أَنْ يَتَزَوَّجُوا فِي الْعَرَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْعَرَبُ يَتَزَوَّجُوا مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقُرَيْشٌ يَتَزَوَّجُ فِي بَنِي هَاشِمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ أَخَذْتَ هَذَا قَالَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُكُمْ وَ لَا تَتَكَافَأُ فُرُوجُكُمْ قَالَ فَخَرَجَ الْخَارِجِيُّ حَتَّى أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنِّي لَقِيتُ هِشَاماً فَسَأَلْتُهُ عَنْ كَذَا فَأَخْبَرَنِي بِكَذَا وَ كَذَا وَ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ فَقَالَ الْخَارِجِيُّ فَهَا أَنَا ذَا قَدْ جِئْتُكَ خَاطِباً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّكَ لَكُفْوٌ فِي دَمِكَ وَ حَسَبِكَ فِي قَوْمِكَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ صَانَنَا عَنِ الصَّدَقَةِ وَ هِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ فَنَكْرَهُ أَنْ نُشْرِكَ فِيمَا فَضَّلَنَا اللَّهُ بِهِ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَنَا فَقَامَ الْخَارِجِيُّ وَ هُوَ يَقُولُ تَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا مِثْلَهُ قَطُّ رَدَّنِي وَ اللَّهِ أَقْبَحَ رَدٍّ وَ مَا خَرَجَ مِنْ قَوْلِ صَاحِبِهِ .

3۔ حسین بن حسن ہاشمی نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اور علی بن محمد بن بندار سے اس نے سیاری سے اس نے بعض بغدادیوں سے اس نے علی بن بلال سے روایت کی ہے کہ ہشام بن حکم کی کسی خارجی سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا، اے ہشام کیا کہتے ہیں عجم کے بارے میں کہ کیا جائز ہے کہ وہ عربوں میں شادی کریں؟ اس نے کہاہاں، اس نے کہا کیا عرب قریش سے شادی کر سکتے ہیں؟ اس نے کہاہاں، اس نے کہا قریش بنو ہاشم سے شادی کر سکتے ہیں؟ اس نے کہاہاں، اس نے کہا تم نے یہ کس سے لیا ہے؟ اس نے کہا، جعفرؑ بن محمد علیہ اسلام سے میں نے سنا، انہوںؑ نے فرمایا! کیا تم خون میں تو برابری رکھتے ہو مگر فروج میں برابری نہیں رکھتے؟ راوی کہتا ہے، خارجی وہاں سے نکلا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی، میں ہشام سے ملا اس سے یہ سوال کیا تو اس نے مجھے یہ یہ بتایا اور اس نے بتایا کہ اس نے آپ علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، ہاں یہ میںؑ نے کہا ہے تو خارجی نے کہا اگر ایسا ہے تو میں آپ علیہ السلام سے رشتہ لینے آیا ہوں، تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تو اپنے خون اور حسب میں اپنی قوم کا ہمسر (کفو) ہے لیکن اللہ عزّوجلّ نے ہمیںؑ صدقے سے محفوظ رکھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل ہے اور ہمیںؑ پسند نہیں ہے کہ ہمؑ اپنی اس فضیلت میں کہ جو اس میں اللہ نے دی ہے شریک کریں جس کو اللہ عزّوجلّ ہماریؑ طرح نہیں بنایا ہے، وہ خارجی اُٹھا اور وہ کہتا جاتا تھا اللہ عزّوجلّ کی قسم میں نے اس شخصؑ جیسا کسی کو نہیں دیکھا قطعاً، خدا کی قسم اسؑ نے مجھے پلٹایا میرے طریقہ سے لیکن اپنے صاحبؑ کے قول سے بھی خارج نہیں ہوا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَمَّنْ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) تَزَوَّجَ سُرِّيَّةً كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ كِتَاباً أَنَّكَ صِرْتَ بَعْلَ الْإِمَاءِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِسْلَامِ الْخَسِيسَةَ وَ أَتَمَّ بِهِ النَّاقِصَةَ فَأَكْرَمَ بِهِ مِنَ اللُّؤْمِ فَلَا لُؤْمَ عَلَى مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْكَحَ عَبْدَهُ وَ نَكَحَ أَمَتَهُ فَلَمَّا انْتَهَى الْكِتَابُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ خَبِّرُونِي عَنْ رَجُلٍ إِذَا أَتَى مَا يَضَعُ النَّاسَ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا

شَرَفاً قَالُوا ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا وَ اللَّهِ مَا هُوَ ذَاكَ قَالُوا مَا نَعْرِفُ إِلَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَلَا وَ اللَّهِ مَا هُوَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَكِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے روایت کرنے والے سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے حسنؑ بن علی علیہ السلام کے گھر کی کنیز سے شادی کی تو یہ خبر عبدالملک بن مروان کو پہنچی پس اس نے اس معاملہ میں آپ علیہ السلام کو خط لکھا کہ یقیناً آپؑ کنیز کے شوہر ہو گئے تو علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے اسے تحریر فرمایا، اللہ عزّوجلّ نے اسلام کے ذریعے پست لوگوں کو بلند کیا ہے اور اس کے ذریعے ناقص لوگوں کو مکمل کیا ہے اور اس کے ذریعے ملامت سے عزت بخشی ہے پس مسلمان مرد پر کوئی ملامت نہیں ہے بے شک ملامت تو ملامت جاہلیت ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنےؐ غلام کا نکاح کر دیا اور اپنیؐ کنیز سے نکاح کیا، جب خط عبدالملک کو پہنچا تو جو اس کے پاس موجود تھا انہیں کہا، مجھے بتاؤ وہ کون سا شخص ہے جس کے پاس وہ جائے کہ جو لوگوں کو کم تر بنا دیتی ہے مگر اس کے شرف میں اضافہ کرتی ہے؟ سب نے کہا، وہ امیر المومنین (عبدالملک) ہے، اس نے کہا اللہ کی قسم وہ نہیں ہے، انہوں نے کہا ہم امیر المومنین کے سوا کسی کو نہیں جانتے، اس نے کہا اللہ کی قسم وہ امیر المومنین نہیں بلکہ وہ تو علیؑ بن الحسین علیہ السلام ہیں۔

# باب آخَرُ مِنْهُ (ان میں دیگر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَسْأَلُهُ عَنِ النِّكَاحِ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَنْ خَطَبَ إِلَيْكُمْ فَرَضِيتُمْ دِينَهُ وَ أَمَانَتَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيرٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسین بن بشار واسطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور انؑ سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تو انہوںؑ نے مجھے تحریر فرمایا! جو تمہاری طرف رشتہ مانگے اگر تم اس کے دین اور اس کی امانت کو پسند کرتے ہو تو اسے بیاہ دو" اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد کھڑا ہو گا۔

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي أَمْرِ بَنَاتِهِ وَ أَنَّهُ لَا يَجِدُ أَحَداً مِثْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ بَنَاتِكَ وَ أَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَداً مِثْلَكَ فَلَا تَنْظُرْ فِي ذَلِكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيرٌ .

2۔ سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ علی بن اسباط نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف لکھا اپنی بیٹیوں کے معاملے میں کہ وہ کسی ایک کو بھی ان جیسا نہیں پاتا تو ابو جعفر علیہ السلام نے اس کی طرف لکھا، میںؑ سمجھ گیا ہوں جو تو نے اپنی بیٹیوں کے بارے میں لکھا ہے اور یہ کہ تو اپنے جیسا کسی ایک کو بھی نہیں پاتا ہے اللہ عزّوجلّ تم پر رحم کرے اس میں زیادہ فکر نہ کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تمہارے پاس وہ آئے کہ جس کا اخلاق اور دین تمہیں پسند ہو تو اسے بیاہ دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں ایک فتنہ کھڑا ہو جائے گا اور بہت بڑا فساد۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي التَّزْوِيجِ فَأَتَانِي كِتَابُهُ بِخَطِّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيرٌ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابو عبداللہ سے اس نے ابراہیم بن محمد ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف لکھا تزویج کے بارے میں تو مجھے انؑ کی طرف سے انؑ کے ہاتھ کا لکھا ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تمہارے پاس وہ آئیں کہ جن کے اخلاق اور دین سے تم راضی ہو تو اسے بیاہ دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ کھڑا ہو گا اور بہت بر افساد۔

# باب الْكُفْوِ کفو (ہمسر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْكُفْوُ أَنْ يَكُونَ عَفِيفاً وَ عِنْدَهُ يَسَارٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابان سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہمسر وہ ہے کہ جو پاکدامن ہو اور اس کے پاس بسر اوقات کے لیے کچھ نہ کچھ ہو۔

# باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْكَحَ شَارِبُ الْخَمْرِ (شرابی سے نکاح کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَنْ زَوَّجَ كَرِيمَتَهُ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جس نے اپنی کریمہ بیٹی شرابی سے بیاہ دی تو اس نے قطع رحمی کی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يُزَوَّجُ إِذَا خَطَبَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! شرابی جب رشتہ مانگے تو انکار کر دو۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ بَعْدَ مَا حَرَّمَهَا اللَّهُ عَلَى لِسَانِي فَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُزَوَّجَ إِذَا خَطَبَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میری زبانی جب اللہ عزّوجلّ نے شراب حرام کر دی ہے تو اس کے بعد جو شراب پیئے وہ اس کا اہل نہیں کہ رشتہ مانگے تو ہاں کر دی جائے۔

# باب مُنَاكَحَةِ النُّصَّابِ وَ الشُّكَّاكِ (ناصبیوں اور دیگر فرقوں سے نکاح)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَزَوَّجُوا فِي الشُّكَّاكِ وَ لَا تُزَوِّجُوهُمْ لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تَأْخُذُ مِنْ أَدَبِ زَوْجِهَا وَ يَقْهَرُهَا عَلَى دِينِهِ .

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبدالکریم بن عمرو سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! دیگر فرقوں میں سے شادی کرو مگر ان کو اپنی بیٹی مت دو کیونکہ عورت اپنے شوہر کے آداب لیتی ہے (سیکھتی ہے) اور وہ اسے اپنے دین پر جبراً رکھتا ہے۔**

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَتَزَوَّجُ بِمُرْجِئَةٍ أَوْ حَرُورِيَّةٍ قَالَ لَا عَلَيْكَ بِالْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ وَ اللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا مُؤْمِنَةٌ أَوْ كَافِرَةٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَيْنَ أَهْلُ ثَنْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجالِ وَ النِّساءِ وَ الْوِلْدانِ لا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَ لا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا .

**2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحیٰ سے اس نے عبداللہ بن مسکان سے اس نے یحیٰ حلبی سے اس نے عبدالحمید طائی سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، کیا میں مرجیۂ اور حروریہ سے شادی کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں بلکہ تم پر واجب ہے سادہ دل کی عورتوں سے نکاح کرو، زرارۃ کہتا ہے کہ میں نے عرض کی اللہ عزّوجلّ کی قسم نہ تو وہ مومنہ ہیں اور نہ کافرہ ہیں، تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! کہاں ہیں کہ جن کا اللہ عزّوجلّ نے استثناء فرمایا ہے، اللہ عزّوجلّ کا قول تمہارے سے زیادہ سچا ہے۔ ''ماسوائے ان عورتوں اور مردوں کے کہ جو سادہ دل ہیں جو کسی حیلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی راستے کو پاتے ہیں (نساء 101)**

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَتَزَوَّجِ الْمُؤْمِنُ النَّاصِبَةَ الْمَعْرُوفَةَ بِذَلِكَ .

**3۔ محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے اس نے فضیل بن لیسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مومن آدمی ناصبہ عورت کو جس کا نصب مشہور ہو سے شادی نہ کرے۔**

4- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ لَهُ الْفُضَيْلُ أَتَزَوَّجُ النَّاصِبَةَ قَالَ لَا وَ لَا كَرَامَةَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَقُولُ لَكَ هَذَا وَ لَوْ جَاءَنِي بِبَيْتٍ مَلْآنَ دَرَاهِمَ مَا فَعَلْتُ .

**4۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی سے اس نے فضل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے فضیل نے عرض کی۔ کیا ناصبہ عورت سے شادی کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ میں نے عرض کی ، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں آپ علیہ السلام سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی لاکھوں درہم کا گھر بھی لے کر آئے تو میں ایسا نہ کروں گا۔**

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَزَوَّجُوا فِي الشُّكَّاكِ وَ لَا تُزَوِّجُوهُمْ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ تَأْخُذُ مِنْ أَدَبِ زَوْجِهَا وَ يَقْهَرُهَا عَلَى دِينِهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”دیگر فرقوں میں شادی کرو لیکن ان میں اپنی (بیٹی) مت دو کیونکہ عورت اپنے شوہر کا ادب لیتی ہے اور وہ اسے اپنے دین پر مجبور کرتا ہے۔“

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى الْحَنَّاطِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِامْرَأَتِي أُخْتاً عَارِفَةً عَلَى رَأْيِنَا وَ لَيْسَ عَلَى رَأْيِنَا بِالْبَصْرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ فَأُزَوِّجُهَا مِمَّنْ لَا يَرَى رَأْيَهَا قَالَ لَا وَ لَا نِعْمَةَ [وَ لَا كَرَامَةَ] إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَلا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَ لا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ .

6۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے علی بن یعقوب سے، اس نے مروان بن مسلم سے، اس نے حسین بن موسیٰ حناط سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میری بیوی کی ایک بہن ہے جو کہ ہمارے عقائد کی عارضہ ہے اور بصرہ میں ہمارے عقیدہ پر بہت کم لوگ ہیں۔ کیا میں اسے ایسے شخص سے بیاہ دوں کہ جو اس کے عقیدہ کے مخالف عقیدہ رکھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں اس میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے ”تم انہیں کافروں کے پاس مت پلٹاؤ نہ وہ ان کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ ان کیلئے حلال ہیں۔“(6:10)

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أَخْشَى أَنْ لَا يَحِلَّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى أَمْرِي فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ قُلْتُ وَ مَا الْبُلْهُ قَالَ هُنَّ الْمُسْتَضْعَفَاتُ مِنَ اللَّاتِي لَا يَنْصِبْنَ وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ”میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں اس سے شادی کروں کہ جو میرے عقیدہ پر نہیں ہے تو وہ مجھ پر حلال نہ ہو گی۔“ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”تمہیں عورتوں میں سے سیدھی سادھی عورت سے کس نے منع کیا ہے؟“ میں نے عرض کی۔ ”البلہ کیا ہوتی ہیں؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اچھے دل کی عورتیں جو مخالفت نہیں کرتیں اور تمہارے عقائد سے واقف نہیں ہوتیں“

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ النَّاصِبِ الَّذِي قَدْ عُرِفَ نَصْبُهُ وَ عَدَاوَتُهُ هَلْ نُزَوِّجُهُ الْمُؤْمِنَةَ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى رَدِّهِ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ بِرَدِّهِ قَالَ لَا يُزَوَّجِ الْمُؤْمِنُ النَّاصِبَةَ وَ لَا يَتَزَوَّجِ النَّاصِبُ الْمُؤْمِنَةَ وَ لَا يَتَزَوَّجِ الْمُسْتَضْعَفُ مُؤْمِنَةً .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس ناصبی کے بارے میں کہ جس کا نصب اور جس کی دشمنی مشہور ہے کیا ہم اسے مومنہ عورت بیاہ دیں جب کہ وہ قادر ہو اس کے انکار پر اور وہ اس کے انکار کرنے کو نہ جانتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”مومن مرد ناصبہ عورت سے شادی نہ کرے اور ناصبی مرد کو مومنہ عورت نہ بیاہی جائے اور نہ ہی مستضعف (کمزور رائے) شخص کو مومنہ بیاہی جائے“

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ كَانَ بَعْضُ أَهْلِهِ يُرِيدُ التَّزْوِيجَ فَلَمْ يَجِدِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً مُوَافِقَةً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْبُلْهِ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ شَيْئاً .

9۔ احمد بن محمد نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے حمران ابن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے اہل سے شادی کا ارادہ کیا تو مسلمان موافق عورت نہ پائی پس میں نے اس کا ذکر ابو عبداللہ علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "تمہارے لیے البلہ عورتیں کہاں گئیں کہ جو کوئی چیز نہیں جانتی ہیں۔"

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا يَحِلَّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ يَعْنِي مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى أَمْرِهِ قَالَ وَ مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ وَ قَالَ هُنَّ الْمُسْتَضْعَفَاتُ اللَّاتِي لَا يَنْصِبْنَ وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

10۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ اللہ آپؑ کے احوال میں اصلاح قائم رکھے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر میں شادی کروں تو میرے لیے حلال نہ ہو گا۔ یعنی اس سے کہ جو میرے عقیدہ کے موافق نہ ہو۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تمہیں البلہ عورتوں سے کس نے منع کیا ہے؟ اور فرمایا۔ "وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو اچھے دل کی ہوتی ہیں اور مخالفت نہیں کرتیں اور نہ ہی تمہارے عقیدے کی عارف ہیں۔"

11- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ نِكَاحِ النَّاصِبِ فَقَالَ لَا وَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ قَالَ فُضَيْلٌ ثُمَّ سَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي نِكَاحِهِمْ قَالَ وَ الْمَرْأَةُ عَارِفَةٌ قُلْتُ عَارِفَةٌ قَالَ إِنَّ الْعَارِفَةَ لَا تُوضَعُ إِلَّا عِنْدَ عَارِفٍ .

11۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ناصبی کے نکاح کے بارے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں اللہ کی قسم حلال نہیں ہے۔" میں نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ ان کے پسندیدہ نکاح میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا عورت عارفہ ہے؟ میں نے عرض کی۔ "عارفہ ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "عارفہ کو عارف کے علاوہ کسی کے پاس نہ بھیجا جائے گا۔"

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي مُنَاكَحَةِ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَى وَ مَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ قَالَ وَ مَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنِّي أَخْشَى أَنْ لَا يَكُونَ يَحِلُّ لِي مُنَاكَحَتُهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ وَ أَنْتَ شَابٌّ أَ تَصْبِرُ قُلْتُ أَتَّخِذُ الْجَوَارِيَ قَالَ فَهَاتِ الْآنَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ الْجَوَارِيَ أَخْبِرْنِي فَقُلْتُ إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ إِنْ رَابَتْنِي الْأَمَةُ بِشَيْءٍ بِعْتُهَا أَوِ اعْتَزَلْتُهَا قَالَ حَدِّثْنِي فَبِمَ تَسْتَحِلُّهَا قَالَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَا تَرَى أَتَزَوَّجُ قَالَ مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَكَ مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى وَجْهَيْنِ تَقُولُ لَسْتُ أُبَالِي أَنْ تَأْثَمَ أَنْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَكَ فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِكَ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ تَزَوَّجَ وَ كَانَ مِنِ امْرَأَةِ نُوحٍ وَ امْرَأَةِ لُوطٍ مَا قَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَ امْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبادِنا صالِحَيْنِ فَخانَتاهُما فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَسْتُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ مَنْزِلَتِهِ إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدَيْهِ وَ هِيَ مُقِرَّةٌ بِحُكْمِهِ مُظْهِرَةٌ دِينَهُ أَمَا وَ اللَّهِ مَا عَنَى بِذَلِكَ إِلَّا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَخَانَتَاهُمَا مَا عَنَى بِذَلِكَ إِلَّا وَ قَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فُلَاناً قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَعَلَيْكَ بِالْبَلْهَاءِ مِنَ النِّسَاءِ قُلْتُ وَ مَا الْبَلْهَاءُ قَالَ ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعَفَائِفُ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ عَلَى دِينِ سَالِمٍ أَبِي حَفْصٍ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ مَنْ هُوَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةِ الرَّأْيِ قَالَ لَا وَ لَكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّاتِي لَا يَنْصِبْنَ وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ

12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ”آپؑ لوگوں کے نکاح کرنے کرانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیونکہ مجھے آپ علیہ السلام کے مطابق عقیدہ چاہیے اور میں نے قطعاً شادی نہیں کی ہے؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”تمہیں اس چیز سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کی۔ مجھے ماسوائے اس کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ مجھے خوف ہے کہ میرا ان سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے پس آپؑ جو مجھے حکم دیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کو کس چیز نے نکاح دائمی سے روکے رکھا ہے؟ میں نے عرض کی۔“ میں نے کنیزیں خرید لی ہیں۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔” تم کیسے کنیزوں کو حلال جانتے ہو ؟ میں نے عرض کی۔ ”کنیز آزاد عورت جیسی نہیں ہے۔ اگر اس کنیز نے مجھے کسی چیز میں تکلیف دی تو میں اسے بیچ دوں گا یا اسے آزاد کر دوں گا۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔” کس وجہ سے تم یہ جائز جانتے ہو؟ کہا میرے پاس جواب نہیں تھا میں نے عرض کی۔ ”آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! مجھے فرمائیے کہ میں آپؑ کی رائے میں کس سے شادی کروں؟ فرمایا ”مجھےؑ پرواہ نہیں کہ تم کرو۔“ میں نے عرض کی۔” کیا آپ علیہ السلام نے اپنے قول ”مجھے پرواہ نہیں کہ تم کرو۔“ میں غور فرمایا ہے کہ اس کی دو وجہیں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تم گناہ کرو بغیر اس کے کہ آپ نے اس کا حکم دیا ہو تو آپ علیہ السلام کا اس سلسلے میں کیا حکم ہے کہ جس پر میں عمل کروں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی۔ اور نوح علیہ السلام و لوط علیہ السلام کی بیویاں تھیں کہ جن کا قصہ اللہ عزّ وجلّ نے بیان فرمایا ہے اور اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا ہے ”اللہ عزّ وجلّ ان لوگوں کو ضرب المثل دیتا ہے کہ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ نوحؑ اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کی کہ جو ہمارے صالح عباد میں سے دو صالح عبدوں کے قبضے میں تھیں۔ پس ان دونوں نے ان سے خیانت کی“ (تحریم 11) میں نے عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایسی صورت نہ تھی ۔کیونکہ بے شک وہ ان کے ہاتھ کے نیچے تھیں جب کہ یہ تو آپؐ کے حکم کا اقرار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا اظہار کرتی تھیں اور اللہ عزّ وجلّ کی قسم اس کی مراد صرف اللہ عزّ وجلّ کے قول ”ان دونوں عورتوں نے ان دونوں عبدوں سے خیانت کی۔“ میں ہے پس جو اس کی مراد تھیں مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فلاں سے شادی کی۔ میں نے عرض کی۔ ”اللہ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے! مجھے آپ علیہ السلام کیا حکم دیتے ہیں۔ میں جاؤں اور آپؑ کے حکم سے شادی کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اگر تم کرنے والے ہو تو تم پر واجب ہے کہ عورتوں میں سے البلہ سے شادی کرو۔“ میں نے عرض کی۔ البلہ کون ہیں“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”پاکدامن عورتیں“ میں نے عرض کی جو سالم ابی حفص کے دین پر ہوں؟ فرمایا ”نہیں“ میں نے عرض کی۔ جو ربیعۃ الرائی کے دین پر ہوں؟ فرمایا ”نہیں“ بلکہ وہ آزاد عورتیں کہ جو مخالفت کرنے والی نہیں ہوتیں اور جس کی تم معرفت رکھتے ہو اس کی معرفت بھی نہیں رکھتیں۔“

13- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ مِنْ ثَقِيفٍ وَ لَهُ مِنْهَا ابْنٌ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا مَوْلَاةٌ لِثَقِيفٍ فَقَالَتْ لَهَا مَنْ زَوْجُكِ هَذَا قَالَتْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَتْ فَإِنَّ لِذَلِكَ أَصْحَاباً بِالْكُوفَةِ قَوْمٌ يَشْتِمُونَ السَّلَفَ وَ يَقُولُونَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيلَهَا قَالَ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَدِ اسْتَبَانَ عَلَيْهِ وَ تَضَعْضَعَ مِنْ جِسْمِهِ شَيْءٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ قَدِ اسْتَبَانَ عَلَيْكَ فِرَاقُهَا قَالَ وَ قَدْ رَأَيْتَ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ .

13۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے نکاح میں ثقیف قبیلے کی ایک عورت تھی۔ جس میں سے آپ علیہ السلام کا ایک بیٹا بھی تھا کہ جسے ابراہیم کہا جاتا تھا۔ پس اس کے پاس بنی ثقیف کی ایک کنیز آئی اور اس سے کہا۔ ”تمہارا یہ شوہر کون ہے؟“ اس نے کہا” محمد بن علی (علیہما السلام) اس کنیز نے کہا ”اس کے تو کوفہ میں اصحاب ہیں کہ جو ایسی قوم ہیں کہ جو اسلاف پر سب و شتم کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔۔۔۔“ اس پر امام علیہ السلام نے اس بیوی کو طلاق دے دی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام پر وہ بہت سخت گزرا اور ان کے جسم مبارک سے اس کی اذیت ظاہر ہو رہی تھی ( وزن کم ہو گیا ) ۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر اس کی جدائی سخت گزری ہے“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کیا تم نے یہ دیکھا؟“ میں نے عرض کی ”ہاں“۔

14- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتَكَ الشَّيْبَانِيَّةَ خَارِجِيَّةٌ تَشْتِمُ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) فَإِنْ سَرَّكَ أَنْ أُسْمِعَكَ مِنْهَا ذَاكَ أَسْمَعْتُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا كَانَ غَداً حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ كَمَا كُنْتَ تَخْرُجُ فَعُدْ فَاكْمُنْ فِي جَانِبِ الدَّارِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ كَمَنَ فِي جَانِبِ الدَّارِ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَكَلَّمَهَا فَتَبَيَّنَ مِنْهَا ذَلِكَ فَخَلَّى سَبِيلَهَا وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ .

14۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی۔ آپؑ کی شیبانی قبیلے سے تعلق رکھنے والی بیوی خارجی ہے علی علیہ السلام کو سب و شتم کرتی ہے اگر آپؑ کو پسند ہو کہ میں آپ علیہ السلام کو اس سے سنواؤں تو میں آپؑ کو سنواؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں" اس نے عرض کی۔ جب صبح آپ علیہ السلام اس سے باہر آنے کا ارادہ کریں تو جیسے ہی آپؑ نکلیں اپنے آپؑ کو گھر کے ایک کونے میں چھپالیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ علیہ السلام نے گھر کی ایک جانب خود کو چھپالیا پس وہ شخص آیا اور اس عورت سے بات چیت کی تو آپ علیہ السلام کو اس عورت سے واضح ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے اسے طلاق دے دی جب کہ آپؑ اس عورت کو بہت پسند کرتے تھے"

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ أَبِي وَ أَنَا أَسْمَعُ عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقَالَ نِكَاحُهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نِكَاحِ النَّاصِبِيَّةِ وَ مَا أُحِبُّ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْيَهُودِيَّةَ وَ لَا النَّصْرَانِيَّةَ مَخَافَةَ أَنْ يَتَهَوَّدَ وَلَدُهُ أَوْ يَتَنَصَّرَ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میرے باپ نے سوال کیا۔ یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے نکاح کے بارے میں اور میں سن رہا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان دونوں سے نکاح میرےؑ نزدیک ایک ناصبہ عورت سے نکاح کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور میںؑ پسند نہیں کرتا کہ ایک مسلمان مرد یہودی یا نصرانی عورت سے شادی کرے کیونکہ خوف ہے کہ وہ اس کی اولاد کو یہودی یا نصرانی نہ بنادے۔"

16- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ تَزَوُّجُ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرٌ مِنْ تَزَوُّجِ النَّاصِبِ وَ النَّاصِبِيَّةِ .

16۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"یہودیہ اور نصرانیہ سے شادی افضل ہے ناصب اور ناصبیہ سے شادی کرنے سے۔"

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ فَقَالَ لَهُمْ تُصَافِحُونَ أَهْلَ بِلَادِكُمْ وَ تُنَاكِحُونَهُمْ أَمَا إِنَّكُمْ إِذَا صَافَحْتُمُوهُمُ انْقَطَعَتْ عُرْوَةٌ مِنْ عُرَى الْإِسْلَامِ وَ إِذَا نَاكَحْتُمُوهُمُ انْهَتَكَ الْحِجَابُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

17۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس نہر کے پار سے اہل خراساں میں سے ایک گروہ آیا تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔"تم اپنے وطن والوں (جو ناصبی ہیں) سے مصافحہ کرتے ہو اور ان سے نکاح کرتے ہو اور جب تم نے ان سے مصافحہ کیا تو اسلام کی رسیوں میں سے ایک رسی ٹوٹ گئی۔ اور جب تم نے ان سے نکاح کیا تو تمہارے اور اللہ عزّو جلّ کے درمیان پردہ پھٹ گیا۔"

# باب مَنْ كُرِهَ مُنَاكَحَتُهُ مِنَ الْأَكْرَادِ وَ السُّودَانِ وَ غَيْرِهِمْ

## (جن کے ساتھ نکاح مکروہ ہے مثلاً کرد، سوڈانی وغیرہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِيَّاكُمْ وَ نِكَاحَ الزِّنْجِ فَإِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن زیاد سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "الفنا سے نکاح کرنے سے بچو کیونکہ قبیح خلقت ہوتے ہیں۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَا تَشْتَرِ مِنَ السُّودَانِ أَحَداً فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَمِنَ النُّوبَةِ فَإِنَّهُمْ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ الَّذِينَ قالُوا إِنَّا نَصارى أَخَذْنا مِيثاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ الْحَظَّ وَ سَيَخْرُجُ مَعَ الْقَائِمِ ( **عليه السلام** ) مِنَّا عِصَابَةٌ مِنْهُمْ وَ لَا تَنْكِحُوا مِنَ الْأَكْرَادِ أَحَداً فَإِنَّهُمْ جِنْسٌ مِنَ الْجِنِّ كُشِفَ عَنْهُمُ الْغِطَاءُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اسماعیل بن محمد المکی سے، اس نے علی بن الحسین سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے حسین بن خالد سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "سوڈان میں سے کسی کو بھی مت خریدو اگر انتہائی ضروری ہو تو النبہ سے خریدو کیونکہ وہ ان میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے کہ اور وہ ان میں سے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں اور بھول جاتے ہیں اس حصے کو کہ جس کا انہوں نے تذکرہ کیا تھا۔" (مائدہ5:14) البتہ وہ عنقریب اس حصے کو یاد کریں گے اور عنقریب ہمارے قائم علیہ السلام کے ساتھ ان میں سے کچھ گروہ نکلیں گے اور تم کردوں سے نکاح مت کرو کیونکہ یہ جنات کی جنس سے ہیں۔ کہ جن سے اللہ عزّوجلّ نے پردہ ہٹا دیا ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُنَاكِحُوا الزِّنْجَ وَ الْخَزَرَ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَاماً تَدُلُّ عَلَى غَيْرِ الْوَفَاءِ قَالَ وَ الْهِنْدُ وَ السِّنْدُ وَ الْقَنْدُ لَيْسَ فِيهِمْ نَجِيبٌ يَعْنِي الْقُنْدُهَارَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے محمد بن عبد اللہ ہاشمی سے، اس نے احمد بن یوسف سے، اس نے علی بن داؤد حداد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "حبشیوں اور تنگ آنکھ والوں سے نکاح مت کرو۔ کیونکہ ان کے بطون بے وفائی پر رہنمائی کرتے ہیں۔ فرمایا۔ ہند، سندھ اور قند یعنی قندھار کے لوگ اپنے لوگوں میں منفرد ہوتے ہیں"

# باب نِكَاحِ وَلَدِ الزِّنَى (ولد الزنا سے نکاح)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَبِيثَةِ أَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز بن عبداللہ سے، اس نے محمد بن مسلم سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا زنازادی کے بارے میں کہ کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا "نہیں"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ أَوْ يَتَزَوَّجُهَا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ وَ يَتَّخِذُهَا لِنَفْسِهِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَخَفِ الْعَيْبَ عَلَى وُلْدِهِ فَلَا بَأْسَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے اس شخص کے بارے میں جو کہ کنیز خرید تا ہے یا غیر صحیحہ عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے اپنے آپ کیلئے لیتا ہے؟ فرمایا۔ "اگر اسے اپنی اولاد میں عیب کا خوف نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَلَدُ الزِّنَا يُنْكَحُ قَالَ نَعَمْ وَ لَا يُطْلَبُ وَلَدُهَا .

3 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا حرام زادی سے نکاح ہو سکتا ہے؟ فرمایا "ہاں لیکن اس سے اولاد طلب نہ کرو۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْخَبِيثَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ قَالَ لَا وَ قَالَ إِنْ كَانَ لَهُ أَمَةٌ وَطِئَهَا وَ لَا يَتَّخِذْهَا أُمَّ وَلَدِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے۔ اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زنازادی کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے آدمی شادی کرے؟ فرمایا "نہیں" اور فرمایا اگر وہ اس کی کنیز ہو کہ جس سے وہ جماع کر چکا ہو تو اسے ام ولد نہ بنائے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْخَادِمُ وَلَدَ زِنًى عَلَيْهِ جُنَاحٌ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ لَا وَ إِنْ تَنَزَّهَ عَنْ ذَلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس کی ایک نوکرانی ولد زنا ہے اور وہ شخص اس سے ہم بستری کا خواہش مند ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں اس کو اس سے پاک رہنا چاہیے یہ میرے لیے پسندیدہ ترین ہے"

## باب كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْحَمْقَاءِ وَ الْمَجْنُونَةِ (احمق اور پاگل عورت سے شادی کی کراہت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **صلوات الله عليه** ) إِيَّاكُمْ وَ تَزْوِيجَ الْحَمْقَاءِ فَإِنَّ صُحْبَتَهَا بَلَاءٌ وَ وُلْدَهَا ضِيَاعٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ”تم احمق عورت سے شادی کرنے سے بچو! کیونکہ اس کی صحبت مصیبت اور اس کی اولاد نقصان ہے۔“

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ زَوِّجُوا الْأَحْمَقَ وَ لَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ الْأَحْمَقَ يَنْجُبُ وَ الْحَمْقَاءَ لَا تَنْجُبُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”احمق فرد کی شادی کرو لیکن احمق عورت سے شادی نہ کرو کیونکہ احمق مرد شریف اولاد کا باپ ہو سکتا ہے مگر احمق عورت شریف اولاد کی ماں نہیں ہو سکتی ہے۔“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ تُعْجِبُهُ الْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَ هِيَ مَجْنُونَةٌ قَالَ لَا وَ لَكِنْ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ مَجْنُونَةٌ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَطَأَهَا وَ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب خزار سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام سے ہمارے کسی دوست نے سوال کیا اس مسلمان مرد کے بارے میں کہ جسے ایک خوبصورت عورت نے فتنہ میں ڈال دیا ہو کیا درست ہے کہ وہ اس سے شادی کرلے۔ درحالیکہ وہ مجنونہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”نہیں“ لیکن اگر اس کی کنیز مجنونہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ کہ وہ اس سے جماع کرے البتہ اس سے اولاد طلب نہ کرے۔

# باب الزَّانِي وَ الزَّانِيَةِ (زانی اور زانیہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً قَالَ هُنَّ نِسَاءٌ مَشْهُورَاتٌ بِالزِّنَا وَ رِجَالٌ مَشْهُورُونَ بِالزِّنَا شُهِرُوا وَ عُرِفُوا بِهِ وَ النَّاسُ الْيَوْمَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ فَمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَا أَوْ مُتَّهَمٌ بِالزِّنَا لَمْ يَنْبَغِ لِأَحَدٍ أَنْ يُنَاكِحَهُ حَتَّى يَعْرِفَ مِنْهُ التَّوْبَةَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول ”زانی نکاح نہ کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے“(نور24:4) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو زنا سے مشہور ہوں اور ایسے مرد ہیں کہ جو زنا سے مشہور ہوں۔ وہ مشہور ہوں اور پہچانے جاتے ہوں زنا کے ساتھ اور لوگ آج اسی نازل شدہ کی زد پر ہیں پس جس پر حد زنا قائم ہو یا اسے زنا کی تہمت لگائی گئی ہو کسی ایک کو بھی ان سے نکاح نہیں کرنا چاہیے یہاں تک کہ ان سے توبہ پہچانی جائے۔“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً فَقَالَ كُنَّ نِسْوَةٌ مَشْهُورَاتٌ بِالزِّنَا وَ رِجَالٌ مَشْهُورُونَ بِالزِّنَا قَدْ عُرِفُوا بِذَلِكَ وَ النَّاسُ الْيَوْمَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَا أَوْ شُهِرَ بِهِ لَمْ يَنْبَغِ لِأَحَدٍ أَنْ يُنَاكِحَهُ حَتَّى يَعْرِفَ مِنْهُ التَّوْبَةَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلَّ کے قول "زانی نکاح نہیں کرے گا مگر کسی زانی یا مشرکہ عورت سے "(نور 4) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو زنا سے مشہور ہوں اور مرد جو زنا سے مشہور ہوں اور وہ اسی سے پہچانے جاتے ہوں اور لوگ آج کے دن اسی نازل شدہ کی زد پر ہیں۔ پس جس پر زنا کی حد قائم ہویا اس کے بارے میں مشہور ہو تو جب تک اس کی توبہ عام نہ ہو اس سے کسی ایک کو بھی نکاح نہیں کرنا چاہیے۔"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً قَالَ هُمْ رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَشْهُورِينَ بِالزِّنَا فَنَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ أُولَئِكَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ النَّاسُ الْيَوْمَ عَلَى تِلْكَ الْمَنْزِلَةِ مَنْ شَهَرَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ أَوْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَلَا تُزَوِّجُوهُ حَتَّى تُعْرَفَ تَوْبَتُهُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ عزّوجلَّ کے قول "زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے "(نور 24:4) کے بارے میں فرمایا" وہ مرد اور عورتیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھے اور زنا سے مشہور تھے تو اللہ عزّوجلَّ نے ان مردوں اور عورتوں سے منع فرمایا اور لوگ آج بھی اسی نازل کردہ کی زد پر ہیں پس جس کے بارے میں اس میں سے کوئی چیز مشہور ہو یا اس پر حد جاری ہو تو اس سے تزویج مت کرو۔ یہاں تک کہ اس کی توبہ عام ہو جائے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَلِمَ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَهَا أَنَّهَا كَانَتْ زَنَتْ قَالَ إِنْ شَاءَ زَوْجُهَا أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَاقَ مِنَ الَّذِي زَوَّجَهَا وَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس سے شادی کے بعد اس نے جانا کہ اس عورت نے زنا کیا تھا۔ فرمایا اگر اس کا شوہر چاہے تو جس نے اس سے اس کی شادی کی تھی اس سے حق مہر لے اور اس عورت کیلئے حق مہر ہے کیونکہ اس کے ذریعے اس کی فرج اس پر حلال ہوئی اور اگر چاہے تو اسے اپنے پاس رہنے دے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا خَيْرَ فِي وَلَدِ الزِّنَا وَ لَا فِي بَشَرِهِ وَ لَا فِي شَعْرِهِ وَ لَا فِي لَحْمِهِ وَ لَا فِي دَمِهِ وَ لَا فِي شَيْءٍ مِنْهُ عَجَزَتْ عَنْهُ السَّفِينَةُ وَ قَدْ حُمِلَ فِيهَا الْكَلْبُ وَ الْخِنْزِيرُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ ابن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "زنا کی اولاد میں کوئی خیر نہیں نہ اس کی جلد میں نہ اس کے بالوں میں نہ اس کے گوشت میں نہ اس کے خون میں اور نہ ہی اس میں سے کسی چیز میں، اس سے کشتی بھی عاجز آجاتی ہے اگرچہ اس میں کتے اور خنزیر لادے گئے ہوں۔"

6- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَكَمِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلَّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْجَهْرِ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ إِنْسَاناً زَنَى ثُمَّ تَابَ تَزَوَّجَ حَيْثُ شَاءَ .

6۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان سے، اس نے حکم بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول کہ ”زانی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا مگر زانی مرد یا مشرک مرد کے بارے میں فرمایا بے شک یہ زنا سے مشہور کے بارے میں ہے۔ پھر فرمایا ”اگر انسان زنا کرے اور پھر توبہ کرے تو جس سے چاہے شادی کر لے“

# باب الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

## (آدمی عورت سے زنا کرتا ہے اور پھر اس سے شادی کر لیتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً كَانَ يَفْجُرُ بِهَا فَقَالَ إِنْ آنَسَ مِنْهَا رُشْداً فَنَعَمْ وَ إِلَّا فَلْيُرَاوِدَنَّهَا عَلَى الْحَرَامِ فَإِنْ تَابَعَتْهُ فَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَ إِنْ أَبَتْ فَلْيَتَزَوَّجْهَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن حسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو جس عورت سے زنا کرتا ہے کیا اس سے اس کی شادی جائز ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اگر وہ اس سے بھلائی کی امید رکھتا ہے۔ تو ٹھیک بصورت دیگر اسے حرام کی بنیاد پر انکار کر دے پس اب اگر وہ عورت اس کا پیچھا کرے تو یہ عورت اس پر حرام ہے اور اگر وہ عورت اس سے انکار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس عورت سے شادی کرے۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا حَلَالًا قَالَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَ آخِرُهُ نِكَاحٌ وَ مَثَلُهُ مَثَلُ النَّخْلَةِ أَصَابَ الرَّجُلُ مِنْ ثَمَرِهَا حَرَاماً ثُمَّ اشْتَرَاهَا بَعْدُ فَكَانَتْ لَهُ حَلَالًا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عبیداللہ بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جو شخص بھی کسی عورت سے زنا کرے پھر چاہے کہ وہ اس سے شادی کرے تو حلال ہے۔“ فرمایا ”اس کی ابتداء بدکاری اور اس کی انتہاء نکاح ہے اور اس کی مثال اس کھجور جیسی ہے کہ جس کے پھل کو آدمی حرام ذریعے سے توڑے پھر اس کے بعد اسے خریدے تو وہ اس کیلئے حلال ہو جائے۔“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ حَلَالٌ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَ آخِرُهُ نِكَاحٌ أَوَّلُهُ حَرَامٌ وَ آخِرُهُ حَلَالٌ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی عورت سے زنا کرتا ہے۔ پھر اسے خیال آتا ہے کہ وہ اس سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”حلال ہے اس کی ابتداء زنا اور اس کی انتہا نکاح ہے۔ اس کی ابتدا حرام اور اس کی انتہا حلال ہے“

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ فِي تَزْوِيجِهَا هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا هُوَ اجْتَنَبَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا بِاسْتِبْرَاءِ رَحِمِهَا مِنْ مَاءِ الْفُجُورِ فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَ إِنَّمَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ أَنْ يَقِفَ عَلَى تَوْبَتِهَا .

4۔ محمد بن یحیٰی نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مرد ایک عورت سے زنا کرتا ہے پھر چاہتا ہے کہ اس سے شادی کرے کیا اس کیلئے یہ حلال ہے؟ فرمایا "ہاں۔ جب وہ اس سے اجتناب کرے یہاں تک کہ اس کے رحم کی زنا کے پانی سے استبراء کی عدت گزر جائے تو اس کو شادی کرنے کا حق حاصل ہے اور بے شک اس کیلئے تب جائز ہے کہ جب وہ اس کی توبہ کی واقفیت رکھتا ہو"

# باب نِكَاحِ الذِّمِّيَّةِ (ذمی عورت سے نکاح)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُسْلِمَةَ فَمَا يَصْنَعُ بِالْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقُلْتُ لَهُ يَكُونُ لَهُ فِيهَا الْهَوَى فَقَالَ إِنْ فَعَلَ فَلْيَمْنَعْهَا مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ اعْلَمْ أَنَّ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ غَضَاضَةً .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے معاویہ بن وہب وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس مومن مرد کے بارے میں کہ جس نے یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے شادی کی فرمایا۔ جب مسلمان عورت ملتی ہے تو یہودیہ اور نصرانیہ سے کیا کرنا؟ میں نے عرض کی۔ کیونکہ اس میں اس کی خواہش (محبت) ہے" فرمایا اگر اس نے اس سے نکاح کیا ہے تو اس عورت کو شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے سے منع کرے اور جان لے کہ اس کے دین میں اس سے نقص ہے۔"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَنْكِحَ يَهُودِيَّةً وَ لَا نَصْرَانِيَّةً وَ إِنَّمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهُنَّ نِكَاحُ الْبُلْهِ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی الوشاء سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں درست کہ مسلمان مرد یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے البتہ ان میں سے اس کیلئے بلّہ (سادہ لوح) عورتوں سے نکاح جائز ہے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَ يَتَزَوَّجُ الْمَجُوسِيَّةَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ إِنْ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا مجوسیہ عورت سے شادی ہو سکتی ہے؟ فرمایا۔ "نہیں لیکن اگر وہ اس کی کنیز ہو تو"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَ لَا النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”مسلمہ عورت کے اوپر (بطور سوتن) یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے شادی نہ کرو۔“

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ أَ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ قَالَ لَا وَ يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا آدمی اسے مسلمان عورت پر (بطور سوتن) بیاہ لا سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”نہیں“ یہودیہ اور نصرانیہ عورت پر (بطور سوکن) مسلمان عورت کو بیاہ لانا چاہیے۔“

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَهْمٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ نَصْرَانِيَّةً عَلَى مُسْلِمَةٍ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا قَوْلِي بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ لَتَقُولَنَّ فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْلَمُ بِهِ قَوْلِي قُلْتُ لَا يَجُوزُ تَزْوِيجُ النَّصْرَانِيَّةِ عَلَى مُسْلِمَةٍ وَ لَا غَيْرِ مُسْلِمَةٍ قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ قَالَ فَمَا تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ قُلْتُ فَقَوْلُهُ وَ لا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكاتِ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ سَكَتَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو محمد! تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ جو مسلمان عورت پر (بطور سوکن) نصرانی عورت کو بیاہ لاتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپؑ کے سامنے میرے قول کی کیا حیثیت ہے؟ فرمایا۔ نہیں تم ضرور کہو کیونکہ اس سے میراؑ قول جانا جائے گا۔“ میں نے عرض کی۔ ”مسلمان عورت پر نصرانی یا غیر مسلم عورت کا بیاہ لانا جائز نہیں ہے“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کیوں“۔ میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول کے سبب کہ ”تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں۔ (بقرہ 2:221)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور وہ بے شوہر عورتیں کہ جو ان میں سے ہیں کہ جن پر تم سے پہلے کتاب اتاری گئی“ (مائدہ 5:5) میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ نے قول ”تم نکاح نہ کرو مشرک عورتوں سے“ نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہے“ پس آپ علیہ السلام مسکرائے پھر خاموشی اختیار فرمائی“

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي نِكَاحُ أَهْلِ الْكِتَابِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ أَيْنَ تَحْرِيمُهُ قَالَ قَوْلُهُ وَ لا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوافِرِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے احمد بن عمر سے، اس نے درست واسطی سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا ’اہل کتاب سے نکاح نہیں کرنا چاہیے“ میں نے عرض کی۔ ”آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! اس کی تحریم کہاں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول ہے ”کافر عورتوں کے ناموس قبضے میں مت رکھو۔“ (ممتحنہ 10)

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَقَالَ هَذِهِ مَنْسُوخَةٌ بِقَوْلِهِ وَ لا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوافِرِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے آیۃ مجیدہ: یہ آیت منسوخ ہے اللہ عَزّوجَلَّ کے اس قول کے ساتھ کہ "کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں مت رکھو"(60:10)

9- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ وَ جَمِيعَ مَنْ لَهُ ذِمَّةٌ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهَا وَ لَا يَبِيتَ مَعَهَا وَ لَكِنَّهُ يَأْتِيهَا بِالنَّهَارِ فَأَمَّا الْمُشْرِكُونَ مِثْلُ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَ غَيْرِهِمْ فَهُمْ عَلَى نِكَاحِهِمْ إِلَى انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَإِنْ أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ ثُمَّ أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يُسْلِمْ إِلَّا بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَ كَذَلِكَ جَمِيعُ مَنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ وَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً وَ لَا نَصْرَانِيَّةً وَ هُوَ يَجِدُ مُسْلِمَةً حُرَّةً أَوْ أَمَةً .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے ، اس نے اپنے بعض دوستوں سے ، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کتاب اور وہ تمام کہ جو ذمی ہیں جب زوجین میں سے کوئی ایک اسلام لائے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر ہیں اور اس۔۔کو اختیار نہیں ہے کہ اسے دارالاسلام سے کسی اور جگہ نکال دے اور نہ ہی اس کے ساتھ رات کو رہے بلکہ وہ اس کے پاس دن کو جائے البتہ مشرکین عرب وغیرہ جو ہیں وہ عدت گزرنے تک اپنے نکاح پر ہیں۔ پس اگر عورت اسلام لائے پھر عدت ختم ہونے سے پہلے مرد بھی اسلام لائے تو وہ اس کی عورت ہو گی۔ اور اگر مرد اسلام نہ لائے مگر عدت گزرنے کے بعد تو عورت اس سے جدا ہو جائے اسے اس پر کوئی حق نہیں ہے۔ اور اسی طرح ہیں کہ جو ذمی ہیں اور مسلمان مرد کو نصرانیہ اور یہودیہ عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے جبکہ وہ آزاد یا کنیز مسلمان عورت پاتا ہو تو۔"

10- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً وَ لَا نَصْرَانِيَّةً وَ هُوَ يَجِدُ مُسْلِمَةً حُرَّةً أَوْ أَمَةً .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس بن عبد الرحمن سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "مسلمان مرد کو یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے درحالیکہ وہ آزاد یا کنیز مسلمان عورت پاتا ہو تو"

11- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةً فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ مَمَالِيكُ لِلْإِمَامِ وَ ذَلِكَ مُوَسَّعٌ مِنَّا عَلَيْكُمْ خَاصَّةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَتَزَوَّجُ أَمَةً قَالَ لَا لَا يَصْلُحُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ثَلَاثَ إِمَاءٍ فَإِنْ تَزَوَّجَ عَلَيْهِمَا حُرَّةً مُسْلِمَةً وَ لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهُ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً وَ يَهُودِيَّةً ثُمَّ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّ لَهَا مَا أَخَذَتْ مِنَ الْمَهْرِ فَإِنْ شَاءَتْ أَنْ تُقِيمَ بَعْدُ مَعَهُ أَقَامَتْ وَ إِنْ شَاءَتْ تَذْهَبُ إِلَى أَهْلِهَا ذَهَبَتْ وَ إِذَا حَاضَتْ ثَلَاثَةَ حِيَضٍ أَوْ مَرَّتْ لَهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ حَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَ عَلَيْهَا الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُسْلِمَةِ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ نَعَمْ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس کی بیوی نصرانیہ ہے کیا وہ اس پر (بطور سوکن) یہودیہ عورت کو لائے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل کتاب امام علیہ السلام کی ملکیت ہوتے ہیں اور اس میں ہماریؑ طرف سے تم پر وسعت ہے۔ خصوصی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ اس سے شادی کرے" میں نے عرض کی۔" وہ کسی کنیز سے شادی کرتا ہے؟" فرمایا نہیں درست نہیں ہے۔ کہ وہ تین کنیزوں سے شادی کرے پس اگر وہ ان دونوں پر (بطور سوکن) آزاد مسلم عورت سے شادی کرے اور وہ نہ جانتی ہو کہ اس کی نصرانیہ اور یہودیہ دو بیویاں ہیں۔ پھر اس سے دخول بھی کرے تو

اس عورت کو اختیار ہے کہ حق مہر لے۔ پس اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ قیام کرے اور اگر چاہے تو اپنے اہل کی طرف چلی جائے اور جب وہ تین حیض دیکھے یا اس کو تین مہینے گزر جائیں تو وہ شادی کیلئے حلال ہے" میں نے عرض کی۔"اگر وہ مسلمہ کی مدت گزرنے سے پہلے یہودیہ اور نصرانیہ کو طلاق دے دے تو کیا اسے حق حاصل ہے کہ اسے اپنے گھر واپس لائے؟ فرمایا۔ ہاں

# باب الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ (آزاد آدمی کنیز سے شادی کرے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعة سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آزاد شخص جو کنیز سے شادی کرنے کے بارے میں فرمایا۔"جب وہ اس پر مجبور ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَزَوَّجِ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ وَ لَا تَزَوَّجِ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ وَ مَنْ تَزَوَّجَ أَمَةً عَلَى حُرَّةٍ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"کنیز پر (سوکن) آزاد سے شادی کرو اور آزاد عورت پر (سوکن) کنیز سے شادی نہ کرو۔ اور جو آزاد عورت پر (سوکن) کنیز سے شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ نِكَاحِ الْأَمَةِ قَالَ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ وَ لَا تُتَزَوَّجُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ وَ نِكَاحُ الْأَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ بَاطِلٌ وَ إِنِ اجْتَمَعَتْ عِنْدَكَ حُرَّةٌ وَ أَمَةٌ فَلِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَ لِلْأَمَةِ يَوْمٌ لَا يَصْلُحُ نِكَاحُ الْأَمَةِ إِلَّا بِإِذْنِ مَوَالِيهَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کنیز کے نکاح کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"کنیز پر آزاد عورت سے شادی کرو اور آزاد عورت پر کنیز سے شادی نہ کرو اور کنیز کا نکاح آزاد عورت پر (سوکن) باطل ہے اور اگر تمہارے پاس کنیز یا آزاد عورت جمع ہو جائیں تو آزاد عورت کیلئے دو دن اور کنیز کیلئے ایک دن ہو گا اور کنیز سے نکاح اس کے آقاؤں کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَحْيَى اللَّحَّامِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرَّةً وَ لَهُ امْرَأَةٌ أَمَةٌ وَ لَمْ تَعْلَمِ الْحُرَّةُ أَنَّ لَهُ امْرَأَةً أَمَةً قَالَ إِنْ شَاءَتِ الْحُرَّةُ أَنْ تُقِيمَ مَعَ الْأَمَةِ أَقَامَتْ وَ إِنْ شَاءَتْ ذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ فَإِنْ لَمْ تَرْضَ بِذَلِكَ وَ ذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا أَ فَلَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْمَقَامِ قَالَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا إِذَا لَمْ تَرْضَ حِينَ تَعْلَمُ قُلْتُ فَذَهَابُهَا إِلَى أَهْلِهَا هُوَ طَلَاقُهَا قَالَ نَعَمْ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِهِ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ أَوْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ثُمَّ تَزَوَّجُ إِنْ شَاءَتْ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے یحییٰ لحام سے، اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو آزاد عورت سے شادی کرتا ہے درحالیکہ اس کی کنیز بیوی بھی ہے اور وہ آزاد عورت نہیں جانتی کہ اس کی ایک کنیز بیوی بھی

ہے" فرمایا"اگر آزاد عورت چاہے کہ اس کنیز کے ساتھ رہے تو رہے اور اگر چاہے تو اپنے اہل کے پاس چلی جائے" میں نے عرض کی۔ اگر وہ اس سے راضی نہ ہو اور اپنے اہل کے پاس چلی جائے کیا اس مرد کیلئے اس عورت پر کوئی راستہ ہے جب وہ مقام سے راضی نہ ہو؟ فرمایا۔ جب وہ جاننے کے بعد راضی نہ ہو تو اس مرد کو اس پر کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کی۔ "تو اس عورت کا اس کے اہل کی طرف جانا وہ اس کی طلاق ہو گی؟۔ فرمایا"ہاں" جب وہ اس کے گھر سے نکلے تو وہ تین مہینے یا تین طہر حیض سے پاکیزگی والے زمانے کو کہتے ہیں کہ جو دوسرے حیض سے پہلے ہو رکھے پھر اگر چاہے تو دوسری شادی کر لے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ وَ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ فَقَالَ لَا تُتَزَوَّجُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا عَلَى الْمُسْلِمَةِ وَ تُتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْأَمَةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ وَ لِلْمُسْلِمَةِ الثُّلُثَانِ وَ لِلْأَمَةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ الثُّلُثُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت پر نصرانیہ کو بیاہ لائے یا آزاد عورت پر کنیز کو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان دونوں میں سے کسی کو مسلمہ عورت پر نہ بیاہ لائے اور مسلمہ عورت کو کنیز پر اور نصرانیہ عورت پر (بطور سوکن) بیاہ لائے۔ مسلمہ عورت کیلئے دو تہائی اور کنیز اور نصرانیہ عورت کیلئے ایک ثلث ہو گا"

6- أَبَانٌ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ .

6۔ ابان نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کیا آدمی کنیز سے شادی کرے؟ فرمایا"نہیں" ہاں مگر جب وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْحُرُّ الْمَمْلُوكَةَ الْيَوْمَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا وَ الطَّوْلُ الْمَهْرُ وَ مَهْرُ الْحُرَّةِ الْيَوْمَ مَهْرُ الْأَمَةِ أَوْ أَقَلُّ.

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان دنوں کی آزاد مرد کو مملوکہ (کنیز) سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ بے شک یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا ہے۔ "اور جو تم میں سے طول کی استطاعت نہ رکھتے ہوں" (نساء25) اور طول مہر ہے اور آزاد عورت کا ان دنوں مہر کنیز کے مہر جتنا ہے یا اس سے کم ہے۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ يُونُسَ عَنْهُمْ ( **عليهم السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ الْمُوسِرِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ حُرَّةً فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ حَيْثُ لَا يَجِدُ مُسْلِمَةً حُرَّةً وَ لَا أَمَةً .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار وغیرہ سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام نے فرمایا۔ ”خوشحال مسلمان مرد کو کنیز سے شادی نہیں کرنی چاہیے مگر بصورت دیگر کہ اسے آزاد عورت نہ ملے اور اسی طرح اسے نہیں چاہیے کہ وہ اہل کتاب کی عورت سے شادی کرے۔ مگر یہ کہ ضرورت کی حالت میں کہ جب اسے مسلمان آزاد یا کنیز عورت نہ ملے“

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْحُرَّةِ وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ وَ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ فَإِنْ تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ فَلِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَ لِلْأَمَةِ يَوْمٌ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ”آزاد مرد کو کنیز عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ درحالیکہ وہ آزاد عورت پر قادر بھی ہو اور نہیں چاہیے کہ وہ آزاد عورت پر (بطور سوکن) کنیز سے شادی کرے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ کنیز پر (سوکن) آزاد عورت سے شادی کرے اور اگر وہ کنیز پر آزاد عورت سے شادی کرے تو آزاد عورت کیلئے دو دن اور کنیز کیلئے ایک دن ہو گا۔

# باب نِكَاحِ الشِّغَارِ (دور جہالت کا وٹہ سٹہ کا نکاح)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمَرْأَتَيْنِ لَيْسَ لِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا صَدَاقٌ إِلَّا بُضْعُ صَاحِبَتِهَا وَ قَالَ لَا يَحِلُّ أَنْ يَنْكِحَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا إِلَّا بِصَدَاقٍ وَ نِكَاحِ الْمُسْلِمِينَ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابوجعفر علیہ السلام نے ان دو عورتوں سے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ جن کا حق مہر دوسری کی عزت کے سوا کچھ نہ ہو اور فرمایا۔ ”جائز نہیں ہے کہ ان میں سے کسی کا نکاح ہو مگر حق مہر کے ذریعے اور مسلمانوں کا نکاح ہو۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَ الشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَ يَتَزَوَّجَ هُوَ ابْنَةَ الْمُتَزَوِّجِ أَوْ أُخْتَهُ وَ لَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا مَهْرٌ غَيْرُ تَزْوِيجِ هَذَا مِنْ هَذَا وَ هَذَا مِنْ هَذَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں جلب، جنب اور شغار نہیں ہے اور شغار یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے آدمی کو اپنی بیٹی یا بہن بیاہ دے اور وہ خود اس کی (دوسرے کی) بہن یا بیٹی سے نکاح کرے اور ان کے درمیان کوئی مہر نہ ہو ماسوائے اس کے وہ اور وہ اس کے بدلے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَ هِيَ الْمُمَانَحَةُ وَ هُوَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي عَلَى أَنْ لَا مَهْرَ بَيْنَهُمَا .

3۔ علی بن محمد نے ابن جمہور سے ،اس نے اپنے باپ سے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایااور یہ ایک دوسرے کو عطاء ہے اس طرح کہ ایک شخص دوسرے کو کہے۔"تم مجھے اپنی بیٹی بیاہ دو۔ تاکہ میں تمہیں اپنی بیٹی بیاہ دوں۔ بنابراس کے کہ ان کے درمیان کوئی حق مہر نہ ہو۔"

# باب الرَّجُلِ يَتزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتزَوَّجُ أُمَّ وَلَدِ أَبِيهَا

## (آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس کے باپ کی ام ولد سے شادی کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ أُمَّ وَلَدِ أَبِيهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا عَنْ أَبِيكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) تَزَوَّجَ ابْنَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) وَ أُمَّ وَلَدِ الْحَسَنِ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا سَأَلَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا إِنَّمَا تَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) ابْنَةَ الْحَسَنِ وَ أُمَّ وَلَدٍ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَقْتُولِ عِنْدَكُمْ فَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَعَابَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْجَوَابَ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) يَضَعُ نَفْسَهُ وَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس عورت کے باپ کی ام ولد کنیز سے شادی کرتا ہے۔تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ہمیں آپؑ کے باباعلیہ السلام کی طرف سے خبر پہنچی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے حسنؑ بن علی علیہ السلام کی صاحبزادی سے شادی کی اور حسن علیہ السلام کی ام ولد کنیز سے بھی شادی کی اور اس بارے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں آپ علیہ السلام سے سوال کروں؟ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا۔اس طرح نہیں ہے بے شک علیؑ ابن الحسین علیہ السلام نے حسن علیہ السلام کی بیٹی سے شادی کی اور علیؑ ابن الحسین علیہما السلام جو تمہارے ہاں منقول ہے ان کی ام ولد کنیز سے شادی کی۔ پس یہ عبدالملک بن مروان کو لکھا گیا پس اس نے علی بن الحسین علیہ السلام پر عیب نکالنے کی کوشش کی اور اس بارے میں آپ علیہ السلام کو خط لکھا تو آپ علیہ السلام نے اس کو جواب تحریر فرمایا۔جب اس نے خط پڑھا تو کہا۔،ہم علیؑ بن الحسین علیہم السلام نفس کو گھٹاتے ہیں اور اللہ عزّ وجلّ اسے بلند کرتا ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ أُمَّ وَلَدٍ لِأَبِيهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس کے باپ کی ام ولد کنیز سے شادی کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَهَبُ لِزَوْجِ ابْنَتِهِ الْجَارِيَةَ وَ قَدْ وَطِئَهَا أَ يَطَؤُهَا زَوْجُ ابْنَتِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیٹی کے شوہر کو ایسی کنیز ہبہ کرتا ہے کہ جس سے وہ خود جماع کر چکا ہو۔ کیا اس کی بیٹی کا شوہر بھی اس کنیز سے جماع کر سکتا ہے۔ فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں"

4- عَنْهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) فَسَأَلَهُ صَفْوَانُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ابْنَةَ رَجُلٍ وَ لِلرَّجُلِ امْرَأَةٌ وَ أُمُّ وَلَدٍ فَمَاتَ أَبُو الْجَارِيَةِ أَ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْمُتَزَوِّجِ امْرَأَتُهُ وَ أُمُّ وَلَدِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

4۔اس نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ صفوان نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی شخص کی بیٹی سے شادی کرتا ہے اور اس شخص (بیٹی کے باپ) کی ایک عورت اور ام ولد ہوتی ہے اور اس لڑکی کا باپ مر جاتا ہے کیا اس شخص متزوج کیلئے جائز ہے کہ اس کی بیوی یا ام ولد سے نکاح حلال ہے۔ فرمایا "کوئی قباحت نہیں"

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَهْدَى لَهَا أَبُوهَا جَارِيَةً كَانَ يَطَؤُهَا أَ يَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ يَطَأَهَا قَالَ نَعَمْ .

5۔ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عبیس بن ہشام سے، اس نے محمد بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس عورت کا باپ اس رات کو ایک کنیز کہ جس سے وہ جماع کر چکا ہوتا ہے ہدیہ کرتا ہے کیا اس عورت کے شوہر کیلئے بھی جائز ہے کہ اس کنیز سے جماع کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ فَمَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا وَ لِلْمَيِّتِ وَلَدٌ مِنْ غَيْرِ أُمِّ وَلَدِهِ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَرَادَ الَّذِي تَزَوَّجَ أُمَّ الْوَلَدِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ سَيِّدِهَا الَّذِي أَعْتَقَهَا فَيَجْمَعَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ بِنْتِ سَيِّدِهَا الَّذِي أَعْتَقَهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

6۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کی ام ولد سے شادی کرتا ہے اور اس کا آقا مر جاتا ہے اور میت کا اس ام ولد کے علاوہ سے ایک اولاد ہے۔ آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ اگر ام ولد سے شادی کرنے والا ارادہ کرے کہ اس کے آقا کی بیٹی کہ جس آقا نے اس کو آزاد کیا تھا سے شادی کرے اور اس ام ولد اور اس کے آزاد کرنے والے آقا کی بیٹی کے درمیان جماع کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

# باب فِيمَا أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ النِّسَاءِ

# (عورتوں میں سے جو اللہ عزّوجلّ نے حلال قرار دیا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ أَ لَيْسَ اللَّهُ حَكِيماً قَالَ بَلَى وَ هُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً أَ لَيْسَ هَذَا فَرْضاً قَالَ بَلَى قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّساءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوح بن شعیب اور محمد بن حسن سے روایت کی ہے کہ ابن ابی العوجآء نے حشام بن حکم سے سوال کیا اور اسے کہا۔ "کیا اللہ عزّوجلّ حکیم نہیں ہے؟" اس نے کہا یقیناً ہے اور وہ تو احکم الحاکمین ہے۔ کہا مجھے اللہ عزّوجلّ کے اس قول کے بارے میں بتاؤ۔ اور عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں تو اس سے نکاح کر لو دو دو، تین تین، چار چار سے لیکن اگر تمہیں عدل نہ کر پانے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے (نساء3)۔ کیا یہ فرض نہیں ہے اس نے کہا "یقیناً ہے" اس نے کہا تو مجھے بتاؤ اللہ عزّوجلّ کے اس قول کے بارے میں کہ تم میں طاقت نہیں کہ تم بیویوں کے درمیان عدل کرو۔ خواہ کتنی کوشش کرو۔ اس لیے صرف ایک ہی کی طرف مائل رہو۔

أَيُّ حَكِيمٍ يَتَكَلَّمُ بِهَذَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ جَوَابٌ فَرَحَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يَا هِشَامُ فِي غَيْرِ وَقْتِ حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِأَمْرٍ أَهَمَّنِي إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَوْجَاءِ سَأَلَنِي عَنْ مَسْأَلَةٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدِي فِيهَا شَيْءٌ قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً يَعْنِي فِي النَّفَقَةِ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّساءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوها كَالْمُعَلَّقَةِ يَعْنِي فِي الْمَوَدَّةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ هِشَامٌ بِهَذَا الْجَوَابِ وَ أَخْبَرَهُ قَالَ وَ اللَّهِ مَا هَذَا مِنْ عِنْدِكَ .

کونسا حکیم یوں کلام کرتا ہے پس ہشام کے پاس جواب نہ تھا تو اس نے مدینہ کی طرف ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے سفر کیا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ اے ہشام! تم حج و عمرہ کے وقت کے علاوہ کیسے آئے؟ اس نے عرض کی۔" آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک امر مہم کی وجہ سے کہ ابن ابی العوجا نے مجھ سے ایک مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو اسمیں میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ کیا ہے؟" اس نے آپ علیہ السلام کو قصہ بتایا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا۔ اللہ کا قول کہ "عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے، دو دو، تین تین، چار چار سے تم نکاح کرو اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم عدل نہ کر پاؤ گے تو ایک ہی کافی ہے (نساء3) یعنی نفقہ میں ہے اور البتہ اللہ عزّوجلّ کا قول "تم ہر گز طاقت نہیں رکھتے کہ ان عورتوں کے درمیان عدل کرو تم جتنی زیادہ کوشش کرو تو کسی ایک طرف ہی مائل ہو کر نہ رہو کہ دوسری کو لٹکتا چھوڑ دو۔ یعنی یہ مودت کے بارے میں ہے۔" راوی کہتا ہے کہ جب ہشام اس جواب کے ساتھ اس کے پاس آیا تو اس نے کہا "اللہ عزّوجلّ کی قسم یہ تمہاری طرف سے نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحَلَّ الْفَرْجَ لِعِلَلِ مَقْدُرَةِ الْعِبَادِ فِي الْقُوَّةِ عَلَى الْمَهْرِ وَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْإِمْسَاكِ فَقَالَ فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ وَ قَالَ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَناتِ الْمُؤْمِناتِ فَمِنْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ مِنْ فَتَياتِكُمُ الْمُؤْمِناتِ وَ قَالَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ فَأَحَلَّ اللَّهُ الْفَرْجَ لِأَهْلِ الْقُوَّةِ عَلَى قَدْرِ قُوَّتِهِمْ عَلَى إِعْطَاءِ الْمَهْرِ وَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْإِمْسَاكِ أَرْبَعَةً لِمَنْ قَدَرَ عَلَى ذَلِكَ وَ لِمَنْ دُونَهُ بِثَلَاثٍ وَ اثْنَتَيْنِ وَ وَاحِدَةٍ وَ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى وَاحِدَةٍ تَزَوَّجَ مِلْكَ الْيَمِينِ وَ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى إِمْسَاكِهَا وَ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَزْوِيجِ الْحُرَّةِ وَ لَا

عَلَى شِرَاءِ الْمَمْلُوكَةِ فَقَدْ أَحَلَّ اللَّهُ تَزْوِيجَ الْمُتْعَةِ بِأَيْسَرِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَهْرِ وَ لَا لُزُومِ نَفَقَةٍ وَ أَغْنَى اللَّهُ كُلَّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ بِمَا أَعْطَاهُمْ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى إِعْطَاءِ الْمَهْرِ وَ الْجِدَةِ فِي النَّفَقَةِ عَنِ الْإِمْسَاكِ وَ عَنِ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْفُجُورِ وَ إِلَّا يُؤْتَوْا مِنْ قِبَلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي حُسْنِ الْمَعُونَةِ وَ إِعْطَاءِ الْقُوَّةِ وَ الدَّلَالَةِ عَلَى وَجْهِ الْحَلَالِ لَمَا أَعْطَاهُمْ مَا يَسْتَعِفُّونَ بِهِ عَنِ الْحَرَامِ فِيمَا أَعْطَاهُمْ وَ أَغْنَاهُمْ عَنِ الْحَرَامِ وَ بِمَا أَعْطَاهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ وَضَعَ عَلَيْهِمُ الْحُدُودَ مِنَ الضَّرْبِ وَ الرَّجْمِ وَ اللِّعَانِ وَ الْفُرْقَةِ وَ لَوْ لَمْ يُغْنِ اللَّهُ كُلَّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ بِمَا جَعَلَ لَهُمُ السَّبِيلَ إِلَى وُجُوهِ الْحَلَالِ لَمَا وَضَعَ عَلَيْهِمْ حَدّاً مِنْ هَذِهِ الْحُدُودِ فَأَمَّا وَجْهُ التَّزْوِيجِ الدَّائِمِ وَ وَجْهُ مِلْكِ الْيَمِينِ فَهُوَ بَيِّنٌ وَاضِحٌ فِي أَيْدِي النَّاسِ لِكَثْرَةِ مُعَامَلَتِهِمْ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ أَمَّا أَمْرُ الْمُتْعَةِ فَأَمْرٌ غَمَضَ عَلَى كَثِيرٍ لِعِلَّةِ نَهْيِ مَنْ نَهَى عَنْهُ وَ تَحْرِيمِهِ لَهَا وَ إِنْ كَانَتْ مَوْجُودَةً فِي التَّنْزِيلِ وَ مَأْثُورَةً فِي السُّنَّةِ الْجَامِعَةِ لِمَنْ طَلَبَ عِلَّتَهَا وَ أَرَادَ ذَلِكَ فَصَارَ تَزْوِيجُ الْمُتْعَةِ حَلَالًا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ لِيَسْتَوِيَا فِي تَحْلِيلِ الْفَرْجِ كَمَا اسْتَوَيَا فِي قَضَاءِ نُسُكِ الْحَجِّ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ فَدَخَلَ فِي هَذَا التَّفْسِيرِ الْغَنِيُّ لِعِلَّةِ الْفَقِيرِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْفَرَائِضَ إِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَى أَدْنَى الْقَوْمِ قُوَّةً لِيَسَعَ الْغَنِيَّ وَ الْفَقِيرَ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُفْرَضَ الْفَرَائِضُ عَلَى قَدْرِ مَقَادِيرِ الْقَوْمِ فَلَا يُعْرَفُ قُوَّةُ الْقَوِيِّ مِنْ ضَعْفِ الضَّعِيفِ وَ لَكِنْ وُضِعَتْ عَلَى قُوَّةِ أَضْعَفِ الضُّعَفَاءِ ثُمَّ رَغَّبَ الْأَقْوِيَاءُ فَسَارَعُوا فِي الْخَيْرَاتِ بِالنَّوَافِلِ بِفَضْلِ الْقُوَّةِ فِي الْأَنْفُسِ وَ الْأَمْوَالِ وَ الْمُتْعَةُ حَلَالٌ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ لِأَهْلِ الْجِدَةِ مِمَّنْ لَهُ أَرْبَعٌ وَ مِمَّنْ لَهُ مِلْكُ الْيَمِينِ مَا شَاءَ كَمَا هِيَ حَلَالٌ لِمَنْ يَجِدُ إِلَّا بِقَدْرِ مَهْرِ الْمُتْعَةِ وَ الْمَهْرُ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ فِي حُدُودِ التَّزْوِيجِ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے ،اس نے یونس سے ،اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّ وجلَّ نے فروج کو حلال قرار دیاہے۔ بندوں میں چھپی علتوں کے سبب حق مہر میں طاقت اور امساک میں قدرت کی بناء پر تو فرمایا۔"پس تم نکاح کرو عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں۔ دودو، تین تین، چار چار، سے اگر تمہیں خوف ہو کہ ان کے درمیان عدل نہ کرپاؤگے تو ایک کافی ہے یاجو تمہاری ملکیت ہوں۔ تمہارے زیادہ نزدیک ہے۔(نساء3) اور فرمایا"اور جو تم میں سے طاقت نہیں رکھتے کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کریں تووہ ان مسلمان کنیزوں سے شادی کریں کہ جو ان کی ملکیت میں ہیں۔(نساء24)

اور فرمایا"اور جن سے تم متعہ کرو انہیں ان کا مقرر کردہ پوراحق مہر دو اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس میں جوطے کرلو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔(نساء24) پس اللہ عزّ وجلَّ نے فرج کو اہل استطاعت کیلئے ان کی قوت کے مطابق مہر دینے کے مطابق اور امساک کی قدرت کے مطابق حلال قرار دیاہے چار اس کیلئے جو اس پر قادر ہو اس کے علاوہ کیلئے تین اور دواور ایک اور جو ایک کی قدرت بھی نہ رکھتاہو۔ تو وہ ملکیت والی کنیز سے شادی کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو اور نہ ہی آزاد عورت سے شادی کرسکتاہو اور نہ ہی محکوم خرید سکتاہو تو اللہ عزّ وجلَّ نے تزویج متعہ کو حلال قرار دیاہے۔ اس کی قدرت کے مطابق آساں ترین مہر اور نفقہ کے عدم وجوب کے ساتھ پس اللہ عزّ وجلَّ نے ان میں سے ہر فریق کو غنی کیاہے اس کے ساتھ کہ جو اس نے انہیں حق مہر دینے کی قوت دی ہے اور امساک کیلئے نفقہ میں کوشش کرنے کی اور زنا سے رک جانے کی تاکہ وہ اللہ عزّ وجلَّ کی طرف سے اچھے معونہ (خرچ ،اخراجات) قوت کی عطاء، اور دلالت کو حلال کے خلاف استعمال نہ کریں جب کہ اللہ عزّ وجلَّ نے انہیں وہ عطافرمایاہے کہ جس کے ذریعے وہ حرام سے دامن بچاسکتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کہ جو اللہ عزّ وجلَّ نے انہیں دی ہیں اور انہیں حرام سے بے نیاز کردیاہے۔ اور جو انہیں دیاہے اور ان کو بیان کیاہے اس کے سبب اللہ عزّ وجلَّ نے ان پر ضرب، رجم، لعان اور فرقہ کی حدود مقرر کی ہیں۔ اگر اللہ عزّ وجلَّ ان میں سے ہر فرقہ کیلئے حلال کی طرف راستہ مقرر نہ کیاہو تاتو ان پر حدود میں سے کوئی حد معین نہ کرتا۔ دائمی شادی اور مملوکہ کنیز سے شادی تو لوگوں کے سامنے واضح اور ثابت ہے کیونکہ وہ آپس میں انہی کے ذریعے معاملہ کرتے ہیں۔ البتہ متعہ کا معاملہ اکثر کے نزدیک گمنام وبدنام ہے۔ اس کی علت اس شخص (عمر) کی نہی ہے کہ جس نے اس سے روکا اور اسے حرام قرار دیاہے۔ اگرچہ اللہ عزّ وجلَّ کی نازل کردہ کتاب میں نکاح متعہ موجود ہے اور سنت جامعہ میں ثابت ہے جو بھی اس کی علت طلب کرے۔ اور اس کا ارادہ کرے تو متعہ کی شادی ہر امیر وغریب کیلئے حلال ہے کیونکہ دونوں شرمگاہ کے حلال ہونے میں برابر ہیں۔ جس طرح کہ دونوں مناسک حج میں متعۃ الحج کی ادائیگی میں برابر ہیں اور جو بھی آسان ہوسکے قربانی میں سے غنی اور فقیر کیلئے ہیں۔ پس اس تفسیر میں غنی فقیر کی علت میں داخل ہوگیا اور یہ

اس لیے ہے کہ فرائض فقط قوم کے کمزور ترین فرد کی قوت کے مطابق مقرر کیے جاتے ہیں تا کہ ہر امیر و غریب ادا کر سکے۔ اور اس لیے جائز نہیں ہے کہ واجبات کو قوم کے قادر ترین (طاقتور ترین) کی قدرت (طاقت) کے مطابق معین کیا جائے۔ پس طاقت ور کی طاقت ضعیف کی کمزوری سے نہ پہچانی جائے گی۔ بلکہ فرائض مقرر کیے جاتے ہیں۔ کمزور سے کمزور ترین فرد کی طاقت کے مطابق پھر طاقتوروں کو رغبت دلائی جاتی ہے تو وہ نیکیوں میں نوافل لاتے ہیں۔ اپنی جان و اموال میں اضافی قوت کے ساتھ متعہ حلال ہے۔ ہر غنی اور فقیر کیلئے اس جدت پسند کیلئے کہ جس کے پاس چار موجود ہوں یا جس کے پاس مملوکہ کنیز ہو جو بھی چاہے جس طرح کرے یہ حلال ہے۔ ہر اس کیلئے بھی کہ جو مہر متعہ کے سوا کچھ نہیں رکھتا۔ اور مہر وہ ہے کہ جس پر دونوں تزویج کے وقت ایک دوسرے سے راضی ہو جائیں۔ غنی اور فقیر کیلئے کم یا زیادہ۔

## بابُ وُجُوهِ النِّكَاحِ (نکاح کی قسمیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلَاثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلَا مِيرَاثٍ وَ نِكَاحِ مِلْكِ الْيَمِينِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ فرج تین سے حلال ہوتی ہے۔ میراث کے نکاح سے، بغیر میراث کے نکاح سے، ملکیت کے نکاح سے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلَاثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلَا مِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِمِلْكِ الْيَمِينِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن زیاد سے، اس نے حسین بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ انہوںؑ نے فرمایا۔ فرج تین سے حلال ہوتی ہے۔ میراث کے نکاح سے، بغیر میراث کے نکاح سے اور ملکیت کے نکاح سے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلَاثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلَا مِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِمِلْكِ الْيَمِينِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے حسین بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "فرج تین سے حلال ہوتی ہے۔ میراث کے نکاح سے، بغیر میراث کے نکاح سے اور ملکیت کے نکاح سے۔"

## بابُ النَّظَرِ لِمَنْ أَرَادَ التَّزْوِيجَ (شادی کا ارادہ کرنے والے کی نگاہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ أَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا يَشْتَرِيهَا بِأَغْلَى الثَّمَنِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کا ارادہ کرتا ہے کیا وہ اسے دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا۔"ہاں" بے شک وہ اسے انتہائی مہنگی قیمت پر خریدے گا۔"

2- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ كُلِّهِمْ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَ مَعَاصِمِهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا .

2۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم اور حماد بن عثمان اور حفص ابن البختری تمام سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب وہ اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے چہرے اور کلائیوں کی طرف دیکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ يَتَأَمَّلُهَا وَ يَنْظُرُ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا يَنْظُرُ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن سری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"ایک آدمی کا ارادہ ہے کہ ایک عورت سے شادی کرے وہ اس کے بارے میں سوچے اور اس کے چہرے اور پشت کی طرف نگاہ کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ جب آدمی کسی عورت سے شادی کا ارادہ کرے تو اس کی پشت اور اس کے چہرے کی طرف نگاہ کرے"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ فَلِمَ يُعْطِي مَالَهُ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حسن بن سری سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو عورت کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ اس سے شادی کرنے سے پہلے فرمایا۔" ہاں" کیا اس نے اسکو اپنے مال میں اختیار نہیں دینا؟

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا فَيَنْظُرُ إِلَى شَعْرِهَا وَ مَحَاسِنِهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُتَلَذِّذاً .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبد اللہ بن فضل سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔ کیا آدمی اس عورت کی طرف دیکھ سکتا ہے کہ جس سے وہ شادی کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ اس کے بالوں اور محاسن کی طرف نگاہ کرے؟ فرمایا۔"جب لذت کا قصہ نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

## باب الْوَقْتِ الَّذِي يُكْرَهُ فِيهِ التَّزْوِيجُ (وہ وقت کہ جس میں شادی مکروہ ہے)

1- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ عَنْ ضُرَيْسِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ عِنْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) مَا أَرَاهُمَا يَتَّفِقَانِ فَافْتَرَقَا .

1۔ احمد بن محمد نے علی بن حسن بن علی سے، اس نے عباس بن عامر سے، اس نے محمد بن یحیٰ خثعمی سے، اس نے ضریس بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ جب ابو جعفر علیہ السلام کو خبر پہنچی کہ ایک آدمی نے دوپہر کے گرم وقت میں شادی کی ہے تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ وہ اکٹھے رہیں" پس وہ جدا ہو گئے۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ وَ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَةٍ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن سماعۃ سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبید بن زرارۃ اور ابو العباس سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "آدمی کیلئے اچھا نہیں ہے کہ وہ بدھ کی رات بیوی کے پاس جائے"

## باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّزْوِيجِ بِاللَّيْلِ (رات کو شادی میں جو مستحب ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي التَّزْوِيجِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ التَّزْوِيجُ بِاللَّيْلِ لِأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ اللَّيْلَ سَكَناً وَ النِّسَاءُ إِنَّمَا هُنَّ سَكَنٌ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی الوشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سنا۔ انہوں نے فرمایا۔ "رات کو شادی کرنا سنت ہے کیونکہ اللہ عَزّوجَلّ نے رات کو سکون قرار دیا ہے اور عورتیں بھی بیشک سکون ہیں۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ زُفُّوا عَرَائِسَكُمْ لَيْلًا وَ أَطْعِمُوا ضُحًى .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اپنی دلہنوں کے پاس رات کو جاؤ اور کھانا دوپہر کو کھلاؤ۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ . عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ يَا مُيَسِّرُ تَزَوَّجْ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ سَكَناً وَ لَا تَطْلُبْ حَاجَةً بِاللَّيْلِ فَإِنَّ اللَّيْلَ مُظْلِمٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِلطَّارِقِ لَحَقّاً عَظِيماً وَ إِنَّ لِلصَّاحِبِ لَحَقّاً عَظِيماً .

3۔ محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے میسر بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے میسر شادی رات کو کرو کہ اللہ عَزّوجَلّ نے اسے سکون قرار دیا ہے اور اپنی حاجت

رات کو طلب مت کرو کہ رات تاریک ہوتی ہے۔ پھر فرمایا"رات کو سوال کرنے والے کیلئے عظیم اجر ہے اور اس کے صاحب (حاجت پوری کرنے والے) کیلئے بھی اجر عظیم ہے۔"

# باب الْإِطْعَامِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ (شادی کے وقت کھانا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّجَاشِيَّ لَمَّا خَطَبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) آمِنَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَزَوَّجَهُ دَعَا بِطَعَامٍ وَ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْإِطْعَامَ عِنْدَ التَّزْوِيجِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور حسین بن محمد سے، ان دونوں نے ایک ساتھ معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے فرمایا۔ جب نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آمنہ بنت ابوسفیان کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے شادی کرلی اور طعام کی دعوت دی اور فرمایا۔"شادی کے وقت کھانا کھلانا مرسلینؑ کی سنت ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) حِينَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَوْلَمَ عَلَيْهَا وَ أَطْعَمَ النَّاسَ الْحَيْسَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میمونہ بنت حارث سے شادی کی تو اس پر ولیمہ کیا اور لوگوں کو حیس (گھی اور کھجور کی ایک ڈش) کھلائی۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْوَلِيمَةُ يَوْمٌ وَ يَوْمَانِ مَكْرُمَةٌ وَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ رِيَاءٌ وَ سُمْعَةٌ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔"ولیمہ پہلے دن ہے دوسرے دن شرف دیتا ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور دکھاوا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَ الثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَ مَا زَادَ رِيَاءٌ وَ سُمْعَةٌ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے دن ولیمہ حق ہے۔ اور دوسرے دن معروف ہے اور جو اس سے زیادہ ہو وہ ریاکاری و دکھاوا ہے۔"

# باب التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ (شادی بغیر خطبہ کے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَقَالَ أَ وَ لَيْسَ عَامَّةُ مَا يَتَزَوَّجُ فِتْيَانُنَا وَ نَحْنُ نَتَعَرَّقُ الطَّعَامَ عَلَى الْخِوَانِ نَقُولُ يَا فُلَانُ زَوِّجْ فُلَاناً فُلَانَةَ فَيَقُولُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ .

*1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے علی بن یعقوب سے، اس نے ہارون بن مسلم سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بغیر خطبہ کے تزویج کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا ایسا نہیں ہے کہ عام طور پر ہم اپنے جوانوں کی شادی کرتے ہیں ہم دستر خوان کو بھرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں۔ اے فلاں فلاں کی فلانہ سے شادی کر دو اور وہ کہتا ہے ہم نے ایسا کر دیا۔"*

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) كَانَ يَتَزَوَّجُ وَ هُوَ يَتَعَرَّقُ عَرْقاً يَأْكُلُ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ زَوَّجْنَاكَ عَلَى شَرْطِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) إِذَا حَمِدَ اللَّهَ فَقَدْ خَطَبَ .

*2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام جب بھی نکاح کا خطبہ دیتے تو کھانے والی میز پر صرف ان چند الفاظ کے اور کچھ نہ فرماتے۔"*

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ زَوَّجْنَاكَ عَلَى شَرْطِ اللَّهِ ۔ *پھر علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ "جب اللہ عزّوجلّ کی حمد کی تو خطبہ ہو گیا"*

# باب خُطَبِ النِّكَاحِ (نکاح کے خطبے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ جَمَاعَةً مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ اجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَ هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُزَوِّجُوا رَجُلًا مِنْهُمْ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَلْ لَكُمْ أَنْ نُخْجِلَ عَلِيّاً السَّاعَةَ نَسْأَلُهُ أَنْ يَخْطُبَ بِنَا وَ نَتَكَلَّمُ فَإِنَّهُ يَخْجَلُ وَ يَعْيَا بِالْكَلَامِ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُزَوِّجَ فُلَاناً فُلَانَةَ وَ نَحْنُ نُرِيدُ أَنْ تَخْطُبَ بِنَا فَقَالَ فَهَلْ تَنْتَظِرُونَ أَحَداً فَقَالُوا لَا فَوَ اللَّهِ مَا لَبِثَ حَتَّى قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُخْتَصِّ بِالتَّوْحِيدِ الْمُتَقَدِّمِ بِالْوَعِيدِ الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيدُ الْمُحْتَجِبِ بِالنُّورِ دُونَ خَلْقِهِ ذِي الْأُفُقِ الطَّامِحِ وَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَ الْمُلْكِ الْبَاذِخِ الْمَعْبُودِ بِالْآلَاءِ رَبِّ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ أَحْمَدُهُ عَلَى حُسْنِ الْبَلَاءِ وَ فَضْلِ الْعَطَاءِ وَ سَوَابِغِ النَّعْمَاءِ وَ عَلَى مَا يَدْفَعُ رَبُّنَا مِنَ الْبَلَاءِ حَمْداً يَسْتَهِلُّ لَهُ الْعِبَادُ وَ يَنْمُو بِهِ الْبِلَادُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَ لَا يَكُونُ شَيْءٌ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً ( **صلى الله عليه وآله** ) عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اصْطَفَاهُ بِالتَّفْضِيلِ وَ هَدَى بِهِ مِنَ التَّضْلِيلِ اخْتَصَّهُ لِنَفْسِهِ وَ بَعَثَهُ إِلَى خَلْقِهِ بِرِسَالَاتِهِ وَ بِكَلَامِهِ يَدْعُوهُمْ إِلَى عِبَادَتِهِ وَ تَوْحِيدِهِ وَ الْإِقْرَارِ بِرُبُوبِيَّتِهِ وَ التَّصْدِيقِ بِنَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بَعَثَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ صَدْفٍ عَنِ الْحَقِّ وَ جَهَالَةٍ بِالرَّبِّ وَ كُفْرٍ بِالْبَعْثِ وَ الْوَعِيدِ فَبَلَّغَ رِسَالَاتِهِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ عَبَدَهُ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَثِيراً أُوصِيكُمْ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَ لِلْمُتَّقِينَ الْمَخْرَجَ مِمَّا يَكْرَهُونَ وَ الرِّزْقَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ

فَتَنَجَّزُوا مِنَ اللَّهِ مَوْعُودَهُ وَ اطْلُبُوا مَا عِنْدَهُ بِطَاعَتِهِ وَ الْعَمَلِ بِمَحَابِّهِ فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ الْخَيْرُ إِلَّا بِهِ وَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَ لَا تُكْلَانَ فِيمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَّا عَلَيْهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَبْرَمَ الْأُمُورَ وَ أَمْضَاهَا عَلَى مَقَادِيرِهَا فَهِيَ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ عَنْ مَجَارِيهَا دُونَ بُلُوغِ غَايَاتِهَا فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ أَمْرِهِ الْمَحْتُومِ وَ قَضَايَاهُ الْمُبْرَمَةِ مَا قَدْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْأَخْلَافُ وَ جَرَتْ بِهِ الْأَسْبَابُ وَ قَضَى مِنْ تَنَاهِي الْقَضَايَا بِنَا وَ بِكُمْ إِلَى حُضُورِ هَذَا الْمَجْلِسِ الَّذِي خَصَّنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ لِلَّذِي كَانَ مِنْ تَذَكُّرِنَا آلَاءَهُ وَ حُسْنَ بَلَائِهِ وَ تَظَاهُرَ نَعْمَائِهِ فَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ بَرَكَةَ مَا جَمَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ عَلَيْهِ وَ سَاقَنَا وَ إِيَّاكُمْ إِلَيْهِ ثُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ذَكَرَ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَ هُوَ فِي الْحَسَبِ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمُوهُ وَ فِي النَّسَبِ مَنْ لَا تَجْهَلُونَهُ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَا قَدْ عَرَفْتُمُوهُ فَرُدُّوا خَيْراً تُحْمَدُوا عَلَيْهِ وَ تُنْسَبُوا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عثمان کی امارت کے زمانے میں بنی امیہ کی ایک جماعت جمعہ کے دن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہوئی اور وہ چاہتے تھے کہ ان میں سے کسی ایک شخص کی شادی کریں اور امیر المومنین علیہ السلام ان کے قریب تشریف فرما تھے۔ ان میں سے بعض نے ایک دوسرے سے کہا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ ہم علی علیہ السلام کو (معاذ اللہ) خجل کریں ایک ساعت کیلئے ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خطبہ دیں اور ہم بولیں گے تو وہ خجل ہوں گے اور کلام سے عاجز آ جائیں گے۔ "پس وہ آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا۔ اے ابو الحسن علیہ السلام ہمارا ارادہ ہے کہ ہم فلاں کو فلانہ سے بیاہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپؑ ہمیں خطبہ دیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں کسی کا انتظار ہے؟ انہوں نے کہا۔ نہیں اللہ کی قسم کوئی دیر نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں کہ جو توحید کے ساتھ خاص ہے، جو تنبیہ کرنے میں پیش رفت کرنے والا ہے، جو چاہے کرنے والا ہے، جو نور کے حجابوں میں ہے۔ مخلوق بلند، بلند و بالا افق والا، متکبر عزت دار، بڑی شان والا بادشاہ، نعمتوں کے سبب پوجا جانے والا اور زمین و آسمان کا رب ہے۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں بہترین انعام پر اور عطاء احسان پر اور کامل نعمتوں پر اور اس پر کہ ہمارے رب نے مصیبتیں ہم سے دور کی ہیں۔ ایسی حمد کہ جو اس کے عباد اس کیلئے خوشی سے کرتے ہیں اور جس سے شہر پھیلتے ہیں اور میںؑ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اس سے پہلے کوئی چیز تھی اور نہ اس کے بعد کوئی چیز ہو گی۔

اور میںؑ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبدؑ خاص اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ جسےؑ اس نے فضیلت کیلئے چنا۔ اور انؑ کے ذریعے گمراہی سے ہدایت بخشی اورؑ انہیں ذات کیلئے خاص کیا۔ اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ مبعوث کیا۔ جنہوںؑ نے لوگوں کو اس (اللہ) کی عبادت، توحید، اس کی ربوبیت اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی طرف بلایا اور اللہ عزّوجلّ نے انہیںؑ اس وقت مبعوث کیا کہ جب زمانہ رسولوںؑ سے خالی تھا اور حق سے منہ موڑا جا چکا تھا۔ رب سے لاعلمی تھی اور اللہ کی طرف سے بھیجے جانے اور اس کے وعدوں کا انکار کیا جاتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی رسالت کی تبلیغ کی۔ اور اس کی راہ میں جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی اور اللہ عزّوجلّ کی یقین کی حد تک عبادت کی۔ میںؑ تمہیں اور خود کو عظیم اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور یقیناً اللہ عزّوجلّ نے متقیوں کیلئے وہاں کشائش رکھی ہے کہ جس سے وہ کراہت کرتے ہیں اور ایسی جگہ رزق رکھا ہے کہ جہاں سے وہ گمان ہی نہیں کرتے پس تم سب اللہ سے اس کی وعدہ کی گئی چیزوں کو طلب کرو اور جو کچھ اس کے پاس ہے اسے اس کی اطاعت کے ذریعے طلب کرو اور اس کی محبت میں عمل سے کیونکہ کوئی اس کے سوا خیر کو نہیں پا سکتا اور نہ ہی اس کے پاس چیزوں تک کوئی اس کی اطاعت کے بغیر پہنچ پاتا ہے وہ جو بھی کرتا ہے اس میں اپنے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ امابعد۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ امور کو اٹل کرنے والا اور انہیں ان کی انتہا تک پہنچانے والا ہے اور وہ امور کو ان کی انتہا تک پہنچنے تک غیر متناہی ہیں جن میں انہیں مقدر کیا گیا ہے اور جن پہ ان کو نافذ کیا گیا ہے اور جس چیز میں اس نے مقدر کیا اور نافذ کیا اس کا امر حتمی ہوتا ہے اور اس کا نفاذ اٹل ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اسی سے اولادیں بکھرتی ہیں اور اس سے اسباب جاری ہوتے ہیں اور انہی لاتعداد فیصلوں میں سے ہے کہ اس نے ہمیں اور تمہیں اس

مجلس میں حاضر کیا کہ اس نے ہم کو اور تم کو خاص کیا ہے۔ ہمارے اس کی نعمتوں کو اس کے بہترین احسانات کو یاد کرنے اور اس کی نعمتوں کے اظہار کرنے سے پس ہم اللہ عزّوجلّ سے اپنے اور تمہارے لیے جس چیز پر اس نے ہمیں جمع کیا ہے۔ اور جس کی طرف وہ ہمیں اور تمہیں کھینچ لایا ہے برکت کا سوال کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ فلاں بن فلاں نے فلاں بنت فلاں کا ذکر کیا ہے اور اسے تم حسب میں پہچانتے ہو اور اس کے نسب سے تم جاہل نہیں ہو اور اس نے اس عورت کیلئے حق مہر میں سے جو خرچ کیا ہے تم اسے جانتے ہو پس تم اسے اچھا جواب دو اور اس کی تعریف کرو اور اس کی طرف نسبت دو۔ وصلی اللہ علیٰ محمدؐ وآلہٖؑ وسلم۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ زَوَّجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ كَانَ يَلِي أَمْرَهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ الْحَلِيمِ الْغَفَّارِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهِ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ أَحْمَدُهُ وَ أَسْتَعِينُهُ وَ أُومِنُ بِهِ وَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ كَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَ لَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ وَلِيّاً مُرْشِداً وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً ( **صلى الله عليه وآله** ) عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ بَعَثَهُ بِكِتَابِهِ حُجَّةً عَلَى عِبَادِهِ مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُ عَصَى اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَثِيراً إِمَامُ الْهُدَى وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى ثُمَّ إِنِّي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللَّهِ فِي الْمَاضِينَ وَ الْغَابِرِينَ ثُمَّ تَزَوَّجَ .

2۔ احمد بن محمد نے اسماعیل بن مہران سے اس نے ایمن بن محرز سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے بنی عبد المطلب علیہ السلام کی ایک عورت کی شادی کرائی اور اس کے تمام معاملات کی سرپرستی فرمائی اور فرمایا۔ تمام تر حمد اس اللہ کیلئے ہے کہ جو غالب بادشاہ اور تسلط رکھنے والا۔ بردبار، بخشنے والا، یکتا، قہر وغضب والا، بڑا بلند و بالا ہے،۔ تم میں سے جو سرگوشی کرے اور جو اعلانیہ کہے برابر ہے۔ جو رات کو چھپ جائے یا دن کو راستہ چلے برابر ہے۔ میںؑ اس کی حمد کرتا ہوں اس سے مدد چاہتا ہوں۔ اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں اور اللہ ہی کفالت کیلئے کافی ہے۔ جسے اللہ عزّوجلّ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں ہوتا اور تم اس کے علاوہ کسی ایک کو بھی بھلائی کا راستہ دکھانے والا سرپرست نہ پاؤ گے، اور میںؑ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ عزّوجلّ نے انہیں اپنی کتاب کے ساتھ اپنے بندوں پر حجتؐ بنا کر بھیجا۔ جس نے انؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ عزّوجلّ کی اطاعت کی۔ اور جس نے انؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی کی۔ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر و امام الہدیٰ اور نبیؐ مصطفیٰ تھے۔ پھر میںؑ تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی گزشتہ اور موجودہ لوگوں میں اللہ کی وصیت ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے تزویج کرائی"

3- أَحْمَدُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) بِهَذِهِ الْخُطْبَةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَحْمَدُهُ وَ أَسْتَعِينُهُ وَ أَسْتَغْفِرُهُ وَ أَسْتَهْدِيهِ وَ أُومِنُ بِهِ وَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً ( **صلى الله عليه وآله** ) عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ دَلِيلًا عَلَيْهِ وَ دَاعِياً إِلَيْهِ فَهَدَمَ أَرْكَانَ الْكُفْرِ وَ أَنَارَ مَصَابِيحَ الْإِيمَانِ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يَكُنْ سَبِيلُ الرَّشَادِ سَبِيلَهُ وَ نُورُ التَّقْوَى دَلِيلَهُ وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يُخْطِئِ السَّدَادَ كُلَّهُ وَ لَنْ يَضُرَّ إِلَّا نَفْسَهُ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَصِيَّةَ مَنْ نَاصَحَ وَ مَوْعِظَةَ مَنْ أَبْلَغَ وَ اجْتَهَدَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْإِسْلَامَ صِرَاطاً مُنِيرَ الْأَعْلَامِ مُشْرِقَ الْمَنَارِ فِيهِ تَأْتَلِفُ الْقُلُوبُ وَ عَلَيْهِ تَآخَى الْإِخْوَانُ وَ الَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثَابِتٌ وُدُّهُ وَ قَدِيمٌ عَهْدُهُ مَعْرِفَةٌ مِنْ كُلٍّ لِكُلٍّ لِجَمِيعِ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

3۔ احمد نے اسماعیل بن مہران سے روایت کی ہے کہ ہمیں عبد الملک بن ابی حارث نے بیان کیا، اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس خطبہ کے ذریعے شادی کا پیغام دیا۔ فرمایا! تمام تر تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میںؑ اس کی حمد کرتا ہوں

اور اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس سے استغفار کرتا ہوں اور اس سے ہدایت کا طلب گار ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ ہر دین پر غالب کرے۔ اپنی ذات پر دلیل اور اپنی طرف بلانے والا بنا کر۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفر کے ستونوں کو منہدم کیا ایمان کے چراغ روشن کئے، جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے ہدایت کا راستہ ہی اس کا راستہ بن جاتا ہے اور تقویٰ کا نور اس کا رہنما بن جاتا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نا فرمانی کرے وہ حق کے راستے کو سارا کا سارا خطا کر جاتا ہے اور وہ اپنے سوا کسی کو نقصان نہیں دیتا۔ اللہ کے بندو! زمین پر تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں ایک ناصح کی وصیت، پہنچانے اور کوشش کرنے والے کے موعظہ کے طور پر اما بعد یقیناً اللہ عزّوجلّ نے اسلام کو روشن نشان راستہ قرار دیا ہے۔ اس میں تالیف قلبی ہے اور اسی پر بھائی چارگی ہے تمہارے اور ہمارے درمیان جو ہے اس میں سے اس کی محبت ثابت ہے اس کا وعدہ قدیم ہے ہر ایک سے ہر ایک کے لیے معرفت، اس سب کے لیے کہ جس پر ہم ہیں اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَحْمَدُهُ وَ أَسْتَعِينُهُ وَ أُومِنُ بِهِ وَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلِيِّ النِّعْمَةِ وَ الرَّحْمَةِ خَالِقِ الْأَنَامِ وَ مُدَبِّرِ الْأُمُورِ فِيهَا بِالْقُوَّةِ عَلَيْهَا وَ الْإِتْقَانِ لَهَا فَإِنَّ اللَّهَ لَهُ الْحَمْدُ عَلَى غَابِرِ مَا يَكُونُ وَ مَاضِيهِ وَ لَهُ الْحَمْدُ مُفْرَداً وَ الثَّنَاءُ مُخْلَصاً بِمَا مِنْهُ كَانَتْ لَنَا نِعْمَةً مُونِقَةً وَ عَلَيْنَا مُجَلِّلَةً وَ إِلَيْنَا مُتَزَيِّنَةً خَالِقٌ مَا أَعْوَزَ وَ مُذِلٌّ مَا اسْتَصْعَبَ وَ مُسَهِّلٌ مَا اسْتَوْعَرَ وَ مُحَصِّلٌ مَا اسْتَيْسَرَ مُبْتَدِئُ الْخَلْقِ بَدْءاً أَوَّلًا يَوْمَ ابْتَدَعَ السَّمَاءَ وَ هِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْأَرْضِ ائْتِيا طَوْعاً أَوْ كَرْهاً قالَتا أَتَيْنا طائِعِينَ فَقَضَيهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَ لَا يَعُورُهُ شَدِيدٌ وَ لَا يَسْبِقُهُ هَارِبٌ وَ لَا يَفُوتُهُ مُزَائِلٌ يَوْمَ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ ما كَسَبَتْ وَ هُمْ لا يُظْلَمُونَ ثُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ .

4۔ احمد بن محمد نے ابن عزرمی سے، اس نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جب کسی کی تزویج کرانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے تھے! تمام تر تعریفیں اللہ عزّوجلّ کے لیے ہیں، میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اسکے رسول ہیں اور اس نے انہیں ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے ہر دین پر غالب کریں اگرچہ ایسا مشرکوں کو ناپسند ہے۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جو نعمت و رحمت کا ولی ہے مخلوق کا خالق اور امور کی تدبیر کرنے والا ہے ان میں اپنی قدرت کے ساتھ اور ان پر اپنے بھروسے کے ساتھ پس یقیناً اللہ عزّوجلّ کے لیے حمد ہے ان سخت مصیبتوں پر کہ جنہیں اس نے ٹال دیا اور اس کے لیے یگانہ حمد ہے اور خالص ثنا ہے کہ جس کے سبب ہمارے لیے عمدہ نعمتیں ہیں اور وہ ہمارے لیے عام ہیں اور ہمارے لیے مزین ہیں۔ خالق ہے کہ جسے فقدان نہیں، ذلیل کرنے والا ہے کہ جس پر کچھ دشوار نہیں، آسانی دینے والا ہے کہ اسے تنگی نہیں ہوتی۔ مخلوق ابتدائی طور پر خلق کرنے والا جس دن اس نے آسمان کو بنایا کہ وہ دھواں تھا اور اس نے آسمان اور زمین کو کہا آؤ رضا مندی سے جبراً ان دونوں نے کہا ہم رضا مندی (اطاعت مندی) سے آئی ہیں پھر اس نے انہیں دو دنوں میں سات آسمان بنایا اور کوئی سخت اسے کمزور نہیں کر سکتا کوئی بھاگنے والا اس سے آگے نہیں جا سکتا کوئی زائل کرنے والی چیز اس سے تجاوز نہیں کر سکتی اس دن وہ ہر نفس کو پورا پورا حق دے گا ان پر کوئی ظلم نہ ہو گا پھر یہ کہ فلاں بن فلاں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جَوَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُصْطَفِي الْحَمْدِ وَ مُسْتَخْلِصِهِ لِنَفْسِهِ مَجَّدَ بِهِ ذِكْرَهُ وَ أَسْنَى بِهِ أَمْرَهُ نَحْمَدُهُ غَيْرَ شَاكِّينَ فِيهِ نَرَى مَا نَعُدُّهُ رَجَاءَ نَجَاحِهِ وَ مِفْتَاحَ رَبَاحِهِ وَ نَتَنَاوَلُ بِهِ الْحَاجَاتِ مِنْ عِنْدِهِ وَ نَسْتَهْدِي اللَّهَ بِعِصَمِ الْهُدَى وَ وَثَائِقِ الْعُرَى وَ عَزَائِمِ التَّقْوَى وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْعَمَى بَعْدَ الْهُدَى وَ الْعَمَلِ فِي مَضَلَّاتِ

الْهَوَى وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ عَبْدٌ لَمْ يَعْبُدْ أَحَداً غَيْرَهُ اصْطَفَاهُ بِعِلْمِهِ وَ أَمِيناً عَلَى وَحْيِهِ وَ رَسُولًا إِلَى خَلْقِهِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَمِعْنَا مَقَالَتَكُمْ وَ أَنْتُمُ الْأَحْيَاءُ الْأَقْرَبُونَ نَرْغَبُ فِي مُصَاهَرَتِكُمْ وَ نُسْعِفُكُمْ بِحَاجَتِكُمْ وَ نَضَنُّ بِإِخَائِكُمْ فَقَدْ شَفَّعْنَا شَافِعَكُمْ وَ أَنْكَحْنَا خَاطِبَكُمْ عَلَى أَنَّ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَا ذَكَرْتُمْ نَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي أَبْرَمَ الْأُمُورَ بِقُدْرَتِهِ أَنْ يَجْعَلَ عَاقِبَةَ مَجْلِسِنَا هَذَا إِلَى مَحَابِّهِ إِنَّهُ وَلِيُّ ذَلِكَ وَ الْقَادِرُ عَلَيْهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے کہا کہ مجھے عباس بن موسیٰ بغدادی نے بیان کیا اس نے مرفوعاً کیا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کی طرف نکاح کے خطبہ کے جواب میں فرمایا! تمام تر حمد اللہ عزّ و جلّ کے لیے ہے جس نے حمد کو چنا اور اسے اپنی ذات کے لیے خالص کیا اور اس سے اپنا ذکر بلند کیا اور اس سے اپنا امر آسان کیا ہم اس کی حمد کرتے ہیں اس میں شک نہیں کرتے، ہم اسے دیکھتے ہیں کہ جسے ہم اس کی طرف سے کامیابی کی امید اور اس کی طرف سے نفع کی کلید سمجھتے ہیں اور ہم اس کے ذریعے اس کے ہاں سے حاجات کی بر آوری پاتے ہیں اور ہم اللہ عزّ و جلّ سے ہدایت طلب کرتے ہیں معصوم ہدایت اور قابل اعتماد راستے اور تقویٰ کے واجبات کی، ہم اللہ عزّ و جلّ کی پناہ چاہتے ہیں ہدایت کے بعد اندھے پن سے اور گمراہ کن خواہشات پر عمل کرنے سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں ایسے عبد کہ جس نے اس کے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کی۔ پس اس نے اسے اپنے علم کے لیے اپنی وحی پر امین اور اپنی مخلوق کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنا فصلی اللہ علیہ وآلہ اما بعد ہم نے تمہارا مقالہ سنا تم زندہ دل قرابت دار ہو ہم تمہاری دامادی میں دل چسپی رکھتے ہیں اور ہم تمہاری حاجت پوری کرتے ہیں اور تمہاری بھائی چارگی کو دوسرے کے لیے نہیں چھوڑتے ہم نے تمہاری سفارش کرنے والے کی سفارش قبول کی اور ہم نے تمہاری طرف سے طلب کرنے والے کا نکاح کیا اس بات پر کہ اس عورت کے لیے حق مہر ہو گا جو تم نے ذکر کیا ہے ہم اللہ عزّ و جلّ سے سوال کرتے ہیں کہ جو اپنی طاقت سے امور کو اٹل کرنے والا ہے کہ وہ ہماری اس مجلس کے انجام کو اپنے محبوب اعمال میں قرار دے وہی اس کا سرپرست ہے اور اس پر قادر ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَخْطُبُ بِهَذِهِ الْخُطْبَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَالِمِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدِينَ لَهُ مِنْ خَلْقِهِ دَائِنٌ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ مُؤَلِّفِ الْأَسْبَابِ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَ مَضَتْ بِهِ الْأَحْتَامُ مِنْ سَابِقِ عِلْمِهِ وَ مُقَدَّرِ حُكْمِهِ أَحْمَدُهُ عَلَى نِعَمِهِ وَ أَعُوذُ بِهِ مِنْ نِقَمِهِ وَ أَسْتَهْدِي اللَّهَ الْهُدَى وَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ الرَّدَى مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَقَدِ اهْتَدَى وَ سَلَكَ الطَّرِيقَةَ الْمُثْلَى وَ غَنِمَ الْغَنِيمَةَ الْعُظْمَى وَ مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَقَدْ حَارَ عَنِ الْهُدَى وَ هَوَى إِلَى الرَّدَى وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الْمُصْطَفَى وَ وَلِيُّهُ الْمُرْتَضَى وَ بَعِيثُهُ بِالْهُدَى أَرْسَلَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ اخْتِلَافٍ مِنَ الْمِلَلِ وَ انْقِطَاعٍ مِنَ السُّبُلِ وَ دُرُوسٍ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ طُمُوسٍ مِنْ أَعْلَامِ الْهُدَى وَ الْبَيِّنَاتِ فَبَلَّغَ رِسَالَةَ رَبِّهِ وَ صَدَعَ بِأَمْرِهِ وَ أَدَّى الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ وَ تُوُفِّيَ فَقِيداً مَحْمُوداً ( **صلى الله عليه وآله** )

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عبد العظیم بن عبد اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے اس خطبہ کے ذریعے تزویج طلب کی، تمام تر حمد اس اللہ کے لیے ہے کہ جو جاننے والا ہے اس کو بھی کہ جو اس کی مخلوق میں سے اس کی اطاعت کرنے والے کی اس کی اطاعت کرنے سے پہلے تھا جو زمین و آسمان کا خالق ہے اور ان اسباب کی تالیف کرنے والا ہے کہ جنکے ذریعے قلمیں جاری ہوئیں اور جن کے ذریعے امور حتمی نافذ ہوئے اس کے اولین علم اور اس کے احکام کی تقدیر میں سے، میں اس کی حمد کرتا ہوں اس کی نعمتوں پر اور میں اس کے عذابوں سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور میں اللہ عزّ و جلّ سے ہدایت کی طرف راہنمائی چاہتا ہوں اور میں اس کی پناہ چاہتا ہوں گمراہی اور بے کاری سے پس جسے اللہ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہوا اور حق سے مشابے راستہ پر چلا اور اس نے عظیم غنیمت پائی اور جسے اللہ عزّ و جلّ گمراہ کرے وہ ہدایت سے نالاں ہوا اور باطل پر جا گرا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزّ و جلّ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ وحدہ لا شریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اس کے مرتضیٰ ولی ہیں اور ان کی طرف سے ہدایت کے ساتھ بھیجے گئے ہیں،

انہیںؐ اس زمانے میں بھیجا کہ جب زمانہ رسولوںؑ سے خالی تھا، بارش منقطع ہو گئی تھی حکمت کا نام نشان باقی نہ تھا ہدایت کے نشان مٹ گئے تھے مذاہب میں اختلاف تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کی اور اس کے مرکز کو ظاہر کیا اور اپنا حق ادا کیا اور یوں رحلت فرمائی کہ انؐ کا کوئی ثانی نہ تھا اور ہر کوئی انؐ کی تعریف کرتا تھا۔

ثُمَّ إِنَّ هَذِهِ الْأُمُورَ كُلَّهَا بِيَدِ اللَّهِ تَجْرِي إِلَى أَسْبَابِهَا وَ مَقَادِيرِهَا فَأَمْرُ اللَّهِ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ وَ قَدَرُهُ يَجْرِي إِلَى أَجَلِهِ وَ أَجَلُهُ يَجْرِي إِلَى كِتَابِهِ وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتابٌ يَمْحُوا اللَّهُ ما يَشاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتابِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ جَعَلَ الصِّهْرَ مَأْلَفَةً لِلْقُلُوبِ وَ نِسْبَةَ الْمَنْسُوبِ أَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ وَ جَعَلَهُ رَأْفَةً وَ رَحْمَةً إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْعالَمِينَ وَ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ وَ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ مِمَّنْ قَدْ عَرَفْتُمْ مَنْصِبَهُ فِي الْحَسَبِ وَ مَذْهَبَهُ فِي الْأَدَبِ وَ قَدْ رَغِبَ فِي مُشَارَكَتِكُمْ وَ أَحَبَّ مُصَاهَرَتَكُمْ وَ أَتَاكُمْ خَاطِباً فَتَاتَكُمْ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا الْعَاجِلُ مِنْهُ كَذَا وَ الْآجِلُ مِنْهُ كَذَا فَشَفِّعُوا شَافِعَنَا وَ أَنْكِحُوا خَاطِبَنَا وَ رُدُّوا رَدّاً جَمِيلًا وَ قُولُوا قَوْلًا حَسَناً وَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَ لَكُمْ وَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

پھر یہ کہ یہ سارے امور تمام کے تمام اللہ کے ہاتھ میں ہیں کہ جن کا اجرا ان کے اسباب اور ان کی مقاریر کی طرف ہوتا ہے پس اللہ عزّوجلّ کے امر کا اجرا اس کی قدر کا اس کی اجل کی طرف اجرا ہوتا ہے اور۔ اللہ جسے چاہتا ہے اسے محو کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے امابعد! یقیناً اللہ عزّوجلّ نے دامادی کو تالیف قلبی کا سبب بنایا ہے منسوب کی نسبت سے ارحام مربوط ہوتے ہیں اور اللہ عزّوجلّ نے اسے مہربانی اور رحمت قرار دیا ہے۔ یقیناً اس میں عالمین کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ عزّوجلّ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے اور وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے بشر کو خلق فرمایا اور اسے نسب وسسرال والا بنایا (فرقان 54) اور فرمایا، تم میں سے بغیر نکاح کے جو مرد وعورت ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنی نیک بخت غلام اور کنیزوں کا بھی (نور 32) اور یقیناً فلاں بن فلاں ان میں سے ہے کہ جس کے حسب میں مرتبہ کو تم جانتے ہو اور ادب میں اس کے مذہب کو بھی اور اسے تمہاری شراکت (رشتہ داری) میں رغبت ہوئی ہے اور وہ تمہاری دامادی کو چاہتا ہے اور تمہارے پاس تمہاری فلاں بنت فلاں لڑکی سے شادی کا پیغام لے کر آیا اور اس نے اس لڑکی کے لیے حق مہر میں اتنی اتنی چیز مقرر کی ہے اس میں سے موقع پر اتنی اور اس میں سے عندالطلب ہے پس تم ہماری سفارش قبول کرو اور ہمارے شادی کے پیغام لانے والے سے نکاح کرو اور اس کا جواب خوبصورت دو اور اچھا قول بولو میںؑ اللہ عزّوجلّ سے اپنی، تمہاری اور تمام مسلمانوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ خَطَبَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) هَذِهِ الْخُطْبَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَمِدَ فِي الْكِتَابِ نَفْسَهُ وَ افْتَتَحَ بِالْحَمْدِ كِتَابَهُ وَ جَعَلَ الْحَمْدَ أَوَّلَ جَزَاءِ مَحَلِّ نِعْمَتِهِ وَ آخِرَ دَعْوَى أَهْلِ جَنَّتِهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةً أُخْلِصُهَا لَهُ وَ أَدَّخِرُهَا عِنْدَهُ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَ عَلَى آلِهِ آلِ الرَّحْمَةِ وَ شَجَرَةِ النِّعْمَةِ وَ مَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفِ الْمَلَائِكَةِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ فِي عِلْمِهِ السَّابِقِ وَ كِتَابِهِ النَّاطِقِ وَ بَيَانِهِ الصَّادِقِ أَنَّ أَحَقَّ الْأَسْبَابِ بِالصِّلَةِ وَ الْأَثَرَةِ وَ أَوْلَى الْأُمُورِ بِالرَّغْبَةِ فِيهِ سَبَبٌ أَوْجَبَ سَبَباً وَ أَمْرٌ أَعْقَبَ غِنًى فَقَالَ جَلَّ وَ عَزَّ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ كانَ رَبُّكَ قَدِيراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَ الْمُصَاهَرَةِ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ وَ لَا سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ وَ لَا أَثَرٌ مُسْتَفِيضٌ لَكَانَ فِيمَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بِرِّ الْقَرِيبِ وَ تَقْرِيبِ الْبَعِيدِ وَ تَأْلِيفِ الْقُلُوبِ وَ تَشْبِيكِ الْحُقُوقِ وَ تَكْثِيرِ الْعَدَدِ وَ تَوْفِيرِ الْوَلَدِ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ وَ حَوَادِثِ الْأُمُورِ مَا يَرْغَبُ فِي دُونِهِ الْعَاقِلُ اللَّبِيبُ وَ يُسَارِعُ إِلَيْهِ الْمُوَفَّقُ الْمُصِيبُ وَ يَحْرِصُ عَلَيْهِ الْأَدِيبُ الْأَرِيبُ فَأَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنِ اتَّبَعَ أَمْرَهُ وَ أَنْفَذَ حُكْمَهُ وَ أَمْضَى قَضَاءَهُ وَ رَجَا جَزَاءَهُ وَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمْ حَالَهُ وَ جَلَالَهُ دَعَاهُ رِضَا نَفْسِهِ وَ أَتَاكُمْ إِيثَاراً لَكُمْ وَ اخْتِيَاراً لِخِطْبَةِ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانٍ كَرِيمَتِكُمْ وَ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا فَتَلَقَّوْهُ بِالْإِجَابَةِ وَ أَجِيبُوهُ بِالرَّغْبَةِ وَ اسْتَخِيرُوا اللَّهَ فِي أُمُورِكُمْ يَعْزِمْ لَكُمْ عَلَى رُشْدِكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُلْحِمَ مَا بَيْنَكُمْ بِالْبِرِّ وَ التَّقْوَى وَ يُؤَلِّفَهُ بِالْمَحَبَّةِ وَ الْهَوَى وَ يَخْتِمَهُ بِالْمُوَافَقَةِ وَ الرِّضَا إِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعَاءِ لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ .

7۔ احمد بن محمد نے معاویہ بن حکیم سے روایت کی ہے کہ امام علی رضاؑ نے ایک مرتبہ نکاح دائمی پر یہ خطبہ نکاح بیان فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عزّوجلّ کے لیے ہیں جو اس نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں اور اپنی کتاب کی ابتداء اپنی تعریف سے کی ہے، اور اس نے اپنی رحمت، اپنی تعریف کرنے والوں کے لیے اور جنت میں جانے والوں کے لیے مخصوص کی ہے، میں اسکی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی عبادت کے لائق ہے یہ وہ گواہی ہے جو اس کے لیے خالص ہے اور اس سے مخصوص ہے۔ اے اللہ عزّوجلّ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، وہ انبیاء میں آخری نبیؐ ہیں، اور لوگوں میں افضل ترین ہیں اور انکی آلؑ سب سے زیادہ رحم کرنے والی اور سخی ہے۔ سخاوتوں کا شجر اور اللہ عزّوجلّ کے فرامین کا مخزن اور انکا گھر ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہے، تمام تعریفیں اللہ عزّوجلّ کے لیے ہیں جسکی بولتی ہوئی کتاب، احکام، ابدی علم تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو صلہ حاصل کرنا چاہیں۔" اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے، یہ وہ ہے کہ جس نے انسان کو پانی سے خلق کیا ہے اور جس نے پھر بچے عطا کیے اور سسرال کے رشتے عطا کیے اور یہ طاقت صرف اس کے لیے مخصوص ہے، اور شادی کروان غیر شادی شدہ لوگوں کی جو فرمانبردار ہوں اور نیک کنیزیں ہوں، اگر وہ غربت سے خائف ہوں تو اللہ عزّوجلّ ان کو امیر کردے گا، اور وہ جسکا چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے، یقیناً وہ سب سے باخبر ہے۔" (25:26)

اگر کوئی نہایت واضح آیت یا سنت رسول، نکاح کے بارے میں نہ ہوتی تو اور بات تھی مگر ان کی پابندی ہونی چاہیے، یہ دور کو نزدیک اور دلوں کو ملا دینے والے احکامات ہیں۔ ان سے حقوق میں سے حقوق نکلتے ہیں اور اولاد پیدا ہوتی ہے جو مشکل اوقات اور مصائب میں راحت اور امید کی کرن ہوتی ہے، اس حقیقت سے عقل والے باخبر ہیں، قسمت والے اس کے خواہاں ہیں اور ماہر علم و حکمت اس سے فیض اٹھانے کے لیے امادہ ہیں۔ اللہ عزّوجلّ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو اسکی اطاعت کرتے ہیں، اسکے احکامات پر پابندی سے عمل کرتے ہیں اور اس کے معین کردہ اصول پر عمل کر کے اجر کے خواہاں ہیں۔ یہ وہ جو کہ اسکا بیٹا ہے، یہ ان خصوصیات کا مالک ہے جن کا ذکر کیا گیا اور تم لوگوں میں ایسا ہی مشہور ہے۔ اس کی روح نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ تم لوگوں میں سے ایک کا انتخاب کرے دوسرے لوگوں پر، اور وہ ہے جو کہ اس کی بیٹی ہے جو ایک نیک اور پروقار بیٹی ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اتنا مہر مقرر کیا جائے اور آپ سب اسکو خوش آمدید کہتے ہوئے قبول کریں۔ اور اسکو اشتیاق کے ساتھ اپنے میں شامل کریں اور اللہ عزّوجلّ سے دعا کریں کہ ان کے اور تمھارے لیے بہتری اور خیر ہو۔ یہ (مرد) تمھارے لیے جو بہتر ہوگا فیصلہ کرے گا، اگر اللہ عزّوجلّ نے چاہا اور ہم اللہ عزّوجلّ سے دعاء گو ہیں کہ ان کے درمیان اتفاق اور خوش اسلوبی عطا کرے۔ گناہوں سے بچ کر اور نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر انکو قریب تر کرے اور ان میں پیار اور محبت قائم کرے، اور یہ معملات ان میں خیر و خوبی سے پروان چڑھائے، وہ یقیناً سننے والا اور حکمت والا ہے۔

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَقُولُ ثُمَّ ذَكَرَ الْخُطْبَةَ كَمَا ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ حُكَيْمٍ مِثْلَهَا .

ہمارے بعض اصحاب نے علی بن حسن بن فضال سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا! پھر اس نے اس خطبہ کو ذکر کیا جس طرح کہ اسے معاویہ بن حکیم نے ذکر کیا ہے اس کی مثل۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ كَانَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) يَخْطُبُ فِي النِّكَاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِجْلَالًا لِقُدْرَتِهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خُضُوعاً لِعِزَّتِهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

8۔ محمد بن احمد نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ رضا علیہ السلام نے نکاح میں خطبہ دیا "تمام ترحمد اللہ عزّوجلّ کے لیے ہیں اس کی قدرت کے احترام کے طور پر، کوئی معبود نہیں ماسوائے اللہ کے اس کی عزت کے سامنے خضوع کرتے ہوئے اور اللہ عزّوجلّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

انؐ کی آل علیہ السلام پر درود ہو انؐ کے ذکر کے وقت یقیناً اللہ عزّوجلّ نے پانی سے بشر کو خلق کیا اور اس کے لیے نسب اور سسرال مقرر فرمایا ............اِلیٰ آخر ایۃ"

9- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أَقْبَلَ أَبُو طَالِبٍ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ حَتَّى دَخَلَ عَلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَمِّ خَدِيجَةَ فَابْتَدَأَ أَبُو طَالِبٍ بِالْكَلَامِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ زَرْعِ إِبْرَاهِيمَ وَ ذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ وَ أَنْزَلَنَا حَرَماً آمِناً وَ جَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَ بَارَكَ لَنَا فِي بَلَدِنَا الَّذِي نَحْنُ فِيهِ ثُمَّ إِنَّ ابْنَ أَخِي هَذَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِمَّنْ لَا يُوزَنُ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا رَجَحَ بِهِ وَ لَا يُقَاسُ بِهِ رَجُلٌ إِلَّا عَظُمَ عَنْهُ وَ لَا عِدْلَ لَهُ فِي الْخَلْقِ وَ إِنْ كَانَ مُقِلًّا فِي الْمَالِ فَإِنَّ الْمَالَ رِفْدٌ جَارٍ وَ ظِلٌّ زَائِلٌ

9۔ ہمارے بعض اصحاب نے علی بن الحسین سے، اس نے علی بن حسان سے اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی خدیجہؑ بنت خویلد علیہا السلام سے شادی کا ارادہ کیا تو ابوطالب علیہ السلام اپنے اہل بیت میں تشریف لائے انؐ کے ساتھ قریش میں سے کچھ افراد تھے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام بی بی خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس گئے اور حضرت ابوطالب علیہ السلام نے کلام کی ابتدا فرمائی اور فرمایا! تمام ترحمد اس گھر کے رب کے لیے ہے کہ جس نے ہمیںؑ اولاد ابراہیم علیہ السلام اور ذریت اسماعیل علیہ السلام میں قرار دیا اور ہمیںؑ پرامن حرم میں نازل کیا اور ہمیںؑ لوگوں پر حاکم بنایا اور ہمارےؑ لیے ہمارےؑ وطن کہ جس میں ہمؑ ہیں برکت عطا فرمائی پھر یہ کہ میرأیہ برادرزاد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہے کہ جس کا قریش کے کسی مرد سے موازنہ نہیں ہوسکتا ہاں اگر کوئی ان میں سے بڑا پاؤ تو اخلاق میں اس کا کوئی ثانی نہیں اگرچہ وہؐ مال قلیل رکھتا ہے لیکن مال تو اللہ عزّوجلّ ہی کسی کو ضرورت کے مطابق دیتا ہے اور زائل ہونے والا سایہ ہے۔

وَ لَهُ فِي خَدِيجَةَ رَغْبَةٌ وَ لَهَا فِيهِ رَغْبَةٌ وَ قَدْ جِئْنَاكَ لِنَخْطُبَهَا إِلَيْكَ بِرِضَاهَا وَ أَمْرِهَا وَ الْمَهْرُ عَلَيَّ فِي مَالِيَ الَّذِي سَأَلْتُمُوهُ عَاجِلُهُ وَ آجِلُهُ وَ لَهُ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ حَظٌّ عَظِيمٌ وَ دِينٌ شَائِعٌ وَ رَأْيٌ كَامِلٌ ثُمَّ سَكَتَ أَبُو طَالِبٍ وَ تَكَلَّمَ عَمُّهَا وَ تَلَجْلَجَ وَ قَصَرَ عَنْ جَوَابِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَدْرَكَهُ الْقُطْعُ وَ الْبُهْرُ وَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْقِسِّيسِينَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ مُبْتَدِئَةً يَا عَمَّاهْ إِنَّكَ وَ إِنْ كُنْتَ أَوْلَى بِنَفْسِي مِنِّي فِي الشُّهُودِ فَلَسْتَ أَوْلَى بِي مِنْ نَفْسِي قَدْ زَوَّجْتُكَ يَا مُحَمَّدُ نَفْسِي وَ الْمَهْرُ عَلَيَّ فِي مَالِي فَأْمُرْ عَمَّكَ فَلْيَنْحَرْ نَاقَةً فَلْيُولِمْ بِهَا وَ ادْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ أَبُو طَالِبٍ اشْهَدُوا عَلَيْهَا بِقَبُولِهَا مُحَمَّداً وَ ضَمَانِهَا الْمَهْرَ فِي مَالِهَا فَقَالَ بَعْضُ قُرَيْشٍ يَا عَجَبَاهْ الْمَهْرُ عَلَى النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ فَغَضِبَ أَبُو طَالِبٍ غَضَباً شَدِيداً وَ قَامَ عَلَى قَدَمَيْهِ وَ كَانَ مِمَّنْ يَهَابُهُ الرِّجَالُ وَ يُكْرَهُ غَضَبُهُ فَقَالَ إِذَا كَانُوا مِثْلَ ابْنِ أَخِي هَذَا طُلِبَتِ الرِّجَالُ بِأَغْلَى الْأَثْمَانِ وَ أَعْظَمِ الْمَهْرِ وَ إِذَا كَانُوا أَمْثَالَكُمْ لَمْ يُزَوَّجُوا إِلَّا بِالْمَهْرِ الْغَالِي وَ نَحَرَ أَبُو طَالِبٍ نَاقَةً وَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِأَهْلِهِ وَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنْمٍ .

هَنِيئاً مَرِيئاً يَا خَدِيجَةُ قَدْ جَرَتْ لَكِ الطَّيْرُ فِيمَا كَانَ مِنْكِ بِأَسْعَدتَزَوَّجْتِه خَيْرَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا وَ مَنْ ذَا الَّذِي فِي النَّاسِ مِثْلُ مُحَمَّدوَ بَشَّرَ بِهِ الْبَرَّانِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فَيَا قُرْبَ مَوْعِدأَقَرَّتْ بِهِ الْكُتَّابُ قِدْماً بِأَنَّهُ رَسُولٌ مِنَ الْبَطْحَاءِ هَادٍ وَ مُهْتَدٍ

اور اسے خدیجہ علیہا السلام کو اس میں رغبت ہے اور ہمؑ تمہارے پاس آئے ہیں کہ اس کا رشتہ تم سے مانگیں اس کی رضا اور اس کے حکم سے اور حق مہر میرےؐ مال میں مجھؑ پر واجب ہے کہ جو تم مجھؑ سے مانگو اس وقت یا عبدالمطلبؑ اور اس گھر کے مالک کی قسم! اس کا نصیب بلند ہے، اسؐ کے لیے عام ہونے والا دین اور کامل رائے ہے پھر ابوطالب علیہ السلام خاموش ہو گئے اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کے چچا نے کلام کیا تو ہکلا گیا اور ابوطالب علیہ السلام کو جواب دینے سے قاصر رہا۔ اس کی آواز خراب ہو گئی اور وہ ہانپنے لگا وہ پادریوں میں سے ایک آدمی تھا تو خدیجہ علیہا السلام نے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا! اے چچا جان، بے شک آپ اگرچہ گواہوں میں میریؑ ذات کی بابت سب کی نسبت اولیٰ ہیں لیکن آپ میریؑ ذات کی بابت میری ذات سے اولیٰ نہیں ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میںؑ اپنا نفس تمہیںؑ تزویج کرتی ہوں اور حق مہر میرےؑ مال میں مجھؑ پر واجب ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچاؑ جان کو فرمایئے کہ وہؑ ناقہ کو ذبح کریں اور اس کے ساتھ ولیمہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کے پاس داخل ہوں؟ ابو طالب علیہ السلام نے فرمایا! اسؑ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرنے پر تم سب گواہ رہنا اور اس پر بھی کہ اسؑ نے اپنا مہر اپنے ہی مال میں اپنے ذمہ لیا ہے۔ قریش کے کچھ افراد نے کہا، ہائے اے تعجب، آدمیوں کا مہر عورتوں کے ذمہ ہو گا؟ تو ابو طالب علیہ السلام شدید غضبناک ہوئے اور اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور وہؑ ان افراد میں سے تھے کہ جنؑ سے آدمی گھبرا جاتے تھے اور انؑ کے غضبناک ہونے کو پسند نہیں کرتے تھے، فرمایا جب مرد میرےؑ بھائیؑ کے بیٹےؑ جیسے ہو جائیں گے تو مردوں کی قیمت بڑھ جائے گی اور مہر زیادہ نہیں ہوں گے اور جب مرد تمہارے جیسے ہوں گے تو بھاری حق مہر کے علاوہ نہ بیاہے جائیں گے، پس ابو طالبؑ نے اونٹنی ذبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے اور قریش کے ایک آدمی نے کہ جسے عبد اللہ بن غنم کہا جاتا تھا کہا۔ مبارک اور رحمتیں نازل ہوں اے خدیجہؑ کہ آپکی قسمت کا پرندہ نہایت بلند مقام تک آ پہنچا، محمدؐ جیسا روز مین پر ہونا ناممکن ہے، انؐ کی آمد کی خوشخبری لوگوں کو عیسیٰؑ ابن مریم اور موسیٰؑ ابن عمران پہلے سے پہنچا چکے ہیں، اور اللہ کا وعدہ کتنا قریب ہے۔ یہ تو پہلے سے ہی لوگ تحریر کر چکے ہیں کہ "اہل بطحا" سے ایک ہدایت کے لیے نبیؐ نازل ہو گا۔

# باب السُّنَّةِ فِي الْمُهُورِ (حق مہر میں سنت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً وَ النَّشُّ عِشْرُونَ دِرْهَماً وَ هُوَ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے حماد بن عثمان سے اور جمیل بن دراج سے اس نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صداق (حق مہر) بارہ اوقیہ اور نش تھا۔ اوقیہ چالیس درہم اور نش بیس درہم کا ہوتا ہے اور آدھا اوقیہ ہوتا ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ سَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِلَى أَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً وَ النَّشُّ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ عِشْرُونَ دِرْهَماً فَكَانَ ذَلِكَ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ قُلْتُ بِوَزْنِنَا قَالَ نَعَمْ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویہ ابن وھب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنیؐ ازواج کی طرف بارہ اوقیہ اور نش بھیجا اور اوقیہ چالیس درھم اور نش آدھا اقیہ بیس درہم ہوتا ہے پس وہ پانچ سو درھم بنتے تھے۔ میں نے عرض کی ہمارے وزن کے مطابق؟ فرمایا! ہاں،

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الصَّدَاقِ هَلْ لَهُ وَقْتٌ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ النَّشُّ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً فَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے داؤد بن حُصین سے اس نے ابو العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا صداق (حق مہر) کے بارے میں کیا مقرر ہے؟ فرمایا! نہیں پھر فرمایا! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صداق بارہ اوقیہ اور نش تھا اور نش آدھا اوقیہ اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا پس وہ پانچ سو درہم ہوئے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نِسَاءَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً وَ النَّشُّ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ وَ هُوَ عِشْرُونَ دِرْهَماً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عبید بن زرارة سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا، اوقیہ چالیس درہم کا اور نش آدھا اوقیہ ہوتا ہے اور وہ بیس درہم کا ہوتا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ أَبِي مَا زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) سَائِرَ بَنَاتِهِ وَ لَا تَزَوَّجَ شَيْئاً مِنْ نِسَائِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٍّ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ وَ النَّشُّ عِشْرُونَ دِرْهَماً .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی اور نہ ہی اپنی عورتوں میں سے کسی کی شادی بارہ اوقیہ اور ایک نش سے زیادہ پر، اوقیہ چالیس درہم اور نش بیس درہم کا ہوتا ہے۔

6- وَ رَوَى حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ وَ كَانَتِ الدَّرَاهِمُ وَزْنَ سِتَّةٍ يَوْمَئِذٍ .

6۔ حماد نے ابراہیم بن ابی یحییٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ان دنوں درہم چھ کے وزن پر تھے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ مَهْرِ السُّنَّةِ كَيْفَ صَارَ خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَلَّا يُكَبِّرَهُ مُؤْمِنٌ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ وَ يُسَبِّحَهُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَ يُحَمِّدَهُ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ وَ يُهَلِّلَهُ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ وَ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولَ اللَّهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ حَوْرَاءَ عَيْنٍ وَ جَعَلَ ذَلِكَ مَهْرَهَا ثُمَّ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ سُنَّ مُهُورَ الْمُؤْمِنَاتِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَطَبَ إِلَى أَخِيهِ حُرْمَتَهُ فَقَالَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَقَدْ عَقَّهُ وَ اسْتَحَقَّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَلَّا يُزَوِّجَهُ حَوْرَاءَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حسین بن خالد سے اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عمرو بن عثمان خزار سے اس نے ایک شخص سے اس نے حسین بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا مہر سنت کے بارے میں کہ کیسے پانچ سو ہوا ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّ وجلّ نے اپنے آپ پر واجب فرمایا ہے کہ جو کوئی مومن سو مرتبہ تکبیر بلند کرے سو مرتبہ اس کی تسبیح کرے، سو مرتبہ اس کی حمد کرے سو مرتبہ تحلیل کرے اور سو مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل علیہ السلام پر درود بھیجے اور پھر کہے اے اللہ مجھے حور عین سے تزویج فرما تو اللہ عزّ وجلّ اسے حور عین بیاہ دے گا اور اس کو اس کا حق مہر لا دیا ہے۔ پھر اللہ عزّ وجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ وہ مومن عورتوں کا حق مہر پانچ سو درہم سنت قرار دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا اور جو کوئی مومن اپنے کسی بھائی کی حرمت سے

شادی کا پیغام دے اور وہ کہے پانچ سو درہم اور وہ اس سے شادی نہ کرے تو گویا اس نے اس کی نافرمانی کی اور اللہ عزّوجلّ کی طرف سے اس بات کا مستحق ٹھہرا کہ وہ حور نہ بیاہے۔

## باب مَا تَزَوَّجَ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَاطِمَةَ ( عليها السلام )

## (جس چیز پر امیر المومنین علیہ السلام نے بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ عَلِيّاً تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) عَلَى جَرْدِ بُرْدٍ وَ دِرْعٍ وَ فِرَاشٍ كَانَ مِنْ إِهَابِ كَبْشٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبد الکریم بن عمرو خثعمی سے اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا! یقیناً علی علیہ السلام سے ایک دھاری دار پرانی چادر، زرہ اور مینڈھے کی کھال (جو بغیر دباغت) کے بستر پر تزویج فرمائی۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) عَلَى دِرْعٍ حُطَمِيَّةٍ يَسْوَى ثَلَاثِينَ دِرْهَماً .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی تزویج ایک حطمیہ زرہ جو تیس درہم کے برابر تھی پر فرمائی"۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلِيّاً فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) عَلَى دِرْعٍ حُطَمِيَّةٍ وَ كَانَ فِرَاشُهَا إِهَابَ كَبْشٍ يَجْعَلَانِ الصُّوفَ إِذَا اضْطَجَعَا تَحْتَ جُنُوبِهِمَا .

3۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے اس نے معاویہ بن وہب سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا ، علی علیہ السلام سے بیاہ دی مہر پر جو حطمیہ زرہ تھی اور بی بی سلام اللہ علیہا کا بستر مینڈھے کی کھال کا تھا اور جب وہ سوتے وقت تکلیف محسوس کرتے تو اسے اون والی طرف پلٹ لیتے ۔

4- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلِيّاً فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) عَلَى دِرْعٍ حُطَمِيَّةٍ يُسَاوِي ثَلَاثِينَ دِرْهَماً .

4۔ ہمارے بعض اصحاب نے علی بن الحسین سے اس نے عباس بن عامر سے اس نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا بیاہ دی ایک مضبوط زرہ پر کہ جس کی قیمت تیس درہم تھی۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) جَرْدَ بُرْدٍ حِبَرَةٍ وَ دِرْعَ حُطَمِيَّةٍ وَ كَانَ فِرَاشُهَا إِهَابَ كَبْشٍ يُلْقِيَانِهِ وَ يَفْرُشَانِهِ وَ يَنَامَانِ عَلَيْهِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے محمد بن ولید حزار سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے ابو مریم انصاری سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیھا کا حق مہر دھاری دار یمنی چادر اور حطمی زرہ تھی اور آپ علیھا السلام کا بستر مینڈھے کی بغیر دباغت کھال تھی اسے ڈالتے بستر بناتے اور اس پر دونوںؑ نیند فرماتے تھے۔

# باب أَنَّ الْمَهْرَ الْيَوْمَ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ قَلَّ أَوْ كَثُرَ

## (ان دنوں حق مہر وہ ہے کہ جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں تھوڑا یا زیادہ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَهْرِ مَا هُوَ قَالَ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا حق مہر کے بارے میں کہ وہ کتنا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمَهْرُ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ أَوِ اثْنَتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ أَوْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے۔ اس نے ابن ابی عمیر سے۔ اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ اسلام نے فرمایا۔ حق مہر وہ ہے جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں یا ساڑھے بارہ اوقیہ یا پانچ سو درہم ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الصَّدَاقُ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ فَهَذَا الصَّدَاقُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینۃ سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! حق مہر وہ ہے کہ جس پر تم لوگ ایک دوسرے سے راضی ہو جاؤ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو پس وہ حق مہر ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الصَّدَاقُ كُلُّ شَيْءٍ تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي مُتْعَةٍ أَوْ تَزْوِيجٍ غَيْرِ مُتْعَةٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے اس نے نصر بن سوید سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! صداق (حق مہر) ہر وہ چیز ہے کہ جس پر لوگ آپس میں صدقہ یا غیر متعہ تزویج میں راضی ہو جائیں خواہ وہ چیز کم ہو یا زیادہ ہو۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَهْرِ فَقَالَ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ أَوِ اثْنَتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ أَوْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مہر کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں یا ساڑھے بارہ اوقیہ یا پانچ سو درہم۔

# باب نَوَادِرَ فِي الْمَهْرِ (مہر میں نوادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا قَالَ لَا يُجَاوِزْ حُكْمُهَا مُهُورَ آلِ مُحَمَّدٍ ( **عليهم السلام** ) اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ هُوَ وَزْنُ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنَ الْفِضَّةِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ تَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهِ وَ رَضِيَتْ بِذَلِكَ قَالَ فَقَالَ مَا حَكَمَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَيْهَا قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ لَمْ تُجِزْ حُكْمَهَا عَلَيْهِ وَ أَجَزْتَ حُكْمَهُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ لِأَنَّهُ حَكَّمَهَا فَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَنْ تَجُوزَ مَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ تَزَوَّجَ عَلَيْهِ نِسَاءَهُ فَرَدَدْتُهَا إِلَى السُّنَّةِ وَ لِأَنَّهَا هِيَ حَكَّمَتْهُ وَ جَعَلَتِ الْأَمْرَ إِلَيْهِ فِي الْمَهْرِ وَ رَضِيَتْ بِحُكْمِهِ فِي ذَلِكَ فَعَلَيْهَا أَنْ تَقْبَلَ حُكْمَهُ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے حسن بن زرارۃ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی عورت سے اس کے حکم پر (جتنا وہ چاہے حق مہر) شادی کرتا ہے فرمایا! اس عورت کا حکم آل محمد علیہم السلام کے محور ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی سے تجاوز نہ کرے اور وہ پانچ سو چاندی کے درہم ہیں۔ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس عورت سے اپنے حکم پر شادی کرے اور وہ عورت اس سے راضی ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ مرد جو بھی حکم کرے اس عورت کے لیے جائز ہو گا تھوڑا ہو یا زیادہ ہو، میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی، یہ کیسے کہ اس عورت کا اس مرد پر حکم جائز نہیں ہے جب کہ اس مرد کا اس عورت پر حکم جائز ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیونکہ اس عورت کا جو حکم ہے اس میں اسے اختیار نہیں ہے کہ وہ عورت اس سے تجاوز کرے کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت مقرر کیا ہے اور اس پر اپنی عورتوں کو بیاہا ہے پس اس عورت کو اس سنت کی طرف پلٹایا جائے گا جب کہ دوسرا اس لیے جائز ہے کہ وہ مرد کا حکم ہے اور مہر میں امر اس نے اس کے لیے قرار دیا ہے اور وہ اس کے حکم پر راضی ہے پس اس عورت پر واجب ہے کہ وہ اس مرد کا حکم قبول کرے تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔

2- الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا أَوْ عَلَى حُكْمِهِ فَمَاتَ أَوْ مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَهَا الْمُتْعَةُ وَ الْمِيرَاثُ وَ لَا مَهْرَ لَهَا قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَهَا وَ قَدْ تَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهَا قَالَ إِذَا طَلَّقَهَا وَ قَدْ تَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهَا لَا يُجَاوِزُ حُكْمُهَا عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ فِضَّةً مُهُورِ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

2۔ حسن بن محبوب نے ابو ایوب سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس مرد کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اس عورت کے منہ مانگے حق مہر پر یا اپنے حکم پر پس وہ مرد مر گیا یا وہ عورت مر گئی اس سے پہلے کہ اس عورت سے دخول ہوتا فرمایا! اس عورت نے یا متعہ کیا ہو یا عقد دائمی اس کے لیے کوئی حق مہر نہیں ہے۔ میں نے عرض کی اگر مرد اس عورت کو طلاق دے کہ جس سے اس نے اس عورت کے حکم پر (منہ مانگے حق مہر پر) شادی کی تھی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب وہ اسے طلاق دے کہ جس سے اس نے اس کے حکم پر شادی کی تھی تو اس عورت کا مہر اس مرد پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کے مہر پانچ سو درہم چاندی سے تجاوز نہ کرے۔

3- الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ مُدَبَّرَةٍ قَدْ عَرَفَتْهَا الْمَرْأَةُ وَ تَقَدَّمَتْ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ فَقَالَ أَرَى أَنَّ لِلْمَرْأَةِ نِصْفَ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرَةِ يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الْمُدَبَّرَةِ يَوْمٌ فِي الْخِدْمَةِ وَ يَكُونُ لِسَيِّدِهَا الَّذِي كَانَ دَبَّرَهَا يَوْمٌ فِي الْخِدْمَةِ قِيلَ لَهُ فَإِنْ مَاتَتِ الْمُدَبَّرَةُ قَبْلَ الْمَرْأَةِ وَ السَّيِّدِ لِمَنْ يَكُونُ الْمِيرَاثُ قَالَ يَكُونُ نِصْفُ مَا تَرَكَتْ لِلْمَرْأَةِ وَ النِّصْفُ الْآخَرُ لِسَيِّدِهَا الَّذِي دَبَّرَهَا .

3۔ حسن بن محبوب نے ابو جمیلہ سے اس نے معلی بن خنیس سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس میں حاضر تھا کہ انؑ سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اس کنیز پر (بطور مقاصد) جو اس کی مدبرۃ تھی جسے عورت بھی پہچانتی تھی کہ وہ اس سے پہلے ہے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے اس سے پہلے کہ اسے دخول کرے فرمایا! میریؑ سمجھ میں اس عورت کے لیے مدبرہ کی خدمت کا آدھا ہی ہو گا جب کہ اس کے شوہر کے لیے خدمت میں مدبرہ سے پورا دن ہو گا اور وہ آقا کہ جس نے اس کنیز کو تدبیر دی خدمت کا پورا دن ہو گا۔ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا اگر مدبرہ اس عورت اور آقا سے پہلے مر جائے تو میراث کس کا ہو گا؟ فرمایا! جو کچھ وہ چھوڑئے اس کا نصف عورت کے لیے ہو گا اور دوسرا نصف اس کے اس آقا کے لیے ہو گا کہ جس نے اسے تدبیر دی۔( مدبرہ ایسی کنیز کہ جسے اس کا آقا کہے کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہو گی)

4- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهَا سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يُعَلِّمَهَا السُّورَةَ وَ يُعْطِيَهَا شَيْئاً قُلْتُ أَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطِيَهَا تَمْراً أَوْ زَبِيباً قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا رَضِيَتْ بِهِ كَائِناً مَا كَانَ .

4۔ ابن محبوب نے حارث بن محمد بن نعمان احول سے اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے عورت سے تزویج کی اس بات پر کہ اسے (بطور حق مہر) قرآن کی ایک سورۃ مبارکہ تعلیم کرے گا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! مجھےؑ پسند نہیں ہے کہ وہ اس عورت کو سورۃ مبارکہ کی تعلیم دینے اور اسے کوئی چیز دینے سے پہلے اس سے دخول کرے میں نے عرض کیا کیا جائز ہے کہ اسے تمر (عمدہ کھجور) یا زیتون کا تیل دے؟ فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب وہ اس سے راضی ہو۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ زَوِّجْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ لِهَذِهِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا تُعْطِيهَا فَقَالَ مَا لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَأَعَادَتْ فَأَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْكَلَامَ فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ غَيْرُ الرَّجُلِ ثُمَّ أَعَادَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ أَ تُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا تُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْهَا إِيَّاهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علا بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شادی کرا دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کون ہے اس عورت کے لیے (شادی کرنے والا) تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے میری شادی کرا دیجیے" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم اسے کیا دو گے؟ اس نے عرض کی میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں، اس عورت نے پھر کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کلام پھر دہرایا لیکن اس شخص کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ اس عورت نے پھر دہرایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا کیا تو قرآن میں سے کچھ کو اچھی طرح جانتا ہے؟ اس نے عرض کی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو کچھ تو قرآن سے اچھی طرح جانتا ہے اس پر میںؐ نے یہ عورت تجھ سے بیاہ دی پس تو قرآن کے اسی حصے کو اسے تعلیم کرنا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهَا عَبْداً لَهُ آبِقاً وَ بُرْداً حِبَرَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ الَّتِي أَصْدَقَهَا قَالَ إِذَا رَضِيَتْ بِالْعَبْدِ وَ كَانَتْ قَدْ عَرَفَتْهُ فَلَا بَأْسَ إِذَا هِيَ قَبَضَتِ الثَّوْبَ وَ رَضِيَتْ بِالْعَبْدِ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا مَهْرَ لَهَا وَ تَرُدُّ عَلَيْهِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ يَكُونُ الْعَبْدُ لَهَا

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسن ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جس نے عورت سے ایک ہزار درہم (حق مہر) پر شادی کی اور اس نے اس عورت کو اس حق مہر والے ہزار درہم کے عوض ایک بھاگا ہوا غلام اور دھاری والی یمنی چادر دی، فرمایا جب وہ اس غلام پر راضی ہو در حالیکہ اسے جانتی بھی ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ وہ کپڑے لے لے اور غلام سے راضی ہو، میں نے عرض کی "اب اگر وہ اسے طلاق دے دے اسے دخول کرنے سے پہلے" فرمایا! اس کا کوئی مہر نہیں ہے اور وہ اس مرد کو پانچ سو درہم پلٹائے گی اور غلام اس عورت کا ہو گا۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً عَلَى خَادِمٍ قَالَ فَقَالَ لِي وَسَطٌ مِنَ الْخَدَمِ قَالَ قُلْتُ عَلَى بَيْتٍ قَالَ وَسَطٌ مِنَ الْبُيُوتِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مرد نے ایک عورت سے خادم (بطور حق مہر) پر شادی کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ درمیانے درجہ کا خادم۔ میں نے عرض کی۔ اگر گھر (بطور حق مہر) پر؟ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "گھروں میں سے درمیانے درجہ کا گھر"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَ أَخِيهِ وَ أَمْهَرَهَا بَيْتاً وَ خَادِماً ثُمَّ مَاتَ الرَّجُلُ قَالَ يُؤْخَذُ الْمَهْرُ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ قَالَ قُلْتُ فَالْبَيْتُ وَ الْخَادِمُ قَالَ وَسَطٌ مِنَ الْبُيُوتِ وَ الْخَادِمُ وَسَطٌ مِنَ الْخَدَمِ قُلْتُ ثَلَاثِينَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً وَ الْبَيْتُ نَحْوٌ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا سَبْعِينَ ثَمَانِينَ دِينَاراً أَوْ مِائَةً نَحْوٌ مِنْ ذَلِكَ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام، سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھائی کے بیٹے سے کی اور اس بچی کا حق مہر ایک گھر اور ایک خادم مقرر کیا۔ پھر وہ شخص مر گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "درمیانے مال سے حق مہر لیا جائے گا؟" میں نے عرض کی۔ "گھر اور خادم" فرمایا۔ گھروں میں سے درمیانے درجہ کا گھر اور خادموں میں سے درمیانے درجے کا خادم۔ میں نے عرض کی۔ تیس 30، چالیس 40 دینار؟ اور گھر بھی اسی طرح کا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ ستر، اسی دینار یا سو یا اس طرح کا ہے۔"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادَةُ بِنْتُ الْحَسَنِ أُخْتُ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَتْ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ شَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا وَ رَضِيَتْ أَنَّ ذَلِكَ مَهْرُهَا قَالَتْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ لَا يَكُونُ النِّكَاحُ إِلَّا عَلَى دِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبداللہ بن کاہلی سے روایت کی ہے کہ مجھے بیان کیا حمادہ بنت الحسن ابو عبیدہ حذاء کی بہن نے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس عورت کی یہ

شرط ہے کہ وہ اس پر شادی نہ کرے (سوکن نہ لائے گا) اور وہ اس پر راضی ہوئی کہ یہی اس کا حق مہر ہو؟ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ شرط فاسد ہے نکاح نہیں ہوتا مگر یہ کہ ایک یا دو درہم پر"

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقاً ثُمَّ دَخَلَ بِهَا قَالَ لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا حق مہر مقرر نہ کیا اور اس پر داخل ہو گیا۔ فرمایا "اس عورت کیلئے اس کے خاندان کی عورتوں جیسا حق مہر ہو گا۔"

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِعَاجِلٍ وَ آجِلٍ قَالَ الْآجِلُ إِلَى مَوْتٍ أَوْ فُرْقَةٍ .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے۔ اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے شادی کی عاجل (حق مہر موجل) پر فرمایا۔ آجل (حق مہر موجل) موت یا طلاق تک ہوتا ہے۔

12- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ أَسَرَّ صَدَاقاً وَ أَعْلَنَ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَسَرَّ وَ كَانَ عَلَيْهِ النِّكَاحُ .

12۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ خفیہ طور پر کم مہر مقرر کیا اور اس سے زیادہ کا اعلان کیا۔ فرمایا۔ جو اس نے خفیہ طور پر طے کیا وہ ہی اس کا مہر ہو گا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) تَدْرِي مِنْ أَيْنَ صَارَ مُهُورُ النِّسَاءِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّ حَبِيبٍ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ بِالْحَبَشَةِ فَخَطَبَهَا النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ سَاقَ إِلَيْهَا عَنْهُ النَّجَاشِيُّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فَمِنْ ثَمَّ يَأْخُذُونَ بِهِ فَأَمَّا الْمَهْرُ فَاثْنَتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ عورتوں کا مہر چار ہزار کیسے ہوا؟ میں نے عرض کی "نہیں" فرمایا ام حبیب بنت ابو سفیان حبشہ میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا تو ان کی طرف نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے چار ہزار درہم بھیجے پس اسی وجہ سے چار ہزار مقرر کرتے ہیں۔ البتہ حق مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ہے۔"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْبَطِّخِيِّ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَبِمَا يَرْجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بِنِصْفِ مَا يُعَلَّمُ بِهِ مِثْلُ تِلْكَ السُّورَةِ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے احمد بن بشر سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے بطحی سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی۔ کتاب اللہ عزّوجلّ کی ایک سورۃ پر (بطور حق مہر) پھر اس نے اس عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو وہ اسے کیا پلٹائے گا؟ فرمایا۔ اس سورۃ مبارکہ جیسی چیز کو سیکھنے کا آدھا دے گا۔"

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَصَدَّقَتْ عَلَى زَوْجِهَا بِمَهْرِهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا بِكُلِّ دِينَارٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِالْهِبَةِ بَعْدَ الدُّخُولِ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الْمَوَدَّةِ وَ الْأُلْفَةِ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے بابا سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے۔، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت بھی دخول سے پہلے اپنے شوہر کو حق مہر بخش دے اللہ عزّوجلّ اس عورت کے نامہ اعمال میں ہر دینار کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب درج فرماتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخول کے بعد ہبہ کرنا کیسا ہے۔ فرمایا "بے شک ایسا کرنا مودت اور الفت میں سے ہے۔"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا أَدْنَى مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَهْرِ قَالَ تِمْثَالٌ مِنْ سُكَّرٍ .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کم سے کم حق مہر کیا جائز ہے؟ فرمایا "ایک چھٹانک شکر"

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ كُلَّ ذَنْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَهْرَ امْرَأَةٍ وَ مَنِ اغْتَصَبَ أَجِيراً أَجْرَهُ وَ مَنْ بَاعَ حُرّاً .

17۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ قیامت کے دن ہر گناہ معاف کر دے گا ماسوائے عورت کے حق مہر، مزدور کی مزدوری غصب کرنا، اور آزاد کو بیچنا۔"

18- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْمَشْرِقِيِّ عَنْ عِدَّةٍ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ يَقْضِي عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الدُّيُونَ مَا خَلَا مُهُورَ النِّسَاءِ .

18۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے مشرقی سے، اس نے بہت سے بیان کرنے والوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ امام علیہ السلام مومنین کے سارے قرضے ادا کرے گا۔ ماسوائے عورتوں کے حق مہر کے۔"

# باب أَنَّ الدُّخُولَ يَهْدِمُ الْعَاجِلَ (دخول موقع پر ادا کیے جانے والا حق مہر کو ختم کر دیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ دُخُولُ الرَّجُلِ عَلَى الْمَرْأَةِ يَهْدِمُ الْعَاجِلَ .

1۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مرد کا عورت کو دخول معجل حق مہر کو منہدم کر دیتا ہے۔ (یعنی اسے عند الطلب بنا دیتا ہے۔)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَدْخُلُ بِهَا ثُمَّ تَدَّعِي عَلَيْهِ مَهْرَهَا فَقَالَ إِذَا دَخَلَ بِهَا فَقَدْ هَدَمَ الْعَاجِلَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے علآء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس مرد کے بارے میں کہ جو عورت سے شادی کرے اور اس سے دخول کرے پھر وہ عورت اس مرد سے اپنے حق مہر کا دعویٰ کرے۔ فرمایا۔ جب اس نے اس عورت سے دخول کیا تو حق مہر معجل منہدم ہو گیا۔ (عند الطلب ہو گیا)

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ تَدَّعِي عَلَيْهِ مَهْرَهَا فَقَالَ إِذَا دَخَلَ بِهَا فَقَدْ هَدَمَ الْعَاجِلَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو عورت سے دخول کرتا ہے پھر عورت اس سے حق مہر کا دعویٰ کرتی ہے۔ فرمایا۔ "جب اس نے اس عورت سے دخول کر لیا تو عاجل (حق مہر موجل) منہدم ہو گیا۔"

# باب مَنْ يُمْهِرُ الْمَهْرَ وَ لَا يَنْوِي قَضَاهُ

# (جو حق مہر مقرر کرے لیکن اس کی نیت میں اس کی ادائیگی نہ ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ أَمْهَرَ مَهْراً ثُمَّ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ .

1۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جو حق مہر معین کرے پھر اس کی ادائیگی کی نیت نہ رکھتا ہو وہ چور کی مانند ہے۔"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ وَ لَا يَجْعَلُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا فَهُوَ زِنًى .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جو کسی عورت سے شادی کرے اور اپنے آپ کو اس کا حق مہر دینے کا پابند نہ کرے تو وہ زانی ہے“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ لَا يَجْعَلُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا فَهُوَ زِنًى .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے خلف بن حماد سے، اس نے ربعی بن عبداللہ سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے اندر اس کو حق مہر دینے کا عہد نہیں کرتا فرمایا ”وہ زانی ہے“

# باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِمَهْرٍ مَعْلُومٍ وَ يَجْعَلُ لِأَبِيهَا شَيْئاً

# (ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے۔ معین حق مہر پر اور اس کے باپ کیلئے بھی کوئی چیز مقرر کرتا ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ جَعَلَ مَهْرَهَا عِشْرِينَ أَلْفاً وَ جَعَلَ لِأَبِيهَا عَشَرَةَ آلَافٍ كَانَ الْمَهْرُ جَائِزاً وَ الَّذِي جَعَلَ لِأَبِيهَا فَاسِداً .

ا۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا ”اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا حق مہر بیس ہزار مقرر کرے اور اس کے باپ کیلئے دس ہزار مقرر کرے تو حق مہر جائز ہے مگر وہ کہ جو اس نے اس کے باپ کیلئے مقرر کیا ہے فاسد ہے۔“

# باب الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ (عورت کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ يَنْكِحُهَا بِغَيْرِ مَهْرٍ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِلنَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَمَّا لِغَيْرِهِ فَلَا يَصْلُحُ هَذَا حَتَّى يُعَوِّضَهَا شَيْئاً يُقَدِّمُ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَ لَوْ ثَوْبٌ أَوْ دِرْهَمٌ وَ قَالَ يُجْزِئُ الدِّرْهَمُ .

1۔ ابو علی الاشعری نے، اس نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے، اور اس نے محمد بن سنان سے ایک ساتھ اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے اور وہ بغیر حق مہر کے اس سے نکاح کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ فقط نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور جہاں تک انؑ کے علاوہ کا تعلق ہے تو یہ درست نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اسے کوئی چیز عوض دے اور اسے پیش کرے اس سے پہلے کہ اس سے دخول کرے۔ تھوڑی یا زیادہ اگرچہ درہم ہوں یا کپڑے۔ فرمایا" درہم کافی ہیں"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَها لِلنَّبِيِّ فَقَالَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داوٗد بن سرحان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّ وجَلّ کے قول "اور مومنہ عورت کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کیا۔(احزاب 33:50) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کو ھبہ کرنا حلال نہیں۔ اور جہاں تک انؑ کے غیر کا تعلق ہے تو نکاح بغیر حق مہر کے درست نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ھبہ حلال نہیں ہے ماسوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور البتہ انؑ کے غیر کا نکاح مہر کے علاوہ درست نہیں ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ أَوْ وَهَبَهَا لَهُ وَلِيُّهَا فَقَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ لَيْسَ لِغَيْرِهِ إِلَّا أَنْ يُعَوِّضَهَا شَيْئاً قَلَّ أَوْ كَثُرَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ اس عورت کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو اپنا نفس ہبہ کرے یا اس کا ولی ہبہ کرے؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں" یہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے انؑ کے غیر کیلئے نہیں ہے مگر بصورت ایں کہ وہ اس عورت کو کوئی چیز تھوڑی یا زیادہ عوض دے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ إِنْ عَوَّضَهَا كَانَ ذَلِكَ مُسْتَقِيماً .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابو القاسم کوفی سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ اس عورت کے بارے میں کہ جو مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اپنا نفس ہبہ کرے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر وہ مرد اس عورت کو کچھ عوض دے تو درست ہے"

# بَاب اخْتِلَافِ الزَّوْجِ وَ الْمَرْأَةِ وَ أَهْلِهَا فِي الصَّدَاقِ

## (حق مہر میں شوہر اور عورت اور اس کے اہل کا اختلاف)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ دَخَلَ بِهَا وَ أَوْلَدَهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا فَادَّعَتْ شَيْئاً مِنْ صَدَاقِهَا عَلَى وَرَثَةِ زَوْجِهَا فَجَاءَتْ تَطْلُبُهُ مِنْهُمْ وَ تَطْلُبُ الْمِيرَاثَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهَا أَنْ تَطْلُبَهُ وَ أَمَّا الصَّدَاقُ فَالَّذِي أَخَذَتْ مِنَ الزَّوْجِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هُوَ الَّذِي حَلَّ لِلزَّوْجِ بِهِ فَرْجُهَا قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً إِذَا هِيَ قَبَضَتْهُ مِنْهُ وَ قَبِلَتْ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ لَا شَيْءَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، ان سب نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو عبیدہ سے اور جمیل بن صالح سے، اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ اس مرد کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرے اس سے دخول کرے اور اس سے اولاد پیدا کرے اور پھر مر جائے اور وہ عورت اپنے شوہر کے ورثاء سے حق مہر کا دعویٰ کرے۔ پس وہ عورت آئے اور ان سے حق مہر اور میراث طلب کرے۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو اسے حق ہے کہ طلب کرے اور البتہ حق مہر وہ چیز ہے کہ جو وہ شوہر سے لے اس سے پہلے کہ وہ اس سے دخول کرے۔ (حق مہر) ہی ایسی چیز ہے کہ جس سے اس کی فرج اس کے شوہر پر حلال ہوئی تھوڑی ہو یا زیادہ اور جب عورت اپنے شوہر سے حق مہر لے لے اور اسے قبول کرے اور وہ اس کے پاس داخل ہو تو اس کے بعد عورت کیلئے کوئی چیز نہیں ہے۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الزَّوْجِ وَ الْمَرْأَةِ يَهْلِكَانِ جَمِيعاً فَيَأْتِي وَرَثَةُ الْمَرْأَةِ فَيَدَّعُونَ عَلَى وَرَثَةِ الرَّجُلِ الصَّدَاقَ فَقَالَ وَ قَدْ هَلَكَا وَ قُسِمَ الْمِيرَاثُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ حَيَّةً فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِ زَوْجِهَا تَدَّعِي صَدَاقَهَا فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهَا وَ قَدْ أَقَامَتْ مَعَهُ مُقِرَّةً حَتَّى هَلَكَ زَوْجُهَا فَقُلْتُ فَإِنْ مَاتَتْ وَ هُوَ حَيٌّ فَجَاءَتْ وَرَثَتُهَا يُطَالِبُونَهُ بِصَدَاقِهَا فَقَالَ وَ قَدْ أَقَامَتْ مَعَهُ حَتَّى مَاتَتْ لَا تَطْلُبُهُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَجَاءَتْ تَطْلُبُ صَدَاقَهَا قَالَ وَ قَدْ أَقَامَتْ لَا تَطْلُبُهُ حَتَّى طَلَّقَهَا لَا شَيْءَ لَهَا قُلْتُ فَمَتَى حَدُّ ذَلِكَ الَّذِي إِذَا طَلَبَتْهُ كَانَ لَهَا قَالَ إِذَا أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ وَ دَخَلَتْ بَيْتَهُ ثُمَّ طَلَبَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا شَيْءَ لَهَا إِنَّهُ كَثِيرٌ لَهَا أَنْ تَسْتَحْلِفَ بِاللَّهِ مَا لَهَا قِبَلَهُ مِنْ صَدَاقِهَا قَلِيلٌ وَ لَا كَثِيرٌ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شوہر اور بیوی کے بارے میں کہ جو ایک ساتھ مر جائیں اور عورت کے ورثاء آکر مرد کے ورثاء پر حق مہر کا دعویٰ کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ دونوں مر گئے اور ان کی میراث تقسیم ہو چکی؟ میں نے عرض کی۔ "جی ہاں" تو فرمایا۔ "ان کیلئے (عورت کے ورثاء کیلئے) کچھ نہیں ہے۔" میں نے عرض کی۔ اور اگر عورت زندہ ہو اور اپنے شوہر کی موت کے بعد آئے اور حق مہر کا دعویٰ کرے؟ فرمایا۔ "اس کیلئے کچھ نہیں ہے وہ اس کے ساتھ رہی۔ اس نے اقرار کیا (وصولی کا) یہاں تک کہ اس کا شوہر ہلاک ہو گیا۔" میں نے عرض کی۔ اگر عورت مر جائے اور مرد زندہ ہو پس عورت کے ورثاء آکر اس سے اس عورت کے حق مہر کا مطالبہ کریں تو؟" فرمایا۔ وہ عورت اس مرد کے ساتھ رہی یہاں تک کہ وہ عورت مر گئی مگر اس عورت نے اس شخص سے مطالبہ نہ کیا؟" میں نے عرض کی۔ "جی ہاں" فرمایا "ان کیلئے کچھ نہیں" میں نے عرض کی۔ "اگر مرد اسے طلاق دے دے اور وہ آئے اور اپنا حق مہر طلب کرے؟" فرمایا۔" وہ اس مرد کے ساتھ رہی یہاں تک کہ اس نے اسے طلاق دے دی مگر اس نے مطالبہ نہ کیا تو اس کیلئے کچھ نہیں" میں نے عرض کی۔ "کب تک حد ہے کہ وہ اگر طلب کرے تو حق مہر اس کا ہے؟" فرمایا "جب اس نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کیا اور اس کے گھر داخل

ہوئی پھر طلب کیا اس کے بعد تو اس کیلئے کچھ نہیں ہے ہاں یہ کہ اس عورت کیلئے کافی ہے کہ وہ اللہ عزّوجلَّ کی قسم لے کر خاوند سے کہے کہ اس کے ذمے کچھ حق مہر نہیں ہے'

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَادَّعَتْ أَنَّ صَدَاقَهَا مِائَةُ دِينَارٍ وَ ذَكَرَ الزَّوْجُ أَنَّ صَدَاقَهَا خَمْسُونَ دِينَاراً وَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ الْقَوْلُ قَوْلُ الزَّوْجِ مَعَ يَمِينِهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی مگر اس سے دخول نہ کیا پس اس عورت نے اپنے صداق کے بارے میں دعویٰ کیا کہ سو دینار ہے اور اس کے شوہر نے کہا کہ اس کا حق مہر پچاس درہم تھا اور ان کے درمیان کوئی گواہ بھی نہ ہو۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "شوہر کا قول قسم کے ساتھ سچ ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ ثُمَّ ادَّعَتِ الْمَهْرَ وَ قَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكِ فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ وَ عَلَيْهَا الْيَمِينُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے ابو جمیلہ سے، اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی اپنی بیوی سے دخول کرے پھر عورت مہر کا دعویٰ کرے اور مرد کہے میں نے تم کو دے دیا تھا تو اس پر (مرد پر) گواہ لانا اور قسم کھانا واجب ہے۔"

## باب التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ (بغیر گواہوں کے شادی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شُهُودٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِتَزْوِيجِ الْبَتَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ إِنَّمَا جُعِلَ الشُّهُودُ فِي تَزْوِيجِ الْبَتَّةِ مِنْ أَجْلِ الْوَلَدِ لَوْ لَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے بغیر گواہوں کے شادی کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس شادی میں کوئی قباحت نہیں کہ جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے۔ بے شک گواہوں کو مقرر کیا گیا ہے شادی میں اولاد کی وجہ سے اگر ایسا نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّمَا جُعِلَتِ الْبَيِّنَاتُ لِلنَّسَبِ وَ الْمَوَارِيثِ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ الْحُدُودِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے عبد اللہ بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "بے شک گواہوں کو مقرر کیا گیا ہے نسب اور وراثت کے معاملات کیلئے" اور دوسری روایت میں ہے۔ "حدود کیلئے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے بغیر گواہوں کے شادی کی فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) لِأَبِي يُوسُفَ الْقَاضِي إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَ فِي كِتَابِهِ بِالطَّلَاقِ وَ أَكَّدَ فِيهِ بِشَاهِدَيْنِ وَ لَمْ يَرْضَ بِهِمَا إِلَّا عَدْلَيْنِ وَ أَمَرَ فِي كِتَابِهِ بِالتَّزْوِيجِ فَأَهْمَلَهُ بِلَا شُهُودٍ فَأَثْبَتُّمْ شَاهِدَيْنِ فِيمَا أَهْمَلَ وَ أَبْطَلْتُمُ الشَّاهِدَيْنِ فِيمَا أَكَّدَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے داؤد نہدی سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ابو یوسف قاضی کو فرمایا۔ "اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں طلاق کا حکم دیا اور اس میں دو گواہوں کی تاکید فرمائی اور ان کے عادل ہونے کے علاوہ پر راضی نہ ہوا اور اللہ عزّوجلّ نے شادی کا حکم دیا اور اسے بغیر گواہوں کے چھوٹ دی۔ پس تم جس میں چھوٹ دی گئی ہے گواہوں کو واجب کرتے ہو اور جس میں دو گواہوں کی تاکید ہے اس میں باطل قرار دیتے ہو"

# بَاب مَا أُحِلَّ لِلنَّبِيِّ ( صلى الله عليه وآله ) مِنَ النِّسَاءِ

# (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عورتوں میں سے جن کو حلال قرار دیا گیا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنا لَكَ أَزْواجَكَ قُلْتُ كَمْ أُحِلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ اور محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول "اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تمہارے لیے تمہاری بیویوں کو حلال قرار دیا" (احزاب 33:50) کے بارے میں سوال کیا اور عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان میں سے جتنی چاہیں"

قُلْتُ قَوْلُهُ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ وَ لا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْواجٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ مِنْ بَنَاتِ عَمِّهِ وَ بَنَاتِ عَمَّاتِهِ وَ بَنَاتِ خَالِهِ وَ بَنَاتِ خَالَاتِهِ وَ أَزْوَاجِهِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَهُ وَ أُحِلَّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ مِنْ عُرْضِ الْمُؤْمِنِينَ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَ هِيَ الْهِبَةُ وَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَأَمَّا لِغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ وَ ذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَها لِلنَّبِيِّ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَهُ تُرْجِي مَنْ تَشاءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشاءُ قَالَ مَنْ آوَى فَقَدْ نَكَحَ وَ مَنْ أَرْجَأَ فَلَمْ يَنْكِحْ قُلْتُ قَوْلُهُ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ قَالَ إِنَّمَا عَنَى بِهِ النِّسَاءَ اللَّاتِي حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ كَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَ لَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا أَرَادَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ .

میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوَجَلّ کا قول ”ان کے بعد تمہارے لیے عورتوں میں سے کوئی حلال نہیں اور یہ بھی نہیں کہ تم بیویوں میں سے کوئی ان کے ذریعے تبدیل کرو“ (احزاب33:52) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنے چچا اور چچیوں، خالوؤں اور خالاؤں کی بیٹیوں میں سے جتنی سے چاہیں نکاح کریں اور ان بیویوں سے کہ جو انؐ کے ساتھ ہجرت کر کے آئیں اور انؐ کیلئے حلال تھا کہ وہ مومنین کی عورتوں سے بغیر مہر کے نکاح کریں اور وہ ہبہ ہے اور ہبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے علاوہ حلال نہیں ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کیلئے بغیر مہر کے نکاح درست نہیں ہے اور یہی معنیٰ ہے اللہ عَزّوَجَلّ کے قول ”اور اگر مومن عورت اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ھبہ کرے“ (احزاب33:49) کا۔ میں نے عرض کی۔ ”کیا آپ علیہ السلام نے اللہ عَزّوَجَلّ کا یہ قول ملاحظہ فرمایا۔ ان میں سے جنہیں تمؐ چاہو دور کردو اور جنہیں چاہو اپنے پاس رکھو۔ (احزاب 33:51) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”جن کو قریب کیا ان سے نکاح کیا اور جن کو دور کیا ان سے نکاح نہ کیا۔“ میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوَجَلّ کا قول ہے۔ اس کے بعد تمہارے لیے کوئی عورت حلال نہیں (احزاب33:52) فرمایا۔ بے شک ان عورتوں سے مراد کہ جو ان پر حرام کی گئیں اس آیت والی ہیں۔ ”تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں۔۔۔۔۔۔ آخر آیت تک۔ (نساء4:23) جیسے لوگ کہتے ہیں اگر قضیہ ویسا ہوتا تو تمہارے لیے حلال ہو گا کہ وہ جو ان کیلئے حلال نہ تھا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک جب چاہے تبدیل کر سکتا ہے لیکن قضیہ ویسے نہیں ہے جیسے وہ بولتے ہیں یقیناً اللہ عَزّوَجَلّ نے عورتوں میں سے جتنی چاہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال قرار دیں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جن کو سورۃ نساء کی اس آیۃ میں حرام قرار دیا گیا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ وَ لا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْواجٍ وَ لَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا ما مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ أَرَاكُمْ وَ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّهُ يَحِلُّ لَكُمْ مَا لَمْ يَحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ إِنَّمَا قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ الَّذِي حَرَّمَ عَلَيْكَ قَوْلُهُ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّوَجَلّ کے قول ”اس کے بعد عورتیں آپؐ کیلئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے ذریعے بیویوں کو بدل دو۔ اگرچہ ان کی صورت تمہیں بھائے مگر یہ کہ جو تیری مملوکہ ہوں (احزاب33:52) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا“ میںؑ دیکھتا ہوں تمہیں کہ تم گمان کرتے ہو کہ تمہارے لیے حلال ہے وہ کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہیں ہے۔ تحقیق اللہ عَزّوَجَلّ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال کیا کہ وہ عورتوں میں سے جتنی سے چاہیں نکاح کریں۔ اور بے شک فرمایا کہ تمہارے لیے حلال نہیں ہیں۔ عورتیں اس کے بعد کہ جو تم پر حرام ہیں۔ اس کا قول ہے۔ ”تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں۔۔۔۔۔ الی آخر آیۃ (نساء4:23)

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَا سَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَمْ أُحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَ هِيَ لَهُ حَلَالٌ يَعْنِي يَقْبِضُ يَدَهُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اور محمد بن حمران سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟ فرمایا۔ ”جتنی وہ چاہیں۔ انؐ کے ہاتھ میں ہے اور وہ انؐ کیلئے حلال ہوں گی یعنی ان پر کوئی پابندی نہ تھی۔“

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنا لَكَ أَزْواجَكَ كَمْ أَحَلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ [قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ] وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَها لِلنَّبِيِّ فَقَالَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَمَّا لِغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ فَقَالَ إِنَّمَا عَنَى بِهِ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ إِلَى آخِرِهَا وَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُونَ كَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يُحِلَّ لَهُ لِأَنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَ لَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يَنْكِحَ مِنَ النِّسَاءِ مَا أَرَادَ إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عبد الکریم ابن عمرو سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تمہارےؐ لیے تمہاریؐ بیویوں کو حلال قرار دیا ہے۔(احزاب 33:50) کے بارے میں کہ انؐ کیلئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان میں سے جتنی چاہیں اللہ عَزّوجَلَّ کا قول ہے۔" اور اگر مومن عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرے" اور فرمایا "ہبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کو حلال نہیں ہے۔ البتہ غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح بغیر مہر کے درست نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ کیا آپ علیہ السلام نے اللہ عَزّوجَلَّ کا قول "اس کے بعد تمہارے لیے عورتیں حلال نہیں" ملاحظہ فرمایا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "بے شک اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تمہارے لیے حلال نہیں ہیں۔ وہ عورتیں کہ جن کو اللہ عَزّوجَلَّ نے اس آیت میں حرام قرار دیا ہے۔ تم پر حرام ہیں تماری مائیں۔ بیٹاں۔ بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں۔۔۔۔۔۔ الی الاخر۔۔۔۔(نساء23) اگر قضیہ یوں ہوتا کہ جیسے تم کہتے ہو تمہارے لیے وہ حلال ہو گیا کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہ تھا کیونکہ تم میں سے ہر ایک جب چاہے تبدیل کر لیتا ہے لیکن معاملہ / بات ویسی نہیں ہے۔ ویسا نہیں ہے جیسا وہ کہتے ہیں۔ یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال قرار دیا کہ وہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کریں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جنہیں سورۃ نساء کی اس آیت میں حرام قرار دیا گیا۔"

5- وَ عَنْهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ غَيْرِهِ فِي تَسْمِيَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ نَسَبِهِنَّ وَ صِفَتِهِنَّ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ وَ أُمُّ حَبِيبٍ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ أُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ وَ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَ كَانَتْ عَائِشَةُ مِنْ تَيْمٍ وَ حَفْصَةُ مِنْ عَدِيٍّ وَ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ وَ سَوْدَةُ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَ عِدَادُهَا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ أُمُّ حَبِيبٍ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي هِلَالٍ وَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيِّ بْنِ أَخْطَبَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ مَاتَ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنْ تِسْعِ نِسَاءٍ وَ كَانَ لَهُ سِوَاهُنَّ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُمُّ وُلْدِهِ وَ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي الْجَوْنِ الَّتِي خُدِعَتْ وَ الْكِنْدِيَّةُ .

5۔ اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابو بصیر وغیرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے نام اور ان کے نسب اور صفات کے بارے میں روایت کی ہے کہ۔ عائشہ، حفصہ، ام حبیب بنت ابی سفیان بن حزب، زینب بنت جحش، سودہ بنت زمعہ، میمونہ بنت حارث، صفیہ بنت حیی بن اخطب، ام سلمہ بنت ابی امیہ اور جویریہ بنت حارث۔ اور عائشہ بنی تیم سے، حفصہ بنی عدی سے، ام سلمہ علیہ السلام بنی مخزوم سے، سودۃ علیہ السلام بنی اسد بن عبد العزیٰ سے، زینب بنت جحش بنی اسد سے اور ان کا شمار بنی امیہ سے ہے۔ ام حبیب علیہ السلام بنت ابی سفیان بنی امیہ سے، میمونہ علیہ السلام بنت حارث بنی ھلال سے، صفیہ علیہ السلام بنت حیی بن اخطب بنی اسرائیل سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی تو آپؐ کے نو حرم تھے اور ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وہ بھی تھیں کہ جنہوں نے اپنا آپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا۔ اور خدیجہ بنت خویلد سلام اللہ علیھا آپؐ کی اولادؑ کی ماں تھیں اور زینب بنت ابی الجون کہ جس نے دھوکا کیا اور کندیہ بھی تھی۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَمْ يَتَزَوَّجْ عَلَى خَدِيجَةَ .

**6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیھا پر سوکن نہیں لائی۔"**

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أُمَّ سَلَمَةَ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ هُوَ صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ .

**7۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابراہیم بن ابو یحییٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کی اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمر بن ابی سلمہ نے بیاہا در حالیکہ وہ صغیر تھے اور بالغ بھی نہ ہوئے تھے (یعنی عمر بن ابی سلمہ)۔"**

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ فَقَالَ إِنَّمَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ كُلِّهَا وَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ لَكَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يُحِلَّ لَهُ هُوَ لِأَنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَ لَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ أَحَادِيثُ آلِ مُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) خِلَافُ أَحَادِيثِ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يَنْكِحَ مِنَ النِّسَاءِ مَا أَرَادَ إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ .

**8۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن بن فضال سے، اس نے علی بن اسباط سے۔ اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا آپ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول "تمہارے لیے ان کے بعد عورتیں حلال نہیں" ملاحظہ فرمایا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وہ عورتیں حلال نہ تھیں کہ جنہیں اللہ عزّوجلّ نے اس آیۃ مجیدہ میں حرام فرمایا ہے۔" تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، بیٹیاں،۔۔۔اس تمام آیت میں۔" اگر قضیہ ویسے ہو جس طرح لوگ کہتے ہیں تو تمہارے لیے حلال ہوا وہ کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہ تھا اور وہ یہ کہ تم میں سے ہر ایک جب ارادہ کرے تبدیل کر سکتا ہے۔ لیکن نہیں جس طرح وہ کہتے ہیں ویسا نہیں ہے۔ آل محمد علیہم السلام کی احادیث لوگوں کی احادیث کے خلاف ہیں۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال قرار دیا کہ وہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کریں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جنہیں سورۃ نساء کی اس آیت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔**

# باب التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ (بغیر ولی کے شادی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَدْ مَلَكَتْ نَفْسَهَا غَيْرَ السَّفِيهَةِ وَ لَا الْمُوَلَّى عَلَيْهَا إِنَّ تَزْوِيجَهَا بِغَيْرِ وَلِيٍّ جَائِزٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے فضیل بن یسار اور محمد بن مسلم اور زرارۃ بن اعین اور برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "وہ عورت کہ جو خود مختار ہو اور بے وقوف نہ ہو اور نہ ہی اس پر کوئی آقا ہو اس کی شادی بغیر ولی کے جائز ہے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْجَارِيَةُ الْبِكْرُ الَّتِي لَهَا أَبٌ لَا تَتَزَوَّجُ إِلَّا بِإِذْنِ أَبِيهَا وَ قَالَ إِذَا كَانَتْ مَالِكَةً لِأَمْرِهَا تَزَوَّجَتْ مَتَى شَاءَتْ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ کنواری لڑکی کہ جس کا باپ موجود ہو اس کی شادی اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نہ ہو گی اور پھر فرمایا۔ جب وہ خود مختار ہو تو جب چاہے شادی کر لے"

3- أَبَانٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَزَوَّجُ الْمَرْأَةُ مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَتْ مَالِكَةً لِأَمْرِهَا فَإِنْ شَاءَتْ جَعَلَتْ وَلِيّاً .

3۔ ابان نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب عورت خود مختار ہو تو جس سے چاہے شادی کرے اور اگر چاہے تو اپنے لیے ولی مقرر کرے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَلْقَى الْمَرْأَةَ بِالْفَلَاةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ فَأَقُولُ لَهَا لَكِ زَوْجٌ فَتَقُولُ لَا فَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ الْمُصَدَّقَةُ عَلَى نَفْسِهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ بن ایوب سے، اس نے عمر بن ابان کلبی سے اس نے میسرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک عورت مجھے وسیع بیابان میں ملتی ہے کہ جس میں اور کوئی بھی نہیں اور میں اس سے پوچھتا ہوں "کیا تم شوہر دار ہو" تو وہ کہتی ہے کہ "نہیں" کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں۔ فرمایا "ہاں کیونکہ وہ اپنے نفس کی تصدیق کرنے والی ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ الثَّيِّبِ تَخْطُبُ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا تُوَلِّي أَمْرَهَا مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَ كُفْواً بَعْدَ أَنْ تَكُونَ قَدْ نَكَحَتْ رَجُلًا قَبْلَهُ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جو شوہر سے خالی ہو اور اپنے آپ سے شادی کا پیغام دے۔ فرمایا۔ "یہ اپنے نفس کی مالک ہے جسے چاہے اپنا امر سپرد کرے جب کہ وہ اس کا ہمسر ہو بعد اس کے کہ اس نے اس سے پہلے بھی کسی شخص سے نکاح کیا ہو۔"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْمَرْأَةُ الثَّيِّبُ تَخْطُبُ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا تُوَلِّي أَمْرَهَا مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَ لَا بَأْسَ بِهِ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ قَدْ نَكَحَتْ زَوْجاً قَبْلَ ذَلِكَ .

6۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ شوہر سے خالی عورت خود سے شادی کا پیغام دیتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ اپنے نفس کی مالک ہے جسے چاہے اپنا امر سپرد کرے جب کہ اس میں کوئی قباحت نہ ہو بعد اس کے کہ اس نے اس سے پہلے کسی شخص سے نکاح کیا تھا۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكَةٍ كَانَتْ بَيْنِي وَ بَيْنَ وَارِثٍ مَعِي فَأَعْتَقْنَاهَا وَ لَهَا أَخٌ غَائِبٌ وَ هِيَ بِكْرٌ أَ يَجُوزُ لِي أَنْ أُزَوِّجَهَا أَوْ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِأَمْرِ أَخِيهَا قَالَ بَلَى يَجُوزُ ذَلِكَ أَنْ تَزَوَّجَهَا قُلْتُ أَ فَأَتَزَوَّجُهَا إِنْ أَرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد العزیز عبدی سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مملوکہ (کنیز) کے بارے میں کہ جو میری اور میرے ایک وارث کی مشترکہ ملکیت تھی ہم نے اسے آزاد کر دیا۔ درحالیکہ اس کا ایک بھائی غائب بھی ہے اور وہ کنواری ہے۔ کیا میرے لیے جائز ہے کہ اس کی شادی کرادوں یا اس کے بھائی کے حکم کے سوا جائز نہیں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں یقیناً تمہارے لیے جائز ہے کہ تم اس کی شادی کرادو۔ میں نے عرض کی۔ اگر میں ارادہ کروں تو کیا میں بھی اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں"

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يَنْقُضُ النِّكَاحَ إِلَّا الْأَبُ .

8۔ احمد بن محمد نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "باپ کے سوا کوئی نکاح نہیں توڑ سکتا۔"

# باب اسْتِيمَارِ الْبِكْرِ وَ مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ اسْتِيمَارُهَا وَ مَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ

## (کنواری لڑکی سے اس کے امر میں مشورہ اور جس پر اس سے مشورہ واجب ہے اور جس پر واجب نہیں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَزَوَّجُ ذَوَاتُ الْآبَاءِ مِنَ الْأَبْكَارِ إِلَّا بِإِذْنِ آبَائِهِنَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کنواری لڑکیوں سے کہ جن کے باپ موجود ہوں ان کے آباء کی اجازت کے بغیر شادی نہ کرو"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ لَا تُسْتَأْمَرُ الْجَارِيَةُ إِذَا كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا لَيْسَ لَهَا مَعَ الْأَبِ أَمْرٌ وَ قَالَ يَسْتَأْمِرُهَا كُلُّ أَحَدٍ مَا عَدَا الْأَبَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "لڑکی سے اس کے امر کے بارے میں مشورہ نہ لیا جائے جب اس کا امر اس کے والدین کے ہاتھ میں ہو۔ کیونکہ باپ کے ساتھ اس کو کوئی اختیار نہیں ہے اور فرمایا "اس کے باپ کے علاوہ ہر ایک کو اس سے اس کے امر میں مشورہ کرنا چاہیے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ قَالَ يُؤَامِرُهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِقْرَارُهَا وَ إِنْ أَبَتْ لَمْ يُزَوِّجْهَا وَ إِنْ قَالَتْ زَوِّجْنِي فُلَاناً فَلْيُزَوِّجْهَا مِمَّنْ تَرْضَى وَ الْيَتِيمَةُ فِي حِجْرِ الرَّجُلِ لَا يُزَوِّجْهَا إِلَّا بِرِضَاهَا .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بہن کی شادی کرانا چاہتا ہو فرمایا۔ اس کو حکم دے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کا اقرار ہوگا اور اگر انکار کر دے تو اس کی شادی نہ کرے اور اگر وہ کہے "میری شادی فلاں شخص سے کر دو تو اسے چاہیے کہ جس پر وہ راضی ہے اسی سے اس کی شادی کرا دے اور وہ یتیم لڑکی کہ جو گود میں ہو اس کی شادی اس کی رضا کے بغیر نہ کرائی جائے،

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْجَارِيَةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا بِغَيْرِ رِضًا مِنْهَا قَالَ لَيْسَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ إِذَا أَنْكَحَهَا جَازَ نِكَاحُهُ وَ إِنْ كَانَتْ كَارِهَةً قَالَ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ قَالَ يُؤَامِرُهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِقْرَارُهَا وَ إِنْ أَبَتْ لَمْ يُزَوِّجْهَا .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس لڑکی کے بارے میں کہ جسے اس کے باپ نے اس کی رضامندی کے بغیر بیاہ دیا۔ فرمایا باپ کے ہوتے ہوئے اسے کوئی اختیار نہیں جب وہ اس کا نکاح کر دے تو اس کا نکاح کرانا جائز ہے اگرچہ وہ لڑکی اسے ناپسند کرے" راوی کہتا ہے کہ سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بہن کی شادی کرانا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ اس کو حکم دے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس لڑکی کا اقرار ہوگا اور اگر وہ انکار کرے تو اس کی شادی نہ کرائے۔"

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُسْتَأْمَرُ الْجَارِيَةُ الَّتِي بَيْنَ أَبَوَيْهَا إِذَا أَرَادَ أَبُوهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا هُوَ أَنْظَرُ لَهَا وَ أَمَّا الثَّيِّبُ فَإِنَّهَا تُسْتَأْذَنُ وَ إِنْ كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا إِذَا أَرَادَا أَنْ يُزَوِّجَاهَا .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعة سے، اس نے جعفر بن سماعة سے اس نے ابان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لڑکی سے کہ جو والدین کے درمیان ہو مشورہ نہیں لیا جائے گا جب اس کا باپ اس کی شادی کا ارادہ کرے اور وہ اسے مناسب سمجھے البتہ شوہر سے خالی عورت سے اجازت لی جائے گی اگرچہ وہ اپنے والدین کے درمیان ہو جب اس کی شادی کا ارادہ کیا جائے"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا أَ لَهَا أَمْرٌ إِذَا بَلَغَتْ قَالَ لَا لَيْسَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْبِكْرِ إِذَا بَلَغَتْ مَبْلَغَ النِّسَاءِ أَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ قَالَ لَا لَيْسَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ مَا لَمْ تَكْبَرْ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے عبد اللہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے اس چھوٹی لڑکی کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی تزویج اس کا باپ کر دے کیا اس کے بالغ ہونے کے بعد اسے اختیار ہے؟ فرمایا۔ "نہیں باپ کے ہوتے ہوئے اسے اختیار نہیں" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس کنواری لڑکی کے بارے میں کہ جب وہ بالغ ہو کر عام عورتوں جتنی ہو جائے کیا باپ کے ہوتے ہوئے اسے اختیار ہے؟ فرمایا "نہیں اس کے باپ کے ہوتے ہوئے اسے کوئی اختیار نہیں جب تک عمر رسیدہ نہ ہو جائے۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَتَبَ بَعْضُ بَنِي عَمِّي إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ( **عليه السلام** ) مَا تَقُولُ فِي صَبِيَّةٍ زَوَّجَهَا عَمُّهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ أَبَتِ التَّزْوِيجَ فَكَتَبَ بِخَطِّهِ لَا تُكْرَهُ عَلَى ذَلِكَ وَ الْأَمْرُ أَمْرُهَا .

7۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن مہزیار سے، اس نے محمد بن حسن الاشعری سے روایت کی ہے کہ میرے چچازادوں میں سے کسی نے ابو جعفر ثانی علیہ السلام کو خط لکھا۔ کیا فرماتے ہیں آپؑ اس بچی کے بارے میں کہ جب اس کا چچا تزویج کر دے اور جب وہ بڑی ہو تو تزویج سے انکار کر دے؟ تو آپ علیہ السلام نے اپنے خط میں تحریر فرمایا۔ اس کو اس پر مجبور نہ کیا جائے کیونکہ اس لڑکی کو اپنے امر کا اختیار ہے۔"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الْمَرْأَةِ الْبِكْرِ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَ الثَّيِّبِ أَمْرُهَا إِلَيْهَا .

8۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے کنواری عورت کے بارے میں فرمایا۔ اس کا اذن اس کی خاموشی ہے اور شوہر سے خالی عورت کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الصَّبِيَّةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَتَكْبُرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا أَ يَجُوزُ عَلَيْهَا التَّزْوِيجُ أَوِ الْأَمْرُ إِلَيْهَا قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ أَبِيهَا .

9۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس بچی کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی تزویج اس کے بابا نے کی پھر وہ مر گیا در حالیکہ وہ چھوٹی تھی۔ پس جب وہ بڑی ہوئی اس سے پہلے کہ اس کا شوہر اس سے دخول کرے کیا اس کی تزویج جائز ہے۔ یا اس عورت کا معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے؟ فرمایا۔ "اس پر اس کے باپ کی تزویج جائز ہے"

# باب الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَتَهُ وَ يُرِيدُ أَبُوهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا آخَرَ

## (ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانا چاہتا ہے جب کہ اس کا دادا اس کی کسی اور آدمی سے تزویج چاہتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْجَارِيَةُ يُرِيدُ أَبُوهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْ رَجُلٍ وَ يُرِيدُ جَدُّهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ الْجَدُّ أَوْلَى بِذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ مُضَارّاً إِنْ لَمْ يَكُنِ الْأَبُ زَوَّجَهَا قَبْلَهُ وَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ الْأَبِ وَ الْجَدِّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک لڑکی کا باپ اس کی شادی کسی شخص سے کرنا چاہتا ہے جب کہ اس لڑکی کا دادا چاہتا ہے کہ اس کی شادی کسی دوسرے آدمی سے کر دے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس معاملہ میں دادا کو اولیت حاصل ہے۔ اگر نقصان دہ نہ ہو اور اس کا باپ اس سے پہلے اس کی تزویج نہ کر چکا ہو اور اس کیلئے باپ اور دادا کی تزویج جائز ہے"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَةَ ابْنِهِ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى ابْنِهِ وَ لِابْنِهِ أَيْضاً أَنْ يُزَوِّجَهَا فَقُلْتُ فَإِنْ هَوِيَ أَبُوهَا رَجُلًا وَ جَدُّهَا رَجُلًا فَقَالَ الْجَدُّ أَوْلَى بِنِكَاحِهَا .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب کوئی شخص اپنے بیٹے کی بیٹی کی تزویج کرے تو اس کے بیٹے کے بر خلاف جائز ہے اور اس کے بیٹے کو بھی حق ہے کہ اس کی تزویج کرے۔ میں نے عرض کی۔ اگر اس لڑکی کا باپ ایک شخص کی اور اس کا دادا دوسرے شخص کی خواہش کرے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے نکاح کے معاملہ میں دادا کو اولیت حاصل ہے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنِّي لَذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَارِثِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَعْدِي عَلَى أَبِيهِ فَقَالَ أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ إِنَّ أَبِي زَوَّجَ ابْنَتِي بِغَيْرِ إِذْنِي فَقَالَ زِيَادٌ لِجُلَسَائِهِ الَّذِينَ عِنْدَهُ مَا تَقُولُونَ فِيمَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ قَالُوا نِكَاحُهُ بَاطِلٌ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا سَأَلَنِي أَقْبَلْتُ عَلَى الَّذِينَ أَجَابُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ أَ لَيْسَ فِيمَا تَرْوُونَ أَنْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَسْتَعْدِيهِ عَلَى أَبِيهِ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ قَالُوا بَلَى فَقُلْتُ لَهُمْ فَكَيْفَ يَكُونُ هَذَا وَ هُوَ وَ مَالُهُ لِأَبِيهِ وَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ [عَلَيْهِ] قَالَ فَأَخَذَ بِقَوْلِهِمْ وَ تَرَكَ قَوْلِي .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں ایک دن زیاد بن عبید اللہ حارثی کے پاس تھا۔ کہ ایک شخص آیا جو اپنے باپ کے خلاف مدد چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔ "اے امیر اللہ تیرے امور کی اصلاح فرمائے! میرے باپ نے میری بیٹی کی تزویج میری اجازت کے بغیر کر دی ہے۔" تو زیاد نے اپنے پاس بیٹھے لوگوں سے کہا۔ "جو شخص یہ کہتا ہے اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا اس کا نکاح باطل ہے۔" فرمایا پھر اس نے میری ؑطرف رخ کیا اور کہا ۔ابو عبد اللہ علیہ السلام آپ ؑکیا فرماتے ہیں؟ جب اس نے مجھ ؑسے سوال کیا تو میں ؑنے جواب دینے والوں کی طرف رخ کیا ان سے کہا۔ کیا تم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نہیں دیکھا کہ ان ؐکے پاس ایک شخص آیا جو اپنے باپ کے خلاف مدد چاہتا تھا اس کی طرح تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کیلئے ہے۔" انہوں نے کہا "یقیناً درست ہے" تو میں ؑنے ان سے کہا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اور اس کا مال اس کے باپ کا ہو اور اس کا نکاح جائز نہ ہو۔؟ فرمایا "زیاد نے ان کا قول لیا اور میرے ؑقول کو ترک کر دیا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ [جَمِيعاً] عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا زَوَّجَ الْأَبُ وَ الْجَدُّ كَانَ التَّزْوِيجُ لِلْأَوَّلِ فَإِنْ كَانَ جَمِيعاً فِي حَالٍ وَاحِدَةٍ فَالْجَدُّ أَوْلَى .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے ایک ساتھ فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حشام بن سالم اور محمد بن حکیم سے روایت کی ہے۔ کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب باپ اور دادا دونوں تزویج کر دیں تو جو پہلے کرے اس کی درست ہے اور اگر دونوں ایک ساتھ اکٹھے کریں تو دادا کو اولیت حاصل ہے۔

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ الْجَدَّ إِذَا زَوَّجَ ابْنَةَ ابْنِهِ وَ كَانَ أَبُوهَا حَيّاً وَ كَانَ الْجَدُّ مَرْضِيّاً جَازَ قُلْنَا فَإِنْ هَوِيَ أَبُو الْجَارِيَةِ هَوًى وَ هَوِيَ الْجَدُّ هَوًى وَ هُمَا سَوَاءٌ فِي الْعَدْلِ وَ الرِّضَا قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَرْضَى بِقَوْلِ الْجَدِّ .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے، اس نے ابان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب دادا اپنے بیٹے یا بیٹی کی تزویج کر دے جب کہ اس کا باپ زندہ ہو اور دادا راضی ہو تو جائز ہے۔ ہم نے عرض کی اگر لڑکی کا باپ ایک خواہش کرے اور اس کا دادا ایک خواہش کرے اور وہ دونوں عدل اور رضا میں برابر ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ تم دادا کے قول سے راضی ہو جاؤ"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ فَأَبَى ذَلِكَ وَالِدُهُ فَإِنَّ تَزْوِيجَ الْأَبِ جَائِزٌ وَ إِنْ كَرِهَ الْجَدُّ لَيْسَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي يَفْعَلُهُ الْجَدُّ ثُمَّ يُرِيدُ الْأَبُ أَنْ يَرُدَّهُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن حصین سے، اس نے ابوالعباس سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب ایک شخص تزویج کر دے اور اس کا باپ اس تزویج کا انکار کرے تو باپ کی تزویج جائز ہے اگرچہ دادا ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔ یہ اس طرح نہیں ہے کہ دادا کرے پھر باپ چاہے کہ اس کو رد کر دے۔

# باب الْمَرْأَةِ يُزَوِّجُهَا وَلِيَّانِ غَيْرُ الْأَبِ وَ الْجَدِّ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْ رَجُلٍ آخَرَ

## (ایک عورت کو اس کے دو ولی جو باپ اور دادا کے علاوہ ہوں ہر ایک علیحدہ علیحدہ آدمی سے تزویج کر دے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ أَنْكَحَهَا أَخُوهَا رَجُلًا ثُمَّ أَنْكَحَتْهَا أُمُّهَا بَعْدَ ذَلِكَ رَجُلًا وَ خَالُهَا أَوْ أَخٌ لَهَا صَغِيرٌ فَدَخَلَ بِهَا فَحَبِلَتْ فَاحْتَكَمَا فِيهَا فَأَقَامَ الْأَوَّلُ الشُّهُودَ فَأَلْحَقَهَا بِالْأَوَّلِ وَ جَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَيْنِ جَمِيعاً وَ مَنَعَ زَوْجَهَا الَّذِي حُقَّتْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا ثُمَّ أَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأَبِيهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کی اس کے بھائی نے ایک شخص سے تزویج کر دی پھر اس کے بعد اس کی ماں نے اس کی تزویج ایک علیحدہ مرد سے کر دی۔ درحالیکہ اس کا ماموں یا اس کا بھائی چھوٹا تھا۔ پس اس نے اس عورت سے دخول کیا۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی اور اس معاملہ میں دونوں ثالث کے پاس مقدمہ لائے پس پہلے نے گواہ قائم کیے پس آپ علیہ السلام نے اس عورت کے حمل

کو پہلے سے ملحق کر دیا اور اس عورت کے لیے دونوں حق مہر ایک ساتھ قرار دیئے۔ اور اس شوہر کو روک دیا کہ جس کو حق حاصل تھا کہ وہ اس سے دخول کرے یہاں تک کہ اس کا وضع حمل ہو جائے پھر بچے کو اس کے باپ سے ملحق کر دیا۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ وَلِيدٍ بَيَّاعِ الْأَسْفَاطِ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ جَارِيَةٍ كَانَ لَهَا أَخَوَانِ زَوَّجَهَا الْأَكْبَرُ بِالْكُوفَةِ وَ زَوَّجَهَا الْأَصْغَرُ بِأَرْضٍ أُخْرَى قَالَ الْأَوَّلُ بِهَا أَوْلَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآخَرُ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ نِكَاحُهُ جَائِزٌ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اور محمد بن اسماعیل سے، ان دونوں نے ایک ساتھ فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ٹوکریاں بیچنے والے ولید سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا درحالیکہ میں ان کے پاس حاضر تھا۔ اس لڑکی کے بارے میں کہ جس کے دو بھائی تھے ان میں سے بڑے نے اس کی تزویج کوفہ میں اور چھوٹے نے کسی اور علاقے میں کر دی۔ فرمایا۔ "پہلے کو اولیت ہے ماسوائے اس کے کہ دوسرا اس سے دخول کرے اور اگر دوسرا اس سے دخول کرے تو وہ اس کی بیوی ہو گی اور اس کا نکاح جائز ہو گا۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ أَخَوَيْنِ وَ الْبِنْتَ وَ الابْنَةُ صَغِيرَةٌ فَعَمَدَ أَحَدُ الْأَخَوَيْنِ الْوَصِيُّ فَزَوَّجَ الابْنَةَ مِنِ ابْنِهِ ثُمَّ مَاتَ أَبُو الابْنِ الْمُزَوَّجِ فَلَمَّا أَنْ مَاتَ قَالَ الْآخَرُ أَخِي لَمْ يُزَوِّجِ ابْنَهُ فَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ مِنِ ابْنِهِ فَقِيلَ لِلْجَارِيَةِ أَيُّ الزَّوْجَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْكِ الْأَوَّلُ أَوِ الْآخَرُ قَالَتِ الْآخَرُ ثُمَّ إِنَّ الْأَخَ الثَّانِيَ مَاتَ وَ لِلْأَخِ الْأَوَّلِ ابْنٌ أَكْبَرُ مِنَ الابْنِ الْمُزَوَّجِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اخْتَارِي أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكِ الزَّوْجُ الْأَوَّلُ أَوِ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَقَالَ الرِّوَايَةُ فِيهَا أَنَّهَا لِلزَّوْجِ الْأَخِيرِ وَ ذَلِكَ أَنَّهَا [تَكُونُ] قَدْ كَانَتْ أَدْرَكَتْ حِينَ زَوَّجَهَا وَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْقُضَ مَا عَقَدَتْهُ بَعْدَ إِدْرَاكِهَا .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مر گیا اور اس نے پسماندگان میں دو بھائیوں، ایک بیٹی اور ایک چھوٹی سی بیٹی کو چھوڑا، دونوں بھائیوں میں سے ایک وصی بنا اور اس نے ایک بیٹی کو اپنے بیٹے سے تزویج کر دی۔ پھر مزوج کا باپ مر گیا جب وہ مرا تو دوسرے نے کہا کہ میرے بھائی نے تزویج نہیں کی تھی اور اس نے لڑکی کو اپنے بیٹے سے بیاہ دیا تو اس لڑکی سے کہا گیا۔ تمہیں کون سا شوہر پسند ہے۔ پہلا یا دوسرا؟ اس نے کہا دوسرا۔ پھر دوسرا بھائی بھی مر گیا اور پہلے بھائی کا ایک مزوج بیٹے سے بڑا بیٹا تھا اس نے لڑکی سے کہا۔ تم اختیار کرو۔ کونسا شوہر تمہارے لیے پسندیدہ ہے۔ پہلا یا دوسرا۔ آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں روایت یہ ہے کہ وہ دوسرے کیلئے ہے اور یہ اس لیے ہے کہ وہ اس کی تزویج کے وقت بالغ ہو چکی تھی اور اس عورت کو اختیار نہیں کہ وہ اس عقد کو توڑے کہ جو اس کی بلوغت کے وقت ہو۔

# باب الْمَرْأَةِ تُوَلِّي أَمْرَهَا رَجُلًا لِيُزَوِّجَهَا مِنْ رَجُلٍ فَزَوَّجَهَا مِنْ غَيْرِهِ

## (عورت ایک مرد کو اپنا ولی بناتی ہے تا کہ وہ اسے ایک مرد سے بیاہ دے اور وہ مرد اسے دوسرے شخص سے بیاہ دیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ وَلَّتْ أَمْرَهَا رَجُلًا فَقَالَتْ زَوِّجْنِي فُلَاناً فَقَالَ إِنِّي لَا أُزَوِّجُكِ حَتَّى تُشْهِدِي لِي أَنَّ أَمْرَكِ بِيَدِي فَأَشْهَدَتْ لَهُ فَقَالَ عِنْدَ التَّزْوِيجِ لِلَّذِي يَخْطُبُهَا يَا فُلَانُ عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هُوَ لِلْقَوْمِ اشْهَدُوا أَنَّ ذَلِكَ لَهَا عِنْدِي وَ قَدْ زَوَّجْتُهَا نَفْسِي فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَا وَ لَا كَرَامَةَ وَ مَا أَمْرِي إِلَّا بِيَدِي وَ مَا وَلَّيْتُكَ أَمْرِي إِلَّا حَيَاءً مِنَ الْكَلَامِ قَالَ تُنْزَعُ مِنْهُ وَ تُوجَعُ رَأْسُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، ان دونوں نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس عورت کے بارے میں کہ جو کسی آدمی کو اپنا ولی بناتی ہے اور اس سے کہا مجھے فلاں شخص سے بیاہ دو۔ تو اس شخص نے کہا۔ میں تمہیں نہیں بیاہوں گا۔ جب تک تم گواہی نہ دو کہ تمہارا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے پس اس عورت نے اس کیلئے گواہی دی پس تزویج کے وقت وہ شخص اس آدمی کو کہتا ہے کہ جس نے اس عورت سے شادی کا خطبہ دیا۔ اے فلاں کیا تم پر اتنا اتنا نہیں ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ پس اس نے قوم کو کہا۔" تم سب گواہ رہنا کہ یہ سب اس عورت کے لئے میرے پاس ہے اور میں اس عورت کی تزویج خود سے کرتا ہوں اور عورت نے کہا۔ نہیں اس میں کوئی شرافت نہیں۔ میرا امر میرے ہی ہاتھ میں ہے کسی کے ہاتھ میں نہیں، میں نے تمہیں بات کرنے کی شرم کے سبب اپنا امر تیرے سپرد کیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس شخص سے معاملہ واپس لے لیا جائے گا اور اس کا سر پیٹا جائے گا"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابو صباح کنانی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

# باب أَنَّ الصِّغَارَ إِذَا زُوِّجُوا لَمْ يَأْتَلِفُوا

# (جب چھوٹے بچوں کی تزویج کر دی جائے تو وہ ایک دوسرے سے محبت نہ کریں گے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّا نُزَوِّجُ صِبْيَانَنَا وَ هُمْ صِغَارٌ قَالَ فَقَالَ إِذَا زُوِّجُوا وَ هُمْ صِغَارٌ لَمْ يَكَادُوا يَتَأَلَّفُوا .

ا۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ہم اپنے بچوں کو بیاہتے ہیں در حالیکہ وہ چھوٹے ہوتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب تم انہیں بیاہو در حالیکہ وہ چھوٹے ہوں تو ان میں الفت نہ ہو گی۔"

# باب الْحَدِّ الَّذِي يُدْخَلُ بِالْمَرْأَةِ فِيهِ (عمر کی وہ حد کہ جس میں عورت سے دخول ہو سکتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يُدْخَلُ بِالْجَارِيَةِ حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ أَوْ عَشْرُ سِنِينَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبد الکریم بن عمرو سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا"لڑکی سے دخول نہ کرو یہاں تک کہ وہ نو یا دس سال کی ہو جائے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَلَا يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحیٰی سے، دونوں نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی کسی لڑکی سے شادی کرے درحالیکہ وہ چھوٹی ہو تو اس سے دخول نہ کرے یہاں تک کہ وہ نو سال کی ہو جائے"

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يُدْخَلُ بِالْجَارِيَةِ حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ أَوْ عَشْرُ سِنِينَ .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "لڑکی سے دخول نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ نو یا دس سال کی ہو جائے"

4- عَنْهُ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ أَوْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ رَجُلٌ وَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَنِي عَنْ عَمَّارٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لِمَوْلًى لَهُ انْطَلِقْ فَقُلْ لِلْقَاضِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) حَدُّ الْمَرْأَةِ أَنْ يُدْخَلَ بِهَا عَلَى زَوْجِهَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ .

4۔ اس نے ذکریا مومن سے یا اس کے اور اس کے درمیان ایک شخص ہے اور میں اسے نہیں جانتا سے، مگر یہ کہ اس نے مجھے عمار سجستانی سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا وہ اپنے غلام سے فرمارہے تھے۔ آجاؤ اور قاضی سے کہو" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عورت کیلئے عمر کی حد کہ جب اسے اس کے شوہر کے پاس بھیجا جائے نو سال ہے"

# باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ ابْنُهُ ابْنَتَهَا

# (آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے بیٹے کو اس عورت کی بیٹی سے بیاہتا ہے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا رَجُلٌ بَعْدُ فَوَلَدَتْ لِلْآخَرِ هَلْ يَحِلُّ وَلَدُهَا مِنَ الْآخَرِ لِوَلَدِ الْأَوَّلِ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ سُرِّيَّةً لَهُ ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا رَجُلٌ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلَدَتْ لِلْآخَرِ هَلْ يَحِلُّ وَلَدُهَا لِوَلَدِ الَّذِي أَعْتَقَهَا قَالَ نَعَمْ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے عیص ابن القاسم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کے بعد اس پر دوسرا شخص آتا ہے اور وہ عورت دوسرے کیلئے اولاد جنتی ہے کیا اس عورت کی اس دوسرے سے اولاد اس عورت کی پہلے شوہر کی۔ اس کے علاوہ کسی اولاد کیلئے حلال ہے۔ فرمایا "ہاں"

اور میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی موطوعہ کنیز کو آزاد کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کنیز پر دوسرا شخص آتا ہے پھر وہ اس دوسرے کیلئے اولاد جنتی ہے کیا اس کنیز کی اولاد آزاد کرنے والے کی اولاد کیلئے حلال ہے۔؟ فرمایا "ہاں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ يَقَعُ عَلَيْهَا يَطْلُبُ وَلَدَهَا فَلَمْ يُرْزَقْ مِنْهَا وَلَداً فَوَهَبَهَا لِأَخِيهِ أَوْ بَاعَهَا فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَاداً أَ يُزَوِّجُ وَلَدَهُ مِنْ غَيْرِهَا وَلَدَ أَخِيهِ مِنْهَا فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے اور احمد بن محمد عاصمی سے، اس نے علی بن الحسن بن فضال سے، اس نے عباس بن عامر سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے شعیب عقرقوفی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اس نے اس سے جماع کی اور اس سے اولاد چاہتا تھا لیکن اسے اولاد نہ ملی۔ پس اس نے وہ کنیز اپنے بھائی کو ھبہ کر دی۔ یا اسے بیچ دیا پس اس نے دوسرے کیلئے اولاد پیدا کی۔ کیا اس پہلے شخص کی اس کے علاوہ سے اولاد اس کے بھائی کی اس کنیز سے اولاد کے ساتھ شادی کر سکتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" میرے سامنے پھر دہراؤ" پس میں نے دہرایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- وَ عَنْهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ كَرِّرْهَا عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَلَمْ تُرْزَقْ مِنِّي وَلَداً فَبِعْتُهَا فَوَلَدَتْ مِنْ غَيْرِي وَلَداً وَ لِي وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهَا فَأُزَوِّجُ وَلَدِي مِنْ غَيْرِهَا وَلَدَهَا قَالَ تُزَوِّجُ مَا كَانَ لَهَا مِنْ وَلَدٍ قَبْلَكَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ لَكَ

3۔ اس نے حسین بن خالد صیرفی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس مسئلہ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" مکرر کرو" میں نے عرض کی۔ میری ایک کنیز تھی۔ اسے مجھ سے اولاد نہ ہوئی پس میں نے اسے بیچ دیا اس نے میرے غیر سے اولاد پیدا کی۔ اور میری بھی اس کے علاوہ (کسی دوسری عورت سے) اولاد ہے۔ کیا میں اس کے علاوہ سے اپنی اولاد کی اس کی اولاد سے شادی کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس عورت کی اس اولاد سے اپنی اولاد کی شادی کرو۔ کہ جو تم سے پہلے تھی" فرمایا۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے لیے ہو۔"

4- وَ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجُهَيْمِ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يُزَوِّجُ ابْنَهُ ابْنَتَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الِابْنَةُ لَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَا فَلَا بَأْسَ .

4۔ اس نے زید بن جہیم ہلالی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کی بیٹی سے اپنے بیٹے کی شادی کرا دی۔ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔" اگر اس عورت کی بیٹی اس مرد کی اس عورت سے شادی سے پہلے کی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

# باب تَزْوِيجِ الصِّبْيَانِ (بچوں کی تزویج)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَ هُوَ صَغِيرٌ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ يَجُوزُ طَلَاقُ الْأَبِ قَالَ لَا قُلْتُ عَلَى مَنِ الصَّدَاقُ قَالَ عَلَى الْأَبِ إِنْ كَانَ ضَمِنَهُ لَهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ضَمِنَهُ فَهُوَ عَلَى الْغُلَامِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِلْغُلَامِ مَالٌ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ضَمِنَ وَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ فَذَلِكَ إِلَى أَبِيهِ وَ إِذَا زَوَّجَ الِابْنَةَ جَازَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بیٹے کی تزویج کی درحالیکہ وہ چھوٹا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" کوئی

قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "کیا باپ کی طرف سے طلاق جائز ہے؟" فرمایا "نہیں" میں نے عرض کی۔ "حق مہر کس پر ہے؟" فرمایا۔ "باپ پر اگر وہ ان لوگوں کو اس کی ضمانت دے اور اگر وہ ضمانت نہ دے تو لڑکے پر ہے ہاں مگر یہ کہ جب لڑکے کا کوئی مال نہ ہو تو باپ ضامن ہے اگرچہ ضمانت نہ بھی دے۔" اور فرمایا "جب آدمی اپنے بیٹے کی شادی کرے تو یہ سب (حق مہر کی ضمانت وغیرہ) اس کے باپ کی طرف سے ہوگا اور جب بیٹی کی شادی کرے تو جائز ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَ هُوَ صَغِيرٌ قَالَ إِنْ كَانَ لِابْنِهِ مَالٌ فَعَلَيْهِ الْمَهْرُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِلابْنِ مَالٌ فَالْأَبُ ضَامِنُ الْمَهْرِ ضَمِنَ أَوْ لَمْ يَضْمَنْ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی فضال سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بیٹے کی تزویج کی درحالیکہ وہ کم سن تھا۔ فرمایا "اگر اس کے بیٹے کا مال ہے تو حق مہر اس پر (بیٹے پر) واجب ہوگا اور اگر بیٹے کا مال نہیں تو باپ حق مہر کا ضامن ہے خواہ ضمانت دے یا نہ دے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ وُلْدٌ فَزَوَّجَ مِنْهُمُ اثْنَيْنِ وَ فَرَضَ الصَّدَاقَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ أَيْنَ يُحْسَبُ الصَّدَاقُ مِنْ جُمْلَةِ الْمَالِ أَوْ مِنْ حِصَّتِهِمَا قَالَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے کئی بیٹے تھے پس اس نے ان میں سے دو کی تزویج کی اور حق مہر واجب ہو گیا۔ پھر وہ شخص مر گیا تو حق مہر کا حساب کس سے ہوگا۔ سارے مال میں سے یا ان دو کے حصوں میں سے؟ فرمایا۔ تمام مال سے کیونکہ یہ قرض کی مانند ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ غُلَامٍ وَ جَارِيَةٍ زَوَّجَهُمَا وَلِيَّانِ لَهُمَا وَ هُمَا غَيْرُ مُدْرِكَيْنِ فَقَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَ أَيُّهُمَا أَدْرَكَ كَانَ لَهُ الْخِيَارُ وَ إِنْ مَاتَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَا فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا وَ لَا مَهْرَ إِلَّا أَنْ يَكُونَا قَدْ أَدْرَكَا وَ رَضِيَا قُلْتُ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْآخَرِ قَالَ يَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهِ إِنْ هُوَ رَضِيَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ قَبْلَ الْجَارِيَةِ وَ رَضِيَ بِالنِّكَاحِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ الْجَارِيَةُ أَ تَرِثُهُ قَالَ نَعَمْ يُعْزَلُ مِيرَاثُهَا مِنْهُ حَتَّى تُدْرِكَ فَتَحْلِفَ بِاللَّهِ مَا دَعَاهَا إِلَى أَخْذِ الْمِيرَاثِ إِلَّا رِضَاهَا بِالتَّزْوِيجِ ثُمَّ يُدْفَعُ إِلَيْهَا الْمِيرَاثُ وَ نِصْفُ الْمَهْرِ قُلْتُ فَإِنْ مَاتَتِ الْجَارِيَةُ وَ لَمْ تَكُنْ أَدْرَكَتْ أَ يَرِثُهَا الزَّوْجُ الْمُدْرِكُ قَالَ لَا لِأَنَّ لَهَا الْخِيَارَ إِذَا أَدْرَكَتْ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَبُوهَا هُوَ الَّذِي زَوَّجَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ الْأَبِ وَ يَجُوزُ عَلَى الْغُلَامِ وَ الْمَهْرُ عَلَى الْأَبِ لِلْجَارِيَةِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحیٰی سے، اس نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو عبیدہ حذا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے لڑکے اور لڑکی کے بارے میں سوال کیا کہ جن کو ان کے ولیوں نے بیاہ دیا۔ درحالیکہ وہ دونوں نابالغ تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نکاح جائز ہے اور ان میں سے جو بالغ ہوگا اسے اختیار ہوگا (چاہے رشتہ کا امضا کرے یا اسے ختم کردے) اور اگر دونوں بالغ ہونے سے پہلے مر جائیں تو ان کے درمیان نہ میراث ہوگا اور نہ ہی حق مہر ہوگا۔ ہاں یہ کہ جب وہ بالغ ہو جائیں اور دونوں راضی ہو جائیں" میں نے عرض کی۔ "اگر ان میں ایک دوسرے سے پہلے بالغ ہو جائے فرمایا اگر وہ راضی

ہو تواس کے لیے جائز ہو گا پہلے لڑکا بالغ ہو جائے اور نکاح پر راضی ہو پھر وہ مر جائے اس سے پہلے کہ لڑکی بالغ ہو کیا لڑکی اس کی وراثت لے گی؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں! اس کے مال سے اس لڑکی کی میراث جدا کی جائے گی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور وہ لڑکی حلف دے اللہ عزّ وجلّ کا کہ میراث لینے پر اسے کسی نے نہیں ابھارا۔ مگر یہ کہ وہ تزویج سے راضی تھی۔ پھر اس لڑکی کو میراث اور آدھا حق مہر دیا جائے گا۔" میں نے عرض کی۔ اگر لڑکی نابالغ مر جائے کیا اس کا بالغ شوہر اس کی میراث لے گا؟ فرمایا۔ نہیں کیونکہ لڑکی کو اختیار تھا۔ (رشتہ رکھنے یا ختم کرنے کا) جب وہ بالغ ہوتی" میں نے عرض کی۔ اگر اس کی شادی اس کے باپ نے کرائی تھی قبل بلوغت؟" فرمایا "اس پر باپ کی تزویج جائز ہے اور لڑکے پر بھی جائز ہے اور حق مہر لڑکی کا اس کے باپ پر واجب ہے"

# باب الرَّجُلِ يَهْوَى امْرَأَةً وَ يَهْوَى أَبَوَاهُ غَيْرَهَا

## (آدمی ایک عورت کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے والدین اس عورت کے علاوہ کی خواہش)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ إِنَّ أَبَوَيَّ أَرَادَا غَيْرَهَا قَالَ تَزَوَّجِ الَّتِي هَوِيتَ وَ دَعِ الَّتِي يَهْوَى أَبَوَاكَ .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے علی بن حسن بن رباط سے، اسنے حبیب خثعمی سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں چاہتا ہوں کہ ایک عورت سے شادی کروں لیکن میرے والدین کا ارادہ کوئی اور عورت ہے" فرمایا "جس عورت سے تمہاری خواہش ہے اس سے شادی کرو اور اسے چھوڑ دو کہ جو تمہارے والدین کی پسند ہے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَتْهُ أُمُّهُ وَ هُوَ غَائِبٌ قَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ إِنْ شَاءَ الْمُتَزَوِّجُ قَبِلَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ تَرَكَ الْمُتَزَوِّجُ تَزْوِيجَهُ فَالْمَهْرُ لَازِمٌ لِأُمِّهِ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے اسماعیل بن سہل سے، اس نے حسن بن محمد حضرمی سے، اس نے کاہلی سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی تزویج اس کی ماں اس کی عدم موجودگی میں کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر متزوج چاہے تو نکاح جائز ہے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے اور اگر متزوج اس کی تزویج ترک کر دے تو مہر اس کی ماں پر واجب ہو گا۔"

# بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ وَ مَا يَجُوزُ مِنْهُ وَ مَا لَا يَجُوزُ

## (نکاح میں کون سی شرط جائز ہے اور کون سی شرط جائز نہیں ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِنْ جَاءَ بِصَدَاقِهَا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِصَدَاقِهَا إِلَى الْأَجَلِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَ ذَلِكَ شَرْطُهُمْ بَيْنَهُمْ حِينَ أَنْكَحُوهُ فَقَضَى لِلرَّجُلِ أَنَّ بِيَدِهِ بُضْعَ امْرَأَتِهِ وَ أَحْبَطَ شَرْطَهُمْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اسنے ابن ابی نجران سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے ایک مقررہ مدت کی مہلت پر پس اگر وہ حق مہر لایا تو وہ اس کی بیوی ہو گی اور اگر وہ شخص وقت مقررہ تک حق مہر نہ لایا تو اس عورت پر اس کا کوئی حق نہ ہو گا اور یہ ان کے درمیان شرط ہوا اس وقت کہ جب انہوں نے نکاح کیا۔ آپ علیہ السلام نے فیصلہ کیا۔ "اس عورت کی عزت اس شخص کی ہے اور ان کی شرط باطل ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَشْتَرِطُ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ بَلَدِهَا قَالَ يَفِي لَهَا بِذَلِكَ أَوْ قَالَ يَلْزَمُهُ ذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد اور عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو العباس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس عورت کیلئے شرط رکھی جاتی ہے کہ وہ مرد اس عورت کو اس عورت کے وطن سے باہر نہ لے جائے گا؟ فرمایا "وہ اس معاملہ میں اس عورت سے وفا کرے" یا فرمایا۔ "اس پر یہ واجب ہے"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ شَرَطَ عَلَيْهَا أَنْ يَأْتِيَهَا إِذَا شَاءَ وَ يُنْفِقَ عَلَيْهَا شَيْئاً مُسَمًّى كُلَّ شَهْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے تزویج کی اس شرط پر کہ وہ جب چاہے گا اس کے پاس آئے گا اور اس پر ہر مہینے میں معین چیز بطور نفقہ دے گا؟؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَهَارِيَّةِ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ أَنْ يَأْتِيَهَا مَتَى شَاءَ كُلَّ شَهْرٍ وَ كُلَّ جُمْعَةٍ يَوْماً وَ مِنَ النَّفَقَةِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ الشَّرْطُ بِشَيْءٍ وَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَهَا مَا لِلْمَرْأَةِ مِنَ النَّفَقَةِ وَ الْقِسْمَةِ وَ لَكِنَّهُ إِذَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَخَافَتْ مِنْهُ نُشُوزاً أَوْ خَافَتْ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا أَوْ يُطَلِّقَهَا فَصَالَحَتْهُ مِنْ حَقِّهَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ نَفَقَتِهَا أَوْ قِسْمَتِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس حق مہر والی عورت کے بارے میں کہ جس پر شرط کیا جائے نکاح کے وقت کہ اس کا شوہر ہر مہینے جب چاہے گا اس کے پاس آئے گا

اور ہر جمعہ میں ایک دن اور نفقہ اتنا اتنا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" یہ کسی چیز میں بھی شرط نہیں ہے جو کسی عورت سے شادی کرے تو اس عورت کیلئے عام عورت کی طرح نفقہ اور تقسیم واجب ہے لیکن جب کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے نافرمانی کا خطرہ کرے یا عورت کو خطرہ ہو کہ وہ اس پر سوکن لائے گا یا اسے طلاق دے دے گا اور وہ عورت اس مرد سے اپنے حق میں کسی چیز پر نفقہ میں سے یا اپنی تقسیم میں سے مصالحت کرے تو یہ جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( عليهما السلام ) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِعَبْدِهِ أُعْتِقُكَ عَلَى أَنْ أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي فَإِنْ تَزَوَّجْتَ أَوْ تَسَرَّيْتَ عَلَيْهَا فَعَلَيْكَ مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ عَلَى ذَلِكَ وَ تَسَرَّى أَوْ تَزَوَّجَ قَالَ عَلَيْهِ شَرْطُهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی کہ صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنے غلام کو کہے" میں نے تمہیں آزاد کیا اس شرط پر کہ میں تمہیں اپنی بیٹی بیاہتا ہوں پس اگر تو اس پر سوکن لایا یا کنیز لایا تو تم پر سو دینار واجب ہوں گے پس اس نے اس کو اس بات پر آزاد کر دیا اور وہ کنیز لاتا ہے یا شادی کر کے سوکن لاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس پر اس کی شرط واجب ہے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ ضُرَيْساً كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ حُمْرَانَ فَجَعَلَ لَهَا أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا وَ أَنْ لَا يَتَسَرَّى أَبَداً فِي حَيَاتِهَا وَ لَا بَعْدَ مَوْتِهَا عَلَى أَنْ جَعَلَتْ لَهُ هِيَ أَنْ لَا تَتَزَوَّجَ بَعْدَهُ وَ جَعَلَا عَلَيْهِمَا مِنَ الْهَدْيِ وَ الْحَجِّ وَ الْبُدْنِ وَ كُلَّ مَالِهِمَا فِي الْمَسَاكِينِ إِنْ لَمْ يَفِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ لِابْنَةِ حُمْرَانَ لَحَقّاً وَ لَنْ يَحْمِلَنَا ذَلِكَ عَلَى أَنْ لَا نَقُولَ لَكَ الْحَقَّ اذْهَبْ وَ تَزَوَّجْ وَ تَسَرَّ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَ لَيْسَ شَيْءٌ عَلَيْكَ وَ لَا عَلَيْهَا وَ لَيْسَ ذَلِكَ الَّذِي صَنَعْتُمَا بِشَيْءٍ فَجَاءَ فَتَسَرَّى وَ وُلِدَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْلَادٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ضریس کے پاس حمران کی بیٹی تھی پس اس نے اس کیلئے معین کیا کہ وہ اس پر نہ سوکن لائے گا اور نہ ہی کنیز نہ اس کی زندگی میں اور نہ اس کی زندگی کے بعد اس بات پر کہ وہ عورت بھی اس کے بعد تزویج نہ کرے گی اور انہوں نے اس شرط پر بطور جرمانہ، حج، اور قربانی کو رکھا۔ اور اگر دونوں نے وفا نہ کی اپنے ساتھی سے تو ان کا مال مساکین میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"یقیناً بنت حمران کا حق ہے مگر وہ ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ ہم تمہیں نہ کہیں کہ تم جاؤ، شادی کرو یا کنیز لاؤ اس میں کوئی چیز نہیں ہے نہ اس پر کچھ واجب ہو گا اور نہ تم پر کچھ واجب ہو گا اور ایسا نہیں جیسا تم دونوں نے کیا۔" پس وہ گیا اور اس نے کنیز لی اور اس میں سے اس کے بعد اولاد بھی پیدا کی۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) فِي امْرَأَةٍ نَكَحَهَا رَجُلٌ فَأَصْدَقَتْهُ الْمَرْأَةُ وَ شَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّ بِيَدِهَا الْجِمَاعَ وَ الطَّلَاقَ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَ وَلَّى الْحَقَّ مَنْ لَيْسَ أَهْلَهُ وَ قَضَى أَنَّ عَلَى الرَّجُلِ الصَّدَاقَ وَ أَنَّ بِيَدِهِ الْجِمَاعَ وَ الطَّلَاقَ وَ تِلْكَ السُّنَّةُ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے،۔ اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس سے ایک شخص نے نکاح کیا اس کا حق مہر اس عورت نے دیا اور اس مرد پر شرط لگائی کہ جماع اور طلاق اس عورت کے ہاتھ میں ہوں گے۔ فرمایا۔"سنت کی مخالفت کی ہے اور حق کو اس کے نااہل کے سپرد کیا ہے" اور فیصلہ دیا کہ حق مہر مرد پر واجب ہے اور اس کے ہاتھ میں جماع اور طلاق ہیں اور یہ سنت ہے"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ بُزُرْجَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا قَائِمٌ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنَّ شَرِيكاً لِي كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَطَلَّقَهَا فَبَانَتْ مِنْهُ فَأَرَادَ مُرَاجَعَتَهَا وَ قَالَتِ الْمَرْأَةُ لَا وَ اللَّهِ لَا أَتَزَوَّجُكَ أَبَداً حَتَّى تَجْعَلَ اللَّهَ لِي عَلَيْكَ أَلَّا تُطَلِّقَنِي وَ لَا تَزَوَّجَ عَلَيَّ قَالَ وَ فَعَلَ قُلْتُ نَعَمْ قَدْ فَعَلَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ وَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ مَا وَقَعَ فِي قَلْبِهِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَوِ النَّهَارِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَمَّا الْآنَ فَقُلْ لَهُ فَلْيُتِمَّ لِلْمَرْأَةِ شَرْطَهَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَشُكُّ فِي حَرْفٍ فَقَالَ هُوَ عِمْرَانُ يَمُرُّ بِكَ أَ لَيْسَ هُوَ مَعَكَ بِالْمَدِينَةِ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَقُلْ لَهُ فَلْيَكْتُبْهَا وَ لْيَبْعَثْ بِهَا إِلَيَّ فَجَاءَنَا عِمْرَانُ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَتَبْنَاهَا لَهُ وَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا زِيَادَةٌ وَ لَا نُقْصَانٌ فَرَجَعَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَقِيَنِي فِي سُوقِ الْحَنَّاطِينَ فَحَكَّ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِي فَقَالَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ قُلْ لِلرَّجُلِ يَفِي بِشَرْطِهِ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے منصور بن بزرج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی درحالیکہ میں کھڑا تھا۔ "اللہ عزّوجلّ مجھے آپ علیہ السلام پر قربان فرمائے! میرا ایک شریک ہے کہ جس کے پاس ایک عورت تھی کہ جسے اس نے طلاق دے دی پس وہ اس سے جدا ہوگئی پس اس مرد نے ارادہ کیا کہ اس عورت کو واپس لائے اور اس عورت نے کہا۔ نہیں اللہ کی قسم میں کبھی بھی تم سے شادی نہ کروں گی جب تک کہ تم اللہ عزّوجلّ کے نام پر اپنے اوپر میرے لیے لازم کرو کہ تم نہ مجھے طلاق دو گے اور نہ مجھ پر سوکن لاؤ گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اور اس نے کیا؟" میں نے عرض کی۔ "اللہ عزّوجلّ مجھے آپ علیہ السلام پر قربان کرے! ہاں اس نے ایسا ہی کیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کتنا برا کیا اس نے، وہ نہیں جان سکتا کہ رات یا دن کے پیٹ میں اس کے دل میں کیا ہوگا" پھر آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا البتہ اب تم اس سے کہو کہ عورت سے اپنا قول پورا کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان اپنا قول پورا کرتے ہیں" میں نے عرض کی۔" میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ مجھے اس کے کنارہ کش ہونے کا شک ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ عمران تھا کہ جو تیرے قریب سے گزرا اور وہ تیرے ساتھ مدینہ میں نہیں تھا؟" میں نے عرض کی۔ "یقیناً وہی تھا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے کہو۔ اس سے لکھے اور میری طرف بھیجے" پس ہم اس کے بعد عمران کے پاس آئے اور ہم نے اسے اس کیلئے لکھا اس میں نہ کوئی کمی تھی نہ اضافہ تھا۔ پس وہ اس کے بعد پلٹا اور مجھے گندم فروشوں کے بازار میں ملا اور اس نے میرے کندھے سے کندھا ملا کر کہا کہ وہ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں کہتے ہیں کہ آدمی سے اپنا وعدہ کرے تو وفا کرے۔"

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تَخْرُجَ مَعَهُ إِلَى بِلَادِهِ فَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ مَعَهُ فَإِنَّ مَهْرَهَا خَمْسُونَ دِينَاراً إِنْ أَبَتْ أَنْ تَخْرُجَ مَعَهُ إِلَى بِلَادِهِ قَالَ فَقَالَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بِلَادِ الشِّرْكِ فَلَا شَرْطَ لَهُ عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ وَ لَهَا مِائَةُ دِينَارٍ الَّتِي أَصْدَقَهَا إِيَّاهَا وَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَ دَارِ الْإِسْلَامِ فَلَهُ مَا اشْتَرَطَ عَلَيْهَا وَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بِلَادِهِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهَا صَدَاقَهَا أَوْ تَرْضَى مِنْهُ مِنْ ذَلِكَ بِمَا رَضِيَتْ وَ هُوَ جَائِزٌ لَهُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور علی بن ابراہیم سے، ان دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں حاضر تھا۔" اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی سو دینار کے حق مہر پر اس وعدے کے ساتھ کہ وہ عورت اس کے ساتھ اس کے وطن چلے گی اور اگر وہ اس کے ساتھ اس کے وطن نہ گئی تو اس کا حق مہر پچاس دینار ہوگا۔ اگر وہ عورت اس کے ساتھ اس کے وطن جانے سے انکار کر دے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ مرد اسے مشرکین کے علاقہ میں لے جانے کا ارادہ کرے تو اس مرد کی طرف سے اس عورت پر کوئی شرط واجب نہیں ہے اور اس عورت کیلئے وہ سو دینار ہوں گے کہ جو اس نے حق مہر مقرر کیا تھا۔ اور اگر وہ اس عورت کو مسلمانوں کے علاقے اور دارالسلام میں لے جانے کا ارادہ کرے تو اس کی شرط عورت پر

واجب ہو گی اور مسلمان پہچانے جاتے ہیں ان کی شروط کے وقت اور اس مرد کو حق نہیں ہے کہ اسے اپنے وطن لے جائے جب تک اس کو اس کا حق مہر ادا نہ کر دے یا وہ عورت اس سے اس معاملہ میں (حق مہر میں) کسی چیز سے راضی ہو جائے تو وہ اس کیلئے جائز ہے۔"

# بابُ الْمُدَالَسَةِ فِي النِّكَاحِ وَ مَا تُرَدُّ مِنْهُ الْمَرْأَةُ

## (نکاح میں فریب کاری اور وہ کہ جس سے عورت واپس لی جائے گی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرَّةً فَوَجَدَهَا أَمَةً قَدْ دَلَّسَتْ نَفْسَهَا لَهُ قَالَ إِنْ كَانَ الَّذِي زَوَّجَهَا إِيَّاهُ مِنْ غَيْرِ مَوَالِيهَا فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِالْمَهْرِ الَّذِي أَخَذَتْ مِنْهُ قَالَ إِنْ وَجَدَ مِمَّا أَعْطَاهَا شَيْئاً فَلْيَأْخُذْهُ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئاً فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهَا وَ إِنْ كَانَ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ وَلِيٌّ لَهَا ارْتَجَعَ عَلَى وَلِيِّهَا بِمَا أَخَذَتْ مِنْهُ وَ لِمَوَالِيهَا عَلَيْهِ عُشْرُ ثَمَنِهَا إِنْ كَانَتْ بِكْراً وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ بِكْرٍ فَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا قَالَ وَ تَعْتَدُّ مِنْهُ عِدَّةَ الْأَمَةِ قُلْتُ فَإِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ قَالَ أَوْلَادُهَا مِنْهُ أَحْرَارٌ إِذَا كَانَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ إِذْنِ الْمَوَالِي .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عباس بن ولید سے، اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے آزاد عورت سے شادی کی اور اسے کنیز پایا۔ اس عورت نے اپنے نفس میں اس کیلئے فریب کیا۔ فرمایا۔ "وہ کہ جس نے اس عورت کی شادی اس سے کرائی اگر اس عورت کا آقا نہیں تھا تو نکاح فاسد ہے" میں نے عرض کی۔ "مہر کا کیا کیا جائے گا جو اس عورت نے اس مرد سے لیا؟" فرمایا "جو اس نے دیا تھا اگر اس میں سے کوئی چیز پائے تو اسے لے لے اور اگر کوئی چیز نہ پائے تو اس مرد کی اس عورت پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ اور اگر اس عورت کو اس مرد سے، اس عورت کے ولی نے بیاہا تھا تو وہ اس چیز کیلئے کہ جو عورت نے اس سے لی تھی اس کے ولی کی طرف رجوع کرے گا اور اس کے آقاؤں کی طرف سے اس پر اگر عورت کنواری ہے تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہو گا۔ اور اگر غیر کنواری ہے تو دسویں کا آدھا ہو گا کہ جو اس کی فرج کے حلال ہونے کے سبب سے ہوا۔ اور فرمایا "اس عورت سے کنیز کی عدت رکھوائی جائے گی" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ عورت بچہ لائے تو؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس عورت کی اس مرد سے اولاد آزاد ہو گی جب نکاح آقاؤں کی اجازت کے بغیر ہو تو۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكَةِ قَوْمٍ أَتَتْ قَبِيلَةً غَيْرَ قَبِيلَتِهَا وَ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْهُمْ فَوَلَدَتْ لَهُ قَالَ وُلْدُهُ مَمْلُوكُونَ إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ شَهِدَ لَهَا شَاهِدٌ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَلَا تُمْلَكُ وُلْدُهُ وَ يَكُونُونَ أَحْرَاراً .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس مملوکہ (کنیز) کے بارے میں کہ ایک گروہ اپنے قبیلے کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کے پاس جاتا ہے اور وہ انہیں خبر دیتے ہیں کہ وہ عورت آزاد ہے پس ان میں سے ایک شخص اس عورت سے شادی کر لیتا ہے اور وہ اس کیلئے اولاد جنتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے بچے بھی مملوک ہوں گے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ گواہ قائم کرے کہ اس عورت کیلئے ایک گواہ نے گواہی دی تھی کہ وہ عورت آزاد ہے پس وہ اس آدمی کی اولاد کی مالک نہ ہو گی اور وہ آزاد ہوں گے"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْرٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) أَمَةٌ أَبَقَتْ مِنْ مَوَالِيهَا فَأَتَتْ قَبِيلَةً غَيْرَ قَبِيلَتِهَا فَادَّعَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَثَبَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَتَزَوَّجَهَا فَظَفِرَ بِهَا مَوْلَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدْ وَلَدَتْ أَوْلَاداً فَقَالَ إِنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ الزَّوْجُ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا عَلَى أَنَّهَا حُرَّةٌ أُعْتِقَ وُلْدُهَا وَ ذَهَبَ الْقَوْمُ بِأَمَتِهِمْ فَإِنْ لَمْ يُقِمِ الْبَيِّنَةَ أُوجِعَ ظَهْرُهُ وَ اسْتُرِقَّ وُلْدُهُ .

3۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے عبداللہ بن بحر سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک کنیز اپنے مالکوں سے بھاگ جاتی ہے اور اپنے قبیلہ کے علاوہ کسی اور قبیلے میں آتی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ وہ آزاد ہے۔ پس ایک مرد اس سے شادی کرتا ہے اور اس کے بعد اس کا مالک اس تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جاتا ہے درحالیکہ وہ اولاد بھی جن چکی ہوتی ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر شوہر گواہ لائے کہ اس نے اس عورت سے اس بات پر شادی کی تھی کہ وہ آزاد ہے تو اس عورت کی اولاد آزاد ہو گی اور وہ اپنی کنیز لے جائے گا اور اگر وہ گواہ قائم نہ کر سکے تو اس کی کمر توڑی جائے گی اور اس کی اولاد کو غلام بنایا جائے گا۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ خَطَبَ إِلَى رَجُلٍ ابْنَةً لَهُ مِنْ مَهِيرَةٍ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ دُخُولِهَا عَلَى زَوْجِهَا أَدْخَلَ عَلَيْهِ ابْنَةً لَهُ أُخْرَى مِنْ أَمَةٍ قَالَ تُرَدُّ عَلَى أَبِيهَا وَ تُرَدُّ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَ يَكُونُ مَهْرُهَا عَلَى أَبِيهَا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے محمد بن سماعۃ سے، اس نے عبدالحمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیٹی حق مہر کے عوض کسی شخص کو بیاہتا ہے اور جب رات آتی ہے اس لڑکی کی اس کے شوہر کے پاس جانے کی تو وہ اس مرد کے پاس اپنی دوسری لڑکی جو کنیز سے ہوتی ہے بھیج دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس لڑکی کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیجا جائے گا اور اس مرد کے پاس اس کی بیوی کو اور اس دوسری لڑکی کا حق مہر اس کے باپ پر واجب ہو گا"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنِ الرَّجُلِ يَخْطُبُ إِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ مِنْ مَهِيرَةٍ فَأَتَاهُ بِغَيْرِهَا قَالَ تُرَدُّ إِلَيْهِ الَّتِي سُمِّيَتْ لَهُ بِمَهْرٍ آخَرَ مِنْ عِنْدِ أَبِيهَا وَ الْمَهْرُ الْأَوَّلُ لِلَّتِي دَخَلَ بِهَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو حق مہر کے عوض کسی شخص کو اپنی بیٹی کا خطبہ دیتا ہے مگر اس کے پاس کسی دوسری کو لے جاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس مرد کو معین لڑکی پلٹائی جائے گی دوسرے حق مہر کے ساتھ کہ جو اس کا باپ ادا کرے گا اور پہلا حق مہر اس لڑکی کیلئے ہو گا کہ جس سے اس نے دخول کیا۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ إِلَى قَوْمٍ فَإِذَا امْرَأَتُهُ عَوْرَاءُ وَ لَمْ يُبَيِّنُوا لَهُ قَالَ يُرَدُّ النِّكَاحُ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُونِ وَ الْعَفَلِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک قوم میں سے شادی کی اور اس کی عورت عیب دار نکلے کہ جس کا انہوں نے اسے

نہیں بتایا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"برص، کوڑھ، جنون، اور عفل (عورت کی شرمگاہ سے ایسی چیز کا خارج ہونا کہ جو دخول سے مانع ہو) ہو تو نکاح رد کیا جائے گا"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِهَا الْجُنُونُ وَ الْبَرَصُ وَ شِبْهُ ذَلِكَ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ لِلْمَهْرِ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی مجنون یا مبروص یا اس جیسی عورت سے شادی کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ حق مہر کا ضامن ہے"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تُرَدُّ الْبَرْصَاءُ وَ الْمَجْنُونَةُ وَ الْمَجْذُومَةُ قُلْتُ الْعَوْرَاءُ قَالَ لَا .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابوجمیلہ سے، اس نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"مبروصہ، مجنونہ اور کوڑھ زدہ عورت کو پلٹایا جائے گا،" میں نے عرض کی"عیب دار؟" فرمایا"نہیں"

9- سَهْلٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْمَحْدُودُ وَ الْمَحْدُودَةُ هَلْ تُرَدُّ مِنَ النِّكَاحِ قَالَ لَا قَالَ رِفَاعَةُ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْبَرْصَاءِ فَقَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيُّهَا وَ هِيَ بَرْصَاءُ أَنَّ لَهَا الْمَهْرَ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ أَنَّ الْمَهْرَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهَا وَ إِنَّمَا صَارَ الْمَهْرُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ دَلَّسَهَا وَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ زَوَّجَهَا رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ دَخِيلَةَ أَمْرِهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ كَانَ الْمَهْرُ يَأْخُذُهُ مِنْهَا .

9۔ سہل نے احمد بن محمد سے، اس نے رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مبروصہ کے بارے میں کہ کیا ان کا نکاح رد کیا جائے گا؟ فرمایا"نہیں" رفاعہ کہتا ہے"میں نے آپ علیہ السلام سے مبروصہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا اس عورت کے بارے میں کہ جسے اس کے ولی نے بیاہ دیا درحالیکہ وہ مبروصہ تھی۔" اس عورت کیلئے حق مہر ہے کیونکہ اس کی فرج کو اس کے ذریعے حلال کیا گیا اور یہ کہ حق مہر اس شخص پر واجب ہے کہ جس نے اس کو بیاہ دیا اور بے شک حق مہر اس پر واجب ہوا کہ اس نے اس عورت میں فریب کاری کی اور اگر کوئی آدمی کسی عورت سے بیاہ کرے اور اس عورت کو بیاہ دینے والا ایسا شخص ہو کہ اس کے اندرونی معاملات سے واقف نہ ہو تو اس بیاہ دینے والے پر کچھ واجب نہ ہو گا اور حق مہر اس عورت سے لیا جائے گا۔"

10- سَهْلٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ وَلَّتْهُ امْرَأَةٌ أَمْرَهَا أَوْ ذَاتِ قَرَابَةٍ أَوْ جَارٍ لَهَا لَا يَعْلَمُ دَخِيلَةَ أَمْرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ دَلَّسَتْ عَيْباً هُوَ بِهَا قَالَ يُؤْخَذُ الْمَهْرُ مِنْهَا وَ لَا يَكُونُ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهَا شَيْءٌ .

10۔ سہل نے احمد بن محمد سے، اس نے داؤد بن سرحان، اور علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے ایک ساتھ روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جسے ایک عورت اپنا معاملہ سپرد کرتی ہے یا

اس کا قریبی ہے یا اس کا ہمسایہ وہ اس کے اندرونی معاملہ سے واقف نہیں ہوتا اور پھر اس میں پاتا ہے کہ اس عورت نے اپنا عیب جو اس میں تھا چھپایا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس عورت سے حق مہر لیا جائے گا اور اس کی تزویج کرنے والے پر کوئی چیز نہ ہو گی"

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي أُخْتَيْنِ أُهْدِيَتَا إِلَى أَخَوَيْنِ فِي لَيْلَةٍ فَأُدْخِلَتِ امْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا وَ أُدْخِلَتِ امْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا قَالَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الصَّدَاقُ بِالْغِشْيَانِ وَ إِنْ كَانَ وَلِيُّهُمَا تَعَمَّدَ ذَلِكَ أُغْرِمَ الصَّدَاقَ وَ لَا يَقْرَبُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا امْرَأَتَهُ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ صَارَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى زَوْجِهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ قِيلَ لَهُ فَإِنْ مَاتَتَا قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ قَالَ فَقَالَ يَرْجِعُ الزَّوْجَانِ بِنِصْفِ الصَّدَاقِ عَلَى وَرَثَتِهِمَا وَ يَرِثَانِهِمَا الرَّجُلَانِ قِيلَ فَإِنْ مَاتَ الرَّجُلَانِ وَ هُمَا فِي الْعِدَّةِ قَالَ تَرِثَانِهِمَا وَ لَهُمَا نِصْفُ الْمَهْرِ الْمُسَمَّى وَ عَلَيْهِمَا الْعِدَّةُ بَعْدَ مَا تَفْرُغَانِ مِنَ الْعِدَّةِ الْأُولَى تَعْتَدَّانِ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا .

11۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے حسن ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو بہنوں کے بارے میں کہ جنہیں دو بھائیوں سے بیاہا گیا۔ رات کے وقت اور اس کی بیوی دوسرے اور دوسرے کی بیوی اس کے پاس چلی گئی۔ فرمایا۔ ان دونوں کیلئے دھوکے کے سبب حق مہر ہو گا اور اگر ان کے ولی نے ایسا جان بوجھ کر کیا تو حق مہر کا جرمانہ دے گا اور ان میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس نہ جائے گا یہاں تک کہ عدت گزر جائے اور جب عدت گزر جائے تو ان دونوں میں سے ہر ایک پہلے نکاح ہی کے ذریعے اپنے شوہر کی ہو جائے گی" آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ "اگر وہ دونوں عدت گزرنے سے پہلے مر جائیں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان کے شوہر ان کے ورثاء سے آدھے حق مہر کیلئے رجوع کریں گے اور دونوں مرد ان دونوں عورتوں سے میراث لیں گے" عرض کیا گیا "اگر دونوں مرد مر جائیں جب کہ وہ دونوں عورتیں عدت میں ہوں؟ فرمایا "دونوں عورتیں ان دونوں سے میراث لیں گی اور ان دونوں عورتوں کیلئے آدھا حق مہر معین ہو گا اور ان دونوں عورتوں کیلئے پہلی عدت سے فراغت کے بعد اپنے اپنے شوہر کی وفات کی عدت رکھنا ہو گی۔"

12- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ فِي الرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً وَ هُوَ الْعَفَلُ أَوْ بَيَاضاً أَوْ جُذَاماً إِنَّهُ يَرُدُّهَا مَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا .

12۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس میں قرن اور عفل یا برص یا کوڑھ پائے فرمایا۔ "اگر اس نے دخول نہ کیا ہو تو اس کو رد کیا جائے گا"

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقِيلَ هِيَ ابْنَةُ فُلَانٍ فَأَتَى أَبَاهَا فَقَالَ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ فَزَوَّجَهُ غَيْرَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ فَعَلِمَ أَنَّهَا غَيْرُ ابْنَتِهِ وَ أَنَّهَا أَمَةٌ فَقَالَ يُرَدُّ الْوَلِيدَةُ عَلَى مَوْلَاهَا وَ الْوَلَدُ لِلرَّجُلِ وَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهُ قِيمَةُ ثَمَنِ الْوَلَدِ يُعْطِيهِ مَوَالِيَ الْوَلِيدَةِ كَمَا غَرَّ الرَّجُلَ وَ خَدَعَهُ .

13۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے اسماعیل بن جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کی طرف دیکھا پس وہ اسے پسند آ گئی۔ پس اس نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ فلاں کی بیٹی ہے۔ پس وہ شخص اس عورت کے باپ کے پاس آیا اور کہا۔ "مجھے اپنی بیٹی بیاہ دے" پس اس نے اس شخص کو کوئی اور بیاہ دی پس اس نے اس میں سے اولاد جنی تب اس کے بعد علم ہوا کہ یہ اس کی بیٹی نہیں ہے اور یہ اس کی کنیز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اولاد والی اس کے آقا کو واپس کی

جائے گی اور اولاد اس آدمی کی ہو گی اور جس نے اس آدمی کو وہ کنیز بیاہی تھی اس پر ان بچوں کی قیمت واجب ہو گی جو وہ اولاد والی کنیز کے مالکوں کو دے گا۔ جس طرح اس نے اس آدمی کو دھوکہ دیا اور اس سے فریب کیا۔"

14- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ وَلِيِّهَا فَوَجَدَ بِهَا عَيْباً بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا قَالَ فَقَالَ إِذَا دُلِّسَتِ الْعَفْلَاءُ وَ الْبَرْصَاءُ وَ الْمَجْنُونَةُ وَ الْمُفْضَاةُ وَ مَنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ ظَاهِرَةٌ فَإِنَّهَا تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَ يَأْخُذُ الزَّوْجُ الْمَهْرَ مِنْ وَلِيِّهَا الَّذِي كَانَ دَلَّسَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَلِيُّهَا عَلِمَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ تُرَدُّ إِلَى أَهْلِهَا قَالَ وَ إِنْ أَصَابَ الزَّوْجُ شَيْئاً مِمَّا أَخَذَتْ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ وَ إِنْ لَمْ يُصِبْ شَيْئاً فَلَا شَيْءَ لَهُ قَالَ وَ تَعْتَدُّ مِنْهُ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا عِدَّةَ لَهَا وَ لَا مَهْرَ لَهَا .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحیٰی سے، دونوں نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اس شخص کے بارے میں کہ جس عورت کے ولی سے عورت کو بیاہا اور اس سے دخول کے بعد اس نے عیب پایا فرمایا عفل والی مبروصہ۔ مجنونہ اور رافضاء والی (جس کا تمام پیشاب و پاخانہ ایک ہو) یا ایسی چیز والی کہ جو اس زمانے میں ان سب کی طرح سمجھی جائے دھوکے کے ساتھ تزویج کی جائے تو ایسی عورت کو اس کے اہل کو بغیر طلاق کے پلٹایا جائے گا اور شوہر اس عورت کے اس ولی سے کہ جس نے اس عورت کے ذریعے دھوکا کیا حق مہر واپس لے گا اور اگر ولی اس میں سے کسی چیز کا علم نہ رکھتا ہو تو اس پر کچھ نہیں ہو گا۔ اور وہ اسے پلٹائے گا اس عورت کے اہل کی طرف" فرمایا" پس اگر شوہر کو اس چیز میں سے کہ جو اس عورت نے لی تھی کوئی چیز پالے تو وہ اس کی ہے اور اگر اسے اس میں سے کوئی چیز نہ ملے تو ولی پر کوئی چیز نہ ہو گی" فرمایا" اور وہ عورت طلاق کی عدت رکھے گی اگر اس نے اس کو دخول کیا تھا اور اگر اس نے اسے دخول نہ کیا تھا تو اس عورت کیلئے کوئی عدت نہیں اور نہ ہی کوئی مہر ہو گا۔"

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَلِدُ مِنَ الزِّنَا وَ لَا يَعْلَمُ بِذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا وَلِيُّهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَ يَسْكُتَ عَلَى ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَدْ رَأَى مِنْهَا تَوْبَةً أَوْ مَعْرُوفاً فَقَالَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ لِزَوْجِهَا ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَشَاءَ أَنْ يَأْخُذَ صَدَاقَهَا مِنْ وَلِيِّهَا بِمَا دَلَّسَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ ذَلِكَ عَلَى وَلِيِّهَا وَ كَانَ الصَّدَاقُ الَّذِي أَخَذَتْ لَهَا لَا سَبِيلَ عَلَيْهَا فِيهِ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ إِنْ شَاءَ زَوْجُهَا أَنْ يُمْسِكَهَا فَلَا بَأْسَ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے زنا سے بچہ پیدا کیا جسے اس کے ولی کے سوا کوئی نہیں جانتا کیا ولی کیلئے جائز ہے۔ کہ اس کی تزویج کر دے اور اس پر خاموش رہے جب وہ اس سے توبہ یا نیکی دیکھے تو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" اگر ولی اس کے شوہر سے اس کا ذکر نہ کرے اور پھر شوہر کو۔ پتہ چلے تو اگر چاہے تو اس عورت کے ولی سے حق مہر لے اس سبب سے کہ اس نے دھوکہ کیا اور حق مہر اس شوہر کیلئے اس کے ولی پر واجب ہو گا اور حق مہر جو اس عورت نے لیا۔ اس ولی کو اس میں کوئی حق نہ ہو گا کیونکہ اس سبب سے اس کی فرج حلال کی گئی اور اگر شوہر چاہے تو اس عورت کو اپنے پاس رکھے کوئی قباحت نہیں ہے"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمَرْأَةُ تُرَدُّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُونِ وَ الْقَرَنِ وَ هُوَ الْعَفَلُ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا فَإِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا فَلَا .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"عورت کو واپس کیا جائے گا چار چیزوں کی وجہ سے، برص، کوڑھ، جنون اور فرن اور وہ عفل ہے جس سے اس نے جماع نہ کیا ہو اور جب اس سے جماع کرے تو پھر نہیں پلٹایا جائے گا۔"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً قَالَ هَذِهِ لَا تَحْبَلُ [تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا مَنْ] يَنْقَبِضُ زَوْجُهَا عَنْ مُجَامَعَتِهَا تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا ثُمَّ جَامَعَهَا فَقَدْ رَضِيَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ إِلَّا بَعْدَ مَا جَامَعَهَا فَإِنْ شَاءَ بَعْدُ أَمْسَكَهَا وَ إِنْ شَاءَ سَرَّحَهَا إِلَى أَهْلِهَا وَ لَهَا مَا أَخَذَتْ مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا .

17۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے حسن بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس میں قرن (عفل) پایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر اس عورت سے اس کے شوہر نے جماع نہیں کیا تو اسے اس کے اہل کو پلٹایا جائے گا" میں نے عرض کی۔"اگر اس نے اس سے دخول کیا ہو تو؟" فرمایا"اگر اس سے جماع کرنے سے پہلے وہ اس عیب کو جانتا تھا تو وہ اس عورت سے راضی ہوا اور اگر نہیں جانا مگر یہ کہ اس سے جماع کے بعد پس اگر اس کے بعد چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اس عورت کو اس کے اہل کے پاس چھوڑ دے اور اس عورت کے لئے ہی ہو گا جو کچھ اس نے اس مرد سے لیا کیونکہ اس کے ذریعہ اس کی فرج کو حلال کیا گیا۔"

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً قَالَ فَقَالَ هَذِهِ لَا تَحْبَلُ وَ لَا يَقْدِرُ زَوْجُهَا عَلَى مُجَامَعَتِهَا يَرُدُّهَا عَلَى أَهْلِهَا صَاغِرَةً وَ لَا مَهْرَ لَهَا قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ بِذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا يَعْنِي الْمُجَامَعَةَ ثُمَّ جَامَعَهَا فَقَدْ رَضِيَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ إِلَّا بَعْدَ مَا جَامَعَهَا فَإِنْ شَاءَ بَعْدُ أَمْسَكَ وَ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ .

18۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس میں قرن یعنی عفل پایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ عورت حاملہ نہ ہو گی اور اس کا شوہر اس کی مجامعت پر قادر نہ ہو گا۔ وہ اسے اس کے اہل کی طرف پلٹا دے گا۔ اس عورت کیلئے کوئی حق مہر نہ ہو گا۔" میں نے عرض کی۔"اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا ہو تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر وہ اس کے اس عیب کو اس سے جماع کرنے سے پہلے جانتا تھا اور پھر اس سے جماع کیا تو وہ اس سے راضی ہوا اور اگر وہ نہیں جانتا تھا مگر یہ کہ جماع کے بعد اسے پتہ چلا تو اب اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دے"

19- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَزَفَّتْهَا إِلَيْهِ أُخْتُهَا وَ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا فَأَدْخَلَتْ مَنْزِلَ زَوْجِهَا لَيْلًا فَعَمَدَتْ إِلَى ثِيَابِ امْرَأَتِهِ فَنَزَعَتْهَا مِنْهَا وَ لَبِسَتْهَا ثُمَّ قَعَدَتْ فِي حَجَلَةِ أُخْتِهَا وَ نَحَّتِ امْرَأَتَهُ وَ أَطْفَتِ الْمِصْبَاحَ وَ اسْتَحْيَتِ الْجَارِيَةُ أَنْ تَتَكَلَّمَ فَدَخَلَ الزَّوْجُ الْحَجَلَةَ فَوَاقَعَهَا وَ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ الَّتِي تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ الرَّجُلُ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ لَهُ أَنَا امْرَأَتُكَ فُلَانَةُ الَّتِي تَزَوَّجْتَ وَ إِنَّ أُخْتِي مَكَرَتْ بِي فَأَخَذَتْ ثِيَابِي فَلَبِسَتْهَا وَ قَعَدَتْ فِي الْحَجَلَةِ وَ نَحَّتْنِي فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِي ذَلِكَ فَوَجَدَ كَمَا ذَكَرَتْ فَقَالَ أَرَى أَنْ لَا مَهْرَ لِلَّتِي دَلَّسَتْ نَفْسَهَا وَ أَرَى عَلَيْهَا الْحَدَّ لِمَا فَعَلَتْ حَدَّ الزَّانِي غَيْرَ مُحْصَنٍ وَ لَا يَقْرَبِ الزَّوْجُ امْرَأَتَهُ الَّتِي تَزَوَّجَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي دَلَّسَتْ نَفْسَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ضَمَّ إِلَيْهِ امْرَأَتَهُ .

19۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی پس اس کی طرف اس کی بہن نے حجلۂ عروسی میں زفاف کیا جو کہ اس عورت سے بڑی تھی۔ یوں کہ وہ اس کے شوہر کے گھر داخل ہوئی رات کے وقت اور اس نے اس کی بیوی کے لباس کا قصد کیا۔ پس اسے اس نے اس سے چھینا اور اسے پہنا اور پھر اپنی بہن کے حجلۂ عروسی میں لیٹ گئی اور اس کی بیوی کو دھمکی دی اور چراغ بجھا دیا اور لڑکی نے شرم کے مارے کلام نہ کیا۔ پس شوہر حجلۂ عروسی میں داخل ہوا اور اس نے اس سے جماع کیا در حالیکہ وہ گمان کر رہا تھا کہ وہ اس کی عورت ہے جب شوہر نے صبح کی تو اس کی بیوی اس کے پاس آئی اور اس سے کہا۔ میں تمہاری فلاں بیوی ہوں کہ جس سے تو نے شادی کی اور یہ کہ میری بہن نے مجھ سے دھوکہ کیا اس نے میرا لباس اٹھا کر پہنا اور میرے حجلۂ عروسی میں بیٹھ گئی اور مجھے دھمکی دی پس اس شخص نے غور کیا تو اسے ایسا ہی پایا۔ کہ جیسا اس نے ذکر کیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جس نے اپنے نفس سے دھوکہ کیا اس کیلئے کوئی مہر نہیں اور اس پر غیر محض زانیہ کی حد جاری ہو گی اور شوہر اپنی بیوی کے قریب نہ جائے گا یہاں تک کہ دھوکہ کرنے والی عورت کی عدت گزر جائے اور جب اس کی عدت گزر جائے تو اس کی طرف اس کی عورت کو بھیجا جائے گا۔"

# باب الرَّجُلِ يُدَلِّسُ نَفْسَهُ وَ الْعِنِّينِ (اپنی ذات کو چھپانے والا اور نامرد)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ حُرَّةٍ دَلَّسَ لَهَا عَبْدٌ فَنَكَحَهَا وَ لَمْ تَعْلَمْ إِلَّا أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِنْ شَاءَتِ الْمَرْأَةُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا۔ اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جسے ایک غلام نے اندھیرے میں رکھا۔ پس اس عورت سے نکاح کیا اور وہ عورت نہیں جانتی تھی۔ مگر یہ کہ وہ آزاد (یعنی عورت اُسے آزاد سمجھتی تھی) ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر عورت چاہے تو ان کے درمیان جدائی کی جائے گی۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ تَزَوَّجَتْ مَمْلُوكاً عَلَى أَنَّهُ حُرٌّ فَعَلِمَتْ بَعْدُ أَنَّهُ مَمْلُوكٌ قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا إِنْ شَاءَتْ أَقَرَّتْ مَعَهُ وَ إِنْ شَاءَتْ فَلَا فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ فَإِنْ هُوَ دَخَلَ بِهَا بَعْدَ مَا عَلِمَتْ أَنَّهُ مَمْلُوكٌ وَ أَقَرَّتْ بِذَلِكَ فَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جس نے ایک غلام سے شادی کر لی۔ اس پر کہ وہ آزاد ہے اور اس کے بعد اس نے جانا کہ وہ غلام ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ اپنے نفس کی مالک ہے اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے اور اگر اس نے اس عورت سے دخول کیا تو اس عورت کیلئے حق مہر ہو گا اور اگر دخول نہیں کیا تو اس عورت کیلئے کچھ نہیں ہے اور اگر اس مرد نے اس عورت کے جاننے کے بعد کہ وہ غلام ہے دخول کیا اور وہ عورت اس کا اقرار بھی کرے تو وہ اس کا مالک ہے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) فِي خَصِيٍّ دَلَّسَ نَفْسَهُ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ فَتَزَوَّجَهَا قَالَ فَقَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِنْ شَاءَتِ الْمَرْأَةُ وَ يُوجَعُ رَأْسُهُ وَ إِنْ رَضِيَتْ بِهِ وَ أَقَامَتْ مَعَهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا بَعْدَ رِضَاهَا بِهِ أَنْ تَأْبَاهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو نامرد ہو اور اپنے آپ سے ایک مسلمان عورت کو اندھیرے میں رکھے اور اس سے شادی کر لے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر عورت چاہے تو ان کے درمیان جدائی ہوگی اور اس کا سر پھوڑا (یعنی اس کے خلاف فیصلہ دیا جائے گا) جائے گا اور اگر وہ عورت راضی ہو اور اس کے ساتھ رہے تو اس کی رضا کے بعد وہ اس سے انکار نہیں کر سکتی ہے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبَّادٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الْعِنِّينِ إِذَا عُلِمَ أَنَّهُ عِنِّينٌ لَا يَأْتِي النِّسَاءَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ إِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا وَقْعَةً وَاحِدَةً لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَ الرَّجُلُ لَا يُرَدُّ مِنْ عَيْبٍ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابان سے، اس نے عباد الضبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے نامرد کے بارے میں فرمایا۔ جب علم ہو کہ وہ نامرد ہے اور عورتوں کے پاس نہیں جاتا تو ان کے درمیان جدائی ہوگی اور جب وہ اس عورت سے ایک مرتبہ ہی جماع کرے تو ان کے درمیان جدائی نہ ہوگی اور مرد کو عیب کے سبب رد نہیں کیا جائے گا۔

5- عَنْهُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ ابْتُلِيَ زَوْجُهَا فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْجِمَاعِ أَ تُفَارِقُهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَتْ قَالَ ابْنُ مُسْكَانَ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ تَنْتَظِرُ سَنَةً فَإِنْ أَتَاهَا وَ إِلَّا فَارَقَتْهُ فَإِنْ أَحَبَّتْ أَنْ تُقِيمَ مَعَهُ فَلْتُقِمْ .

5۔ اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر مریض ہو اور وہ جماع پر قادر نہ ہو۔ کیا وہ اسے چھوڑ دے؟ فرمایا "اگر وہ چاہے تو ہاں" ابن مسکان نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ وہ عورت ایک سال تک انتظار کرے اگر وہ اس سے جماع کرے تو ٹھیک بصورت دیگر اسے چھوڑ دے اور اگر پسند کرے کہ اس کے ساتھ رہے تو رہے۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ خَصِيّاً دَلَّسَ نَفْسَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ تَأْخُذُ الْمَرْأَةُ مِنْهُ صَدَاقَهَا وَ يُوجَعُ ظَهْرُهُ كَمَا دَلَّسَ نَفْسَهُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے۔ اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ ایک خصی نے ایک عورت کو اپنی ذات سے اندھیرے میں رکھا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "ان کے درمیان جدائی ہوگی اور عورت اس سے حق مہر لے گی جس طرح اس نے خود سے اندھیرے میں رکھا اسی طرح اس کی کمر توڑی جائے (یعنی اس کے خلاف فیصلہ دیا جائے) گی۔"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ الثَّيِّبَ الَّتِي قَدْ تَزَوَّجَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَقْرَبْهَا مُنْذُ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّ الْقَوْلَ فِي ذَلِكَ قَوْلُ الرَّجُلِ وَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ لَقَدْ جَامَعَهَا لِأَنَّهَا الْمُدَّعِيَةُ قَالَ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَ هِيَ بِكْرٌ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا فَإِنَّ مِثْلَ هَذَا يَعْرِفُ النِّسَاءُ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهَا مَنْ يُوثَقُ بِهِ مِنْهُنَّ فَإِذَا ذَكَرَتْ أَنَّهَا عَذْرَاءُ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُؤَجِّلَهُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا وَ إِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ أُعْطِيَتْ نِصْفَ الصَّدَاقِ وَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحیٰی سے، انہوں نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے حسن ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا۔ "جب آدمی کسی شوہر سے خالی عورت سے شادی کرے کہ جس نے اس کے علاوہ سے شادی کی تھی اور وہ عورت گمان کرے کہ جتنا عرصہ اس کے پاس رہی وہ اس کے قریب نہ آیا تھا تو اس معاملہ میں آدمی کا قول معتبر ہو گا اور اس پر (آدمی پر) حلف باللہ بھی ہو گا کہ اس نے جماع کیا تھا اس سے، کیونکہ وہ عورت مدعیہ تھی۔" فرمایا۔ "پس اگر وہ اس سے شادی کرے اور وہ باکرہ ہو اور وہ گمان کرے کہ وہ مرد اس تک نہیں پہنچا تو اس جیسے معاملہ میں عورتیں معائنہ کریں گی۔ پس اس کی طرف نظر کرے گی۔ وہ عورت کہ جو ان میں سے قابل اعتماد ہو اور جب وہ عورت بیان کرے کہ وہ لڑکی / عورت عذراء ہے تو امام علیہ السلام پر واجب ہے کہ اس کو ایک سال کی مدت دے (یعنی مرد کو) پس اگر مرد اس سے وصل کرے تو ٹھیک بصورت دیگر ان کے درمیان جدائی ہو گی اور اس لڑکی / عورت کو آدھا حق مہر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عدت واجب نہ ہو گی۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ بَعْضِ مَشِيخَتِهِ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ تَدَّعِي عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ عِنِّينٌ وَ يُنْكِرُ الرَّجُلُ قَالَ تَحْشُوهَا الْقَابِلَةُ بِالْخَلُوقِ وَ لَا تُعْلِمُ الرَّجُلَ وَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا الرَّجُلُ فَإِنْ خَرَجَ وَ عَلَى ذَكَرِهِ الْخَلُوقُ صَدَقَ وَ كَذَبَتْ وَ إِلَّا صَدَقَتْ وَ كَذَبَ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے، اس نے اپنے مشائخ میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی اور آپ علیہ السلام سے ایک مرد نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے خلاف اس کی عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ نامرد ہے اور مرد اس سے انکار کرتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "دائی اس عورت کو (کی شرمگاہ کو) بھر دے۔ خلوق (ایسی مائع خوشبو کہ جس میں زعفران ہوتا؟) سے اور مرد کو اس کا علم نہ ہو اور مرد اس عورت کے پاس جائے اور جب وہ باہر آئے اگر اس کے آلۂ تناسل پر خلوق ہو تو وہ سچا ہے اور عورت نے جھوٹ بولا۔ بصورت دیگر عورت نے سچ کہا اور مرد جھوٹا ہے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أُخِّذَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى إِتْيَانِهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى إِتْيَانِ غَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ فَلَا يُمْسِكْهَا إِلَّا بِرِضَاهَا بِذَلِكَ وَ إِنْ كَانَ يَقْدِرُ عَلَى غَيْرِهَا فَلَا بَأْسَ بِإِمْسَاكِهَا .

9۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے احمد بن حسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس مرد کے بارے میں کہ جسے (جادو ٹونے کے ذریعے) اس کی بیوی سے (مجامعت کرنے سے) باندھ دیا گیا اور وہ اس کے ساتھ مجامعت پر قادر نہ رہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر وہ اس کے علاوہ دوسری بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں تو اس عورت کو اس عورت کی رضا کے سوا نہ رکھے اور اگر وہ اس کے علاوہ پر قادر ہے تو کوئی قباحت نہیں کہ اسے رکھے"

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ أُخِّذَ عَنْهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔"جو اپنی بیوی کے پاس ایک مرتبہ آئے پھر اس سے باندھا جائے (جماع کرنے سے جادوٹونے کے ذریعے) تو اس عورت کیلئے کوئی خیار نہیں ہے"

11- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ بُنَانٍ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ادَّعَتِ امْرَأَةٌ عَلَى زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَا يُجَامِعُهَا وَ ادَّعَى أَنَّهُ يُجَامِعُهَا فَأَمَرَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَنْ تَسْتَذْفِرَ بِالزَّعْفَرَانِ ثُمَّ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ فَإِنْ خَرَجَ الْمَاءُ أَصْفَرَ صَدَّقَهُ وَ إِلَّا أَمَرَهُ بِطَلَاقِهَا .

11۔ حسین بن محمد نے حمدان قلانسی سے، اس نے اسحاق بن بنان سے، اس نے ابن بقاح سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ "امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں ایک عورت نے دعویٰ کیا اس کے شوہر کے خلاف کہ وہ اس سے جماع نہیں کرتا اور مرد نے دعویٰ کیا کہ وہ اس سے جماع کرتا ہے تو امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کو حکم دیا کہ وہ اپنی شرمگاہ میں زعفران لگائے اور پھر اس مرد کا آلۂ تناسل دھویا جائے اگر زرد پانی نکلے تو اس مرد نے سچ کہا بصورت دیگر اس کی طلاق کا حکم ہے۔"

# باب نَادِرٌ (نادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَبْكَارٍ فَزَوَّجَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ رَجُلًا وَ لَمْ يُسَمِّ الَّتِي زَوَّجَ لِلزَّوْجِ وَ لَا لِلشُّهُودِ وَ قَدْ كَانَ الزَّوْجُ فَرَضَ لَهَا صَدَاقَهَا فَلَمَّا بَلَغَ إِدْخَالُهَا عَلَى الزَّوْجِ بَلَغَ الرَّجُلَ أَنَّهَا الْكُبْرَى مِنَ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ الزَّوْجُ لِأَبِيهَا إِنَّمَا تَزَوَّجْتُ مِنْكَ الصُّغْرَى مِنْ بَنَاتِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِنْ كَانَ الزَّوْجُ رَآهُنَّ كُلَّهُنَّ وَ لَمْ يُسَمَّ لَهُ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَالْقَوْلُ فِي ذَلِكَ قَوْلُ الْأَبِ وَ عَلَى الْأَبِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الزَّوْجِ الْجَارِيَةَ الَّتِي كَانَ نَوَى أَنْ يُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَ إِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَمْ يَرَهُنَّ كُلَّهُنَّ وَ لَمْ يُسَمِّ وَاحِدَةً عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ فَالنِّكَاحُ بَاطِلٌ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی تین کنواری بیٹیاں تھیں۔ پس اس نے ان میں سے ایک کی کسی آدمی سے تزویج کر دی اور شوہر کیلئے جس کی تزویج کی اس کو معین نہ کیا اور نہ ہی گواہوں کیلئے درحالیکہ شوہر نے اس کیلئے مہر معین کر دیا اور جب اس لڑکی کا اس کے شوہر کے پاس جانے کا وقت آیا تو اس آدمی (شوہر) تک خبر پہنچی کہ وہ لڑکی ان تینوں میں سے سب سے بڑی ہے تو شوہر نے اس کے باپ سے کہا۔ تم نے اپنی طرف سے انہی بیٹیوں میں سے سب سے چھوٹی کی تزویج کی تھی؟ تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر شوہر نے ان تینوں کو دیکھا ہوا تھا اور اس نے اس کیلئے ان میں سے کوئی معین نہ کی تھی تو اس معاملے میں باپ کا قول معتبر ہوگا اور باپ پر واجب ہے کہ وہ اپنے اور خدا کے درمیان دیکھے اور شوہر کی طرف اس لڑکی کو بھیجے کہ جس کی اس نے نیت کی تھی۔ نکاح کے وقت کہ وہ اس مرد سے بیاہ رہا ہے اور اگر شوہر نے ان تینوں کو نہیں دیکھا تھا اور اس نے (باپ نے) نکاح کے وقت ان میں سے کسی کو معین نہ کیا تھا تو نکاح باطل ہے۔

# باب الرَّجُلُ يَتزَوَّجُ بِالْمَرْأَةِ عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَيَجِدُهَا غَيْرَ عَذْرَاءَ

# (آدمی کسی عورت سے تزویج کرتا ہے۔اسے باکرہ جان کر اور اسے غیر باکرہ پاتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَيَجِدُهَا ثَيِّباً أَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ قَدْ تُفْتَقُ الْبِكْرُ مِنَ الْمَرْكَبِ وَ مِنَ النَّزْوَةِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے،اس نے محمد بن خالد سے،اس نے سعد بن سعد سے،اس نے محمد بن قاسم بن فضیل سے،اس نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی یہ جان کر کہ وہ باکرہ ہے جب کہ اس نے اسے ثیب(شوہر دار جو شوہر سے خالی ہو) پایا کیا وہ اس کے خلاف دعویٰ کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کبھی کبھی کنوارا پن سواری کرنے یا اچھل کود سے بھی ضائع ہو جاتا ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَزَّكٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً بِكْراً فَوَجَدَهَا ثَيِّباً هَلْ يَجِبُ لَهَا الصَّدَاقُ وَافِياً أَمْ يُنْتَقَصُ قَالَ يُنْتَقَصُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن جعفر سے،اس نے محمد بن جزک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو خط لکھا اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے باکرہ لڑکی سے شادی کی اور اسے غیر باکرہ پایا کیا اس لڑکی کیلئے پورا حق مہر واجب ہے یا کم ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کم کیا جائے گا"

# باب الرَّجُلِ يَتزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئاً

# (آدمی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے کوئی چیز دینے سے پہلے اس سے دخول کر لیتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ أَ يَصْلُحُ لِي أَنْ أُوَاقِعَهَا وَ لَمْ أَنْقُدْهَا مِنْ مَهْرِهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا هُوَ دَيْنٌ عَلَيْكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے،اس نے محمد بن اسماعیل سے،اس نے منصور بن یونس سے،اس نے عبدالحمید بن عواض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔میں ایک عورت سے شادی کرتا ہوں کیا میرے لیے درست ہے کہ میں اس سے جماع کروں درحالیکہ اس کے مہر میں سے کوئی چیز اسے میں نے نقد نہیں دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں بے شک وہ تم پر قرض ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُومِ يَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا قَالَ يُقَدِّمُ إِلَيْهَا مَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ وَفَاءٌ مِنْ عَرَضٍ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أُدِّيَ عَنْهُ فَلَا بَأْسَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ ”ایک شخص کسی عورت سے حق مہر معلوم پر شادی کرتا ہے اور اسے دینے سے پہلے اس سے دخول کرتا ہے؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اس عورت کو تھوڑا بہت دے۔ ہاں مگر یہ کہ اس کی کوئی جائیداد ہو کہ اگر اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جائے تو اس سے ادا کیا جائے کوئی قباحت نہیں ہے“

3- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ أَدْخُلُ بِهَا وَ لَا أُعْطِيهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ يَكُونُ دَيْناً لَهَا عَلَيْكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے کچھ دوستوں سے، اس نے عبدالحمید طائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں ایک عورت سے شادی کرتا ہوں اور میں اس سے دخول کرتا ہوں اور میں نے اس کو کوئی چیز نہیں دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہاں۔ حق مہر اس کا تم پر قرض ہو گا۔“

4- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ الطَّائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَلَا يَكُونُ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهَا فَيَدْخُلُ بِهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُوَ دَيْنٌ لَهَا عَلَيْهِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے عبدالحمید بن عواض طائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا کہ جو اس عورت کو دے۔ اور اس عورت سے دخول کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کوئی قباحت نہیں۔ بے شک وہ اس پر اس عورت کا قرض ہو گا۔“

# باب التَّزْوِيجِ بِالْإِجَارَةِ ' (مزدوری کے عوض شادی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَوْلُ شُعَيْبٍ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هاتَيْنِ عَلى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِنْدِكَ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى قَالَ الْوَفَاءُ مِنْهُمَا أَبْعَدُهُمَا عَشْرُ سِنِينَ قُلْتُ فَدَخَلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ الشَّرْطُ أَوْ بَعْدَ انْقِضَائِهِ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ قُلْتُ لَهُ فَالرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَشْتَرِطُ لِأَبِيهَا إِجَارَةَ شَهْرَيْنِ يَجُوزُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ سَيُتِمُّ لَهُ شَرْطَهُ فَكَيْفَ لِهَذَا بِأَنْ يَعْلَمَ أَنَّهُ سَيَبْقَى حَتَّى يَفِيَ لَهُ وَ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلَى الدِّرْهَمِ وَ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الْحِنْطَةِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ شعیب علیہ السلام کا قول ہے۔ ”میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کروں اس شرط پر کہ تو میرے پاس کام کرے۔ آٹھ سال اور اگر تو دس پورے کرے تو تیری طرف سے ہو گا۔“ (قصص 28) ان میں سے کون سی مدت پوری کی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”ان میں سے وفاء ان میں سے زیادہ مدت والی دس سال ہے“ میں نے عرض کی۔ پس وہ اس عورت کے پاس کب داخل ہوئے شرط پوری ہونے کے بعد یا اس سے پہلے؟ فرمایا ”پوری ہونے سے پہلے“، میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس کے باپ کیلئے دو مہینے کی مزدوری شرط کرتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً موسیٰ علیہ السلام تو جانتے تھے کہ وہ اپنی

شرط پوری کریں گے جبکہ اس کو تو معلوم نہیں کہ وہ باقی بھی رہے گا اور شرط کو پورا کرے گا لہٰذا اس کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے ایک عورت سے تزویج کی۔ قرآن کی سورہ سکھانے، ایک درہم اور مٹھی بھر گندم پر"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَحِلُّ النِّكَاحُ الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ بِإِجَارَةٍ أَنْ يَقُولَ أَعْمَلُ عِنْدَكَ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً عَلَى أَنْ تُزَوِّجَنِي ابْنَتَكَ أَوْ أُخْتَكَ قَالَ حَرَامٌ لِأَنَّهُ ثَمَنُ رَقَبَتِهَا وَ هِيَ أَحَقُّ بِمَهْرِهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان دنوں اسلام میں مزدوری کے عوض نکاح جائز نہیں ہے کہ وہ کہے۔ میں تمہارے پاس اتنے اتنے سال کام کروں گا۔ اس بات پر کہ تم مجھے اپنی بیٹی یا بہن بیاہ دو" فرمایا "حرام ہے کیونکہ یہ اس کی گردن کی قیمت ہے۔ اور یہ اس عورت کے حق مہر سے زیادہ حق والی ہے۔"

# باب فِيمَنْ زُوِّجَ ثُمَّ جَاءَ نَعْيُهُ

# (اس شخص کے بارے میں کہ جسے بیاہا جائے اور اس کی موت کی خبر آئے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ أَرْسَلَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ امْرَأَةً وَ هُوَ غَائِبٌ فَأَنْكَحُوا الْغَائِبَ وَ فُرِضَ الصَّدَاقُ ثُمَّ جَاءَ خَبَرُهُ بَعْدُ أَنَّهُ تُوُفِّيَ بَعْدَ مَا سِيقَ الصَّدَاقُ فَقَالَ إِنْ كَانَ أُمْلِكَ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ فَلَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَ لَا مِيرَاثٌ وَ إِنْ كَانَ أُمْلِكَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَ هِيَ وَارِثُهُ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کہلوا بھیجا کہ اس کیلئے عورت کو شادی کا پیغام دیا جائے درحالیکہ وہ سفر پر تھا پس لوگوں نے اس مسافر کا نکاح کر دیا اور حق مہر مقرر ہو گیا پھر اس کے بعد اس کی خبر آئی کہ وہ حق مہر سے پہلے فوت ہو گیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر وہ اس عورت کا مالک ہوا فوت ہونے کے بعد تو اس عورت کیلئے نہ حق مہر ہو گا اور نہ میراث ہو گا اور اگر وہ مالک ہوا فوت ہونے سے پہلے تو عورت کیلئے آدھا حق مہر ہو گا اور وہ اس کی وارث ہو گی اور اس عورت پر وفات کی عدت ہو گی۔

# باب الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ فَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا أَوِ ابْنَتَهَا أَوْ يَفْجُرُ بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوِ ابْنَتِهَا

# (آدمی ایک عورت سے زنا کرتا ہے اور اس کی ماں یا اس کی بیٹی سے تزویج کرتا ہے یا اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی سے زنا کرتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ أَ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا قَالَ لَا وَ لَكِنْ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ ثُمَّ فَجَرَ بِأُمِّهَا أَوِ ابْنَتِهَا أَوْ أُخْتِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ إِنَّ الْحَرَامَ لَا يُفْسِدُ الْحَلَالَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علآء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے زنا کرتا ہے کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے تزویج کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں" لیکن اگر اس کے پاس ایک عورت بیوی ہو اور پھر وہ اس کی ماں یا بیٹی یا بہن سے زنا کرے تو اس پر اس کی بیوی حرام نہ ہو گی کیونکہ حرام حلال کو فاسد نہیں کر سکتا۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ بَاشَرَ امْرَأَةً وَ قَبَّلَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ ابْنَتَهَا قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَفْضَى إِلَى الْأُمِّ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ أَفْضَى إِلَيْهَا فَلَا يَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور محمد بن اسماعیل سے، دونوں نے فضل بن شاذان سے اور اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اسے چومتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس سے زیادتی کرے پھر اس کی بیٹی سے شادی کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس نے ماں سے زیادتی (زنا) نہیں کیا تو کوئی قباحت نہیں اور اگر وہ اس سے زیادتی کرے تو اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ ابْتُلِيَ بِهَا فَفَجَرَ بِأُمِّهَا أَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ لَا إِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ الْحَلَالَ الْحَرَامُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک لڑکی سے شادی کی اور اسے دخول کیا پھر وہ اس سے مبتلا ہوا اور اس کی ماں سے زنا کیا کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں کیونکہ حرام حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔"

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوْ بِابْنَتِهَا أَوْ بِأُخْتِهَا فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَرَّمَ حَرَامٌ قَطُّ حَلَالًا .

4۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی یا بہن سے زنا کیا فرمایا۔ "ایسا کرنا اس پر اس کی بیوی کو حرام نہیں کرتا۔" پھر فرمایا "حرام حلال کو قطعاً حرام نہیں کر سکتا"

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ امْرَأَةٍ فُجُورٌ فَهَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ قُبْلَةٍ أَوْ شِبْهِهَا فَلْيَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا وَ إِنْ كَانَ جِمَاعاً فَلَا يَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا وَ لْيَتَزَوَّجْهَا هِيَ إِنْ شَاءَ .

5۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے اور ایک عورت کے درمیان برائی (زنا) ہے کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟" روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام

نے فرمایا"اگر چومنے چاٹنے وغیرہ جیساہے تو اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے اور اگر جماع ہے تو اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو خود اس سے شادی کر سکتا ہے"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوْ بِأُخْتِهَا فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ إِنَّ الْحَرَامَ لَا يُفْسِدُ الْحَلَالَ وَ لَا يُحَرِّمُهُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کی ماں یا بہن سے زنا کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔"اس کا ایسا کرنا اس پر اس کی بیوی کو حرام نہیں کرتا کیونکہ حرام حلال کو نہ فاسد کرتا ہے اور نہ اسے حرام کرتا ہے"

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ امْرَأَةٍ فُجُورٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ قُبْلَةً أَوْ شِبْهَهَا فَلْيَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا إِنْ شَاءَ وَ إِنْ كَانَ جِمَاعاً فَلَا يَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا وَ لْيَتَزَوَّجْهَا .

7۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے،۔ اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے اور ایک عورت کے درمیان برائی ہے اور اس عورت کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر وہ چومنے چاٹنے جیسا ہے تو اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے۔ اگر چاہے تو اور اگر جماع ہے تو اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس عورت سے شادی کر سکتا ہے۔"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ أَ يَتَزَوَّجُ أُمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوِ ابْنَتَهَا قَالَ لَا .

8۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے زنا کیا کیا وہ اس عورت کی رضاعی ماں یا اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ .

محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

9- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ تَقُولَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ يُلَاعِبُ أُمَّهَا وَ يُقَبِّلُهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ أَفْضَى إِلَيْهَا قَالَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لِي كَذَبَ مُرْهُ فَلْيُفَارِقْهَا قَالَ فَرَجَعْتُ مِنْ سَفَرِي فَأَخْبَرْتُ الرَّجُلَ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَوَ اللَّهِ مَا دَفَعَ ذَلِكَ عَنْ نَفْسِهِ وَ خَلَّى سَبِيلَهَا .

9۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے یزید کناسی سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اس کا گمان تھا کہ وہ اس کی ماں کے ساتھ کھیلا تھا اور اسے بوسے بھی دیئے تھے بغیر اس کے کہ وہ زیادتی (زنا) کرتا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس نے جھوٹ کہا۔ اس کے پاس جاؤ اور اسے جدا کرو۔" راوی کہتا ہے کہ میں اپنے سفر پر واپس آیا اور میں نے اس شخص کو ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا اس کی خبر دی اللہ کی قسم اس نے اپنی ذات کا دفاع نہ کیا اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ رَجُلٍ نَالَ مِنْ خَالَتِهِ فِي شَبَابِهِ ثُمَّ ارْتَدَعَ أَ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا فَقَالَ لَا قُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَفْضَى إِلَيْهَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَقَالَ لَا يُصَدَّقُ وَ لَا كَرَامَةَ.

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں بیٹھا تھا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی خالہ سے اس کی جوانی میں برائی کی پھر وہ تائب ہوا کیا وہ اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں" میں نے عرض کی۔ اس نے اس سے جماع نہیں کیا۔ یقیناً اس کے علاوہ کچھ تھا۔ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ سچ نہیں کہتا اور اس میں کوئی شرافت نہیں ہے۔"

# باب الرَّجُلِ يَفْسُقُ بِالْغُلَامِ فَيَتَزَوَّجُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ

# (آدمی لڑکے سے بدفعلی کرتا ہے اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے تزویج کرتا ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ أَتَى غُلَاماً أَ تَحِلُّ لَهُ أُخْتُهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ ثَقَبَ فَلَا .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص کسی لڑکے سے بدفعلی کرتا ہے کیا اس لڑکے کی بہن اس کیلئے حلال ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس نے دخول کیا تو حلال نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ يَعْبَثُ بِالْغُلَامِ قَالَ إِذَا أَوْقَبَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهُ وَ أُخْتُهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے لڑکے سے بدفعلی کی فرمایا۔ جب اس نے اس سے دخول کیا تو اس پر اس کی بیٹی اور بہن حرام ہو گئی"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَرَى فِي شَابَّيْنِ كَانَا مُضْطَجِعَيْنِ فَوُلِدَ لِهَذَا غُلَامٌ وَ لِلْآخَرِ جَارِيَةٌ أَ يَتَزَوَّجُ ابْنُ هَذَا ابْنَةَ هَذَا قَالَ فَقَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللَّهِ لِمَ لَا

يَحِلُّ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ صَدِيقاً لَهُ قَالَ فَقَالَ وَ إِنْ كَانَ فَلَا بَأْسَ قَالَ فَقَالَ فَإِنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ بِهِ قَالَ فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ [عَنْهُ] ثُمَّ أَجَابَهُ وَ هُوَ مُسْتَتِرٌ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الَّذِي كَانَ مِنْهُ دُونَ الْإِيقَابِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَ إِنْ كَانَ قَدْ أَوْقَبَ فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، یا محمد بن علی سے، اس نے موسیٰ بن سعدان سے، اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا۔ کہ ایک شخص آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ”آپؑ پر قربان جاؤں! آپؑ کیا فرماتے ہیں ان دو جوانوں کے بارے میں جو اکٹھے سوتے تھے ان میں سے ایک کیلئے بیٹا اور دوسرے کیلئے بیٹی پیدا ہوئی ہے کیا اس کا بیٹا دوسرے کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! سبحان اللہ کیوں حلال نہیں ہے؟ اس نے عرض کی۔ وہ اس کا دوست تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ہوں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس نے عرض کی۔ وہ اس کے ساتھ کچھ کرتا تھا؟ آپ علیہ السلام نے اس کی طرف منہ کیا پھر اسے جواب دیا در حالیکہ وہ اپنی کہنیوں میں چھپا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اگر اس کی طرف سے جو ہوا وہ دخول نہیں تھا تو اس کی تزویج میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر وہ دخول تھا اس کیلئے حلال نہیں کہ ان کی تزویج کرائے۔“

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ يَأْتِي أَخَا امْرَأَتِهِ فَقَالَ إِذَا أَوْقَبَهُ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْمَرْأَةُ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کے بھائی (سالے) سے وطی کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”جب اس نے اس سے دخول کیا تو تب اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی“

# باب مَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ مِمَّا نَكَحَ ابْنُهُ وَ أَبُوهُ وَ مَا يَحِلُّ لَهُ

# (باپ کی اور بیٹے کی منکوحہ میں سے کون سی حلال اور کون سی حرام ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَامَسَهَا قَالَ مَهْرُهَا وَاجِبٌ وَ هِيَ حَرَامٌ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی مگر اسے چھوا تک نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اس کا حق مہر واجب ہے اور وہ عورت اس شخص کے باپ اور بیٹے پر حرام ہے“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُقَبِّلُهَا هَلْ تَحِلُّ لِوَلَدِهِ قَالَ بِشَهْوَةٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ مَا تَرَكَ شَيْئاً إِذَا قَبَّلَهَا بِشَهْوَةٍ ثُمَّ قَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ إِنْ جَرَّدَهَا وَ نَظَرَ إِلَيْهَا بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ قُلْتُ إِذَا نَظَرَ إِلَى جَسَدِهَا فَقَالَ إِذَا نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا وَ جَسَدِهَا بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی کہ جسے اس نے بوسہ دیا کیا اس کے بیٹے کیلئے حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "شہوت کے ساتھ" میں نے عرض کی۔ "ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس نے شہوت کے ساتھ اسے چوما تو اس نے کچھ نہ چھوڑا" پھر فرمایا "اگر وہ اسے عریاں کر دے تو اس کی ابتداء اس سے ہو گئی اور اس کی طرف دیکھا تو شہوت کے ساتھ تو وہ اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو گئی۔" میں نے عرض کی۔ جب وہ اس کے جسم کی طرف دیکھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس نے اس کی شرمگاہ اور اسکے سارے جسم کی طرف نظر کی شہوت کے ساتھ تو ان پر حرام ہو گئی۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى الْجَارِيَةِ يُرِيدُ شِرَاهَا أَ تَحِلُّ لِابْنِهِ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَظَرَ إِلَى عَوْرَتِهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "آدمی کسی کنیز کی طرف دیکھتا ہے اسے خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا وہ اس کے بیٹے کیلئے حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں ماسوائے اس صورت کے کہ جب وہ اس کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ لَمْ يَمَسَّهَا فَأَمَرَتِ امْرَأَتُهُ ابْنَهُ وَ هُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ أَثِمَ الْغُلَامُ وَ أَثِمَتْ أُمُّهُ وَ لَا أَرَى لِلْأَبِ إِذَا قَرِبَهَا الِابْنُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ جَارِيَةٌ فَيَضَعُ أَبُوهُ يَدَهُ عَلَيْهَا مِنْ شَهْوَةٍ أَوْ يَنْظُرُ مِنْهَا إِلَى مُحَرَّمٍ مِنْ شَهْوَةٍ فَكَرِهَ أَنْ يَمَسَّهَا ابْنُهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبد اللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی اور اس سے مس نہ کیا تھا کہ اس کی بیوی نے اس کے بیٹے کو حکم دیا۔ درحالیکہ وہ دس سال کا تھا کہ وہ اس کنیز سے جماع کرے پس اس لڑکے نے اس کنیز سے جماع کیا۔ اس معاملے میں آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لڑکے نے گناہ کیا اور اس کی ماں نے بھی گناہ کیا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ باپ کو اس سے جماع کا اختیار ہو جب کہ اس کا بیٹا اس کے قریب جا چکا ہو۔" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی پس اس کے باپ نے اپنا ہاتھ شہوت سے اس کنیز پر رکھا یا اس کی محترم چیزوں کی طرف شہوت سے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے ناپسند فرمایا کہ اس کنیز کو اس شخص کا بیٹا چھوئے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا جَرَّدَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَلَا تَحِلُّ لِابْنِهِ .

5۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ربعی بن عبد اللہ سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی کسی کنیز کو برہنا کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دے تو وہ کنیز اس کے بیٹے کیلئے حلال نہیں ہے"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمَسَهَا قَالَ هِيَ حَرَامٌ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ وَ مَهْرُهَا وَاجِبٌ .

6۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن زیاد سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے چھوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ عورت اس مرد کے باپ اور بیٹے پر حرام ہے اور اس کا حق مہر واجب ہے۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِذَا زَنَى رَجُلٌ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ أَوْ جَارِيَةِ أَبِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يُحَرِّمُهَا عَلَى زَوْجِهَا وَ لَا تُحَرَّمُ الْجَارِيَةُ عَلَى سَيِّدِهَا إِنَّمَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ مِنْهُ إِذَا أَتَى الْجَارِيَةَ وَ هِيَ حَلَالٌ فَلَا تَحِلُّ تِلْكَ الْجَارِيَةُ أَبَداً لِابْنِهِ وَ لَا لِأَبِيهِ وَ إِذَا تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً تَزْوِيجاً حَلَالًا فَلَا تَحِلُّ تِلْكَ الْمَرْأَةُ لِأَبِيهِ وَ لَا لِابْنِهِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" جب آدمی اپنے باپ کی بیوی یا کنیز سے زنا کرے تو اس سے بیوی اپنے شوہر اور کنیز اپنے آقا پر حرام نہیں ہوتی بے شک یہ اس کی طرف سے حرام ہے۔ جب کوئی کنیز سے جماع کرے درحالیکہ وہ کنیز حلال ہو تو ایسی کنیز اس کے بیٹے اور اس کے باپ پر ابداً حرام ہو گئی اور جب آدمی کسی عورت سے حلال تزویج کرے تو وہ عورت اس کے باپ اور بیٹے کیلئے حلال نہیں ہے"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَمَرَتِ ابْنَهَا أَنْ يَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لِأَبِيهِ فَوَقَعَ فَقَالَ أَثِمَتْ وَ أَثِمَ ابْنُهَا وَ قَدْ سَأَلَنِي بَعْضُ هَؤُلَاءِ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَقُلْتُ لَهُ أَمْسِكْهَا إِنَّ الْحَلَالَ لَا يُفْسِدُهُ الْحَرَامُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد، بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے مرازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ درحالیکہ ان سے سوال کیا گیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی کنیز سے جماع کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس عورت نے گناہ کیا اور اس کے بیٹے نے گناہ کیا۔ مجھ سے مسئلہ دیگر پوچھا تھا۔ تو میں نے اس سے کہا تھا کہ اس سے امساک کرو کیونکہ حلال کو حرام فاسد نہیں کرتا ہے"

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ابْنُ ابْنِهِ قَبْلَ أَنْ يَطَأَهَا الْجَدُّ أَوِ الرَّجُلُ يَزْنِي بِالْمَرْأَةِ فَهَلْ يَحِلُّ لِأَبِيهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ فَوَطِئَهَا ثُمَّ زَنَى بِهَا ابْنُهُ لَمْ يَضُرَّهُ لِأَنَّ الْحَرَامَ لَا يُفْسِدُ الْحَلَالَ وَ كَذَلِكَ الْجَارِيَةُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اس سے اس کے بیٹے کے بیٹے نے جماع کر ڈالا اس سے پہلے کہ دادا اس سے جماع کرتا یا یہ کہ ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرتا ہے کیا اس آدمی کے باپ کیلئے حلال ہے کہ وہ اس سے تزویج کرے؟ فرمایا"نہیں۔ بے شک حیثیت تب ہے کہ جب آدمی اس عورت سے شادی کرلے اور اس سے جماع کرے پھر اس عورت سے اس کا بیٹا زنا کرے۔ تو اس کو کوئی نقصان نہیں دیتا (یعنی اس کی حیثیت کو) کیونکہ حرام حلال کو فاسد نہیں کرتا اور اس طرح کنیز ہے"

# باب آخَرُ مِنْهُ وَ فِيهِ ذِكْرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ( صلى الله عليه وآله )

# (دیگر اور اس میں ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ قَالَ لَوْ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى النَّاسِ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ما كانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَ لا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْواجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَداً حَرُمْنَ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ( **عليهما السلام** ) لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَنْكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ وَ لَا يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْكِحَ امْرَأَةَ جَدِّهِ.

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علآء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگرچہ لوگوں پر ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام نہ بھی ہوتیں۔ اللہ عَزّوجَلّ کے قول "تمہیں حق نہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دو اور نہ یہ کہ تم انؐ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ ابداً۔(احزاب 53) کے سبب تو بھی حسن وحسین علیہما السلام پر پھر بھی حرام تھیں کیونکہ اللہ عَزّوجَلّ کا قول ہے۔" تم نکاح مت کرو ان سے کہ جن عورتوں سے تمہارے آباء نے نکاح کیا"(نساء22) اور آدمی کیلئے درست نہیں ہے کہ وہ اپنی جد کی عورت سے نکاح کرے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ وَ ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسانَ بِوالِدَيْهِ حُسْناً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَحَدُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَجْلَانَ مَنِ الْآخَرُ قَالَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) وَ نِسَاؤُهُ عَلَيْنَا حَرَامٌ وَ هِيَ لَنَا خَاصَّةً .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اسنے ابوالجارود سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا اور اس آیۃ مجیدہ کا ذکر فرمایا "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے۔(عنکبوت 7)۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدین میں سے ایک ہیں" عبداللہ بن عجلان نے عرض کی۔ دوسرا کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ علی علیہ السلام اور انؑ کی بیویاں علیھم السلام ہمؑ پر حرام ہیں اور یہ ہمؑ سے خاص ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يُقَالُ لَهَا سَنَى وَ كَانَتْ مِنْ أَجْمَلِ أَهْلِ زَمَانِهَا فَلَمَّا نَظَرَتْ إِلَيْهَا عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ قَالَتَا لَتَغْلِبُنَا هَذِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِجَمَالِهَا فَقَالَتَا لَهَا لَا يَرَى مِنْكِ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) حِرْصاً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَنَاوَلَهَا بِيَدِهِ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ فَانْقَبَضَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنْهَا فَطَلَّقَهَا وَ أَلْحَقَهَا بِأَهْلِهَا وَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) امْرَأَةً مِنْ كِنْدَةَ بِنْتَ أَبِي الْجَوْنِ فَلَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ابْنُ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ قَالَتْ لَوْ كَانَ نَبِيّاً مَا مَاتَ ابْنُهُ فَأَلْحَقَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِأَهْلِهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ وُلِّيَ النَّاسَ أَبُو بَكْرٍ أَتَتْهُ الْعَامِرِيَّةُ وَ الْكِنْدِيَّةُ وَ قَدْ خُطِبَتَا فَاجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَا لَهُمَا اخْتَارَا إِنْ شِئْتُمَا الْحِجَابَ وَ إِنْ شِئْتُمَا الْبَاهَ فَاخْتَارَتَا الْبَاهَ فَتَزَوَّجَتَا فَجُذِمَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ وَ جُنَّ الْآخَرُ.

3۔ علی بن ابراہیم نے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اُذینہ سے روایت کی ہے کہ مجھے بیان کیا سعد بن ابی عروہ نے قتادہ سے اس نے حسن بصری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عامر بن صَعصَعَۃ کی ایک عورت سے شادی کی کہ جسے "سنی" کہا جاتا تھا اور وہ اپنے

زمانے کی بہت خوبصورت عورتوں میں سے ایک تھی جب اسے عائشہ اور حفصہ نے دیکھا تو دونوں نے کہا یقیناً یہ عورت اپنے حسن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم سے غالب آ جائے گی پس ان دونوں نے اس عورت سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے حریص نہیں ہیں، پس جب وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہاتھ لگایا تو اس عورت نے کہا، میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ہاتھ کھینچ لیا اور اسے طلاق دے کر اس کے اہل خانہ سے ملحق کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کندۃ قبیلے سے ابی الجون کی بیٹی سے شادی کی جب ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ماریہ قبطیہ علیہ السلام کے بیٹے تھے کی وفات ہوئی تو اس عورت نے کہا اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو ان کا بیٹا نہ مرتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پاس داخل ہونے سے پہلے ہی اسے اس کے گھر والوں تک پہنچا دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور ابو بکر نے لوگوں کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں رکھا تو اس کے پاس عامریہ اور کندیہ آئیں اور وہ شادی کا پیغام دینا چاہتی تھیں۔ پس ابو بکر اور عمر اکٹھے ہوئے اور ان دونوں سے کہا اگر تم چاہو تو حجاب اختیار کرو اور اگر تم دونوں چاہو تو شادی کر و پس ان دونوں نے شادی کر لی پس ان دونوں عورتوں کے شوہروں میں سے ایک کوڑھ زدہ ہو گیا اور دوسرا پاگل ہو گیا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلَ فَرَوَيَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا وَ قَدْ عُصِيَ فِيهِ حَتَّى لَقَدْ نَكَحُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنْ بَعْدِهِ وَ ذَكَرَ هَاتَيْنِ الْعَامِرِيَّةَ وَ الْكِنْدِيَّةَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) لَوْ سَأَلْتَهُمْ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَ تَحِلُّ لِابْنِهِ لَقَالُوا لَا فَرَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْ آبَائِهِمْ .

عمر بن اُذینۃ نے کہا میں نے یہ حدیث بیان کی زرارۃ اور فضیل کو پس ان دونوں نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عَزّ وجَلَّ نے جس چیز سے بھی روکا اس نے ( ابو بکر نے ) اس میں اللہ عَزّ وجَلَّ کی نافرمانی کی، یہاں تک کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی ازواج سے نکاح بھی کرا دیا اور آپ علیہ السلام نے ان دو کندیہ اور عامریہ کا ذکر فرمایا پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! اگر تم ان سے سوال کرو اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے پاس داخل ہونے سے پہلے اسے طلاق دے دی کیا وہ عورت اس مرد کے بیٹے کے لیے حلال ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ نہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت ان کے آباء کی حرمت سے بڑی ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) نَحْوَهُ وَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَ لَا هُمْ يَسْتَحِلُّونَ أَنْ يَتَزَوَّجُوا أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ وَ إِنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي الْحُرْمَةِ مِثْلُ أُمَّهَاتِهِمْ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے زرارۃ بن اعین سے ابو جعفر علیہ السلام کے بارے میں ایسا ہی روایت کیا ہے اور آپ علیہ السلام نے اس کی حدیث میں فرمایا! اگر وہ مومن ہیں تو ماؤں سے تزویج کو حلال قرار نہیں دے سکتے اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج حرمت میں ان کی ماؤں کی مثل ہیں"

# باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُطَلِّقُهَا أَوْ تَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَوْ بَعْدَهُ فَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا أَوْ بِنْتَهَا

## (آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے پس وہ اسے طلاق دیتا ہے یا وہ مرجاتی ہے دخول سے پہلے یا دخول کے بعد پس وہ اس عورت کی ماں یا بیٹی سے تزویج کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْأُمُّ وَ الِابْنَةُ سَوَاءٌ إِذَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا يَعْنِي إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَإِنَّهُ إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ أُمَّهَا وَ إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ ابْنَتَهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے اور حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ماں اور بیٹی برابر ہیں جب ان سے دخول نہ ہو یعنی جب کسی عورت سے شادی کی جائے اور پھر اس کا شوہر اس کو دخول سے پہلے طلاق دے دے تو شوہر اگر چاہے تو اس کی ماں سے شادی کرلے اور اگر چاہے تو اس کی بیٹی سے شادی کرلے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا قَالَ لَا .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے تزویج متعہ کی کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی بیٹی سے شادی کرے؟ فرمایا نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَنَظَرَ إِلَى رَأْسِهَا وَ إِلَى بَعْضِ جَسَدِهَا أَ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا فَقَالَ لَا إِذَا رَأَى مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَى غَيْرِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے صادقین علیہا السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرلے اور وہ اس عورت کے سر اور بعض جسم کی طرف دیکھے کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کرسکتا ہے؟ فرمایا نہیں، جب اس نے اس عورت کے جسم میں سے وہ دیکھا کہ جو غیروں پر حرام ہے تو وہ اس کی بیٹی سے شادی نہیں کرسکتا۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَ يَتَزَوَّجُ بِأُمِّهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَدْ فَعَلَهُ رَجُلٌ مِنَّا فَلَمْ نَرَ بِهِ بَأْساً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَفْخَرُ الشِّيعَةُ إِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فِي هَذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِي أَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ ثُمَّ أَتَى عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَهَا فَقَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) إِنَّ هَذِهِ مُسْتَثْنَاةٌ وَ هَذِهِ مُرْسَلَةٌ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لِلرَّجُلِ أَ مَا تَسْمَعُ مَا يَرْوِي هَذَا عَنْ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فَلَمَّا قُمْتُ نَدِمْتُ وَ قُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتُ يَقُولُ هُوَ قَدْ فَعَلَهُ رَجُلٌ مِنَّا فَلَمْ نَرَ بِهِ بَأْساً وَ أَقُولُ أَنَا قَضَى عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) فِيهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ إِنَّمَا كَانَ الَّذِي قُلْتُ يَقُولُ كَانَ زَلَّةً مِنِّي فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ يَا شَيْخُ تُخْبِرُنِي أَنَّ عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) قَضَى بِهَا وَ تَسْأَلُنِي مَا تَقُولُ فِيهَا .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ اسلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے شادی کی اور وہ دخول سے پہلے مر گئی کیا وہ آدمی اس عورت کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہم میں سے ایک شخص نے ایسا کیا ہے ہمؑ اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے، میں نے عرض کی۔ آپؑ پر قربان جاؤں اس مسئلہ میں شیعوں کو علی علیہ السلام کے فیصلے کے علاوہ کسی کے فیصلے میں فخر نہیں ہے کہ ابن مسعود نے فتویٰ دیا کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے پھر وہ شخص علی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا تو علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا! تم نے یہ کہاں سے لیا ہے؟ تو اس نے عرض کی اللہ کے قول" تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ کہ وہ جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن کو تم دخول کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں (نساء 23) تو علی علیہ السلام نے فرمایا! یہ مستثنا اور یہ مرسلہ ہیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں ہیں" تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا! کیا تو نے نہیں سنا جو کچھ اس نے علی علیہ السلام سے روایت کیا، پس جب میں اُٹھا تو مجھے بہت ندامت ہوئی اور میں نے کہا میں کون سی چیز کروں، وہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص نے ایسا کیا اور ہم اس میں قباحت نہیں دیکھتے اور میں کہتا ہوں کہ علی علیہ السلام نے اس میں فیصلہ دیا پس میں نے اس کے بعد آپؑ کی زیارت کی اور میں نے عرض کی، میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں یا اس آدمی کا مسئلہ کہ جو میں نے عرض کیا تھا وہ خود میری طرف سے تھا تو آپ علیہ السلام اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اے شیخ تو نے مجھےؑ بتایا کہ اس میں علی علیہ السلام نے اس میں فیصلہ دیا اور تو مجھؑ سے سوال کرتا ہے کہ آپ علیہ السلام اس میں کیا فرماتے ہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَكَثَ أَيَّاماً مَعَهَا لَا يَسْتَطِيعُهَا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رَأَى مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَى غَيْرِهِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا فَقَالَ أَ يَصْلُحُ لَهُ وَ قَدْ رَأَى مِنْ أُمِّهَا مَا قَدْ رَأَى .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور کچھ دن اس کے ساتھ رہا مگر کچھ کر نہ سکا ماسوائے اس کے کہ اس نے اس میں سے ایسا دیکھا کہ جو اس کے غیر پر حرام تھا (جسم کے بعض حصوں کو) پھر اس نے اس کو طلاق دے دی کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیا اس کے لیے درست ہے جب کہ اس نے اس کی ماں سے جو دیکھا دیکھ لیا؟

# باب تَزْوِيجِ الْمَرْأَةِ الَّتِي تُطَلَّقُ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ

## (اس عورت کی شادی کہ جسے غیر سنت طریقہ سے طلاق دی جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَ ذَوَاتِ الْأَزْوَاجِ الْمُطَلَّقَاتِ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَرَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ لِي بِهَا حَاجَةٌ قَالَ فَتَلْقَاهُ بَعْدَ مَا طَلَّقَهَا وَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا عِنْدَ صَاحِبِهَا فَتَقُولُ لَهُ طَلَّقْتَ فُلَانَةَ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَدْ صَارَ تَطْلِيقَةً عَلَى طُهْرٍ فَدَعْهَا مِنْ حِينَ طَلَّقَهَا تِلْكَ التَّطْلِيقَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجْهَا فَقَدْ صَارَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم دور رہو ان عورتوں سے جن کو غیر سنت طریقہ پر طلاق دی گئی۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی، ان میں سے ایک مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور میں اس عورت کا ضرورت مند ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ مرد جب اس عورت کو طلاق دے اور اس کی عدت اس کے شوہر کے پاس پوری ہو جائے تو تم اس مرد سے ملو اور اسے کہو۔ تو نے فلانہ کو طلاق دے دی ہے؟ اور جب وہ کہے، ہاں تو اس کی طلاق یافتہ طہر پر ہو جائے گی پس اس عورت کو اس طلاق کے بعد چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پوری کر لے پھر تم اس سے شادی کرو پس وہ طلاق بائن (ایسی طلاق جس میں رجوع ممکن نہیں ہوتا) ہو گی۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً قَدْ وَافَقَتْهُ وَ أَعْجَبَهُ بَعْضُ شَأْنِهَا وَ قَدْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثاً عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ وَ قَدْ كَرِهَ أَنْ يُقْدِمَ عَلَى تَزْوِيجِهَا حَتَّى يَسْتَأْمِرَكَ فَتَكُونَ أَنْتَ تَأْمُرُهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هُوَ الْفَرْجُ وَ أَمْرُ الْفَرْجِ شَدِيدٌ وَ مِنْهُ يَكُونُ الْوَلَدُ وَ نَحْنُ نَحْتَاطُ فَلَا يَتَزَوَّجْهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے نضر ابن سوید سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے شعیب لوہار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، آپؑ کے محبوں میں سے ایک شخص نے آپ علیہ السلام پر سلام بھیجا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ وہ اس عورت سے شادی کرلے کہ جو اس سے موافقت رکھتی ہے اور اپنی بعض چیزوں میں اس کو لبھایا ہے جب کہ اس کا پہلے شوہر تھا کہ جس نے غیر سنت طریقے پر اسے تین طلاقیں دی ہیں اور وہ پسند نہیں کرتا کہ جب تک آپ علیہ السلام سے اجازت نہ لے اس سے شادی کرلے تو کیا آپ علیہ السلام اسے اجازت دیتے ہیں؟ تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! وہ فرج ہے اور فرج کا امر شدید ہے اس میں سے اولاد ہوتی ہے اور ہمؑ احتیاط کرتے ہیں وہ اس عورت سے شادی نہ کرے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَدَعُهَا حَتَّى تَحِيضَ وَ تَطْهُرَ ثُمَّ يَأْتِيهِ وَ مَعَهُ رَجُلَانِ شَاهِدَانِ فَيَقُولُ أَ طَلَّقْتَ فُلَانَةَ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ تَرَكَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور ایک آدمی کا ارادہ ہے کہ اس سے شادی کرے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ حیض دیکھے اور پاک ہو جائے پھر وہ اس کے شوہر کے پاس جائے اور اس کے ساتھ دو گواہ ہونے چاہیں اور اس سے کہے، کیا تو نے فلانہ کو طلاق دے دی ہے؟ اور جب وہ کہے کہ ہاں تو اس عورت کو چھوڑ دے تین مہینے کے لیے پھر اس عورت کو شادی کا پیغام دے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِيَّاكَ وَ الْمُطَلَّقَاتِ ثَلَاثاً فِي مَجْلِسٍ فَإِنَّهُنَّ ذَوَاتُ أَزْوَاجٍ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے علی بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیئے جانے والی عورتوں سے دور رہو کیونکہ وہ شوہر والی ہوتی ہیں۔

# باب الْمَرْأَةِ تُزَوَّجُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا

# (عورت کی شادی اس کی پھوپھی یا خالہ پر بطور سوکن کی جاتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُزَوَّجُ ابْنَةُ الْأَخِ وَ لَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْعَمَّةِ وَ لَا عَلَى الْخَالَةِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا وَ تُزَوَّجُ الْعَمَّةُ وَ الْخَالَةُ عَلَى ابْنَةِ الْأَخِ وَ ابْنَةِ الْأُخْتِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! بھائی کی بیٹی یا بہن کی بیٹی کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر بطور سوکن اس کی پھوپھی یا خالہ کی اجازت کے بغیر مت بیاہو اور پھوپھی یا خالہ کو اس کے بھائی کی بیٹی یا بہن کی بیٹی پر (بطور سوکن) ان کی اجازت کے بغیر بیاہا جا سکتا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَ لَا خَالَتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ الْعَمَّةِ وَ الْخَالَةِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے علی بن رئاب سے اس نے ابو عبیدہ حذا سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر (بطور سوکن) مت بیاہو مگر یہ کہ پھوپھی یا خالہ کی اجازت سے۔

# باب تَحْلِيلِ الْمُطَلَّقَةِ لِزَوْجِهَا وَ مَا يَهْدِمُ الطَّلَاقَ الْأَوَّلَ

# (طلاق یافتہ عورت کی اس کے شوہر کے لیے حلیت اور پہلی طلاق کو ختم کرنے والی چیزیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً ثُمَّ تَمَتَّعَ فِيهَا رَجُلٌ آخَرُ هَلْ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے راویت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہم السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کو تین طلاقیں دے دیں پھر اس سے ایک شخص نے متعہ کیا کیا وہ پہلے کیلئے حلال ہو گئی، فرمایا! نہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلَاقاً لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مُتْعَةً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا قَالَ لَا حَتَّى تَدْخُلَ فِي مِثْلِ مَا خَرَجَتْ مِنْهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبد الکریم سے اس نے حسن صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دی کہ جس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی شوہر اس سے نکاح کرے اور اس عورت سے ایک شخص نے متعہ کر لیا کیا وہ پہلے شخص کے لیے حلال ہو گئی کہ وہ اس سے نکاح کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں جب تک وہ اس طرح کسی شخص کے پاس داخل ہو (نکاح دائمی سے) کہ جس طرح سے وہ نکلی تھی۔

3- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلَاقاً لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا هَلْ يَهْدِمُ الطَّلَاقُ قَالَ نَعَمْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ قَالَ هُوَ أَحَدُ الْأَزْوَاجِ .

3۔ سھل بن زیاد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے مثنیٰ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دی کہ جس کے بعد اس کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک اس کے علاوہ کسی سے نکاح نہ کرے، پس اسی عورت سے ایک غلام نے شادی کر لی اور پھر اسے طلاق دے دی کیا اس سے طلاق ختم ہو گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں کیونکہ اللہ عَزّ وجَلّ کا قول ہے اس کی کتاب میں " یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی شوہر اس سے نکاح کرے۔(بقرہ 2:230) اور فرمایا! وہ شوہروں میں سے ایک شوہر ہے۔

4- سَهْلٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الطَّلَاقَ الَّذِي لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ آخَرُ وَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا .

4۔ سھل نے احمد بن محمد سے اس نے مثنی سے اس نے ابو حاتم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دی کہ جس کے بعد وہ اس کے یے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے پھر اس عورت نے ایک دوسرے شخص سے شادی کر لی لیکن اس سے دخول نہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں یہاں تک کہ اس کی مٹھاس کا ذائقہ نہ چکھے (یعنی جب تک جماع نہ کرے)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ غَيْرُهُ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ مَاتَ أَوْ طَلَّقَهَا فَرَاجَعَهَا الْأَوَّلُ قَالَ هِيَ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ بَاقِيَتَيْنِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے راویت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو گئی پھر اس سے ایک دوسرے شخص نے شادی کی پس اس دوسرے شخص نے اس کو طلاق دی یا مر گیا پس پہلے نے اس عورت سے رجوع کر لیا؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا! یہ عورت اس کے پاس ہے باقی دو طلاقوں کی بنا پر۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ عَلَى الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ فَتَبِينُ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ فَتَزَوَّجُ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيَمُوتُ عَنْهَا أَوْ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ

إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ أَنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ وَ وَاحِدَةٌ قَدْ مَضَتْ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) بِخَطِّهِ صَدَقُوا وَ رَوَى بَعْضُهُمْ أَنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ مُسْتَقْبِلَاتٍ وَ أَنَّ تِلْكَ الَّتِي طَلَّقَهَا لَيْسَتْ بِشَيْءٍ لِأَنَّهَا قَدْ تَزَوَّجَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) بِخَطِّهِ لَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن محمد نے ابوالحسن علیہ السلام کی طرف لکھا کہ ہمارے بعض دوستوں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے قرآن و سنت کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس وہ ایک ہی طلاق کے ذریعے اس سے جدا ہو گئی پس اس نے ایک شوہر سے شادی کی وہ مر گیا یا اس نے بھی اسے طلاق دے دی پھر وہ پہلے شوہر کے پاس چلی گئی اس بات پر کہ وہ اس کے پاس دو طلاقوں پر ہے اور ایک طلاق گزر گئی ؟ تو آپ علیہ السلام نے جواباً بھیجا اپنی تحریر کے ساتھ وہ سچ کہتے ہیں اور ان میں سے کچھ نے روایت کی ہے کہ وہ آئندہ تین طلاقوں پر ہے اور وہ طلاق کہ جو اس نے اس عورت کو دی تھی کوئی چیز نہیں کیونکہ اس عورت نے ایک اور شوہر کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا اپنی تحریر کے ساتھ کہ یہ ایسا نہیں ہے۔

# باب الْمَرْأَةِ الَّتِي تَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ فَلَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً

# (ایسی عورت کو جو مرد پر حرام ہوتی ہے اور اس کے لیے کبھی حلال نہیں ہوتی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أُدَيْمٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ الْمُلَاعَنَةُ إِذَا لَاعَنَهَا زَوْجُهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا وَ هُوَ يَعْلَمُ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ الَّذِي يُطَلِّقُ الطَّلَاقَ الَّذِي لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ تَزَوَّجَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ الْمُحْرِمُ إِذَا تَزَوَّجَ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے مثنیٰ سے اس نے زرارۃ بن اعین اور داود بن سرحان اور عبد اللہ بن بکیر نے ادیم بیاع الہروی سے روایت کی ہے کہ ابوعبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! " مُلاعنہ عورت جب اس کو اس کا شوہر لعن کرے اس پر ابداً حلال نہیں ہے اور وہ کہ جو عورت سے اس کی عدت میں شادی کرے درحالیکہ وہ اس کا علم رکھتا ہو تو وہ عورت اس مرد کے لیے ابداً حلال نہیں ہے اور وہ شخص کہ جو ایسی طلاق دے کہ جس کے بعد عورت اس کے غیر کے ساتھ تزویج کہ بغیر حلال نہیں ہوتی تین مرتبہ اور اس سے تین مرتبہ تزویج بھی کرلی ہو تو وہ عورت اس مرد کے لیے ابداً حلال نہ ہو گی اور ایسی عورت سے شادی کہ جو اس پر وقتاً حرام ہو اس سے شادی کر لے یہ جانتے ہوئے کہ اس وقت اس سے شادی حرام ہے وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا وَ دَخَلَ بِهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً عَالِماً كَانَ أَوْ جَاهِلًا وَ إِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَلَّتْ لِلْجَاهِلِ وَ لَمْ تَحِلَّ لِلْآخَرِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب آدمی کسی عورت سے اسکی عدت میں شادی کرے وہ اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی خواہ وہ اس کا عالم ہو یا اس سے جاہل ہو، اور اگر دخول نہ کرے تو جاہل کے لیے حلال ہو گی مگر عالم کے لیے پھر بھی ابداً حلال نہ ہو گی۔

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا بِجَهَالَةٍ أَ هِيَ مِمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً فَقَالَ لَا أَمَّا إِذَا كَانَ بِجَهَالَةٍ فَلْيَتَزَوَّجْهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي عِدَّتُهَا وَ قَدْ يُعْذَرُ النَّاسُ فِي الْجَهَالَةِ بِمَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ بِأَيِّ الْجَهَالَتَيْنِ يُعْذَرُ بِجَهَالَتِهِ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَمْ بِجَهَالَتِهِ أَنَّهَا فِي عِدَّةٍ فَقَالَ إِحْدَى الْجَهَالَتَيْنِ أَهْوَنُ مِنَ الْأُخْرَى الْجَهَالَةُ بِأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ بِأَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الِاحْتِيَاطِ مَعَهَا فَقُلْتُ فَهُوَ فِي الْأُخْرَى مَعْذُورٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَهُوَ مَعْذُورٌ فِي أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مُتَعَمِّداً وَ الْآخَرُ يَجْهَلُ فَقَالَ الَّذِي تَعَمَّدَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى صَاحِبِهِ أَبَداً .

3۔ ابو الاشعری نے محمد بن الجبار سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے اس کی عدت میں جہالت کے سبب شادی کر لی کیاوہ عورت اس کے لیے ان عورتوں میں سے ہے کہ جو اس پر ابداً حلال نہیں ہو سکتیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں، اگر اس نے جہالت کے سبب کیا تھاتو وہ اس سے اس کی عدت ختم ہونے کے بعد تزویج کر سکتا ہے۔ کبھی کبھی لوگوں کی معذرت قبول ہوتی ہے جہالت کے سبب جب کہ معاملہ اس سے کہیں بڑا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی دو جہالتوں میں سے کس جہالت کے سبب اس کا عذر قبول ہوا؟ اس کی جہالت اس علم سے کہ یہ سب کچھ اس پر حرام ہے یا اس جہالت سے کہ وہ عورت عدت میں ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! دونوں جہالتوں میں سے ہر ایک دوسری سے سخت ہے جہالت کہ اللہ عَزّوجَلّ نے یہ سب اس پر حرام کیا ہے اور یہ کہ اس کے ساتھ وہ احتیاط کی طاقت بھی نہ رکھتا تھا" میں نے عرض کی، کیاوہ دوسری میں معذور ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں جب اس کی عدت گزر جائے تو اس میں کہ اس سے شادی کی معذور ہے میں نے عرض کی اگر ان میں سے ایک جان بوجھ کر ایسا کرے اور دوسرا جاہل ہو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا اس کے لیے ابداً حلال نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے پاس واپس آئے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُبْلَى يَمُوتُ زَوْجُهَا فَتَضَعُ وَ تَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ اسْتَقْبَلَتْ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس حاملہ عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر مر گیا ہو پس اس نے وضع حمل کیا اور اس سے پہلے کہ اسے چار مہینے دس دن گزرتے اس نے شادی کر لی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر مرد نے اس سے پہلے کہ اسے چار مہینے دس دن گزرتے اس سے شادی کر لی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر مرد نے اس سے دخول کیا تو ان کے درمیان جدائی کی جائے گی پھر وہ عورت اس کے لیے ابداً حرام ہو گی اور وہ عورت پہلے شوہر کی عدت سے باقی ماندہ عدت رکھے گی پھر اس کے بعد اس دوسرے شوہر کے لیے تین طہر عدت رکھے گی اور اگر اس نے اس عورت سے دخول نہ کیا تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ پہلے سے باقی ماندہ عدت رکھے گی اور وہ اس شخص سے شادی شدہ سمجھی جائے گی۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَضَعُ وَ تَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَقَالَ إِنْ كَانَ الَّذِي تَزَوَّجَهَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنْ عِدَّةِ الْأَوَّلِ وَ اسْتَقْبَلَتْ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ أَتَمَّتْ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحیٰی سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبد الکریم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی ایک حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جاتا ہے پس وہ

وضع حمل کرتی ہے اور وہ شادی کرلیتی ہے اس سے پہلے کہ وہ چار ماہ دس دن عدت رکھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ کہ جس نے اس سے شادی کی اگر اس نے اس عورت سے دخول کیا تو ان دونوں کو جدا کر دیا جائے اور وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی اور وہ اپنے پہلے شوہر کی باقی عدت رکھے گی پھر اس کے بعد وہ دوسرے کی عدت رکھے گی تین طہر تک اور اگر اس نے دخول نہ کیا تھا تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ باقی عدت رکھے گی اور وہ اس شوہر سے شادی شدہ سمجھی جائے گی۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ وَ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنْ مَهْرِهَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور محمد بن حسین سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے اس کی عدت میں تزویج کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" ان کو جدا کیا جائے گا اور اگر اس نے دخول کیا تو اس عورت کیلئے حق مہر ہو گا کہ جس کے ذریعے اس نے اس عورت کو حلال کیا اور ان کو جدا کیا جائے گا وہ عورت اس مرد کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی اور اگر اس نے اس عورت سے دخول نہ کیا ہو تو اس عورت کیلئے حق مہر میں سے کچھ نہ ہو گا۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا الزَّوْجُ الْأَوَّلُ هَكَذَا ثَلَاثاً لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

7۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور ابراہیم بن عبدالحمید نے ابوعبداللہ علیہ السلام اور ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" جب آدمی کسی عورت کو طلاق دے وہ عورت شادی کرے پھر اسے اس کا شوہر طلاق دے اور اس کا پہلا شوہر اس سے شادی کرے پھر وہ اسے طلاق دے دے اور وہ عورت کسی آدمی سے شادی کرے پھر وہ اس عورت کو طلاق دے دے اور پہلا شوہر اس سے شادی کرلے پھر اسے طلاق دے دے پہلا شوہر اس طرح تیسری مرتبہ تو وہ عورت اس پہلے کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی۔"

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ أَتَمَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ أَتَمَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ كَانَ خَاطِباً مِنَ الْخُطَّابِ .

8۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن الحسن بن فضال سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے اس کے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے اس کی عدت میں شادی کرلیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا" اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی اور وہ عورت پہلے شوہر کی عدت مکمل کرے گی پھر دوسرے کی طرف سے دوسری عدت رکھے گی اور اگر اس نے اس عورت سے دخول نہ کیا ہو تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ پہلے کی عدت مکمل کرے گی اور وہ شخص اس کا شوہر ہی ہو گا۔"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً وَ هِيَ فِي عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ تَقْضِي عِدَّتَهَا فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يُطَلِّقُ ثُمَّ يُرَاجِعُ ثُمَّ يُطَلِّقُ ثُمَّ يُرَاجِعُ ثُمَّ يُطَلِّقُ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا عَلَى السُّنَّةِ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى السُّنَّةِ فَتَنْكِحُ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى السُّنَّةِ ثُمَّ تَنْكِحُ فَتِلْكَ الَّتِي لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ الْمُلَاعَنَةُ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا درحالیکہ وہ عورت عدت میں تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" ان دونوں کو جدا کیا جائے گا پھر وہ عورت اپنی عدت پوری کرے گی۔ اور اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا تو اس عورت کیلئے اس کی فرج کی حلیت طلب کرنے کے سبب حق مہر ہو گا۔ اور اگر اس نے دخول نہ کیا تو بھی انہیں جدا کیا جائے گا لیکن اس عورت کیلئے حق مہر نہ ہو گا۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرتا ہے۔ پھر طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرتا ہے، پھر طلاق دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ عورت اس مرد کیلئے حلال نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی شوہر سے نکاح کرے پس اس سے دوسرا مرد شادی کرے اور پھر اس عورت کو سنت کے مطابق طلاق دے وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس آئے۔ وہ پہلا اسے سنت کے مطابق تین طلاقیں دے۔ پھر وہ عورت کسی سے نکاح کرے یہ عورت اس پہلے شوہر کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی اور ایسی عورت جس سے اس کا شوہر لعن کرے وہ ابداً حلال نہ ہو گی اس پر۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ ( عليه السلام ) بَلَغَنَا عَنْ أَبِيكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً فَقَالَ هَذَا إِذَا كَانَ عَالِماً فَإِذَا كَانَ جَاهِلًا فَارَقَهَا وَ تَعْتَدُّ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا نِكَاحاً جَدِيداً .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی۔ "ہمیں آپؑ کے بابا علیہ السلام سے خبر پہنچی ہے کہ آدمی جب کسی عورت سے اس کی عدت میں تزویج کرے وہ عورت اس پر ابداً حلال نہ ہو گی۔؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" یہ تب ہے جب وہ (مسئلہ کا) عالم ہو اور اگر وہ (مسئلہ سے) جاہل ہو تو اس عورت سے جدا ہو جائے اور وہ عورت عدت رکھے پھر اس عورت سے تزویج کرے نئے نکاح کے ذریعے"

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ وَ عَلِمَ أَنَّ لَهَا زَوْجاً فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آدمی جب کسی عورت سے یہ جاننے کے باوجود کہ اس کا ایک شوہر موجود ہے شادی کرے تو ان دونوں کو جدا کردو اور وہ عورت اس مرد کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی"

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ تِسْعَ سِنِينَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" جب آدمی کسی عورت سے نکاح کا خطبہ دے اور اس کے نو سال عمر ہونے سے پہلے اس سے دخول کرے تو انہیں جدا کرو اور وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی۔"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی کسی عورت کو طلاق دے دے اور وہ کسی آدمی سے شادی کر لے پھر وہ اسے طلاق دے اور وہ عورت پہلے سے شادی کرے پھر وہ اسے طلاق دے اور وہ عورت کسی آدمی سے شادی کرے پھر وہ اس عورت کو طلاق دے پھر اس سے پہلا شادی کرے اور پھر اسے طلاق دے (تیسری مرتبہ) وہ عورت اس پہلے مرد کیلئے ابداً حلال نہ ہوگی"

# باب الَّذِي عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَ يَتَزَوَّجُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا أَوْ يَتَزَوَّجُ خَمْسَ نِسْوَةٍ فِي عَقْدَةٍ

## (وہ کہ جس کے پاس چار عورتیں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے اور اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے شادی کر لے یا عقد دائمی کے ذریعے پانچ عورتوں سے شادی کر لے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا جَمَعَ الرَّجُلُ أَرْبَعاً فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ فَلَا يَتَزَوَّجِ الْخَامِسَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمَرْأَةِ الَّتِي طَلَّقَ وَ قَالَ لَا يَجْمَعِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي خَمْسٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے اور محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی چار عورتوں کو جمع کرے اور ان میں سے ایک کو طلاق دے دے تو پانچویں سے شادی نہ کرے یہاں تک کہ طلاق دی جانے والی عورت کی عدت ختم ہو جائے" اور فرمایا "آدمی اپنا پانی پانچ عورتوں میں جمع نہ کرے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ أَ يَتَزَوَّجُ مَكَانَهَا أُخْرَى قَالَ لَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی چار عورتیں (بیویاں) ہیں پس وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دے۔ کیا اس کی جگہ پر کسی اور سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں یہاں تک کہ اس عورت کی عدت ختم ہو جائے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ فِي رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً ثُمَّ نَكَحَ أُخْرَى قَبْلَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ الْمُطَلَّقَةُ الْعِدَّةَ قَالَ فَلْيُلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ الْمُطَلَّقَةُ أَجَلَهَا وَ تَسْتَقْبِلُ الْأُخْرَى عِدَّةً أُخْرَى وَ لَهَا صَدَاقُهَا إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهُ مَالُهُ وَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَهْلُهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا زَوَّجُوهُ وَ إِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے اس مرد کے بارے میں کہ جس کے پاس چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کو طلاق دے دے اور پھر کسی اور سے نکاح کرے۔ اس سے پہلے کہ مطلقہ اپنی عدت پوری کرے۔ فرمایا۔ "پس اسے چاہیے کہ وہ اس (پانچویں) عورت کو اس کے اہل خانہ میں چھوڑے یہاں تک کہ مطلقہ اپنی مدت پوری کرے اور دوسری اپنی عدت پوری کرے اور اس دوسری عورت کیلئے حق مہر ہو گا اگر اس نے اس سے دخول کیا ہو تو اور اگر اس نے اس سے دخول نہ کیا تھا تو اس مرد کا مال مرد کیلئے ہو گا اور اس عورت پر عدت نہ ہو گی۔ پھر اس کی عدت ختم ہونے کے بعد اس کے اہل خانہ چاہیں تو اس عورت کو اسی مرد سے بیاہ دیں اور اگر چاہیں تو اس مرد سے نہ بیاہیں"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهِنَّ امْرَأَتَيْنِ فِي عَقْدَةٍ فَدَخَلَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثُمَّ مَاتَ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي بَدَأَ بِاسْمِهَا وَ ذَكَرَهَا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ فَإِنَّ نِكَاحَهَا جَائِزٌ وَ لَهَا الْمِيرَاثُ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي سُمِّيَتْ وَ ذُكِرَتْ بَعْدَ ذِكْرِ الْمَرْأَةِ الْأُولَى فَإِنَّ نِكَاحَهَا بَاطِلٌ وَ لَا مِيرَاثَ لَهَا وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، سب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے عنبسہ بن مصعب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی تین بیویاں تھیں۔ اور اس نے ان پر دو عورتوں سے عقد دائمی کیا پس اس نے دو میں سے ایک سے دخول کیا پھر مر گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر وہ اس عورت کے پاس داخل ہوا کہ جس کے نام اور ذکر سے اس نے نکاح میں ابتداء کی تھی تو اس کا نکاح جائز ہے اور اس عورت کیلئے میراث ہو گی اور اس پر عدت ہو گی اور اگر وہ داخل ہوا۔ اس عورت کے پاس کہ جس کا نام اور جس کا ذکر اس نے پہلی عورت کے بعد لیا تھا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ نہ اس عورت کیلئے میراث ہو گی اور نہ ہی اس پر عدت ہو گی۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ خَمْساً فِي عَقْدَةٍ قَالَ يُخَلِّي سَبِيلَ أَيَّتِهِنَّ شَاءَ وَ يُمْسِكُ الْأَرْبَعَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس مرد کے بارے میں کہ جس نے پانچ عورتوں سے عقد دائمی میں شادی کی فرمایا۔ ان میں سے جس ایک کو چاہے طلاق دے اور چار کو رکھے۔"

# بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْحَرَائِرِ وَ الْإِمَاءِ

# (آزاد یا کنیز دو بہنوں کے درمیان جمع کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي أُخْتَيْنِ نَكَحَ إِحْدَاهُمَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا وَ هِيَ حُبْلَى ثُمَّ خَطَبَ أُخْتَهَا فَجَمَعَهُمَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ أُخْتُهَا الْمُطَلَّقَةُ وَلَدَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يُفَارِقَ الْأَخِيرَةَ حَتَّى تَضَعَ أُخْتُهَا الْمُطَلَّقَةُ وَلَدَهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا وَ يُصْدِقُهَا صَدَاقاً مَرَّتَيْنِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، ایک ساتھ اس نے ابن ابی نجران سے، اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔"امیر المومنین علیہ السلام نے ان دو بہنوں کے بارے میں فیصلہ دیا کہ جن میں سے ایک سے ایک شخص نے نکاح کیا پھر اسے طلاق دے دی در حالیکہ وہ حاملہ تھی۔ پھر اس نے اس کی دوسری بہن سے خطبہ پڑھا اور اس سے جماع کر ڈالا۔ اس سے پہلے کہ اس کی مطلقہ بہن اپنا بچہ جنتی۔ پس آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ دوسری کو جدا کیا جائے یہاں تک کہ اس کی مطلقہ بہن اپنا بچہ پیدا کرے پھر وہ مرد اس سے دوبارہ نکاح کرے اور اس دوسری کو دو مرتبہ دو حق مہر دے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً ثُمَّ أَتَى أَرْضاً فَنَكَحَ أُخْتَهَا وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ يُمْسِكُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ وَ يُخَلِّي سَبِيلَ الْأُخْرَى .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرتا ہے پھر وہ دوسرے علاقے میں جاتا ہے اور اس کی بہن سے نکاح کرتا ہے۔ در حالیکہ اسے معلوم نہیں ہوتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان میں سے جس ایک کو چاہے رکھے اور دوسری کو چھوڑ دے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَيْنِ فِي عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ هُوَ بِالْخِيَارِ يُمْسِكُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ وَ يُخَلِّي سَبِيلَ الْأُخْرَى وَ قَالَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَوَطِئَهَا ثُمَّ اشْتَرَى أُمَّهَا أَوِ ابْنَتَهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ [أَبَداً] .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں راویت کی ہے کہ جس نے ایک عقد میں دو بہنوں سے شادی کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جس ایک کو چاہے رکھے اور دوسری کا راستہ چھوڑ دے" اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اور اس نے اس سے جماع بھی کیا تھا پھر وہ اس کی ماں یا بہن کو خرید تا ہے فرمایا۔"اس کیلئے ابداً حلال نہیں"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ بِالْعِرَاقِ امْرَأَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً أُخْرَى فَإِذَا هِيَ أُخْتُ امْرَأَةِ الَّتِي بِالْعِرَاقِ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الَّتِي تَزَوَّجَهَا بِالشَّامِ وَ لَا يَقْرَبُ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الشَّامِيَّةِ قُلْتُ فَإِنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ تَزَوَّجَ أُمَّهَا وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أُمُّهَا قَالَ قَدْ وَضَعَ اللَّهُ عَنْهُ جَهَالَتَهُ بِذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَلِمَ أَنَّهَا أُمُّهَا فَلَا يَقْرَبْهَا وَ لَا يَقْرَبِ الِابْنَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْأُمِّ مِنْهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْأُمِّ حَلَّ لَهُ نِكَاحُ الِابْنَةِ قُلْتُ فَإِنْ جَاءَتِ الْأُمُّ بِوَلَدٍ قَالَ هُوَ وَلَدُهُ وَ يَكُونُ ابْنَهُ وَ أَخَا امْرَأَتِهِ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے ابن بکیر اور علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے عراق میں ایک عورت سے شادی کی، پھر شام کی طرف گیا اور دوسری عورت سے شادی کی اور یہ عورت اس عراق والی عورت کی بہن تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس مرد کو جدا کیا جائے اس عورت سے کہ جس سے اس نے شام میں شادی کی اور بیوی کے قریب نہ جائے۔ یہاں تک کہ شامیہ اپنی عدت ختم کر لے۔" میں نے عرض کی"اگر آدمی کسی عورت سے شادی کر لے پھر اس کی ماں سے شادی کرے در حالیکہ وہ نہ جانتا ہو کہ وہ عورت کی ماں ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا"اللہ عزّوجلّ نے اسے اس کی جہالت کی وجہ سے رعایت دی ہے" پھر فرمایا"جب اسے علم ہو کہ وہ اس عورت کی ماں ہے تو اس کے قریب نہ جائے اور نہ ہی بیٹی کے قریب جائے یہاں

تک کہ ماں اس کی عدت ختم کرلے اور جب ماں کی عدت ختم ہو جائے تو بیٹی کا نکاح حلال ہو جائے گا" میں نے عرض کی۔"اگر ماں کو بیٹا ہو جائے؟" فرمایا "وہ اس کی اولاد ہو گی، وہ اس مرد کا بیٹا ہو گا اور اس کی بیوی کا بھائی ہو گا۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ رَجُلٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَيَنْقَضِي الْأَجَلُ بَيْنَهُمَا هَلْ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُخْتَهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَكَتَبَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام کی طرف ایک شخص کے خط میں پڑھا۔"آپؑ پر قربان جاؤں! ایک آدمی نے ایک عورت سے معین وقت تک کیلئے تزویج متعہ کی؛۔ پس ان کے درمیان مدت ختم ہو گئی کیا اس مرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت کی بہن سے نکاح کرے۔ اس سے پہلے کہ متعہ والی کی عدت ختم ہو؟ تو آپ علیہ اسلام نے تحریر فرمایا۔"اس کیلئے حلال نہیں ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے۔ یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو جائے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَقَالَ إِذَا بَرِئَتْ عِصْمَتُهَا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ رَجْعَةٌ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا قَالَ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ أُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَوَطِئَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ وَطِئَ الْأُخْرَى قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأُخْرَى فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْأُولَى حَتَّى تَمُوتَ الْأُخْرَى قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ بَاعَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَبِيعُهَا لِحَاجَةٍ وَ لَا يَخْطُرُ عَلَى بَالِهِ مِنَ الْأُخْرَى شَيْءٌ فَلَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْساً وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَبِيعُهَا لِيَرْجِعَ إِلَى الْأُولَى فَلَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس سے اس کی بیوی نے خلع لیا۔ کیا اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اس کی بہن سے نکاح کا خطبہ پڑھے۔ اس سے پہلے کہ اس کی عدت ختم ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب اس کی عصمت بری ہو گئی اور اس کیلئے رجعت نہیں ہے تو اس مرد کیلئے حلال ہو گیا کہ وہ اس کی بہن سے نکاح کرے۔" راوی کہتا ہے آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس دو مملوکہ بہنیں تھیں اس نے ان میں سے ایک سے جماع کی پھر دوسری سے جماع کی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب اس نے دوسری سے جماع کی تو اس پر پہلی حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسری مر جائے۔" میں نے عرض کی۔"کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام اگر وہ اس کو بیچ دے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ اس دوسری کو اپنی ضرورت کے تحت بیچ دے اس میں دوسری کے خطرہ کی پرواہ میں سے کسی کا عمل دخل نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر اس نے فقط اس لیے بیچا تا کہ پہلی کی طرف پلٹ سکے تو پھر درست نہیں ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَوِ اخْتَلَعَتْ أَوْ بَانَتْ أَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِأُخْتِهَا قَالَ فَقَالَ إِذَا بَرِئَتْ عِصْمَتُهَا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا قَالَ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ أُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَوَطِئَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ وَطِئَ الْأُخْرَى قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأُخْرَى فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَمُوتَ الْأُخْرَى قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ بَاعَهَا أَ تَحِلُّ لَهُ الْأُولَى قَالَ إِنْ كَانَ يَبِيعُهَا لِحَاجَةٍ وَ لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ مِنَ الْأُخْرَى شَيْءٌ فَلَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْساً وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَبِيعُهَا لِيَرْجِعَ إِلَى الْأُولَى فَلَا وَ لَا كَرَامَةَ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی یا اس کی بیوی نے خلع لیا یا جدا ہو گئی۔ کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کی بہن سے شادی

کرے؟ فرمایا ”جب اس عورت کی عصمت بری ہو گئی اور اس مرد کو اس پر رجوع کا حق نہیں ہے تو اس مرد کو ایسی عورت کی بہن سے نکاح کا حق ہے“ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس دو مملوکہ بہنیں (کنیزیں) تھیں اس نے ان میں سے ایک سے ہم بستری کی پھر دوسری سے جماع کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”جب اس نے دوسری سے ہم بستری کی تو پہلی اس پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسری مر جائے۔“ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ اگر وہ دوسری کو فروخت کر دے کیا اس کیلئے پہلی حلال ہو جائے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اگر اس نے حاجت کیلئے بیچا اور اس کے دل میں پہلی کی خاطر کوئی چیز نہ تھی تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر اس نے اسے فقط اس لیے بیچا تا کہ وہ پہلی کی طرف رجوع کر سکے تو درست نہیں اور اس میں کوئی شرافت نہیں“

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حُبْلَى أَ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ قَالَ لَا يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجَلُهَا .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی درحالیکہ وہ حاملہ تھی کیا وہ شخص اس عورت کے وضع حمل سے پہلے اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا ”اس سے شادی نہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنے وقت سے خالی ہو جائے“

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً أَ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا قَالَ لَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَلَكَ أُخْتَيْنِ أَ يَطَؤُهُمَا جَمِيعاً قَالَ يَطَأُ إِحْدَاهُمَا وَ إِذَا وَطِئَ الثَّانِيَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْأُولَى الَّتِي وَطِئَ حَتَّى تَمُوتَ الثَّانِيَةُ أَوْ يُفَارِقَهَا وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ الثَّانِيَةَ مِنْ أَجْلِ الْأُولَى لِيَرْجِعَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَبِيعَ لِحَاجَةٍ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِهَا أَوْ تَمُوتَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَهَلَكَتْ أَ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا فَقَالَ مِنْ سَاعَتِهِ إِنْ أَحَبَّ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ کیا وہ اس عورت کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”نہیں یہاں تک کہ وہ عورت اپنی عدت گزار لے۔“ اور میں نے سوال کیا آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو دو بہنوں (کنیزوں) کا مالک ہے کیا وہ ان سب سے جماع کر سکتا ہے؟ فرمایا ”ان میں سے ایک سے جماع کر سکتا ہے اور جب اس نے دوسری سے جماع کی تو اس پر وہ پہلی کہ جس سے اس نے جماع کی تھی حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسری مر جائے یا اسے چھوڑ دے۔ اور اس مرد کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسری کو اس لیے بیچ دے تا کہ وہ پہلی کے پاس جا سکے۔ ہاں مگر بایں صورت کہ اسے ضرورت کیلئے بیچ دے یا اس کو صدقہ کے طور پر دے یا وہ مر جائے“ راوی کہتا ہے ”میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی بیوی ہلاک ہو جائے کیا اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اس وقت اگر وہ چاہے تو“

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَتَقَتْ فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ أَ يَصْلُحُ لِمَوْلَاهَا الْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا قَالَ هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَ هِيَ ابْنَتُهُ وَ الْحُرَّةُ وَ الْمَمْلُوكَةُ فِي هَذَا سَوَاءٌ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمْ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاءبن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی وہ آزاد ہوگئی اس کنیز نے شادی کر لی اس کی اولاد ہوگئی کیا اس کے سابقہ آقا کیلئے درست ہے کہ اس کی بیٹی سے شادی کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ اس پر حرام ہے اور وہ اس کی بیٹی کی آزاد ہو یا کنیز ہو اس مسئلہ میں برابر ہیں۔" پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی" وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ (نساء23)"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اسنے ابن محبوب سے، اس نے علاءبن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہا السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے"

11- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ وَ لَهَا ابْنَةٌ فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَقَعَ عَلَى ابْنَتِهَا فَقَالَ أَ يَنْكِحُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ابْنَتَهُ .

11۔ احمد بن محمد نے ذکر کرنے والے سے، اس نے حسین بن بشر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی کہ جس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ پس اس نے اس کنیز سے جماع کیا "کیا اس کی بیٹی سے جماع کرنا اس کیلئے درست ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیا شریف آدمی اپنی بیٹی سے نکاح کرتا ہے؟"

12- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ يُصِيبُ مِنْهَا أَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا قَالَ لَا هِيَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ .

12۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے قاسم بن سلیمان سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز ہے کہ جسے اس نے جماع کیا کیا اس مرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرے؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں۔ وہ اللہ عزّ وجلّ کے قول کی مانند ہے۔" رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ"

13- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَانَتْ مِنْهُ وَ لَهَا ابْنَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَاشْتَرَاهَا أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ لَا وَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَمْلُوكَةُ وَ ابْنَتُهَا فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا فَتَمُوتُ وَ تَبْقَى الْأُخْرَى أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ لَا .

13۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ وہ اس سے جدا ہوگئی۔ اس کی ایک بیٹی کنیز ہے پس وہ شخص اسے خریدتا ہے کیا اس کیلئے اس سے جماع حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں" اور اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس کنیز اور اس کی بیٹی ہو وہ ان میں سے ایک سے جماع کرتا ہے اور وہ مر جاتی ہے اور دوسری باقی رہتی ہے۔ کیا اس کیلئے اس سے جماع کرنا درست ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْأُخْتَيْنِ فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ يَطَأُ الْأُخْرَى بِجَهَالَةٍ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأُخْرَى بِجَهَالَةٍ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الْأُولَى وَ إِنْ وَطِئَ الْأُخْرَى وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعاً .

14۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔ ایک آدمی دو کنیز بہنوں کو خرید تا ہے اور ان میں سے ایک سے جماع کرتا ہے اور پھر جہالت کے سبب دوسری سے جماع کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اور اگر وہ دوسری سے جماع کرے درحالیکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس پر حرام ہے تو اس پر دونوں ایک ساتھ حرام ہوں گی"

# بَاب فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا الْآيَةَ

# (اللہ عزّ وجلّ کے قول" لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا " کے بارے میں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً قَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِلْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا أُوَاعِدُكِ بَيْتَ آلِ فُلَانٍ لِيُعَرِّضَ لَهَا بِالْخِطْبَةِ وَ يَعْنِي بِقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً التَّعْرِيضَ بِالْخِطْبَةِ وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عزّ وجلّ کے قول" اور تم ان سے پوشیدہ وعدہ نہ کرو ہاں مگر تم ان سے نیکی کی بات کہو" (بقرہ235) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ ایسا شخص ہے کہ جو کسی عورت سے اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے کہے"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آل فلاں کے گھر کا" تاکہ اسے خطبہ (نکاح) کی پیش کش کرے اور اللہ عزّ وجلّ نے اپنے قول" إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً " سے یہی معنی لیا ہے نکاح کی پیش کش اور عقد نکاح جب تک عدت ختم نہ ہو پختہ نہ کرو"(بقرہ235)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ فَقَالَ السِّرُّ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ مَوْعِدُكِ بَيْتُ آلِ فُلَانٍ ثُمَّ يَطْلُبُ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقَهُ بِنَفْسِهَا إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قُلْتُ فَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً هُوَ طَلَبُ الْحَلَالِ فِي غَيْرِ أَنْ يَعْزِمَ عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحیٰی سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ عزّ وجلّ کے قول" وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ " کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"سر" یہ ہے کہ ایک آدمی کہے۔"میں تم سے آل فلاں کے گھر کا وعدہ کرتا ہوں" اور پھر اس عدت سے چاہے کہ وہ جب اس کی عدت ختم ہو تو اسے پیچھے نہ چھوڑ دے" میں نے عرض کی۔ اللہ عزّ وجلّ کا قول"الا ان تقولوا قولا معروفا" کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ حلال کی طلب ہے بغیر اس کے کہ وہ عدت گزرنے سے پہلے نکاح باندھنے کا عزم کرے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( عليه السلام ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ أُوَاعِدُكِ بَيْتَ آلِ فُلَانٍ يُعَرِّضُ لَهَا بِالرَّفَثِ وَ يَرْفُثُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً وَ الْقَوْلُ الْمَعْرُوفُ التَّعْرِيضُ بِالْخِطْبَةِ عَلَى وَجْهِهَا وَ حِلِّهَا وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ عَزّوجَلّ کے قول "ولکن لا تواعدوھن سرا" کے بارے میں "آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کہے "میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آل فلاں کے گھر کا۔" اس عورت کو فحش کلامی کی دعوت دے اور فحش کلامی کرے۔ اللہ عَزّوجَلّ فرماتا ہے۔ الا ان تقولوا قولا معروفا اور قول معروف خطبہ کی پیش کش کی ہے جیسے وہ کی جاتی ہے اس کی حلیت' وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ " ہے

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً قَالَ يَلْقَاهَا فَيَقُولُ إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَ إِنِّي لِلنِّسَاءِ لَمُكْرِمٌ فَلَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَ السِّرُّ لَا يَخْلُو مَعَهَا حَيْثُ وَعَدَهَا .

4۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ عَزّوجَلّ کے قول "الا ان تقولوا قولاً معروفاً" کے بارے میں فرمایا۔ وہ اس عورت سے ملے اور کہے۔ میں تم میں رغبت رکھتا ہوں اور میں عورتوں کا احترام کرنے والا ہوں تم مجھے اپنی ذات کے معاملہ میں کسی اور کو سبقت نہ دینا۔ اور سر یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرے تو اس عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو۔"

## باب نِكَاحِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ الْمُشْرِكِينَ يُسْلِمُ بَعْضُهُمْ وَ لَا يُسْلِمُ بَعْضٌ أَوْ يُسْلِمُونَ جَمِيعاً

## (ذمی اور مشرکین کا نکاح ان میں سے بعض اسلام لائیں اور بعض اسلام نہ لائیں یا سب کے سب اسلام لائیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ هَاجَرَ وَ تَرَكَ امْرَأَتَهُ مَعَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَحِقَتْ بِهِ بَعْدُ أَ يُمْسِكُهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ أَوْ تَنْقَطِعُ عِصْمَتُهَا قَالَ يُمْسِكُهَا وَ هِيَ امْرَأَتُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس نے ہجرت کی اور اپنی بیوی کو مشرکین کے ساتھ چھوڑ آیا پھر وہ اس سے آملتی ہے کیا وہ اسے پہلے نکاح کے ساتھ رکھے گا یا اس کی عصمت منقطع ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے اپنے پاس رکھ لے وہ اس کی بیوی ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ إِذَا أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ وَ زَوْجُهَا عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ هَاجَرَ وَ تَرَكَ امْرَأَتَهُ فِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَحِقَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِهِ أَ يُمْسِكُهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ أَوْ تَنْقَطِعُ عِصْمَتُهَا قَالَ بَلْ يُمْسِكُهَا وَ هِيَ امْرَأَتُهُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب عورت اسلام لائے اور اس کا شوہر غیر اسلام پر ہو ان کے درمیان جدائی کر دو" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے

بارے میں کہ جس نے ہجرت کی اور اپنی بیوی کو مشرکین میں چھوڑ دیا" پھر اس کے بعد اس کی بیوی اس سے آملی۔ کیا وہ اسے پہلے نکاح کے ساتھ رکھے گا یا اس کی عصمت منقطع ہو گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" بلکہ اسے اپنے پاس رکھے گا اور وہ اس کی بیوی ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ مَجُوسِيٍّ أَوْ مُشْرِكٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَأَسْلَمَ أَوْ أَسْلَمَتْ قَالَ يُنْتَظَرُ بِذَلِكَ انْقِضَاءُ عِدَّتِهَا وَ إِنْ هُوَ أَسْلَمَ أَوْ أَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يُسْلِمْ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مجوسی یا اہل کتاب کے علاوہ مشرک شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک بیوی ہو وہ اسلام لائے یا اس کی بیوی اسلام لائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" وہ اس میں اس عورت کی عدت ختم ہونے کا انتظار کرے اور اگر وہ مرد اسلام لائے یا عورت اسلام لائے اس سے پہلے کہ اس عورت کی عدت ختم ہو تو وہ اپنے پہلے نکاح پر باقی ہیں اور اگر وہ اسلام نہ لائے یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو جائے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي نَصْرَانِيٍّ تَزَوَّجَ نَصْرَانِيَّةً فَأَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ قَدِ انْقَطَعَتْ عِصْمَتُهَا مِنْهُ وَ لَا مَهْرَ لَهَا وَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا مِنْهُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اس نصرانی کے بارے میں کہ جس نے نصرانیہ عورت سے شادی کی اور اس سے دخول سے پہلے اسلام لے آیا۔ فرمایا" اس کی عصمت منقطع ہو گئی اس مرد سے، اس عورت کیلئے نہ حق مہر ہو گا اور نہ اس عورت پر اس مرد سے عدت ہو گی"

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ يَتَزَوَّجُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا امْرَأَةً وَ أَمْهَرَهَا خَمْراً وَ خَنَازِيرَ ثُمَّ أَسْلَمَا فَقَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ حَلَالٌ لَا يَحْرُمُ مِنْ قِبَلِ الْخَمْرِ وَ لَا مِنْ قِبَلِ الْخَنَازِيرِ قُلْتُ فَإِنْ أَسْلَمَا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهَا الْخَمْرَ وَ الْخَنَازِيرَ فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَا عَلَيْهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهَا شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ وَ لَكِنْ يُعْطِيهَا صَدَاقَهَا .

5۔ احمد بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک آدمی نے ان دو مردوں کے بارے میں سوال کیا جو ذمی تھے یا حربی تھے۔ دونوں میں سے ہر ایک نے کسی کسی عورت سے شادی کی اور اپنی اپنی بیوی کو حق مہر میں شراب اور خنزیر دیا پھر وہ دونوں اسلام لائے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" نکاح جائز ہے حلال ہے، شراب اور خنزیر کی وجہ سے حرام نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ اگر وہ دونوں ان دونوں عورتوں کو شراب اور خنزیر کی ادائیگی سے قبل اسلام لائیں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب وہ اسلام لائے تو ان کیلئے ان میں سے کوئی چیز ادا کرنا درست نہیں ہے لیکن وہ ان کو حق مہر ادا کریں گے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي مَجُوسِيَّةٍ أَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لِزَوْجِهَا أَسْلِمْ فَأَبَى زَوْجُهَا أَنْ يُسْلِمَ فَقَضَى لَهَا عَلَيْهِ نِصْفَ الصَّدَاقِ وَ قَالَ لَمْ يَزِدْهَا الْإِسْلَامُ إِلَّا عِزّاً .

6۔ علی بن ابراہیم نے اسکے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس مجوسیہ عورت کے بارے میں کہ جس کے شوہر نے انکار کیا اسلام لانے سے، تو امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ دیا کہ اس مرد پر اس عورت کا آدھا حق مہر ہے اور فرمایا۔ "اسلام نے اس عورت کی عزت ہی میں اضافہ کیا"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي مَجُوسِيٍّ أَسْلَمَ وَ لَهُ سَبْعُ نِسْوَةٍ وَ أَسْلَمْنَ مَعَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُمْسِكُ أَرْبَعاً وَ يُطَلِّقُ ثَلَاثاً .

7۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مجوسی کے بارے میں کہ جو اسلام لائے اور اس کی سات بیویاں ہوں جو کہ اس کے ساتھ ہی اسلام لائیں تو وہ کیسے کرے؟ فرمایا "چار کو رکھے اور تین کو طلاق دے دے۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ قَالَ الذِّمِّيُّ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ الذِّمِّيَّةُ فَتُسْلِمُ امْرَأَتُهُ قَالَ هِيَ امْرَأَتُهُ يَكُونُ عِنْدَهَا بِالنَّهَارِ وَ لَا يَكُونُ عِنْدَهَا بِاللَّيْلِ قَالَ فَإِنْ أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَ لَمْ تُسْلِمِ الْمَرْأَةُ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَهَا بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن عیسٰی سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ ذمی کی بیوی ذمیہ ہو اور وہ عورت اسلام لائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ اس کی بیوی ہے وہ مرد اس عورت کے پاس دن کو رہے لیکن اس کے پاس رات کو نہ رہے" فرمایا" اور اگر آدمی اسلام لائے اور عورت اسلام نہ لائے تو آدمی اس عورت کے پاس رات دن رہ سکتا ہے"

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ رُومِيِّ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) النَّصْرَانِيُّ يَتَزَوَّجُ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى ثَلَاثِينَ دَنّاً مِنْ خَمْرٍ وَ ثَلَاثِينَ خِنْزِيراً ثُمَّ أَسْلَمَا بَعْدَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا قَالَ يَنْظُرُ كَمْ قِيمَةُ الْخَمْرِ وَ كَمْ قِيمَةُ الْخَنَازِيرِ فَيُرْسِلُ بِهَا إِلَيْهَا ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَ هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد الجوہری سے، اس نے رومی بن زرارة سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک نصرانی نصرانیہ عورت سے تین "دن" شراب اور تین خنزیروں پر شادی کرتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لاتا ہے درحالیکہ اس نے اس عورت سے دخول بھی نہیں کیا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "دیکھے کہ شراب اور خنزیروں کی کتنی قیمت بنتی ہے اور وہ قیمت اسے بھیجے پھر اس پر داخل ہو اور وہ اپنے پہلے نکاح پر ہیں"

# باب الرَّضَاعِ (رضاعت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْقَرَابَةِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا "دودھ پلانے سے حرام ہوتا ہے وہ جو قربت سے حرام ہوتا ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"رضاعت سے حرام ہوتا ہے وہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"رضاعت سے حرام ہوتا ہے وہ وہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) ابْنَةَ حَمْزَةَ فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعِ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے بیان کرنے والے سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب حمزہ علیہ السلام کی بیٹی سے شادی کی پیش کش کی گئی تو فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے"

# باب حَدِّ الرَّضَاعِ الَّذِي يُحَرِّمُ (رضاعت کی تعریف کہ جس سے حرمت آتی ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ شَدَّ الْعَظْمَ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا۔"رضاعت سے حرام نہیں ہوتا مگر جب رضاعت سے گوشت اُگے اور ہڈیاں مضبوط ہوں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّضَاعِ مَا أَدْنَى مَا يُحَرِّمُ مِنْهُ قَالَ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ أَوِ الدَّمَ ثُمَّ قَالَ تَرَى وَاحِدَةً تُنْبِتُهُ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ [اثْنَتَانِ] قَالَ لَا فَلَمْ أَزَلْ أَعُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغْتُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن یعقوب سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ رضاعت کے بارے میں کہ کم سے کم کتنا ہو کہ حرمت آتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جس سے گوشت اور خون پیدا ہوں۔ پھر فرمایا"دیکھو کیا ایک مرتبہ دودھ پلانا اسے پیدا کرتا ہے؟" میں نے عرض کی"میں آپ علیہ السلام سے سوال کرتا ہوں اللہ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں اسے پلایا جاتا رہے یہاں تک کہ دس مرتبہ متواتر پلانا ہو جائے"

3- وَ عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّضَاعِ أَدْنَى مَا يُحَرِّمُ مِنْهُ قَالَ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ ثُمَّ قَالَ تَرَى وَاحِدَةً تُنْبِتُهُ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ اثْنَتَانِ فَقَالَ لَا وَ لَمْ أَزَلْ أَعُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغَ عَشْرَ رَضَعَاتٍ .

3۔اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کم از کم رضاعت کے بارے میں کہ جس سے حرمت آتی ہے؟ فرمایا"جس سے خون اور گوشت پیدا ہوں" پھر فرمایا"دیکھو ایک مرتبہ کا پلانا انہیں پیدا کرتا ہے؟ تو میں نے عرض کی"اللہ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے میں آپؑ سے دو مرتبہ کا سوال کرتا ہوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"اسے متواتر دس بار دودھ پلایا جائے"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِالرَّضْعَةِ وَ الرَّضْعَتَيْنِ وَ الثَّلَاثِ .

4۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے معاویہ بن عمار سے، اس نے صباح بن سیابہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ رضاعت میں کوئی قباحت نہیں"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ .

5۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت سے حرام نہیں ہوتا مگر جب رضاعت سے گوشت اور خون پیدا ہوں"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ الرَّضْعَةُ وَ الرَّضْعَتَانِ وَ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ لَا إِلَّا مَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَظْمُ وَ نَبَتَ اللَّحْمُ .

6۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے زیاد قندی سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا۔ رضاعت میں سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ رضاعت حرام کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں۔ مگر جب ہڈیاں مضبوط ہوں اور گوشت اُگے"

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنْهُ فَقَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبِي ( **عليه السلام** ) عَنْهُ فَقَالَ وَاحِدَةٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَ ثِنْتَانِ حَتَّى بَلَغَ خَمْسَ رَضَعَاتٍ قُلْتُ مُتَوَالِيَاتٍ أَوْ مَصَّةً بَعْدَ مَصَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا قَالَ لَهُ وَ سَأَلَهُ آخَرُ عَنْهُ فَانْتَهَى بِهِ إِلَى تِسْعٍ وَ قَالَ مَا أَكْثَرَ مَا أُسْأَلُ عَنِ الرَّضَاعِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ أَنْتَ فِي هَذَا عِنْدَكَ فِيهِ حَدٌّ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِالَّذِي أَجَابَ فِيهِ أَبِي قُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي أَجَابَ أَبُوكَ فِيهِ وَ لَكِنِّي قُلْتُ لَعَلَّهُ يَكُونُ فِيهِ حَدٌّ لَمْ يُخْبِرْ بِهِ فَتُخْبِرَنِي بِهِ أَنْتَ فَقَالَ هَكَذَا قَالَ أَبِي قُلْتُ فَأَرْضَعَتْ أُمِّي جَارِيَةً بِلَبَنِي فَقَالَ هِيَ أُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قُلْتُ فَتَحِلُّ لِأَخٍ لِي مِنْ أُمِّي لَمْ تُرْضِعْهَا أُمِّي بِلَبَنِهِ قَالَ فَالْفَحْلُ وَاحِدٌ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ أَخِي لِأَبِي وَ أُمِّي قَالَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ صَارَ أَبُوكَ أَبَاهَا وَ أُمُّكَ أُمَّهَا .

7۔ابو علی اشعری نے محمد بن عبد لجبار اور محمد بن اسماعیل سے سب نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا رضاعت کے بارے میں اس میں سے کتنا حرام کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! میرے بابا علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! ایک مرتبہ میں قباحت نہیں اور دو مرتبہ میں یہاں تک کہ پانچ مرتبہ تک پہنچ جائے میں نے عرض کی یکے بعد دیگرے یا ایک مرتبہ چوسنے کے بعد ایک مرتبہ چوسنا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسی طرح آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا، پھر دوسرے شخص نے آپ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے اس کی انتہا نو مرتبہ تک کی اور فرمایا! کتنا زیادہ ہے کہ مجھؑ سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، تب میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں مجھے اپنے قول کے بارے میں بتایئے اس میں اس کی حد اکثر کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ نے تمہیں بتا دیا ہے جو میرےؑ بابا علیہ السلام نے جواب میں فرمایا تھا میں نے عرض کی میں نے جان لیا کہ جو آپ علیہ السلام کے بابا علیہ السلام نے اس میں جواباً فرمایا لیکن میری عرض یہ ہے کہ اس میں یقیناً کوئی حد ہو گی جو انہوںؑ نے مجھے نہیں بتائی تھی تو اس بارے میں آپ علیہ السلام بتا دیجیے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، میرےؑ بابا علیہ السلام نے اس طرح فرمایا تھا، میں نے عرض کی "میری ماں نے میرے دودھ کے ساتھ ایک لڑکی کو دودھ پلایا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ تمہاری رضاعی بہن ہے" میں نے عرض کی تو کیا وہ لڑکی میری اس ماں سے میرے بھائی کے لیے حلال ہو گی جس کے دودھ سے اس لڑکی کو دودھ نہیں پلایا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! فحل (دودھ اترنے کا سبب) ایک تھا؟ میں نے عرض کی ہاں، وہ میرا پدری و مادری بھائی ہے، فرمایا! فحل واحد کے دودھ نے تمہارے باپ کو اس کا باپ اور تمہاری ماں کو اس کی ماں بنا دیا، (فحل وہ شخص کہ جس کی ہم بستری سے عورت کا دودھ اُترے)

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْغُلَامِ يَرْضَعُ الرَّضْعَةَ وَ الرَّضْعَتَيْنِ فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ حَتَّى أَكْمَلْتُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ مُتَفَرِّقَةً [فَلَا] .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس لڑکے کے بارے میں کہ جسے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ رضاعت کی گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! حرام نہ ہو گا اسے متعدد بار پلائے یہاں تک کہ دس مرتبہ پورا ہو جائے پھر فرمایا، اور اگر دس مرتبہ متفرق ہوں (یعنی پے در پے نہ ہوں) تو بھی حرام نہ ہو گا۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ كَبِيرٍ فَرُبَّمَا كَانَ الْفَرَحُ وَ الْحَزَنُ الَّذِي يَجْتَمِعُ فِيهِ الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ فَرُبَّمَا اسْتَحْيَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَكْشِفَ رَأْسَهَا عِنْدَ الرَّجُلِ الَّذِي بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ الرَّضَاعُ وَ رُبَّمَا اسْتَخَفَّ الرَّجُلُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ذَلِكَ فَمَا الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ فَقَالَ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ فَقُلْتُ وَ مَا الَّذِي يُنْبِتُ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ فَقَالَ كَانَ يُقَالُ عَشْرُ رَضَعَاتٍ قُلْتُ فَهَلْ يُحَرِّمُ عَشْرُ رَضَعَاتٍ فَقَالَ دَعْ ذَا وَ قَالَ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَهُوَ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویہ بن وھب سے اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ہم بہت بڑا خاندان ہیں اور بسا اوقات خوشی یا غم ہوتا ہے تو اس میں مرد اور عورتیں جمع ہوتے ہیں اور کبھی کبھی عورت کو شرم آتی ہے کہ وہ اس مرد کے سامنے سر کھولے کہ جس کے ساتھ اس نے دودھ پیا اور کبھی کبھی مرد پر خوف ہوتا ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھے تو کتنی رضاعت حرام کرتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! جس سے گوشت اور خون پیدا ہوں۔ میں نے عرض کی کتنی رضاعت گوشت اور خون کو پیدا کرتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! دس مرتبہ میں نے عرض کی تو کیا دس مرتبہ دودھ پلانا حرام کرتا ہے؟ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا! اسے چھوڑو، اور فرمایا جو نسب سے حرام ہوتا ہے پس وہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَ أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ أَمَّا الرَّضْعَةُ وَ الرَّضْعَتَانِ وَ الثَّلَاثُ حَتَّى يَبْلُغَ عَشْراً إِذَا كُنَّ مُتَفَرِّقَاتٍ فَلَا بَأْسَ .

10۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”رضاعت سے حرام نہیں ہوتا مگر وہ کہ جس سے ہڈیاں مضبوط اور گوشت اُگے اور ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کی رضاعت بھی یہاں تک کہ دس مرتبہ تک پہنچ جائے اور جب دس مرتبہ جدا جدا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے“

# باب صِفَةِ لَبَنِ الْفَحْلِ (فحل کے دودھ کی تعریف)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ لَبَنِ الْفَحْلِ قَالَ هُوَ مَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتُكَ مِنْ لَبَنِكَ وَ لَبَنِ وَلَدِكَ وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى فَهُوَ حَرَامٌ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے فحل کے دودھ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا ”وہ کہ جو تمہاری بیوی تمہارے اور تمہاری اولاد کے دودھ میں سے کسی اور عورت کی اولاد کو پلائے وہ حرام ہے“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُلَاماً فَانْطَلَقَتْ إِحْدَى امْرَأَتَيْهِ فَأَرْضَعَتْ جَارِيَةً مِنْ عُرْضِ النَّاسِ أَ يَنْبَغِي لِابْنِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ قَالَ لَا لِأَنَّهَا أُرْضِعَتْ بِلَبَنِ الشَّيْخِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ہر ایک کو لڑکا پیدا ہوا اور اس کی ایک بیوی نے جا کر لوگوں کی بچی کو دودھ پلایا کیا اس کے بیٹے کیلئے جائز ہے کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرے؟ فرمایا ”نہیں“ کیونکہ اس نے اس شیخ کے دودھ سے دودھ پلایا“

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ لَبَنِ الْفَحْلِ قَالَ مَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتُكَ مِنْ لَبَنِ وَلَدِكَ وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى فَهُوَ حَرَامٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا فحل کے دودھ کے بارے میں؟ فرمایا ” جو تمہاری بیوی تمہاری اولاد کے دودھ میں سے دوسری عورت کی اولاد کو پلائے تو وہ حرام ہے“

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ جَارِيَةً وَ لِزَوْجِهَا ابْنٌ مِنْ غَيْرِهَا أَ يَحِلُّ لِلْغُلَامِ ابْنِ زَوْجِهَا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ الَّتِي أَرْضَعَتْ فَقَالَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا اور اس کے شوہر کا اس کے علاوہ بیوی میں سے

ایک لڑکا ہے کیا اس کے شوہر کے لڑکے کیلئے حلال ہے کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرے کہ جسے اس نے دودھ پلایا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "دودھ فحل کا ہے" (یعنی حرام ہے)

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَتَزَوَّجَ أُخْرَى فَوَلَدَتْ مِنْهُ وَلَداً ثُمَّ إِنَّهَا أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِهَا غُلَاماً أَ يَحِلُّ لِذَلِكَ الْغُلَامِ الَّذِي أَرْضَعَتْهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ الْمَرْأَةِ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ الرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ الْأَخِيرَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ فَحْلٍ قَدْ رَضَعَ مِنْ لَبَنِهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس میں سے ایک لڑکی پیدا ہوئی پھر وہ عورت مر گئی۔ پس اس شخص نے دوسری شادی کی تو اس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ پھر اس عورت نے اسی دودھ میں سے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کیلئے کہ جسے اس نے دودھ پلایا اس مرد کی اس بیٹی سے شادی کرنا حلال ہے کہ جو اس کی اس سے پہلی بیوی میں سے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "مجھےؐ پسند نہیں کہ وہ اس مرد کی بیٹی سے شادی کرے کہ جس کے دودھ سے اس نے پیا"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أُمُّ وَلَدِ رَجُلٍ أَرْضَعَتْ صَبِيّاً وَ لَهُ ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهَا أَ يَحِلُّ لِذَلِكَ الصَّبِيِّ هَذِهِ الِابْنَةُ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ تَتَزَوَّجَ ابْنَةَ رَجُلٍ قَدْ رَضَعْتَ مِنْ لَبَنِ وَلَدِهِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مرد کی ام ولد کنیز نے ایک بچے کو دودھ پلایا اور اس مرد کی اس کنیز کے علاوہ عورت سے ایک بیٹی ہے کیا اس بچے کیلئے یہ بیٹی حلال ہوگی؟ فرمایا۔ "مجھےؐ پسند نہیں کہ وہ اس شخص کی بیٹی سے شادی کرے کہ جس کے باپ کے دودھ سے اس نے پیا ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) مَا يَقُولُ أَصْحَابُكَ فِي الرَّضَاعِ قَالَ قُلْتُ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ حَتَّى جَاءَتْهُمُ الرِّوَايَةُ عَنْكَ أَنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْلِكَ قَالَ فَقَالَ وَ ذَلِكَ لِأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَنِي عَنْهَا الْبَارِحَةَ فَقَالَ لِي اشْرَحْ لِيَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ وَ أَنَا أَكْرَهُ الْكَلَامَ فَقَالَ لِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْأَلَكَ عَنْهَا مَا قُلْتَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ أُمَّهَاتُ أَوْلَادٍ شَتَّى فَأَرْضَعَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بِلَبَنِهَا غُلَاماً غَرِيباً أَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ وُلْدِ ذَلِكَ الرَّجُلِ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ الشَّتَّى مُحَرَّماً عَلَى ذَلِكَ الْغُلَامِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فَمَا بَالُ الرَّضَاعِ يُحَرِّمُ مِنْ قِبَلِ الْفَحْلِ وَ لَا يُحَرِّمُ مِنْ قِبَلِ الْأُمَّهَاتِ وَ إِنَّمَا الرَّضَاعُ مِنْ قِبَلِ الْأُمَّهَاتِ وَ إِنْ كَانَ لَبَنُ الْفَحْلِ أَيْضاً يُحَرِّمُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن احمد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے محمد بن عبیدہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا "تمہارے اصحاب رضاعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی "وہ کہتے تھے دودھ فحل کا ہے۔ یہاں تک کہ ان کو آپ علیہ السلام کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ رضاعت سے وہ وہ حرام ہوتا ہے کہ جو جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔ پس وہ لوگ آپؑ کے اس قول کی طرف پلٹے۔" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ اس لیے کہ مامون نے گزشتہ رات مجھؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا اور مجھےؑ کہا۔ میرے لیے فحل کے دودھ کی وضاحت فرمائیں۔ اور میںؑ نے کلام کرنا ناپسند کیا تو اس نے مجھؑ سے کہا جیسے آپؑ کی مرضی میں آپؑ سے سوال کرتا رہوں گا کہ آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ جس کی اولاد کی مائیں مختلف ہیں۔ پس ان میں سے ایک نے اپنا دودھ ایک پردیسی بچے کو پلایا کیا ایسا نہیں ہے کہ اس شخص کی مختلف ماؤں سے ساری اولاد اس لڑکے پر حرام ہیں؟ میںؑ نے کہا "ایسا ہی ہے" تو راوی نے کہا کہ۔ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا! کیا

وجہ ہے کہ فحل کی طرف سے رضاعت حرام کر رہی ہے جب کہ ماں کی طرف سے حرام نہیں کرتی ہے جب کہ رضاعت فقط ماں کی طرف سے ہوتی ہے اگرچہ فحل کا دودھ بھی حرام کرتا ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ سَأَلَ عِيسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عِيسَى أَبَا جَعْفَرٍ الثَّانِيَ ( **عليه السلام** ) أَنَّ امْرَأَةً أَرْضَعَتْ لِي صَبِيّاً فَهَلْ يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ ابْنَةَ زَوْجِهَا فَقَالَ لِي مَا أَجْوَدَ مَا سَأَلْتَ مِنْ هَاهُنَا يُؤْتَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ مِنْ قِبَلِ لَبَنِ الْفَحْلِ هَذَا هُوَ لَبَنُ الْفَحْلِ لَا غَيْرُهُ فَقُلْتُ لَهُ [إِنَّ] الْجَارِيَةَ لَيْسَتِ ابْنَةَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ لِي هِيَ ابْنَةُ غَيْرِهَا فَقَالَ لَوْ كُنَّ عَشْراً مُتَفَرِّقَاتٍ مَا حَلَّ لَكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ وَ كُنَّ فِي مَوْضِعِ بَنَاتِكَ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ بن جعفر ابن عیسیٰ نے ابو جعفر ثانی علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے میرے بچے کو دودھ پلایا۔ کیا میرے لیے حلال ہے کہ میں اس کے شوہر کی بیٹی سے شادی کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کتنا بہترین سوال ہے کہ جو تو نے کیا ہے اس سے لوگ کہتے ہیں کہ ان پر ان کی بیوی حرام ہو گئی۔ فحل کے دودھ کے سبب اور یہی تو فحل کا دودھ ہے" میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ وہ لڑکی اس عورت کی بیٹی نہیں ہے جس نے میری اولاد کو رضاعت کی۔ بلکہ اس کے علاوہ دوسری عورت کی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگرچہ دس بار کی متفرق رضاعت ہو تب بھی اس میں سے کوئی چیز تم پر حلال نہ ہو گی اور وہ تمہاری بیٹیوں کی جگہ ہوں گی۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ وَ خَلَقَ زَوْجَتَهُ مِنْ سِنْخِهِ فَبَرَأَهَا مِنْ أَسْفَلِ أَضْلَاعِهِ فَجَرَى بِذَلِكَ الضِّلْعِ سَبَبٌ وَ نَسَبٌ ثُمَّ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ فَجَرَى بِسَبَبِ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا صِهْرٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَسَباً وَ صِهْراً فَالنَّسَبُ يَا أَخَا بَنِي عِجْلٍ مَا كَانَ بِسَبَبِ الرِّجَالِ وَ الصِّهْرُ مَا كَانَ بِسَبَبِ النِّسَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَسِّرْ لِي ذَلِكَ فَقَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِ فَحْلِهَا وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ غُلَامٍ فَذَلِكَ الرَّضَاعُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِ فَحْلَيْنِ كَانَا لَهَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ غُلَامٍ فَإِنَّ ذَلِكَ رَضَاعٌ لَيْسَ بِالرَّضَاعِ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ نَسَبِ نَاحِيَةِ الصِّهْرِ رَضَاعٌ وَ لَا يُحَرِّمُ شَيْئاً وَ لَيْسَ هُوَ سَبَبَ رَضَاعٍ مِنْ نَاحِيَةِ لَبَنِ الْفُحُولَةِ فَيُحَرِّمَ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عزّوجلّ کے قول " وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً ۔ (فرقان 54) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ نے آدم علیہ السلام کو میٹھے پانی سے خلق فرمایا اور اس کی بیوی کو اس کی پسلی سے۔ پس ان کی بیوی کو ان کی نچلی پسلی سے پیدا کیا اور اس پسلی میں سبب و نسب کو جاری کیا۔ پھر اس کی حضرت آدم علیہ السلام سے تزویج فرمائی۔ پس اس سبب سے ان کے درمیان صہر (سسرال رشتہ) قائم ہوا۔ اور یہ اللہ عزّوجلّ کا قول " نَسَباً وَ صِهْراً " ہے۔ اے بنی عجل کے بھائی! نسب وہ ہے کہ جو مردوں کے سبب ہو اور صہر (سسرال رشتہ) وہ ہے جو عورتوں کے سبب ہو۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا آپ علیہ السلام نے قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضاع کے ذریعے وہ چیز حرام ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے ہوتی ہے" ملاحظہ فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام مجھے اس کی تفسیر فرمادیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: "ہر عورت جو اپنے شوہر کے دودھ سے کسی دوسری عورت کے بچے یا بچی کو پلاتی ہے تو یہ رضاعت ایسی ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اور ہر وہ عورت کہ جو اپنے یکے بعد دیگرے دو شوہروں کے دودھ میں سے کسی لڑکی یا لڑکے کو

دودھ پلائے تو یہ دودھ پلانا وہ رضاعت نہیں ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رضاعت سے حرام ہو جاتا ہے وہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے" اور بے شک وہ نسب میں سے صہر (سسرالی رشتہ) کی طرف سے رضاع ہے اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ وہ شوہر کے دودھ کی طرف سے سبب رضاعت نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام کر دے۔"

10- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غُلَامٍ رَضَعَ مِنِ امْرَأَةٍ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا لِأَبِيهَا مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ فَقَالَ لَا فَقَدْ رَضَعَا جَمِيعاً مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ وَاحِدٍ مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ فَيَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا لِأُمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّ أُخْتَهَا الَّتِي لَمْ تُرْضِعْهُ كَانَ فَحْلُهَا غَيْرَ فَحْلِ الَّتِي أَرْضَعَتِ الْغُلَامَ فَاخْتَلَفَ الْفَحْلَانِ فَلَا بَأْسَ .

10۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے عمار ساباطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک لڑکے کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ کیا اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اس عورت کی باپ کی طرف سے رضاعی بہن سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں کیونکہ ساری رضاعت ایک ہی شوہر کے دودھ میں سے ایک ہی عورت سے ہے۔" اس نے عرض کی۔ کیا اس عورت کی ماں کی طرف سے رضاعی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس کی وہ بہن کہ جس نے اس لڑکے کو دودھ نہیں پلایا۔ اس کا اور اس عورت کا فحل ماں کا شوہر ایک نہیں ہے۔ دو مختلف (شوہر) ہیں۔ کوئی قباحت نہیں"

11- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَرْضِعُ مِنِ امْرَأَةٍ وَ هُوَ غُلَامٌ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا لِأُمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَتَانِ رَضَعَتَا مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ وَاحِدٍ فَلَا يَحِلُّ فَإِنْ كَانَتِ الْمَرْأَتَانِ رَضَعَتَا مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ لَبَنِ فَحْلَيْنِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

11۔ ابن محبوب نے ابوایوب خزاز سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کا دودھ لڑکپن کی حالت میں پیا کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت کی ماں کی طرف سے رضاعی بہن سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اگر دونوں عورتوں نے ایک عورت سے ایک ہی شوہر کا دودھ پیا ہے تو حلال نہیں ہے لیکن اگر دونوں عورتوں نے ایک عورت سے دو مختلف شوہروں کا دودھ پیا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

# باب أَنَّهُ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ

# (دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہوتی"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الرَّضَاعُ قَبْلَ الْحَوْلَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُفْطَمَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت دو سال پورے ہونے سے پہلے دودھ چھڑانے سے قبل ہوتی ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الْفِطَامُ قَالَ الْحَوْلَانِ اللَّذَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔" فطام کے بعد رضاعت نہیں ہوتی" میں نے عرض کیا۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! فطام کیا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ دو سال کہ جن کے بارے میں اللہ عَزّوجلَّ نے فرمایا ہے"(2:233)

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فَأَسْقَتْ زَوْجَهَا لِتَحْرُمَ عَلَيْهِ قَالَ أَمْسَكَهَا وَ أَوْجَعَ ظَهْرَهَا .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے، ان سب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنا دودھ دوھیا اور اپنے شوہر کو پلایا۔ یقیناً وہ عورت اس مرد پر حرام ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے اپنے پاس ہی رکھے اور اس کو سرزنش کرے' (یعنی حرام نہیں ہے)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَ لَا وِصَالَ فِي صِيَامٍ وَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَ لَا صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ وَ لَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَ لَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ وَ لَا يَمِينَ لِلْوَلَدِ مَعَ وَالِدِهِ وَ لَا لِلْمَمْلُوكِ مَعَ مَوْلَاهُ وَ لَا لِلْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ لَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ فَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ أَنَّ الْوَلَدَ إِذَا شَرِبَ مِنْ لَبَنِ الْمَرْأَةِ بَعْدَ مَا تَفْطِمُهُ لَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ الرَّضَاعُ التَّنَاكُحَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہوتی۔ روزوں میں ملاپ نہیں ہوتا۔ احتلام کے بعد کمال نہیں ہوتا۔ دن سے رات تک خاموشی نہیں ہوتی۔ ہجرت کے بعد بداخلاقی کی طرف پلٹنا نہیں ہے۔ فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہے۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، ملکیت سے پہلے آزاد کرنا نہیں، اس کے والد کے ساتھ اولاد کیلئے قسم نہیں اور نہ ہی اس کے سردار کے ساتھ غلام کی اور نہ ہی شوہر کے ساتھ اس کی بیوی کی۔ گناہ کی منت نہیں۔ قطع رحمی میں قسم نہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول "دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں" کا معنی یہ ہے کہ بچہ اگر اس کے دودھ چھڑائے جانے کے بعد کسی عورت کا دودھ پئے تو اس کا یہ دودھ پینا آپس میں نکاح کرنے کو حرام قرار نہیں دیتا ہے۔"

# باب نَوَادِرَ فِي الرَّضَاعِ (رضاعت میں نوادر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَوَجَدْتُ امْرَأَةً قَدْ أَرْضَعَتْنِي وَ أَرْضَعَتْ أُخْتَهَا قَالَ فَقَالَ كَمْ قَالَ قُلْتُ شَيْئاً يَسِيراً قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ .

**1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک عورت سے شادی کی تو میں نے پایا کہ اس عورت نے مجھے اور اس کی بہن نے دودھ پلایا تھا۔" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کتنا"، میں نے عرض کی۔"تھوڑاسا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ تمہیں برکت دے تمہارے لیے ہے"**

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَ أَخِيهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَتَزَوَّجَ أُخْتَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ .

**2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بھائی کی رضاعی بہن سے شادی کی فرمایا"مجھے پسند نہیں ہے کہ میں اپنے بھائی کی رضاعی بہن سے شادی کروں"**

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرْضَعَتْ أُمِّي جَارِيَةً بِلَبَنِي قَالَ هِيَ أُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ فَقُلْتُ فَتَحِلُّ لِأَخٍ لِي مِنْ أُمِّي لَمْ تُرْضِعْهَا بِلَبَنِهِ يَعْنِي لَيْسَ بِهَذَا الْبَطْنِ وَ لَكِنْ بِبَطْنٍ آخَرَ قَالَ وَ الْفَحْلُ وَاحِدٌ قُلْتُ نَعَمْ هِيَ أُخْتِي لِأَبِي وَ أُمِّي قَالَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ صَارَ أَبُوكَ أَبَاهَا وَ أُمُّكَ أُمَّهَا .

**3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبد صالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ اسلام سے عرض کی"میری ماں نے میری باری کے دودھ سے ایک لڑکی کو دودھ پلایا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ تمہاری رضاعی بہن ہے" میں نے عرض کی۔ کیا وہ لڑکی میرے اس مادری بھائی کیلئے کہ جس کی باری سے میری ماں نے اس لڑکی کو دودھ نہیں پلایا یعنی جو اس بطن سے نہیں بلکہ دوسرے بطن سے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا شوہر ایک ہے؟"تو میں نے عرض کی۔" جی ہاں وہ میرا پدری و مادری بھائی ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "ایک شوہر کے دودھ نے تمہارے باپ کو اس لڑکی کا باپ اور تمہاری ماں کو اس لڑکی کی ماں بنادیا ہے"**

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ جَارِيَةً رَضِيعاً فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ فَسَدَ نِكَاحُهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةِ رَجُلٍ أَرْضَعَتْ جَارِيَةً أَ تَصْلُحُ لِوَلَدِهِ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ لَا قُلْتُ فَنُزِّلَتْ بِمَنْزِلَةِ الْأُخْتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ نَعَمْ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ .

**4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" اگر آدمی کسی دودھ پیتی بچی سے تزویج کرے اور اس کی بیوی اس بچی کو دودھ پلا دے تو نکاح فاسد ہو جائے گا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کی بیوی کے بارے میں کہ جس نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا کیا وہ لڑکی اس شخص کی اس عورت کے علاوہ اولاد کیلئے درست ہے؟ فرمایا۔"نہیں" میں نے عرض کی۔ کیا وہ رضاعی بہن جیسی ہوگی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں باپ کی طرف سے"**

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ امْرَأَتِي حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فِي مَكُّوكٍ فَأَسْقَتْهُ جَارِيَتِي فَقَالَ أَوْجِعِ امْرَأَتَكَ وَ عَلَيْكَ بِجَارِيَتِكَ وَ هُوَ هَكَذَا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کی۔ اے امیر المومنین علیہ السلام میری بیوی نے اپنا دودھ ایک برتن میں دوھا اور اسے میری کنیز کو پلا دیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اپنی عورت کی کمر توڑو۔ تمہاری کنیز تمہاری ہے" اور اسی طرح علی علیہ السلام کے فیصلے میں ہے"

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً صَغِيرَةً فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ أَوْ أُمُّ وَلَدِهِ قَالَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ .

6۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے اور عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے چھوٹی بچی سے تزویج کی اور اس شخص کی بیوی یا ام ولد نے اس بچی کو دودھ پلا دیا۔ فرمایا "وہ مرد اس پر حرام ہے"

7- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الرَّضَاعُ الَّذِي يُنْبِتُ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ هُوَ الَّذِي يَرْضِعُ حَتَّى يَتَمَلَّى وَ يَتَضَلَّعَ وَ يَنْتَهِيَ نَفْسُهُ .

7۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت وہ ہے کہ جو گوشت اور خون پیدا کرے اور وہ اتنا دودھ پیے کہ سیر ہو جائے اور بوجھل ہو جائے اور وہ خود بخود بس کر دے"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَنَّاطِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ ابْنِي وَ ابْنَةَ أَخِي فِي حَجْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِي إِنَّا قَدْ أَرْضَعْنَاهُمَا قَالَ فَقَالَ كَمْ قُلْتُ مَا أَدْرِي قَالَ فَأَدَارَنِي عَلَى أَنْ أُوَقِّتَ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَدْرِي قَالَ فَقَالَ زَوِّجْهُ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ابو یحییٰ حناط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی "میرا بیٹا اور میرے بھائی کی بیٹی میری گود میں ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں بھائی کی اس بیٹی کو اپنے بیٹے سے بیاہ دوں۔ تو میرے اہل خانہ میں سے کسی نے کہا "ہم نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کتنی مقدار میں؟" میں نے عرض کی۔ "مجھے معلوم نہیں" آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ "مجھے بتاؤ کہ کتنا وقت؟" میں نے عرض کی "مجھے نہیں معلوم" فرمایا۔ اس لڑکے کی تزویج کر دو"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ تَزْعُمُ أَنَّهَا أَرْضَعَتِ الْمَرْأَةَ وَ الْغُلَامَ ثُمَّ تُنْكِرُ قَالَ تُصَدَّقُ إِذَا أَنْكَرَتْ قُلْتُ فَإِنَّهَا قَالَتْ وَ ادَّعَتْ بَعْدُ بِأَنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُمَا قَالَ لَا تُصَدَّقُ وَ لَا تُنَعَّمُ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس کا گمان ہے کہ اس نے ایک لڑکی اور لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر انکار کر دیتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے

فرمایا"جب اس نے انکار کیا تو اس کی تصدیق کرو۔"میں نے عرض کی"اس نے کہا اور اس کے بعد دعویٰ کیا کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا" آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہ اس کی تصدیق کرو اور نہ اسے ہاں کرو"

10- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَنْكِحَهَا عَمُّهَا وَ لَا خَالُهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ .

10۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"عورت کیلئے درست نہیں ہے کہ وہ اپنے رضاعی چچا یا ماموں سے نکاح کرے"

11- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ دَرَّ لَبَنُهَا مِنْ غَيْرِ وِلَادَةٍ فَأَرْضَعَتْ جَارِيَةً وَ غُلَاماً بِذَلِكَ اللَّبَنِ هَلْ يَحْرُمُ بِذَلِكَ اللَّبَنِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ لَا .

11۔حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا دودھ بغیر زچگی (بچہ جننے) کے اتر آیا۔ پس اس دودھ سے اس عورت نے ایک لڑکی یا لڑکے کو رضاعت کی۔ کیا اس دودھ سے بھی وہ حرام ہوگا کہ جو رضاعت سے ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں"

12- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ رَوَاهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ بِجَارِيَةٍ صَغِيرَةٍ فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ ثُمَّ أَرْضَعَتْهَا امْرَأَةٌ لَهُ أُخْرَى فَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ وَ امْرَأَتَاهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَخْطَأَ ابْنُ شُبْرُمَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ وَ امْرَأَتُهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهَا أَوَّلًا فَأَمَّا الْأَخِيرَةُ فَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ كَأَنَّهَا أَرْضَعَتِ ابْنَتَهَا .

12۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔"ایک مرد نے چھوٹی بچی سے تزویج کی پس اس مرد کی بیوی نے اس بچی کو دودھ پلایا پھر اس مرد کی دوسری بیوی نے بھی دودھ پلایا اور ابن شبرمہ نے کہا کہ اس مرد پر وہ لڑکی اور اس کی دونوں بیویاں حرام ہو گئیں؟ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا"ابن شبرمہ نے خطاء کی ہے اس مرد پر وہ لڑکی اور اس کی وہ بیوی کہ جس نے اس لڑکی کو سب سے پہلے دودھ پلایا حرام ہو گئیں البتہ دوسری بیوی اس پر حرام نہ ہو گی کیونکہ اس نے تو گویا اس کی بیٹی کی رضاعت کی۔"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) انْهَوْا نِسَاءَكُمْ أَنْ يُرْضِعْنَ يَمِيناً وَ شِمَالًا فَإِنَّهُنَّ يَنْسَيْنَ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"اپنی عورتوں کو منع کرو کہ وہ دائیں بائیں دودھ نہ پلاتی پھیریں کیونکہ پھر وہ بھول جاتی ہیں"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا رَضَعَ الْغُلَامُ مِنْ نِسَاءٍ شَتَّى فَكَانَ ذَلِكَ عِدَّةً أَوْ نَبَتَ لَحْمُهُ وَ دَمُهُ عَلَيْهِ حَرُمَ عَلَيْهِ بَنَاتُهُنَّ كُلُّهُنَّ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن الحسن بن رباط سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام یا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب بچہ مختلف عورتوں سے دودھ پیئے اور ان سب میں تعداد پوری ہو جائے یا اس کا گوشت وخون پیدا ہو جائے تو اس پر ان سب عورتوں کی بیٹیاں حرام ہو جائیں گی"

15- عَنْهُ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنِ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ غُلَاماً مَمْلُوكاً لَهَا مِنْ لَبَنِهَا حَتَّى فَطَمَتْهُ هَلْ لَهَا أَنْ تَبِيعَهُ قَالَ فَقَالَ لَا هُوَ ابْنُهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ حَرُمَ عَلَيْهَا بَيْعُهُ وَ أَكْلُ ثَمَنِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَ لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

15۔ اس نے ابن سنان سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں وہاں پر موجود تھا۔ اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنے ایک مملوک لڑکے کو اپنا دودھ پلایا۔ یہاں تک کہ اس کو دودھ چھڑانے کے زمانے میں دودھ چھڑوایا۔ کیا اس عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کو بیچے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ وہ اس کا رضاعی بیٹا ہے، اس عورت پر اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے" پھر فرمایا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا "رضاعت سے وہ حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے"

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خِدَاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِي صَدُوقٍ زَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْ جَارِيَةً لِي أُصَدِّقُهَا قَالَ لَا .

16۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے عبداللہ بن خداش سے، اس نے صالح بن عبداللہ خثعمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اپنی اس ام ولد کنیز کے بارے میں کہ جو سچی ہے اس کا گمان ہے کہ اس نے میری کنیز کو دودھ پلایا ہے کیا میں اسے سچ جانوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) امْرَأَةٌ أَرْضَعَتْ وَلَدَ الرَّجُلِ هَلْ يَحِلُّ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ هَذِهِ الْمُرْضِعَةِ أَمْ لَا فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) لَا لَا تَحِلُّ لَهُ .

17۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا "ایک عورت نے ایک آدمی کے بچے کو دودھ پلایا۔ کیا اس مرد کیلئے اس دودھ پلانے والی عورت کی بیٹی سے تزویج حلال ہے یا نہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا۔ "وہ اس مرد کیلئے حلال نہیں ہے"

# باب فِي نَحْوِهِ (اسی طرح میں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) ثَمَانِيَةٌ لَا تَحِلُّ مُنَاكَحَتُهُمْ أَمَتُكَ أُمُّهَا أَمَتُكَ أَوْ أُخْتُهَا أَمَتُكَ وَ أَمَتُكَ وَ هِيَ عَمَّتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ أَمَتُكَ وَ هِيَ خَالَتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَمَتُكَ وَ هِيَ أَرْضَعَتْكَ أَمَتُكَ وَ قَدْ وُطِئَتْ حَتَّى تَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ أَمَتُكَ وَ هِيَ حُبْلَى مِنْ غَيْرِكَ أَمَتُكَ وَ هِيَ عَلَى سَوْمٍ أَمَتُكَ وَ لَهَا زَوْجٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"آٹھ عورتیں تمہارے نکاح کیلئے حلال نہیں (نکاح یعنی جماع)

۱) تمہاری وہ کنیز کہ جس کی ماں تمہاری کنیز ہے یا اس کی بہن تمہاری کنیز ہے۔

۲) تمہاری وہ کنیز جو تمہاری رضاعی پھوپھی ہے۔ ۳) تمہاری وہ کنیز کہ جو تمہاری رضاعی خالہ ہے۔

۴) تمہاری وہ کنیز کہ جس نے تمہیں دودھ پلایا۔

۵) تمہاری وہ کنیز کہ جس نے جماع کی یہاں تک کہ وہ ایک حیض سے استبراء کرے

۶) تمہاری وہ کنیز جو تمہارے غیر سے حاملہ ہوئی ہے۔

۷) تمہاری وہ کنیز جسے تم نے ابھی خریدا نہیں

۸) تمہاری وہ کنیز کہ جس کا شوہر ہو۔

# بابُ نِكَاحِ الْقَابِلَةِ (دائیہ کا نکاح)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ خَلَّادٍ السِّنْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ [عَنْ جَابِرٍ] عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ قَابِلَتَهُ قَالَ لَا وَ لَا ابْنَتَهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے خلاد سندی سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"ایک آدمی اپنی دائی سے شادی کرتا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں اور نہ اس کی بیٹی سے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْقَابِلَةِ أَ يَحِلُّ لِلْمَوْلُودِ أَنْ يَنْكِحَهَا فَقَالَ لَا وَ لَا ابْنَتَهَا هِيَ بَعْضُ أُمَّهَاتِهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو محمد انصاری سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ دائیہ کے بارے میں"کیا مولود کیلئے حلال ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نہیں اور نہ اس کی بیٹی سے، کیونکہ وہ اس کی ماؤں میں سے ہے"

وَ فِي رِوَايَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ إِنْ قَبِلَتْ وَ مَرَّتْ فَالْقَوَابِلُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ إِنْ قَبِلَتْ وَ رَبَّتْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

اور معاویہ بن عمار کی روایت میں ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ دائیہ بنی اور گزر گئی تو دائیہ عورتیں اس سے زیادہ ہوتی ہیں اور اگر وہ دائیہ بنی اور اس نے تربیت بھی کی تو وہ اس بچے پر حرام ہو گی۔

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عِيسَى بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلَ الصَّبِيُّ الْقَابِلَةَ بِوَجْهِهِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَ حَرُمَ عَلَيْهِ وَلَدُهَا .

**3۔ حمید بن زیاد نے عبداللہ بن احمد سے اس نے علی بن الحسن سے اس نے محمد بن زیاد بن عیسی بیاع سابری سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب بچے نے اپنے چہرے سے دائیہ کا استقبال کیا تو دائیہ اس پر حرام ہو گئی اور اس پر اس دائیہ کی اولاد بھی حرام ہو گئی۔**

# أَبْوَابُ الْمُتْعَةِ (ابواب المتعہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ.

**1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے سب نے اس کے باپ سے اس نے ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا متعہ کے بارے میں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں نازل ہوئی ہے اور جن سے تم متعہ کرو تو ان کو انکا اجر طے شدہ دو اور طے ہونے کے بعد اگر تم آپس میں کسی چیز پر راضی ہو جاؤ تو تم پر گناہ نہیں (نساء29)**

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ كَانَ عَلِيٌّ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَوْ لَا مَا سَبَقَنِي بِهِ بَنِي الْخَطَّابِ مَا زَنَى إِلَّا شَقِيٌّ .

**2 ۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے عبد اللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اگر میریؑ خلافت کے زمانے سے پہلے عمر بن خطاب نے متعہ کے بارے میں منع نہ کیا ہوتا تو کوئی بدبخت ہی زنا کرتا۔**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً .

**3 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بیشک آیت مجید اور جن عورتوں سے تم مدت معلومہ کے لیے متعہ کرو تو ان کا طے شدہ اجر ادا کرو نازل ہوئی۔**

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ مَا تَقُولُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ أَحَلَّهَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَهِيَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مِثْلُكَ يَقُولُ هَذَا وَ قَدْ حَرَّمَهَا عُمَرُ وَ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ وَ إِنْ كَانَ فَعَلَ قَالَ إِنِّي أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تُحِلَّ شَيْئاً حَرَّمَهُ عُمَرُ قَالَ فَقَالَ لَهُ فَأَنْتَ عَلَى قَوْلِ صَاحِبِكَ وَ أَنَا عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَهَلُمَّ أُلَاعِنْكَ أَنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَنَّ الْبَاطِلَ مَا قَالَ صَاحِبُكَ قَالَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ فَقَالَ يَسُرُّكَ أَنَّ نِسَاءَكَ وَ بَنَاتِكَ وَ أَخَوَاتِكَ وَ بَنَاتِ عَمِّكَ يَفْعَلْنَ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) حِينَ ذَكَرَ نِسَاءَهُ وَ بَنَاتِ عَمِّهِ .

4 ۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمیر لیثی ابوجعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے کہا آپؑ عورتوں کے متعہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے اسے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر بھی۔ پس متعہ قیامت تک کے لیے حلال ہے۔ اس نے کہا اے ابوجعفر (علیہ السلام) آپ علیہ السلام جیسے کہتے ہیں درحالانکہ عمر نے اسے حرام قرار دیا اور اس سے منع کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ اس نے بھی کیا تب اس نے کہا میں تمؑ سے اللہ عزّوجلّ کی پناہ مانگتا ہوں اس بارے میں کہ تمؑ اس چیز کو حلال کرو کہ جسے عمر نے حرام کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے اس گستاخ سے فرمایا تو اپنے صاحب کے قول پر ہے اور میںؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ہوں پس آو۔ میںؑ تم پر لعن کرتا ہوں کہ حق قول وہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جو تمہارے صاحب نے کہا وہ باطل ہے۔ راوی کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمیر نے کہا: تمہیں خوشی دیتا ہے کہ تمہاری عورتیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں کریں تو راوی کہتا ہے کہ جب اس ملعون نے آپ علیہ السلام کی عورتوں اور چچا کی بیٹیوں کا ذکر کیا تو ابوجعفر علیہ السلام نے اس سے منہ موڑ لیا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْمُتْعَةُ نَزَلَ بِهَا الْقُرْآنُ وَ جَرَتْ بِهَا السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) .

5 ۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے ابومریم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متعہ کے بارے میں قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی سنت جاری ہوئی۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ أَيَّ الْمُتْعَتَيْنِ تَسْأَلُ قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَأَنْبِئْنِي عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ أَ حَقٌّ هِيَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَ مَا قَرَأْتَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَ اللَّهِ فَكَأَنَّهَا آيَةٌ لَمْ أَقْرَأْهَا قَطُّ .

6 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے علی بن الحسن بن رباط سے اس نے حریز سے اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابوحنفیہ سے سنا کہ اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو دو میں سے کس متعہ کے بارے میں سوال کر رہا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ علیہ السلام سے حج کے متعہ کے بارے میں سوال کیا پس مجھے خبر دیجئے عورتوں کے متعہ کے بارے میں بھی کیا وہ زیادہ حقدار ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا تو نے اللہ عزّوجلّ کی کتاب نہیں پڑھی اور جن سے تم متعہ کرو تو ان عورتوں کو انکا مقرر اجر ادا کرو (نساء29) تو ابوحنیفہ نے کہا اللہ عزّوجلّ کی قسم! یہ ایسی آیت ہے جسے میں نے ہرگز ہرگز نہیں پڑھا۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيٍّ السَّائِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ أَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ فَكَرِهْتُهَا وَ تَشَأَّمْتُ بِهَا فَأَعْطَيْتُ اللَّهَ عَهْداً بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ جَعَلْتُ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ نَذْراً وَ صِيَاماً أَلَّا أَتَزَوَّجَهَا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَيَّ وَ نَدِمْتُ عَلَى يَمِينِي وَ لَمْ يَكُنْ بِيَدِي مِنَ الْقُوَّةِ مَا أَتَزَوَّجُ فِي الْعَلَانِيَةِ قَالَ فَقَالَ لِي عَاهَدْتَ اللَّهَ أَنْ لَا تُطِيعَهُ وَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ تُطِعْهُ لَتَعْصِيَنَّهُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علی سائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی:۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں نے تزویج متعہ کی تو مجھے اس سے کراہت ہوئی اور اس کے ذریعے میں نے شگون بد لیا پس میں نے رکن ومقام کے درمیان اللہ عزّوجلّ کو عہد دیا ہے اور خود پر اس میں نذر اور روزہ قرار دیا پھر مجھ پر یہ سب شاق گزرا اور میں اپنی قسم پر نادم ہوا اور میرے ہاتھ میں اتنی

طاقت نہیں کہ میں اعلانیہ طور پر تزویج کروں۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا تو نے اللہ عزّوجلّ سے عہد کیا ہے کہ اسے نہ دے اللہ عزّوجلّ کی قسم اگر تو نے اسے نہ دیا تو تو نے اسکی معصیت کی۔

8- عَلِيٌّ رَفَعَهُ قَالَ سَأَلَ أَبُو حَنِيفَةَ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَقُولُ فِي الْمُتْعَةِ أَ تَزْعُمُ أَنَّهَا حَلَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْمُرَ نِسَاءَكَ أَنْ يُسْتَمْتَعْنَ وَ يَكْتَسِبْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ لَيْسَ كُلُّ الصِّنَاعَاتِ يُرْغَبُ فِيهَا وَ إِنْ كَانَتْ حَلَالًا وَ لِلنَّاسِ أَقْدَارٌ وَ مَرَاتِبُ يَرْفَعُونَ أَقْدَارَهُمْ وَ لَكِنْ مَا تَقُولُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ فِي النَّبِيذِ أَ تَزْعُمُ أَنَّهُ حَلَالٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُقْعِدَ نِسَاءَكَ فِي الْحَوَانِيتِ نَبَّاذَاتٍ فَيَكْتَسِبْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَاحِدَةٌ بِوَاحِدَةٍ وَ سَهْمُكَ أَنْفَذُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَّ الْآيَةَ الَّتِي فِي سَأَلَ سَائِلٌ تَنْطِقُ بِتَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَدْ جَاءَتْ بِنَسْخِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّ سُورَةَ سَأَلَ سَائِلٌ مَكِّيَّةٌ وَ آيَةُ الْمُتْعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَ رِوَايَتُكَ شَاذَّةٌ رَدِيَّةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَ آيَةُ الْمِيرَاثِ أَيْضاً تَنْطِقُ بِنَسْخِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذَاكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا مَا تَقُولُ فِيهَا قَالَ لَا تَرِثُ مِنْهُ قَالَ فَقَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ ثُمَّ افْتَرَقَا .

8 ۔ علی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو حنیفہ نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا:۔اے ابو جعفر علیہ السلام ! تم متعہ کے بارے میں کیا کہتے ہو! کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ حلال ہے ؟ آپ علیہ السلام نے کہا ہاں۔اس نے کہا:۔ تو تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ متعہ کریں اور تمہارے لیے کمائیں تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے کہا ہر صنعت میں دلچسپی نہیں ہوتی اگرچہ وہ حلال ہو لوگوں کے اقدار ہوتے ہیں اور مراتب ہوتے ہیں اور وہ اپنی اقدار کو بلند کرتے ہیں لیکن اے ابو حنیفہ تم نبیذ کے بارے میں کیا کہتے ہو کیا تمہارا گمان ہے کہ وہ حلال ہے ؟ ابو حنیفہ نے کہا:۔ہاں۔ آپ علیہ السلام نے کہا تو تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم اپنی عورتوں کو شراب کشید کرنے والی بھٹیوں میں بٹھا دو اور وہ تمہارے لیے کمائی کریں ابو حنفیہ نے کہا ایک سے ایک اور تمہارا حصہ جاری ہے پھر اس نے اس سے کہا:۔اے ابو جعفرؑ! آیت مجید سال سائل متعہ کی حرمت بتائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت اسکے منسوخ ہونے کے بارے میں آئی ہے تو ابو جعفرؑ نے اس سے کہا اے ابو حنفیہ ! سورۃ سال سائل مکیہ ہے اور آیت متعہ مدنی ہے اور تمہاری روایت شاذ اور بے کار ہے تو ابو حنفیہ نے کہا آیت میراث بھی تو متعہ کی حرمت بتاتی ہے ابو جعفرؑ نے کہا نکاح تو بغیر میراث کے بھی درست ہے۔ابو حنیفہ نے کہا تمؑ نے یہ کہاں سے کہا ابو جعفر علیہ السلام نے کہا اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرد اہل کتاب عورت سے شادی کرے پھر وہ مرد مر جائے تو تم اس عورت کی میراث کے بارے میں کیا کیا کہتے ہو اس نے کہا وہ عورت اس مرد سے میراث نہ لے گی اس پر آپ علیہ السلام نے کہا پس تو نکاح بغیر میراث کے درست ہوا پھر وہ دونوں متفرق ہو گئے۔

# باب أَنَّهُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ وَ لَيْسَتْ مِنَ الْأَرْبَعِ

## (متعہ والی عورتیں کنیزوں جیسی ہیں اور چار میں سے نہیں ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ كَمْ تَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ قَالَ فَقَالَ هُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے ابن ابی عمیر سے ،اس نے عمر بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"متعہ سے کتنی عورتیں حلال ہیں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ کنیزوں کی مانند ہیں"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( عليه السلام ) عَنِ الْمُتْعَةِ أَ هِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ فَقَالَ لَا .

2۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق اشعری سے، اس نے بکر بن محمد الازدی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ کیا وہ چار میں سے ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ مَا يَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ قَالَ كَمْ شِئْتَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی۔ متعہ سے کتنی حلال ہوتی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جتنی تم چاہو"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنِ الْمُتْعَةِ أَ هِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ فَقَالَ لَا وَ لَا مِنَ السَّبْعِينَ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا متعہ کے بارے میں۔ کیا وہ چار میں سے ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ اور نہ ہی ستر میں سے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( عليه السلام ) فِي الْمُتْعَةِ قَالَ لَيْسَتْ مِنَ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا لَا تُطَلَّقُ وَ لَا تَرِثُ وَ إِنَّمَا هِيَ مُسْتَأْجَرَةٌ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین سعید اور محمد بن خالد برقی سے، اس نے قاسم بن عروہ سے، اس نے عبد الحمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے متعہ کے بارے میں فرمایا "چار میں سے نہیں" کیونکہ اس کو نہ طلاق دی جاتی ہے اور نہ میراث پاتی ہے وہ تو فقط اجرت لینے والی ہے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ الْقَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ جُرَيْجٍ فَسَلْهُ عَنْهَا فَإِنَّ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْماً فَلَقِيتُهُ فَأَمْلَى عَلَيَّ مِنْهَا شَيْئاً كَثِيراً فِي اسْتِحْلَالِهَا فَكَانَ فِيمَا رَوَى لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لَيْسَ فِيهَا وَقْتٌ وَ لَا عَدَدٌ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ كَمْ شَاءَ وَ صَاحِبُ الْأَرْبَعِ نِسْوَةٍ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَ لَا شُهُودٍ فَإِذَا انْقَضَى الْأَجَلُ بَانَتْ مِنْهُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ وَ يُعْطِيهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ وَ عِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ وَ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَخَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ يَوْماً فَأَتَيْتُ بِالْكِتَابِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ صَدَقَ وَ أَقَرَّ بِهِ قَالَ ابْنُ أُذَيْنَةَ وَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَعْيَنَ يَقُولُ هَذَا وَ يَحْلِفُ أَنَّهُ الْحَقُّ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَةٌ وَ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَ نِصْفٌ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ عبد الملک بن جریح سے ملو اور اس سے اس بارے میں سوال کرو کیونکہ اس کے پاس اس کا علم ہے۔ میں نے اس سے ملاقات کی تو اس نے مجھے متعہ کی حلیت کے بارے میں بہت کچھ چیزیں املاء کرائیں۔ ان میں کہ جو مجھے ابن جریح نے روایت کی۔ کہا۔ اس میں وقت نہیں اور نہ عدد ہے یہ تو فقط کنیز کی مانند ہے۔ ان میں سے جتنی سے چاہو تزویج کرو اور چار بیویوں والا بھی ان میں سے جتنی چاہے تزویج کر سکتا ہے بغیر ولی اور گواہوں کے بغیر اور جب مدت ختم ہو جائے تو اس سے جدا ہو جائے گی بغیر طلاق کے اور وہ اسے

تھوڑی سی چیز دے گا اور اس کی عدت دو حیض ہیں اور اگر وہ حیض نہ دیکھتی ہو تو پینتالیس (45) دن ہو گی" پس میں نے وہ تحریر لے کر ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس پیش کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا اور اس کا اقرار فرمایا۔ ابن ازینہ اور زرارہ بن اعین نے کہا۔ ٹھیک ہے اور حلف دیا کہ وہ حق ہے ماسوائے اس بات کے کہ اس نے کہا" اور وہ حیض دیکھتی ہے تو حیض اور اگر وہ حیض نہیں دیکھتی تو ڈیڑھ ماہ"

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَ هِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ فَقَالَ تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ .

7۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے، اس نے سعدان بن مسلم سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میں نے تذکرہ کیا۔ متعہ کا کیا وہ عورت چار میں سے ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" متعہ کے ذریعے ہزار عورتوں سے تزویج کر لو کیونکہ وہ تو اجرت پر ہوتی ہیں"

# باب أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يَكُفَّ عَنْهَا مَنْ كَانَ مُسْتَغْنِياً

# (واجب ہے کہ احتراز کرے اس سے جو مستغنیٰ ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ وَ مَا أَنْتَ وَ ذَاكَ فَقَدْ أَغْنَاكَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَهَا فَقَالَ هِيَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ نَزِيدُهَا وَ تَزْدَادُ فَقَالَ وَ هَلْ يُطَيِّبُهُ إِلَّا ذَاكَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تمہارا اس سے کیا کام! تمہیں تو اللہ عزّ و جلّ نے اس سے بے نیاز کیا ہے" میں نے عرض کی "میرا ارادہ ہے کہ میں اس کے بارے میں علم حاصل کروں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے" میں نے عرض کی "میں اس عورت کیلئے مہر میں اضافہ کرتا ہوں اور وہ مدت میں اضافہ کرتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیا اس سے زیادہ کوئی اچھی چیز اس کیلئے ہے؟"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ هِيَ حَلَالٌ مُبَاحٌ مُطْلَقٌ لِمَنْ لَمْ يُغْنِهِ اللَّهُ بِالتَّزْوِيجِ فَلْيَسْتَعْفِفْ بِالْمُتْعَةِ فَإِنِ اسْتَغْنَى عَنْهَا بِالتَّزْوِيجِ فَهِيَ مُبَاحٌ لَهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے مختار بن محمد بن مختار سے اور محمد بن الحسن سے، اس نے عبداللہ بن الحسن علوی سے ایک ساتھ اس نے فتح بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا۔ (متعہ) وہ حلال ہے مباح مطلق ہے، اس کیلئے بھی کہ جسے اللہ عزّ و جلّ نے تزویج کے ذریعے غنی نہیں کیا تو اس کو چاہیے کہ وہ متعہ کے ذریعے اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے اور اگر وہ متعہ سے مستغنیٰ ہے۔ تزویج کے سبب تو بھی متعہ اس کیلئے حلال ہے۔ جب وہ اپنی بیوی سے غائب ہو"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ كَتَبَ أَبُو الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِلَى بَعْضِ مَوَالِيهِ لَا تُلِحُّوا عَلَى الْمُتْعَةِ إِنَّمَا عَلَيْكُمْ إِقَامَةُ السُّنَّةِ فَلَا تَشْتَغِلُوا بِهَا عَنْ فُرُشِكُمْ وَ حَرَائِرِكُمْ فَيَكْفُرْنَ وَ يَتَبَرَّيْنَ وَ يَدْعِينَ عَلَى الْآمِرِ بِذَلِكَ وَ يَلْعَنُونَا .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے کسی محب کو تحریر فرمایا: ”متعہ پر کمر مت کس لو تم پر صرف سنت کی اقامت ہے اس کے ذریعے اپنے بستر اور آزاد عورتوں سے غافل نہ ہو جاؤ کہ وہ کفر کی جانب راغب ہو جائیں اور تبرا کریں اور اس کا حکم دینے والے کے خلاف بد دعا کریں اور ہمؑ پر ملامت کریں“

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ فِي الْمُتْعَةِ دَعُوهَا أَ مَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ أَنْ يُرَى فِي مَوْضِعِ الْعَوْرَةِ فَيُحْمَلَ ذَلِكَ عَلَى صَالِحِي إِخْوَانِهِ وَ أَصْحَابِهِ .

4۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن سنان سے، اس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے متعہ کے بارے میں فرمایا۔”اس پر کمر مت کس لو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم میں سے کسی ایک کو اس سے عیب لگایا جائے اور اس کا بوجھ (ضرر) اس کے صالح بھائیوں اور دوستوں پر پڑے“

# باب أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّمَتُّعُ إِلَّا بِالْعَفِيفَةِ (متعہ پاکدامنہ عورت کے علاوہ جائز نہیں ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ إِنَّ الْمُتْعَةَ الْيَوْمَ لَيْسَ كَمَا كَانَتْ قَبْلَ الْيَوْمِ إِنَّهُنَّ كُنَّ يَوْمَئِذٍ يُؤْمَنَّ وَ الْيَوْمَ لَا يُؤْمَنَّ فَاسْأَلُوا عَنْهُنَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابان سے، اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا”متعہ ان دنوں ویسا نہیں ہے کہ جیسا اس سے پہلے والے دنوں میں ہوتا تھا۔ وہ عورتیں ان دنوں امین ہوتی تھیں اور ان دنوں امین نہیں ہیں۔ پس ان کے بارے میں پوچھ گچھ کرو۔“

2- وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْهَا يَعْنِي الْمُتْعَةَ فَقَالَ لِي حَلَالٌ فَلَا تَتَزَوَّجْ إِلَّا عَفِيفَةً إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حافِظُونَ فَلَا تَضَعْ فَرْجَكَ حَيْثُ لَا تَأْمَنُ عَلَى دِرْهَمِكَ .

2۔ اس نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے اسحاق سے، اس نے ابو سارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس کے یعنی متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا”حلال ہے پس تم عفیفہ کے علاوہ سے تزویج نہ کرو۔“ اللہ عزّو جلّ فرماتا ہے۔”وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں“ (مومنون 5، معارج 29) پس تم اپنی شرمگاہ کو ایسا مت چھوڑو کہ وہ تمہارے درہم کے بر خلاف مامون نہ ہو“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) وَ أَنَا أَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً مُتْعَةً وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا أَنْ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَتَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ بِوَلَدٍ فَشَدَّدَ فِي إِنْكَارِ الْوَلَدِ وَ قَالَ أَ يَجْحَدُهُ إِعْظَاماً لِذَلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَإِنِ اتَّهَمَهَا فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَتَزَوَّجَ إِلَّا مُؤْمِنَةً أَوْ مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلَّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اس پر شرط کیا وہ اس عورت سے اولاد نہیں چاہے گا۔ پس اس کے بعد وہ عورت بچہ لاتی ہے تو وہ شخص بچے کے انکار میں شدت کرتا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا اس نے اس کا انکار اس سے بڑائی کے سبب کیا ہے؟" تو اس شخص نے عرض کی۔"اگر وہ اسے تہمت دے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں مومنہ اور مسلمہ عورت کے علاوہ تزویج نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے" زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرکہ اور زانیہ سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی مرد یا مشرک مرد اور یہ مومنین پر حرام ہے" (نور3)

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَ لَا أَدْرِي مَا حَالُهَا أَ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ مُتْعَةً قَالَ يَتَعَرَّضُ لَهَا فَإِنْ أَجَابَتْهُ إِلَى الْفُجُورِ فَلَا يَفْعَلْ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے مرفوعاً عبد اللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس کے حال کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا کیا آدمی اس عورت سے تزویج متعہ کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے پیش کش کرے اگر وہ عورت اس کو زنا کیلئے قبول کرے تو پھر اس سے نہ کرے"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ عَارِفَةً قُلْنَا جُعِلْنَا فِدَاكَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عَارِفَةً قَالَ فَاعْرِضْ عَلَيْهَا وَ قُلْ لَهَا فَإِنْ قَبِلَتْ فَتَزَوَّجْهَا وَ إِنْ أَبَتْ أَنْ تَرْضَى بِقَوْلِكَ فَدَعْهَا وَ إِيَّاكَ وَ الْكَوَاشِفَ وَ الدَّوَاعِيَ وَ الْبَغَايَا وَ ذَوَاتِ الْأَزْوَاجِ قُلْتُ مَا الْكَوَاشِفُ قَالَ اللَّوَاتِي يُكَاشِفْنَ وَ بُيُوتُهُنَّ مَعْلُومَةٌ وَ يُؤْتَيْنَ قُلْتُ فَالدَّوَاعِي قَالَ اللَّوَاتِي يَدْعِينَ إِلَى أَنْفُسِهِنَّ وَ قَدْ عُرِفْنَ بِالْفَسَادِ قُلْتُ فَالْبَغَايَا قَالَ الْمَعْرُوفَاتُ بِالزِّنَا قُلْتُ فَذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ قَالَ الْمُطَلَّقَاتُ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد البرقی سے، اس نے داؤد بن اسحاق حذاء سے، اس نے محمد بن الفیض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا متعہ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں! جب عورت عارضہ ہو" ہم نے عرض کی۔ ہم آپ پر قربان جائیں اگر عورت عارضہ نہ ہو تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ اسے پیش کش کرو اور اسے متعہ کے بارے میں کہو اگر وہ قبول کرے تو اس سے تزویج کرو اور اگر وہ تمہارے قول پر راضی ہونے سے انکار کرے تو اسے چھوڑ دو۔ اور تمہیں کواشف، دواعی، بغایا اور ذوات الازواج سے پرہیز کرنی چاہیے۔"میں نے عرض کی۔"کواشف کون ہیں؟" فرمایا"وہ عورتیں جو رسوا ہوں اور انکے گھر مشہور ہوں اور لوگ جاتے ہوں میں نے عرض کی کہ دواعی کون ہیں فرمایا وہ عورتیں کہ جو اپنی طرف بلاتی ہوں زناکاری کرنے کے بارے میں مشہور ہوں" میں نے عرض کی۔" بغایا کون ہیں؟" فرمایا"جو زنا سے مشہور ہوں" میں نے عرض کی۔"ذوات الازواج؟" فرمایا"جن کو غیر سنت طریقے سے طلاق دی جائے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ الْفَاجِرَةِ هَلْ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَمَتَّعَ مِنْهَا يَوْماً أَوْ أَكْثَرَ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ مَشْهُورَةً بِالزِّنَا فَلَا يَتَمَتَّعْ مِنْهَا وَ لَا يَنْكِحْهَا .

6۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا۔ خوبصورت زانیہ عورت کے بارے میں کہ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ اس سے ایک دن یا اس سے زیادہ مدت کیلئے متعہ کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا " جب وہ زنا سے مشہور ہو تو اس سے نہ متعہ کرے اور نہ نکاح (دائمی) کرے"

# بَابُ شُرُوطِ الْمُتْعَةِ (متعہ کی شرطیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا تَكُونُ مُتْعَةٌ إِلَّا بِأَمْرَيْنِ أَجَلٍ مُسَمًّى وَ أَجْرٍ مُسَمًّى .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحیٰی سے، سب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" دو چیزوں کے بغیر متعہ نہیں ہوتا۔ معین مدت اور معین اجر"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَقُولَ فِي هَذِهِ الشُّرُوطِ أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً كَذَا وَ كَذَا يَوْماً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً نِكَاحاً غَيْرَ سِفَاحٍ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ عَلَى أَنْ لَا تَرِثِينِي وَ لَا أَرِثَكِ وَ عَلَى أَنْ تَعْتَدِّي خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ قَالَ بَعْضُهُمْ حَيْضَةً .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین اور ہمارے بہت سے اصحاب سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسٰی سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا۔ ان شروط کے بارے میں کہنا ضروری ہے کہ "میں تم سے تزویج متعہ کرتا ہوں اتنے اتنے دنوں کیلئے اتنے اتنے درہم کے عوض" نکاح کے طور پر جو کتاب خدا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف زنا نہیں ہے اور اس شرط پر کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے وراثت نہ لوں گا اور اس شرط پر کہ تو (میرے بعد) پینتالیس دن تک عدت رکھے گی" اور بعض نے حیض کا کہا ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَيْفَ أَقُولُ لَهَا إِذَا خَلَوْتُ بِهَا قَالَ تَقُولُ أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا وَارِثَةً وَ لَا مَوْرُوثَةً كَذَا وَ كَذَا يَوْماً وَ إِنْ شِئْتَ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً وَ تُسَمِّي مِنَ الْأَجْرِ مَا تَرَاضَيْتُمَا عَلَيْهِ قَلِيلًا كَانَ أَمْ كَثِيراً فَإِذَا قَالَتْ نَعَمْ فَقَدْ رَضِيَتْ فَهِيَ امْرَأَتُكَ وَ أَنْتَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا قُلْتُ فَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَذْكُرَ شَرْطَ الْأَيَّامِ قَالَ هُوَ أَضَرُّ عَلَيْكَ قُلْتُ وَ كَيْفَ قَالَ إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ كَانَ تَزْوِيجَ مُقَامٍ وَ لَزِمَتْكَ النَّفَقَةُ فِي الْعِدَّةِ وَ كَانَتْ وَارِثَةً وَ لَمْ تَقْدِرْ عَلَى أَنْ تُطَلِّقَهَا إِلَّا طَلَاقَ السُّنَّةِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے ابراہیم بن فضل سے، اس نے ابان بن تغلب سے اور علی بن محمد سے، سہل بن زیاد سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے اور محمد بن اسلم سے، اس نے ابراہیم بن فضل سے، اس نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "جب میں اس عورت کے ساتھ خلوت میں جاؤں تو اسے کیا کہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "تم کہو! میں تم سے تزویج متعہ کرتا ہوں بنابر کتاب خدا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے۔ نہ وارث ہو گی نہ تجھ سے وراثت لی جائے گی اتنے اتنے دن اور اگر تو چاہو تو اتنے اتنے سال اتنے اتنے درہم کے عوض اور اجر کو معین کرو کہ جس پر تم دونوں راضی ہو۔ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔ پس جب وہ کہے "ہاں وہ راضی ہوئی اور وہ تمہاری بیوی ہے اور لوگوں کی نسبت اس پر تمہارا زیادہ حق ہے" میں نے عرض کی۔ "مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایام کی شرط کا ذکر کروں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ تمہارے نقصان میں ہے" میں نے عرض کیا۔ کیسے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر تم نے یہ شرط نہ کی تو تزویج دائمی ہو گی اور عدت میں تم پر نفقہ واجب ہو گا اور وہ وراثت بھی لے گی اور تمہیں اس کو طلاق سنت کے علاوہ طلاق دینے کی طاقت بھی نہ ہو گی۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ قَالَ تَقُولُ أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) نِكَاحاً غَيْرَ سِفَاحٍ وَ عَلَى أَنْ لَا تَرِثِينِي وَ لَا أَرِثَكِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً وَ عَلَى أَنَّ عَلَيْكِ الْعِدَّةَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نصر سے، اس نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کہو "میں تم سے بنابر کتاب خدا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تزویج متعہ کرتا ہوں۔ نکاح کے طور پر جو بدکاری نہیں ہے اور اس شرط پر کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے میراث نہ لوں گا اور اتنے اتنے دن اتنے اتنے درہم کے عوض اس بات پر کہ تجھ پر عدت واجب ہو گی"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ قَالَ تَقُولُ يَا أَمَةَ اللَّهِ أَتَزَوَّجُكِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ كَانَ طَلَاقُهَا فِي شَرْطِهَا وَ لَا عِدَّةَ لَهَا عَلَيْكَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی۔ "متعہ کی تزویج کیسے کی جائے؟" آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم کہو اے کنیز خدا! میں تم سے تزویج کرتا ہوں اتنے اتنے دنوں کیلئے اتنے اتنے درہم کے ساتھ۔" پس جب وہ ایام گزر جائیں تو اس کی شرط میں طلاق واقع ہو جائے گی اور تجھ مرد پر اس کی عدت نہ ہو گی۔"

# باب فِي أَنَّهُ يَحْتَاجُ أَنْ يُعِيدَ عَلَيْهَا الشَّرْطَ بَعْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

# (مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عورت پر شرط کا اعادہ کرے نکاح کے بعد)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ قَبْلَ النِّكَاحِ هَدَمَهُ النِّكَاحُ وَ مَا كَانَ بَعْدَ النِّكَاحِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ قَالَ إِنْ سُمِّيَ الْأَجَلُ فَهُوَ مُتْعَةٌ وَ إِنْ لَمْ يُسَمَّ الْأَجَلُ فَهُوَ نِكَاحٌ بَاتٌّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" نکاح سے پہلے جو بھی شرط ہو اسے نکاح ختم کر دیتا ہے اور جو نکاح کے بعد ہو وہ جائز ہوتی ہے" اور فرمایا "اگر مدت معین کی جائے تو وہ متعہ ہو گا اور اگر مدت معین نہ کی گئی ہو تو وہ نکاح دائمی ہو گا۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ فَقَالَ مَا تَرَاضَوْا بِهِ مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ مَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ فَلَا يَجُوزُ إِلَّا بِرِضَاهَا وَ بِشَيْءٍ يُعْطِيهَا فَتَرْضَى بِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس چیز میں کہ جس پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ فریضہ کے بعد" (نساء24) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جس پر تم نکاح کے بعد راضی ہو جاؤ وہ جائز ہے اور جو نکاح سے پہلے ہو وہ جائز نہیں مگر اس عورت کی رضا سے یا ایسی چیز سے کہ جو تم اس عورت کو دو اور وہ اس سے راضی ہو جائے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا اشْتَرَطْتَ عَلَى الْمَرْأَةِ شُرُوطَ الْمُتْعَةِ فَرَضِيَتْ بِهِ وَ أَوْجَبَتِ التَّزْوِيجَ فَارْدُدْ عَلَيْهَا شَرْطَكَ الْأَوَّلَ بَعْدَ النِّكَاحِ فَإِنْ أَجَازَتْهُ فَقَدْ جَازَ وَ إِنْ لَمْ تُجِزْهُ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا كَانَ مِنَ الشَّرْطِ قَبْلَ النِّكَاحِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے سلیمان بن سالم سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب تم عورت پر متعہ کی شروط لگاؤ اور وہ اس پر راضی ہو جائے اور تزویج کی اجابت کر دے تو تم اس عورت پر نکاح کے بعد پہلی شرط کا اعادہ کرو اگر وہ اس کی اجازت دے تو پس جائز ہے اور اگر وہ اس کی اجازت نہ دے تو اس پر جائز نہ ہو گا وہ کہ جو نکاح سے پہلے شرط کیا گیا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطَا وَ إِنَّمَا الشَّرْطُ بَعْدَ النِّكَاحِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے تزویج متعہ کی۔ فرمایا"وہ دونوں ایک دوسرے کی وراثت لیں گے جب انہوں نے شرط نہ لگائی ہو اور بے شک شرط نکاح کے بعد ہوتی ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا اشْتَرَطْتَ عَلَى الْمَرْأَةِ شُرُوطَ الْمُتْعَةِ فَرَضِيَتْ بِهَا وَ أَوْجَبَتِ التَّزْوِيجَ فَارْدُدْ عَلَيْهَا شَرْطَكَ الْأَوَّلَ بَعْدَ النِّكَاحِ فَإِنْ أَجَازَتْهُ جَازَ وَ إِنْ لَمْ تُجِزْهُ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا كَانَ مِنَ الشَّرْطِ قَبْلَ النِّكَاحِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے سلیمان بن سالم سے، اس نے ابن بکیر بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب عورت پر شروط متعہ شرط کی جائیں اور وہ اس سے راضی ہو جائے اور تزویج کی اجابت کر دے تو تم اپنی پہلی شرط نکاح کے بعد دہراؤ۔ پس اگر وہ اس کی اجازت دے تو جائز ہے اور اگر وہ اجازت نہ دے تو اس پر جائز نہ ہو گا وہ کہ جو نکاح سے پہلے شرط تھا۔"

# باب مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَهْرِ فِيهَا (وہ مہر کہ جو متعہ میں کافی ہوتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَمِ الْمَهْرُ يَعْنِي فِي الْمُتْعَةِ قَالَ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ إِلَى مَا شَاءَ مِنَ الْأَجَلِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر اور عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کتنا مہر ہے؟ یعنی متعہ میں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جس پر وہ دونوں راضی ہو جائیں جتنی مدت کیلئے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ بِهِ الْمُتْعَةَ قَالَ كَفٌّ مِنْ بُرٍّ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید اور محمد بن خالد برقی سے، اس نے قاسم بن محمد جوھری سے، اس نے ابو سعید سے، اس نے احول سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "کم سے کم کتنا ہے کہ جس پر تزویج متعہ ہو سکتی ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "گیہوں کی ایک مٹھی پر"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ حَلَالٌ وَ إِنَّهُ يُجْزِئُ فِيهِ الدِّرْهَمُ فَمَا فَوْقَهُ .

3۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے شعیب بن یعقوب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حلال ہے اور یہ کہ اس میں کافی ہوتا ہے ایک درہم یا اس سے اوپر"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَدْنَى مَهْرِ الْمُتْعَةِ مَا هُوَ قَالَ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ دَقِيقٍ أَوْ سَوِيقٍ أَوْ تَمْرٍ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے متعہ کے کم از کم مہر کے بارے میں کہ وہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "مٹھی بھر طعام۔ آٹا یا ستو یا کھجور"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَدْنَى مَا تَحِلُّ بِهِ الْمُتْعَةُ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ وَ رَوَى بَعْضُهُمْ مِسْوَاكٌ .

5۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "کم سے کم کہ جس سے متعہ حلال ہو جاتا ہے۔ مٹھی بھر طعام ہے" "اور بعض نے مسواک کی روایت کی ہے"

# باب عِدَّةِ الْمُتْعَةِ (متعہ کی عدت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَةٌ وَ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَ نِصْفٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اگر عورت کو حیض آتا ہو تو ایک حیض اور اگر حیض نہ دیکھتی ہو تو ڈیڑھ مہینہ"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عِدَّةُ الْمُتْعَةِ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ يَوْماً وَ الِاحْتِيَاطُ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا"متعہ کی عدت پینتالیس دن ہے اور احتیاط پینتالیس راتیں ہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ عِدَّةُ الْمُتْعَةِ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ يَوْماً كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَعْقِدُ بِيَدِهِ خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا جَازَ الْأَجَلُ كَانَتْ فُرْقَةٌ بِغَيْرِ طَلَاقٍ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا"متعہ کی عدت پینتالیس دن ہے ایسے ہے کہ جیسے میں دیکھ رہاہوں کہ ابوجعفر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مقرر فرمایا۔ پینتالیس دن اور جب مدت گزر جائے تو بغیر طلاق کے جدائی ہے۔"

# بَاب الزِّيَادَةِ فِي الْأَجَلِ (مدت میں اضافہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَزِيدَكَ وَ تَزِيدَهَا إِذَا انْقَطَعَ الْأَجَلُ فِيمَا بَيْنَكُمَا تَقُولُ اسْتَحْلَلْتُكِ بِأَجَلٍ آخَرَ بِرِضاً مِنْهَا وَ لَا يَحِلُّ ذَلِكَ لِغَيْرِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ"اس میں کوئی قباحت نہیں کہ وہ مدت میں اور تم اسے اس کے مہر میں اضافہ کرو جب کہ مدت جو طے ہو تمہارے درمیان ختم ہو جائے تو تم کہو۔ میں تجھے دوسری مدت کیلئے حلال کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی رضا سے اور یہ تمہارے غیر کیلئے عدت گزر جانے سے پہلے حلال نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ وَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى شَهْرٍ ثُمَّ إِنَّهَا تَقَعُ فِي قَلْبِهِ فَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ شَرْطُهُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَزِيدَهَا فِي أَجْرِهَا وَ يَزْدَادَ فِي الْأَيَّامِ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ أَيَّامُهُ الَّتِي شَرَطَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَا لَا يَجُوزُ شَرْطَانِ فِي شَرْطٍ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهَا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ شَرْطاً جَدِيداً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمر بن عثمان سے، اس نے ابراہیم بن فضل اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے، اس نے محمد بن اسلم سے، اور احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے، اس نے محمد بن اسلم سے، اس نے ابراہیم بن فضل ہاشمی سے، اس نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک آدمی نے ایک عورت سے تزویج متعہ کی اور اس نے اس سے ایک ماہ کیلئے تزویج کی۔ پھر اس کے دل میں آیا اور اس نے چاہا کہ اس کی شرط (مدت) ایک ماہ سے زیادہ ہو۔ کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت کے اجر میں اضافہ کرے اور مدت میں اضافہ کر دے اس سے پہلے کہ شرط کیے گئے ایام گزریں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں۔ ایک عقد میں دو مدت کی شرطیں جائز نہیں ہیں۔" میں نے عرض کی۔"پھر کیسے کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ باقی ایام اسے بخش دے اور پھر نئے سرے سے شرط جدید (عقد جدید) باندھے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً كَانَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ لِغَيْرِهِ فَإِذَا أَرَادَ هُوَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ عِدَّةٌ يَتَزَوَّجُهَا إِذَا شَاءَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے روایت کرنے والے سے روایت کی ہے کہ "جب آدمی کسی عورت سے متعہ کرے تو اس عورت پر اس آدمی کے غیر کیلئے عدت ہو گی لیکن جب وہی آدمی اس عورت سے تزویج کا ارادہ کرے تو اس پر اس کی عدت نہ ہو گی۔ جب چاہے اس سے تزویج کرے"

# باب مَا يَجُوزُ مِنَ الْأَجَلِ (جتنی مدت جائز ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يُشَارِطُهَا مَا شَاءَ مِنَ الْأَيَّامِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس عورت سے جتنے دن چاہے شرط کرے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ مُتْعَةً سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ إِذَا كَانَ شَيْئاً مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ قُلْتُ وَ تَبِينُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ قَالَ نَعَمْ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے عرض کیا۔ ایک آدمی تزویج متعہ کرتا ہے ایک سال یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کیلئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب شرط معلوم مدت کیلئے ہو" میں نے عرض کی" اور بغیر طلاق کے جدا ہوں گے؟" فرمایا "ہاں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ سَاعَةً أَوْ سَاعَتَيْنِ فَقَالَ السَّاعَةُ وَ السَّاعَتَانِ لَا يُوقَفُ عَلَى حَدِّهِمَا وَ لَكِنَّ الْعَرْدَ وَ الْعَرْدَيْنِ وَ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ اللَّيْلَةَ وَ أَشْبَاهَ ذَلِكَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی عورت سے ایک یا دو گھنٹے کیلئے متعہ کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "گھنٹے دو گھنٹے کا اس کی حد پر وقوف نہیں ہوتا بلکہ ایک جماع یا دو مرتبہ جماع یا ایک دن یا دو دن یا ایک رات یا اس جیسا کچھ ہو"

4- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ أَرْسَلْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) كَمْ أَدْنَى أَجَلِ الْمُتْعَةِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ بِشَرْطِ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ نَعَمْ .

4۔ محمد نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے خلف بن حماد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کی طرف خط بھیجا کہ متعہ کی کم سے کم مدت کیا ہے۔ کیا جائز ہے کہ آدمی صرف ایک مرتبہ (جماع) کی شرط پر متعہ کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَرْدٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ لَكِنْ إِذَا فَرَغَ فَلْيُحَوِّلْ وَجْهَهُ وَ لَا يَنْظُرْ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے ایک معین آدمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک عورت سے صرف ایک مرتبہ جماع پر متعہ کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کوئی قباحت نہیں لیکن جب وہ فارغ ہو جائے تو اپنا چہرہ پھیر لے اور نہ دیکھے"

# باب الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ بِالْمَرْأَةِ مِرَاراً كَثِيرَةً (آدمی ایک ہی عورت سے بہت مرتبہ متعہ کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ وَ يَنْقَضِي شَرْطُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثَلَاثاً وَ تَزَوَّجَتْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ يَحِلُّ لِلْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ كَمْ شَاءَ لَيْسَ هَذِهِ مِثْلَ الْحُرَّةِ هَذِهِ مُسْتَأْجَرَةٌ وَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک آدمی کسی عورت سے متعہ کرتا ہے اور اس کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس عورت سے دوسرا شخص متعہ کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس مرد سے جدا ہو جاتی ہے۔ پھر پہلا اس سے تزویج متعہ کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے تین مرتبہ جدا ہوتی ہے اور تین شوہروں سے تزویج متعہ کرتی ہے۔ کیا پہلے کیلئے حلال ہے کہ وہ اس سے تزویج کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں جتنی مرتبہ چاہے کیونکہ وہ عورت آزاد عورت کی طرح نہیں ہے۔ یہ اجر لینے والی ہے اور یہ کنیزوں کی طرح ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْمَرْأَةِ الْمَرَّاتِ قَالَ لَا بَأْسَ يَتَمَتَّعُ مِنْهَا مَا شَاءَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ہی عورت سے کئی مرتبہ متعہ کیا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" کوئی قباحت نہیں ہے جتنا چاہے اس عورت سے متعہ کرے"

# باب حَبْسِ الْمَهْرِ إِذَا أَخْلَفَتْ (مہر کا روک لینا جب عورت چھوڑ جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ شَهْراً فَتُرِيدُ مِنِّي الْمَهْرَ كَمَلًا وَ أَتَخَوَّفُ أَنْ تُخْلِفَنِي فَقَالَ لَا يَجُوزُ أَنْ تَحْبِسَ مَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ هِيَ أَخْلَفَتْكَ فَخُذْ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا تُخْلِفُكَ

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالۃ بن ایوب سے، اس نے عمر بن ابان سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"میں نے ایک عورت سے ایک ماہ کیلئے تزویج کی ہے اور وہ مجھ سے مکمل حق مہر چاہتی

ہے اور مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے چھوڑ جائے گی" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جو تم نے مقرر کیا ہے اس کو روک لینا جائز نہیں۔ اگر وہ تمہیں چھوڑ جائے تو اس سے اتنا لو کہ جتنا اس نے تمہیں چھوڑا ہے۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْمَهْرِ وَ عَلِمَ أَنَّ لَهَا زَوْجاً فَمَا أَخَذَتْهُ فَلَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يَحْبِسُ عَنْهَا مَا بَقِيَ عِنْدَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن البختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب مرد پر مہر میں سے کچھ بچتا ہو اور وہ جان لے کہ اس کا تو شوہر ہے تو جتنا عورت نے لے لیا وہ اس عورت کا ہے کیونکہ اسی کے عوض اس نے اس کی فرج کو حلال کیا اور جو اس عورت کا آدمی کے پاس باقی ہے اس کو روک لے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ شَهْراً فَأَحْبِسُ عَنْهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ خُذْ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا تُخْلِفُكَ إِنْ كَانَ نِصْفَ شَهْرٍ فَالنِّصْفَ وَ إِنْ كَانَ ثُلُثاً فَالثُّلُثَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے عمر بن ابان سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک عورت سے ایک ماہ کیلئے تزویج کی ہے کیا میں اس سے کوئی چیز (حق مہر میں سے) روک سکتا ہوں؟ فرمایا۔"ہاں، جتنی مقدار میں اس نے چھوڑا ہے اگر آدھا مہینہ چھوڑا ہے تو آدھا اور اگر تیسرا حصہ چھوڑا ہے تو تیسرا حصہ۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ .

محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اسی جیسا روایت کیا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً تَشْتَرِطُ لَهُ أَنْ تَأْتِيَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى تُوَفِّيَهُ شَرْطَهُ أَوْ تَشْتَرِطُ أَيَّاماً مَعْلُومَةً تَأْتِيهِ فِيهَا فَتَغْدِرُ بِهِ فَلَا تَأْتِيهِ عَلَى مَا شَرَطَهُ عَلَيْهَا فَهَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُحَاسِبَهَا عَلَى مَا لَمْ تَأْتِهِ مِنَ الْأَيَّامِ فَيَحْبِسَ عَنْهَا مِنْ مَهْرِهَا بِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ يَنْظُرُ مَا قَطَعَتْ مِنَ الشَّرْطِ فَيَحْبِسُ عَنْهَا مِنْ مَهْرِهَا بِمِقْدَارِ مَا لَمْ تَفِ لَهُ مَا خَلَا أَيَّامَ الطَّمْثِ فَإِنَّهَا لَهَا فَلَا يَكُونُ لَهُ إِلَّا مَا أَحَلَّ لَهُ فَرْجَهَا .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے تزویج متعہ کرتا ہے وہ اس سے شرط کرتا ہے کہ وہ ہر روز اس کے پاس آئے گی یہاں تک کہ مدت پوری ہو جائے یا معین ایام کی شرط کرتا ہے کہ وہ اس میں اس کے پاس ضرور آئے گی۔ لیکن وہ اس سے وفا نہیں کرتی اور اپنی شرط پر پورا نہیں اترتی تو کیا اس مرد کیلئے درست ہے کہ وہ اس عورت سے حساب کرے۔ ان دنوں کا کہ جن میں وہ اس کے پاس نہیں آئی اور اس حساب کے مطابق اس سے اس کا حق مہر روک لے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں۔ وہ دیکھے کہ شرط میں سے اس نے کتنا منقطع کیا ہے اور جس مقدار میں اس نے اس سے وفا نہیں کی اس سے اس کا حق مہر روک لے۔ ماسوائے حیض کے ایام کے کیونکہ وہ اس عورت کے ساتھ خاص ہیں۔ پس مرد کو حق نہیں ماسوائے ان دنوں کے کہ جو اس کی فرج کو اس مرد کیلئے حلال کرتے ہیں۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ .الرَّيَّانُ بْنُ شَبِيبٍ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً بِمَهْرٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَ أَعْطَاهَا بَعْضَ مَهْرِهَا وَ أَخَّرَتْهُ بِالْبَاقِي ثُمَّ دَخَلَ بِهَا وَ عَلِمَ بَعْدَ دُخُولِهِ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُوَفِّيَهَا بَاقِيَ مَهْرِهَا أَنَّمَا زَوَّجَتْهُ نَفْسَهَا وَ لَهَا زَوْجٌ مُقِيمٌ مَعَهَا أَ يَجُوزُ لَهُ حَبْسُ بَاقِي مَهْرِهَا أَمْ لَا يَجُوزُ فَكَتَبَ ( **عليه السلام** ) لَا يُعْطِيهَا شَيْئاً لِأَنَّهَا عَصَتِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن احمد بن اشیم سے روایت کی ہے کہ ریان بن شبیب نے آپ علیہ السلام یعنی ابوالحسن علیہ السلام کی طرف لکھا۔ ایک آدمی ایک عورت سے مہر معلوم کے ذریعے مدت معلومہ تک کیلئے عقد متعہ کرتا ہے اور اسے کچھ حق مہر بھی دے دیتا ہے اور باقی میں تاخیر کرتا ہے۔ پھر وہ اس کے پاس داخل ہوتا ہے اور دخول کے بعد اس سے پہلے کہ باقی حق مہر دے۔ اس کو پتہ چلتا ہے کہ وہ شوہر والی عورت ہے تو کیا اس مرد کیلئے جائز ہے کہ اس کا باقی حق مہر روک لے یا جائز نہیں ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ "اس عورت کو کچھ نہ دے کیونکہ اس نے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی کی"۔

# باب أَنَّهَا مُصَدَّقَةٌ عَلَى نَفْسِهَا

# (عورت اپنی ذات کی تصدیق کرنے والی ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي أَكُونُ فِي بَعْضِ الطُّرُقَاتِ فَأَرَى الْمَرْأَةَ الْحَسْنَاءَ وَ لَا آمَنُ أَنْ تَكُونَ ذَاتَ بَعْلٍ أَوْ مِنَ الْعَوَاهِرِ قَالَ لَيْسَ هَذَا عَلَيْكَ إِنَّمَا عَلَيْكَ أَنْ تُصَدِّقَهَا فِي نَفْسِهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے محمد بن اسلم سے، اس نے ابراہیم بن فضل سے، اس نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں کسی راستے پر خوبصورت عورت دیکھتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ شوہر دار ہے یا شوہر سے خالی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تم پر نہیں ہے بے شک تم پر صرف یہ ہے کہ تم اس کے نفس میں اس کی تصدیق کرو"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَلْقَى الْمَرْأَةَ بِالْفَلَاةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ فَأَقُولُ لَهَا هَلْ لَكِ زَوْجٌ فَتَقُولُ لَا فَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ الْمُصَدَّقَةُ عَلَى نَفْسِهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ سے، اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک وسیع بیابان میں ایک عورت سے ملاقات کی۔ جس میں کوئی ایک بھی نہ تھا۔ میں نے اس عورت سے کہا "کیا تمہارا شوہر ہے؟" تو اس نے کہا "نہیں" کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں وہ اپنے نفس کی تصدیق کرنے والی ہے"

# باب الْأَبْكَارِ (کنواریوں سے متعہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ مُتْعَةً قَالَ يُكْرَهُ لِلْعَيْبِ عَلَى أَهْلِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنواری سے تزویج متعہ کی فرمایا۔"مکروہ ہے کیونکہ یہ اس لڑکی کے اہل خانہ کیلئے عیب ہوگا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلَّالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَمَتَّعَ بِالْبِكْرِ مَا لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا مَخَافَةَ كَرَاهِيَةِ الْعَيْبِ عَلَى أَهْلِهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے، محمد بن عیسیٰ کے بیٹوں احمد اور عبداللہ سے، اس نے علی ابن الحکم سے، اس نے زیاد بن ابی الحلال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"کنواری سے متعہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب اس کی بکارت زائل نہ کرے اس خوف سے کہ اس کے اہل خانہ کیلئے عیب پسندیدہ نہیں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْبِكْرِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ مُتْعَةً قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَفْتَضَّهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن ابی حمزہ سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس کنواری کے بارے میں کہ جس سے ایک شخص نے تزویج متعہ کی۔ فرمایا"کوئی قباحت نہیں ہے جب وہ اس کی بکارت زائل نہ کرے"

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَسْتَصْغِرْهَا .

4۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنواری لڑکی سے متعہ کیا۔ سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر وہ اسے (بلوغ سے) چھوٹی نہ پائے تو"

5- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ الْجَارِيَةُ ابْنَةُ كَمْ لَا تُسْتَصْبَى ابْنَةُ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ فَقَالَ لَا ابْنَةُ تِسْعٍ لَا تُسْتَصْبَى وَ أَجْمَعُوا كُلُّهُمْ عَلَى أَنَّ ابْنَةَ تِسْعٍ لَا تُسْتَصْبَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي عَقْلِهَا ضَعْفٌ وَ إِلَّا فَهِيَ إِذَا بَلَغَتْ تِسْعاً فَقَدْ بَلَغَتْ .

5۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن عمیر سے، اس نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔ کتنی عمر کی لڑکی کو بچی نہیں سمجھا جاتا؟ چھ سال یا سات سال کی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں۔ نو سال کی لڑکی کو بچی نہیں سمجھا جاتا اور سب کے سب کا اس

بات پر اجماع ہے کہ نو سال کی لڑکی کو بچی نہیں سمجھا جاتا۔ ہاں مگر جب اس کے عقل میں کمزوری ہو بصورت دیگر جب وہ نو سال کی ہو جائے تو وہ بالغ ہو گئی"

# بَاب تَزْوِيجِ الْإِمَاءِ (کنیزوں سے تزویج)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يُتَمَتَّعُ بِالْأَمَةِ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا "کنیز سے متعہ نہیں کر سکتا مگر اس کے مالکوں کی اجازت سے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ مُتْعَةً بِإِذْنِ مَوْلَاهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عیسیٰ بن ابی منصور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے کہ کوئی کنیز سے تزویج متعہ کرے اس کے آقا کی اجازت سے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَمَتَّعَ مِنَ الْمَمْلُوكَةِ بِإِذْنِ أَهْلِهَا وَ لَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَضِيَتِ الْحُرَّةُ قُلْتُ فَإِنْ أَذِنَتِ الْحُرَّةُ يَتَمَتَّعُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا "کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ کسی مملوکہ سے اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ متعہ کرے۔ درحالیکہ اس کی آزاد بیوی بھی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں۔ جب آزاد عورت راضی ہو" میں نے عرض کی۔ "اگر آزاد عورت اجازت دے تو کیا وہ اس سے متعہ کر سکتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

وَ رُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُتَمَتَّعَ بِالْأَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ .

"اسی طرح سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آزاد عورت پر کنیز سے متعہ جائز نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ بِأَمَةِ الْمَرْأَةِ فَأَمَّا أَمَةُ الرَّجُلِ فَلَا يَتَمَتَّعْ بِهَا إِلَّا بِأَمْرِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے کہ آدمی کسی مملوکہ عورت سے متعہ کرے۔ البتہ مملوکہ آدمی عورت سے متعہ نہیں کر سکتا ماسوائے اپنے آقا کے حکم سے۔"

# باب وُقُوعِ الْوَلَدِ (اولاد کا ہو جانا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ إِنْ حَبِلَتْ قَالَ هُوَ وَلَدُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ اگر وہ (متعہ والی) عورت حاملہ ہو جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ اس (متعہ کرنے والے مرد) کی اولاد ہو گا۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ غَيْرِهِ قَالَ الْمَاءُ مَاءُ الرَّجُلِ يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنَّهُ إِذَا جَاءَ وَلَدٌ لَمْ يُنْكِرْهُ وَ شَدَّدَ فِي إِنْكَارِ الْوَلَدِ

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر وغیرہ سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نطفہ آدمی کا ہے۔ جہاں چاہے اسے رکھے۔ ہاں مگر یہ کہ جب اولاد ہو تو اس کا انکار نہ کرو اور انکار اولاد میں شدت نہ کرو"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعاً عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الشُّرُوطِ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ الشَّرْطُ فِيهَا بِكَذَا وَ كَذَا إِلَى كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ قَالَتْ نَعَمْ فَذَاكَ لَهُ جَائِزٌ وَ لَا تَقُولُ كَمَا أُنْهِيَ إِلَيَّ أَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ الْمَاءُ مَائِي وَ الْأَرْضُ لَكِ وَ لَسْتُ أَسْقِي أَرْضَكِ الْمَاءَ وَ إِنْ نَبَتَ هُنَاكِ نَبْتٌ فَهُوَ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ فَإِنَّ شَرْطَيْنِ فِي شَرْطٍ فَاسِدٌ فَإِنْ رُزِقْتَ وَلَداً قَبِلَهُ وَ الْأَمْرُ وَاضِحٌ فَمَنْ شَاءَ التَّلْبِيسَ عَلَى نَفْسِهِ لَبَّسَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے مختار بن محمد بن مختار سے اور محمد بن الحسن سے، سب نے عبد اللہ بن حسن سے، اس نے فتح بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا متعہ کی شروط کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس میں شرط ہے اس اس کے عوض اس اس تک پس اگر وہ عورت کہے ہاں۔ تو یہ اس مرد کیلئے جائز ہو گا اور اس طرح نہ کہو۔ جیسا اہل عراق کے بارے میں مجھ تک پہنچا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ پانی میرا ہے اور دھرتی تمہاری ہے اور میں تمہاری دھرتی کو پانی نہیں لگاتا اگر وہاں پر کوئی پودا اگا تو دھرتی کے مالک کا ہو گا کیونکہ ایک عقد میں دو شرطیں فاسد ہیں۔ پس اگر اس کی طرف سے بچہ پیدا ہوا اور معاملہ واضح ہو تو جو چاہے کہ اپنے آپ پر خلاف حقیقت ظاہر کرے تو خلاف حقیقت ظاہر کرے"

# باب الْمِيرَاثِ (میراث)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً إِنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَشْتَرِطَا وَ إِنَّمَا الشَّرْطُ بَعْدَ النِّكَاحِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے متعہ کیا فرمایا اگر انہوں نے شرط نہیں کی تو وہ دونوں ایک دوسرے سے وراثت پائیں گے اور بیشک شرط نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ تَزْوِيجُ الْمُتْعَةِ نِكَاحٌ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٌ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ فَإِنِ اشْتَرَطَتْ كَانَ وَ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ لَمْ يَكُنْ .

2 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن الرضا علیہ السلام نے فرمایا متعہ کی تزویج میراث کے ساتھ نکاح ہے اور بغیر میراث کے نکاح ہے اگر شرط کیا جائے تو میراث ہو گی اور اگر شرط نہ کی جائے تو نہ ہو گی

وَ رُوِيَ أَيْضاً لَيْسَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ اشْتُرِطَ أَوْ لَمْ يُشْتَرَطْ .

اور اسی طرح سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان میراث نہ ہو گی شرط کیا جائے یا شرط نہ کیا جائے۔

# بَاب النَّوَادِرِ (نوادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ بَعَثَتْ إِلَيَّ ابْنَةُ عَمٍّ لِي كَانَ لَهَا مَالٌ كَثِيرٌ قَدْ عَرَفْتَ كَثْرَةَ مَنْ يَخْطُبُنِي مِنَ الرِّجَالِ فَلَمْ أُزَوِّجْهُمْ نَفْسِي وَ مَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي الرِّجَالِ غَيْرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَحَلَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ بَيَّنَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي سُنَّتِهِ فَحَرَّمَهَا زُفَرُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُطِيعَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوْقَ عَرْشِهِ وَ أُطِيعَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ أَعْصِيَ زُفَرَ فَتَزَوَّجْنِي مُتْعَةً فَقُلْتُ لَهَا حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَأَسْتَشِيرَهُ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ افْعَلْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمَا مِنْ زَوْجٍ .

1 ۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے بشیر بن حمزہ سے اس نے قریش کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ میرے پاس میری چچازاد نے کہ جو مال کثیر رکھتی تھی پیغام بھیجا کہ میں بہت سوں کو جانتی ہوں کہ جن مردوں نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا لیکن میں نے ان سے اپنے آپ کو تزویج نہیں کی میں تمہاری طرف مردوں میں رغبت کی وجہ سے پیغام نہیں بھیج رہی ہوں ہاں مگر یہ کہ مجھ تک پہنچا ہے کہ متعہ کو اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی سنت میں واضح فرمایا ہے اور اس کو زفر (عمر) نے حرام قرار دیا ہے پس مجھے پسند ہے کہ میں اللہ عزّوجلّ کی زمین پر اسکی اطاعت کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں اور زفر (عمر) کی مخالفت کروں پس تم مجھ سے متعہ کی تزویج کرو میں نے اس سے کہا یہاں تک کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر ان سے مشورہ کروں راوی کہتا ہے کہ میں آپ علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں خبر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کرو اللہ عزّوجلّ تم دونوں پر تزویج میں برکت نازل فرمائے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَيَّاماً مَعْلُومَةً فَتَجِيئُهُ فِي بَعْضِ أَيَّامِهَا فَتَقُولُ إِنِّي قَدْ بَغَيْتُ قَبْلَ مَجِيئِي إِلَيْكَ بِسَاعَةٍ أَوْ بِيَوْمٍ هَلْ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَ قَدْ أَقَرَّتْ لَهُ بِبَغْيِهَا قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطَأَهَا .

2 ۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے معین دنوں کے لیے ایک عورت سے تزویج متعہ کی پس وہ عورت اس مرد کے پاس اپنے بعض ایام میں جائے اور اس مرد سے کہے کہ میں نے تمہارے پاس آنے سے ایک گھنٹہ پہلے یا ایک دن پہلے زنا کیا ہے کیا اس مرد کو چاہیے کہ وہ اس عورت سے جماع کرے درحالانکہ اس نے اس کے سامنے اپنی بدکاری کا اقرار بھی کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس مرد کو اس عورت سے جماع نہیں کرنا چاہیے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْخَلَ جَارِيَةً يَتَمَتَّعُ بِهَا ثُمَّ أُنْسِيَ أَنْ يَشْتَرِطَ حَتَّى وَاقَعَهَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَدُّ الزَّانِي قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَتَمَتَّعُ بِهَا بَعْدَ النِّكَاحِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِمَّا أَتَى .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے زرعۃ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک کنیز کے پاس جاتا ہے تاکہ اس سے متعہ کرے۔ پھر وہ بھول جاتا ہے کہ اس نے اس سے عقد باندھنا ہے یہاں تک کہ اس سے جماع کرلیتا ہے۔ کیا اس پر زانی کی حد واجب ہے؟ فرمایا "نہیں۔ لیکن اسے چاہیے کہ اس کنیز سے استمتاع نکاح کے بعد کرے اور جو ہوا اس پر اللہ عزّوجلّ سے استغفار کرے"

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَلْقَى الْمَرْأَةَ فَيَقُولُ لَهَا زَوِّجِينِي نَفْسَكِ شَهْراً وَ لَا يُسَمِّي الشَّهْرَ بِعَيْنِهِ ثُمَّ يَمْضِي فَيَلْقَاهَا بَعْدَ سِنِينَ قَالَ فَقَالَ لَهُ شَهْرُهُ إِنْ كَانَ سَمَّاهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّاهُ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا .

4۔ احمد بن محمد نے ہمارے بعض دوستوں سے، اس نے عمر بن العزیز سے، اس نے عیسیٰ بن سلیمان سے، اس نے بکار بن کردم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے ملاقات کرتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ "مجھے اپنا نفس ایک ماہ کیلئے تزویج کرو" لیکن مہینہ معین نہیں کرتا پھر وہ چلا جاتا ہے اور چند سالوں کے بعد اس عورت سے ملتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کیلئے اس کا مہینہ ہے اگر اس نے مہینہ معین کیا تھا اور اگر اس نے مہینہ معین نہیں کیا تھا اس شخص کا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِالرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ بِالْمَرْأَةِ عَلَى حُكْمِهِ وَ لَكِنْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئاً لِأَنَّهُ إِنْ أُحْدِثَ بِهِ حَدَثٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا مِيرَاثٌ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "مرد کیلئے کوئی قباحت نہیں ہے کہ اگر وہ کسی عورت سے اپنے حکم پر (یعنی اپنی مرضی کے حق مہر پر) متعہ کرے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ اس عورت کو کوئی چیز دے کیونکہ اگر اس مرد سے کوئی حادثہ ہوجائے تو اس عورت کیلئے میراث نہیں"

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُتْعَةً ثُمَّ وَثَبَ عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَزَوَّجُوهَا بِغَيْرِ إِذْنِهَا عَلَانِيَةً وَ الْمَرْأَةُ امْرَأَةُ صِدْقٍ كَيْفَ الْحِيلَةُ قَالَ لَا تُمَكِّنْ زَوْجَهَا مِنْ نَفْسِهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ شَرْطُهَا وَ عِدَّتُهَا قُلْتُ إِنَّ شَرْطَهَا سَنَةٌ وَ لَا يَصْبِرُ لَهَا زَوْجُهَا وَ لَا أَهْلُهَا سَنَةً قَالَ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ وَ لْيَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا بِالْأَيَّامِ فَإِنَّهَا قَدِ ابْتُلِيَتْ وَ الدَّارُ دَارُ هُدْنَةٍ وَ الْمُؤْمِنُونَ فِي تَقِيَّةٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ تَصَدَّقَ عَلَيْهَا بِأَيَّامِهَا وَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا خَلَا الرَّجُلُ فَلْتَقُلْ هِيَ يَا هَذَا إِنَّ أَهْلِي وَثَبُوا عَلَيَّ فَزَوَّجُونِي مِنْكَ بِغَيْرِ أَمْرِي وَ لَمْ يَسْتَأْمِرُونِي وَ إِنِّي الْآنَ قَدْ رَضِيتُ فَاسْتَأْنِفْ أَنْتَ الْآنَ فَتَزَوَّجْنِي تَزْوِيجاً صَحِيحاً فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ .

6۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی۔ آدمی کسی عورت سے متعہ کرتا ہے پھر اس عورت کو اس کے اہل خانہ پالیتے ہیں اور اس عورت کی تزویج اس عورت کی اجازت کے بغیر اعلانیہ طور پر کردیتے ہیں۔ جبکہ وہ عورت سچی عورت ہے۔ اس کا کیا حیلہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اپنے شوہر کو خود پر اختیار نہ دے۔ یہاں تک کہ اس کی شرط (مدت متعہ) اور اس کی عدت گزر جائے" میں نے عرض کی۔ اگر اس نے ایک سال شرط کیا تھا اور اس کا شوہر اور اس کے اہل خانہ ایک سال تک صبر نہ کریں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تو اس کا پہلا شوہر اللہ کے غضب سے ڈرے اور اس کو باقی ایام بخش دے کیونکہ وہ عورت مبتلا مصیبت ہوئی ہے

اور گھر جنگ بندی کا گھر ہے اور مومنین تقیہ میں ہیں۔" میں نے عرض کی "اگر وہ اس کو اس کے ایام بخش دے اور عدت گزر جائے تو وہ عورت کیا کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آدمی تخلیہ میں ہو تو وہ عورت اس سے کہے۔ اے فلاں۔ میرے گھر والوں نے مجھ پر قابو پا کر میری اجازت کے بغیر میری شادی تجھ سے شادی کر دی اور مجھ سے اجازت نہ لی اور میں اس وقت راضی ہوں۔ پس اس وقت نئے سرے سے مجھ سے شادی کرو۔ صحیح شادی یہ تمہارے اور میرے درمیان ہو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً فَيَحْمِلُهَا مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ فَقَالَ يَجُوزُ النِّكَاحُ الْآخَرُ وَ لَا يَجُوزُ هَذَا .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا دوسرے نکاح (دائمی) میں جائز ہے متعہ میں جائز نہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ كَيْفَ زَنَيْتِ فَقَالَتْ مَرَرْتُ بِالْبَادِيَةِ فَأَصَابَنِي عَطَشٌ شَدِيدٌ فَاسْتَسْقَيْتُ أَعْرَابِيّاً فَأَبَى أَنْ يَسْقِيَنِي إِلَّا أَنْ أُمَكِّنَهُ مِنْ نَفْسِي فَلَمَّا أَجْهَدَنِي الْعَطَشُ وَ خِفْتُ عَلَى نَفْسِي سَقَانِي فَأَمْكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) تَزْوِيجٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ .

8 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوح بن شعیب سے اس نے علی بن حسان سے اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا خلیفہ دوئم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کرو، پس خلیفہ دوئم نے حکم دیا اس عورت کو رجم کیا جائے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو اس کی خبر ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو نے کیسے زنا کیا؟ اس عورت نے کہا میں ایک صحرا سے گزری مجھے شدید پیاس نے گھیر لیا میں نے ایک بدو سے پانی مانگا تو اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر بصورت ایں کہ میں اسے اپنا نفس پیش کروں جب مجھے پیاس نے تنگ کیا اور مجھے اپنی جان کا خطرہ ہوا تو اس نے مجھے پانی پلایا اور میں نے اس کو خود پر اختیار دیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا رب کعبہ کی قسم تزویج ہے

9- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ جَاءَ إِلَى امْرَأَةٍ فَسَأَلَهَا أَنْ تُزَوِّجَهُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ أُزَوِّجُكَ نَفْسِي عَلَى أَنْ تَلْتَمِسَ مِنِّي مَا شِئْتَ مِنْ نَظَرٍ أَوِ الْتِمَاسٍ وَ تَنَالَ مِنِّي مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ إِلَّا أَنَّكَ لَا تُدْخِلُ فَرْجَكَ فِي فَرْجِي وَ تَتَلَذَّذَ بِمَا شِئْتَ فَإِنِّي أَخَافُ الْفَضِيحَةَ قَالَ لَيْسَ لَهُ إِلَّا مَا اشْتُرِطَ .

9۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمار بن مروان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک آدمی کسی عورت کے پاس جاتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے کہ وہ عورت اپنا نفس اسکو تزویج کر دے اور وہ عورت کہتی ہے میں تمہیں اپنا نفس تزویج کرتی ہوں بنابر اس کے کہ تم مجھے جتنا چاہو دیکھو اور چھوؤ اور مجھ سے ہر وہ چیز حاصل کرو جو آدمی اپنی بیوی سے لیتا ہے سوائے اس کے کہ تم اپنی شرم گاہ میری شرم گاہ میں داخل کرو اس کے علاوہ تم جو لذت اٹھانا چاہو اٹھاؤ کیونکہ مجھے رسوائی کا ڈر ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مرد کو عورت کی شرط کے علاوہ اختیار نہیں.

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لِي وَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْكُمَا الْمُتْعَةَ مِنْ قِبَلِي مَا دُمْتُمَا بِالْمَدِينَةِ لِأَنَّكُمَا تُكْثِرَانِ الدُّخُولَ عَلَيَّ فَأَخَافُ أَنْ تُؤْخَذَا فَيُقَالَ هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ جَعْفَرٍ .

10 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط اور محمد بن الحسین سے ایک ساتھ اسنے حکم بن مسکین سے اس نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے اور سلیمان بن خالد سے فرمایا جب تک تم دونوں مدینہ میں ہو میری طرف سے تم پر متعہ حرام ہے کیونکہ تمہارا میرے پاس آنا بکثرت ہے مجھے خوف ہے کہ تم پکڑے جاؤ اور کہا جائے یہ لوگ جعفر علیہ السلام کے صحابی ہیں۔

# باب الرَّجُلُ يُحِلُّ جَارِيَتَهُ لِأَخِيهِ وَ الْمَرْأَةُ تُحِلُّ جَارِيَتَهَا لِزَوْجِهَا

# (آدمی اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے اور عورت اپنی کنیز کو اس کے شوہر کیلئے حلال کرتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا قَدْ رَوَى عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ إِذَا أَحَلَّ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ جَارِيَتَهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ فَقَالَ نَعَمْ يَا فُضَيْلُ قُلْتُ لَهُ فَمَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ لَهُ نَفِيسَةٌ وَ هِيَ بِكْرٌ أَحَلَّ لِأَخِيهِ مَا دُونَ فَرْجِهَا أَ لَهُ أَنْ يَفْتَضَّهَا قَالَ لَا لَيْسَ لَهُ إِلَّا مَا أَحَلَّ لَهُ مِنْهَا وَ لَوْ أَحَلَّ لَهُ قُبْلَةً مِنْهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ مَا سِوَى ذَلِكَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَحَلَّ لَهُ مَا دُونَ الْفَرْجِ فَغَلَبَتْهُ الشَّهْوَةُ فَافْتَضَّهَا قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ ذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ فَعَلَ أَ يَكُونُ زَانِياً قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَكُونُ خَائِناً وَ يَغْرَمُ لِصَاحِبِهَا عُشْرَ قِيمَتِهَا إِنْ كَانَتْ بِكْراً وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكْراً فَنِصْفَ عُشْرِ قِيمَتِهَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ایک ساتھ ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ہمارے کسی دوست نے آپ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے حلال قرار دے تو وہ اس کیلئے حلال ہو جاتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں اے فضیل!" میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس ایک صاف ستھری کنیز ہو اور وہ کنواری ہو اور وہ شخص اس کنیز کو اپنے بھائی کیلئے حلال کرتا ہے۔ کیا اس کے بھائی کو حق ہے کہ وہ اس کنیز کی بکارت زائل کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ اس کیلئے اس سے زائد نہیں ہے کہ جس چیز کو اس کے بھائی نے اس کنیز میں حلال قرار دیا ہے اس کے علاوہ اس کیلئے حلال نہیں۔" میں نے عرض کی۔ کیا دیکھتے ہیں آپ علیہ السلام کہ اگر وہ اس کیلئے شرمگاہ کے علاوہ حلال کرے اور اس پر شہوت کا غلبہ ہو جائے اور وہ اس کی بکارت زائل کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ ایسا کرے تو کیا وہ زانی ہو گا؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ لیکن وہ خائن ہو گا اور اس کنیز کے مالک کو جرمانہ دے گا۔ اگر وہ کنیز کنواری ہے تو قیمت کا دسواں حصہ اور اگر کنیز کنواری نہ ہو تو قیمت کے دسویں حصے کا آدھا دے گا

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَ حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ رِفَاعَةَ قَالَ الْجَارِيَةُ النَّفِيسَةُ تَكُونُ عِنْدِي .

حسن ابن محبوب نے کہا۔ مجھے رفاعہ نے بیان کیا۔ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی جیسی روایت بیان کی ہے۔ ماسوائے اس کے کہ رفاعہ نے کہا۔ "نفسیہ کنیز میرے پاس تھی۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِابْنِهَا فَرْجَ جَارِيَتِهَا قَالَ هُوَ لَهُ حَلَالٌ قُلْتُ أَ فَيَحِلُّ لَهُ ثَمَنُهَا قَالَ لَا إِنَّمَا يَحِلُّ لَهُ مَا أَحَلَّتْهُ لَهُ .

**2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی کنیز کی شرمگاہ اپنے بیٹے پر حلال قرار دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ اس کیلئے حلال ہے" میں نے عرض کی۔ کیا اس کیلئے اس کی قیمت بھی حلال ہو گی؟ فرمایا"نہیں۔ فقط وہ حلال ہو گا جو اس کی ماں نے اس کیلئے حلال قرار دیا۔"**

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يُحِلُّ لِأَخِيهِ فَرْجَ جَارِيَتِهِ قَالَ نَعَمْ لَهُ مَا أَحَلَّ لَهُ مِنْهَا .

**3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے ، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے ، اس نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی اپنے بھائی کیلئے اپنی کنیز کی شرمگاہ حلال کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" ہاں اس کیلئے حلال ہے اس کنیز میں سے جو اس نے اس کیلئے حلال قرار دیا۔"**

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ امْرَأَتِي أَحَلَّتْ لِي جَارِيَتَهَا فَقَالَ انْكِحْهَا إِنْ أَرَدْتَ قُلْتُ أَبِيعُهَا قَالَ لَا إِنَّمَا أُحِلَّ لَكَ مِنْهَا مَا أَحَلَّتْ .

**4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن مختار سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی"میری بیوی نے اپنی کنیز میرے لیے حلال قرار دی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر چاہو تو اس سے جماع کر سکتے ہو" میں نے عرض کی۔"کیا میں اسے بیچ سکتا ہوں؟" فرمایا"نہیں اس کنیز میں سے تمہارے لیے وہ حلال ہے جو تمہاری بیوی نے اس میں سے تمہارے لیے قرار دیا ہے"**

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ فَرْجَ جَارِيَتِهِ لِأَخِيهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَوْلَدَهَا قَالَ يَضُمُّ إِلَيْهِ وَلَدَهُ وَ يَرُدُّ الْجَارِيَةَ إِلَى صَاحِبِهَا قُلْتُ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ حَلَّلَهُ مِنْهَا فَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ

**5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سلیم الفداء سے، اس نے حریز سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز کی شرمگاہ اپنے بھائی کیلئے حلال قرار دی۔ فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔"کیا وہ اس سے اولاد پیدا کر سکتا ہے؟" فرمایا۔"وہ اپنی اولاد اپنے پاس رکھے گا اور کنیز اس کے مالک کو واپس کر دے گا" میں نے عرض کی"اگر کنیز کا مالک اسے اس کی اجازت نہ دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس نے اس کنیز سے وہ چیز حلال قرار دی ہے کہ جس میں اس سے امان نہیں"(اولاد ہونے سے)**

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يُحِلُّ جَارِيَتَهُ لِأَخِيهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّهَا جَاءَتْ بِوَلَدٍ قَالَ يَضُمُّ إِلَيْهِ وَلَدَهُ وَ يَرُدُّ الْجَارِيَةَ عَلَى صَاحِبِهَا قُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُ وَ هُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ .

6۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سلیم سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک شخص نے اپنی کنیز اپنے بھائی کیلئے حلال کر دی؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ بچہ پیدا کرے" فرمایا "بچہ اس کے باپ کے پاس رکھا جائے گا اور کنیز اس کے مالک کو پلٹا دی جائے گی" میں نے عرض کی۔ "اس نے بچہ پیدا کرنے بارے میں اجازت نہ دی تھی" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس نے اجازت دی تو اس میں اس بات (بچہ ہونے سے) سے امان نہیں ہے۔"

7- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَحِلِّي لِي جَارِيَتَكِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَرَانِي مُنْكَشِفاً فَتُحِلُّهَا لَهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا إِلَّا ذَاكَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَمَسَّهَا وَ لَا يَطَأَهَا وَ زَادَ فِيهِ هِشَامٌ أَ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا قَالَ لَا يَحِلُّ لَهُ إِلَّا الَّذِي قَالَتْ .

7۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم اور حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ "میرے لیے اپنی کنیز حلال کرو کیونکہ مجھے پسند نہیں کہ وہ مجھے عریاں حالت میں دیکھے" پس اس عورت نے اپنے شوہر کیلئے اس کو حلال قرار دیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس مرد کیلئے اس کنیز سے اس کے علاوہ کچھ حلال نہ ہو گا۔ اس کو حق نہیں کہ وہ اس کنیز کو مس کرے یا اس سے جماع کرے" اور ہشام نے اس میں اضافہ کیا۔ کیا اسے حق ہے کہ وہ اس سے جماع کرے؟۔ فرمایا۔ "اس کیلئے حلال نہیں مگر وہ کہ جو اس کی بیوی نے کہا"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِي جَارِيَتَهَا فَقَالَ ذَاكَ لَكَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ تَمْزَحُ قَالَ وَ كَيْفَ لَكَ بِمَا فِي قَلْبِهَا فَإِنْ عَلِمْتَ أَنَّهَا تَمْزَحُ فَلَا .

8۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز میرے لیے حلال کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ تمہاری ہے؟" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ مزاح کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " جو اس کے دل میں ہے تم کیسے جانتے ہو اور اگر تم جان لو کہ وہ مزاح کر رہی ہے تو پھر نہیں"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ مُسْلِمٌ ابْتُلِيَ فَفَجَرَ بِجَارِيَةِ أَخِيهِ فَمَا تَوْبَتُهُ قَالَ يَأْتِيهِ فَيُخْبِرُهُ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَ مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ وَ لَا يَعُودُ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ قَالَ قَدْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ زَانٍ خَائِنٌ قَالَ قُلْتُ فَالنَّارُ مَصِيرُهُ قَالَ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ شَفَاعَتُنَا تَخْبِطُ بِذُنُوبِكُمْ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ فَلَا تَعُودُونَ وَ تَتَّكِلُونَ عَلَى شَفَاعَتِنَا فَوَ اللَّهِ مَا يَنَالُ شَفَاعَتَنَا إِذَا رَكِبَ هَذَا حَتَّى يُصِيبَهُ أَلَمُ الْعَذَابِ وَ يَرَى هَوْلَ جَهَنَّمَ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے صالح بن عقبہ سے، اس نے ابو شبل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مسلمان مرد مبتلا ہوتا ہے اور اپنے بھائی کی کنیز سے زنا کرتا ہے اس کی توبہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے پاس جائے اور اسے خبر دے اور اس سے سوال کرے کہ وہ یہ حلال قرار دے اور وہ اس کا اعادہ نہ کرے گا۔" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ اسے حلال قرار نہ دے تو؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ اللہ عزّ وجلّ سے ملے گا تو زانی اور خائن ہو گا" میں نے عرض کی۔ "جہنم اس کا ٹھکانہ ہو گی؟" آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔"محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہماری شفاعت تمہارے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔اے شیعو! گناہوں پر اصرار نہ کرو اور ہماری شفاعت کے بھروسے پر گناہ نہ کرو۔اللہ کی قسم جو ایسا کرے گا وہ ہماری شفاعت نہ پائے گا۔جب تک اسے دردناک عذاب نہ گھیرے اور وہ جہنم کی وادی نہ دیکھے۔"

10- وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَنْكِحُ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يَسْأَلُهَا أَنْ تَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ فَتَأْبَى فَيَقُولُ إِذاً لَأُطَلِّقَنَّكِ وَ يَجْتَنِبُ فِرَاشَهَا فَتَجْعَلُهُ فِي حِلٍّ فَقَالَ هَذَا غَاصِبٌ فَأَيْنَ هُوَ مِنَ اللُّطْفِ .

10۔انہی اسناد کے ساتھ صالح بن عقبہ سے،اس نے سلیمان بن صالح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کی کنیز سے جماع کیا۔پھر اس نے اپنی بیوی سے سوال کیا وہ اس جماع کو حلال میں قرار دے۔پس اس عورت نے انکار کیا تو وہ کہتا ہے۔"تب میں تمہیں ضرور طلاق دوں گا۔" اور وہ اس کے بستر سے اجتناب کرتا ہے اور وہ عورت اس کیلئے حلال میں قرار دیتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"یہ مرد غاصب ہے پس اس کی مہربانی کہاں ہے"

11- وَ عَنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَخْدَعُ امْرَأَتَهُ فَيَقُولُ اجْعَلِينِي فِي حِلٍّ مِنْ جَارِيَتِكِ تَمْسَحُ بَطْنِي وَ تَغْمِزُ رِجْلِي وَ مِنْ مَسِّي إِيَّاهَا يَعْنِي بِمَسِّهِ إِيَّاهَا النِّكَاحَ فَقَالَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يُرِدْ بِذَلِكَ الْخَدِيعَةَ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ مَا أَرَاكَ إِلَّا تَخْدَعُهَا عَنْ بُضْعِ جَارِيَتِهَا

11۔اور اس نے سلیمان بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ایک آدمی اپنی بیوی سے دھوکہ کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے"تم اپنی کنیز میں سے میرے لیے حلال کرو۔وہ میرے جسم کو مس کرے اور میرے پاؤں دبائے اور اس طرح میرا اس کو چھونا یعنی اس کا جماع کے ساتھ مس کرنا۔تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"دھوکے باز جہنم میں ہے" اور میں نے عرض کی۔"اگر وہ اس کے ذریعے دھوکہ بازی کا ارادہ نہ کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اے سلیمان تم دیکھو گے تو وہ اپنی بیوی کو اس کی کنیز کی عزت کا دھوکہ دے گا۔"

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهَا الْخَادِمُ قَدْ فَجَرَتْ فَيَحْتَاجُ إِلَى لَبَنِهَا قَالَ مُرْهَا فَتُحَلِّلْهَا يَطِيبُ اللَّبَنُ .

12۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے ،اس نے ہشام بن سالم اور جمیل بن دراج سے اور سعد بن ابی خلف سے،اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کی بیوی کے بارے میں کہ جس کا ایک مرد خادم ہے کہ جس سے اس نے زنا کیا ہے وہ اس کے دودھ کا محتاج ہے۔فرمایا۔اس عورت سے سختی کرے اور اس کیلئے حلال کرے تاکہ عمدہ طریقے سے دودھ پلائے"

13- وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ مَمْلُوكَةٌ فَوَلَدَتْ مِنَ الْفُجُورِ فَكَرِهَ مَوْلَاهَا أَنْ تُرْضِعَ لَهُ مَخَافَةَ أَلَّا يَكُونَ ذَلِكَ جَائِزاً لَهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَحَلِّلْ خَادِمَكَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَطِيبَ اللَّبَنُ .

13۔اس نے انہی اسناد کے ساتھ ابن ابی عمیر سے،اس نے جمیل بن دراج سے،اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اور اس کنیز نے زنا سے بچہ پیدا کیا اور اس کے آقا نے کراہت کی۔اس سے کہ وہ اس بچے کو دودھ پلائے اس خوف سے کہ وہ اس کیلئے جائز نہ ہوگا۔فرمایا۔"اپنے خادم کیلئے اس میں حلیت قرار دو۔یہاں تک کہ وہ اسے عمدہ طریقے سے دودھ پلائے"

# باب الرَّجُلِ تَكُونُ لِوَلَدِهِ الْجَارِيَةُ يُرِيدُ أَنْ يَطَأَهَا

# (آدمی اپنے بیٹے کی کنیز سے جماع کا ارادہ کرتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ تَكُونُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ جَارِيَةٌ وَ وُلْدُهُ صِغَارٌ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَطَأَهَا حَتَّى يُقَوِّمَهَا قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يَأْخُذَهَا وَ يَكُونُ لِوَلَدِهِ عَلَيْهِ ثَمَنُهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کہ جس کے کسی بیٹے کی ایک کنیز ہے اور اس کا بیٹا چھوٹا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "درست نہیں ہے کہ وہ شخص اس کنیز سے جماع کرے جب تک اس کی مناسب قیمت مقرر نہ کرے البتہ اسے لے اور اس کے بیٹے کیلئے اس شخص پر کنیز کی قیمت ادھار ہوگی"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ جَارِيَةٌ وَ وُلْدُهُ صِغَارٌ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا فَقَالَ يُقَوِّمُهَا قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يَأْخُذُهَا وَ يَكُونُ لِوَلَدِهِ عَلَيْهِ ثَمَنُهَا .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابو صباح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ اس کے کسی بیٹے کی ایک کنیز ہو اور اس کا بیٹا چھوٹا ہو۔ کیا اس کیلئے درست ہے کہ وہ اس کنیز سے جماع کرے؟ فرمایا" اس کی مناسب قیمت معین کرے پھر اسے خرید لے اور اس پر اس کے بیٹے کیلئے اس کنیز کی قیمت ہوگی"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ تَكُونُ لِابْنِهِ جَارِيَةٌ أَ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا فَقَالَ يُقَوِّمُهَا عَلَى نَفْسِهِ قِيمَةً وَ يُشْهِدُ عَلَى نَفْسِهِ بِثَمَنِهَا أَحَبُّ إِلَيَّ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کے بیٹے کی کنیز ہے کیا اسے حق ہے کہ وہ اس کنیز سے جماع کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ اس کنیز کی خود پر خرید کرے اور اس کی قیمت کو خود پر گواہی دے میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي جَارِيَةٍ لِابْنٍ لِي صَغِيرٍ أَ يَجُوزُ لِي أَنْ أَطَأَهَا فَكَتَبَ لَا حَتَّى تُخَلِّصَهَا .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کی خدمت اقدس میں لکھا اس بارے میں کہ میرے چھوٹے سے بیٹے کی ایک کنیز ہے کیا میرے لیے جائز ہے۔ کہ میں اس کنیز سے جماع کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہاں تک کہ تو اسے مخلص کرے (یعنی خرید لے).

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) إِنِّي كُنْتُ وَهَبْتُ لِابْنَتِي جَارِيَةً حَيْثُ زَوَّجْتُهَا فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهَا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى مَاتَ زَوْجُهَا فَرَجَعَتْ إِلَيَّ هِيَ وَ الْجَارِيَةُ أَ فَيَحِلُّ لِيَ الْجَارِيَةُ أَنْ أَطَأَهَا فَقَالَ قَوِّمْهَا بِقِيمَةٍ عَادِلَةٍ وَ أَشْهِدْ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ إِنْ شِئْتَ فَطَأْهَا .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اسے ایک کنیز ہبہ کی جو اس کے پاس اس کے شوہر کے گھر میں رہی۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا اور وہ اور اس کی کنیز میرے پاس واپس آ گئی کیا میرے لیے وہ کنیز حلال ہے کہ میں اس سے جماع کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس کی مناسب قیمت معین کر اور خود پر اس کی قیمت کی گواہی دے پھر اگر تو چاہے تو اس سے جماع کر"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا رَوَى أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْكِحَ جَارِيَةَ ابْنِهِ وَ جَارِيَةَ ابْنَتِهِ وَ لِي ابْنَةٌ وَ ابْنٌ وَ لِابْنَتِي جَارِيَةٌ اشْتَرَيْتُهَا لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا أَ فَيَحِلُّ لِي أَنْ أَطَأَهَا فَقَالَ لَا إِلَّا بِإِذْنِهَا قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ أَ لَيْسَ قَدْ جَاءَ أَنَّ هَذَا جَائِزٌ قَالَ نَعَمْ ذَاكَ إِذَا كَانَ هُوَ سَبَبَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَ أَوْمَأَ نَحْوِي بِالسَّبَّابَةِ فَقَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ أَنْتَ لِابْنَتِكَ جَارِيَةً أَوْ لِابْنِكَ وَ كَانَ الِابْنُ صَغِيراً وَ لَمْ يَطَأْهَا حَلَّ لَكَ أَنْ تَفْتَضَّهَا فَتَنْكِحَهَا وَ إِلَّا فَلَا إِلَّا بِإِذْنِهِمَا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے حسن بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اور میں نے عرض کی۔ ہمارے کسی دوست نے روایت کی ہے کہ "آدمی کو حق ہے کہ وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کی کنیز سے جماع کر سکتا ہے؟" اور میری بھی ایک بیٹی اور بیٹا ہے اور میری بیٹی کی ایک کنیز ہے کہ جسے میں نے اس کے حق مہر سے اس کیلئے خریدا ہے؟ کیا میرے لیے حلال ہے کہ میں اس سے جماع کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ مگر اس کی (تمہاری بیٹی کی) اجازت سے، حسن بن جہم نے کہا۔ کیا ایسا نہیں پہنچا کہ یہ جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں۔ یہ درست ہے جب وہ اس کا سبب ہو" پھر آپ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "جب تم اپنی بیٹی یا بیٹے کیلئے کنیز خرید و اور بیٹا چھوٹا ہو اور اس نے اس سے جماع نہ کیا ہو تو تمہارے لئے حلال ہے کہ تم اس کی بکارت زائل کر و اور اس سے جماع کرو۔ بصورت دیگر نہیں ماسوائے ان کی اجازت کے"

# باب اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ (کنیز کا استبراء)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ أَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحِضْ فَقَالَ أَمْرُهَا شَدِيدٌ فَإِنْ هُوَ أَتَاهَا فَلَا يُنْزِلِ الْمَاءَ حَتَّى يَسْتَبِينَ أَ حُبْلَى هِيَ أَمْ لَا قُلْتُ وَ فِي كَمْ تَسْتَبِينُ لَهُ قَالَ فِي خَمْسَةٍ وَ أَرْبَعِينَ يَوْماً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنیز خریدی اور اس کنیز کا شوہر نہ تھا کیا اس کے رحم کا استبراء کرے؟ فرمایا۔ "ہاں۔ میں نے عرض کی۔ اور اگر اس کنیز کو حیض نہ آتا ہو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا معاملہ سخت ہے اگر وہ اس سے جماع کرے تو نطفہ کا پانی نہ ڈالے۔ یہاں تک کہ واضح ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں" میں نے عرض کی۔ کتنے عرصے میں اس کی حالت واضح ہو جائے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پینتالیس دن"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهَا يَطَؤُهَا أَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَمْرُهَا شَدِيدٌ غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ أَتَاهَا فَلَا يُنْزِلْ عَلَيْهَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَهُ إِنْ كَانَ بِهَا حَبَلٌ قُلْتُ وَ فِي كَمْ يَسْتَبِينُ لَهُ قَالَ فِي خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ایسی کنیز خریدی۔ جس کا مالک نہ تھا کہ جو اس سے جماع کرتا کیا اس کے رحم کا استبراء کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کی۔ "کنیز کو حیض نہیں آتا تو اس کے ساتھ کیا کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کا معاملہ سخت ہے ہاں مگر یہ کہ جب اس کے پاس جائے تو اس میں نطفہ کا پانی نہ ڈالے۔ یہاں تک کہ اگر اسے حمل ہے تو ظاہر ہو جائے" میں نے عرض کی۔ اس عورت کا معاملہ کتنے وقت میں اس پر ظاہر ہو گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پینتالیس راتوں میں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) الْجَارِيَةُ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ هِيَ لَمْ تُدْرِكْ أَوْ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ لَا يَسْتَبْرِئَهَا .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہشام بن حارث سے، اس نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام یا ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایسی کنیز کہ جسے آدمی خریدتا ہے۔ درحالیکہ وہ بالغ نہیں ہوتی یا حیض سے یسہ ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں کہ وہ اس کا استبراء نہ کرے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْأَمَةَ مِنْ رَجُلٍ فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ أَطَأْهَا فَقَالَ إِنْ وَثِقَ بِهِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْتِيَهَا وَ قَالَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ الْأَمَةَ مِنْ رَجُلٍ فَقَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَبْرِئَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبِيعَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک شخص سے کنیز خریدی اور وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے جماع نہیں کیا۔ فرمایا۔ "اگر وہ اس پر اعتماد کرتا ہے تو کوئی قباحت نہیں کہ وہ اس سے جماع کرے۔" اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کسی شخص کو کنیز بیچی فرمایا۔ "اس پر واجب ہے کہ اس کنیز کو بیچنے سے پہلے اس کا استبراء کرے۔"

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَ يُخَافُ عَلَيْهَا الْحَبَلُ فَقَالَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا الَّذِي يَبِيعُهَا بِخَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ الَّذِي يَشْتَرِيهَا بِخَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

5۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ربیع بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جو حیض کو نہیں پہنچی اور اس کے حمل ہونے کا خوف ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو اسے بیچے وہ اس کے رحم کا پینتالیس رات استبراء کرے اور جو اسے خریدے وہ بھی اس کے رحم کا پینتالیس راتوں تک استبراء کرے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً وَ لَمْ تَطْمَثْ قَالَ إِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَ لَا يُتَخَوَّفُ عَلَيْهَا الْحَبَلُ فَلَيْسَ بِهِ عَلَيْهَا عِدَّةٌ وَ لْيَطَأْهَا إِنْ شَاءَ وَ إِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْ وَ لَمْ تَطْمَثْ فَإِنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيَمَسَّهَا إِنْ شَاءَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ایسی کنیز خریدی جس نے حیض نہیں دیکھا فرمایا۔ اگر وہ چھوٹی ہے تو اس پر حمل کا خوف نہیں ہے اور اس پر عدت

بھی نہیں ہے پس اگر( جوان ہو جائے تو)وہ چاہے تو اس سے جماع کرے اور اگر وہ کنیز بالغ ہے مگر حیض نہیں دیکھا تو اس پر عدت واجب ہے" میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ایک شخص کنیز خرید تا ہے در حالیکہ وہ حائضہ ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے مس(جماع) کر سکتا ہے"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَ لَمْ تَحِضْ قَالَ يَعْتَزِلُهَا شَهْراً إِنْ كَانَتْ قَدْ مُسَّتْ قَالَ أَ فَرَأَيْتَ إِنِ ابْتَاعَهَا وَ هِيَ طَاهِرٌ وَ زَعَمَ صَاحِبُهَا أَنَّهُ لَمْ يَطَأْهَا مُنْذُ طَهُرَتْ قَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ أَمِيناً فَمَسَّهَا وَ قَالَ إِنَّ ذَا الْأَمْرَ شَدِيدٌ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَتَحَفَّظْ لَا تُنْزِلْ عَلَيْهَا .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی در حالیکہ وہ حیض نہیں دیکھتی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اگر اس سے جماع کیا گیا تھا تو اسے ایک مہینہ علیحدہ رہنے دے"راوی نے کہا۔ اگر آپ علیہ السلام دیکھیں کہ اس نے اسے خریدا تو وہ طاہر تھی اور اس کے مالک کا گمان ہو کہ اس نے اس کے طاہر ہونے کے بعد اس سے جماع نہیں کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ تمہارے نزدیک امین ہے تو اس کنیز سے جماع کر سکتے ہو" اور فرمایا "اس کا امر شدید(سخت ہے) اگر تم لازمی طور پر کرنا ہی چاہتے ہو تو خیال کرو کہ اس میں نطفہ کا پانی نہ ڈالو"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ هِيَ طَامِثٌ أَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ أُخْرَى أَمْ تَكْفِيهِ هَذِهِ الْحَيْضَةُ فَقَالَ لَا بَلْ تَكْفِيهِ هَذِهِ الْحَيْضَةُ فَإِنِ اسْتَبْرَأَهَا بِأُخْرَى فَلَا بَأْسَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَضْلٍ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز خرید تا ہے در حالیکہ وہ حائضہ ہوتی ہے کیا اس کے رحم کا ایک اور حیض سے استبراء کرے یا اس کیلئے یہی ایک حیض کافی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں بلکہ اس کیلئے وہی حیض کافی ہے؟ اور اگر وہ اس کا استبراء ایک اور حیض سے کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ یہ بمنزلہ فضل کے ہے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى أَمَةً هَلْ يُصِيبُ مِنْهَا دُونَ الْغِشْيَانِ وَ لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا قَالَ نَعَمْ إِذَا اسْتَوْجَبَهَا وَ صَارَتْ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ مَاتَتْ كَانَتْ مِنْ مَالِهِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے حمران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی نہ وہ اسے اپنے پاس لایا اور نہ اس کا استبراء کیا۔ اگر اسے کچھ ہو جائے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں۔ جب بیع سے واجب ہو گئی اور وہ اس کے مال میں سے ہو گئی اب اگر وہ مر جائے تو اس کے مال میں سے ہے"

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً بِثَمَنٍ مُسَمًّى ثُمَّ افْتَرَقَا قَالَ وَجَبَ الْبَيْعُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَ هِيَ عِنْدَ صَاحِبِهَا حَتَّى يَقْبِضَهَا وَ يُعْلِمَ صَاحِبَهَا وَ الثَّمَنُ إِذَا لَمْ يَكُونَا اشْتَرَطَا فَهُوَ نَقْدٌ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن حسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک آدمی سے معین قیمت کے عوض کنیز خریدی۔ پھر وہ دونوں جدا ہوگئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"بیع واجب ہوگئی اور اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ اس سے جماع کرے اور وہ اس کے مالک کے پاس ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے قبضے میں لے اور اس کا مالک اسے جانے دے اور قیمت جب انہوں نے شرطیہ نہیں کی تو نقد ہوگی۔

# باب السَّرَارِيِّ (گھر کی کنیزیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلَيْكُمْ بِأُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَإِنَّ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْبَرَكَةَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تم پر تمہاری اولاد کی مائیں ہیں (ام ولد کنیزیں) کیونکہ ان کے ارحام میں برکت ہوتی ہے۔"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) اطْلُبُوا الْأَوْلَادَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَإِنَّ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْبَرَكَةَ .

2۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے ابوحمزہ سے، اس نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"ام ولد کنیزوں سے اولاد چاہو کیونکہ ان کے ارحام میں برکت ہوتی ہے۔"

# باب الْأَمَةِ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ هِيَ حُبْلَى

# (آدمی کنیز خریدتا ہے درحالیکہ وہ حاملہ ہوتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) فَقُلْتُ أَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَتَمْكُثُ عِنْدِيَ الْأَشْهُرَ لَا تَطْمَثُ وَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ فَأُرِيهَا النِّسَاءَ فَيَقُلْنَ لَيْسَ بِهَا حَبَلٌ أَ فَلِي أَنْ أَنْكِحَهَا فِي فَرْجِهَا فَقَالَ إِنَّ الطَّمْثَ قَدْ تَحْبِسُهُ الرِّيحُ مِنْ غَيْرِ حَبَلٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَمَسَّهَا فِي الْفَرْجِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ حُبْلَى فَمَا لِي مِنْهَا إِنْ أَرَدْتُ قَالَ لَكَ مَا دُونَ الْفَرْجِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے رفاعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ میں نے عرض کی۔ میں نے ایک کنیز خریدی ہے وہ میرے پاس کئی مہینے سے ہے۔ لیکن حیض نہیں دیکھا اور ایسا بڑھاپے کی وجہ سے بھی نہیں۔ میں نے اسے عورتوں کو دکھایا ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اس کو حمل بھی نہیں۔ کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کی شرمگاہ میں جماع کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس کے حیض کو ہوا نے بغیر حمل کے روکا ہوا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ تم اس کی شرمگاہ میں جماع کرو۔" میں نے عرض کی۔ اگر وہ حاملہ ہو اور اگر میرا ارادہ بنے تو اس میں مجھے کیا حق حاصل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"فرج کے علاوہ میں تمہیں اختیار نہیں ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الْوَلِيدَةِ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ هِيَ حُبْلَى قَالَ لَا يَقْرَبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَلَدَهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے اس بچہ جننے والی کنیز کے بارے میں کہ جسے آدمی نے خریدا تو وہ حاملہ تھی فرمایا۔ اس کے قریب نہ جائے جب تک وہ اپنا بچہ نہ جنے۔"

3- سَهْلٌ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَ هِيَ حَامِلٌ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا فَقَالَ مَا دُونَ الْفَرْجِ قُلْتُ فَيَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الصَّغِيرَةَ الَّتِي لَمْ تَطْمَثْ وَ لَيْسَتْ بِعَذْرَاءَ أَ يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ أَمْرُهَا شَدِيدٌ إِذَا كَانَ مِثْلُهَا تَعْلَقُ فَلْيَسْتَبْرِئْهَا .

3۔ سہل نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کنیز خریدتا ہے درحالیکہ وہ حاملہ ہوتی ہے۔ تو اس میں اس شخص کیلئے کیا حلال ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "شرمگاہ کے علاوہ سب" میں نے عرض کی۔ آدمی ایک کنیز خریدتا ہے جو چھوٹی ہوتی ہے کہ جو حیض نہیں دیکھتی اور حیض سے پاک بھی نہیں کیا اس کا استبراء کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کا معاملہ سخت ہے جب اس جیسی حاملہ ہوتی ہو تو اسے اس کا استبراء کرنا چاہیے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجَارِيَةِ الْحُبْلَى يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ فَيُصِيبُ مِنْهَا دُونَ الْفَرْجِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَيُصِيبُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ قَالَ تُرِيدُ تَغِرَّةً .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس حاملہ کنیز کے بارے میں کہ جسے ایک آدمی نے خریدا اور اسے بغیر شرمگاہ کے استمتاع کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ اس کی شرمگاہ میں کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تو ہلاکت چاہتا ہے"

# باب الرَّجُلِ يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ وَ يَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

# (ایک آدمی اس کی کنیز کو آزاد کرتا ہے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ وَ يَقُولُ مَهْرُكِ عِتْقُكِ فَقَالَ حَسَنٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز کو آزاد کرتا ہے اور کہتا ہے "تمہارا حق مہر تمہاری آزادی ہے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اچھا ہے"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُرِيدُ أَنْ يُعْتِقَهَا فَيَتَزَوَّجَهَا أَ يَجْعَلُ عِتْقَهَا مَهْرَهَا أَوْ يُعْتِقُهَا ثُمَّ يُصْدِقُهَا وَ هَلْ عَلَيْهَا مِنْهُ عِدَّةٌ وَ كَمْ تَعْتَدُّ إِنْ أَعْتَقَهَا وَ هَلْ يَجُوزُ لَهُ نِكَاحُهَا بِغَيْرِ مَهْرٍ وَ كَمْ تَعْتَدُّ مِنْ غَيْرِهِ فَقَالَ يَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا إِنْ شَاءَ وَ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا وَ إِنْ كَانَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ وَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُهَا إِذَا أَعْتَقَهَا إِلَّا بِمَهْرٍ وَ لَا يَطَأُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ إِذَا تَزَوَّجَهَا حَتَّى يَجْعَلَ لَهَا شَيْئاً وَ إِنْ كَانَ دِرْهَماً .

2۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ اس کو آزاد کرے اور اس سے شادی کرے کیا وہ اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے سکتا ہے یا اسے آزاد کرے۔ پھر اسے حق مہر دے اور کیا اس کنیز پر اس مرد سے عدت ہو گی اور کتنا عدت رکھے کہ وہ اسے آزاد کرے؟ اور کیا اس کیلئے اس سے بغیر مہر کے نکاح جائز ہے؟ اور وہ کنیز اس کے علاوہ کیلئے کتنی عدت رکھے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر چاہے تو اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور اگر چاہے تو اسے آزاد کرے۔ پھر اسے حق مہر دے۔ اگر چہ اس کی آزادی اس کا حق مہر ہو وہ کنیز عدت رکھے گی اور جب وہ اسے آزاد کر دے تو اس سے اس کا نکاح بغیر مہر کے جائز نہیں اور آدمی جب کسی عورت سے تزویج کرے تو اس سے جماع نہ کرے یہاں تک کہ اس کیلئے کوئی چیز مقرر کرے۔ اگر چہ ایک درہم ہی کیوں نہ ہو"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَمَتِهِ أُعْتِقُكِ وَ أَتَزَوَّجُكِ وَ أَجْعَلُ مَهْرَكِ عِتْقَكِ فَهُوَ جَائِزٌ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عبد اللہ بن محمد حجال سے، اس نے ثعلبہ سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی اپنی کنیز سے کہے۔" میں تمہیں آزاد کرتا ہوں اور میں تم سے تزویج کرتا ہوں اور تمہارا حق مہر تمہاری آزادی قرار دیتا ہوں تو یہ جائز ہے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ سُرِّيَّتَهُ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ عِدَّةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَغَيْرُهُ قَالَ لَا حَتَّى تَعْتَدَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنے گھر کی کنیز کو آزاد کرتا ہے۔ کیا اس کیلئے صحیح ہے کہ وہ اس سے بغیر عدت کے تزویج کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں" میں نے عرض کی۔ اس کے علاوہ؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ یہاں تک کہ وہ تین مہینے عدت رکھے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ زَوْجَةٌ وَ سُرِّيَّةٌ يَبْدُو لَهُ أَنْ يُعْتِقَ سُرِّيَّتَهُ وَ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ إِنْ شَاءَ اشْتَرَطَ عَلَيْهَا أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا فَإِنَّ ذَلِكَ حَلَالٌ أَوْ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا إِنْ شَاءَ قَسَمَ لَهَا وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَقْسِمْ وَ إِنْ شَاءَ فَضَّلَ الْحُرَّةَ عَلَيْهَا فَإِنْ رَضِيَتْ بِذَلِكَ فَلَا بَأْسَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اور ہمارے بہت سے اصحاب سے اس نے احمد بن محمد بن خالد سے ایک ساتھ، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک بیوی ہے اور کنیز ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے تزویج کرے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ چاہے تو اس سے شرط کرے کہ اس کی آزادی اس کا مہر

ہو گی کیونکہ یہ حلال ہے یا اس پر شرط کرے کہ وہ چاہے تو اسے باری دے اور اگر نہ چاہے تو باری نہ دے اور اس پر آزاد عورت کو فضیلت دے۔ پس اگر وہ اس پر راضی ہو جائے تو کوئی قباحت نہیں"

# باب مَا يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ مِنَ النِّسَاءِ (غلام کیلئے کتنی عورتیں حلال ہیں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ أَرْبَعَ حَرَائِرَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَتَزَوَّجُ حُرَّتَيْنِ وَ إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ أَرْبَعَ إِمَاءٍ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اور احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے اور صفوان نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا۔ غلام کے بارے میں کہ کیا وہ چار آزاد عورتوں سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ لیکن دو آزاد عورتوں سے شادی کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو چار کنیزوں سے شادی کرے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَمْلُوكِ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَ حُرَّتَانِ أَوْ أَرْبَعُ إِمَاءٍ قَالَ وَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْذَنَ لَهُ مَوْلَاهُ فَيَشْتَرِيَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ جَارِيَةً أَوْ جَوَارِيَ يَطَؤُهُنَّ وَ رَقِيقُهُ لَهُ حَلَالٌ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا مملوک (غلام) کے بارے میں اس کیلئے کتنی عورتیں حلال ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "دو آزاد عورتیں یا چار کنیزیں" فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے کہ اسے اس کا آقا اجازت دے اور وہ اپنے مال میں سے خریدے اگر اس کی ایک یا کئی کنیزیں ہوں تو ان سے جماع کر سکتا ہے اور اس کی کنیز اس پر حلال ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَمْلُوكِ كَمْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ حُرَّتَانِ أَوْ أَرْبَعُ إِمَاءٍ وَ قَالَ لَا بَأْسَ إِنْ كَانَ فِي يَدِهِ مَالٌ وَ كَانَ مَأْذُوناً لَهُ فِي التِّجَارَةِ أَنْ يَتَسَرَّى مَا شَاءَ مِنَ الْجَوَارِي وَ يَطَأَهُنَّ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے اور محمد بن خالد سے ایک ساتھ قاسم بن عروۃ سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام سے سوال کیا۔ غلام کے بارے میں کہ اس کیلئے کتنی عورتوں سے تزویج کرنا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "دو آزاد عورتیں یا چار کنیزیں" اور فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں کہ اگر اس کے پاس مال ہو اور اسے تجارت کی اجازت ہو کہ جتنی چاہے کنیزوں کو گھر لائے اور ان سے جماع کرے"

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَمْلُوكِ يَأْذَنُ لَهُ مَوْلَاهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ مَالِهِ الْجَارِيَةَ وَ الثِّنْتَيْنِ وَ الثَّلَاثَ وَ رَقِيقُهُ لَهُ حَلَالٌ قَالَ يَحُدُّ لَهُ حَدّاً لَا يُجَاوِزُهُ .

4۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مملوک (غلام) کے بارے میں کہ جسے اس کے آقا نے اجازت دی ہو کہ وہ اپنے مال سے کنیز خریدے۔ دو یا تین اور اس کی کنیزیں اس کیلئے حلال ہوں گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس کیلئے حد مقرر کرے وہ تجاوز نہ کرے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا أَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ أَنْ يَتَسَرَّى مِنْ مَالِهِ فَإِنَّهُ يَشْتَرِي كَمْ شَاءَ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَذِنَ لَهُ .

5۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" جب آدمی اپنے غلام کو اجازت دے کہ وہ اپنے مال سے کنیزیں خریدے تو اس کے بعد اسے اجازت دی گئی ہے جتنی چاہے خریدے"

# باب الْمَمْلُوكِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ (غلام نے اپنے آقا کے اذن کے بغیر تزویج کی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَجُوزُ لِلْعَبْدِ تَحْرِيرٌ وَ لَا تَزْوِيجٌ وَ لَا إِعْطَاءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" غلام کیلئے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر تحریر، تزویج اور اپنے مال میں سے کچھ دینے کا حق نہیں"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ عَبْدُهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ مَوْلَاهُ فَقَالَ ذَلِكَ إِلَى مَوْلَاهُ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ شَاءَ أَجَازَ نِكَاحَهُمَا فَإِنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَلِلْمَرْأَةِ مَا أَصْدَقَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ اعْتَدَى فَأَصْدَقَهَا صَدَاقاً كَثِيراً وَ إِنْ أَجَازَ نِكَاحَهُ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَإِنَّ أَصْلَ النِّكَاحِ كَانَ عَاصِياً فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِنَّمَا أَتَى شَيْئاً حَلَالًا وَ لَيْسَ بِعَاصٍ لِلَّهِ إِنَّمَا عَصَى سَيِّدَهُ وَ لَمْ يَعْصِ اللَّهَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَإِتْيَانِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ مِنْ نِكَاحٍ فِي عِدَّةٍ وَ أَشْبَاهِهِ .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے غلام نے اس کی اجازت کے بغیر تزویج کی اور اس عورت سے دخول کیا۔ پھر اس کے بعد اس کا آقا اس پر مطلع ہوا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ اس کے آقا کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو ان دونوں کو جدا کرے اور اگر چاہے تو ان کے نکاح کی اجازت دے دے۔ پس اگر وہ انہیں جدا کرے تو اس عورت کیلئے وہ حق مہر ہو گا جو اس غلام نے مقرر کیا ہاں مگر یہ کہ جب غلام نے حد سے تجاوز کیا ہو اور اسے بہت زیادہ حق مہر دیا ہو اور اگر وہ اسے نکاح کی اجازت دے دے تو وہ اپنے پہلے نکاح پر ہوں گے۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔" ان کا اصلی نکاح تو نافرمانی کی بناء پر" تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" بے شک وہ حلال چیز لایا اور وہ اللہ عزّوجلّ کا نافرمان نہیں ہے اس نے فقط اپنے آقا کی معصیت کی اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی نہیں کی یہ ویسے نہیں کہ اس نے وہ کیا کہ جسے اللہ عزّوجلّ نے حرام قرار دیا ہے جیسے عدت میں نکاح اور اس جیسے دیگر امور ہیں"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى سَيِّدِهِ إِنْ شَاءَ أَجَازَهُ وَ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ وَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَ أَصْحَابَهُمَا يَقُولُونَ إِنَّ أَصْلَ النِّكَاحِ فَاسِدٌ وَ لَا تَحِلُّ إِجَازَةُ السَّيِّدِ لَهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِنَّهُ لَمْ يَعْصِ اللَّهَ إِنَّمَا عَصَى سَيِّدَهُ فَإِذَا أَجَازَهُ فَهُوَ لَهُ جَائِزٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا غلام کے بارے میں کہ اس نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"یہ معاملہ اس کے آقا کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو اسے اجازت دے اور اگر چاہے تو ان میں جدائی کر دے" میں نے عرض کی۔ اللہ عزّوجلّ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے۔ حکم بن عتیبہ اور ابراہیم النَّخَعِيَّ اور ان کے ساتھی کہتے ہیں۔"اصل نکاح فاسد ہے اس کے آقا کی اجازت اسے حلال نہیں کر سکتی" تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔"اس نے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی نہیں کی صرف اپنے آقا کی نافرمانی کی ہے اگر وہ اسے اجازت دے تو وہ نکاح اس کیلئے جائز ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مَمْلُوكاً لِقَوْمٍ وَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً حُرَّةً بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيَّ ثُمَّ أَعْتَقُونِي بَعْدَ ذَلِكَ أَ فَأُجَدِّدُ نِكَاحِي إِيَّاهَا حِينَ أُعْتِقْتُ فَقَالَ لَهُ أَ كَانُوا عَلِمُوا أَنَّكَ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً وَ أَنْتَ مَمْلُوكٌ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ وَ سَكَتُوا عَنِّي وَ لَمْ يُعَيِّرُوا عَلَيَّ فَقَالَ سُكُوتُهُمْ عَنْكَ بَعْدَ عِلْمِهِمْ إِقْرَارٌ مِنْهُمْ اثْبُتْ عَلَى نِكَاحِكَ الْأَوَّلِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویہ بن وھب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی۔ میں ایک قوم کا غلام تھا اور میں نے ایک آزاد عورت سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر تزویج کی۔ پھر انہوں نے مجھے آزاد کر دیا کیا میں اس عورت سے اپنے نکاح کی تجدید کروں۔ جب میں آزاد ہوا؟ تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ جب تم ان کے مملوک تھے تو کیا وہ جانتے تھے کہ تم نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کی۔ ہاں۔ وہ خاموش رہے اور انہوں نے مجھ پر کوئی عیب نہیں نکالا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان کے جاننے کے باوجود ان کا سکوت ان کا اقرار ہے۔ تم اپنے پہلے نکاح پر قائم رہو۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي مَمْلُوكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ أَ عَاصٍ لِلَّهِ قَالَ عَاصٍ لِمَوْلَاهُ قُلْتُ حَرَامٌ هُوَ قَالَ مَا أَزْعُمُ أَنَّهُ حَرَامٌ وَ قُلْ لَهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ .

5۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان، اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں کہ جس نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر تزویج کی کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی؟ فرمایا۔ وہ اپنے آقا کا نافرمان ہے" میں نے عرض کی۔"کیا وہ حرام ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"میرا نہیں گمان کہ وہ حرام ہو۔ اسے کہو کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ کرے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَالِهِ وَ لَهُ أَمَةٌ وَ قَدْ شُرِطَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ فَأَعْتَقَ الْأَمَةَ وَ تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي مَالِهِ إِلَّا الْأَكْلَةَ مِنَ الطَّعَامِ وَ نِكَاحُهُ فَاسِدٌ مَرْدُودٌ قِيلَ فَإِنَّ سَيِّدَهُ عَلِمَ بِنِكَاحِهِ وَ لَمْ يَقُلْ شَيْئاً قَالَ إِذَا صَمَتَ حِينَ يَعْلَمُ بِذَلِكَ فَقَدْ أَقَرَّ قِيلَ فَإِنَّ الْمُكَاتَبَ عَتَقَ أَ فَتَرَى أَنْ يُجَدِّدَ نِكَاحَهُ أَوْ يَمْضِيَ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ قَالَ يَمْضِي عَلَى نِكَاحِهِ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی جان و مال میں مکاتبہ کیا ہو اور اس کی ایک کنیز ہو اور اس پر شرط لگائی گئی تھی کہ وہ تزویج نہ کرے گا پس وہ اپنی کنیز کو آزاد کرتا ہے اور اس سے تزویج کرتا ہے فرمایا۔ اس کیلئے درست نہیں ہے کہ اپنے مال میں تبدیلی کرے۔ ماسوائے کھانے کی چیزوں میں اور اس کا نکاح فاسد ہے۔ عرض کیا۔ اس کے آقا نے اس کے نکاح کو جانا ہے لیکن اس کو کچھ نہیں کہا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب وہ خاموش رہا تو معلوم ہوا کہ اس نے اقرار کیا۔" عرض کیا گیا۔ مکاتب آزاد ہو گیا۔ آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نکاح کی تجدید کرے یا پہلے نکاح کا امضاء کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پہلے نکاح کا امضاء کرے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَيُّمَا امْرَأَةٍ حُرَّةٍ زَوَّجَتْ نَفْسَهَا عَبْداً بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَقَدْ أَبَاحَتْ فَرْجَهَا وَ لَا صَدَاقَ لَهَا .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو بھی آزاد عورت اپنا نفس کسی غلام کو بغیر اس کے آقا کی اجازت کے تزویج کرے اس نے اپنی شرمگاہ کو مباح کیا اس کیلئے کوئی حق مہر نہیں"

# باب الْمَمْلُوكَةُ تَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا

# (مملوکہ (کنیز) اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر خود کو تزویج کرے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْأَمَةِ تَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا قَالَ يَحْرُمُ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَ هُوَ الزِّنَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے، اس نے داؤد بن حصین سے، اس نے ابو العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی تزویج کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ایسا کرنا اس پر حرام ہے اور وہ زنا ہے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْأَمَةِ تَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا قَالَ يَحْرُمُ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَ هُوَ زِنًى .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے ابان سے، اس نے فضل بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر خود تزویج کر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "ایسا کرنا اس پر حرام ہے اور وہ زنا ہے۔"

# بابُ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ (آدمی اپنی کنیز اپنے غلام کو تزویج کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ كَيْفَ يُنْكِحُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ وَ يُعْطِيهَا مَا شَاءَ مِنْ قِبَلِهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ مَوْلَاهُ وَ لَوْ مُدّاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ دِرْهَماً أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ .

**1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی "آدمی اپنے غلام کا اپنی کنیز سے نکاح کیسے کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "کہے۔ میں نے فلانہ کا نکاح تم سے کیا۔ اور وہ غلام اپنی طرف سے اس کنیز کو جو چاہے دے۔ اگرچہ ایک وقت کا کھانا ہو یا ایک درہم ہو یا اسی طرح کا کچھ"**

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الْمَمْلُوكِ فَتَكُونُ لِمَوْلَاهُ أَوْ لِمَوْلَاتِهِ أَمَةٌ فَيُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا أَ يُنْكِحُهُ نِكَاحاً أَوْ يُجْزِئُهُ أَنْ يَقُولَ قَدْ أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ وَ يُعْطِي مِنْ قِبَلِهِ شَيْئاً أَوْ مِنْ قِبَلِ الْعَبْدِ قَالَ نَعَمْ وَ لَوْ مُدّاً وَ قَدْ رَأَيْتُهُ يُعْطِي الدِّرْهَمَ .

**2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اسنے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے غلام کے بارے میں کہ جس کے مالک یا مالکہ کی ایک کنیز ہو اور وہ ارادہ کرے کہ ان کو جمع کر دے۔ کیا وہ نکاح پڑھے یا اس کیلئے کافی ہے کہ وہ کہے۔ میں نے تمہارا نکاح فلانہ سے کر دیا" اور وہ اس کنیز کو اپنی طرف سے یا غلام کی طرف سے کوئی چیز دے؟ فرمایا "ہاں۔ اگرچہ ایک وقت کا کھانا ہی ہو اور میں اسے رائے دوں گا کہ وہ درہم دے"**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمَكْفُوفِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونَ لَكَ قَائِدٌ يَا أَبَا هَارُونَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَأَعْطَانِي ثَلَاثِينَ دِينَاراً فَقَالَ اشْتَرِ خَادِماً كُسُومِيّاً فَاشْتَرَاهُ فَلَمَّا أَنْ حَجَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ رَأَيْتَ قَائِدَكَ يَا أَبَا هَارُونَ فَقَالَ خَيْراً فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ دِينَاراً فَقَالَ لَهُ اشْتَرِ جَارِيَةً شَبَانِيَّةً فَإِنَّ أَوْلَادَهُنَّ قُرَّةٌ فَاشْتَرَيْتُ جَارِيَةً شَبَانِيَّةً فَزَوَّجْتُهَا مِنْهُ فَأَصَبْتُ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَهْدَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ إِلَى بَعْضِ وُلْدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابِي مِنْهَا الْجَنَّةَ وَ بَقِيَتْ بِنْتَانِ مَا يَسُرُّنِي بِهِنَّ أُلُوفٌ .

**3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابو اسحاق خفاف سے، اس نے محمد بن ابو زید سے، اس نے ابو ہارون مکفوف سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو ہارون! کیا تمہیں خوش کرتا ہے کہ تمہارے لیے ایک بھاگ دوڑ کرنے والا ہو؟ میں نے عرض کی۔ "ہاں! آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں" پس آپ علیہ السلام نے مجھے تیس دینار عطا فرمائے اور فرمایا۔ اس سے ایک حبشی غلام خرید و۔ پس میں نے غلام خریدا۔ پس جب آپ علیہ السلام نے حج فرمایا تو آپ علیہ السلام اس کے پاس تشریف لے گئے اور اسے فرمایا۔ اے ابو ہارون تو نے اپنے بھاگ دوڑ کرنے والے کو کیسا پایا؟ تو اس نے کہا۔ "بہت اچھا" پس آپ علیہ السلام نے اسے پچیس دینار عطا فرمائے اور فرمایا۔ 'اس سے ایک سرخ کنیز خرید و کیونکہ ان کی اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے" پس میں نے ایک سرخ کنیز خریدی اور اس سے شادی کی پس اس میں سے مجھے تین بیٹیاں نصیب ہوئیں۔ ان میں سے ایک میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے فرزند کو ہدیہ کی اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کا ثواب میرے لیے جنت کا باعث ہو گا اور باقی دو بیٹیاں ہیں کہ ان کے بدلے مجھے ہزاروں بھی خوش نہیں کر سکتیں۔"**

# باب نِكَاحِ الْمَرْأَةِ الَّتِي بَعْضُهَا حُرٌّ وَ بَعْضُهَا رِقٌّ

## (اس عورت کا نکاح جو کچھ آزاد اور کچھ غلامی میں ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا الْأَمَةُ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَتَقُولُ الْأَمَةُ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ لَا أَبْغِي فَقَوِّمْنِي وَ ذَرْنِي كَمَا أَنَا أَخْدُمُكَ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَرَادَ الَّذِي لَمْ يُعْتِقِ النِّصْفَ الْآخَرَ أَنْ يَطَأَهَا أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَفْعَلَ [ذَلِكَ] لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ فَرْجَانِ وَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَخْدِمَهَا وَ لَكِنْ يَسْتَسْعِيهَا فَإِنْ أَبَتْ كَانَ لَهَا مِنْ نَفْسِهَا يَوْمٌ وَ لَهُ يَوْمٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحیٰ سے، سب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جن کے درمیان کنیز مشترکہ ہوتی ہے۔ پس ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے اور کنیز اس شخص سے کہتی ہے کہ جس نے آزاد نہیں کیا۔"میں نافرمان نہیں ہوں۔ پس تو میری قیمت مقرر کر اور مجھے چھوڑ دے جس طرح کہ میں نے تیری خدمت کی۔" آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اگر وہ کہ جس نے دوسرا آدھا حصہ آزاد نہیں کیا اس سے جماع کرنا چاہے تو کیا اسے حق ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عورت کے لئے دو شرمگاہیں نہیں ہوتیں اور نہ ہی اسے اس سے خدمت لینی چاہیے لیکن اس سے شادی کی کوشش کرے۔ اگر وہ عورت انکار کر دے تو اس عورت کی ذات کیلئے ایک دن اور اس مرد کیلئے ایک دن ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا الْأَمَةُ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَتَقُولُ الْأَمَةُ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ نِصْفَهُ لَا أُرِيدُ أَنْ تُقَوِّمَنِي ذَرْنِي كَمَا أَنَا أَخْدُمُكَ وَ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَسْتَنْكِحَ النِّصْفَ الْآخَرَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَفْعَلَ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ فَرْجَانِ وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَخْدِمَهَا وَ لَكِنْ يُقَوِّمُهَا فَيَسْتَسْعِيهَا .

2۔ محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ان دو اشخاص کے بارے میں کہ جن کے درمیان ایک کنیز مشترکہ ہو؛۔ پس ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے اور کنیز اس دوسرے شخص سے کہ جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا کہے۔ میں نہیں چاہتی کہ تو مجھے اپنے پاس رکھے مجھے چھوڑ دو۔ جس طرح کہ میں نے تمہاری خدمت کی ہے۔" جبکہ وہ آدمی دوسرے آدھے سے جماع کا ارادہ رکھتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عورت کی دو شرمگاہیں نہیں ہوتی ہیں اور نہ ہی اس سے خدمت لے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اس کی قیمت لے اور اس سے شادی کی کوشش کرے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ [قَيْسٍ] عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ جَارِيَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ دَبَّرَاهَا جَمِيعاً ثُمَّ أَحَلَّ أَحَدُهُمَا فَرْجَهَا لِشَرِيكِهِ قَالَ هُوَ لَهُ حَلَالٌ وَ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَقَدْ صَارَ نِصْفُهَا حُرّاً مِنْ قِبَلِ الَّذِي مَاتَ وَ نِصْفُهَا مُدَبَّراً قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَرَادَ الْبَاقِي مِنْهُمَا أَنْ يَمَسَّهَا أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَبُتَّ عِتْقَهَا وَ يَتَزَوَّجَهَا بِرِضاً مِنْهَا مِثْلَ مَا أَرَادَ قُلْتُ لَهُ أَ لَيْسَ قَدْ صَارَ نِصْفُهَا حُرّاً قَدْ مَلَكَتْ نِصْفَ رَقَبَتِهَا وَ النِّصْفُ الْآخَرُ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا قَالَ بَلَى قُلْتُ فَإِنْ هِيَ جَعَلَتْ مَوْلَاهَا فِي حِلٍّ مِنْ فَرْجِهَا وَ أَحَلَّتْ لَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ قُلْتُ لِمَ لَا يَجُوزُ لَهَا ذَلِكَ كَمَا أَجَزْتَ لِلَّذِي كَانَ لَهُ نِصْفُهَا حِينَ أَحَلَّ فَرْجَهَا لِشَرِيكِهِ مِنْهَا قَالَ إِنَّ الْحُرَّةَ لَا تَهَبُ فَرْجَهَا وَ لَا تُعِيرُهُ وَ لَا تُحَلِّلُهُ وَ لَكِنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهَا يَوْمٌ وَ لِلَّذِي دَبَّرَهَا يَوْمٌ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا مُتْعَةً بِشَيْءٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَمْلِكُ فِيهِ نَفْسَهَا فَلْيَتَمَتَّعْ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَلَّ أَوْ كَثُرَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جو دو آدمیوں کی ملکیت تھی۔ دونوں نے اسے تدبیر دی (یعنی کہا کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو گی) پھر ان میں سے ایک نے اپنے شریک کیلئے اس کی شرمگاہ حلال کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ اس کیلئے حلال ہے اور ان میں سے جو اپنے ساتھی سے پہلے مرا تو اس کنیز کا آدھا حصہ آزاد ہو جائے گا اس کی طرف سے جو مرا اور اس کا باقی آدھا مدبر رہے گا" میں نے عرض کی۔ کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام کہ اگر ان میں سے باقی اس سے جماع کرنا چاہے تو کیا اس کیلئے جائز ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ ماسوائے اس کے کہ اس کو آزاد کرے اور پھر اس کی رضامندی سے جیسے وہ چاہے شادی کرے" میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا اس کا آدھا آزاد نہیں ہو گیا۔ پس وہ اپنی جان کی آدھی مالک ہو گئی ہے اور دوسرا آدھا ان میں سے باقی کیلئے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایسا ہی ہے" میں نے عرض کی۔ یہ وہی ہے کہ جس کے آقا نے اس کی شرمگاہ کو حلال قرار دیا تھا اور اگر وہ کنیز اس کو بھی حلال قرار دے دے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ اس کیلئے جائز نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ "کس وجہ سے یہ جائز نہیں ہے اس کیلئے جس طرح کہ اس نے اجازت دے دی اس کو کہ جو اس کے نصف کا مالک تھا۔ جب اس کے شریک نے اس کیلئے اس کی شرمگاہ حلال کر دی تھی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ آزاد عورت اپنی شرمگاہ ہبہ نہیں کر سکتی، نہ اس کو عاریۃً دے سکتی ہے اور نہ اس کیلئے تحلیل کر سکتی ہے۔ بلکہ اس عورت کیلئے ایک دن ہو گا اور جس نے اسے تدبیر دی ہے اس کیلئے بھی ایک دن ہو گا۔ پس اگر وہ چاہے تو اس سے تزویج متعہ کر سکتا ہے اس دن کہ جس دن وہ عورت اپنے نفس کی مالک ہوتی ہے پس وہ اس سے متعہ کرے تو کسی شے کے عوض خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا أَمَةٌ فَزَوَّجَاهَا مِنْ رَجُلٍ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ اشْتَرَى بَعْضَ السَّهْمَيْنِ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

4 محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے حسن بن محمد سے اس نے زرعہ سے اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ان دو آدمیوں کے بارے میں کہ جن کے درمیان ایک کنیز مشترکہ تھی پس اس کی تزویج ایک شخص سے کر دی گئی پھر اس شخص نے ان حصوں میں سے کسی کو خرید لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس پر حرام ہے

# باب الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ

# (آدمی کنیز خریدتا ہے اور اس کنیز کا آزاد یا غلام شوہر ہوتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً يَطَؤُهَا فَبَلَغَهُ أَنَّ لَهَا زَوْجاً قَالَ يَطَؤُهَا فَإِنَّ بَيْعَهَا طَلَاقُهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُمَا لَا يَقْدِرَانِ عَلَى شَيْ‏ءٍ مِنْ أَمْرِهِمَا إِذَا بِيعَا .

1 محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور ابو علی اشعری سے اس نے محمد بن عبد الجبار سے ایک ساتھ اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی اس سے جماع کی اس تک خبر پہنچی کہ اس کنیز کا شوہر ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے ہم بستری کر سکتا ہے کیونکہ اسکی فروخت اس کی طلاق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) جب انہیں فروخت کیا جائے تو اپنے معاملہ پر قدرت نہیں رکھتے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْأَمَةِ تُبَاعُ وَ لَهَا زَوْجٌ فَقَالَ صَفْقَتُهَا طَلَاقُهَا .

2 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ربعی بن عبد اللہ سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جسے فروخت کیا گیا درحالانکہ اس کا شوہر بھی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کا بیچا جانا اس کی طلاق ہے۔

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَا مَنِ اشْتَرَى مَمْلُوكَةً لَهَا زَوْجٌ فَإِنَّ بَيْعَهَا طَلَاقُهَا فَإِنْ شَاءَ الْمُشْتَرِي فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا .

3 علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابن اُذینہ سے اس نے بکیر بن اعین سے اس نے برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسی کنیز کو خریدے کہ جس کا شوہر بھی ہو تو اس کی فروخت اس کی طلاق ہے۔ اگر خریدنے والا چاہے تو ان کو جدا کر دے اور اگر چاہے تو ان کو ان کے نکاح پر چھوڑ دے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ بَيْعُهَا أَوْ بَيْعُ زَوْجِهَا وَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أَمَتَهُ رَجُلًا حُرّاً ثُمَّ يَبِيعُهَا قَالَ هُوَ فِرَاقُ مَا بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُشْتَرِي أَنْ يَدَعَهُمَا .

4 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام نے فرمایا کنیز کی طلاق اس کی یا اس کے شوہر کی فروخت ہے اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز کی شادی ایک آزاد مرد سے کی اور پھر اس کنیز کو فروخت کر دیا فرمایا وہ ان دونوں کے درمیان رشتے کا خاتمہ ہے ہاں مگر یہ کہ اگر خریدنے والا چاہے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا أَمَةٌ فَزَوَّجَاهَا مِنْ رَجُلٍ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى بَعْضَ السَّهْمَيْنِ قَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِشِرَائِهِ إِيَّاهَا وَ ذَلِكَ أَنَّ بَيْعَهَا طَلَاقُهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْ جَمِيعِهِمْ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے عباس بن معروف سے، اس نے حسن بن محمد سے، اس نے زرعۃ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا ان دو آدمیوں کے بارے میں کہ جن کے درمیان ایک کنیز مشترکہ تھی۔ پس اس کی تزویج ایک مرد سے کر دی گئی پھر ایک شخص نے اس کے کچھ حصے خرید لیے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس شخص کی اس کنیز کی خریداری کے سبب اس کے شوہر پر حرام ہو گئی اور وہ اس لئے کہ اس کی فروخت اس کی طلاق ہے ہاں مگر یہ کہ وہ اسے سب سے خرید لے۔"

# بَابُ الْمَرْأَةُ تَكُونُ زَوْجَةَ الْعَبْدِ ثُمَّ تَرِثُهُ أَوْ تَشْتَرِيهِ فَيَصِيرُ زَوْجُهَا عَبْدَهَا

## (عورت ایک غلام کی بیوی ہوتی ہے پھر وہ اس غلام کو وراثت میں پائے یا اسے خرید لے اور اس کا شوہر اس کا غلام بن جائے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي سُرِّيَّةِ رَجُلٍ وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا ثُمَّ اعْتَزَلَ عَنْهَا فَأَنْكَحَهَا عَبْدَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا وَ أَعْتَقَهَا فَوَرِثَ وَلَدُهَا زَوْجَهَا مِنْ أَبِيهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ وَلَدُهَا فَوَرِثَتْ زَوْجَهَا مِنْ وَلَدِهَا فَجَاءَا يَخْتَلِفَانِ يَقُولُ الرَّجُلُ امْرَأَتِي وَ لَا أُطَلِّقُهَا وَ الْمَرْأَةُ تَقُولُ عَبْدِي وَ لَا يُجَامِعُنِي فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَيِّدِي تَسَرَّانِي فَأَوْلَدَنِي وَلَداً ثُمَّ اعْتَزَلَنِي فَأَنْكَحَنِي مِنْ عَبْدِهِ هَذَا فَلَمَّا حَضَرَتْ سَيِّدِي الْوَفَاةُ أَعْتَقَنِي عِنْدَ مَوْتِهِ وَ أَنَا زَوْجَةُ هَذَا وَ إِنَّهُ صَارَ مَمْلُوكاً لِوَلَدِيَ الَّذِي وَلَدْتُهُ مِنْ سَيِّدِي وَ إِنَّ وَلَدِي مَاتَ فَوَرِثْتُهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَطَأَنِي فَقَالَ لَهَا هَلْ جَامَعَكِ مُنْذُ صَارَ عَبْدَكِ وَ أَنْتِ طَائِعَةٌ قَالَتْ لَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَوْ كُنْتِ فَعَلْتِ لَرَجَمْتُكِ اذْهَبِي فَإِنَّهُ عَبْدُكِ لَيْسَ لَهُ عَلَيْكِ سَبِيلٌ إِنْ شِئْتِ أَنْ تَبِيعِي وَ إِنْ شِئْتِ أَنْ تُرِقِّي وَ إِنْ شِئْتِ أَنْ تُعْتِقِي .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کی گھریلو کنیز کے بارے میں فیصلہ دیا کہ جس نے اپنے آقا کیلئے بچہ جنا اور وہ اس سے جدا ہو گیا اور اس کنیز کا نکاح اس کے غلام سے کر دیا۔ پھر اس کا مالک فوت ہو گیا اور اسے آزاد کر دیا۔ پھر اس کے بیٹے نے اس غلام کو اپنے باپ سے وراثت میں پایا پھر اس کا بیٹا بھی فوت ہو گیا۔ پس اس نے اپنے شوہر کو اپنے بیٹے سے وراثت میں پایا۔ پس وہ دونوں اس اختلاف میں آئے آدمی کہتا تھا۔" میری بیوی ہے اور میں اسے طلاق نہ دوں گا" اور عورت کہتی تھی۔" میرا غلام ہے مجھ سے جماع نہ کرے" پس عورت نے کہا۔" اے امیر المومنین علیہ السلام! میرے آقا نے مجھے خریدا اور مجھ سے ایک بیٹا پیدا کیا۔ پھر اس نے مجھے علیحدہ کر دیا اور میرا نکاح اس غلام سے کر دیا۔ اور جب میرے آقا کی وفات کا وقت آیا تو اس نے اپنی موت کے قریب مجھے آزاد کر دیا۔ پس یہ میرے آقا سے پیدا ہونے والے میرے بیٹے کی ملکیت بن گیا۔ پھر میرا بیٹا مر گیا۔ اور میں نے اسے میراث میں پایا۔ کیا اس کو حق ہے کہ مجھ سے جماع کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے اس عورت سے فرمایا" کیا جب یہ تمہارا غلام بنا ہے اس نے تم سے جماع کیا ہے اور تو نے اس کی اطاعت کی ہے؟ اس عورت نے عرض کی۔" نہیں۔ اے مومنین کے امیر علیہ السلام" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اگر تو نے ایسا کیا ہوتا تو میں تمہیں ضرور رجم کرتا۔ جاؤ یہ تمہارا غلام ہے، اس کا تم پر کوئی حق نہیں ہے اگر تو چاہے تو اسے بیچ دے اور اگر چاہے تو غلام بنا کر رکھ اور اگر چاہے تو اسے آزاد کر دے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ مَمْلُوكَهُ ثُمَّ مَاتَ الرَّجُلُ فَوَرِثَهُ ابْنُهُ فَصَارَ لَهُ نَصِيبٌ فِي زَوْجِ أُمِّهِ ثُمَّ مَاتَ الْوَلَدُ أَ تَرِثُهُ أُمُّهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِذَا وَرِثَتْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ وَ هُوَ زَوْجُهَا قَالَ تُفَارِقُهُ وَ لَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَ هُوَ عَبْدُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی ام ولد کنیز اپنے غلام کو بیاہ دی۔ پھر وہ شخص مر گیا اور اس کے بیٹے کا اپنی ماں کے شوہر میں حصہ ہو گیا۔ پھر اس کا بیٹا بھی مر گیا۔ کیا اس کی ماں اس میں وراثت لے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کی۔ جب وہ اسے وراثت میں پا لے تو کیا کرے؟ درحالیکہ وہ اس کا شوہر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس سے جدا ہو جائے اس شخص کا اس عورت پر کوئی حق نہیں اور وہ اس عورت کا غلام ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي امْرَأَةٍ لَهَا زَوْجٌ مَمْلُوكٌ فَمَاتَ مَوْلَاهُ فَوَرِثَتْهُ قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے اور محمد بن ابی حمزہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر غلام تھا۔ جب اس کا مالک فوت ہوا تو اس عورت نے اسے وراثت میں پایا۔ فرمایا "ان کے درمیان نکاح نہیں ہے"

4- أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ تَكُونُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَتَشْتَرِيهِ هَلْ يَبْطُلُ نِكَاحُهُ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ .

4۔ ابوالعباس محمد بن جعفر نے ایوب بن نوح سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جو ایک غلام کی بیوی ہو پھر اس کو وہ خریدے کیا اس کا نکاح باطل ہو گیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں" کیونکہ وہ عبد مملوک ہے۔ کسی چیز پر قادر نہیں ہے"

# باب الْمَرْأَةُ يَكُونُ لَهَا زَوْجٌ مَمْلُوكٌ فَتَرِثُهُ بَعْدُ ثُمَّ تُعْتِقُهُ وَ تَرْضَى بِهِ

# (عورت کا شوہر غلام تھا اس نے اسے وراثت میں پایا پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے راضی ہو گئی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ كَانَ لَهَا زَوْجٌ مَمْلُوكٌ فَوَرِثَتْهُ فَأَعْتَقَتْهُ هَلْ يَكُونَانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يُجَدِّدَانِ نِكَاحاً آخَرَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر غلام تھا اور اس عورت نے اسے وراثت میں پایا اور اسے آزاد کر دیا۔ کیا وہ اپنے پہلے نکاح پر باقی ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ انہیں دوسرا نیا نکاح کرنا چاہیے"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ امْرَأَةٍ وَرِثَتْ زَوْجَهَا فَأَعْتَقَتْهُ هَلْ يَكُونَانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يُجَدِّدَانِ نِكَاحاً .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ وغیرہ سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس عورت کے بارے میں کہ جو اپنے شوہر کو وراثت میں پاتی ہے اور اسے آزاد کر دیتی ہے کیا وہ اپنے پہلے نکاح پر باقی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ بلکہ انہیں نیا نکاح کرنا چاہیے"

# باب الْأَمَةُ تَكُونُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَتُعْتَقُ أَوْ يُعْتَقَانِ جَمِيعاً

## (کنیز ایک غلام کی بیوی تھی۔ پھر اس کو آزاد کر دیا یا دونوں کو ایک ساتھ آزاد کر دیا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أَمَةٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَأُعْتِقَتِ الْأَمَةُ قَالَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا إِنْ شَاءَتْ تَرَكَتْ نَفْسَهَا مَعَ زَوْجِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ نَزَعَتْ نَفْسَهَا مِنْهُ

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس کنیز کے بارے میں کہ جو ایک غلام کی بیوی تھی۔ پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا گیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس عورت کا معاملہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ عورت چاہے تو اپنے آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ رکھے اور اگر چاہے تو اپنے آپ کو اس سے دور کر لے۔"

وَ ذَكَرَ أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ زَوْجٍ لَهَا وَ هِيَ مَمْلُوكَةٌ فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ قَالَ إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَقَرَّ عِنْدَ زَوْجِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ وَ كَانَ مَوَالِيهَا الَّذِينَ بَاعُوهَا اشْتَرَطُوا عَلَى عَائِشَةَ أَنَّ لَهُمْ وَلَاءَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ بِلَحْمٍ فَأَهْدَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَعَلَّقَتْهُ عَائِشَةُ وَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا يَأْكُلُ لَحْمَ الصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ اللَّحْمُ مُعَلَّقٌ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا اللَّحْمِ لَمْ يُطْبَخْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَ أَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِطَبْخِهِ فَجَاءَ فِيهَا ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ .

اور ذکر کیا گیا ہے کہ بریرہ اپنے شوہر کے پاس تھی اور وہ مملوکہ تھی پس اسے عائشہ نے خریدا اور اسے آزاد کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر کے پاس رہے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے اور اس کے آقاؤں نے کہ جنہوں نے اسے بیچا تھا عائشہ سے شرط کی تھی کہ اس بریرہ کی ولایت ان کا حق ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ولایت (سرپرستی) اس کے لیے ہے جو آزاد کرے اور بریرہ کو گوشت صدقہ دیا گیا تو اس نے وہ گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہدیہ کیا اس گوشت کو عائشہ نے لٹکا دیا اور عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ کا گوشت نہیں کھاتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو گوشت لٹکا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس گوشت کا کیا معاملہ ہے کہ اسے پکایا نہیں گیا تو عائشہ نے کہا یہ گوشت بریرہ کو صدقہ کیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو صدقہ کا گوشت نہیں کھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اس (بریرہ) کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پکانے کا حکم صادر فرمایا اور اس میں تین سنتیں ہیں۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ بَرِيرَةَ كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَلَمَّا أُعْتِقَتْ خُيِّرَتْ .

2۔ ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بریرہ کا ایک شوہر تھا جب بریرہ کو آزاد کیا گیا تو بریرہ کو اختیار دیا گیا

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا أَعْتَقْتَ مَمْلُوكَيْكَ رَجُلًا وَ امْرَأَتَهُ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ وَ قَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ زَوْجَهَا كَانَ ذَلِكَ بِصَدَاقٍ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُنْكِحُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ أَعْتَقَهَا تُخَيَّرُ فِيهِ أَمْ لَا قَالَ نَعَمْ تُخَيَّرُ فِيهِ إِذَا أُعْتِقَتْ .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم اپنی ملکیت میں سے میاں بیوی دونوں کو آزاد کرو تو ان کے درمیان نکاح باقی نہیں رہتا۔ اور فرمایا اگر تم چاہو کہ وہ اسکا شوہر رہے تو ایسا حق مہر سے ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے غلام کو اپنی کنیز بیاہ دی پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا کیا اس عورت کو اس شوہر میں اختیار ہوگا یا نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں جب وہ آزاد ہوئی اسے اس میں اختیار ہے

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ حِينَ أُعْتِقَتْ فِي التَّخْيِيرِ وَ فِي الصَّدَقَةِ وَ فِي الْوَلَاءِ .

4 ۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان سے اس نے بیان کرنے والے سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بریرہ جب آزاد ہوئی تو اس میں تین سنتیں ہیں تخییر میں، صدقہ میں اور ولایت میں (سرپرستی میں)۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ ذَكَرَ أَنَّ بَرِيرَةَ مَوْلَاةَ عَائِشَةَ كَانَ لَهَا زَوْجٌ عَبْدٌ فَلَمَّا أُعْتِقَتْ قَالَ لَهَا 14- رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) اخْتَارِي إِنْ شِئْتِ أَقَمْتِ مَعَ زَوْجِكِ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَا .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ذکر کیا گیا کہ بریرہ عائشہ کی کنیز تھی اور اس کا شوہر بھی غلام تھا۔ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہیں اختیار ہے اگر تم چاہو تو اپنے شوہر کے ساتھ قیام کرو اور اگر چاہو تو نہیں"

6- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْداً .

6۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ربعی بن عبد اللہ سے، اس نے برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "بریرہ کا شوہر غلام تھا۔"

# باب الْمَمْلُوكُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ فَيُعْتَقُ (غلام کی بیوی آزاد عورت ہو اور اس غلام کو آزاد کر دیا جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ ثُمَّ يُعْتَقُ فَيُصِيبُ فَاحِشَةً قَالَ فَقَالَ لَا يُرْجَمُ حَتَّى يُوَاقِعَ الْحُرَّةَ بَعْدَ مَا يُعْتَقُ قُلْتُ فَلِلْحُرَّةِ عَلَيْهِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَ قَالَ لَا قَدْ رَضِيَتْ بِهِ وَ هُوَ مَمْلُوكٌ فَهُوَ عَلَى نِكَاحِهِ الْأَوَّلِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں کہ جو ایک آزاد عورت سے شادی کرتا ہے پھر وہ آزاد ہوتا ہے اور زنا کرتا ہے۔ فرمایا۔"اسے رجم نہ کرو یہاں تک کہ آزاد عورت سے جماع کرے۔ آزاد ہونے کے بعد" میں نے عرض کی۔"جب وہ آزاد ہوا تو کیا اس پر آزاد عورت کو اختیار ہے؟" فرمایا"نہیں کیونکہ وہ مملوک تھا تو وہ تب ہی راضی تھی پس وہ اپنے پہلے نکاح پر ہے"

# باب الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الْحَامِلَ فَيَطَؤُهَا فَتَلِدُ عِنْدَهُ

## (آدمی حاملہ کنیز کو خریدتا ہے اور اس سے جماع کرتا ہے اور اس کے ہاں بچہ جنتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً حَامِلًا وَ قَدِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَوَطِئَهَا قَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ قُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِيهِ قَالَ أَ عَزَلَ عَنْهَا أَمْ لَا قُلْتُ أَجِبْنِي فِي الْوَجْهَيْنِ قَالَ إِنْ كَانَ عَزَلَ عَنْهَا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَ لَا يَعُودُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَعْزِلْ عَنْهَا فَلَا يَبِيعُ ذَلِكَ الْوَلَدَ وَ لَا يُورِثُهُ وَ لَكِنْ يُعْتِقُهُ وَ يَجْعَلُ لَهُ شَيْئاً مِنْ مَالِهِ يَعِيشُ بِهِ فَإِنَّهُ قَدْ غَذَّاهُ بِنُطْفَتِهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے ایک حاملہ کنیز خریدی کہ جس کا حمل واضح تھا۔ پھر اس سے جماع کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس نے جو کیا برا کیا۔" میں نے عرض کی۔"آپ علیہ السلام اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کیا وہ اس سے جدا ہوا یا نہیں؟" میں نے عرض کی۔ مجھے دونوں صورتوں کے بارے میں جواب عنائت فرمایئے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ اس سے جدا ہو چکا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کے غضب سے ڈرے اور اس کا اعادہ نہ کرے۔ اور اگر وہ اس سے جدا نہیں ہوا تو وہ اس بچے کو نہ بیچ سکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں دے سکتا ہے۔ بلکہ اسے آزاد کر دے اور اپنے مال میں سے کوئی چیز اس کیلئے مقرر کرے جس کے ذریعے وہ زندہ رہے کیونکہ اس نے اسے اپنے نطفہ سے اس میں نقص ڈالا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ إِذَا وَلِيدَةٌ عَظِيمَةُ الْبَطْنِ تَخْتَلِفُ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالَ اشْتَرَيْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ بِهَا هَذَا الْحَبَلُ قَالَ أَ قَرِبْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَعْتِقْ مَا فِي بَطْنِهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ بِمَا اسْتَحَقَّ الْعِتْقَ قَالَ لِأَنَّ نُطْفَتَكَ غَذَّتْ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ لَحْمَهُ وَ دَمَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں ایک بڑے پیٹ والی حاملہ عورت گھوم رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں سوال کیا۔ تو اس انصاری نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اسے خریدا ہے درحالیکہ اسے یہ حمل ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"کیا تم نے اس سے قربت کی؟" اس نے کہا"ہاں" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"اس کے بطن میں جو ہے اسے آزاد کر دو" اس نے کہا۔"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس سبب سے وہ آزادی کا مستحق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیونکہ تمہارے نطفہ نے اس کے کانوں، اس کی آنکھوں، اس کے گوشت اور اس کے خون میں نقص ڈالا ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ جَامَعَ أَمَةً حُبْلَى مِنْ غَيْرِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ وَلَدَهَا وَ لَا يَسْتَرِقَّ لِأَنَّهُ شَارَكَ فِيهِ الْمَاءُ تَمَامَ الْوَلَدِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو بھی اپنے غیر سے حاملہ کنیز سے جماع کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے بچے کو آزاد کردے اور اسے غلام نہ بنائے کیونکہ اس کا نطفہ اس بچے کی تکمیل میں شریک ہے"

# باب الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَتِهِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا غَيْرُهُ فِي ذَلِكَ الطُّهْرِ فَتَحْبَلُ

## (ایک آدمی نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور اسی طہر میں اس کے غیر نے بھی اس کنیز سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہوگئی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى أَبِي ( **عليه السلام** ) فَقَالَ إِنِّي ابْتُلِيتُ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ إِنَّ لِي جَارِيَةً كُنْتُ أَطَأُهَا فَوَطِئْتُهَا يَوْماً وَ خَرَجْتُ فِي حَاجَةٍ لِي بَعْدَ مَا اغْتَسَلْتُ مِنْهَا وَ نَسِيتُ نَفَقَةً لِي فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ لِآخُذَهَا فَوَجَدْتُ غُلَامِي عَلَى بَطْنِهَا فَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ يَوْمِي ذَلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَوَلَدَتْ جَارِيَةً قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي ( **عليه السلام** ) لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقْرَبَهَا وَ لَا أَنْ تَبِيعَهَا وَ لَكِنْ أَنْفِقْ عَلَيْهَا مِنْ مَالِكَ مَا دُمْتَ حَيّاً ثُمَّ أَوْصِ عِنْدَ مَوْتِكَ أَنْ يُنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِكَ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَهَا مَخْرَجاً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک شخص میرے باباعلیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے کہا۔ میں ایک بہت بڑے معاملہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ میری ایک کنیز ہے کہ جس سے میں جماع کرتا تھا۔ پس ایک دن میں نے اس سے جماع کی اور میں اس کیلئے غسل کرنے کے بعد اپنی ایک ضرورت کے لئے سفر پر نکلا میں نفقہ بھول گیا اور جب میں اسے لینے کیلئے اپنے گھر واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ میرا غلام اس کے بطن پر ہے (جماع کر رہا ہے) پس میں نے اس دن اس کنیز کیلئے نو مہینے گنے تو اس نے ایک بچی پیدا کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے باباعلیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ تمہیں اس سے قربت نہیں کرنی چاہیے اور نہ اسے بیچ سکتے ہو بلکہ تم اس پر جب تک وہ زندہ ہے اپنے مال میں سے خرچ کرو اور پھر جب تمہاری موت آئے تو تم اس کے بارے میں وصیت کرو کہ اس پر خرچ کیا جائے تمہارے مال میں سے یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ اس کیلئے کوئی راستہ معین کرے" (یعنی پیدا ہونے والی بچی کے بارے میں آپ علیہ السلام نے یہ سب فرمایا)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ إِنِّي قَدِ ابْتُلِيتُ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ إِنِّي وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَتِي ثُمَّ خَرَجْتُ فِي بَعْضِ حَوَائِجِي فَانْصَرَفْتُ مِنَ الطَّرِيقِ فَأَصَبْتُ غُلَامِي بَيْنَ رِجْلَيِ الْجَارِيَةِ فَاعْتَزَلْتُهَا فَحَبِلَتْ ثُمَّ وَضَعَتْ جَارِيَةً لِعِدَّةِ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) احْبِسِ الْجَارِيَةَ لَا تَبِعْهَا وَ أَنْفِقْ عَلَيْهَا حَتَّى تَمُوتَ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهَا مَخْرَجاً فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَوْصِ بِأَنْ يُنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِكَ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَهَا مَخْرَجاً وَ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى دِينِي وَ نَفْسِي وَ وُلْدِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي قَدَرِكَ وَ رَضِّنَا بِقَضَائِكَ حَتَّى لَا نُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَ لَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے محمد بن عجلان سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام کے پاس انصار میں سے ایک شخص آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔"میں ایک بہت بڑے معاملہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ میں نے ایک

کنیز سے جماع کیا۔ پھر میں اپنی کسی ضرورت کے تحت باہر نکل گیا میں راستے سے واپس آ گیا تو میں نے دیکھا کہ میرا غلام اس کنیز کے پیروں کے درمیان بیٹھا ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا وہ حاملہ ہوگئی پھر نو مہینے کی مدت میں اس نے ایک بچی پیدا کی۔" تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اس (پیدا ہونے والی) بچی کو روک لو۔ اسے مت بیچو اور اس پر خرچ کرو یہاں تک کہ تم مر جاؤ۔ یا اللہ عزّ و جلّ اس کیلئے کوئی راستہ کھول دے اور اگر تمہیں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو تم وصیت کرو کہ تمہارے مال میں سے اس پر خرچ کیا جائے یہاں تک کہ اللہ عزّ و جلّ اس کیلئے کوئی راستہ کھولے اور فرمایا۔ جب تو اپنے گھر سے نکلے تو تین مرتبہ کہو۔ بسم اللہ علی دینی ونفسی وولدی واھلی ومالی۔ اور پھر اس کے بعد کہو۔ اللھم بارک لنافی قدرک ورضینا بقضائک حتی لانحب تعجیل مااخرت ولا تاخیر ماعجلت

# بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ يَطَؤُهَا فَتَحْبَلُ فَيَتَّهِمُهَا .

# (آدمی اپنی کنیز سے جماع کرتا ہے وہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اسے تہمت لگاتا ہے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجَارِيَةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ يُطِيفُ بِهَا وَ هِيَ تَخْرُجُ فَتَعْلَقُ قَالَ يَتَّهِمُهَا الرَّجُلُ أَوْ يَتَّهِمُهَا أَهْلُهُ قُلْتُ أَمَّا ظَاهِرَةً فَلَا قَالَ إِذاً لَزِمَهُ الْوَلَدُ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور حمید بن زیاد سے، اس نے ابن سماعۃ سے ایک ساتھ اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جس شخص کی تھی وہ اس پر ظلم کرتا تھا اور وہ باہر نکل گئی اور حاملہ ہوگئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کنیز پر تہمت وہ مرد لگاتا ہے یا اس مرد کے اہل خانہ؟" میں نے عرض کیا۔ "اس مرد نے ایسا نہیں کیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا "تب بچہ اسی کا ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى طِرْبَالٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ كَانَ يَطَأُ جَارِيَةً لَهُ وَ أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُهَا فِي حَوَائِجِهِ وَ أَنَّهَا حَبِلَتْ وَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْهَا فَسَادٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِذَا وَلَدَتْ أَمْسَكَ الْوَلَدَ فَلَا يَبِيعُهُ وَ يَجْعَلُ لَهُ نَصِيباً فِي دَارِهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ رَجُلٌ يَطَأُ جَارِيَةً لَهُ وَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَبْعَثُهَا فِي حَوَائِجِهِ وَ إِنَّهُ اتَّهَمَهَا وَ حَبِلَتْ فَقَالَ إِذَا هِيَ وَلَدَتْ أَمْسَكَ الْوَلَدَ وَ لَا يَبِيعُهُ وَ يَجْعَلُ لَهُ نَصِيباً مِنْ دَارِهِ وَ مَالِهِ وَ لَيْسَ هَذِهِ مِثْلَ تِلْكَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے طربال کے غلام سلیم سے، اس نے حریز سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور وہ اسے اپنے کام سے بھی بھیجتا تھا اور وہ کنیز حاملہ ہوگئی اور اسے اس فساد کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب بچہ پیدا ہو تو اسے اپنے پاس رکھے اور اسے فروخت نہ کرے اور اس کا اپنے گھر میں حصہ قرار دے اور اگر وہ اسے اپنی ضرورت کیلئے بھی نہیں بھیجتا تھا اور وہ حاملہ ہوئی ہے تو اسے تہمت لگاتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب وہ بچہ پیدا کرے تو بچے کو اپنے پاس رکھے اور اسے فروخت نہ کرے اور اس بچے کا اپنے گھر اور مال میں حصہ مقرر کرے اور یہ اس کیلئے (پہلے والے) جیسا معاملہ نہیں ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَ هِيَ تَخْرُجُ فِي حَوَائِجِهِ فَحَبِلَتْ فَخَشِيَ أَنْ لَا يَكُونَ مِنْهُ كَيْفَ يَصْنَعُ أَ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ وَ الْوَلَدَ قَالَ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ وَ لَا يَبِيعُ الْوَلَدَ وَ لَا يُورِثُهُ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْئاً .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے آدم بن اسحاق سے، اس نے ہمارے دوستوں میں سے کسی شخص سے، اس نے عبدالحمید بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی وہ اس سے جماع کرتا تھا اور وہ اس کے کاموں کے لئے باہر بھی نکلتی تھی پس وہ حاملہ ہو گئی پس اسے خوف ہے کہ وہ حمل اس سے نہیں ہے۔ کیا کرے۔ کیا اس کنیز اور بچے کو بیچ دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کنیز کو بیچ دے۔ بچے کو نہ بیچے اور اس بچے کو اپنے میراث میں سے بھی کوئی چیز نہ دے"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ تَذْهَبُ وَ تَجِيءُ وَ قَدْ عَزَلَ عَنْهَا وَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ إِلَيْهَا شَيْءٌ مَا تَقُولُ فِي الْوَلَدِ قَالَ أَرَى أَنْ لَا يُبَاعَ هَذَا يَا سَعِيدُ قَالَ وَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ أَ يَتَّهِمُهَا فَقُلْتُ أَمَّا تُهَمَةً ظَاهِرَةً فَلَا قَالَ فَيَتَّهِمُهَا أَهْلُكَ فَقُلْتُ أَمَّا شَيْءٌ ظَاهِرٌ فَلَا قَالَ فَكَيْفَ تَسْتَطِيعُ أَنْ لَا يَلْزَمَكَ الْوَلَدُ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور اس سے جدا ہو گیا اور اس شخص کی طرف سے اس کنیز میں کوئی چیز نہ گئی۔ آپ علیہ السلام بچے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"میری رائے ہے کہ اے سعید! اس بچے کو نہ بیچے" راوی کہتا ہے یہی سوال میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا اس نے اس کنیز کو تہمت لگائی؟" پس میں نے عرض کی۔ "ظاہری طور پر تہمت نہیں دی" آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا تمہارے اہل خانہ نے اسے تہمت دی ہے؟" میں نے عرض کی۔"ظاہری طور پر ایسی کوئی چیز نہیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا"پھر تم میں کہاں سے طاقت آئی کہ بچہ تمہارے نام نہ کیا جائے؟"

## بَابُ نَادِرٌ (نادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ وَ امْرَأَتِي حَائِضٌ فَرَجَعْتُ وَ هِيَ حُبْلَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ تَتَّهِمُ قَالَ أَتَّهِمُ رَجُلَيْنِ قَالَ ائْتِ بِهِمَا فَجَاءَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنْ يَكُ ابْنَ هَذَا فَيَخْرُجُ قَطَطاً كَذَا وَ كَذَا فَخَرَجَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَجَعَلَ مَعْقُلَتَهُ عَلَى قَوْمِ أُمِّهِ وَ مِيرَاثَهُ لَهُمْ وَ لَوْ أَنَّ إِنْسَاناً قَالَ لَهُ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ يُجْلَدُ الْحَدَّ .

1 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے داؤد بن فرقد سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سفر پر گیا تو میری بیوی حائضہ تھی اور میں پلٹا تو وہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تُو کسے تہمت دیتا ہے؟ اس نے عرض کی میں دو آدمیوں کو تہمت دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو لاؤ۔ پس وہ ان دونوں کو لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اس کا بیٹا ہوا تو اس کے اس

طرح چھوٹے اور گھنگھریالے بال ہوں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح فرمایا تھا ویسا ہی نکلا اور اس کا تاوان اسکی ماں کی قوم پر قرار دیا اور اس کا میراث بھی ان کے لیے اور اگر کوئی انسان اس سے کہے اے زانیہ کے بیٹے تو اسے حد لگائی جائے گی

## باب

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ يُونُسَ فِي الْمَرْأَةِ يَغِيبُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَجِيءُ بِوَلَدٍ أَنَّهُ لَا يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالرَّجُلِ وَ لَا تُصَدَّقُ أَنَّهُ قَدِمَ فَأَحْبَلَهَا إِذَا كَانَتْ غَيْبَتُهُ مَعْرُوفَةً .

1 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرّار وغیرہ سے اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ وہ عورت کہ جس سے اس کا شوہر غائب ہو اور وہ عورت بچہ لے آئے تو وہ بچہ اس شخص (اس کے شوہر) سے ملحق نہ ہو گا اور جب اس کی غیبت معروف ہو تو اس عورت کی اس بات کو بھی سچ نہ جانا جائے گا کہ وہ واپس آیا اور اس نے اسے حاملہ کیا۔

# باب الْجَارِيَةِ يَقَعُ عَلَيْهَا غَيْرُ وَاحِدٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ

# (کنیز سے ایک ہی طُہر میں بہت سوں نے جماع کیا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا وَقَعَ الْحُرُّ وَ الْعَبْدُ وَ الْمُشْرِكُ بِامْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَادَّعَوُا الْوَلَدَ أُقْرِعَ بَيْنَهُمْ فَكَانَ الْوَلَدُ لِلَّذِي يَخْرُجُ سَهْمُهُ .

1 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حمّاد سے اس نے حلبّی سے اور محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوعبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب ایک عورت سے ایک ہی طُہر میں آزاد مرد غلام مرد اور مشرک مرد سب نے جماع کیا ہو اور وہ سارے اس بچے کے دعوے دار ہوں تو ان کے درمیان قرعہ کیا جائے گا پس بچہ اس کا ہو گا جس کے نام قرعہ نکلے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلِيّاً ( **عليه السلام** ) إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ حِينَ قَدِمَ حَدِّثْنِي بِأَعْجَبِ مَا وَرَدَ عَلَيْكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَانِي قَوْمٌ قَدْ تَبَايَعُوا جَارِيَةً فَوَطِئُوهَا جَمِيعاً فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَوَلَدَتْ غُلَاماً وَ احْتَجُّوا فِيهِ كُلُّهُمْ يَدَّعِيهِ فَأَسْهَمْتُ بَيْنَهُمْ وَ جَعَلْتُهُ لِلَّذِي خَرَجَ سَهْمُهُ وَ ضَمَّنْتُهُ نَصِيبَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ تَنَازَعُوا ثُمَّ فَوَّضُوا أَمْرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا خَرَجَ سَهْمُ الْمُحِقِّ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو یمن بھیجا اور جب علی علیہ السلام واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انؑ سے فرمایا۔ تمؑ پر پیش آنے والے واقعات میں سے سب سے عجیب بیان کرو۔ تو علی علیہ السلام نے فرمایا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرےؑ پاس ایک گروہ آیا کہ جنہوں نے ایک کنیز خریدی اور ان سب نے اس کنیز سے ایک ہی طہر میں جماع کیا اور لڑکا پیدا ہوا۔ پھر وہ جھگڑ پڑے کہ ان میں سے ہر ایک اس کا دعوے دار تھا۔ پس میںؑ نے ان کے درمیان تیر پھینکے اور میںؑ نے اس بچہ کو اس کیلئے قرار دیا کہ جس کا تیر نکلا اور میں نے اس کا ذمہ دار ان

کے نصیب کو بنایا" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایسا ہے کہ جب بھی ایک گروہ کا آپس میں تنازع ہو اور پھر وہ اپنا امر اللہ عزّوجلّ کے سپرد کردیں یقیناً حقدار کا تیر نکلتا ہے"

# باب الرَّجُلِ يَكُونُ لَهَا الْجَارِيَةُ يَطَؤُهَا فَيَبِيعُهَا ثُمَّ تَلِدُ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا فَيَظْهَرُ بِهَا حَبَلٌ بَعْدَ مَا مَسَّهَا الْآخَرُ

## (آدمی کی ایک کنیز ہو اور وہ اس سے جماع کرے اور اسے بیچ دے پھر وہ چھ مہینے سے بھی کم میں بچہ جنے)

## (آدمی کنیز کو بغیر استبراء کے بیچ دے اور دوسرے کے جماع کرنے کے بعد اس میں حمل ظاہر ہو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ مِنْكُمُ الْجَارِيَةُ يَطَؤُهَا فَيُعْتِقُهَا فَاعْتَدَّتْ وَ نَكَحَتْ فَإِنْ وَضَعَتْ لِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ فَإِنَّهُ مِنْ مَوْلَاهَا الَّذِي أَعْتَقَهَا وَ إِنْ وَضَعَتْ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَتْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِنَّهُ لِزَوْجِهَا الْأَخِيرِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب تم میں سے کسی شخص کی کنیز ہو، وہ اس سے جماع کرتا ہو اور اسے آزاد کردے وہ عدت رکھے اور نکاح کرلے اگر وہ پانچ ماہ میں بچہ جنے تو بچہ اس کو آزاد کرنے والے اس کے آقا کا ہے اور اگر وہ شادی کرنے کے چھ ماہ کے بعد بچہ جنے تو وہ بچہ اس کے دوسرے شوہر کا ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَ رَحِمَهَا قَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ لَا يَعُودُ قُلْتُ فَإِنَّهُ بَاعَهَا مِنْ آخَرَ وَ لَمْ يَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا ثُمَّ بَاعَهَا الثَّانِي مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَ لَمْ يَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا فَاسْتَبَانَ حَمْلُهَا عِنْدَ الثَّالِثِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حسن صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنیز خریدی پھر اس سے جماع کیا اس سے پہلے کہ اس کے رحم کا استبراء کرتا فرمایا۔ "جو کیا برا کیا، اللہ سے معافی طلب کرے اور اس کا اعادہ نہ کرے" میں نے عرض کی "اس نے دوسرے سے خریدا اور اس نے اس کے رحم کا استبراء نہ کیا پھر دوسرے نے اسے بیچ دیا دوسرے آدمی کو پس اس نے اس سے ہمبستری کی اور اس کے رحم کا استبراء نہ کیا۔ پس اس کا حمل تیسرے کے پاس ظاہر ہوا۔ تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ وَقَعَا عَلَى جَارِيَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ لِمَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ قَالَ لِلَّذِي عِنْدَهُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور حمید بن زیاد سے، دونوں نے ابن سماعۃ سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید اعرج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا ان دو اشخاص کے بارے میں کہ جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک کنیز سے ہم بستری کی بچہ کس کا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا کہ جس کے پاس ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے۔ "بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے"

# باب الْوَلَدِ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ مَمْلُوكاً وَ الْآخَرُ حُرّاً

## (جب بچے کے والدین میں سے ایک مملوک (غلام) اور دوسرا آزاد ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلٍ وَ ابْنِ بُكَيْرٍ فِي الْوَلَدِ مِنَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوكَةِ قَالَ يَذْهَبُ إِلَى الْحُرِّ مِنْهُمَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اور حکم بن مسکین سے، اس نے جمیل اور ابن بکیر سے، اس بچے کے بارے میں کہ جو آزاد اور مملوک سے ہو روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "وہ ان میں سے آزاد کی طرف جائے گا"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْمَكْفُوفِ صَاحِبِ الْعَرَبِيَّةِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ الطَّاقِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَمْلُوكِ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ مَا حَالُ الْوَلَدِ فَقَالَ حُرٌّ فَقُلْتُ وَ الْحُرُّ يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكَةَ قَالَ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْحُرِّيَّةِ حَيْثُ كَانَتْ إِنْ كَانَتِ الْأُمُّ حُرَّةً أُعْتِقَ بِأُمِّهِ وَ إِنْ كَانَ الْأَبُ حُرّاً أُعْتِقَ بِأَبِيهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے ابو اسماعیل سے، اس نے ابو الفضل مکفوف صاحب العربیہ سے، اس نے ابو جعفر الاحول طاقی سے، اس نے کسی شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس غلام کے بارے میں جو آزاد عورت سے شادی کرتا ہے بچے کی حیثیت کیا ہو گی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "آزاد ہو گا" میں نے عرض کی۔ "آزاد مرد اگر مملوکہ (کنیز) سے شادی کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "بچہ کو آزاد سے ملحق کیا جائے گا جو بھی ہو اگر ماں آزاد عورت ہے تو وہ اپنی ماں کی آزادی کے سبب ہو گا اور اگر باپ آزاد ہے تو باپ کی آزادی کے سبب آزاد ہو گا"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ وَ إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرُّ الْأَمَةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ .

3۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن تیمی سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے حکم ابن مسکین سے، اس نے جمیل بن دراج سے، روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب غلام آزاد عورت سے شادی کرے تو اس کے بچے آزاد ہوں گے اور جب آزاد مرد کسی کنیز سے شادی کرے تو بھی اس کے بچے آزاد ہوں گے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ أَوْ عَبْدٍ يَتَزَوَّجُ حُرَّةً قَالَ فَقَالَ لِي لَيْسَ يُسْتَرَقُّ الْوَلَدُ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ حُرّاً إِنَّهُ يُلْحَقُ بِالْحُرِّ مِنْهُمَا أَيُّهُمَا كَانَ أَباً كَانَ أَوْ أُمّاً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حکم بن مسکین سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا "اس آزاد کے بارے میں کہ جو کنیز سے شادی کرتا ہے اور اس غلام کے بارے میں کہ جو آزاد عورت سے شادی کرتا ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "بچہ غلامی میں نہ لیا جائے گا جب اس کے والدین میں سے کوئی ایک آزاد ہو وہ ان میں سے جو آزاد ہو اس سے ملحق کیا جائے گا۔ باپ آزاد ہو یا ماں"

5- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ وَ إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرُّ الْأَمَةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ .

5۔ سہل بن زیاد نے علی بن اسباط سے اور محمد بن الحسین سے ایک ساتھ، انہوں نے حکم بن مسکین سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب غلام کسی آزاد عورت سے شادی کرے تو اس کے بچے آزاد ہوں گے اور جب آزاد مرد کسی کنیز سے شادی کرے تو اس کے بچے بھی آزاد ہوں گے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ قَالَ وُلْدُهُ أَحْرَارٌ فَإِنْ أُعْتِقَ الْمَمْلُوكُ لَحِقَ بِأَبِيهِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ غلام کہ جس کی بیوی آزاد ہو کے بارے میں ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس کی اولاد آزاد ہو گی اگر اس غلام کو آزاد کر دیا جائے تو بچے باپ سے ملحق ہوں گے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ بِأَمَةِ قَوْمٍ الْوُلْدُ مَمَالِيكُ أَوْ أَحْرَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ حُرّاً فَالْوُلْدُ أَحْرَارٌ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آزاد مرد کے بارے میں کہ جس نے ایک گروہ کی کنیز سے شادی کر لی۔ بچے غلام ہوں گے یا آزاد ہوں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب والدین میں سے کوئی ایک آزاد ہو تو بچے آزاد ہوں گے"

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔"

# باب الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا الْعَبْدُ فَيَنْكِحُهَا (عورت اپنے غلام سے ہمبستری کر لے تو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي امْرَأَةٍ أَمْكَنَتْ نَفْسَهَا مِنْ عَبْدٍ لَهَا فَنَكَحَهَا أَنْ تُضْرَبَ مِائَةً وَ يُضْرَبَ الْعَبْدُ خَمْسِينَ جَلْدَةً وَ يُبَاعَ بِصُغْرٍ مِنْهَا قَالَ وَ يَحْرُمُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَبِيعَهَا عَبْداً مُدْرِكاً بَعْدَ ذَلِكَ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے علآء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے قضاوت فرمائی اور اس عورت کے بارے میں کہ جس نے خود کو اپنے غلام کے حوالے کیا اور اس غلام نے اس سے ہمبستری کی۔ کہ اس عورت کو سو کوڑے مارے جائیں اور غلام کو پچاس کوڑے اور اس عورت کے چھوٹے پن کی وجہ سے اس غلام کو بیچ دیا جائے" اور فرمایا"ہر مسلمان کیلئے حرام ہے کہ وہ اس کے بعد اس عورت کو بالغ غلام بیچیں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ تَكُونُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَتَشْتَرِيهِ هَلْ يُبْطِلُ ذَلِكَ نِكَاحَهُ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ .

2۔ محمد بن جعفر ابو العباس نے ایوب بن نوح سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جو ایک غلام کی بیوی ہو اور پھر اس غلام کو خرید لے کیا اس سے اس کا نکاح باطل ہو جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں کیونکہ وہ غلام ہے وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہے"

# باب أَنَّ النِّسَاءَ أَشْبَاهٌ (عورتیں ایک جیسی ہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ الَّذِي مَعَهَا مِثْلُ الَّذِي مَعَ تِلْكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ فَمَا يَصْنَعُ قَالَ فَلْيَرْفَعْ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ لْيُرَاقِبْهُ وَ لْيَسْأَلْهُ مِنْ فَضْلِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، اس نے مسمع سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تم میں سے کوئی ایک جب کسی خوبصورت عورت کی طرف دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے ساتھ بھی وہی ہے جو اس کے ساتھ ہے" تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اس کی بیوی نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"پس وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرے اور اپنا مراقبہ کرے اور اللہ عزّوجلّ سے اس کے فضل کا سوال کرے"

# باب كَرَاهِيَةِ الرَّهْبَانِيَّةِ وَ تَرْكِ الْبَاهِ (رہبانیت اور جماع کی شہوت کو ترک کرنے کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عُثْمَانَ يَصُومُ النَّهَارَ وَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مُغْضَباً يَحْمِلُ نَعْلَيْهِ حَتَّى جَاءَ إِلَى عُثْمَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَانْصَرَفَ عُثْمَانُ حِينَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ لَهُ يَا عُثْمَانُ لَمْ يُرْسِلْنِي اللَّهُ تَعَالَى بِالرَّهْبَانِيَّةِ وَ لَكِنْ بَعَثَنِي بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّهْلَةِ السَّمْحَةِ أَصُومُ وَ أُصَلِّي وَ أَلْمِسُ أَهْلِي فَمَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِي وَ مِنْ سُنَّتِيَ النِّكَاحُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "عثمان بن مظعون کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی۔" "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عثمان دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُر جلال ہو کر باہر تشریف لائے اپنی نعلین مبارک اٹھائے ہوئے تھے یہاں تک کہ عثمان کے پاس پہنچے اور اسے نماز پڑھتا پایا۔ عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو وہ آپؐ کی طرف آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا۔ اے عثمان! اللہ عزّ و جلّ نے مجھےؐ رہبانیت پر رسالت دے کر نہیں بھیجا بلکہ اس نے تو مجھے سادگی، آسانی اور فیاضی پر مبعوث فرمایا ہے۔ میںؐ روزہ رکھتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور اپنی اہلیہ کو مس کرتا ہوں۔ پس جو میریؐ فطرت کو پسند کرتا ہے تو وہ میریؐ سنت کو جاری کرے اور میریؐ سنت میں سے نکاح ہے"

2- جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِرَجُلٍ أَصْبَحْتَ صَائِماً قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعَمْتَ مِسْكِيناً قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِنَّهُ مِنْكَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةٌ .

2۔ جعفر بن محمد نے عبد اللہ بن قداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو مسکین ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنی اہلیہ کی طرف پلٹ جا تمہارا اس کے پاس جانا اس پر تمہارا صدقہ ہے

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَهُ أَهْلُهُ فِي السَّفَرِ لَا يَجِدُ الْمَاءَ أَ يَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ إِلَّا أَنْ يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ قُلْتُ طَلَبَ بِذَلِكَ اللَّذَّةَ أَوْ يَكُونُ شَبِقاً إِلَى النِّسَاءِ قَالَ إِنَّ الشَّبِقَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَطْلُبُ بِذَلِكَ اللَّذَّةَ قَالَ هُوَ حَلَالٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ سَأَلَهُ عَنْ هَذَا فَقَالَ ائْتِ أَهْلَكَ تُؤْجَرْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتِيهِمْ وَ أُوجَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَمَا أَنَّكَ إِذَا أَتَيْتَ الْحَرَامَ أُزِرْتَ فَكَذَلِكَ إِذَا أَتَيْتَ الْحَلَالَ أُوجِرْتَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ لَا تَرَى أَنَّهُ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَتَى الْحَلَالَ أُوجِرَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور ابو علی اشعری سے اس نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے ساتھ سفر میں اس کے اہل خانہ بھی ہیں اسے پانی نہیں ملتا کیا وہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھےؑ پسند نہیں کہ وہ ایسا کرے البتہ جب اسے اپنی جان پر خوف ہو راوی کہتا ہے میں نے عرض کی وہ اس کے ذریعے لذت کا طالب ہے یا عورتوں سے جماع پر حریص ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا جماع پر حریص کو اپنی جان پر خوف ہے؟ میں نے عرض کی وہ اس سے لذت کا طالب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ حلال ہے میں نے عرض کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا

ہے کہ ابوذرؓ نے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو فرمایا اپنی اہلیہ کے پاس جاؤ اور بدلہ (جرمانہ) دو تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جاؤں اور (جرمانہ) بدلہ دوں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس طرح کہ تم حرام جاتے ہو اور بدلہ (جرمانہ) دیتے ہو اسی طرح جب تم حلال جاؤ تو بدلہ (جرمانہ) دو تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب اسے اپنی جان کا خوف ہو اور جو حلال جائے اور بدلہ (جرمانہ) دے

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَشَمَّ رِيحاً طَيِّبَةً فَقَالَ أَتَتْكُمُ الْحَوْلَاءُ فَقَالَتْ هُوَ ذَا هِيَ تَشْكُو زَوْجَهَا فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ الْحَوْلَاءُ فَقَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ زَوْجِي عَنِّي مُعْرِضٌ فَقَالَ زِيدِيهِ يَا حَوْلَاءُ قَالَتْ مَا أَتْرُكُ شَيْئاً طَيِّباً مِمَّا أَتَطَيَّبُ لَهُ بِهِ وَ هُوَ عَنِّي مُعْرِضٌ فَقَالَ أَمَا لَوْ يَدْرِي مَا لَهُ بِإِقْبَالِهِ عَلَيْكِ قَالَتْ وَ مَا لَهُ بِإِقْبَالِهِ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ إِذَا أَقْبَلَ اكْتَنَفَهُ مَلَكَانِ فَكَانَ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا هُوَ جَامَعَ تَحَاتُّ عَنْهُ الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ فَإِذَا هُوَ اغْتَسَلَ انْسَلَخَ مِنَ الذُّنُوبِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد جوہری سے، اس نے اسحاق بن ابراہیم جُعفی سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے۔ بہترین خوشبو سونگھی تو فرمایا۔ تمہارے پاس "حولآء" آئی ہے؟ تو بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ وہ یہاں ہے اپنے شوہر کی شکایت کر رہی ہے" پس حولآء باہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ میرا شوہر مجھ سے منہ موڑ گیا ہے" تو آپؐ نے فرمایا۔ "اس سے محبت میں اضافہ کر۔ اے حولآء۔ اس نے عرض کی۔ میں نے کوئی ایسی پیاری چیز نہیں چھوڑی جس کے ساتھ اسے پیار نہ دیا ہو لیکن پھر بھی مجھ سے منہ موڑے ہوئے ہے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "کاش وہ تمہارے پاس آنے میں اس میں اس کیلئے کیا ہے کا ادراک رکھتا" اس نے عرض کی۔ میرے پاس آنے میں اس کیلئے کیا ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب وہ قریب آتا ہے تو فرشتے اس سے نرمی کرتے ہیں اور وہ اللہ کی راہ میں تلوار ننگی کرنے والا ہوتا ہے اور جب وہ جماع کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے ہیں جیسے درختوں سے پتے جھڑتے ہیں اور جب وہ غسل کرتا ہے تو گناہوں کی میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔"

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ ثَلَاثَ نِسْوَةٍ أَتَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ إِنَّ زَوْجِي لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ وَ قَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّ زَوْجِي لَا يَشَمُّ الطِّيبَ وَ قَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّ زَوْجِي لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ مِنْ أَصْحَابِي لَا يَأْكُلُونَ اللَّحْمَ وَ لَا يَشَمُّونَ الطِّيبَ وَ لَا يَأْتُونَ النِّسَاءَ أَمَا إِنِّي آكُلُ اللَّحْمَ وَ أَشَمُّ الطِّيبَ وَ آتِي النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .

5۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے ابو داؤد مسترق سے، اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تین عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کی۔ "میرا شوہر گوشت نہیں کھاتا" اور دوسری نے کہا۔ میرا شوہر خوشبو نہیں سونگھتا" اور تیسری نے کہا "میرا شوہر عورتوں کے قریب نہیں جاتا" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رداڈال کر باہر تشریف لائے منبر پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا۔ "میرے صحابہ کے گروہوں کو کیا ہو گیا۔ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ خوشبو سونگھتے ہیں اور نہ عورتوں کے قریب جاتے ہیں۔ البتہ میں گوشت کھاتا ہوں اور خوشبو سونگھتا ہوں اور عورتوں کے پاس جاتا ہوں۔ پس جو میری سنت سے منہ موڑے وہ میری امت میں سے نہیں ہے"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى فِطْرَتِي فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِي وَ إِنَّ مِنْ سُنَّتِيَ النِّكَاحَ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے، اس نے مسمع ابی سیار سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو چاہتا ہے کہ میری فطرت پر ہو پس وہ میری سنت کا اجراء کرے اور میری سنت میں سے نکاح ہے"

# باب نَوَادِرَ (نوادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْتِيهِنَّ كَمَا يَأْتِي الطَّيْرُ لِيَمْكُثْ وَ لْيَلْبَثْ قَالَ بَعْضُهُمْ وَ لْيَتَلَبَّثْ .

1 . ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جماع کرے تو عورتوں کے پاس پرندوں کی طرح نہ جائے بلکہ اسے آرام سے اور زیادہ دیر رکنا چاہیے بعض راویوں نے کہا ہے کہ اسے زیادہ دیر صبر کرنا چاہیے۔

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ النَّحَّاسِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَيَقَعُ عَنْهُ ثَوْبُهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

2 ۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے اسنے ابراہیم بن ابی بکر نحاس سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس شخص کے بارے میں کہ جو جماع کرتا ہے اور اپنے کپڑے اتار ڈالتا ہے کے بارے میں روایت کی ہے کہ ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ قُبُلَ الْمَرْأَةِ قَالَ لَا بَأْسَ .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے اسماعیل بن ہّمام سے اس نے علی بن جعفر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو بیوی کے سامنے والی شرم گاہ کو چومتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِسْكِينٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى فَرْجِ امْرَأَتِهِ وَ هُوَ يُجَامِعُهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ .

4 ۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے احمد بن نضر سے اس نے محمد بن مسکین سے، اس نے حنّاط سے اس نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کی شرم گاہ کی طرف دیکھتا ہے درحالانکہ وہ اس سے جماع کر رہا ہوتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى امْرَأَتِهِ وَ هِيَ عُرْيَانَةٌ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ هَلِ اللَّذَّةُ إِلَّا ذَلِكَ .

5 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ایک شخص سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کی طرف نگاہ کرتا ہے درحالانکہ وہ عریاں ہوتی ہے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے کیا اس کے علاوہ کوئی لذت ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) اتَّقُوا الْكَلَامَ عِنْدَ مُلْتَقَى الْخِتَانَيْنِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْخَرَسَ .

6۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن قاسم سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہا السلام نے فرمایا "جب میاں بیوی کا ملاپ ہو تو کلام کرنے سے بچو کیونکہ ایسا کرنا اولاد میں گونگا پن پیدا کرتا ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يُجَامِعُ الْمُخْتَضِبُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ لَا يُجَامِعُ الْمُخْتَضِبُ قَالَ لِأَنَّهُ مُحْتَضَرٌ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محسن بن احمد سے، اس نے ابان سے۔ اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "خضاب کی حالت میں جماع نہ کرو۔" میں نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کس وجہ سے خضاب کے ساتھ جماع نہ کرے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیونکہ خضاب غسل سے مانع ہے"

## باب الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُكْرَهُ فِيهَا الْبَاهُ (وہ اوقات کہ جن میں جماع مکروہ ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ يُكْرَهُ الْجِمَاعُ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَ إِنْ كَانَ حَلَالًا قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ إِلَى مَغِيبِ الشَّفَقِ وَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَنْكَسِفُ فِيهِ الشَّمْسُ وَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي يَنْخَسِفُ فِيهَا الْقَمَرُ وَ فِي اللَّيْلَةِ وَ فِي الْيَوْمِ اللَّذَيْنِ يَكُونُ فِيهِمَا الرِّيحُ السَّوْدَاءُ وَ الرِّيحُ الْحَمْرَاءُ وَ الرِّيحُ الصَّفْرَاءُ وَ الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اللَّذَيْنِ يَكُونُ فِيهِمَا الزَّلْزَلَةُ وَ لَقَدْ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عِنْدَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ فِي لَيْلَةٍ انْكَسَفَ فِيهَا الْقَمَرُ فَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَا كَانَ يَكُونُ مِنْهُ فِي غَيْرِهَا حَتَّى أَصْبَحَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لِبُغْضٍ كَانَ مِنْكَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ هَذِهِ الْآيَةُ ظَهَرَتْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَلَذَّذَ وَ أَلْهُوَ فِيهَا وَ قَدْ عَيَّرَ اللَّهُ أَقْوَاماً فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ إِنْ يَرَوْا كِسْفاً مِنَ السَّماءِ ساقِطاً يَقُولُوا سَحابٌ مَرْكُومٌ فَذَرْهُمْ حَتَّى يُلاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ ايْمُ اللَّهِ لَا يُجَامِعُ أَحَدٌ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَنْهَا وَ قَدِ انْتَهَى إِلَيْهِ الْخَبَرُ فَيُرْزَقَ وَلَداً فَيَرَى فِي وَلَدِهِ ذَلِكَ مَا يُحِبُّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبدالرحمن بن سالم سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا اوقات میں سے کسی وقت جماع مکروہ بھی ہے اگرچہ حلال ہی کیوں نہ ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں طلوع فجر سے طلوع شمس کے درمیان، سورج غائب ہونے سے سرخی غائب ہونے تک، اس دن جس میں سورج گرہن ہو اور اس رات میں کہ جس میں چاند گرہن ہو، اس دن اور اس رات میں کہ جن میں سیاہ یا سرخ یا زرد آندھی چلی ہو۔ اور اس دن اور رات میں کہ جس میں زلزلہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اس رات کہ جب چاند گرہن ہوا اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس رات بیتائی تو اس رات آپ صلی اللہ وآلہ وسلم سے وہ نہ ہوا جو اس کے علاوہ رات میں ہوا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی اس زوجہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات جلال میں تھے؟ "فرمایا نہیں بلکہ اس رات یہ نشانی ظاہر ہوئی پس میں نے کراہت کی کہ اس رات لذت حاصل کروں یا عورت کے پاس جاؤں جب کہ اللہ عَزّوجلَّ نے اپنی کتاب میں اقوام کو معیوب سمجھا ہے" اگر یہ لوگ آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا دیکھیں تو تب بھی کہیں گے یہ تہہ در تہہ بادل ہے۔ تو انہیں چھوڑ دے یہاں تک کہ ان کا اس دن سے سابقہ پڑے کہ جس میں بے ہوش کر دیئے جائیں گے"(طور44)

پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں اللہ کی قسم۔ ان اوقات میں کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کوئی ایک بھی جماع نہیں کرے ورنہ اس تک خبر پہنچے گی کہ اسے بچہ ہوا ہے اور وہ اپنے بچے میں وہ چیز دیکھے گا جسے وہ پسند نہ کرے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي مُحَاقِ الشَّهْرِ فَلْيُسَلِّمْ لِسِقْطِ الْوَلَدِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے بکر بن صالح سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو اپنی بیوی کے پاس مہینے کے آخری تین دن راتوں میں جائے تو وہ بچے کے سقط ہونے کیلئے تیار ہو جائے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا حَتَّى يُصْبِحَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا، "مکروہ ہے آدمی کیلئے کہ جب وہ سفر سے واپس آئے کہ وہ بیوی سے رات کو جماع کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے"

4- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَكْرَهُ لِأُمَّتِي أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي النِّصْفِ مِنَ الشَّهْرِ أَوْ فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ فَإِنَّ مَرَدَةَ الشَّيْطَانِ وَ الْجِنِّ تَغْشَى بَنِي آدَمَ فَيُجَنِّنُونَ وَ يُخَبِّلُونَ أَ مَا رَأَيْتُمُ الْمُصَابَ يُصْرَعُ فِي النِّصْفِ مِنَ الشَّهْرِ وَ عِنْدَ غُرَّةِ الْهِلَالِ .

4۔ سہل بن زیاد نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، اس نے مسمع ابو سیار سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں ناپسند کرتا ہوں اپنی امت کیلئے کہ کوئی شخص اپنی اہلیہ کے قریب جائے مہینے کے وسط میں یا چاند کی پہلی میں کیونکہ شیاطین و جن بنی آدم کے قریب جاتے ہیں اور انہیں مجنون اور پاگل کر دیتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مہینے کے وسط اور ابتداء میں بیمار کو مرگی ہو جاتی ہے"

# باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يُوَاقِعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَ فِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ

# (آدمی اپنی اہلیہ کے پاس جائے درحالیکہ گھر میں بچہ ہو مکروہ ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا يُجَامِعِ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَ لَا جَارِيَتَهُ وَ فِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا يُورِثُ الزِّنَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد الجوہری سے، اس نے اسحاق بن ابراہیم سے، اس نے ابن راشد سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب گھر میں بچہ ہو تو کوئی شخص اپنی بیوی یا کنیز سے جماع نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا بچے میں زنا کے اثرات چھوڑتا ہے" (یعنی بچہ جاگ رہا ہو)

# باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الرَّجُلِ بِأَهْلِهِ

# (اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت آدمی کو کیا کہنا چاہیے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا وَ هُوَ يَقُولُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي رَجُلٌ قَدْ أَسْنَنْتُ وَ قَدْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْراً صَغِيرَةً وَ لَمْ أَدْخُلْ بِهَا وَ أَنَا أَخَافُ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ عَلَيَّ تَرَانِي أَنْ تَكْرَهَنِي لِخِضَابِي وَ كِبَرِي فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِذَا دَخَلَتْ فَمُرْهَا قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مُتَوَضِّئَةً ثُمَّ أَنْتَ لَا تَصِلُ إِلَيْهَا حَتَّى تَوَضَّأَ وَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ مَجِّدِ اللَّهَ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادْعُ وَ مُرْ مَنْ مَعَهَا أَنْ يُؤَمِّنُوا عَلَى دُعَائِكَ وَ قُلِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي إِلْفَهَا وَ وُدَّهَا وَ رِضَاهَا وَ أَرْضِنِي بِهَا وَ اجْمَعْ بَيْنَنَا بِأَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَ آنَسِ ائْتِلَافٍ فَإِنَّكَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَ تَكْرَهُ الْحَرَامَ ثُمَّ قَالَ وَ اعْلَمْ أَنَّ الْإِلْفَ مِنَ اللَّهِ وَ الْفِرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُكَرِّهَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور ہمارے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا کہ ایک شخص نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں سن رسیدہ شخص ہوں اور میں نے ایک کنواری چھوٹی عورت سے شادی کی ہے اور اس کے پاس نہیں گیا ہوں اور میں خوف زدہ ہوں کہ جب میں اس کے پاس داخل ہوں گا اور وہ مجھے دیکھے گی تو میرے خضاب اور بڑھاپے کی وجہ سے مجھ سے کراہت کرے گی۔" ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم اس کے پاس جاؤ تو اسے حکم دو اس سے پہلے کہ وہ تم سے ملے وہ باوضو ہو۔ پھر تم اس سے نہ ملو جب تک تم وضو نہ کر لو اور دو رکعت نماز پڑھو پھر اللہ عزّوجلّ کی بزرگی بیان کرو اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھو۔ پھر تم دعا کرو اور جو اس کے ساتھ ہیں انہیں حکم دو کہ وہ تمہاری دعا پر آمین کہیں۔ اللھم ارزقنی وودھا ورضاھا وارضنی بھاواجمع بیننا باحسن اجتماع وانس فانک تحب الحلال وتکرہ الحرام۔ پھر فرمایا۔ جان لو الفت اللہ عزّوجلّ کی طرف سے اور نفرت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ جسے اللہ عزّوجلّ حلال کرے وہ اس سے کراہت کرتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا دَخَلْتَ بِأَهْلِكَ فَخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ قُلِ اللَّهُمَّ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي مِنْهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ مُبَارَكاً تَقِيّاً مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً .

**2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب تم اپنی اہلیہ کے پاس جاؤ تو اس کو پیشانی سے پکڑو اور اسے قبلہ رخ کرو اور کہو۔**

اللَّهُمَّ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي مِنْهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ مُبَارَكاً تَقِيّاً مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ إِذَا هَمَّ بِذَلِكَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ لْيَحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِي مِنَ النِّسَاءِ أَعَفَّهُنَّ فَرْجاً وَ أَحْفَظَهُنَّ لِي فِي نَفْسِهَا وَ مَالِي وَ أَوْسَعَهُنَّ رِزْقاً وَ أَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَ قَدِّرْ لِي وَلَداً طَيِّباً تَجْعَلُهُ خَلَفاً صَالِحاً فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي قَالَ فَإِذَا دَخَلَتْ إِلَيْهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهَا وَ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ قَالَ قُلْتُ وَ كَيْفَ يَكُونُ شِرْكُ شَيْطَانٍ قَالَ إِنْ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَنَحَّى الشَّيْطَانُ وَ إِنْ فَعَلَ وَ لَمْ يُسَمِّ أَدْخَلَ ذَكَرَهُ وَ كَانَ الْعَمَلُ مِنْهُمَا جَمِيعاً وَ النُّطْفَةُ وَاحِدَةٌ .

**3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے اور ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے قاسم بن یحیٰی سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے مجھے فرمایا! جب تم میں سے کوئی ایک شادی کرے تو کیسے کرے؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب وہ اس کا عزم کرلے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ کی حمد کرے پھر کہے،"** اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِي مِنَ النِّسَاءِ أَعَفَّهُنَّ فَرْجاً وَ أَحْفَظَهُنَّ لِي فِي نَفْسِهَا وَ مَالِي وَ أَوْسَعَهُنَّ رِزْقاً وَ أَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَ قَدِّرْ لِي وَلَداً طَيِّباً تَجْعَلُهُ خَلَفاً صَالِحاً فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي۔ **فرمایا! اور جب وہ اس کے پاس داخل ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اس عورت کی پیشانی پر رکھے اور کہے۔"** اللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ۔ **راوی کہتا ہے میں نے عرض کی"شیطان کی شراکت کیسے واقع ہوتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجلّ کے اسم کا ذکر شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اگر قربت کرلے اور آلہ تناسل داخل کرتے وقت اللہ عزّوجلّ کا نام نہ لے تو وہ کام دونوں( اس شخص اور شیطان) کی طرف سے ہوتا ہے اور نطفہ ایک ہوتا ہے۔**

4- عَنْهُ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنِ الْمِيثَمِيِّ رَفَعَهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ لَهُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فَادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا وَلُوداً وَدُوداً لَا تَفْرَكُ تَأْكُلُ مِمَّا رَاحَ وَ لَا تَسْأَلُ عَمَّا سَرَحَ .

**4۔ اس نے ابو یوسف سے، اس نے میثمی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے عرض کی، میں نے شادی کی ہے پس آپ علیہ السلام اللہ عزّوجلّ سے میرے لیے دعا کیجیے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ! تم کہو۔"** اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا وَلُوداً وَدُوداً لَا تَفْرَكُ تَأْكُلُ مِمَّا رَاحَ وَ لَا تَسْأَلُ عَمَّا سَرَحَ۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَلْيَقُلْ أَقْرَرْتُ بِالْمِيثَاقِ الَّذِي أَخَذَ اللَّهُ إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے ابان سے اس نے عبدالرحمن بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی تزویج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ کہے" أَقْرَرْتُ بِالْمِيثَاقِ الَّذِي أَخَذَ اللَّهُ إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"۔

# باب الْقَوْلِ عِنْدَ الْبَاهِ وَ مَا يَعْصِمُ مِنْ مُشَارَكَةِ الشَّيْطَانِ

## (جماع کے وقت کا قول اور وہ کہ جو شیطان کی شراکت سے محفوظ رکھتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يُشَارِكَهُ الشَّيْطَانُ قَالَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے علی بن رئاب سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جو جب اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے کہیں اس کے ساتھ شیطان شریک نہ ہو، ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! وہ کہے "بسم اللہ اور اللہ عزّ و جلّ کی شیطان سے پناہ پالے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ يَسْتَطِيعُ الرَّجُلُ أَنْ يَقُولَ شَيْئاً فَقَالَ أَ لَا أُعَلِّمُكَ مَا تَقُولُ قُلْتُ بَلَى قَالَ تَقُولُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ فِي أَمَانَةِ اللَّهِ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ بَارّاً تَقِيّاً وَ اجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ فِيهِ شِرْكاً لِلشَّيْطَانِ قُلْتُ وَ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ قَالَ أَ مَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ ابْتَدَأَ هُوَ وَ شارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَ الْأَوْلادِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَجِيءُ حَتَّى يَقْعُدَ مِنَ الْمَرْأَةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ مِنْهَا وَ يُحْدِثُ كَمَا يُحْدِثُ وَ يَنْكِحُ كَمَا يَنْكِحُ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ قَالَ بِحُبِّنَا وَ بُغْضِنَا فَمَنْ أَحَبَّنَا كَانَ نُطْفَةَ الْعَبْدِ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا كَانَ نُطْفَةَ الشَّيْطَانِ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اور ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے وشّاء سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اے ابو محمد تم میں سے کسی شخص کے پاس جب اس کی بیوی آتی ہے تو وہ کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کیا آدمی اس وقت کچھ کہنے کی طاقت رکھتا ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیا تمہیں وہ نہ بتاؤں کہ جو تم کہو میں نے عرض کی یقیناً آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کہو" بِكَلِمَاتِ اللَّهِ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ فِي أَمَانَةِ اللَّهِ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ بَارّاً تَقِيّاً وَ اجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ فِيهِ شِرْكاً لِلشَّيْطَانِ "۔ میں نے عرض کی، کون سی چیز سے یہ معلوم ہوا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیا تم کتاب اللہ کو نہیں پڑھا ہے پھر آپؑ نے آیۃ مجیدہ کو پڑھنا شروع کیا" وہ ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے اموال اور اولاد میں..........(اسرا64) پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا! شیطان ضرور آتا ہے یہاں تک کہ عورت کے پاس ایسے بیٹھتا ہے کہ جیسے مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے جیسے مرد کرتا ہے اور اسی طرح جماع کرتا ہے جیسے مرد جماع کرتا ہے، میں نے عرض کی، اس کا پتہ کیسے چلتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہماریؑ محبت اور ہمؑ سے بغض کے ذریعے، پس جو ہمؑ سے محبت کرے تو وہ آدمی کا نطفہ ہوتا ہے اور جو ہم سے بغض رکھے وہ شیطان کا نطفہ ہوتا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَداً لَا يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ بِشَيْءٍ أَبَداً .

**3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القدّاح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی ایک جب جماع کرے تو کہے "** بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي **"۔ فرمایا اللہ عزّ وجلّ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ایسے بچے کا کہ جسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔**

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جَالِساً فَذَكَرَ شِرْكَ الشَّيْطَانِ فَعَظَّمَهُ حَتَّى أَفْزَعَنِي قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا الْمَخْرَجُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ الْجِمَاعَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ مِنِّي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ خَلِيفَةً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً وَ لَا حَظّاً وَ اجْعَلْهُ مُؤْمِناً مُخْلِصاً مُصَفًّى مِنَ الشَّيْطَانِ وَ رِجْزِهِ جَلَّ ثَنَاؤُكَ .

**4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے علی بن حسّان واسطی سے، اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا تو آپ علیہ السلام نے شیطان کے شریک ہونے کا ذکر اتنا زیادہ فرمایا کہ مجھے خوف ہونے لگا۔ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! اس سے چھٹکارے کا راستہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم جماع کا ارادہ کرو تو تم کہو"** بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ مِنِّي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ خَلِيفَةً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً وَ لَا حَظّاً وَ اجْعَلْهُ مُؤْمِناً مُخْلِصاً مُصَفًّى مِنَ الشَّيْطَانِ وَ رِجْزِهِ جَلَّ ثَنَاؤُكَ **"۔**

5- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَكَ فَأَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ أُطِيقُ أَنْ أَقُولَ شَيْئاً قَالَ بَلَى قُلِ اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ تَقِيّاً زَكِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ يَكُونُ فِيهِ شِرْكٌ لِلشَّيْطَانِ قَالَ نَعَمْ أَ مَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ شارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَ الْأَوْلادِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجِيءُ فَيَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ وَ يُنْزِلُ كَمَا يُنْزِلُ الرَّجُلُ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ قَالَ بِحُبِّنَا وَ بُغْضِنَا .

**5۔ اور اس نے اپنے باپ سے اس نے حمزہ بن عبد اللہ سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے ابو الولید سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! اے ابو محمد! جب تم اپنی بیوی کے پاس جاتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کیا مجھے وہاں پر کچھ کہنے کی طاقت ( اجازت ) ہے؟ فرمایا ہاں، کہو"** اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ تَقِيّاً زَكِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ يَكُونُ فِيهِ شِرْكٌ لِلشَّيْطَانِ **"۔ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، کیا اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں کیا تم نے اللہ عزّ وجلّ کا اس کی کتاب میں قول نہیں سنا" وہ شریک ہوتا ہے اموال اور اولاد میں .......(اسرا 64) شیطان آتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہے جیسے آدمی بیٹھتا ہے اور اس طرح مُنزَل ہوتا ہے جیسے آدمی کا انزال ہوتا ہے" میں نے عرض کی ،یہ کس چیز سے معلوم ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہماری محبت اور ہمارے بغض سے۔**

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي النُّطْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلْآدَمِيِّ وَ الشَّيْطَانِ إِذَا اشْتَرَكَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رُبَّمَا خُلِقَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَ رُبَّمَا خُلِقَ مِنْهُمَا جَمِيعاً .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے ان دو نطفوں کے بارے میں کہ جو آدمی اور شیطان کے ہوتے ہیں جب وہ اکٹھے ہو جائیں تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! بسا اوقات ان میں سے ایک سے تخلیق ہوتی ہے اور بسا اوقات ان دونوں سے خلقت ہوتی ہے۔

## باب الْعَزْلِ "عزل" (یعنی جماع کے وقت منی کو شرمگاہ سے باہر گرانا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى الرَّجُلِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ آدمی کے ہاتھ میں ہے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ إِنْ أَحَبَّ صَاحِبُهَا وَ إِنْ كَرِهَتْ لَيْسَ لَهَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ .

2۔ احمد بن محمد عاصمی نے اس نے علی بن الحسن فضال سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! آزاد عورت سے عزل میں اگر اس کا شوہر پسند کرے تو کوئی قباحت نہیں اگرچہ وہ عورت اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرے، عورت کو اس معاملہ میں کسی چیز کا حق نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى الرَّجُلِ يَصْرِفُهُ حَيْثُ شَاءَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علا سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ آدمی کے ہاتھ میں ہے جدھر چاہے صرف کرے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) لَا يَرَى بِالْعَزْلِ بَأْساً فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى فَكُلُّ شَيْءٍ أَخَذَ اللَّهُ مِنْهُ الْمِيثَاقَ فَهُوَ خَارِجٌ وَ إِنْ كَانَ عَلَى صَخْرَةٍ صَمَّاءَ

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبد الرحمن حذآء سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! علیؑ بن الحسین علیہما السلام عزل میں کوئی قباحت نہیں جانتے تھے پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیۃ مجید تلاوت فرمائی، اور جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے انہی کے متعلق اقرار لیا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں (الاعراف 171) پس ہر وہ چیز جس سے اللہ عزّ و جلّ نے میثاق لیا ہے پس وہ خارج ہے اگرچہ وہ سخت چٹان پر ہی کیوں نہ ہو"

# باب غَيْرَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی غیرت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ الْغَيْرَةُ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَ أَمَّا النِّسَاءُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْهُنَّ حَسَدٌ وَ الْغَيْرَةُ لِلرِّجَالِ وَ لِذَلِكَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا زَوْجَهَا وَ أَحَلَّ لِلرِّجَالِ أَرْبَعاً وَ إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمُ أَنْ يَبْتَلِيَهُنَّ بِالْغَيْرَةِ وَ يُحِلَّ لِلرِّجَالِ مَعَهَا ثَلَاثاً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مردوں کے سوا کسی کے لیے غیرت نہیں، البتہ عورتوں میں اس معاملہ میں صرف حسد ہے اور غیرت صرف مردوں کے لیے ہے اور اس وجہ سے اللہ عزّوجلّ نے عورتوں پر ان کے شوہروں کے سوا حرام کیا ہے اور مردوں کے لیے چار کو حلال کیا ہے اور اللہ عزّوجلّ اس سے بلند ہے کہ وہ عورتوں کو غیرت میں مبتلا کرے اور اس کے ساتھ ساتھ مردوں کے لیے بھی تین اور حلال کرے۔

2- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْجَلَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الْغَيْرَةَ لِلنِّسَاءِ وَ إِنَّمَا تَغَارُ الْمُنْكَرَاتُ مِنْهُنَّ فَأَمَّا الْمُؤْمِنَاتُ فَلَا إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ الْغَيْرَةَ لِلرِّجَالِ لِأَنَّهُ أَحَلَّ لِلرَّجُلِ أَرْبَعاً وَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ وَ لَمْ يَجْعَلْ لِلْمَرْأَةِ إِلَّا زَوْجَهَا فَإِذَا أَرَادَتْ مَعَهُ غَيْرَهُ كَانَتْ عِنْدَ اللَّهِ زَانِيَةً .

2۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے سعد بن جلّاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجلّ نے عورتوں کے لیے غیرت نہیں بنائی بلکہ بے شک اس کا شمار ان کے منکرات (منع کی گئی چیزوں) میں کیا ہے البتہ مومن عورتوں میں نہیں ہوتی۔ اللہ عزّوجلّ نے غیرت فقط مردوں کے لیے بنائی ہے کیونکہ اللہ عزّوجلّ نے اس کے لیے چار کو حلال کیا ہے اور اس کی ملکیت کو بھی جب کہ عورت کو صرف اس کے شوہر کیلئے معیّن کیا ہے پس جب عورت اس کے شوہر کے علاوہ کے ساتھ ارادہ کرے تو وہ اللہ عزّوجلّ کے نزدیک زانیہ ہوتی ہے۔

قَالَ وَ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ بَغَتْ مَعَهُ غَيْرَهُ .

اسے قاسم بن یحییٰ نے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے ابو بکر حضرمی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس جیسا روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ اس نے کہا اگر وہ شوہر کے علاوہ کسی اور کے ساتھ زنا کرے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَاعِدٌ إِذْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ عُرْيَانَةٌ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فَجَرْتُ فَطَهِّرْنِي قَالَ وَ جَاءَ رَجُلٌ يَعْدُو فِي أَثَرِهَا وَ أَلْقَى عَلَيْهَا ثَوْباً فَقَالَ مَا هِيَ مِنْكَ فَقَالَ صَاحِبَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَوْتُ بِجَارِيَتِي فَصَنَعَتْ مَا تَرَى فَقَالَ ضُمَّهَا إِلَيْكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْغَيْرَاءَ لَا تُبْصِرُ أَعْلَى الْوَادِي مِنْ أَسْفَلِهِ

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک عورت عریاں حالت میں آئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑی ہوگئی اور اس عورت نے کہا "اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے زنا کیا ہے پس مجھے پاک کیجیے اور ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے آیا اور اس پر کپڑا ڈال دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ تیری کیا لگتی ہے؟ اس نے عرض کی، میری بیوی ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی کنیز کے ساتھ خلوت میں گیا تو اس نے یہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اسے اپنے پاس لے جاؤ، پھر فرمایا! غیرت کرنے والی عورتیں جہنم کی وادی کے نچلے حصے سے اس کا اوپر والا حصہ نہ دیکھ سکیں گی۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ حَمَّادٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) غَيْرَةُ النِّسَاءِ الْحَسَدُ وَ الْحَسَدُ هُوَ أَصْلُ الْكُفْرِ إِنَّ النِّسَاءَ إِذَا غِرْنَ غَضِبْنَ وَ إِذَا غَضِبْنَ كَفَرْنَ إِلَّا الْمُسْلِمَاتُ مِنْهُنَّ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن الحسن سے اس نے یوسف بن حماد سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا! عورتوں کی غیرت حسد ہے اور حسد کفر کی بنیاد ہے جب عورتوں پر سوکن لائی جاتی ہے تو وہ غضبناک ہوتی ہیں اور جب غضبناک ہوتی ہیں تو کفر کرتی ہیں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جو ان میں سے تسلیم کرتی رہیں۔

5- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) امْرَأَتَهُ فَأَحْسَنَ عَلَيْهَا الثَّنَاءَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَغَرْتَهَا قَالَ لَا قَالَ فَأَغِرْهَا فَأَغَارَهَا فَثَبَتَتْ فَقَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي قَدْ أَغَرْتُهَا فَثَبَتَتْ فَقَالَ هِيَ كَمَا تَقُولُ .

5۔ اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے خالد قلانسی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے اپنی بیوی کا ذکر کیا تو اس کی بہت زیادہ تعریف کی تو اسے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! کیا تو نے اس پر شادی کی، اس نے کہا نہیں، فرمایا! اس پر شادی کر، پس اس نے اس پر شادی کی تو بھی ثابت قدم رہی، تو اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے اس پر شادی کی مگر وہ ثابت قدم رہی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ اسی طرح ہے جیسا تم نے کہا۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْمَرْأَةُ تَغَارُ عَلَى الرَّجُلِ تُؤْذِيهِ قَالَ ذَلِكَ مِنَ الْحُبِّ .

6۔ ابوالاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، عورت مرد پر غیرت کرتی ہے اور اسے اذیت دیتی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ محبت کی وجہ سے ہے۔

# باب حُبِّ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا (بیوی کی اپنے شوہر کے لیے محبت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنْ سَرِيَّةٍ قَدْ كَانَ أُصِيبَ فِيهَا نَاسٌ كَثِيرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَقْبَلَتْهُ النِّسَاءُ يَسْأَلْنَهُ عَنْ قَتْلَاهُنَّ فَدَنَتْ مِنْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَ فُلَانٌ قَالَ وَ مَا هُوَ مِنْكِ قَالَتْ أَبِي قَالَ احْمَدِي اللَّهَ وَ اسْتَرْجِعِي فَقَدِ اسْتُشْهِدَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَقَالَ وَ مَا هُوَ مِنْكِ فَقَالَتْ أَخِي فَقَالَ احْمَدِي اللَّهَ وَ اسْتَرْجِعِي فَقَدِ اسْتُشْهِدَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَقَالَ وَ مَا هُوَ مِنْكِ فَقَالَتْ زَوْجِي قَالَ احْمَدِي اللَّهَ وَ اسْتَرْجِعِي فَقَدِ اسْتُشْهِدَ فَقَالَتْ وَا وَيْلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَجِدُ بِزَوْجِهَا هَذَا كُلَّهُ حَتَّى رَأَيْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویۃ بن وھب سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ سے واپس آئے کہ جس میں مسلمانوں کے بہت سے لوگ شہید ہوئے پس عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا اور اپنے اپنے مقتولوں کے بارے میں پوچھنے لگیں ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئی اور عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فلاں نے کیا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ تمہارا کیا لگتا تھا؟ اس نے عرض کی، میرا باپ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ کی حمد کر اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ وہ شہید ہو گیا، پس اس عورت نے ویسا ہی کیا پھر اس عورت نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں نے کیا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ تمہارا کیا لگتا ہے؟ اس نے عرض کی میرا بھائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ کی حمد کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ وہ شہید ہو گیا، اس عورت نے ایسا ہی کیا پھر اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں نے کیا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارا کیا ہے؟، اس عورت نے عرض کی، میرا شوہر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد کر اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ وہ شہید ہو گیا، تو اس عورت نے کہا" واویلا " تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میرا گمان نہیں تھا کہ عورتیں بھی اپنے شوہروں سے ایسی محبت کرتی ہیں یہاں تک کہ میں نے اس عورت کو دیکھا۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِابْنَةِ جَحْشٍ قُتِلَ خَالُكِ حَمْزَةُ قَالَ فَاسْتَرْجَعَتْ وَ قَالَتْ أَحْتَسِبُهُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا قُتِلَ أَخُوكِ فَاسْتَرْجَعَتْ وَ قَالَتْ أَحْتَسِبُهُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا قُتِلَ زَوْجُكِ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا وَ صَرَخَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا يَعْدِلُ الزَّوْجَ عِنْدَ الْمَرْأَةِ شَيْءٌ .

2۔ احمد بن محمد نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنت جحش سے فرمایا! تمہارا ماموں حمزہ علیہ السلام قتل ہو گیا، تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا میں اسے اللہ کے ہاں حساب کرتی ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! تمہارا بھائی مارا گیا، اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا، میں اسے اللہ کے ہاں حساب کرتی ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! تمہارا شوہر مارا گیا پس اس نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور چیخ ماری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت کے نزدیک شوہر کے برابر کوئی چیز نہیں۔

# باب حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (شوہر کا بیوی پر حق)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ لَهَا أَنْ تُطِيعَهُ وَ لَا تَعْصِيَهُ وَ لَا تَصَدَّقَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ لَا تَصُومَ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ وَ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ إِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ مَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَ مَلَائِكَةُ الْغَضَبِ وَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقّاً عَلَى الرَّجُلِ قَالَ وَالِدُهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقّاً عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ زَوْجُهَا قَالَتْ فَمَا لِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا لَهُ عَلَيَّ قَالَ لَا وَ لَا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ وَاحِدَةٌ قَالَ فَقَالَتْ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَا يَمْلِكُ رَقَبَتِي رَجُلٌ أَبَداً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شوہر کا بیوی پر کیا

حق ہے ؟تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اس کی اطاعت کرے اس کی نافرمانی نہ کرے اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے اس کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ نہ رکھے، اسے خود سے نہ روکے اگرچہ اس کی کمر میں گٹھے پڑ جائیں اور اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اور اگر وہ اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلے تو اس پر آسمان کے فرشتے، زمین کے فرشتے، غضب کے فرشتے، رحمت کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے، اس عورت نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمی پر لوگوں میں سے سب سے بڑا حق کس کا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا! اس کے والد کا، اس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت پر لوگوں میں سے سب سے بڑا حق کس کا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے شوہر کا، اس عورت نے عرض کی، کیا میرے لیے بھی اس پر جیسے اسے مجھ پر ہے حق ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں، ایک فی صد بھی نہیں، تو اس عورت نے عرض کی اس کی قسم جس نے آپؐ کو برحق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا کر بھیجا کبھی کوئی مرد میری گردن کا مالک نہ ہو گا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْجَلَّابِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَيُّمَا امْرَأَةٍ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ فِي حَقٍّ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا صَلَاةٌ حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِغَيْرِ زَوْجِهَا لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ طِيبِهَا كَغُسْلِهَا مِنْ جَنَابَتِهَا .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے سعد بن ابی عمرو جلاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جو بھی عورت سو جائے درحالیکہ اس کا شوہر ادائیگی حق کے لیے اس پر ناراض ہو اس عورت سے نماز قبول نہ ہو گی جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے اور جو بھی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کے لیے خوشبو لگائے اس سے نماز قبول نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ اس خوشبو کے لیے غسل کرے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُرْفَعُ لَهُمْ عَمَلٌ عَبْدٌ آبِقٌ وَ امْرَأَةٌ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ .

3۔ علی بن الحکم نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تین کے اعمال درجہ قبولیت تک بلند نہیں ہوتے، (i) بھاگا ہوا غلام (ii) وہ عورت کہ جس پر اس کا شوہر ناراض ہو (iii) فخر کے سبب اپنے لباس کو زمین پر لگا کر چلنے والا۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) قَالَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن حسان سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! عورت کا جہاد بہترین شوہر داری ہے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُنْذِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ عَبْدٌ آبِقٌ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے حسن بن منذر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تین کی نماز قبول نہیں ہوتی،(i) اپنے آقاؤں سے بھاگ جانے والا غلام یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے(ii) عورت کہ جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو،(iii) وہ شخص جو کسی گروہ کی امامت کرے اور وہ اس سے کراہت کرتے ہوں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّ قَوْماً أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَا أُنَاساً يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَوْ أَمَرْتُ أَحَداً أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کو سجدہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر میں کسی ایک کو بھی حکم دیتا وہ کسی ایک کو بھی سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُبَيْرٍ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ فَخَبِّرْنِي عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَصُومَ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْنِي تَطَوُّعاً وَ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ عَلَيْهَا أَنْ تَطَيَّبَ بِأَطْيَبِ طِيبِهَا وَ تَلْبَسَ أَحْسَنَ ثِيَابِهَا وَ تَزَيَّنَ بِأَحْسَنِ زِينَتِهَا وَ تَعْرِضَ نَفْسَهَا عَلَيْهِ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ حُقُوقُهُ عَلَيْهَا .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے جامورانی سے، اس نے ابن ابی حمزہ سے اس نے عمرو بن جبیر عزرمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیان کرنے سے زیادہ ہے، اس نے عرض کی ان میں سے کچھ تو بتائیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت کو حق نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے یعنی مستحبی روزہ اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلے اور عورت پر واجب ہے کہ بہترین خوشبو لگائے، بہترین لباس پہنے اچھی طرح بناؤ سنگھار کرے اور صبح وشام خود کو اپنے شوہر کے سامنے پیش کرے اور شوہر کے حقوق بیوی پر اس سے بھی زیادہ ہیں۔

8- عَنْهُ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ أَنْ تُجِيبَهُ إِلَى حَاجَتِهِ وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى قَتَبٍ وَ لَا تُعْطِيَ شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ فَعَلَيْهَا الْوِزْرُ وَ لَهُ الْأَجْرُ وَ لَا تَبِيتَ لَيْلَةً وَ هُوَ عَلَيْهَا سَاخِطٌ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَ ظَالِماً قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَزَوَّجْتُ زَوْجاً أَبَداً .

8۔ اس نے جامورانی سے اس نے ابن ابی حمزہ سے اس نے ابو المغراء سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا !ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی، شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی ضرورت کے وقت اسے اچھا جواب دے اگرچہ اس کی کمر میں گھٹے پڑ چکے ہوں اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ دے اگر ایسا کرے تو اس عورت پر بوجھ ہو گا اور اس کے شوہر کے لیے اجر ہو گا اور اگر اسکا شوہر ناراض ہو تو رات کو نہ سوئے، اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو؟ فرمایا! ہاں، اس عورت نے کہا، اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا میں کبھی بھی شوہر سے شادی نہ کروں گی۔

# باب كَرَاهِيَةِ أَنْ تَمْنَعَ النِّسَاءُ أَزْوَاجَهُنَّ

# (عورتوں کے لیے ان کی شوہروں سے مانع ہونے کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِلنِّسَاءِ لَا تُطَوِّلْنَ صَلَاتَكُنَّ لِتَمْنَعْنَ أَزْوَاجَكُنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے فضالہ بن ایوب سے اس نے ابو المغراء سے اس نے ابو بصیر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا! تم اپنی نمازوں کو طول مت دو کہ اس سے تم اپنے شوہروں سے مانع ہو جاؤ۔

2- عَنْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ مِنَ الْمُسَوِّفَاتِ قَالَتْ وَ مَا الْمُسَوِّفَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَدْعُوهَا زَوْجُهَا لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَلَا تَزَالُ تُسَوِّفُهُ حَتَّى يَنْعُسَ زَوْجُهَا وَ يَنَامَ فَتِلْكَ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهَا حَتَّى يَسْتَيْقِظَ زَوْجُهَا .

2۔ اس نے موسیٰ بن قاسم سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے ضریس کناسی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت اپنی کسی ضرورت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! لگتا ہے تو مسّوفات میں سے ہے ،اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسوفات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ عورت جسے اس کا شوہر اپنی کسی ضرورت کے لیے بلائے اور وہ اسے انتظار کرائے، یہاں تک کہ اس کا شوہر تھک کر سو جائے تو ملائکہ اس عورت پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کا شوہر جاگ جائے۔

# باب كَرَاهِيَةِ أَنْ تَتَبَتَّلَ النِّسَاءُ وَ يُعَطِّلْنَ أَنْفُسَهُنَّ

# (عورتوں کا شہوت سے کنارہ کش ہونے اور خود کو شادی سے روکنے کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءَ أَنْ يَتَبَتَّلْنَ وَ يُعَطِّلْنَ أَنْفُسَهُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علی بن رئاب سے اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو شہوت ترک کرنے اور خود کو تزویج سے دور کرنے سے منع فرمایا ہے۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا وَ لَوْ تُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا قِلَادَةً وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَدَعَ يَدَهَا مِنَ الْخِضَابِ وَ لَوْ تَمْسَحُهَا مَسْحاً بِالْحِنَّاءِ وَ إِنْ كَانَتْ مُسِنَّةً .

2۔ ابن محبوب نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! عورت کو اپنا بناؤ سنگھار ترک نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اپنی گردن میں ایک ہار ہی لٹکائے اور عورت کو اپنے ہاتھ رنگ سے خالی نہیں چھوڑنے چاہئیں اگرچہ مہندی کا ایک ٹیکہ ہی لگائے اگرچہ وہ سن رسیدہ ہی کیوں نہ ہو۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَتْ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي امْرَأَةٌ مُتَبَتِّلَةٌ فَقَالَ وَ مَا التَّبَتُّلُ عِنْدَكِ قَالَتْ لَا أَتَزَوَّجُ قَالَ وَ لِمَ قَالَتْ أَلْتَمِسُ بِذَلِكَ الْفَضْلَ فَقَالَ انْصَرِفِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكِ فَضْلًا لَكَانَتْ فَاطِمَةُ ( **عليه السلام** ) أَحَقَّ بِهِ مِنْكِ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَسْبِقُهَا إِلَى الْفَضْلِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے عبد الصمد بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے حاضر ہوئی اور عرض کی، اللہ آپؑ کے امر میں اصلاح قائم رکھے! میں شہوت سے کنارہ کش عورت ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! تمہارے نزدیک شہوت سے کنارہ کش ہونا کیا ہے؟ اس نے عرض کی، میں نے شادی نہیں کی، آپؑ نے فرمایا! اس کی وجہ اس نے عرض کی میں اس سبب سے فضیلت چاہتی ہوں، تو آپؑ نے فرمایا! چلی جاؤ اگر یہ فضیلت ہوتی تو فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا تمہاری نسبت اس کی زیادہ حقدار ہوتیں کیونکہ کوئی بھی انؑ سے فضیلت میں آگے نہیں ہے۔

# باب إِكْرَامِ الزَّوْجَةِ (بیوی کا احترام)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَظَلُّ مُعَانِقَهَا .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تم میں سے کوئی ایک عورت کو مار پیٹ کر پھر اس کی دل لگی کی چھاؤں کو چاہے گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّمَا الْمَرْأَةُ لُعْبَةٌ مَنِ اتَّخَذَهَا فَلَا يُضَيِّعْهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت فقط کھیلنے کی چیز ہے جو بھی اسے لے اسے ضائع نہ کر دے۔

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِي رِسَالَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِلَى الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) لَا تُمَلِّكِ الْمَرْأَةَ مِنَ الْأَمْرِ مَا يُجَاوِزُ نَفْسَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ أَنْعَمُ لِحَالِهَا وَ أَرْخَى لِبَالِهَا وَ أَدْوَمُ لِجَمَالِهَا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رَيْحَانَةٌ وَ لَيْسَتْ بِقَهْرَمَانَةٍ وَ لَا تَعْدُ بِكَرَامَتِهَا نَفْسَهَا وَ اغْضُضْ بَصَرَهَا بِسِتْرِكَ وَ اكْفُفْهَا بِحِجَابِكَ وَ لَا تُطْمِعْهَا أَنْ تَشْفَعَ لِغَيْرِهَا فَيَمِيلَ عَلَيْكَ مَنْ شَفَعَتْ لَهُ عَلَيْكَ مَعَهَا وَ اسْتَبْقِ مِنْ نَفْسِكَ بَقِيَّةً فَإِنَّ إِمْسَاكَكَ نَفْسَكَ عَنْهُنَّ وَ هُنَّ يَرَيْنَ أَنَّكَ ذُو اقْتِدَارٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَرَيْنَ مِنْكَ حَالًا عَلَى انْكِسَارٍ .

3۔ابو علی الاشعری نے ہمارے کسی عالم سے اس نے جعفر بن عنسبۃ سے اس نے عباد بن زیاد اسدی سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے اس نے ابو جعفر سے اور احمد بن محمد عاصمی سے، اس نے بیان کرنے والے سے اس نے معلی بن محمد بصری سے اس نے علی بن حسان سے اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حسن علیہ السلام کی طرف امیر المومنین علیہ السلام کے خط میں ہے کہ عورت ایسے امور کو اپنے ہاتھ میں نہ لے کہ جو اس کی ذات سے تجاوز کر جائیں کیونکہ اس میں ہی اس کے حالات کی خوشگواری، آسودہ حالی اور اس کے حسن میں ہمیشگی ہے۔ عورت پھول ہے، مصارف کی ذمہ دار نہیں ہے اس کے احترام میں اس کی ذات سے تجاوز نہ کرو، اپنے عیبوں سے اس کی آنکھیں بند رکھو اور اپنے حجابوں سے اسے روکے رکھو اور اسے لالچ نہ دو کہ وہ اس کے علاوہ کی خواہش کرنے لگے اور وہ تمہارے بر خلاف اس کی طرف مائل ہو جو تمہارے بجائے اس کو وہ چیز دے اور اپنی ذات سے کچھ بچا کر رکھو کیونکہ تمہارا اپنی ذات کو ان سے روکے رکھنا در حالیکہ وہ جانتی ہوں کہ تم صاحب اقتدار ہو بہتر ہے اس سے کہ وہ تمہیں انکساری کی حالت میں دیکھیں۔

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدَكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

احمد بن محمد بن سعید نے جعفر بن محمد الحسنی سے اس نے علی بن عبدک سے اس نے حسن بن طریف بن ناصح سے اس نے حسین بن علوان سے اس نے سعد بن ظریف سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے اس نے امیر المومنین علیہ السلام سے ایسا ہی روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے یہ خط اپنے بیٹے محمد رضوان اللہ علیہ کی طرف لکھا۔

# باب حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ (عورت کا شوہر پر حق)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ كَانَ مُحْسِناً قَالَ يُشْبِعُهَا وَ يَكْسُوهَا وَ إِنْ جَهِلَتْ غَفَرَ لَهَا وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَانَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ أَبِي ( **عليه السلام** ) تُؤْذِيهِ فَيَغْفِرُ لَهَا .

1۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، عورت کا شوہر پر کون سا حق ہے کہ جسے وہ ادا کرے تو نیکو کار رہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے پیٹ بھر کر کھلائے اور اسے کپڑے پہنائے اور اگر وہ بھول کرے تو اسے معاف کر دے، اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! میرے باباعلیہ السلام کے پاس ایک عورت تھی جو انہیں اذیت دیتی تو آپ علیہ السلام اسے معاف فرمادیا کرتے تھے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُبَيْرٍ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَسَأَلَتْهُ عَنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَخَبَّرَهَا ثُمَّ قَالَتْ فَمَا حَقُّهَا عَلَيْهِ قَالَ يَكْسُوهَا مِنَ الْعُرْيِ وَ يُطْعِمُهَا مِنَ الْجُوعِ وَ إِنْ أَذْنَبَتْ غَفَرَ لَهَا فَقَالَتْ فَلَيْسَ لَهَا عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُ هَذَا قَالَ لَا قَالَتْ لَا وَ اللَّهِ لَا تَزَوَّجْتُ أَبَداً ثُمَّ وَلَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ أَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اس نے عمرو بن جبیر عزرمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیوی پر شوہر کے حقوق کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بتایا پھر اس عورت نے کہا، بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس کی عریانیت کو لباس دے اور اس کی بھوک کو کھانا دے اور اگر وہ غلطی کرے تو اسے معاف کرے، تو اس عورت نے کہا کیا اس کے علاوہ بیوی کا شوہر پر کوئی حق نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں۔ تو اس عورت نے کہا اللہ عزّ و جلّ کی قسم کبھی بھی شادی نہ کروں گی۔ پھر وہ واپس چل دی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پلٹ آؤ پس وہ پلٹ آئی تو فرمایا! اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے، اگر وہ تقویٰ اختیار کریں تو ان کے لیے بہت افضل ہے۔(نور24:60)

3- عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي الضَّعِيفَيْنِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْيَتِيمَ وَ النِّسَاءَ وَ إِنَّمَا هُنَّ عَوْرَةٌ .

3۔ اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! کمزوروں کے بارے میں اللہ کے غضب سے بچو یعنی یتیم بچیوں اور عورتوں کے بارے میں، بے شک وہ خوف زدہ ہیں۔

4- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ذُبْيَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ بُهْلُولِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) جَارِيَةً كَانَتْ لِإِسْمَاعِيلَ ابْنِهِ فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَقُلْتُ وَ مَا الْإِحْسَانُ إِلَيْهَا فَقَالَ أَشْبِعْ بَطْنَهَا وَ اكْسُ جُثَّتَهَا وَ اغْفِرْ ذَنْبَهَا ثُمَّ قَالَ اذْهَبِي وَسَّطَكِ اللَّهُ مَا لَهُ .

4۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے ذیبان بن حکیم سے اس نے بھلول بن مسلم سے اس نے یونس بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی کنیز مجھے تزویج کی اور فرمایا! اس سے حسن سلوک کرنا، میں نے عرض کیا اس سے حسن سلوک کیا ہے؟ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کے پیٹ کو بھرو اس کے جسم کو لباس پہناؤ اور اس کی غلطیوں کو معاف کرو، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا چلی جاؤ اللہ تمہیں اس کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق دے۔

5- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا قَالَ يَسُدُّ جَوْعَتَهَا وَ يَسْتُرُ عَوْرَتَهَا وَ لَا يُقَبِّحُ لَهَا وَجْهاً فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَ اللَّهِ أَدَّى حَقَّهَا قُلْتُ فَالدُّهْنُ قَالَ غِبّاً يَوْمٌ وَ يَوْمٌ لَا قُلْتُ فَاللَّحْمُ قَالَ فِي كُلِّ ثَلَاثَةٍ فَيَكُونُ فِي الشَّهْرِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ فَالصِّبْغُ قَالَ وَ الصِّبْغُ فِي كُلِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ يَكْسُوهَا فِي كُلِّ سَنَةٍ أَرْبَعَةَ أَثْوَابٍ ثَوْبَيْنِ لِلشِّتَاءِ وَ ثَوْبَيْنِ لِلصَّيْفِ وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْقِرَ بَيْتَهُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ دُهْنِ الرَّأْسِ وَ الْخَلِّ وَ الزَّيْتِ وَ يَقُوتُهُنَّ بِالْمُدِّ فَإِنِّي أَقُوتُ بِهِ نَفْسِي وَ عِيَالِي وَ لْيُقَدِّرْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ قُوتَهُ فَإِنْ شَاءَ أَكَلَهُ وَ إِنْ شَاءَ وَهَبَهُ وَ إِنْ شَاءَ تَصَدَّقَ بِهِ وَ لَا تَكُونُ فَاكِهَةٌ عَامَّةٌ إِلَّا أَطْعَمَ عِيَالَهُ مِنْهَا وَ لَا يَدَعُ أَنْ يَكُونَ لِلْعِيدِ عِنْدَهُمْ فَضْلٌ فِي الطَّعَامِ أَنْ يُسَنِّيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يُسَنِّي لَهُمْ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ .

5۔ اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے بیان کرنے والے سے اس نے شہاب بن عبد ربہٖ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کی بھوک کو ختم کرے اس کے اعضاء کو ڈھانپے اور اس کے لیے برا چہرہ نہ بنائے پس جب شوہر ایسا کرے تو اللہ کی قسم اس نے اس عورت کا حق ادا کر دیا، میں نے عرض کی، تیل مہیا کرے۔ فرمایا، ایک دن دے اور ایک دن ناغہ کرے۔ میں نے عرض کی اور گوشت، فرمایا! ہر تیسرے روز پس مہینے میں دس مرتبہ اس سے زیادہ نہیں، میں نے عرض کی "بناؤ سنگھار کا سامان؟ فرمایا، ہر چھ مہینے میں اور شوہر بیوی کو ہر سال میں چار کپڑے پہنائے، دو سردیوں میں اور دو گرمیوں میں اور اس کا گھر تین چیزوں سے خالی نہیں ہونا چاہیے، سر پر لگانے والا تیل

، سرکہ اور زیتون کا تیل۔ اور اسے مد (خاص پیمانہ) سے ناپ کر غذا دے، میں خود کو اور اپنے عیال کو ناپ کر دیتا ہوں ہر انسان کو اپنی غذا پر قادر ہونا چاہیے اگر چاہے تو اسے کھالے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے صدقہ کرے اور جو سالانہ پھل ہوں ان میں سے اپنے عیال کو کھلائے اور انہیں عید پر ان کو زیادہ کھانا دینا ترک نہ کرے اور ان کے لیے ان کھانوں کا بندوبست کرے کہ جن کا باقی ایام میں بندوبست نہیں کرتا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَوْصَانِي جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) بِالْمَرْأَةِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي طَلَاقُهَا إِلَّا مِنْ فَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ .

6۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھے جبرائیل علیہ السلام نے عورت کے بارے میں اتنی وصیت کی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے طلاق نہیں دینی چاہیے ماسوائے کہ وہ کھلی فحاشی کرے۔

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتاهُ اللَّهُ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَيْهَا مَا يُقِيمُ ظَهْرَهَا مَعَ كِسْوَةٍ وَ إِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار یا اس کے علاوہ سے اس نے ابن فضال سے، اس نے غالب ابن عثمان سے اس نے روح بن عبدالرحیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، اللہ عزّ وجلّ کا قول ہے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو تو جو اسے اللہ نے دیا ہے اس میں سے حسب استطاعت خرچ کرے (طلاق) آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب مرد عورت پر اتنا خرچ کرے کہ جس سے اس کا وجود باقی رہے اور ڈھانپتا بھی رہے تو ٹھیک ورنہ ان کے درمیان جدائی کرا دینی چاہیے۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ لَا يُجْبَرُ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى نَفَقَةِ الْأَبَوَيْنِ وَ الْوَلَدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ قُلْتُ لِجَمِيلٍ وَ الْمَرْأَةُ قَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا كَسَاهَا مَا يُوَارِي عَوْرَتَهَا وَ يُطْعِمُهَا مَا يُقِيمُ صُلْبَهَا أَقَامَتْ مَعَهُ وَ إِلَّا طَلَّقَهَا .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا آدمی کو ماں باپ اور اولاد کے نفقہ کے علاوہ کسی چیز پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، ابن ابی عمیر نے کہا میں نے جمیل سے کہا، اور بیوی؟ تو اس نے کہا عنبسہ سے روایت کیا گیا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی بیوی کو اتنا پہنائے کہ اس کی شرمگاہ کو چھپا لے اور اسے اتنا کھلائے کہ جس سے اس کا وجود باقی رہے تو عورت اس کے ساتھ مقیم رہے بصورت دیگر اس عورت کو طلاق دے دے۔

# باب مُدَارَاةِ الزَّوْجَةِ (بیوی سے نرمی برتنا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعْوَجِّ إِنْ تَرَكْتَهُ انْتَفَعْتَ بِهِ وَ إِنْ أَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ اسْتَمْتَعْتَ بِهِ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے اگر تم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تو نفع پاؤ گے اور اسے سیدھا کیا تو توڑ ڈالو گے اور دوسری حدیث میں ہے کہ اس سے لطف اُٹھاؤ۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ عَنْ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) شَكَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يَلْقَى مِنْ سُوءِ خُلُقِ سَارَةَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعْوَجِّ إِنْ أَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ وَ إِنْ تَرَكْتَهُ اسْتَمْتَعْتَ بِهِ اصْبِرْ عَلَيْهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابان احمر سے اس نے محمد واسطی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ابراہیم علیہ السلام نے اللہ عزّ وجلّ سے سارۃ کے بُرے اخلاق کی شکایت کی تو اللہ عزّ وجلّ نے ان کی طرف وحی فرمائی، بے شک عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے، اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو اس سے لطف پاؤ گے، اس پر صبر کرو۔

## باب مَا يَجِبُ مِنْ طَاعَةِ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (بیوی پر شوہر کی اطاعت میں جو واجب ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَرَجَ فِي بَعْضِ حَوَائِجِهِ فَعَهِدَ إِلَى امْرَأَتِهِ عَهْداً أَلَّا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى يَقْدَمَ قَالَ وَ إِنَّ أَبَاهَا مَرِضَ فَبَعَثَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي خَرَجَ وَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ بَيْتِي حَتَّى يَقْدَمَ وَ إِنَّ أَبِي قَدْ مَرِضَ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أَعُودَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَثَقُلَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ ثَانِياً بِذَلِكَ فَقَالَتْ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أَعُودَهُ فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَمَاتَ أَبُوهَا فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ إِنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَدُفِنَ الرَّجُلُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكِ وَ لِأَبِيكِ بِطَاعَتِكِ لِزَوْجِكِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن قاسم سے اس نے حضرمی سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں انصار کا ایک شخص اپنی کسی ضرورت کے سبب سفر پر گیا اور اپنی بیوی سے وعدہ لیا کہ وہ اس کے آنے تک گھر سے باہر نہ نکلے گی اور اس عورت کا باپ مریض ہو گیا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک عورت بھیجی اور عرض کی میرا شوہر سفر پر گیا ہے اور مجھ سے عہد لے گیا ہے کہ میں اس کے آنے تک گھر سے باہر نہ نکلوں گی، اب میرا باپ بیمار ہو گیا ہے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اس کی عیادت کے لیے جاؤں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں گھر میں بیٹھی رہو اور شوہر کی اطاعت کرو اس کی بیماری شدید ہو گئی تو اس عورت نے دوبارہ وہی پیغام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا اور عرض کی کہ مجھے حکم دیجیے تاکہ میں اس کی عیادت کر سکوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! گھر میں بیٹھی رہو اور شوہر کی اطاعت کرو، اس عورت کا باپ مر گیا تب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا باپ مر گیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیجیے کہ میں اس پر نماز پڑھ سکوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں گھر میں بیٹھی رہو اور شوہر کی اطاعت کرو اور جب وہ آدمی دفن ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ تیری شوہر کی اطاعت گزاری کے سبب اللہ عزّ وجلّ نے تمہیں اور تمہارے باپ کو بخش دیا ہے

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءَ فَقَالَ يَا مَعَاشِرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَ لَوْ بِتَمْرَةٍ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ لَهَا عَقْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لَيْسَ نَحْنُ الْأُمَّهَاتُ الْحَامِلَاتُ الْمُرْضِعَاتُ أَ لَيْسَ مِنَّا الْبَنَاتُ الْمُقِيمَاتُ وَ الْأَخَوَاتُ الْمُشْفِقَاتُ فَرَقَّ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيمَاتٌ لَوْ لَا مَا يَأْتِينَ إِلَى بُعُولَتِهِنَّ مَا دَخَلَتْ مُصَلِّيَةٌ مِنْهُنَّ النَّارَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا، انہوںؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا! اے عورتو، صدقہ دو خواہ اپنے زیورات میں سے دو اگرچہ ایک کھجور ہو یا آدھی کھجور ہو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کی وادی میں ہو جائیں گی۔ اگر تم نے زیادہ لعنت ملامت کی اور شوہروں کی نافرمانی کی، تو بنی سلیم کی ایک عقل مند عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم مائیں حمل اُٹھانے والی اور دودھ پلانے والی نہیں ہیں ؟ کیا ہم میں سے نیکوکار بیٹیاں اور پیار کرنے والی بہنیں نہیں ہیں ؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر بہت رحم آیا اور فرمایا! حمل اُٹھانے والیاں پیدا کرنے والیاں دودھ پلانے والیاں اور رحم کرنے والیاں اگر اپنے شوہروں کو جو اذیت دیتی ہیں نہ دیں تو ان میں سے نماز پڑھنے والی کبھی جہنم میں داخل نہ ہوں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى ظَهْرِ الْمَدِينَةِ عَلَى جَمَلٍ عَارِي الْجِسْمِ فَمَرَّ بِالنِّسَاءِ فَوَقَفَ عَلَيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعَاشِرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَ أَطِعْنَ أَزْوَاجَكُنَّ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ فِي النَّارِ فَلَمَّا سَمِعْنَ ذَلِكَ بَكَيْنَ ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي النَّارِ مَعَ الْكُفَّارِ وَ اللَّهِ مَا نَحْنُ بِكُفَّارٍ فَنَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّكُنَّ كَافِرَاتٌ بِحَقِّ أَزْوَاجِكُنَّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن غالب سے اس نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان کے روز ایک انتہائی کمزور جسم اونٹ پر سوار ہو کر مدینے کے پیچھے کی طرف گئے تو عورتوں کے قریب سے گذرے تو ان کے پاس رک گئے اور پھر فرمایا اے عورتو! صدقہ دو اور اپنے شوہروں کی اطاعت کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم میں ہوں گی جب ان عورتوں نے سنا تو گریہ کرنے لگیں، پھر ان میں سے ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم میں کفار کے ساتھ ؟ اللہ کی قسم ہم کفار میں سے نہیں ہیں کہ ہم اہل جہنم میں سے ہوں تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایسا ہو گا اگر تم اپنے شوہروں کے حقوق نہ ادا کرنے والی ہوئیں۔

4- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ مَعَ زَوْجِهَا فِي عِتْقٍ وَ لَا صَدَقَةٍ وَ لَا تَدْبِيرٍ وَ لَا هِبَةٍ وَ لَا نَذْرٍ فِي مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِلَّا فِي زَكَاةٍ أَوْ بِرٍّ وَالِدَيْهَا أَوْ صِلَةِ قَرَابَتِهَا .

4۔ ابن محبوب نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! شوہر دار عورت کو اس کے اپنے مال میں بھی غلام کو آزاد کرنے صدقہ دینے غلام کو تدبیر دینے ھبہ اور نظر مارنے کی اجازت نہیں جب تک کہ اس کا شوہر اجازت نہ دے، ماسوائے زکوۃ واجب دینے یا والدین کے ساتھ نیکی کرنے یا اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی میں۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى تَرْجِعَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو بھی عورت اپنے گھر سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکلے تو اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے۔

# باب فِي قِلَّةِ الصَّلَاحِ فِي النِّسَاءِ (صالح عورتیں قلیل ہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ .عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النَّاجِي مِنَ الرِّجَالِ قَلِيلٌ وَ مِنَ النِّسَاءِ أَقَلُّ وَ أَقَلُّ قِيلَ وَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّهُنَّ كَافِرَاتُ الْغَضَبِ مُؤْمِنَاتُ الرِّضَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے عمرو بن مسلم سے اس نے ثمالی سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مردوں میں سے نجات یافتہ (نیکوکار) کم ہیں اور عورتوں میں بہت کم اور بہت کم ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وجہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیونکہ عورتیں غصہ کے وقت کفر کرنے والی اور رضامندی کے وقت ایمان لانے والی ہوتی ہیں۔

2- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْجَلَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةِ سَعْدٍ هَنِيئاً لَكِ يَا خَنْسَاءُ فَلَوْ لَمْ يُعْطِكِ اللَّهُ شَيْئاً إِلَّا ابْنَتَكِ أُمَّ الْحُسَيْنِ لَقَدْ أَعْطَاكِ اللَّهُ خَيْراً كَثِيراً إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ فِي النِّسَاءِ كَمَثَلِ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ فِي الْغِرْبَانِ وَ هُوَ الْأَبْيَضُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ .

2۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے سعد بن ابی عمر سے اس نے جلّاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے سعد کی بیوی سے فرمایا! اے خنساء تمہیں مبارک ہو اگر تمہیں اللہ عزّوجلّ کوئی چیز بھی نہ دیتا ماسوائے تیری بیٹی ام الحسین کے تو بھی اللہ عزّوجلّ نے (یہ بیٹی دے کر) تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔ بے شک صالح عورت کی مثال عورتوں میں کوّوں میں سفید کوّے جیسی ہے اور وہ ایسا کوّا ہوتا ہے جس کا ایک پاؤں سفید ہوتا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَثَلُ الْمَرْأَةِ الْمُؤْمِنَةِ مَثَلُ الشَّامَةِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مومنہ عورت کی مثال سیاہ گائے میں روشن نشانی جیسی ہے۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ الَّذِي لَا يَكَادُ يُقْدَرُ عَلَيْهِ قِيلَ وَ مَا الْغُرَابُ الْأَعْصَمُ الَّذِي لَا يَكَادُ يُقْدَرُ عَلَيْهِ قَالَ الْأَبْيَضُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ .

4۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن بن فضال سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! صالحہ عورت کی مثال اعصم کوّے جیسی ہے کہ جس پر جتنا کوشش کرلے قادر نہیں ہو سکتا، عرض کیا گیا اعصم کوّا کیسا ہوتا ہے جس پر جتنی کوشش کی جائے قادر نہیں ہو سکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس کے پاؤں میں سے ایک سفید ہوتا ہے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا لِإِبْلِيسَ جُنْدٌ أَعْظَمُ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْغَضَبِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن سنان سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! شیطان کے لشکروں میں عورتوں اور غصے سے بڑا کوئی لشکر نہیں۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا كَبِرَتْ ذَهَبَ خَيْرُ شَطْرَيْهَا وَ بَقِيَ شَرُّهُمَا ذَهَبَ جَمَالُهَا وَ عَقِمَ رَحِمُهَا وَ احْتَدَّ لِسَانُهَا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد برقی سے اس نے ابو علی واسطی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! جب عورت بوڑھی ہو جاتی ہے اس کے دونوں حصوں کی بھلائی چلی جاتی ہے اور ان کا شر باقی رہتا ہے، اس کی خوبصورتی چلی جاتی ہے اور اس کا رحم بانجھ ہو جاتا ہے اور اس کی زبان تیز ہو جاتی ہے۔

# باب فِي تَأْدِيبِ النِّسَاءِ (عورتوں کی تربیت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا تُنْزِلُوا النِّسَاءَ بِالْغُرَفِ وَ لَا تُعَلِّمُوهُنَّ الْكِتَابَةَ وَ عَلِّمُوهُنَّ الْمِغْزَلَ وَ سُورَةَ النُّورِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورتوں کو بالاخانوں میں مت رکھو اور انہیں لکھنا مت سکھاؤ اور انہیں تکلہ اور سورۃ نور کی تعلیم دو۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا تُعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ يُوسُفَ وَ لَا تُقْرِءُوهُنَّ إِيَّاهَا فَإِنَّ فِيهَا الْفِتَنَ وَ عَلِّمُوهُنَّ سُورَةَ النُّورِ فَإِنَّ فِيهَا الْمَوَاعِظَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! اپنی عورتوں کو سورۃ نور (24) کی تعلیم دو کیونکہ مواعظ حسنہ ہیں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يُرْكَبَ سَرْجٌ بِفَرْجٍ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہے فرج (عورت) کے گھوڑے پر سوار ہونے سے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا تَحْمِلُوا الْفُرُوجَ عَلَى السُّرُوجِ فَتُهَيِّجُوهُنَّ لِلْفُجُورِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے اسماعیل بن یسار سے اس نے منصور بن یونس سے اس نے اسرائیل سے ،اس نے یونس سے ،اس نے ابو اسحاق سے اس نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! فروج (عورتوں) کو زینوں پر سوار کر کے انہیں زنا پر مت اُبھارو۔

# باب فِي تَرْكِ طَاعَتِهِنَّ (عورتوں کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُوسِرَةِ قَدْ حَجَّتْ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَتَقُولُ لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِي مِنْ مَالِي أَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَهَا قَالَ نَعَمْ يَقُولُ حَقِّي عَلَيْكِ أَعْظَمُ مِنْ حَقِّكِ عَلَيَّ فِي هَذَا .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی اور ان سے سوال کیا اس خوشحال عورت کے بارے میں جو واجب حج ادا کر چکی ہے اور اپنے شوہر سے کہتی ہے مجھے میرے مال سے حج کراؤ۔ کیا اس کے شوہر کو حق ہے کہ وہ اسے منع کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں، اور اس سے کہے، میرا حق تم پر اس معاملے میں تمہارے میرے اوپر حق سے بڑا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءَ فَقَالَ اعْصُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ قَبْلَ أَنْ يَأْمُرْنَكُمْ بِالْمُنْكَرِ وَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شِرَارِهِنَّ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! نیکی میں بھی ان کی بات ماننے سے ٹال مٹول کرو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں برائی کا کہیں اور اللہ کی پناہ مانگو ان میں سے بُری عورتوں سے اور چوکنے رہو نیک عورتوں سے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَطَاعَ امْرَأَتَهُ أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ قِيلَ وَ مَا تِلْكَ الطَّاعَةُ قَالَ تَطْلُبُ مِنْهُ الذَّهَابَ إِلَى الْحَمَّامَاتِ وَ الْعُرُسَاتِ وَ الْعِيدَاتِ وَ النِّيَاحَاتِ وَ الثِّيَابَ الرِّقَاقَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو اپنی بیوی کی اطاعت کرے اللہ عزّ وجلّ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا، عرض کیا گیا وہ کیسی اطاعت ہے؟ فرمایا! عورت اس سے حمام، شادیوں، عیدوں اور نوحہ پڑھنے کے لیے جانے کی اجازت مانگے اور باریک کپڑے مانگے اور وہ راضی ہو۔

4- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَاعَةُ الْمَرْأَةِ نَدَامَةٌ .

4۔انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت کی اطاعت شرمندگی ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي كَلَامٍ لَهُ اتَّقُوا شِرَارَ النِّسَاءِ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ وَ إِنْ أَمَرْنَكُمْ بِالْمَعْرُوفِ فَخَالِفُوهُنَّ كَيْ لَا يَطْمَعْنَ مِنْكُمْ فِي الْمُنْكَرِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے حسین بن مختار سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! بری عورتوں سے بچو اور اچھی عورتوں سے خبردار رہو اور اگر وہ تمہیں اچھائی کا بھی کہیں تو ان کی مخالفت کرو تاکہ وہ تم سے برائی کے راستے پر چلنے کی امید نہ رکھیں۔

6- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) النِّسَاءُ فَقَالَ لَا تُشَاوِرُوهُنَّ فِي النَّجْوَى وَ لَا تُطِيعُوهُنَّ فِي ذِي قَرَابَةٍ .

6۔ اور اس نے اپنے باپ سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے سامنے عورتوں کا ذکر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! مخفی امور میں ان سے مشورہ مت لو اور اس کے قرابت داروں میں اس کی اطاعت نہ کرو۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَالِحَاتِ نِسَائِكُمْ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ وَ لَا تُطِيعُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ فَيَأْمُرْنَكُمْ بِالْمُنْكَرِ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے مطلب بن زیاد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! گناہگار عورتوں کے بارے میں اللہ عزّوجلّ کی پناہ مانگو اور اچھی عورتوں سے خبردار رہو اچھائی میں بھی ان کی اطاعت نہ کرو ورنہ وہ تمہیں بُرائی کا حکم دیں گی۔

8- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ صَنْدَلٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّ فِيهِنَّ الضَّعْفَ وَ الْوَهْنَ وَ الْعَجْزَ .

8۔ اور اس نے ابو عبداللہ جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اس نے صندل سے اس نے ابن مسکان سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم عورتوں سے مشورہ لینے سے بچو کیونکہ عورتوں میں کم عقلی، کمزوری اور عجز ہے۔

9- وَ عَنْهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي خِلَافِ النِّسَاءِ الْبَرَكَةُ .

9۔ اور اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے ہمارے دوستوں میں سے ایک آدمی سے کہ جس کی کنیت ابو عبداللہ ہے اس نے مرفوعاً ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا عورتوں کا کہنا ماننے میں برکت ہے۔

10- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( صلوات الله عليه ) كُلُّ امْرِئٍ تُدَبِّرُهُ امْرَأَةٌ فَهُوَ مَلْعُونٌ .

10 ۔انہی اسناد کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایاہر وہ مرد جس کی تدبیر عورت کرے ملعون ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ رَفَعَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( صلى الله عليه وآله ) إِذَا أَرَادَ الْحَرْبَ دَعَا نِسَاءَهُ فَاسْتَشَارَهُنَّ ثُمَّ خَالَفَهُنَّ .

11 ۔محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سیف سے اس نے اسحاق بن عمّار سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ کاارادہ فرماتے تواپنی عورتوں کوبلاتے اوران سے مشورہ لیتے اور پھراس کے برعکس کرتے تھے

12- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ شِرَارِ نِسَائِكُمْ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ وَ لَا تُطِيعُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ فَيَدْعُونَكُمْ إِلَى الْمُنْكَرِ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( صلى الله عليه وآله ) النِّسَاءُ لَا يُشَاوَرْنَ فِي النَّجْوَى وَ لَا يُطَعْنَ فِي ذَوِي الْقُرْبَى إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسَنَّتْ ذَهَبَ خَيْرُ شَطْرَيْهَا وَ بَقِيَ شَرُّهُمَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَعْقِمُ رَحِمُهَا وَ يَسُوءُ خُلُقُهَا وَ يَحْتَدُّ لِسَانُهَا وَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَسَنَّ ذَهَبَ شَرُّ شَطْرَيْهِ وَ بَقِيَ خَيْرُهُمَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَئُوبُ عَقْلُهُ وَ يَسْتَحْكِمُ رَأْيُهُ وَ يَحْسُنُ خُلُقُهُ .

12 ۔علی نے اپنے باپ سے اس نے عمروبن عثمان سے اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایااپنی بری عورتوں سے اللہ عَزّوجَلّ کی پناہ چاہو اوراچھی عورتوں سے خبر دارر ہواچھائی میں بھی ان کی اطاعت نہ کرو ورنہ وہ تمہیں برائی کی دعوت دیں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاخفیہ امور میں عورتوں سے مشورہ مت لواور ان کے قرابت داروں کے معاملہ میں ان کی اطاعت مت کروجب عورت سن رسیدہ ہوجاتی ہے تواس کے دونوں حصوں کی بھلائی ختم ہوجاتی ہے باقی ان کاشر بچتاہے اوریہ یوں ہے کہ اس کارحم بانجھ ہوجاتاہے اس کی خلقت بری ہوجاتی ہے اوراس کی زبان تیز ہوجاتی ہے اور جب مرد سن رسیدہ ہوجاتاہے اس کے دونوں حصوں کاشر ختم ہوجاتاہے اور ان کی بھلائی باقی بچتی ہے کیونکہ اس کی عقل خالص ہوجاتی ہے اس کی رائے مستحکم ہوجاتی ہے اوراس کی خلقت اچھی ہوجاتی ہے۔

# باب التَّسَتُّرِ (چلنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( صلى الله عليه وآله ) لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ سَرَوَاتِ الطَّرِيقِ شَيْءٌ وَ لَكِنَّهَا تَمْشِي فِي جَانِبِ الْحَائِطِ وَ الطَّرِيقِ

1 ۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے ولید بن صبیح سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاعورتوں کے لیے بیچ راستے نہیں چلناچاہیے بلکہ عورت کوباغ یاراستے کے ایک جانب چلناچاہیے۔

2- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( عليه السلام ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( صلى الله عليه وآله ) أَيُّ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَهِيَ تُلْعَنُ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا مَتَى مَا رَجَعَتْ .

2۔ ابن ابی عمیر نے ابراہیم بن عبد الحمید سے اس نے ولید بن صبیح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی عورت خوشبو لگائے اور پھر اپنے گھر سے باہر نکلے تو اس پر لعنت کی جانے لگتی ہے یہاں تک کہ وہ جب واپس اپنے گھر پلٹے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُجَمِّرَ ثَوْبَهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا .

3 ۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے ابن بکیر سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلے تو اسے خوشبو نہیں لگانی چاہیے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ سَرَاةِ الطَّرِيقِ وَ لَكِنْ جَنْبَيْهِ يَعْنِي وَسَطَهُ .

4 ۔ محمد بن یحیٰی نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لیے راستے کا درمیان نہیں بلکہ راستے کے دونوں کنارے ہیں۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْكَشِفَ بَيْنَ يَدَيِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَإِنَّهُنَّ يَصِفْنَ ذَلِكَ لِأَزْوَاجِهِنَّ .

5 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عورت کو یہودیہ اور نصرانیہ کے سامنے بے پردہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ سب کچھ اپنے شوہروں سے بیان کرتی ہیں۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ فِيمَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مِنَ الْبَيْعَةِ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا يَحْتَبِينَ وَ لَا يَقْعُدْنَ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْخَلَاءِ .

6 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے مسمع ابو سّیار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جن چیزوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی ان میں سے یہ بھی تھا کہ وہ کمر اور پنڈلیوں کو کپڑے کے ذریعے اکٹھے کر کے نہ بیٹھیں گی اور نہ ہی مردوں کے ساتھ خلوت میں جائیں گی۔

## باب النَّهْيِ عَنْ خِلَالٍ تُكْرَهُ لَهُنَّ (ان خصلتوں سے نہی جو عورتوں کے لیے ناپسندیدہ ہیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) نَهَى عَنِ الْقَنَازِعِ وَ الْقُصَصِ وَ نَقْشِ الْخِضَابِ عَلَى الرَّاحَةِ وَ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ قِبَلِ الْقُصَصِ وَ نَقْشِ الْخِضَابِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے عورتوں کو چوٹی باندھنے ماتھے کے بال کاٹنے اور ہتھیلی پر مہندی کے نقش بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتیں فقط ماتھے کے بال کاٹنے اور مہندی کے نقش کے سبب ہلاک ہوئیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ حَاضَتْ أَنْ تَتَّخِذَ قُصَّةً أَوْ جُمَّةً .

2 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمّون سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے مسمع سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت حیض دیکھتی ہے (بالغ ہے) اسکے لیے پیشانی کے بال کاٹنا اور بال گندھوانا جائز نہیں ہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ النِّسَاءِ يَجْعَلْنَ فِي رُءُوسِهِنَّ الْقَرَامِلَ قَالَ يَصْلُحُ الصُّوفُ وَ مَا كَانَ مِنْ شَعْرِ امْرَأَةٍ نَفْسِهَا وَ كَرِهَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَجْعَلَ الْقَرَامِلَ مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا فَإِنْ وَصَلَتْ شَعْرَهَا بِصُوفٍ أَوْ بِشَعْرِ نَفْسِهَا فَلَا يَضُرُّهَا .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن نعمان سے اس نے ثابت بن ابی سعد سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا عورتوں کے بارے میں کہ وہ اپنے سر میں موباف رکھتی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اون اور عورت کے اپنے بالوں کا بنا ہوا موباف درست ہے اور عورت کے لیے مکروہ ہے کسی دوسری عورت کے بالوں کا موباف رکھنا۔ اگر اس کے بال اون سے متصل ہوں یا اپنے ہی بالوں سے تو اسے کوئی نقصان نہ دیں گے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْقَرَامِلِ الَّتِي تَصْنَعُهَا النِّسَاءُ فِي رُءُوسِهِنَّ يَصِلْنَهُ بِشُعُورِهِنَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ بِمَا تَزَيَّنَتْ بِهِ لِزَوْجِهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ فَقَالَ لَيْسَ هُنَاكَ إِنَّمَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ الَّتِي تَزْنِي فِي شَبَابِهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ قَادَتِ النِّسَاءَ إِلَى الرِّجَالِ فَتِلْكَ الْوَاصِلَةُ وَ الْمَوْصُولَةُ .

4 ۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے عبدالرحمن بن ابی ھاشم سے اس نے سالم بن مکرم سے اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا گیا ان موباف کے بارے میں کہ جو عورتیں اپنے سروں میں بناتی ہیں اور انہیں اپنے بالوں سے مخلوط کر دیتی ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا عورت اپنے شوہر کے لیے جس چیز سے بھی زینت کرے اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی ہم تک پہنچا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصولہ پر لعنت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہاں پر وہ لعنت نہیں ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصولہ پر لعنت فرمائی ہے وہ ایسی عورت ہوتی ہے جو اپنی جوانی میں زنا کرے اور جب بوڑھی ہو جائے تو عورتوں کی برائی کی طرف قیادت کرے پس وہ واصلہ اور موصولہ ہے۔

# باب مَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَرْأَةِ (عورت کی جن چیزوں کی طرف نگاہ حلال ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الذِّرَاعَيْنِ مِنَ الْمَرْأَةِ أَ هُمَا مِنَ الزِّينَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ قَالَ نَعَمْ وَ مَا دُونَ الْخِمَارِ مِنَ الزِّينَةِ وَ مَا دُونَ السِّوَارَيْنِ .

1 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عورتوں کی کہنیوں سے ہاتھ کی درمیانی انگلی کے درمیانی حصہ کے بارے میں پوچھا کیا وہ بھی زینت میں سے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ عَزّ وجَلَّ فرماتا ہے اور وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں ماسوائے اپنے شوہروں کے لیے (نور 32)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ چہرے کے پردے کے علاوہ والے حصے اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے سوا سب زینت ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَرَى مِنَ الْمَرْأَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَحْرَماً قَالَ الْوَجْهُ وَ الْكَفَّانِ وَ الْقَدَمَانِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے مروک بن عبید سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی آدمی کے لیے عورت کی کونسی چیز دیکھنا حلال ہے جب کہ وہ نامحرم ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَّا ما ظَهَرَ مِنْها قَالَ الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ الْكُحْلُ وَ الْخَاتَمُ .

3۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے محمد بن خالد اور حسین بن سعید سے اس نے قاسم بن عروہ سے اس نے عبد اللہ بن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عَزّ وجَلَّ کے قول "ماسوائے اس کے جو ان سے ظاہر ہوتا ہے (نور 31) کے بارے میں فرمایا! ظاہر زینت سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ لا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا ما ظَهَرَ مِنْها قَالَ الْخَاتَمُ وَ الْمَسَكَةُ وَ هِيَ الْقُلْبُ .

4۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے اس نے سعدان بن مسلم سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّ وجَلَّ کے قول اور وہ اپنی زینت نہ دکھائیں ماسوائے اس کے جو اس سے ظاہر ہوتا ہے، کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا! انگوٹھی اور مسکہ ہیں اور وہ کنگن ہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ اسْتَقْبَلَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ امْرَأَةً بِالْمَدِينَةِ وَ كَانَ النِّسَاءُ يَتَقَنَّعْنَ خَلْفَ آذَانِهِنَّ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَ هِيَ مُقْبِلَةٌ فَلَمَّا جَازَتْ نَظَرَ إِلَيْهَا وَ دَخَلَ فِي زُقَاقٍ قَدْ سَمَّاهُ بِبَنِي فُلَانٍ فَجَعَلَ يَنْظُرُ خَلْفَهَا وَ اعْتَرَضَ وَجْهَهُ عَظْمٌ فِي الْحَائِطِ أَوْ زُجَاجَةٌ فَشَقَّ وَجْهَهُ فَلَمَّا مَضَتِ الْمَرْأَةُ نَظَرَ فَإِذَا الدِّمَاءُ تَسِيلُ عَلَى صَدْرِهِ وَ ثَوْبِهِ فَقَالَ وَ اللَّهِ

لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ لَأُخْبِرَنَّهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ لَهُ مَا هَذَا فَأَخْبَرَهُ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) بِهَذِهِ الْآيَةِ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصارِهِمْ وَ يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذلِكَ أَزْكى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِما يَصْنَعُونَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! انصار کے ایک جوان کا مدینہ میں ایک عورت سے سامنا ہوا تب عورتیں اپنے کانوں کے پیچھے مقنعہ پہنتی تھیں اس جوان نے اس عورت کی طرف دیکھا درحالیکہ وہ جادوگرنی تھی پس جب وہ گزر گئی تو اس نے اس کی طرف دیکھا اور بنی فلاں نامی کوچہ میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے دیکھنا شروع کیا اس کا چہرہ دیواروں کے درمیان یا کھڑکی سے ٹکرا گیا تو اس کا چہرہ زخمی ہو گیا جب عورت چلی گئی تو اس نے دیکھا کہ خون اس کے سینے اور کپڑوں پر بہہ رہا ہے تو اس نے کہا اللہ عَزّ وجَلَّ کی قسم میں ضرور بالضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا آپ علیہ السلام نے فرمایا ! پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو اس سے فرمایا! یہ کیا ہے؟ پس اس نے بتایا تو جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مجیدہ لے کر نازل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجیے مومنین کو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزہ ہے یقیناً اللہ عَزّ وجَلَّ اس سے باخبر ہے کہ جو وہ کرتے ہیں۔(نور 24:31)

# باب الْقَوَاعِدِ مِنَ النِّسَاءِ (سن رسیدہ عورتیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَرَأَ أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ قَالَ الْخِمَارَ وَ الْجِلْبَابَ قُلْتُ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كَانَ فَقَالَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كَانَ غَيْرَ مُتَبَرِّجَةٍ بِزِينَةٍ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَهُوَ خَيْرٌ لَهَا وَ الزِّينَةُ الَّتِي يُبْدِينَ لَهُنَّ شَيْءٌ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے آیۃ مجیدہ أَنَّهُ قَرَأَ أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ۔ ترجمہ، اپنے کپڑے اتار دیں (24:60)۔ پڑھی تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! اوڑھنی اور چادر میں نے عرض کی کس کے سامنے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کسی کے بھی سامنے البتہ بغیر زینت کیئے اور اگر ایسا نہ کر لیا تو اس کے لیے اچھا ہے اور وہ زینت کہ جس کے بارے میں ان کے لیے جو ثابت ہے دوسری آیۃ مجید میں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ لَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ قَالَ تَضَعُ الْجِلْبَابَ وَحْدَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! بڑی بوڑھی عورتیں اگر اپنے (پردے والے) کپڑے اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، فرمایا! صرف چادر اتارے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْقَواعِدُ مِنَ النِّساءِ اللَّاتِي لا يَرْجُونَ نِكاحاً مَا الَّذِي يَصْلُحُ لَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ مِنْ ثِيَابِهِنَّ قَالَ الْجِلْبَابُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علا بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ عزّوجلّ کے قول اور بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں، ان کے کپڑوں میں سے کون سے ہیں کہ جنہیں وہ اتار سکتی ہیں؟ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! بڑی چادر۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَنَّهُ قَرَأَ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ قَالَ الْجِلْبَابَ وَ الْخِمَارَ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مُسِنَّةً .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسٰی سے اس نے حریز بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ اس نے أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ پڑھی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! بڑی چادر اور اوڑھنی جب عورت سن رسیدہ ہو۔

# باب أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ (بوڑھے مرد جن کی شہوت ختم ہوگئی ہو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا يَأْتِي النِّسَاءَ .

1۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور ابو علی الاشعری سے اس نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے ابن مسکان سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے قول" أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ " (24:31) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ بے عقل کہ جو عورتوں کے پاس نہ جاسکتے ہوں" (جماع نہ کرسکتے ہوں)

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ الْأَحْمَقُ الْمُوَلَّى عَلَيْهِ الَّذِي لَا يَأْتِي النِّسَاءَ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے " أُولِي الْإِرْبَةِ " مردوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! بے وقوف کہ جن پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ وہ عورتوں سے ہم بستری نہیں کرسکتے۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ ( **عليهم السلام** ) قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ يُسَمَّى أَحَدُهُمَا هِيتَ وَ الْآخَرُ مَانِعٌ فَقَالَا لِرَجُلٍ وَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَسْمَعُ إِذَا افْتَتَحْتُمُ الطَّائِفَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّةِ فَإِنَّهَا شُمُوعٌ بَخْلَاءُ مُبَتَّلَةٌ هَيْفَاءُ شَنْبَاءُ إِذَا جَلَسَتْ تَثَنَّتْ وَ إِذَا تَكَلَّمَتْ غَنَّتْ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ بَيْنَ رِجْلَيْهَا مِثْلُ الْقَدَحِ فَقَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا أُرِيكُمَا مِنْ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَغُرِّبَ بِهِمَا إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ الْعَرَايَا وَ كَانَا يَتَسَوَّقَانِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ .

3۔ حسین بن محمد نے معلّی بن محمد سے اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے والد ماجد علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں دو شخص تھے کہ جن میں سے ایک کا نام ھیت اور دوسرے کا نام مانع تھا ان دونوں نے ایک شخص سے کہا درحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سماعت فرمارہے تھے۔ جب تم طائف کو فتح کروگے ان شاء اللہ تو تم غیلان ثقفیہ کی بیٹی کی کوشش کرنا کیونکہ وہ پر وقار خوش طبع انتہائی خوبصورت پتلی کمر اور سفید خوبصورت دانتوں والی ہے۔ جب وہ بیٹھتی ہے تو دوہری ہو جاتی ہے اور جب بولتی ہے تو گنگناتی ہے اور جلدی دعوت قبول کر کے امید برلانے والی ہے اس کے پیروں کے درمیان خالی گلاس جیسا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں تمہیں شہوت سے خالی مردوں میں نہیں دیکھتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور ان دونوں کو عرایا نامی مقام کی طرف جلاوطن کر دیا اور انہیں ہر جمعہ کے دن (واپس کا) اختیار تھا۔

## باب النَّظَرِ إِلَى نِسَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ (ذمّیوں کی عورتوں کی طرف نگاہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَا حُرْمَةَ لِنِسَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى شُعُورِهِنَّ وَ أَيْدِيهِنَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ذمّیوں کی عورتوں کے بال اور ہاتھ دیکھنے میں کوئی حرمت نہیں ہے۔

## باب النَّظَرِ إِلَى نِسَاءِ الْأَعْرَابِ وَ أَهْلِ السَّوَادِ

## (دیہاتی اور مضافاتی بستیوں کی عورتوں کی طرف نگاہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَا بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى رُءُوسِ أَهْلِ التِّهَامَةِ وَ الْأَعْرَابِ وَ أَهْلِ السَّوَادِ وَ الْعُلُوجِ لِأَنَّهُمْ إِذَا نُهُوا لَا يَنْتَهُونَ قَالَ وَ الْمَجْنُونَةِ وَ الْمَغْلُوبَةِ عَلَى عَقْلِهَا وَ لَا بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى شَعْرِهَا وَ جَسَدِهَا مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذَلِكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عباد بن صہیب سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! مجوسیوں، دیہاتوں، مضافاتی بستیوں اور کافروں کی عورتوں کے سروں کی طرف دیکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ان کے مرد انہیں روکیں بھی تو وہ باز نہیں آتیں، اور فرمایا پاگل اور کم عقل عورت کے بال اور جسم پر نگاہ میں کوئی قباحت نہیں جب ایسا کرنا عملاً (لطف اُٹھانے کی غرض سے) نہ ہو۔

## باب قِنَاعِ الْإِمَاءِ وَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ (کنیزوں اور اولاد کی ماؤں کا سر ڈھانپنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) عَنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ أَ لَهَا أَنْ تَكْشِفَ رَأْسَهَا بَيْنَ أَيْدِي الرِّجَالِ قَالَ تَقَنَّعُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا ام ولد کنیزوں کے بارے میں کیا ان کے لیے مردوں کے سامنے سر کھولنے کی اجازت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! سر کو ڈھانپیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْأَمَةِ قِنَاعٌ فِي الصَّلَاةِ وَ لَا عَلَى الْمُدَبَّرَةِ وَ لَا عَلَى الْمُكَاتَبَةِ إِذَا اشْتُرِطَتْ عَلَيْهَا قِنَاعٌ فِي الصَّلَاةِ وَ هِيَ مَمْلُوكَةٌ حَتَّى تُؤَدِّيَ جَمِيعَ مُكَاتَبَتِهَا وَ يَجْرِي عَلَيْهَا مَا يَجْرِي عَلَى الْمَمْلُوكِ فِي الْحُدُودِ كُلِّهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! خالص کنیز، مدبرۃ اور مکاتبہ پر نماز میں سر ڈھانپنا واجب نہیں ہے جب اس پر نماز میں سر ڈھانپنے کی شرط لگائی جائے اور وہ مملوکہ ہو، یہاں تک کہ وہ اپنا سارا مکاتبہ ادا کرے اور اس پر جاری ہوں گے وہ سارے قوانین کہ جو حدود میں مملوک پر جاری ہوتے ہیں۔

# باب مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کا مصافحہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ مُصَافَحَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَافِحَ الْمَرْأَةَ إِلَّا امْرَأَةً يَحْرُمُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أُخْتٌ أَوْ بِنْتٌ أَوْ عَمَّةٌ أَوْ خَالَةٌ أَوِ ابْنَةُ أُخْتٍ أَوْ نَحْوُهَا فَأَمَّا الْمَرْأَةُ الَّتِي يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَلَا يُصَافِحْهَا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ وَ لَا يَغْمِزْ كَفَّهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مرد اور عورت کے درمیان مصافحہ کے بارے میں سوال کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا! مرد کے لیے عورت کا مصافحہ حلال نہیں ہے، ما سوائے اس عورت کے جس سے حرام ہے اس کا شادی کرنا، جیسے بہن یا بیٹی یا پھوپھی یا خالہ، بہن کی بیٹی وغیرہ البتہ وہ عورت کہ جس سے اس کا شادی کرنا حلال ہے اس سے مصافحہ نہ کرے ماسوائے کپڑے کے اوپر سے اور اس کی ہتھیلی کو نہ ٹٹولے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَلْ يُصَافِحُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ بِذِي مَحْرَمٍ فَقَالَ لَا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو ایوب خزاز سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، کیا آدمی نا محرم عورت سے مصافحہ کر سکتا ہے؟ فرمایا! نہیں مگر کپڑے کے اوپر سے کر سکتا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَعِيدَةُ وَ مِنَّةُ أُخْتَا مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ قَالَتَا دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقُلْنَا تَعُودُ الْمَرْأَةُ أَخَاهَا قَالَ نَعَمْ قُلْنَا تُصَافِحُهُ قَالَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا إِنَّ أُخْتِي هَذِهِ تَعُودُ إِخْوَتَهَا قَالَ إِذَا عُدْتِ إِخْوَتَكِ فَلَا تَلْبَسِي الْمُصَبَّغَةَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن سالم سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے حکم بن مسکین سے روایت کی ہے کہ مجھے بیان کیا سعیدہ اور مّنہ محمد بن ابی عمیر ٹوکریاں بیچنے والے کی بہنوں نے، ان دونوں نے کہا، ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گئیں اور ہم نے عرض کی، کیا عورت اپنے بھائی کی

عیادت کر سکتی ہے؟ فرمایا! ہاں ہم نے عرض کی، اس سے مصافحہ کر سکتی ہے؟ فرمایا! کپڑے کے اوپر سے، ان میں سے ایک نے کہا، میری یہ بہن اپنے بھائی کی عیادت کرتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم اپنے بھائیوں کی عیادت کرو تو رنگین لباس مت پہنو۔

# باب صِفَةِ مُبَايَعَةِ النَّبِيِّ ( صلى الله عليه وآله ) النِّسَاءَ

## (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ الْجَبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ الْأَشَلِّ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَيْفَ مَاسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءَ حِينَ بَايَعَهُنَّ قَالَ دَعَا بِمِرْكَنِهِ الَّذِي كَانَ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَصَبَّ فِيهِ مَاءً ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَكُلَّمَا بَايَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ قَالَ اغْمِسِي يَدَكِ فَتَغْمِسُ كَمَا غَمَسَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَكَانَ هَذَا مُمَاسَحَتَهُ إِيَّاهُنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن اسلم جبلی سے اس نے عبدالرحمن بن سالم اشل سے اس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو انہیں کیسے ہاتھ پر ہاتھ مارا، آپ علیہ السلام نے فرمایا! انہوں نے وہ برتن منگوایا جس میں وضو فرمایا کرتے تھے اور اس میں پانی ڈالا پھر اس میں اپنا دائیاں ہاتھ ڈبویا پھر ان میں سے جو بھی بیعت کے لیے آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے فرماتے اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈبو دو، پس وہ عورت اپنا ہاتھ ڈبوتی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈبویا ہوا ہوتا تھا پس یہ وہ طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیعت کا ہاتھ لیا۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مِثْلَهُ .

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَ تَدْرِي كَيْفَ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءَ قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ وَ ابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ قَالَ جَمَعَهُنَّ حَوْلَهُ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرِ بِرَامٍ فَصَبَّ فِيهِ نَضُوحاً ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اسْمَعْنَ يَا هَؤُلَاءِ أُبَايِعُكُنَّ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئاً وَ لَا تَسْرِقْنَ وَ لَا تَزْنِينَ وَ لَا تَقْتُلْنَ أَوْلَادَكُنَّ وَ لَا تَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُنَّ وَ أَرْجُلِكُنَّ وَ لَا تَعْصِينَ بُعُولَتَكُنَّ فِي مَعْرُوفٍ أَقْرَرْتُنَّ قُلْنَ نَعَمْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنَ التَّوْرِ ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ اغْمِسْنَ أَيْدِيَكُنَّ فَفَعَلْنَ فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الطَّاهِرَةُ أَطْيَبَ مِنْ أَنْ يَمَسَّ بِهَا كَفَّ أُنْثَى لَيْسَتْ لَهُ بِمَحْرَمٍ .

2۔ ابوعلی الاشعری نے احمد بن اسحاق سے اس نے سعدان بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت کس طرح لی؟ میں نے عرض کی اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزندؑ بہتر جانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اور ان کو اپنے گرد جمع کیا اور پھر برامی برتن منگوایا اور اس میں پورا پانی بھرا پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈبویا پھر فرمایا! اے عورتو، سنو میں تمہاری بیعت لیتا ہوں اس شرط پر اگر تم اللہ عزّوجلّ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ گی اور نہ چوری کرو گی اور نہ زنا کرو گی اور نہ اپنی اولادوں کو قتل کرو گی اور اپنے ہاتھ سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہ باندھو گی اور نیکی میں اپنے شوہروں کی نافرمانی نہ کرو گی کیا تم اس کا اقرار کرتی ہو؟ سب

عورتوں نے کہاہاں، پھر آپؑ نے اس برتن سے ہاتھ نکال لیا اور انہیں فرمایا، اپنے ہاتھ اس میں ڈبوؤ، پس انہوں نے ایسا ہی کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پاک تھا اور اس سے بلند تھا کہ وہ اس کے ذریعے نامحرم عورتوں کی ہتھیلی کو چھوتے۔

# باب الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کے پاس جانا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) أَنْ يَدْخُلَ الرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن جہم سے اس نے جعفر بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ مرد عورتوں کے پاس جائیں ماسوائے عورتوں کی اجازت کے"

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنْ يَدْخُلَ دَاخِلٌ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَوْلِيَائِهِنَّ .

2۔ انہی اسناد کے ساتھ کہ کوئی داخل ہونے والا داخل نہ ہو عورتوں کے پاس ماسوائے ان کے سرپرستوں کی اجازت کے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ وَ لَا يَسْتَأْذِنُ الْأَبُ عَلَى الِابْنِ قَالَ وَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى ابْنَتِهِ وَ أُخْتِهِ إِذَا كَانَتَا مُتَزَوِّجَتَيْنِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابوایوب خزاز سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! آدمی جب اپنے باپ کے پاس جائے تو اجازت مانگے اور باپ اپنے بیٹے کے پاس جانے کی اجازت نہیں مانگے گا، فرمایا! آدمی اپنی بیٹی اور بہن کے پاس جانے کی اجازت مانگے جب کہ وہ شادی شدہ ہو۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ قَالَ نَعَمْ قَدْ كُنْتُ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِي وَ لَيْسَتْ أُمِّي عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ امْرَأَةُ أَبِي تُوُفِّيَتْ أُمِّي وَ أَنَا غُلَامٌ وَ قَدْ يَكُونُ مِنْ خَلْوَتِهِمَا مَا لَا أُحِبُّ أَنْ أَفْجَأَهُمَا عَلَيْهِ وَ لَا يُحِبَّانِ ذَلِكَ مِنِّي السَّلَامُ أَصْوَبُ وَ أَحْسَنُ .

4۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے ابوجمیلہ سے اس نے محمد بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، کیا آدمی اپنے باپ کے پاس جانے کی اجازت مانگے ؟ فرمایا ہاں، میںؑ اپنے والد ماجد علیہ السلام کے پاس جانے کی اجازت مانگتا تھا۔ درحالیکہ میری والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا ان کے پاس موجود نہ تھیں بلکہ وہؑ فقط میرےؑ بابا علیہ السلام کی بیوی تھیں اور میںؑ لڑکا تھا کہ میری والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا کی وفات ہو گئی اور جب وہؑ خلوت میں ہوتے تھے تو میںؑ پسند نہیں کرتا تھا کہ انؑ کے پاس اچانک جاؤں اور وہؑ بھی مجھؑ سے ایسا نہیں چاہتے تھے، سلام کے ذریعے اجازت سب سے درست اور سب سے اچھا ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يُرِيدُ فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) وَ أَنَا

مَعَهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَدَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْخُلُ قَالَتِ ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْخُلُ أَنَا وَ مَنْ مَعِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عَلَيَّ قِنَاعٌ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ خُذِي فَضْلَ مِلْحَفَتِكِ فَقَنِّعِي بِهِ رَأْسَكِ فَفَعَلَتْ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْخُلُ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا وَ مَنْ مَعِي قَالَتْ وَ مَنْ مَعَكَ قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ دَخَلْتُ وَ إِذَا وَجْهُ فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) أَصْفَرُ كَأَنَّهُ بَطْنُ جَرَادَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا لِي أَرَى وَجْهَكِ أَصْفَرَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجُوعُ فَقَالَ ( **صلى الله عليه وآله** ) اللَّهُمَّ مُشْبِعَ الْجَوْعَةِ وَ دَافِعَ الضَّيْعَةِ أَشْبِعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ قَالَ جَابِرٌ فَوَ اللَّهِ لَنَظَرْتُ إِلَى الدَّمِ يَنْحَدِرُ مِنْ قُصَاصِهَا حَتَّى عَادَ وَجْهُهَا أَحْمَرَ فَمَا جَاعَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے عبید بن معاویہ بن شریح سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ملنے کے ارادے سے باہر نکلے تو میں بھی ساتھ تھا جب دروازے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے کھولا اور فرمایا! السلام علیکم، تو فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! علیک السلام یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا آجاؤں؟ بی بیؑ نے فرمایا! تشریف لایئے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا! میںؑ اور جو میرےؑ ساتھ ہے آجائیں؟ بی بیؑ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرےؑ سر پر اوڑھنی نہیں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے فاطمہ سلام اللہ علیہا، کوئی میسر اوڑھنی اُٹھا کر اپنے سر کو ڈھانپ لو، پس بی بی سلام اللہ علیہا نے ایسا ہی کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! "السلام علیکم" فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! وعلیک السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا داخل ہو جاؤں؟ فرمایا! جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا میںؑ اور جو میرےؑ ساتھ ہے؟ بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون ہے، فرمایا! جابرؓ ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے اور میں داخل ہوا تب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا چہرہ اقدس کھجور کے خشک تنے کی طرح زرد تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا وجہ ہے کہ میں تمہاراؑ چہرہ اقدس زرد دیکھ رہا ہوں؟ بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے میرےؑ معبود! اے بھوکے کو سیر کرنے والے، اے ہلاکت کے اسباب کو تلف کرنے والے، فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر فرما، جابرؓ نے کہا اللہ عزّ و جلّ کی قسم میں نے دیکھا کہ آپ سلام اللہ علیہا کی رگوں سے خون گردش کرنے لگا یہاں تک کہ آپ سلام اللہ علیہا کا چہرہ اقدس پھر سرخ ہو گیا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس دن کے بعد بھوک نہ لگی۔

# باب آخَرُ مِنْهُ (اس میں دیگر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لِيَسْتَأْذِنِ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ فَلَا يَلِجُ عَلَى أُمِّهِ وَ لَا عَلَى أُخْتِهِ وَ لَا عَلَى خَالَتِهِ وَ لَا عَلَى سِوَى ذَلِكَ إِلَّا بِإِذْنٍ فَلَا تَأْذَنُوا حَتَّى يُسَلِّمَ وَ السَّلَامُ طَاعَةٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) لِيَسْتَأْذِنْ عَلَيْكَ خَادِمُكَ إِذَا بَلَغَ الْحُلُمَ فِي ثَلَاثِ عَوْرَاتٍ إِذَا دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ وَ لَوْ كَانَ بَيْتُهُ فِي بَيْتِكَ قَالَ وَ لْيَسْتَأْذِنْ عَلَيْكَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الَّتِي تُسَمَّى الْعَتَمَةَ وَ حِينَ تُصْبِحُ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ إِنَّمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ لِلْخَلْوَةِ فَإِنَّهَا سَاعَةُ غِرَّةٍ وَ خَلْوَةٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سب نے حسین بن سعید سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سلیمان سے اس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! وہ

کہ جن کے تم مالک ہو (غلام) اور وہ جو بالغ نہیں ہوئے تم میں سے تین مرتبہ اجازت مانگیں جس طرح کہ تمہیں اللہ عزّوجلّ نے حکم دیا ہے اور جو بالغ ہو جائے پس وہ اپنی ماں بہن خالہ اور ان کے علاوہ دیگر کے پاس بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو، اور اسے اجازت نہ دو یہاں تک کہ وہ سلام کرے اور سلام اللہ عزّوجلّ کی اطاعت ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تمہارا خادم جب بالغ ہو جائے گا تو تین اوقات میں اجازت مانگے جب عورتوں میں سے کسی کے پاس داخل ہو اگرچہ اس کا گھر تمہارے گھر کے اندر ہی ہو، فرمایا وہ تم سے عشاء کے بعد اجازت مانگے کہ جسے رات کی پہلی تہائی کہا جاتا ہے، اور جب تم سویر کرو اور جب تم اپنی کمر سے کپڑا اتار دو، کیونکہ اللہ عزّوجلّ نے ان کو خلوت کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ غفلت اور خلوت کے لمحات ہوتے ہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ قَالَ هِيَ خَاصَّةً فِي الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ قُلْتُ فَالنِّسَاءُ يَسْتَأْذِنَّ فِي هَذِهِ الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَدْخُلْنَ وَ يَخْرُجْنَ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ قَالَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ قَالَ عَلَيْكُمُ اسْتِئْذَانٌ كَاسْتِئْذَانِ مَنْ قَدْ بَلَغَ فِي هَذِهِ الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے محمد حلبی سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول وہ جو تمہاری ملکیت ہیں کے بارے میں فرمایا! یہ خاص ہے مردوں کے ساتھ، عورتوں کے بارے میں نہیں، میں نے عرض کی کیا عورتیں بھی ان تین اوقات میں اجازت مانگیں؟ فرمایا نہیں بلکہ داخل وخارج ہو سکتی ہیں اور جو تم میں سے بالغ نہیں ہوئے، فرمایا! تمہارے اپنے (آزاد) فرمایا تم پر اجازت لینا واجب ہے جیسے اس پر واجب ہے کہ جو ان تین اوقات میں پہنچے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ وَ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ مِنْكُمْ فَلَا يَلِجُ عَلَى أُمِّهِ وَ لَا عَلَى أُخْتِهِ وَ لَا عَلَى ابْنَتِهِ وَ لَا عَلَى مَنْ سِوَى ذَلِكَ إِلَّا بِإِذْنٍ وَ لَا يَأْذَنْ لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ فَإِنَّ السَّلَامَ طَاعَةُ الرَّحْمَنِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور ہمارے بہت سے اصحاب سے اس نے احمد بن ابی عبد اللہ سے ایک ساتھ اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یوسف بن عقیل سے اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! تم سے اجازت مانگنی چاہیے ان کو جو تمہاری ملکیت ہیں اور تم میں سے وہ کہ جو بالغ نہیں ہوے تین مرتبہ نماز فجر سے پہلے اور جب تم اپنی پیٹھ سے کپڑے اتار دو اور عشاء کی نماز کے بعد یعنی تین اوقات میں ان تین اوقات کے علاوہ نہ تم پر اور نہ ان پر کوئی گناہ ہے کہ وہ تمہارے ارد گرد گھومتے رہیں اور تم میں سے جو بالغ ہو جائے تو وہ اپنی ماں، بہن اور بیٹی اور ان کے علاوہ جو ہیں ان کے پاس بغیر اجازت داخل نہ ہو اور کسی سے سلام کے علاوہ کے ساتھ اجازت نہ مانگے کیونکہ سلام رحمن کی اطاعت ہے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ قِيلَ مَنْ هُمْ فَقَالَ هُمُ الْمَمْلُوكُونَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانُ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكُمْ عِنْدَ هَذِهِ الثَّلَاثِ الْعَوْرَاتِ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ هِيَ الْعَتَمَةُ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ يَدْخُلُ مَمْلُوكُكُمْ [وَ غِلْمَانُكُمْ] مِنْ بَعْدِ هَذِهِ الثَّلَاثِ عَوْرَاتٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ إِنْ شَاءُوا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے اس نے فضیل بن یسار سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کا قول" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ " کے بارے میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا وہ کون کون ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ مملوک مرد اور عورتیں اور بچے ہیں کہ جو بالغ نہ ہوئے ہیں وہ تم سے اجازت مانگیں گے ان تین اوقات میں نماز عشا کے بعد جسے رات کی پہلی تہائی کہا جاتا ہے اور جب تم اپنی پیٹھ سے کپڑے اتار دو اور نماز صبح سے پہلے اور تمہارے مملوک ان تین اوقات کے علاوہ جب چاہیں بغیر اجازت آسکتے ہیں۔

## بَاب مَا يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ النَّظَرُ إِلَيْهِ مِنْ مَوْلَاتِهِ

## (غلام کا اپنی مالکہ کی جن چیزوں پر نگاہ کرنا حلال ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَحْمَدَ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَمْلُوكِ يَرَى شَعْرَ مَوْلَاتِهِ قَالَ لَا بَأْسَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ واحمد بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا، اس غلام کے بارے میں جو اپنی مالکہ کے بال دیکھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کوئی قباحت نہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ وَ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) نَحْواً مِنْ ثَلَاثِينَ رَجُلًا إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي فَرَحَّبَ بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِأَبِي مُعَاوِيَةَ حَاجَةً فَلَوْ خَفَّفْتُمْ فَقُمْنَا جَمِيعاً فَقَالَ لِي أَبِي ارْجِعْ يَا مُعَاوِيَةُ فَرَجَعْتُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَذَا ابْنُكَ قَالَ نَعَمْ وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَصْنَعُونَ شَيْئاً لَا يَحِلُّ لَهُمْ قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ إِنَّ الْمَرْأَةَ الْقُرَشِيَّةَ وَ الْهَاشِمِيَّةَ تَرْكَبُ وَ تَضَعُ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْأَسْوَدِ وَ ذِرَاعَيْهَا عَلَى عُنُقِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَا بُنَيَّ أَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَ اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ لا جُناحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبائِهِنَّ وَ لا أَبْنائِهِنَّ حَتَّى بَلَغَ وَ لا ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا بَأْسَ أَنْ يَرَى الْمَمْلُوكُ الشَّعْرَ وَ السَّاقَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے ابراہیم بن ابو البلاد سے اور یحییٰ بن ابراہیم نے اپنے باپ ابراہیم سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ہم تقریباً تیس (30) آدمی ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھے کہ میرا والد آپ علیہ السلام کے پاس آیا تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھایا پس آپ علیہ السلام کافی دیر تک اس سے بات چیت فرماتے رہے پھر ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ابو معاویہ کو ایک ضروری کام ہے اگر تم تھوڑی دیر چلے جاؤ؟ پس ہم سب اُٹھ کھڑے ہوئے تب میرے بابا نے مجھ سے کہا، اے معاویہ تم پلٹ آؤ، پس میں پلٹ گیا، ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے باپ نے کہا ہاں، اور اس کا گمان ہے کہ اہل مدینہ ایسے کام کرتے ہیں کہ جو ان کے لیے حلال نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ کیا؟ میں نے عرض کی ایک قریشی ہاشمی عورت سوار ہوئی اس کا ہاتھ حبشی کے سر پر اور اس کی پنڈلیاں اس کی گود میں تھیں تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اے میرے بیٹے! کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ میں نے عرض کی پڑھتا ہوں، فرمایا! یہ آیۃ پڑھو لا جناح علیھن فی آباء ھنّ...... یہاں تک کہ آپ علیہ السلام وَ لا ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ " (احزاب 55) تک پہنچے پھر فرمایا! اے بیٹے اس میں کوئی قباحت نہیں کہ مملوک (غلام) بال یا پنڈلیاں دیکھے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْمَمْلُوكُ يَرَى شَعْرَ مَوْلَاتِهِ وَ سَاقَهَا قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، مملوک (غلام) اپنی مالکہ کے بال اور پنڈلیاں دیکھتا ہے، فرمایا کوئی قباحت نہیں

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ وَ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَنْظُرَ عَبْدُهَا إِلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهَا إِلَّا إِلَى شَعْرِهَا غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ لِذَلِكَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعْرِهَا إِذَا كَانَ مَأْمُوناً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے یونس بن عمار سے اور یونس بن یعقوب دونوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! حلال نہیں ہے عورت کے لیے کہ اس کا غلام اس کے جسم کے کسی حصے کو دیکھے ماسوائے اس کے بالوں کے وہ بھی بغیر قصہ لذت کے۔

# باب الْخِصْيَانِ (خصی شخص)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ أُمِّ الْوَلَدِ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا خَصِيُّ مَوْلَاهَا وَ هِيَ تَغْتَسِلُ قَالَ لَا يَحِلُّ ذَلِكَ .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے عبداللہ بن جبلہ سے اس نے عبدالملک بن عتبہ النخعی سے راویت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ام ولد کے بارے میں کیا یہ درست ہے اس کی طرف خصی شخص جو اس کا غلام ہے دیکھے جب کہ وہ غسل کر رہی ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ حلال نہیں ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قُلْتُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ الْخَصِيُّ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ فَيُنَاوِلُهُنَّ الْوَضُوءَ فَيَرَى شُعُورَهُنَّ قَالَ لَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا ایک خصی آدمی دوسرے آدمیوں کی عورتوں کے پاس جاتا ہے اور انہیں وضو کرنا سکھاتا ہے اور ان کے بال دیکھتا ہے؟ فرمایا درست نہیں۔

# باب مَتَى يَجِبُ عَلَى الْجَارِيَةِ الْقِنَاعُ (جب لڑکی پر پردہ واجب ہوتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْجَارِيَةِ إِذَا حَاضَتْ إِلَّا أَنْ تَخْتَمِرَ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! لڑکی کے لیے درست نہیں ہے کہ جب حیض دیکھے تو اوڑھنی نہ اوڑھے ماسوائے اس صورت کے کہ جب حیض نہ دیکھا ہو۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تُدْرِكْ مَتَى يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهَا مِمَّنْ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ مَحْرَمٌ وَ مَتَى يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تُقَنِّعَ رَأْسَهَا لِلصَّلَاةِ قَالَ لَا تُغَطِّي رَأْسَهَا حَتَّى تَحْرُمَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ .

2۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور ابو علی الاشعری سے اس نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس لڑکی کے بارے میں جو بالغ نہیں ہوئی اسے کب اپنا سر ڈھانپنا چاہیے ان لوگوں سے جو نا محرم ہیں اس کے اور اس پر کب نماز میں سر پر چادر کرنا واجب ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اپنے سر کو ڈھانپے جب تک اس پر نماز حرام نہ ہو (حیض نہ آئے)۔

# باب حَدِّ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ الَّتِي يَجُوزُ أَنْ تُقَبَّلَ

## (لڑکی کو عمر کی جس حد تک بوسہ دینا جائز ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ الْكَاهِلِيِّ وَ أَظُنُّنِي قَدْ حَضَرْتُهُ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ جُوَيْرِيَةٍ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهَا مَحْرَمٌ تَغْشَانِي فَأَحْمِلُهَا فَأُقَبِّلُهَا فَقَالَ إِذَا أَتَى عَلَيْهَا سِتُّ سِنِينَ فَلَا تَضَعْهَا عَلَى حَجْرِكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے اس نے ابو احمد کاہلی سے روایت کی ہے کہ میرے گمان میں میں آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تھا اور میں نے اس چھوٹی لڑکی کے بارے میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس کے اور میرے درمیان کو حرمت نہیں (نا محرم ہے) مجھے اچھی لگی تو میں نے اسے اُٹھایا اور اسے بوسہ دیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو اسے گود میں مت لو۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ الْحُرَّةُ سِتَّ سِنِينَ فَلَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُقَبِّلَهَا .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن یحییٰ سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آزاد لڑکی چھ سالوں کی ہو جائے تو تمہیں اس کا بوسہ نہیں لینا چاہیے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) أَنَّ بَعْضَ بَنِي هَاشِمٍ دَعَاهُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَأَتَى بِصَبِيَّةٍ لَهُ فَأَدْنَاهَا أَهْلُ الْمَجْلِسِ جَمِيعاً إِلَيْهِمْ فَلَمَّا دَنَتْ مِنْهُ سَأَلَ عَنْ سِنِّهَا فَقِيلَ خَمْسٌ فَنَحَّاهَا عَنْهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے اپنے کسی آدمی سے راویت کی ہے کہ کسی بنی ہاشمی نے ابو الحسن رضا علیہ السلام کو اپنی جماعت کے ساتھ دعوت دی، پس اس کی بچی آئی تو سارے اہل مجلس اس کے قریب گئے جب وہ بچی آپ علیہ السلام کے قریب آئی تو آپ علیہ السلام نے اس کے سن کے بارے میں پوچھا، کہا گیا پانچ سال پس آپ علیہ السلام نے اسے خود سے دور کر دیا۔

# باب فِي نَحْوِ ذَلِكَ (اس جیسے میں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الصَّبِيِّ يَحْجُمُ الْمَرْأَةَ قَالَ إِنْ كَانَ يُحْسِنُ يَصِفُ فَلَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا ایک بچہ عورت کو چمٹ جاتا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر اچھا ہے اور خدمت کے قابل ہے تو ٹھیک ورنہ درست نہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ عِنْدَهُ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ فَقَالَ لَهُمَا قُومَا فَادْخُلَا الْبَيْتَ فَقَالَتَا إِنَّهُ أَعْمَى فَقَالَ إِنْ لَمْ يَرَكُمَا فَإِنَّكُمَا تَرَيَانِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ام مکتوم کے بیٹے نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عائشہ اور حفصہ موجود تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو فرمایا! اٹھو گھر کے اندر چلی جاؤ، ان دونوں نے کہا وہ اندھا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر وہ تمہیں نہیں دیکھ سکتا تو تم تو اسے دیکھ سکتی ہو۔

# بابُ الْمَرْأَةِ يُصِيبُهَا الْبَلَاءُ فِي جَسَدِهَا فَيُعَالِجُهَا الرِّجَالُ

# (عورت کو اس کے جسم میں بیماری لگتی ہے اور اس کا علاج مرد کرتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ يُصِيبُهَا الْبَلَاءُ فِي جَسَدِهَا إِمَّا كَسْرٌ أَوْ جِرَاحٌ فِي مَكَانٍ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَيْهِ وَ يَكُونُ الرِّجَالُ أَرْفَقَ بِعِلَاجِهِ مِنَ النِّسَاءِ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ إِذَا اضْطُرَّتْ إِلَيْهِ فَيُعَالِجُهَا إِنْ شَاءَتْ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس مسلمان عورت کے بارے میں کہ جس کے جسم میں کوئی بیماری پہنچتی ہے، ٹوٹنے کے سبب یا زخم لگنے کے سبب ایسے مقام پر کہ جس کی طرف مرد کا نگاہ کرنا درست نہیں ہے اور ایک مرد عورتوں کی نسبت اس کے علاج میں زیادہ ماہر ہے کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب عورت اس کی طرف مجبور ہے تو اگر عورت چاہے تو وہ مرد اس کا علاج کر سکتا ہے۔

# باب التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کو سلام کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) لَا تَبْدَءُوا النِّسَاءَ بِالسَّلَامِ وَ لَا تَدْعُوهُنَّ إِلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَالَ النِّسَاءُ عَيٌّ وَ عَوْرَةٌ فَاسْتُرُوا عِيَّهُنَّ بِالسُّكُوتِ وَ اسْتُرُوا عَوْرَاتِهِنَّ بِالْبُيُوتِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! عورتوں کو سلام میں پہل نہ کرو اور نہ انہیں کھانے کی دعوت دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورتیں گونگی ہیں اور عریاں ہیں ان کے گونگے پن کو خاموشی سے چھپاؤ اور ان کی عریانت کو گھروں سے چھپاؤ۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَ يَرْدُدْنَ عَلَيْهِ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَ يَقُولُ أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا طَلَبْتُ مِنَ الْأَجْرِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو سلام کرتے تھے اور وہ انہیں جواب دیتی تھیں اور امیر المومنین علیہ السلام عورتوں کو سلام کرتے تھے مگر آپ علیہ السلام ناپسند فرماتے تھے کہ جوان عورتوں کو سلام کیا جائے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ اس لیے ہے کہ اس کی آواز کہیں اُسے گھیر نہ لے اور اس اجر جسکا وہ طالب ہے سے زیادہ نقصان اٹھانے والا بن جائے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) النِّسَاءُ عَيٌّ وَ عَوْرَةٌ فَاسْتُرُوا الْعَوْرَاتِ بِالْبُيُوتِ وَ اسْتُرُوا الْعِيَّ بِالسُّكُوتِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورتیں گونگی اور عریاں ہیں ان کی عریانت کو گھروں کے ذریعے اور ان کے گونگے پن کو خاموشی سے چھپاؤ۔

# باب الْغَيْرَةِ (غیرت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى غَيُورٌ يُحِبُّ كُلَّ غَيُورٍ وَ لِغَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ ظَاهِرَهَا وَ بَاطِنَهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجلّ غیرت مند ہے اور ہر غیرت مند کو پسند کرتا ہے اور اس نے اپنی غیرت ہی کے سبب فحاشی کو ظاہری اور باطنی طور پر حرام فرمایا ہے۔

2- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِذَا لَمْ يَغَرِ الرَّجُلُ فَهُوَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ .

2۔اس نے اپنے باپ سے اس نے قاسم بن محمد جوہری سے اس نے حبیب خثعمی سے اس نے عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے سناابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی کو غیرت نہ آئے تو اس کا دل اندھا ہے۔

3- عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا أُغِيرَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ أَوْ بَعْضِ مَنَاكِحِهِ مِنْ مَمْلُوكِهِ فَلَمْ يَغَرْ وَ لَمْ يُغَيِّرْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ طَائِراً يُقَالُ لَهُ الْقَفَنْدَرُ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَى عَارِضَةِ بَابِهِ ثُمَّ يُمْهِلَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ يَهْتِفَ بِهِ إِنَّ اللَّهَ غَيُورٌ يُحِبُّ كُلَّ غَيُورٍ فَإِنْ هُوَ غَارَ وَ غَيَّرَ وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَأَنْكَرَهُ وَ إِلَّا طَارَ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَخْفِقَ بِجَنَاحَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ يَطِيرَ عَنْهُ فَيَنْزِعُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ تُسَمِّيهِ الْمَلَائِكَةُ الدَّيُّوثَ .

3۔اس نے محمد بن یحیٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب کسی کو اس کے اہل خانہ یا اس کی مملوکہ منکوحہ کے بارے میں غیرت دلائی جائے اور اسے غیرت نہ آئے تو اللہ عزّوجلّ اس کی طرف ایک پرندہ بھیجتا ہے کہ جسے " قفندر " کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے دروازے کی اوپر والی چوکھٹ پر بیٹھ جاتا ہے پھر اسے چالیس دن کی مہلت دیتا ہے پھر وہ اسے ندا دیتا ہے، یقیناً اللہ عزّوجلّ غیرت مند ہے اور ہر غیرت مند کو پسند فرماتا ہے پس اگر اسے غیرت آجائے اور تبدیل ہو جائے پہلی حالت کو چھوڑ دے تو یہ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے بصورت دیگر وہ پرندہ اُڑ کر اس کے سر پر بیٹھتا ہے اور اپنے پر اس کی آنکھوں پر پھیرتا ہے اور پھر اس پر سے اُڑ جاتا ہے اور اس کے بعد اللہ عزّوجلّ اس سے ایمان کی روح کھینچ لیتا ہے اور ملائکہ اس کا نام دیوث رکھ دیتے ہیں۔

4- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كَانَ إِبْرَاهِيمُ ( **عليه السلام** ) غَيُوراً وَ أَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَ جَدَعَ اللَّهُ أَنْفَ مَنْ لَا يَغَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُسْلِمِينَ .

4۔ابن محبوب نے ایک سے زائد سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابراہیم علیہ السلام غیرت مند تھے اور میں اُنؑ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور مومنین مسلمان میں سے جو غیرت نہ کرے اللہ عزّوجلّ اس کی ناک کاٹ دیتا ہے (رسوا کرتا ہے)۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ إِنَّ شَيْطَاناً يُقَالُ لَهُ الْقَفَنْدَرُ إِذَا ضُرِبَ فِي مَنْزِلِ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً بِالْبَرْبَطِ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الرِّجَالُ وَضَعَ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ عَلَى مِثْلِهِ مِنْ صَاحِبِ الْبَيْتِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ نَفْخَةً فَلَا يَغَارُ بَعْدَ هَذَا حَتَّى تُؤْتَى نِسَاؤُهُ فَلَا يَغَارُ .

5۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا ایک شیطان ہے کہ جس کو قفندر کہتے ہیں جب کسی شخص کے گھر میں چالیس روز تک سارنگی بجائی جائے اور اس کے پاس مرد آئیں تو وہ شیطان گھر والے کا ہر عضو اپنے جیسا بنا دیتا ہے پھر اس میں پھونک مارتا ہے اس کے بعد اس شخص کو کبھی غیرت نہیں آتی یہاں تک کہ تم اس کی عورتوں کے پاس بھی جاؤ تو بھی غیرت نہیں کرتا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ نُبِّئْتُ أَنَّ نِسَاءَكُمْ يُدَافِعْنَ الرِّجَالَ فِي الطَّرِيقِ أَ مَا تَسْتَحْيُونَ .

6۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن یحیٰی سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! اے عراق والو! میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہاری عورتیں راستوں میں مردوں سے جھگڑا کرتی ہیں کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَ مَا تَسْتَحْيُونَ وَ لَا تَغَارُونَ نِسَاءَكُمْ يَخْرُجْنَ إِلَى الْأَسْوَاقِ وَ يُزَاحِمْنَ الْعُلُوجَ .

اور دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! کیا تمہیں شرم نہیں آتی اور تمہیں غیرت نہیں آتی کہ تمہاری عورتیں بازار میں نکلتی ہیں اور کافروں سے مڈ بھیڑ کرتی ہیں۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الشَّيْخُ الزَّانِي وَ الدَّيُّوثُ وَ الْمَرْأَةُ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تین لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ عزّوجلّ قیامت کے دن کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے(i) بوڑھا زانی(ii) دیوث(iii) وہ عورت کہ جو اپنے شوہر کے بستر پر زنا کرائے۔

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلَى الدَّيُّوثِ .

8۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جنت دیوث پر حرام قرار دی گئی ہے۔

9- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) كَتَبَ فِي رِسَالَتِهِ إِلَى الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِيَّاكَ وَ التَّغَايُرَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ الْغَيْرَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ يَدْعُو الصَّحِيحَةَ مِنْهُنَّ إِلَى السَّقَمِ وَ لَكِنْ أَحْكِمْ أَمْرَهُنَّ فَإِنْ رَأَيْتَ عَيْباً فَعَجِّلِ النَّكِيرَ عَلَى الصَّغِيرِ وَ الْكَبِيرِ فَإِنْ تَعَيَّنْتَ مِنْهُنَّ الرَّيْبَ فَيُعَظِّمُ الذَّنْبُ وَ يُهَوِّنُ الْعَتْبُ .

9۔ ابو علی الاشعری نے اپنے کسی دوست سے اس نے جعفر بن عنبسۃ سے اس نے عبادہ بن زیاد اسدی سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے اس نے ابو جعفر سے اور احمد بن محمد عاصمی نے بیان کرنے والے سے اس نے معلّی بن محمد سے اس نے علی بن حسان سے اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! حسن علیہ السلام کی طرف خط میں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! غیر مناسب مواقع پر غیرت کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ ایسا کرنا عورتوں میں سے اچھی عورتوں کو بھی بیماری (برائی) کی طرف دعوت دیتا ہے جب کہ ان کے معاملہ میں انصاف سے کام لو اور اگر تم ان میں عیب دیکھو تو بڑے چھوٹے پر سختی سے روکنے میں جلدی کرو اور اگر ان میں ٹیڑھا پن دیکھو تو گناہ کو بڑا جانو اور سزا میں نرمی کرو۔

# باب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيدَيْنِ (عورتوں کا عیدین کے لیے نکلنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَالَ لَا إِلَّا عَجُوزٌ عَلَيْهَا مَنْقَلَاهَا يَعْنِي الْخُفَّيْنِ .

***1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے مروان بن مسلم سے اس نے محمد بن شریح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا، عورتوں کے عیدین کے لیے نکلنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں ماسوائے بوڑھی عورتوں کے کہ جنہوں نے جوتے پہنے ہوئے ہوں۔***

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ وَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا امْرَأَةٌ مُسِنَّةٌ .

***2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا عورتوں کے عیدین اور جمعہ کے لیے گھر سے نکلنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں ماسوائے سن رسیدہ عورتوں کے۔***

# باب مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَ هِيَ طَامِثٌ

# (عورت جب حائضہ ہو تو مرد کے لیے کیا حلال ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا لِصَاحِبِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ مِنْهَا فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَا عَدَا الْقُبُلَ بِعَيْنِهِ .

***1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے منصور بن یونس سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے عبدالملک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حیض والی عورتوں کے شوہر کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگلی شرمگاہ کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔***

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا قَالَ مَا دُونَ الْفَرْجِ .

***2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے عبداللہ بن جبلۃ سے اس نے معاویۃ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا حیض والی عورت کے بارے میں کہ اس کے شوہر کے لیے اس میں سے کیا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! شرمگاہ کے علاوہ سب۔***

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا دُونَ الْفَرْجِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے اس نے علی بن حسن سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے داؤد رقی سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، مرد کے لیے اس کی بیوی سے کیا حلال ہوتا ہے جب وہ حائضہ ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! شرمگاہ کے علاوہ سب۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرَ الْفَرْجِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ لُعْبَةُ الرَّجُلِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے اس نے علی بن الحسن سے اس نے محمد بن زیاد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے حسین بن ابو یوسف سے اس نے عبد الملک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا مرد کے لیے اس کی بیوی جب حائضہ ہو اس میں سے کیا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! شرمگاہ کے علاوہ ہر چیز۔ پھر فرمایا! عورت یقیناً مرد کا کھلونا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُذَافِرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) تَرَى هَؤُلَاءِ الْمُشَوَّهِينَ خَلْقُهُمْ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آبَاؤُهُمْ يَأْتُونَ نِسَاءَهُمْ فِي الطَّمْثِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حسن بن عطیہ سے اس نے عذافر صیرفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم نے ان قبیح الخلقت لوگوں کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے آباء اپنی بیویوں سے حیض میں وطئی کرتے تھے۔

## باب مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ (حائضہ سے جماع اس سے پہلے کہ وہ غسل کرے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا دَمُ الْحَيْضِ فِي آخِرِ أَيَّامِهَا قَالَ إِذَا أَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَأْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ فَرْجَهَا ثُمَّ يَمَسُّهَا إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا اس کے آخری ایام میں خون حیض بند ہو جائے فرمایا! جب اس کے شوہر کو خواہش ہو تو اسے حکم دے کہ وہ شرمگاہ کو دھوئے پھر وہ اگر چاہے تو اس سے جماع کرے اس سے پہلے کہ وہ غسل کرے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ وَ يَقَعُ بِهَا زَوْجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ وَ الْغُسْلُ أَحَبُّ إِلَيَّ .

2۔ محمد بن یحیٰ نے سلمۃ بن خطاب سے اس نے علی بن الحسن طاطری سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا اس حائضہ کے بارے میں کہ جو طہر دیکھتی ہے (یعنی حیض کا خون بند ہوتا ہے) تو اس کا شوہر اس سے جماع کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن میرے نزدیک غسل پسندیدہ ہے۔

## باب مَحَاشِّ النِّسَاءِ (عورتوں کی دُبر)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَقَالَ هِيَ لُعْبَتُكَ لَا تُؤْذِهَا .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسین بن علی سے اس نے ابان سے اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا عورتوں کے سرین (دُبر) میں جماع کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ تمہارے کھیلنے کی چیز ہے اسے اذیت مت دو۔

## باب الْخَضْخَضَةِ وَ نِكَاحِ الْبَهِيمَةِ (مشت زنی اور چوپایوں سے بد فعلی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ نِكَاحُ الْأَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مشت زنی کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ فحاشی ہے اور کنیز سے نکاح اس سے بہتر ہے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّلْكِ قَالَ نَاكِحُ نَفْسِهِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

2۔ احمد بن محمد نے ابو یحییٰ واسطی سے اس نے اسماعیل بصری سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا رگڑنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس نے خود سے نکاح کیا اس پر کوئی چیز نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ بَهِيمَةً أَوْ يَدْلُكُ فَقَالَ كُلُّ مَا أَنْزَلَ بِهِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي هَذَا وَ شِبْهِهِ فَهُوَ زِنًى .

3 ۔ محمد بن یحیٰ نے محمد بن احمد سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے جانور سے دخول کیا یا رگڑ کے ذریعے انزال کیا، فرمایا! ہر وہ چیز کہ جس کے ذریعے آدمی اپنا نطفہ رکھیں یا اس جیسی چیزوں میں ڈالے وہ زنا ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُلَيْنِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَلْعُونٌ مَنْ نَكَحَ بَهِيمَةً .

**4۔ علی بن محمد کلینی نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن ابراہیم نوفلی سے اس نے حسین بن مختار سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ملعون ہے وہ جو جانور سے دخول کرے۔**

# باب الزَّانِي (زانی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَقَرَّ نُطْفَتَهُ فِي رَحِمٍ يَحْرُمُ عَلَيْهِ .

**1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے علی بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب اس شخص پر ہو گا کہ جس نے اپنا نطفہ اس رحم میں رکھا کہ جو اس پر حرام ہو۔**

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) اتَّقِ الزِّنَا فَإِنَّهُ يَمْحَقُ الرِّزْقَ وَ يُبْطِلُ الدِّينَ .

**2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اور عثمان بن عیسیٰ سے اس نے علی بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! زنا سے بچو کیونکہ زنا رزق کو ختم اور دین کو باطل کرتا ہے۔**

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لِلزَّانِي سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ أَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ وَ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسَخَطُ الرَّبِّ وَ سُوءُ الْحِسَابِ وَ الْخُلُودُ فِي النَّارِ .

**3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے عبد اللہ بن میمون قداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد ماجد علیہ السلام نے فرمایا! زانی کے لیے چھ خصلتیں ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں وہ تین جو دنیا میں ہیں (i) اس کے چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے (ii) فقر پیدا کرتا ہے (iii) موت کو قریب کرتا ہے اور جو تین آخرت میں (i) رب کی ناراضگی (ii) برا حساب (iii) جہنم میں دخول۔**

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا كَثُرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ .

**4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! ہم نے علی علیہ السلام کی کتاب میں پایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرے بعد جب زنا کثرت سے ہوں گے تو اچانک موت میں اضافہ ہو جائے گا۔**

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي مُبْتَلًى بِالنِّسَاءِ فَأَزْنِي يَوْماً وَ أَصُومُ يَوْماً فَيَكُونُ ذَا كَفَّارَةً لِذَا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ يُطَاعَ وَ لَا يُعْصَى فَلَا تَزْنِ وَ لَا تَصُمْ فَاجْتَذَبَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ يَا أَبَا زَنَّةَ تَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَ تَرْجُو أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ میں علیؑ بن الحسن علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں عورتوں میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ اے ابو محمد علیہ السلام! میں ایک دن زنا کرتا ہوں اور ایک دن روزہ رکھتا ہوں۔ کیا وہ اس کا کفارہ ہو سکتا ہے؟ تو اس سے علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّ وجلّ کے نزدیک اس سے پسندیدہ کوئی چیز نہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے۔ پس تم نہ زنا کرو اور نہ روزہ رکھو۔ ابو جعفر علیہ السلام نے اس پر اسے اپنے پاس کھینچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ "اے ابو زنۃ (بندر کے باپ) تو جہنمیوں والا عمل کر کے امید رکھتا ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي مُبْتَلًى بِالنَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ الْجَمِيلَةِ فَيُعْجِبُنِي النَّظَرُ إِلَيْهَا فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ لَا بَأْسَ إِذَا عَرَفَ اللَّهُ مِنْ نِيَّتِكَ الصِّدْقَ وَ إِيَّاكَ وَ الزِّنَا فَإِنَّهُ يَمْحَقُ الْبَرَكَةَ وَ يُهْلِكُ الدِّينَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن سوید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں خوبصورت عورت کو دیکھنے میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ پس مجھے اس کی طرف نگاہ کرنا بہت پسند ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے علی! جب خدا تمہاری نیت کی سچائی کو جانتا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن تم زنا سے دور رہنا کیونکہ زنا برکت کو ختم اور دین کو برباد کر دیتا ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْكُوفِيِّ جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ اجْتَمَعَ الْحَوَارِيُّونَ إِلَى عِيسَى ( **عليه السلام** ) فَقَالُوا لَهُ يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ أَرْشِدْنَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَمَرَكُمْ أَنْ لَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَاذِبِينَ وَ أَنَا آمُرُكُمْ أَنْ لَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ كَاذِبِينَ وَ لَا صَادِقِينَ قَالُوا يَا رُوحَ اللَّهِ زِدْنَا فَقَالَ إِنَّ مُوسَى نَبِيَّ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) أَمَرَكُمْ أَنْ لَا تَزْنُوا وَ أَنَا آمُرُكُمْ أَنْ لَا تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِالزِّنَا فَضْلًا عَنْ أَنْ تَزْنُوا فَإِنَّ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالزِّنَا كَانَ كَمَنْ أَوْقَدَ فِي بَيْتٍ مُزَوَّقٍ فَأَفْسَدَ التَّزَاوِيقَ الدُّخَانُ وَ إِنْ لَمْ يَحْتَرِقِ الْبَيْتُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابو العباس کوفی سے ایک ساتھ، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حواری جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "اے بھلائی کے معلم ہماری ہدایت فرمائیے" تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا کہ تم اللہ کی جھوٹی قسمیں مت کھاؤ اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ عزّ وجلّ کی قسمیں نہ کھاؤ۔ نہ جھوٹی اور نہ سچی" انہوں نے عرض کی۔ "اے روح اللہ! اضافہ فرمائیے ہمارے لیے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "موسیٰ نبی اللہ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا کہ تم زنا نہ کرو اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنے اندر زنا کیلئے سوچو بھی مت۔ چہ جائیکہ تم زنا کرو۔ کیونکہ جو اپنے اندر زنا کیلئے سوچتا ہے۔ وہ گویا ایسے ہے کہ جس نے آراستہ گھر میں آگ لگائی ہو اور اس کی آرائش کو دھوئیں نے خراب کر دیا اگرچہ اس کو نہ بھی جلائے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ يَعْقُوبُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَزْنِ فَإِنَّ الطَّائِرَ لَوْ زَنَى لَتَنَاثَرَ رِيشُهُ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا"اے بیٹا! زنا نہ کرنا کیونکہ اگر پرندہ بھی زنا کرے تو اس کے پر گر جاتے ہیں"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه و آله** ) فِي الزِّنَا خَمْسُ خِصَالٍ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ يَنْقُصُ الْعُمُرَ وَ يُسْخِطُ الرَّحْمَنَ وَ يُخَلِّدُ فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز بن عبداللہ سے، اس نے فضیل سے، اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔"زنا میں پانچ خصلتیں ہیں۔ ۱) چہرے کا نور ختم کرتا ہے۔ ۲) فقر پیدا کرتا ہے۔ ۳) عمر گھٹاتا ہے ۴) اللہ عزّوجلّ کو ناراض کرتا ہے۔ ۵) جہنم میں ہمیشگی کرتا ہے۔ ہم اللہ عزّوجلّ سے پناہ چاہتے ہیں اس جہنم سے

# باب الزَّانِيَةِ (زانیہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"تین لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ کلام نہ فرمائے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ عورت ہے کہ جو شوہر کے بستر پر زنا کرائے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْهِلَالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الزِّنَا قَالُوا بَلَى قَالَ هِيَ امْرَأَةٌ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا فَتَأْتِي بِوَلَدٍ مِنْ غَيْرِهِ فَتُلْزِمُهُ زَوْجَهَا فَتِلْكَ الَّتِي لَا يُكَلِّمُهَا اللَّهُ وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهَا وَ لَهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اسحاق بن ابی ہلال سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"کیا میں تمہیں سب سے بڑے زنا کے بارے میں بتاؤں؟" لوگوں نے کہا۔"ضرور" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے بستر پر زنا کرائے اور دوسرے کا بچہ جن کر اس بچے کو اپنے شوہر سے منسوب کر دے پس وہ ایسی عورت ہے کہ جس سے اللہ کلام نہ فرمائے گا اور قیامت کے دن اس پر نظر کرم نہ فرمائے گا اور نہ اس کا تزکیہ فرمائے گا اور اس عورت کیلئے دردناک عذاب ہے۔"

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَكَلَ خَيْرَاتِهِمْ وَ نَظَرَ إِلَى عَوْرَاتِهِمْ .

3۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ"اللہ کا شدید غضب ہے اس عورت پر کہ جو اپنے اہل بیت میں کسی غیر کو داخل کرے اور وہ ان کے رزق کو کھائے اور ان ہی کی عریانیت کو دیکھے"

# باب اللِّوَاطِ (لواطہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حُرْمَةُ الدُّبُرِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَةِ الْفَرْجِ إِنَّ اللَّهَ أَهْلَكَ أُمَّةً بِحُرْمَةِ الدُّبُرِ وَ لَمْ يُهْلِكْ أَحَداً بِحُرْمَةِ الْفَرْجِ .

**1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے کسی اپنے دوست سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "دبر کی حرمت فرج (عورت کی شرمگاہ) کی حرمت سے زیادہ ہے۔ اللہ عَزّوجَلّ نے دبر کی حرمت کے سبب ایک قوم کو ہلاک کیا جب کہ فرج (عورت کی شرمگاہ) کے سبب کسی ایک کو بھی ہلاک نہیں کیا۔"**

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ جَامَعَ غُلَاماً جَاءَ جُنُباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنَقِّيهِ مَاءُ الدُّنْيَا وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ جَهَنَّمَ وَ سَاءَتْ مَصِيراً ثُمَّ قَالَ إِنَّ الذَّكَرَ لَيَرْكَبُ الذَّكَرَ فَيَهْتَزُّ الْعَرْشُ لِذَلِكَ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْتَى فِي حَقَبِهِ فَيَحْبِسُهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى جَهَنَّمَ فَيُعَذَّبُ بِطَبَقَاتِهَا طَبَقَةً طَبَقَةً حَتَّى يُرَدَّ إِلَى أَسْفَلِهَا وَ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا .

**2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو بھی کسی لڑکے سے جماع کرے قیامت کے دن مجنب آئے گا اسے دنیا کا پانی پاک نہ کرے گا۔ اس پر اللہ عَزّوجَلّ کا غضب اور لعنت ہوگی اور اللہ نے اس کیلئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔" پھر فرمایا "نر، نر پر سواری کرے (جماع کرے) تو اس کے سبب عرش لرزتا ہے اور وہ شخص کہ جو اپنے پیچھے (دبر میں) جماع کرائے تو اسے اللہ عَزّوجَلّ جہنم کے پل پر قید کرے گا یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے۔ پھر اس کے بارے میں جہنم کو حکم دے گا پھر اسے جہنم کے ہر طبقے میں عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ نیچے والے طبقے میں اور وہ اس سے باہر نہ آئے گا۔"**

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) اللِّوَاطُ مَا دُونَ الدُّبُرِ وَ الدُّبُرُ هُوَ الْكُفْرُ .

**3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "لواطہ دبر کے بغیر ہے اور دبر میں جماع کفر ہے"**

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) فِي قَوْمِ لُوطٍ ( **عليه السلام** ) إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفاحِشَةَ ما سَبَقَكُمْ بِها مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعالَمِينَ فَقَالَ إِنَّ إِبْلِيسَ أَتَاهُمْ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ فِيهِ تَأْنِيثٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ حَسَنَةٌ فَجَاءَ إِلَى شَبَابٍ مِنْهُمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقَعُوا بِهِ فَلَوْ طَلَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ يَقَعَ بِهِمْ لَأَبَوْا عَلَيْهِ وَ لَكِنْ طَلَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ يَقَعُوا بِهِ فَلَمَّا وَقَعُوا بِهِ الْتَذُّوهُ ثُمَّ ذَهَبَ عَنْهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فَأَحَالَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ .

**4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابو بصیر سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے قوم لوط علیہ السلام کے بارے میں "تم ایسی فحاشی لائے ہو۔ تمام جہانوں میں تم سے پہلے کوئی ایک بھی نہیں لایا"**

روایت کی ہے کہ:۔"ابلیس ملعون خوبصورت شکل میں کہ جس میں زنانہ پن تھا ان کے پاس آیا اور اس نے خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ پس وہ ان میں سے جوانوں کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ وہ اس سے جماع کریں۔ اگر وہ انہیں کہتا کہ اسے جماع کرنے کو تو وہ اس سے انکار کر دیتے بلکہ اس نے ان سے چاہا کہ وہ اس سے جماع کریں پس جب انہوں نے اس سے جماع کیا تو بہت مزہ لیا۔ پھر شیطان ان سے چلا گیا اور انہیں چھوڑ گیا تو ان میں سے بعض دوسرے بعض سے تبادلہ کرنے لگے"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ قَوْمُ لُوطٍ مِنْ أَفْضَلِ قَوْمٍ خَلَقَهُمُ اللَّهُ فَطَلَبَهُمْ إِبْلِيسُ الطَّلَبَ الشَّدِيدَ وَ كَانَ مِنْ فَضْلِهِمْ وَ خِيَرَتِهِمْ أَنَّهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْعَمَلِ خَرَجُوا بِأَجْمَعِهِمْ وَ تَبْقَى النِّسَاءُ خَلْفَهُمْ فَلَمْ يَزَلْ إِبْلِيسُ يَعْتَادُهُمْ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا خَرَّبَ إِبْلِيسُ مَا يَعْمَلُونَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَعَالَوْا نَرْصُدْ هَذَا الَّذِي يُخَرِّبُ مَتَاعَنَا فَرَصَدُوهُ فَإِذَا هُوَ غُلَامٌ أَحْسَنُ مَا يَكُونُ مِنَ الْغِلْمَانِ فَقَالُوا لَهُ أَنْتَ الَّذِي تُخَرِّبُ مَتَاعَنَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَبَيَّتُوهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ صَاحَ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ كَانَ أَبِي يُنَوِّمُنِي

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن سعید سے، اس نے کہا کہ مجھے زکریا بن محمد نے خبر دی ہے۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔"حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اللہ عزّ و جلّ کی مخلوق میں افضل قوم تھی۔ پس شیطان نے ان کو گمراہ کرنے کی شدید خواہش کی اور ان کی فضیلت اور اچھائی میں سے یہ بھی تھا کہ جب وہ کام پر نکلتے تو ایک ساتھ نکلتے تھے اور ان کے پیچھے صرف عورتیں بچتی تھیں۔ پس ابلیس ہمیشہ ان کے بعد وہاں پر جاتا اور جب وہ پلٹتے تو جو کام انہوں نے کیا ہوتا تھا۔ ابلیس اسے خراب کر دیتا۔

عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ لَهُ تَعَالَ فَنَمْ عَلَى بَطْنِي قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَدْلُكُ الرَّجُلَ حَتَّى عَلَّمَهُ أَنَّهُ يَفْعَلُ بِنَفْسِهِ فَأَوَّلًا عَلَّمَهُ إِبْلِيسُ وَ الثَّانِيَةَ عَلَّمَهُ هُوَ ثُمَّ انْسَلَّ فَفَرَّ مِنْهُمْ وَ أَصْبَحُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُخْبِرُ بِمَا فَعَلَ بِالْغُلَامِ وَ يُعَجِّبُهُمْ مِنْهُ وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَهُ فَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ فِيهِ حَتَّى اكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ جَعَلُوا يَرْصُدُونَ مَارَّةَ الطَّرِيقِ فَيَفْعَلُونَ بِهِمْ حَتَّى تَنَكَّبَ مَدِينَتَهُمُ النَّاسُ ثُمَّ تَرَكُوا نِسَاءَهُمْ وَ أَقْبَلُوا عَلَى الْغِلْمَانِ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَحْكَمَ أَمْرَهُ فِي الرِّجَالِ جَاءَ إِلَى النِّسَاءِ فَصَيَّرَ نَفْسَهُ امْرَأَةً فَقَالَ إِنَّ رِجَالَكُنَّ يَفْعَلُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ قَالُوا نَعَمْ قَدْ رَأَيْنَا ذَلِكَ وَ كُلَّ ذَلِكَ يَعِظُهُمْ لُوطٌ وَ يُوصِيهِمْ وَ إِبْلِيسُ يُغْوِيهِمْ حَتَّى اسْتَغْنَى النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَلَمَّا كَمَلَتْ عَلَيْهِمُ الْحُجَّةُ بَعَثَ اللَّهُ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ ( **عليهم السلام** ) فِي زِيِّ غِلْمَانٍ عَلَيْهِمْ أَقْبِيَةٌ فَمَرُّوا بِلُوطٍ وَ هُوَ يَحْرُثُ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْكُمْ قَطُّ قَالُوا إِنَّا أَرْسَلَنَا سَيِّدُنَا إِلَى رَبِّ هَذِهِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَ وَ لَمْ يَبْلُغْ سَيِّدَكُمْ مَا يَفْعَلُ أَهْلُ هَذِهِ الْمَدِينَةِ يَا بَنِيَّ إِنَّهُمْ وَ اللَّهِ يَأْخُذُونَ الرِّجَالَ فَيَفْعَلُونَ بِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ فَقَالُوا أَمَرَنَا سَيِّدُنَا أَنْ نَمُرَّ وَسَطَهَا قَالَ فَلِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ قَالُوا وَ مَا هِيَ قَالَ تَصْبِرُونَ هَاهُنَا إِلَى اخْتِلَاطِ الظَّلَامِ قَالَ فَجَلَسُوا قَالَ فَبَعَثَ ابْنَتَهُ فَقَالَ جِيئِي لَهُمْ بِخُبْزٍ وَ جِيئِي لَهُمْ بِمَاءٍ فِي الْقَرْعَةِ وَ جِيئِي لَهُمْ عَبَاءً يَتَغَطَّوْنَ بِهَا مِنَ الْبَرْدِ فَلَمَّا أَنْ ذَهَبَتِ الِابْنَةُ أَقْبَلَ الْمَطَرُ وَ الْوَادِي فَقَالَ لُوطٌ السَّاعَةَ يَذْهَبُ بِالصِّبْيَانِ الْوَادِي قُومُوا حَتَّى نَمْضِيَ وَ جَعَلَ لُوطٌ يَمْشِي فِي أَصْلِ الْحَائِطِ وَ جَعَلَ جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ إِسْرَافِيلُ يَمْشُونَ وَسَطَ الطَّرِيقِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ امْشُوا هَاهُنَا فَقَالُوا أَمَرَنَا سَيِّدُنَا أَنْ نَمُرَّ فِي وَسَطِهَا وَ كَانَ لُوطٌ يَسْتَغْنِمُ الظَّلَامَ وَ مَرَّ إِبْلِيسُ فَأَخَذَ مِنْ حِجْرِ امْرَأَةٍ صَبِيّاً فَطَرَحَهُ فِي الْبِئْرِ فَتَصَايَحَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ كُلُّهُمْ عَلَى بَابِ لُوطٍ فَلَمَّا أَنْ نَظَرُوا إِلَى الْغِلْمَانِ فِي مَنْزِلِ لُوطٍ قَالُوا يَا لُوطُ قَدْ دَخَلْتَ فِي عَمَلِنَا فَقَالَ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ فِي ضَيْفِي قَالُوا هُمْ ثَلَاثَةٌ خُذْ وَاحِداً وَ أَعْطِنَا اثْنَيْنِ قَالَ فَأَدْخَلَهُمُ الْحُجْرَةَ

تو ان میں سے بعض نے دوسرے بعض کو کہا۔ آؤ ہم اس کی گھات لگائیں کہ جو ہمارا سامان خراب کرتا ہے۔ پس انہوں نے اس کی گھات لگائی تو وہ ایک لڑکا تھا جو دوسرے لڑکوں سے بہت خوبصورت تھا تو ان سب نے اس سے کہا۔ تو ہی ہے کہ جو بار ہا ہمارے سامان کو خراب کر چکا ہے۔ پس سب کی رائے کا اتفاق اس بات پر ہوا کہ اسے قتل کر دیا جائے پس انہوں نے اسے رات کیلئے ایک شخص کے گھر میں رکھا۔ جب رات ہوئی تو وہ چیخا اس شخص نے اسے کہا۔"تجھے کیا ہوا؟" اس نے کہا۔ مجھے میرا باپ اپنے پیٹ پر سلاتا تھا۔ اس شخص نے کہا"آؤ میرے پیٹ پر سو جاؤ" پس وہ اس شخص کو رگڑنے لگا۔ یہاں تک کہ اسے سکھایا کہ وہ خود بھی یہ کر سکتا ہے۔ پس پہلے پہل اسے ابلیس نے سکھایا اور ثانیاً اس نے سکھایا پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ پھر ابلیس ان سے فرار ہو گیا۔ جب انہوں نے سویر کی تو وہ شخص انہیں بتانے لگا کہ اس نے لڑکے سے کیا کیا تھا اور انہیں اس کی طرف رغبت دلائی۔ درحالیکہ وہ اسے نہ

جانتے تھے پس انہوں نے اس کام میں ہاتھ ڈالا۔ یہاں تک کہ مرد مرد پر اکتفا کرنے لگے۔ پھر وہ راستہ سے گزرنے والوں پر گھات لگا کر بیٹھ گئے اور ان سے کرنے لگے یہاں تک کہ لوگوں نے ان کے شہر سے گزرنا چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے عورتوں کو چھوڑ دیا اور لڑکوں کے پاس جانے لگے اور جب اس نے دیکھا کہ مردوں میں اس کا کام محکم ہو گیا ہے تو وہ عورتوں کے پاس گیا اور خود کو عورت بنا لیا۔ اور کہا "تمہارے مرد ایک دوسرے سے ضرورت پوری کرتے ہیں" عورتوں نے کہا۔ "ہاں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے" اس سب پر انہیں لوط علیہ السلام نے وعظ و نصیحت فرمائی مگر انہیں ابلیس نے گمراہ کیا یہاں تک کہ عورتیں عورتوں کے ذریعے اکتفاء کرنے لگیں۔ جب ان پر حجت تمام ہو گئی تو اللہ عَزّ وجَلَّ نے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کو لڑکوں کی وضع قطع میں بھیجا کہ جنہوں نے قبائیں پہن رکھی تھیں۔ پس وہ حضرت لوط علیہ السلام کے قریب سے گزرے۔ درحالیکہ وہؑ کھیتی باڑی کر رہے تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے تم سے خوبصورت ہرگز نہیں دیکھا" انہوں نے کہا۔ "ہمارے سردار نے ہمیں اس شہر کی پرورش کرنے والے کے پاس بھیجا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے بیٹا! کیا تمہارے سردار کو اس کی خبر نہیں پہنچی جو کچھ اس شہر والے کرتے ہیں۔ اللہ عَزّ وجَلَّ کی قسم یہ لوگ مردوں کو پکڑتے ہیں اور ان سے بدفعلی کرتے ہیں یہاں تک کہ خون نکل آتا ہے" تو انہوں نے کہا" ہمیں ہمارے سردار نے حکم دیا ہے کہ ہم اس شہر کے وسط سے گزریں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرا تمہارے ساتھ کام ہے" انہوں نے کہا" کون سا کام ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اندھیرا چھا جانے تک یہاں رکو۔" پس وہ بیٹھ گئے تو آپ علیہ السلام نے اپنی بیٹی کو بھیجا اور فرمایا۔ ان کیلئے روٹی، مشک میں پانی لاؤ اور ان کیلئے عباء لاؤ تا کہ وہ سردی سے بچاؤ کیلئے پہنیں۔ جب بیٹی چلی گئی تو بارش اور طوفان آ گیا اور لوط علیہ السلام نے فرمایا۔ اس وقت یہ طوفان بچوں کو ختم کر دے گا۔ اٹھو تا کہ چلیں۔ اور لوط علیہ السلام دیوار کے ساتھ ساتھ چلنے لگے اور جبرائیل و میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام راستے کے درمیان میں چلنے لگے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" میرے بیٹو! یہاں چلو۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے سردار نے حکم دیا ہے کہ ہم اس کے درمیان میں چلیں" اور لوط علیہ السلام نے اندھیرے کو غنیمت جانا۔ پس ابلیس گزرا اور اس نے ایک عورت کی گود سے بچہ اٹھا کر کنویں میں ڈال دیا۔ پس شہر کے سارے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے پر شور و غل کرنے لگے۔ جب انہوں نے لوط علیہ السلام کے گھر میں لڑکوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا۔ 'اے لوط علیہ السلام! تو نے ہمارے معاملے میں دخل اندازی کی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" وہ میرے مہمان ہیں۔ پس تم میرے مہمانوں کو رسوا نہ کرو" انہوں نے کہا۔ "وہ تین ہیں ایک تم لو اور دو ہمیں دو۔" پس آپ علیہ السلام نے انہیں حجرہ میں داخل کر لیا

وَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ يَمْنَعُونِّي مِنْكُمْ قَالَ وَ تَدَافَعُوا عَلَى الْبَابِ وَ كَسَرُوا بَابَ لُوطٍ وَ طَرَحُوا لُوطاً فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَخَذَ كَفّاً مِنْ بَطْحَاءَ فَضَرَبَ بِهَا وُجُوهَهُمْ وَ قَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَعَمِيَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ كُلُّهُمْ وَ قَالَ لَهُمْ لُوطٌ يَا رُسُلَ رَبِّي فَمَا أَمَرَكُمْ رَبِّي فِيهِمْ قَالُوا أَمَرَنَا أَنْ نَأْخُذَهُمْ بِالسَّحَرِ قَالَ فَلِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ قَالُوا وَ مَا حَاجَتُكَ قَالَ تَأْخُذُونَهُمُ السَّاعَةَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَبْدُوَ لِرَبِّي فِيهِمْ فَقَالُوا يَا لُوطُ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَ لَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ لِمَنْ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ فَخُذْ أَنْتَ بَنَاتِكَ وَ امْضِ وَ دَعِ امْرَأَتَكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) رَحِمَ اللَّهُ لُوطاً لَوْ يَدْرِي مَنْ مَعَهُ فِي الْحُجْرَةِ لَعَلِمَ أَنَّهُ مَنْصُورٌ حَيْثُ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلى رُكْنٍ شَدِيدٍ أَيُّ رُكْنٍ أَشَدُّ مِنْ جَبْرَئِيلَ مَعَهُ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُحَمَّدٍ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ ما هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ مِنْ ظَالِمِي أُمَّتِكَ إِنْ عَمِلُوا مَا عَمِلَ قَوْمُ لُوطٍ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَلَحَّ فِي وَطْيِ الرِّجَالِ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَدْعُوَ الرِّجَالَ إِلَى نَفْسِهِ .

اور فرمایا اگر کوئی میرے اہل بیت میں سے ہے تو وہ تمہیں مجھ سے روکے گا۔ وہ دروازہ کھٹکھٹانے لگے اور حضرت لوط کا دروازہ توڑ دیا اور حضرت لوط علیہ السلام کی طرف بڑھنے لگے" تو آپ علیہ السلام سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ "ہم تمہارے رب کے نمائندے ہیں وہ تمہاری طرف نہ پہنچ پائیں گے" اور ایک مٹھی مٹی اٹھا کر ان کے چہروں پر ماری تو ان کے چہرے بگڑ گئے اور شہر والے سارے کے سارے اندھے ہو گئے تو لوط علیہ السلام نے ان سے فرمایا" اے میرے رب کے نمائندو! میرے رب نے تمہیں ان کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟" انہوں نے کہا" ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم صبح کے وقت

ان کا مواخذہ کریں" فرمایا"مجھے تم سے کام ہے" انہوں نے کہا"آپ علیہ السلام کا کیا کام ہے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان کا اسی وقت مواخذہ کرو مجھے خوف ہے کہ میرے رب کو ان کے بارے میں رحم نہ آجائے" انہوں نے کہا"اے لوط علیہ السلام"ان کے بارے میں صبح کا وعدہ کیا گیا ہے کیا ان کا وعدہ کیا گیا قریب نہیں اس کیلئے کہ جو ان کے مواخذہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ پس آپ علیہ السلام اپنی بیٹیوں کو لیجئے اور چلے جایئے اور اپنی بیوی کو رہنے دیجئے" ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو لوط علیہ السلام پر کہ اگر وہ جان لیتے کہ حجرۃ میں ان کے ساتھ کون ہیں تو ضرور جان لیتے کہ ان کی مدد کی گئی ہے کیونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اے کاش میں تمہارے مقابلے کی طاقت رکھتا یا کسی زبردست کا آسرا لے سکتا" جبرائیل علیہ السلام سے بڑا زبردست کون تھا کہ جو اس کے حجرہ میں تھے اور اللہ عزّوجلّ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔"یہ دور کے ظالموں میں سے نہیں ہیں" تمہاری امت کے ظالموں میں سے ہیں اگر وہ قوم لوط علیہ السلام جیسا کام کریں تو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جو بھی مردوں سے جماع میں مبتلا ہوا نہیں مرے گا یہاں تک کہ مردوں کو اپنی ذات سے جماع کی دعوت دے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْحَمَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ أَرْبَعَةَ أَمْلَاكٍ فِي إِهْلَاكِ قَوْمِ لُوطٍ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ كَرُوبِيلَ فَمَرُّوا بِإِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) وَ هُمْ مُعْتَمُّونَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُمْ وَ رَأَى هَيْئَةً حَسَنَةً فَقَالَ لَا يَخْدُمُ هَؤُلَاءِ إِلَّا أَنَا بِنَفْسِي وَ كَانَ صَاحِبَ ضِيَافَةٍ فَشَوَى لَهُمْ عِجْلًا سَمِيناً حَتَّى أَنْضَجَهُ ثُمَّ قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا وَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ رَأَى أَيْدِيَهُمْ لا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ أَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ جَبْرَئِيلُ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَفَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ أَنْتَ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَ مَرَّتْ سَارَةُ امْرَأَتُهُ فَبَشَّرَهَا بِإِسْحَاقَ وَ مِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ فَقَالَتْ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَجَابُوهَا بِمَا فِي الْكِتَابِ فَقَالَ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ لِمَا ذَا جِئْتُمْ قَالُوا فِي إِهْلَاكِ قَوْمِ لُوطٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مِائَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَ تُهْلِكُونَهُمْ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسُونَ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا ثَلَاثُونَ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا عِشْرُونَ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا عَشَرَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا وَاحِدٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّ فِيهَا لُوطاً قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَ أَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لَا أَعْلَمُ هَذَا الْقَوْلَ إِلَّا وَ هُوَ يَسْتَبْقِيهِمْ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُجادِلُنا فِي قَوْمِ لُوطٍ فَأَتَوْا لُوطاً وَ هُوَ فِي زِرَاعَةٍ قُرْبَ الْقَرْيَةِ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَ هُمْ مُعْتَمُّونَ فَلَمَّا رَأَى هَيْئَةً حَسَنَةً عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ وَ عَمَائِمُ بِيضٌ فَقَالَ لَهُمُ الْمَنْزِلَ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَهُمْ وَ مَشَوْا خَلْفَهُ فَنَدِمَ عَلَى عَرْضِهِ الْمَنْزِلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتُ آتِي بِهِمْ قَوْمِي وَ أَنَا أَعْرِفُهُمْ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ شِرَاراً مِنْ خَلْقِ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لَا نُعَجِّلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَشْهَدَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ هَذِهِ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَشَى سَاعَةً ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ شِرَاراً مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ هَذِهِ ثِنْتَانِ ثُمَّ مَشَى فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الْمَدِينَةِ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ شِرَاراً مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) هَذِهِ الثَّالِثَةُ ثُمَّ دَخَلَ وَ دَخَلُوا مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُمُ امْرَأَتُهُ رَأَتْ هَيْئَةً حَسَنَةً فَصَعِدَتْ فَوْقَ السَّطْحِ وَ صَفَّقَتْ فَلَمْ يَسْمَعُوا فَدَخَّنَتْ فَلَمَّا رَأَوُا الدُّخَانَ أَقْبَلُوا إِلَى الْبَابِ يُهْرَعُونَ حَتَّى جَاءُوا إِلَى الْبَابِ فَنَزَلَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ عِنْدَهُ قَوْمٌ مَا رَأَيْتُ قَوْماً قَطُّ أَحْسَنَ هَيْئَةً مِنْهُمْ فَجَاءُوا إِلَى الْبَابِ لِيَدْخُلُوا فَلَمَّا رَآهُمْ لُوطٌ قَامَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ يَا قَوْمِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ لا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَ لَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ وَ قَالَ هؤُلاءِ بَناتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحَلَالِ فَقَالَ مَا لَنا فِي بَناتِكَ مِنْ حَقٍّ وَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ ما نُرِيدُ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لَوْ يَعْلَمُ أَيُّ قُوَّةٍ لَهُ قَالَ فَكَاثَرُوهُ حَتَّى دَخَلُوا الْبَيْتَ فَصَاحَ بِهِ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا لُوطُ دَعْهُمْ يَدْخُلُوا فَلَمَّا دَخَلُوا أَهْوَى جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) بِإِصْبَعِهِ نَحْوَهُمْ فَذَهَبَتْ أَعْيُنُهُمْ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَطَمَسْنا عَلَى أَعْيُنِهِمْ ثُمَّ نَادَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَ قَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ إِنَّا بُعِثْنَا فِي إِهْلَاكِهِمْ فَقَالَ يَا جَبْرِئِيلُ عَجِّلْ فَقَالَ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَ لَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ فَأَمَرَهُ فَيَحْمِلُ هُوَ وَ مَنْ مَعَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ثُمَّ اقْتَلَعَهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ جَبْرَئِيلُ بِجَنَاحَيْهِ مِنْ سَبْعَةِ أَرَضِينَ ثُمَّ رَفَعَهَا حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا نُبَاحَ الْكِلَابِ وَ صُرَاخَ الدُّيُوكِ ثُمَّ قَلَبَهَا وَ أَمْطَرَ عَلَيْهَا وَ عَلَى مَنْ حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے داؤد بن فرقد سے، اس نے ابو یزید حمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ نے قوم لوط علیہ السلام کی تباہی کیلئے چار ملائکہ کو بھیجا۔ جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور کروبیل علیہ السلام کو۔ پس وہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے انہیں نہ پہچانا اور خوبصورت ہیئت دیکھی تو کہا کہ ان کی خدمت کوئی اور نہیں بلکہ میں خود کروں گا اور آپ علیہ السلام بہت مہمان نواز تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے ان کے لئے موٹا تازہ بچھڑا تیار کیا یہاں تک کہ اسے بھون کر ان کے سامنے رکھا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف

بڑھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے اور آپ علیہ السلام کو ان سے خوف سا ہونے لگا" جب جبرائیلؑ نے دیکھا تو اپنے چہرے سے عمامہ اتار ڈالا تو ابراہیم علیہ السلام نے انہیں پہچانا اور فرمایا۔ "تو وہ تو ہے؟" اس نے کہا "ہاں" پس آپ علیہ السلام کی بیوی سارہ گزری تو اسے اسحاق علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوش خبری دی اور اس (سارہؑ) نے کہا "اللہ عزّوجلّ نے کیا کہا ہے؟" تو انہوں نے اسے جواب دیا جو کتاب خدا میں موجود ہے۔ تب ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ "تم کس لیے آئے ہو؟" انہوں نے کہا۔ لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ کرنے" تو ان سے فرمایا "اگر چہ ان میں سے سو مومنین ہوں تو بھی انہیں ہلاک کر دو گے؟" جبرائیل نے کہا "نہیں" فرمایا۔ "اگر پچاس ہوں؟" کہا "نہیں" ۔ فرمایا "اگر تیس ہوں؟" کہا "نہیں" فرمایا "اگر بیس ہوں؟" کہا "۔ نہیں "۔ فرمایا "اگر ان میں دس ہوں؟" کہا "نہیں" فرمایا۔ "اگر ان میں پانچ ہوں؟" کہا "نہیں" فرمایا۔ "اگر ان میں ایک ہو؟" کہا "نہیں" فرمایا۔ ان میں لوط علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا "ان میں جو ہے ہم اسے جانتے ہیں۔ ہم اسے اور اس کے اہل خانہ کو نجات دیں گے ماسوائے ان کی بیوی کے کہ وہ رہ جانے والوں میں سے ہے" حسن بن علی راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بچانے کی کوشش کی اور یہ اللہ عَزّوجَلّ کا قول ہے "وہ ہم سے قوم لوط علیہ السلام کے بارے میں بحث کرنے لگے" (عنکبوت 32) پس وہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے اور وہ گاؤں کے قریب زراعت میں مصروف تھے ۔ پس انہوں نے آپ علیہ السلام پر سلام کیا اور انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے جب انہوں نے خوبصورت وضع قطع پر سفید کپڑے اور عمامے باندھے دیکھا تو ان سے فرمایا "مہمان ہو؟" انہوں نے کہا "ہاں" پس وہ ان کے آگے اور وہ سب ان کے پیچھے چلنے لگے اور انہیں اپنے گھر لے جاتے ہوئے ندامت کرنے لگے اور فرمایا۔ "تم کیا کام کرنے آئے ہو میری قوم کے پاس میں انہیں جانتا ہوں۔ پس ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "تم یقیناً اللہ عَزّوجَلّ کی مخلوق کے شریر ترین لوگوں کے پاس آئے ہو" تو جبرائیل علیہ السلام نے دوسروں سے کہا۔ ہم ان پر جلدی نہ کریں گے۔ جب تک وہ لوط علیہ السلام ان کے خلاف تین مرتبہ گواہی نہ دیں گے اور یہ ایک مرتبہ ہے۔ پھر تھوڑی دیر چلے تو پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "یقیناً تم مخلوق خدا کے شریر ترین لوگوں کے پاس آئے ہو" جبرائیل علیہ السلام نے کہا "یہ دوسری ہے" پھر چل پڑے اور جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "یقیناً تم مخلوق خدا کے شریر ترین لوگوں کے پاس آئے ہو" جبرائیل علیہ السلام نے کہا "یہ تیسری ہے" پھر وہ شہر میں داخل ہوئے اور ان کے ساتھ وہ بھی داخل ہو گئے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئے جب ان کو آپ علیہ السلام کی بیوی نے دیکھا اور ان کی خوبصورت وضع قطع دیکھی تو چھت پر چڑھ گئی اور پکارا تو انہوں نے نہ سنا۔ پس اس نے دھواں کیا جب انہوں نے دھواں دیکھا تو وہ دروازے کی طرف لپکے یہاں تک کہ دروازے پر پہنچے۔ پس وہ اتر کر ان کے پاس گئی اور کہا۔ اس کے پاس ایسا گروہ ہے کہ جن سے خوبصورت وضع قطع کا گروہ تم نے اس سے پہلے ہر گز نہ دیکھا ہو گا۔ "پس وہ دروازے کی طرف گئے تا کہ داخل ہو سکیں تو جب انہیں لوط علیہ السلام نے دیکھا تو ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں فرمایا "اللہ کے غضب سے ڈرو اور میرے مہمانوں پر نگاہیں مت گاڑو کیا تم میں کوئی سلجھا ہوا مرد نہیں ہے" اور فرمایا "میری بیٹیاں تمہارے لیے پاک ہیں" اور انہیں حلال کی دعوت دی تو انہوں نے کہا "تمہاری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں ہم جو چاہتے ہیں تو جانتا ہے" تو ان سے فرمایا "اے کاش! تمہارے مقابلے کی مجھ میں قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا لے سکتا" تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا "کاش وہ جان لیتے کہ کون سی طاقت ان کیلئے ہے" پس وہ ان پر چڑھ دوڑے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے تو جبرائیل علیہ السلام کو چیخ کر کہا انہیں چھوڑو داخل ہونے دو جب وہ داخل ہو گئے تو جبرائیل علیہ اسلام نے ان کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو ان کی بینائی چلی گئی اور یہ اللہ عَزّوجَلّ کا قول ہے۔ "ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں" (قمر 38) پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کو پکارا اور آپ علیہ السلام سے کہا۔ ہم تمہارے رب کے نمائندے ہیں پس اپنے اہل خانہ کے ساتھ رات کے حصے میں چلے جاؤ اور جبرائیل علیہ اسلام نے کہا "ہم کو ان کی ہلاکت کیلئے بھیجا گیا ہے" فرمایا "اے جبرائیل علیہ السلام جلدی کرو" تو کہا "ان سے صبح کا وعدہ کیا گیا ہے کیا صبح قریب نہیں ہے" اور اسے حکم دیا پس وہ اور جو ان کے ساتھ تھے ماسوائے ان کی بیوی کے سامان لاد

کر چلے گئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں سے اس شہر کو سات زمینوں سے اکھاڑا پھر اسے بلند کیا یہاں تک کہ دنیاوی آسمان والوں نے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی اذانیں سنیں۔ پھر اسے الٹا دیا اور شہر والوں پر اور شہر کے ارد گرد والوں پر چھوٹے چھوٹے پتھروں کی بارش کی۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي قَوْلِ لُوطٍ ( **عليه السلام** ) هؤُلاءِ بَناتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ قَالَ عَرَضَ عَلَيْهِمُ التَّزْوِيجَ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن ابو حمزہ سے، اس نے یعقوب ابن شعیب سے روایت کی ہے کہ لوط علیہ السلام کے قول "میری یہ بیٹیاں تمہارے لیے پاکیزہ ترین ہیں (ہود 78) کے بارے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا" ان کو تزویج (شادی) کی پیش کش کی۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِيَّاكُمْ وَ أَوْلَادَ الْأَغْنِيَاءِ وَ الْمُلُوكِ الْمُرْدَ فَإِنَّ فِتْنَتَهُمْ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ الْعَذَارَى فِي خُدُورِهِنَّ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم صاحبان ثروت اور بادشاہوں کی بے ریش اولاد سے بچو۔ کیونکہ ان کا فتنہ ان کی کنواری عورتوں کے فتنے سے سخت ہے"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مَيْمُونٍ الْبَانِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقُرِئَ عِنْدَهُ آيَاتٌ مِنْ هُودٍ فَلَمَّا بَلَغَ وَ أَمْطَرْنا عَلَيْها حِجارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَ ما هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ قَالَ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مُصِرّاً عَلَى اللِّوَاطِ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْمِيَهُ اللَّهُ بِحَجَرٍ مِنْ تِلْكَ الْحِجَارَةِ تَكُونُ فِيهِ مَنِيَّتُهُ وَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن سعید سے، اس نے محمد بن سلیمان سے، اس نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ علیہ السلام کے سامنے سورۃ ہود کی آیات تلاوت کی گئیں اور جب قرأت کرنے والا "اور ہم نے ان پر تہہ بہ تہہ کنکر یلے پتھر برسائے۔ تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے" پر پہنچا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جو بھی بار بار لواطہ کرتے ہوئے مرے وہ نہیں مرتا جب تک اللہ عزّ و جلّ اسے ان پتھروں میں سے پتھر نہ مارے اور اس پتھر کو کوئی نہیں دیکھتا۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ قَبَّلَ غُلَاماً مِنْ شَهْوَةٍ أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ .

10۔ محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحیٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لے اللہ عزّ و جلّ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالے گا"

# باب مَنْ أَمْكَنَ مِنْ نَفْسِهِ (جو خود کو برائی کیلئے حوالے کرے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَنْ أَمْكَنَ مِنْ نَفْسِهِ طَائِعاً يُلْعَبُ بِهِ أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِ شَهْوَةَ النِّسَاءِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زبیر سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جو اپنے آپ کو اپنی مرضی سے کھیلنے (برائی) کیلئے حوالے کرے اللہ عزّوجلّ اس میں عورتوں جیسی شہوت کا القاء کرتا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عَطِيَّةَ أَخِي أَبِي الْعُرَامِ قَالَ ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْمَنْكُوحَ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ لَيْسَ يُبْلِي اللَّهُ بِهَذَا الْبَلَاءِ أَحَداً وَ لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ إِنَّ فِي أَدْبَارِهِمْ أَرْحَاماً مَنْكُوسَةً وَ حَيَاءُ أَدْبَارِهِمْ كَحَيَاءِ الْمَرْأَةِ قَدْ شَرِكَ فِيهِمُ ابْنٌ لِإِبْلِيسَ يُقَالُ لَهُ زَوَالٌ فَمَنْ شَرِكَ فِيهِ مِنَ الرِّجَالِ كَانَ مَنْكُوحاً وَ مَنْ شَرِكَ فِيهِ مِنَ النِّسَاءِ كَانَتْ مِنَ الْمَوَارِدِ وَ الْعَامِلُ عَلَى هَذَا مِنَ الرِّجَالِ إِذَا بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ يَتْرُكْهُ وَ هُمْ بَقِيَّةُ سَدُومَ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَعْنِي بِهِمْ بَقِيَّتَهُمْ أَنَّهُ وَلَدُهُمْ وَ لَكِنَّهُمْ مِنْ طِينَتِهِمْ قَالَ قُلْتُ سَدُومُ الَّتِي قُلِبَتْ قَالَ هِيَ أَرْبَعُ مَدَائِنَ سَدُومُ وَ صَرِيمُ وَ لَدْمَاءُ وَ عُمَيْرَاءُ قَالَ فَأَتَاهُنَّ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) وَ هُنَّ مَقْلُوعَاتٌ إِلَى تُخُومِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ فَوَضَعَ جَنَاحَهُ تَحْتَ السُّفْلَى مِنْهُنَّ وَ رَفَعَهُنَّ جَمِيعاً حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا نُبَاحَ كِلَابِهِمْ ثُمَّ قَلَبَهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن معبد سے، اس نے عبداللہ دھقان سے، اس نے درست ابن ابی منصور سے، اس نے عطیہ، ابوالعرام کے بھائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے دخول کروانے والے مردوں کا ذکر کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ کسی ایک کو بھی اس مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔ درحالیکہ اسے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی دبر میں الٹا رحم ہوتا ہے اور ان کی دبر کی حیاء عورت کی حیاء جیسی ہوتی ہے اور ان میں ابلیس کا بیٹا کہ جسے زوال کہا جاتا ہے شریک ہوتا ہے۔ وہ جس مرد میں شریک ہوتا ہے وہ مفعول بن جاتا ہے اور وہ جس عورت میں شریک ہوتا ہے وہ عورت دبر میں کروانے کی عادی ہوتی ہے اور جب ایسا کرنے والا شخص چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اسے چھوڑ نہیں سکتا اور ایسے لوگ "سدوم" کا بقیہ ہیں۔ اور میریؑ مراد اس سے یہ نہیں ہے کہ وہ ان کی اولاد ہیں بلکہ وہ ان کی طینت سے بنے ہیں" راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔"سدوم" وہ کہ جسے الٹ دیا گیا؟" فرمایا وہ چار شہر تھے۔ مَدَائِنَ سَدُومُ وَ صَرِيمُ وَ لَدْمَاءُ وَ عُمَيْرَاءُ" فرمایا۔ پس ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان کی ساتویں زمین تک بنیادیں تھیں۔ پس جبرائیلؑ نے ان میں سے سب سے نچلی تہہ کے نیچے اپنا ہاتھ رکھا اور ان سب کو بلند کیا یہاں تک کہ دنیاوی آسمان پر رہنے والوں نے ان کے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی اور پھر انہیں الٹا دیا۔

3- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) إِنَّ لِلَّهِ عِبَاداً لَهُمْ فِي أَصْلَابِهِمْ أَرْحَامٌ كَأَرْحَامِ النِّسَاءِ قَالَ فَسُئِلَ فَمَا لَهُمْ لَا يَحْمِلُونَ فَقَالَ إِنَّهَا مَنْكُوسَةٌ وَ لَهُمْ فِي أَدْبَارِهِمْ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْجَمَلِ أَوِ الْبَعِيرِ فَإِذَا هَاجَتْ هَاجُوا وَ إِذَا سَكَنَتْ سَكَنُوا .

3۔ محمد نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبدالرحمن عزرمی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کی صلبوں میں ارحام ہیں جیسے عورتوں کے ارحام ہوتے ہیں۔" تو سوال کیا گیا۔ پھر وہ حامل کیوں نہیں ہوتے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ الٹی ہے اور ان کی دبر میں اونٹ کی طرح سخت گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے جب وہ بھڑکتا ہے تو وہ بھی بھڑک اٹھتے ہیں اور جب وہ سکون کرتا ہے تو وہ بھی سکون محسوس کرتے ہیں۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ قَالَ وَ هُمُ الْمُخَنَّثُونَ وَ اللَّاتِي يَنْكِحْنَ بَعْضُهُنَّ بَعْضاً .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے علی بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن محمد سے، اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے مشابہ مردوں اور مردوں سے مشابہ عورتوں پر لعنت کی ہے۔ فرمایا۔ وہ مخنث ہیں اور ایسی عورتیں ہیں کہ جو ایک دوسرے سے نکاح (دخول) کرتی ہیں۔"

5- أَحْمَدُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي ابْتُلِيتُ بِبَلَاءٍ فَادْعُ اللَّهَ لِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ فَقَالَ مَا أَبْلَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَذَا الْبَلَاءِ أَحَداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ثُمَّ قَالَ أَبِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يَقْعُدُ عَلَى إِسْتَبْرَقِهَا وَ حَرِيرِهَا مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ .

5۔ احمد نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص میرے والد ماجد علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی۔ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! میں ایک مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہوں۔ میرے لیے اللہ عزّ و جلّ سے دعا کریں" اور اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اپنی دبر میں جماع کراتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّ و جلّ اس مصیبت میں کسی کو گرفتار نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے۔ مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جو شخص اپنی دبر میں جماع کراتا ہے وہ جنت کی براق اور ریشم پر نہ بیٹھے گا۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أُحِبُّ الصِّبْيَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَتَصْنَعُ مَا ذَا قَالَ أَحْمِلُهُمْ عَلَى ظَهْرِي فَوَضَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَ وَلَّى وَجْهَهُ عَنْهُ فَبَكَى الرَّجُلُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) كَأَنَّهُ رَحِمَهُ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ بَلَدَكَ فَاشْتَرِ جَزُوراً سَمِيناً وَ اعْقِلْهُ عِقَالًا شَدِيداً وَ خُذِ السَّيْفَ فَاضْرِبِ السَّنَامَ ضَرْبَةً تَقْشِرُ عَنْهُ الْجِلْدَةَ وَ اجْلِسْ عَلَيْهِ بِحَرَارَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَقَالَ الرَّجُلُ فَأَتَيْتُ بَلَدِي فَاشْتَرَيْتُ جَزُوراً فَعَقَلْتُهُ عِقَالًا شَدِيداً وَ أَخَذْتُ السَّيْفَ فَضَرَبْتُ بِهِ السَّنَامَ ضَرْبَةً وَ قَشَرْتُ عَنْهُ الْجِلْدَ وَ جَلَسْتُ عَلَيْهِ بِحَرَارَتِهِ فَسَقَطَ مِنِّي عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ شِبْهُ الْوَزَغِ أَصْغَرُ مِنَ الْوَزَغِ وَ سَكَنَ مَا بِي .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے موسیٰ بن الحسن سے، اس نے عمر بن علی بن عمر بن یزید سے، اس نے محمد بن عمر سے، اس نے اپنے بھائی حسین سے، اس نے اپنے باپ عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا اور انؑ کے پاس ایک شخص نے انؑ سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! مجھے بچے پسند ہیں" تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "تو ان سے کیا کرتا ہے؟" اس نے عرض کی۔ "میں انہیں اپنی پیٹھ پر اٹھاتا ہوں۔۔۔۔" تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اس سے منہ موڑ لیا۔ تو وہ شخص رونے لگا۔ پس ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس کی طرف نظر فرمائی گویا نظر کرم فرمائی اور فرمایا۔ جب تم اپنے وطن واپس جاؤ تو ایک موٹا تازہ جوان اونٹ لو اور اسے اچھی طرح باندھ کر بٹھا دو اور تلوار پکڑو اور اس کی کوہان پر چھوٹی چھوٹی ضربیں لگاؤ اور اس سے کھال اتار کر اس کی گرمی میں اس پر بیٹھ جاؤ" عمر نے کہا۔ پس اس شخص نے کہا "میں اپنے وطن واپس گیا پھر میں نے ایک جوان اونٹ خریدا اور اسے میں نے انتہائی سختی سے باندھ کر بٹھا دیا اور میں نے تلوار پکڑ کر اس کی کوہان پر ضربیں لگائیں اور اس کی کھال اتار کر اس کی گرمی میں اس پر بیٹھ گیا تو مجھ سے (معقد سے) اونٹ کی پشت پر چھپکلی جیسی چھپکلی سے چھوٹی کوئی چیز نکل کر گری اور مجھے جو مرض تھا اس سے سکون ملا"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ رَفَعَهُ قَالَ شَكَا رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) الْأُبْنَةَ فَمَسَحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَلَى ظَهْرِهِ فَسَقَطَتْ مِنْهُ دُودَةٌ حَمْرَاءُ فَبَرَأَ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے موسیٰ بن حسن سے، اس نے ہیثم نہدی سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے بری عادت (عیب) کی شکایت کی تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرا تو اس سے سرخ رنگ کا ایک کیڑا نیچے گرا اور وہ شفایاب ہو گیا"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَقْسَمَ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَقْعُدَ عَلَى نَمَارِقِ الْجَنَّةِ مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فُلَانٌ عَاقِلٌ لَبِيبٌ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ قَدِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ قُلْتُ لَا قَالَ فَيَفْعَلُهُ عَلَى بَابِ دَارِهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَيْنَ يَفْعَلُهُ قُلْتُ إِذَا خَلَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْتَلِهِ هَذَا مُتَلَذِّذٌ لَا يَقْعُدُ عَلَى نَمَارِقِ الْجَنَّةِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمد بن سعید سے، اس نے زکریا بن محمد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا"اللہ عزّوجلّ نے اپنے آپ کی قسم کھائی ہے کہ جو اپنی دبر میں جماع کرائے گا وہ جنت کی کھڑکیوں میں نہ بیٹھے گا۔" میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی"فلاں شخص انتہائی عقل مند ہے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتا ہے۔ اسے اللہ عزّوجلّ نے بیماری میں مبتلا کیا ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"تو کیا وہ جامع مسجد میں ایسا کرتا ہے" میں نے عرض کی۔"نہیں" فرمایا"تو کیا وہ ایسا اپنے گھر کے دروازے پر کرتا ہے۔ میں نے عرض کی"نہیں" فرمایا"تو پھر وہ کہاں کرتا ہے؟" میں نے عرض کی"جب وہ خلوت میں ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اللہ عزّوجلّ نے اسے مبتلا نہیں کیا بلکہ یہ خود لذت لیتا ہے یہ شخص جنت کی کھڑکیوں میں نہ بیٹھے گا۔"

9- أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا كَانَ فِي شِيعَتِنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ مَنْ يَسْأَلُ فِي كَفِّهِ وَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَزْرَقُ أَخْضَرُ وَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ .

9۔ احمد نے علی بن اسباط سے، اس نے اپنے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"ہمارے شیعوں میں تین چیزیں نہ تھیں اور نہ ہوں گی نہ ہاتھ پھیلا کر مانگے گا اور نہ ہی ان میں نیلی اور سبز آنکھوں والا ہو گا اور نہ ہی ان میں وہ ہو گا کہ جو اپنی دبر میں جماع کرائے"

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) هَؤُلَاءِ الْمُخَنَّثُونَ مُبْتَلَوْنَ بِهَذَا الْبَلَاءِ فَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُبْتَلًى وَ النَّاسُ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ لَا يُبْتَلَى بِهِ أَحَدٌ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ قَالَ نَعَمْ قَدْ يَكُونُ مُبْتَلًى بِهِ فَلَا تُكَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ يَجِدُونَ لِكَلَامِكُمْ رَاحَةً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا يَصْبِرُونَ قَالَ هُمْ يَصْبِرُونَ وَ لَكِنْ يَطْلُبُونَ بِذَلِكَ اللَّذَّةَ .

10۔ حسین بن محمد نے محمد بن عمران سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ وہ خنثے اس بلاء میں مبتلا ہیں۔ اور مومن بھی مبتلا ہے اور لوگوں کا گمان ہے کہ کسی کو اس بیماری میں مبتلا نہیں کیا جاتا لیکن اس کی اس میں ضرورت ہوتی ہے" فرمایا"ہاں کبھی کبھی وہ اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پس تم ان سے بحث نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری بحث میں سکون لیتے ہیں" میں نے عرض کی۔"آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ وہ صبر نہیں کرسکتے" فرمایا"وہ صبر کرسکتے ہیں لیکن وہ اس کے ذریعے لذت لیتے ہیں"

# باب السَّحْقِ (چپٹی)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ هِشَامٍ الصَّيْدَنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ أَصْحابُ الرَّسِّ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَمَسَحَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ هُنَّ اللَّوَاتِي بِاللَّوَاتِي يَعْنِي النِّسَاءَ بِالنِّسَاءِ .

1۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عبیس بن ھشام سے، اس نے حسین بن احمد منقری سے، اس نے ہشام صیدنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اس آیۃ مجیدہ "اور اس سے پہلے قوم نوح علیہ السلام اور اصحاب اس نے جھٹلایا" (ق12) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے مس کیا اور فرمایا۔ "وہ ان کے پاس ہی جاتی ہیں یعنی عورتوں سے عورتیں لذت حاصل کرتیں ہیں۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ أَنْ أَسْتَأْذِنَ لَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ وَ مَعَهَا مَوْلَاةٌ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ زَيْتُونَةٍ لا شَرْقِيَّةٍ وَ لا غَرْبِيَّةٍ مَا عَنَى بِهَذَا فَقَالَ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضْرِبِ الْأَمْثَالَ لِلشَّجَرِ إِنَّمَا ضَرَبَ الْأَمْثَالَ لِبَنِي آدَمَ سَلِي عَمَّا تُرِيدِينَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوَاتِي مَعَ اللَّوَاتِي مَا حَدُّهُنَّ فِيهِ قَالَ حَدُّ الزِّنَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِهِنَّ قَدْ أُلْبِسْنَ مُقَطَّعَاتٍ مِنْ نَارٍ وَ قُنِّعْنَ بِمَقَانِعَ مِنْ نَارٍ وَ سُرْوِلْنَ مِنَ النَّارِ وَ أُدْخِلَ فِي أَجْوَافِهِنَّ إِلَى رُءُوسِهِنَّ أَعْمِدَةٌ مِنْ نَارٍ وَ قُذِفَ بِهِنَّ فِي النَّارِ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ عَمِلَ هَذَا الْعَمَلَ قَوْمُ لُوطٍ فَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ فَبَقِيَ النِّسَاءُ بِغَيْرِ رِجَالٍ فَفَعَلْنَ كَمَا فَعَلَ رِجَالُهُنَّ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ مجھ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ میں اس کیلئے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اجازت مانگوں۔ پس آپ علیہ السلام نے اس عورت کو اجازت دی اور وہ داخل ہوئی اس کے ساتھ اس کی کنیز بھی تھی اور اس نے عرض کی۔ اے ابو عبداللہ علیہ السلام۔ اللہ عزّوجلّ نے اپنے قول "زیتونۃ لا شرقیہ ولا غربیۃ" (نور35) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اے عورت اللہ عزّوجلّ نے درخت کے بارے میں مثال نہیں دی بلکہ بنی آدم علیہ السلام کیلئے مثال دی ہے۔ پوچھو جو تم پوچھنا چاہتی ہو؟ تو اس عورت نے کہا۔ مجھے بتایئے کہ عورتیں جو عورتوں کے پاس جاتی ہیں ان کی حد (سزا) کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "زنا کی حد ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو انہیں لایا جائے گا تو انہوں نے آگ کے دوپٹے پہن رکھے ہوں گے اور آگ کی اوڑھنی اوڑھ رکھی ہو گی اور آگ کی شلواریں پہن رکھی ہوں گی اور ان کے پیٹ سے لے کر ان کے سر تک آگ کی سلاخیں داخل کی گئیں ہوں گی اور انہیں آگ کے کوڑے مارے جائیں گے۔ اے عورت! سب سے پہلے جنہوں نے یہ عمل کیا وہ قوم لوط علیہ السلام تھی۔ مردوں نے مردوں پر اکتفاء کیا تو عورتیں بغیر مردوں کے رہ گئیں تو انہوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے ان کے مردوں نے کیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ بَشِيرٍ النَّبَّالِ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلًا فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي اللَّوَاتِي مَعَ اللَّوَاتِي فَقَالَ لَهُ لَا أُخْبِرُكَ حَتَّى تَحْلِفَ لَتُخْبِرَنَّ بِمَا أُحَدِّثُكَ بِهِ النِّسَاءَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَقَالَ هُمَا فِي النَّارِ وَ عَلَيْهِمَا سَبْعُونَ حُلَّةً مِنْ نَارٍ فَوْقَ تِلْكَ الْحُلَلِ جِلْدٌ جَافٌّ غَلِيظٌ مِنْ نَارٍ عَلَيْهِمَا نِطَاقَانِ مِنْ نَارٍ وَ تَاجَانِ مِنْ نَارٍ فَوْقَ تِلْكَ الْحُلَلِ وَ خُفَّانِ مِنْ نَارٍ وَ هُمَا فِي النَّارِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے یزید نخعی سے، اس نے بشیر نبال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص کو دیکھا۔ اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! آپ علیہ السلام عورتوں کے

عورتوں کے پاس جانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟" تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا "میں تمہیں نہیں بتاتا جب تک تم حلف نہ دو کہ جو کچھ میں تمہیں بیان کروں اسے عورتوں سے ضرور بیان کرو گے" پس اس شخص نے آپؑ کو حلف دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ دونوں عورتیں جہنم میں ہوں گی۔ ان پر آگ کے ستر کپڑے ہوں گے اور ان کپڑوں پر آگ کی خشک اور موٹی کھال ہو گی اور ان پر آگ کے کمر بند ہوں گے اور ان کپڑوں کے علاوہ دو تاج آگ کے ہوں گے اور آگ کے جوتے ہوں گے اور وہ دونوں جہنم میں ہوں گی۔"

4- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَوْ أَبَا إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) عَنِ الْمَرْأَةِ تُسَاحِقُ الْمَرْأَةَ وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ فَقَالَ مَلْعُونَةٌ الرَّاكِبَةُ وَ الْمَرْكُوبَةُ وَ مَلْعُونَةٌ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَثْوَابِهَا الرَّاكِبَةُ وَ الْمَرْكُوبَةُ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ الْمَلَائِكَةَ وَ أَوْلِيَاءَهُ يَلْعَنُونَهُمَا وَ أَنَا وَ مَنْ بَقِيَ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ فَهُوَ وَ اللَّهِ الزِّنَا الْأَكْبَرُ وَ لَا وَ اللَّهِ مَا لَهُنَّ تَوْبَةٌ قَاتَلَ اللَّهُ لَاقِيسَ بِنْتَ إِبْلِيسَ مَا ذَا جَاءَتْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَذَا مَا جَاءَ بِهِ أَهْلُ الْعِرَاقِ فَقَالَ وَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الْعِرَاقُ وَ فِيهِنَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ .

4۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن قاسم سے، اس نے جعفر بن محمد سے، اس نے حسین بن زیاد سے، اس نے یعقوب بن جعفر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جو دوسری عورت سے چپٹی کرتی ہے۔ آپ علیہ السلام ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تب آپؑ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا "ملعونہ ہے سوار ہونے اور سوار کرانے والی اور ملعونہ ہے جب تک اپنے ان سوار ہونے یا سواری کرنے والے کپڑوں سے نہ نکلے۔ اللہ عزّو جلّ، فرشتے اور اولیاءؑ اللہ ان دونوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور میںؑ اور وہ کہ جو مردوں کے صلبوں اور عورتوں کے رحموں میں باقی ہیں لعنت بھیجتے ہیں۔ اللہ عزّو جلّ کی قسم وہ زناء اکبر ہے۔ نہیں اللہ عزّو جلّ کی قسم۔ ان کیلئے توبہ نہیں۔ اللہ عزّو جلّ قیس بنت ابلیس کو تباہ کرے وہ یہ لے کر آئی تو اس شخص نے کہا۔ "یہ وہ ہے کہ جو اہل عراق لائے ہیں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اللہ عزّو جلّ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس سے پہلے کہ عراق ہوتا عورتوں میں یہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ عزّو جلّ لعن کرتا ہے عورتوں میں سے ان پر جو مردوں کے مشابہ ہوں اور مردوں میں سے ان پر کہ جو عورتوں کے مشابہ ہوں۔"

# باب أَنَّ مَنْ عَفَّ عَنْ حَرَمِ النَّاسِ عُفَّ عَنْ حَرَمِهِ

# (جو لوگوں کی عزت سے دامن پاک رکھتا ہے اس کی اپنی عزت کا دامن پاک رہتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ أَوْ رَجُلٍ عَنْ شَرِيفٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَمَّا أَقَامَ الْعَالِمُ الْجِدَارَ أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى مُوسَى ( **عليه السلام** ) أَنِّي مُجَازِي الْأَبْنَاءِ بِسَعْيِ الْآبَاءِ إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَ إِنْ شَرّاً فَشَرٌّ لَا تَزْنُوا فَتَزْنِيَ نِسَاؤُكُمْ وَ مَنْ وَطِئَ فِرَاشَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وُطِئَ فِرَاشُهُ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے شریف بن سابق سے یا ایک آدمی سے اس نے شریف سے، اس نے فضل بن ابی قرة سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب عالم (خضر علیہ السلام) نے دیوار کھڑی کی تو اللہ عزّو جلّ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی۔ "میں اولاد کو ان کے آباء کی کوششوں کی جزا دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے اچھائی کی کوشش کی تو اچھائی اور اگر انہوں نے برائی کی کوشش

کی تو برائی، تم زنا نہ کرو ورنہ تمہاری عورتیں زنا کریں گی اور جس نے کسی مسلمان مرد کے بستر پر زنا کیا تو اس کے بستر پر بھی زنا ہو گا۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَ مَا يَخْشَى الَّذِينَ يَنْظُرُونَ فِي أَدْبَارِ النِّسَاءِ أَنْ يُبْتَلَوْا بِذَلِكَ فِي نِسَائِهِمْ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو لوگ عورتوں کے پیچھے نگاہ کرتے ہیں کیا وہ نہیں ڈرتے اس بات سے کہ وہ اس میں اپنی عورتوں کو مبتلا کرتے ہیں۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ مُفَضَّلٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْ أَنْ يُرَى بِالْمَكَانِ الْمُعْوِرِ فَيُدْخِلَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَ عَلَى صَالِحِي أَصْحَابِنَا يَا مُفَضَّلُ أَ تَدْرِي لِمَ قِيلَ مَنْ يَزْنِ يَوْماً يُزْنَ بِهِ قُلْتُ لَا جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِنَّهَا كَانَتْ بَغِيٌّ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الِاخْتِلَافَ إِلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ مَا أَتَاهَا أَجْرَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِهَا أَمَا إِنَّكَ سَتَرْجِعُ إِلَى أَهْلِكَ فَتَجِدُ مَعَهَا رَجُلًا قَالَ فَخَرَجَ وَ هُوَ خَبِيثُ النَّفْسِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ غَيْرَ الْحَالِ الَّتِي كَانَ يَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ كَانَ يَدْخُلُ بِإِذْنٍ فَدَخَلَ يَوْمَئِذٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَوَجَدَ عَلَى فِرَاشِهِ رَجُلًا فَارْتَفَعَا إِلَى مُوسَى ( **عليه السلام** ) فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) عَلَى مُوسَى ( **عليه السلام** ) فَقَالَ يَا مُوسَى مَنْ يَزْنِ يَوْماً يُزْنَ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ عِفُّوا تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے مفضل جعفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس سے زیادہ قبیح نہیں کہ جو شخص پردوں کے پیچھے دیکھے اور وہ ہمارے پاس اور ہمارے نیک اصحاب کے پاس داخل ہو۔ اے مفضل! کیا تم جانتے ہو کہ کیوں کہا گیا ہے کہ "جو زنا کرتا ہے ایک دن اس کے ساتھ بھی زنا ہو گا؟" میں نے عرض کی۔ نہیں۔ آپؑ پر قربان جاؤں! "فرمایا" وہ یوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زانی عورت تھی اور بنی اسرائیل ہی کا ایک شخص اس کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ پس جب وہ اس کے پاس آخری مرتبہ گیا تو اللہ عزّوجلّ نے اس عورت کی زبان پر جاری فرمایا۔ "تو عنقریب جب اپنی اہلیہ کے پاس جائے گا تو اس کے ساتھ مرد کو دیکھے گا" فرمایا۔ پس وہ شخص نکلا اور وہ سخت طبیعت کا آدمی تھا وہ اپنے گھر میں جیسے پہلے داخل ہوتا تھا اس کے علاوہ حالت میں داخل ہوا اور وہ ہمیشہ اجازت کے ساتھ داخل ہوتا تھا لیکن اس روز بغیر اجازت کے داخل ہوا تو اس نے اپنے بستر پر ایک مرد کو پایا۔ پس دونوں کا معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا یا اور جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے اور کہا۔ "اے موسیٰ علیہ السلام! جو زنا کرے گا ایک دن اس سے زنا ہو گا اور وہ دونوں کو دیکھے گا۔" فرمایا۔ پاکدامن رہو تو تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں گی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْكُوفِيِّ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجُوا إِلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ عَفُّوا فَعَفَّتْ نِسَاؤُهُمْ وَ لَا تَزَوَّجُوا إِلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ بَغَوْا فَبَغَتْ نِسَاؤُهُمْ وَ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ أَنَا اللَّهُ قَاتِلُ الْقَاتِلِينَ وَ مُفْقِرُ الزَّانِينَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَزْنُوا فَتَزْنِيَ نِسَاؤُكُمْ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابو العباس کوفی اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے عبداللہ دھقان سے، اس نے درست سے، اس نے عبد الحمید سے، اس نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آل فلاں میں شادی کرو کیونکہ وہ پاکدامن ہیں تو ان کی عورتیں بھی پاک دامن ہیں اور آل فلاں میں شادی نہ کرو کیونکہ وہ زنا

کرتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی زنا کرواتی ہیں" اور فرمایا"تورات میں لکھا ہے"میں اللہ عزّوجلّ قاتلوں کو قتل کرنے والا، اور زانیوں کو فقر دینے والا ہوں۔اے لوگو! زنا نہ کرو ورنہ تمہاری عورتیں زنا کروائیں گی۔جیسا کروگے ویسا بھروگے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) بَرُّوا آبَاءَكُمْ يَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَ عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ .

5۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے،اس نے محمد بن سنان سے،اس نے علی بن رباط سے،اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"اپنے آباء سے نیکی کرو تمہاری اولاد تم سے نیکی کرے گی اور عورتوں سے پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) عَلَيْكُمْ بِالْعَفَافِ وَ تَرْكِ الْفُجُورِ .

6۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے،اس نے اپنے کسی دوست سے،اس نے مرفوعاً ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تم پر پاک دامن رہنا اور زنا کو ترک کرنا واجب ہے"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

7۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے،اس نے علی بن الحکم سے،اس نے معاویۃ بن وہب سے،اس نے میمون قداح سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔"پیٹ اور شرمگاہ کو پاکیزہ رکھنے سے بڑی کوئی عبادت نہیں"

# باب نَوَادِرَ (نوادر)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا الرِّهَانُ وَ مُلَاعَبَةُ الرَّجُلِ أَهْلَهُ .

1۔ابو علی الاشعری نے احمد بن اسحاق سے،اس نے سعدان ابن مسلم سے،اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"فرشتے کسی کھیل کے وقت حاضر نہیں ہوتے ماسوائے گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلہ کے اور اس وقت جب آدمی اپنی اہلیہ سے کھیل رہا ہو۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ وَلِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ سَائِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَالِدَاتٌ وَالِهَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْ لَا مَا يَأْتِينَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ لَقِيلَ لَهُنَّ ادْخُلْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ .

2۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے،اس نے ابن ابی عمیر سے،اس نے ابان بن عثمان سے،اس نے حریز سے،اس نے ولید سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوال کرنے کیلئے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔پیدا کرنے والیاں، پرورش

کرنے والیاں اور اپنی اولاد سے مہربانی کرنے والیاں اگر وہ جو اپنے شوہروں کے ساتھ (ناروا سلوک) کرتی ہیں نہ کریں تو ضرور انہیں کہا جاتا "جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ"

3- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْساً وَ صَامَتْ شَهْراً وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ عَرَفَتْ حَقَّ عَلِيٍّ ( **عليه السلام** ) فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ .

3۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب عورت نماز پنجگانہ ادا کرتی ہو اور مہینے کے روزے رکھتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو اور علی علیہ السلام کے حق کی عارفہ ہو تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) فِي رَجُلٍ أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ غَصَبَ جَارِيَةَ رَجُلٍ فَوَلَدَتِ الْجَارِيَةُ مِنَ الْغَاصِبِ قَالَ تُرَدُّ الْجَارِيَةُ وَ الْوَلَدُ عَلَى الْمَغْصُوبِ مِنْهُ إِذَا أَقَرَّ بِذَلِكَ الْغَاصِبُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے جمیل سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس نے خود پر اقرار کیا کہ اس نے ایک شخص کی کنیز غصب کی ہے اور غاصب کی ہوئی میں سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب غاصب اقرار کرے تو کنیز اور اس کی اولاد جس سے غصب کیا گیا ہے اسے پلٹائی جائے گی"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ لَهُ قَاضٍ وَ لِلْقَاضِي أَخٌ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ وَ لَهُ امْرَأَةٌ قَدْ وَلَدَتْهَا الْأَنْبِيَاءُ فَأَرَادَ الْمَلِكُ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ فَقَالَ لِلْقَاضِي ابْغِنِي رَجُلًا ثِقَةً فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَداً أَوْثَقَ مِنْ أَخِي فَدَعَاهُ لِيَبْعَثَهُ فَكَرِهَ ذَلِكَ الرَّجُلُ وَ قَالَ لِأَخِيهِ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُضَيِّعَ امْرَأَتِي فَعَزَمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِدْ بُدّاً مِنَ الْخُرُوجِ فَقَالَ لِأَخِيهِ يَا أَخِي إِنِّي لَسْتُ أُخَلِّفُ شَيْئاً أَهَمَّ عَلَيَّ مِنِ امْرَأَتِي فَاخْلُفْنِي فِيهَا وَ تَوَلَّ قَضَاءَ حَاجَتِهَا قَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَ قَدْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ كَارِهَةً لِخُرُوجِهِ فَكَانَ الْقَاضِي يَأْتِيهَا وَ يَسْأَلُهَا عَنْ حَوَائِجِهَا وَ يَقُومُ لَهَا فَأَعْجَبَتْهُ فَدَعَاهَا إِلَى نَفْسِهِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ فَحَلَفَ عَلَيْهَا لَئِنْ لَمْ تَفْعَلِي لَنُخْبِرَنَّ الْمَلِكَ أَنَّكِ قَدْ فَجَرْتِ فَقَالَتِ اصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ لَسْتُ أُجِيبُكَ إِلَى شَيْءٍ مِمَّا طَلَبْتَ فَأَتَى الْمَلِكَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةَ أَخِي قَدْ فَجَرَتْ وَ قَدْ حَقَّ ذَلِكَ عِنْدِي فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ طَهِّرْهَا فَجَاءَ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَلِكَ قَدْ أَمَرَنِي بِرَجْمِكِ فَمَا تَقُولِينَ تُجِيبِينِي وَ إِلَّا رَجَمْتُكِ فَقَالَتْ لَسْتُ أُجِيبُكَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ فَأَخْرَجَهَا فَحَفَرَ لَهَا فَرَجَمَهَا وَ مَعَهُ النَّاسُ فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهَا قَدْ مَاتَتْ تَرَكَهَا وَ انْصَرَفَ وَ جَنَّ بِهَا اللَّيْلُ وَ كَانَ بِهَا رَمَقٌ فَتَحَرَّكَتْ وَ خَرَجَتْ مِنَ الْحَفِيرَةِ ثُمَّ مَشَتْ عَلَى وَجْهِهَا حَتَّى خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فَانْتَهَتْ إِلَى دَيْرٍ فِيهِ دَيْرَانِيٌّ فَبَاتَتْ عَلَى بَابِ الدَّيْرِ فَلَمَّا أَصْبَحَ الدَّيْرَانِيُّ فَتَحَ الْبَابَ وَ رَآهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قِصَّتِهَا فَخَبَّرَتْهُ فَرَحِمَهَا وَ أَدْخَلَهَا الدَّيْرَ وَ كَانَ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ ابْنٌ غَيْرُهُ وَ كَانَ حَسَنَ الْحَالِ فَدَاوَاهَا حَتَّى بَرَأَتْ مِنْ عِلَّتِهَا وَ انْدَمَلَتْ ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهَا ابْنَهُ فَكَانَتْ تُرَبِّيهِ وَ كَانَ لِلدَّيْرَانِيِّ قَهْرَمَانٌ يَقُومُ بِأَمْرِهِ فَأَعْجَبَتْهُ فَدَعَاهَا إِلَى نَفْسِهِ فَأَبَتْ فَجَهَدَ بِهَا فَأَبَتْ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ تَفْعَلِي لَأَجْهَدَنَّ فِي قَتْلِكِ فَقَالَتِ اصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ فَعَمَدَ إِلَى الصَّبِيِّ فَدَقَّ عُنُقَهُ وَ أَتَى الدَّيْرَانِيَّ فَقَالَ لَهُ عَمَدْتَ إِلَى فَاجِرَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَدَفَعْتَ إِلَيْهَا ابْنَكَ فَقَتَلَتْهُ فَجَاءَ الدَّيْرَانِيُّ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ لَهَا مَا هَذَا فَقَدْ تَعْلَمِينَ صَنِيعِي بِكِ فَأَخْبَرَتْهُ بِالْقِصَّةِ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ تَكُونِي عِنْدِي فَاخْرُجِي فَأَخْرَجَهَا لَيْلًا وَ دَفَعَ إِلَيْهَا عِشْرِينَ دِرْهَماً وَ قَالَ لَهَا تَزَوَّدِي هَذِهِ اللَّهُ حَسْبُكِ فَخَرَجَتْ لَيْلًا فَأَصْبَحَتْ فِي قَرْيَةٍ فَإِذَا فِيهَا مَصْلُوبٌ عَلَى خَشَبَةٍ وَ هُوَ حَيٌّ فَسَأَلَتْ عَنْ قِصَّتِهِ فَقَالُوا عَلَيْهِ دَيْنٌ عِشْرُونَ دِرْهَماً وَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ عِنْدَنَا لِصَاحِبِهِ صُلِبَ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَى صَاحِبِهِ فَأَخْرَجَتِ الْعِشْرِينَ دِرْهَماً وَ دَفَعَتْهَا إِلَى غَرِيمِهِ وَ قَالَتْ لَا تَقْتُلُوهُ فَأَنْزَلُوهُ عَنِ الْخَشَبَةِ فَقَالَ لَهَا مَا أَحَدٌ أَعْظَمَ عَلَيَّ مِنَّةً مِنْكِ نَجَّيْتِنِي مِنَ الصَّلْبِ وَ مِنَ الْمَوْتِ فَأَنَا مَعَكِ حَيْثُ مَا ذَهَبْتِ فَمَضَى مَعَهَا وَ مَضَتْ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَأَى جَمَاعَةً وَ سُفُناً فَقَالَ لَهَا اجْلِسِي حَتَّى أَذْهَبَ أَنَا أَعْمَلُ لَهُمْ وَ أَسْتَطْعِمُ وَ آتِيكِ بِهِ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَا فِي سَفِينَتِكُمْ هَذِهِ قَالُوا فِي هَذِهِ تِجَارَاتٌ وَ جَوْهَرٌ وَ عَنْبَرٌ وَ أَشْيَاءُ مِنَ التِّجَارَةِ وَ أَمَّا هَذِهِ فَنَحْنُ فِيهَا قَالَ وَ كَمْ يَبْلُغُ مَا فِي سَفِينَتِكُمْ قَالُوا كَثِيرٌ لَا نُحْصِيهِ قَالَ فَإِنَّ مَعِي شَيْئاً هُوَ خَيْرٌ مِمَّا فِي سَفِينَتِكُمْ قَالُوا وَ مَا مَعَكَ قَالَ جَارِيَةٌ لَمْ تَرَوْا مِثْلَهَا قَطُّ قَالُوا فَبِعْنَاهَا قَالَ نَعَمْ عَلَى شَرْطِ أَنْ يَذْهَبَ بَعْضُكُمْ فَيَنْظُرَ إِلَيْهَا ثُمَّ يَجِيئَنِي فَيَشْتَرِيَهَا وَ لَا يُعْلِمَهَا وَ يَدْفَعَ إِلَيَّ الثَّمَنَ وَ لَا يُعْلِمَهَا حَتَّى أَمْضِيَ أَنَا فَقَالُوا ذَلِكَ لَكَ فَبَعَثُوا مِنْ

نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَاشْتَرَوْهَا مِنْهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ دَفَعُوا إِلَيْهِ الدَّرَاهِمَ فَمَضَى بِهَا فَلَمَّا أَمْعَنَ أَتَوْهَا فَقَالُوا لَهَا قُومِي وَ ادْخُلِي السَّفِينَةَ قَالَتْ وَ لِمَ قَالُوا قَدِ اشْتَرَيْنَاكِ مِنْ مَوْلَاكِ قَالَتْ مَا هُوَ بِمَوْلَايَ قَالُوا لَتَقُومِينَ أَوْ لَنَحْمِلَنَّكِ فَقَامَتْ وَ مَضَتْ مَعَهُمْ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى السَّاحِلِ لَمْ يَأْمَنْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً عَلَيْهَا فَجَعَلُوهَا فِي السَّفِينَةِ الَّتِي فِيهَا الْجَوْهَرُ وَ التِّجَارَةُ وَ رَكِبُوا هُمْ فِي السَّفِينَةِ الْأُخْرَى فَدَفَعُوهَا فَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ رِيَاحاً فَغَرَّقَتْهُمْ وَ سَفِينَتَهُمْ وَ نَجَتِ السَّفِينَةُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا حَتَّى انْتَهَتْ إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَ رَبَطَتِ السَّفِينَةَ ثُمَّ دَارَتْ فِي الْجَزِيرَةِ فَإِذَا فِيهَا مَاءٌ وَ شَجَرٌ فِيهِ ثَمَرَةٌ فَقَالَتْ هَذَا مَاءٌ أَشْرَبُ مِنْهُ وَ ثَمَرٌ آكُلُ مِنْهُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَلِكَ فَيَقُولَ إِنَّ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ خَلْقاً مِنْ خَلْقِي فَاخْرُجْ أَنْتَ وَ مَنْ فِي مَمْلَكَتِكَ حَتَّى تَأْتُوا خَلْقِي هَذَا وَ تُقِرُّوا لَهُ بِذُنُوبِكُمْ ثُمَّ تَسْأَلُوا ذَلِكَ الْخَلْقَ أَنْ يَغْفِرَ لَكُمْ فَإِنْ يَغْفِرْ لَكُمْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَخَرَجَ الْمَلِكُ بِأَهْلِ مَمْلَكَتِهِ إِلَى تِلْكَ الْجَزِيرَةِ فَرَأَوُا امْرَأَةً فَتَقَدَّمَ إِلَيْهَا الْمَلِكُ فَقَالَ لَهَا إِنَّ قَاضِيَ هَذَا أَتَانِي فَخَبَّرَنِي أَنَّ امْرَأَةَ أَخِيهِ فَجَرَتْ فَأَمَرْتُهُ بِرَجْمِهَا وَ لَمْ يُقِمْ عِنْدِي الْبَيِّنَةَ فَأَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ تَقَدَّمْتُ عَلَى مَا لَا يَحِلُّ لِي فَأُحِبُّ أَنْ تَسْتَغْفِرِي لِي فَقَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اجْلِسْ ثُمَّ أَتَى زَوْجُهَا وَ لَا يَعْرِفُهَا فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ لِي امْرَأَةٌ وَ كَانَ مِنْ فَضْلِهَا وَ صَلَاحِهَا وَ إِنِّي خَرَجْتُ عَنْهَا وَ هِيَ كَارِهَةٌ لِذَلِكَ فَاسْتَخْلَفْتُ أَخِي عَلَيْهَا فَلَمَّا رَجَعْتُ سَأَلْتُ عَنْهَا فَأَخْبَرَنِي أَخِي أَنَّهَا فَجَرَتْ فَرَجَمَهَا وَ أَنَا أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ ضَيَّعْتُهَا فَاسْتَغْفِرِي لِي فَقَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اجْلِسْ فَأَجْلَسَتْهُ إِلَى جَنْبِ الْمَلِكِ ثُمَّ أَتَى الْقَاضِي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ لِأَخِي امْرَأَةٌ وَ إِنَّهَا أَعْجَبَتْنِي فَدَعَوْتُهَا إِلَى الْفُجُورِ فَأَبَتْ فَأَعْلَمْتُ الْمَلِكَ أَنَّهَا قَدْ فَجَرَتْ وَ أَمَرَنِي بِرَجْمِهَا فَرَجَمْتُهَا وَ أَنَا كَاذِبٌ عَلَيْهَا فَاسْتَغْفِرِي لِي قَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَتْ اسْمَعْ ثُمَّ تَقَدَّمَ الدَّيْرَانِيُّ وَ قَصَّ قِصَّتَهُ وَ قَالَ أَخْرَجْتُهَا بِاللَّيْلِ وَ أَنَا أَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ لَقِيَهَا سَبُعٌ فَقَتَلَهَا فَقَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اجْلِسْ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْقَهْرَمَانُ فَقَصَّ قِصَّتَهُ فَقَالَتْ لِلدَّيْرَانِيِّ اسْمَعْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْمَصْلُوبُ فَقَصَّ قِصَّتَهُ فَقَالَتْ لَا غَفَرَ اللَّهُ لَكَ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَنَا امْرَأَتُكَ وَ كُلُّ مَا سَمِعْتَ فَإِنَّمَا هُوَ قِصَّتِي وَ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فِي الرِّجَالِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ السَّفِينَةَ وَ مَا فِيهَا وَ تُخَلِّيَ سَبِيلِي فَأَعْبُدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَذِهِ الْجَزِيرَةِ فَقَدْ تَرَى مَا لَقِيتُ مِنَ الرِّجَالِ فَفَعَلَ وَ أَخَذَ السَّفِينَةَ وَ مَا فِيهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا وَ انْصَرَفَ الْمَلِكُ وَ أَهْلُ مَمْلَكَتِهِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے حکم بن مسکین سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک قاضی تھا اور قاضی کا ایک بھائی تھا جو ایک سچا انسان تھا اور اس کی بیٹی انبیاءؑ کی اولاد میں سے تھی۔ بادشاہ نے کسی ضرورت کے تحت کسی آدمی کو بھیجنے کا ارادہ کیا تو قاضی سے کہا۔ "مجھے ایک قابل اعتماد شخص چاہیے" قاضی نے کہا۔ "میں اپنے بھائی سے زیادہ کسی کو قابل اعتماد نہیں جانتا۔ پس اس نے اسے بلایا تا کہ اسے بھیجے لیکن اس شخص نے جانے کو ناپسند کیا اور اپنے بھائی سے کہا۔ مجھے ناپسند ہے کہ میں اپنی بیوی کو کھو دوں،۔ اس نے اس پر اصرار کیا مگر اس نے جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ پایا۔ پس اس نے اپنے بھائی سے کہا۔ اے میرے بھائی! میں اپنی بیوی سے اہم کوئی چیز نہ چھوڑ کر گیا ہوں پس میرے بعد تو اس کی نگہبانی کرنا اور اس کی حاجات کے پورے کرنے کا نگران بننا۔ اس نے کہا۔ "ہاں" اور مرد چلا گیا درحالیکہ اس کی بیوی اس کے سفر پر راضی نہ تھی۔ پس قاضی اس کے پاس جاتا تھا اور اس سے اس کی ضرورتوں کے متعلق سوال کرتا تھا اور انہیں پورا کرتا تھا۔ وہ عورت قاضی کو بہت پسند آ گئی اس نے اسے اپنی ذات کی دعوت دی لیکن اس عورت نے انکار کیا۔ قاضی نے حلف اٹھایا کہ اگر تو نے میری خواہش پوری نہ کی تو ہم بادشاہ کو کہیں گے کہ تو نے زنا کیا ہے۔ اس عورت نے کہا۔ جو تیری مرضی ہے کر تو جو کچھ چاہتا ہے میں ویسا نہ کروں گی" تب قاضی، بادشاہ کے پاس آیا اور کہا۔ "میرے بھائی کی بیوی نے زنا کیا ہے اور اس کا حق مجھ کو ہے (سزا دینے کا) تو بادشاہ نے اس سے کہا۔ "اسے پاک کرو (سزا دو) پس قاضی اس عورت کے پاس آیا اور کہا۔ بادشاہ نے مجھے تیرے رجم کرنے کا حکم دیا ہے تو کیا کہتی ہے؟ میرا کہا مانتی ہے یا بصورت دیگر میں تمہیں رجم کر دوں گا" اس عورت نے کہا۔ "میں تیرا کہا نہ مانوں گی جو جی میں آئے کرو۔" پس قاضی اس عورت کو باہر لایا۔ اس کیلئے گڑھا کھودا اور لوگوں کے ساتھ مل کر اسے رجم کیا۔ اور جب قاضی کو گمان ہوا کہ عورت مر گئی ہے تو اسے وہیں چھوڑ دیا اور چلا گیا اور جب رات نے سیاہی پھیلائی تو اس عورت میں زندگی کی رمق باقی تھی پس اس نے زور لگایا اور گڑھے سے نکل گئی پھر وہ اپنے سر کے بل (مشکل سے) چلی یہاں تک کہ شہر سے نکل گئی پس وہ عورت ایک "دیر" میں پہنچی۔ وہ عورت دیر کے دروازے پر ہی سو گئی۔ جب دیرانی نے صبح کی تو دروازہ کھولا۔ اور اس نے عورت کو دیکھا تو اس سے اس کا ماجرا پوچھا تب اس عورت نے اسے بتایا تو دیرانی کو اس پر رحم آیا اور اسے دیر کے اندر لے گیا اور اس دیرانی کا ایک چھوٹا بیٹا تھا کہ جس کے سوا کوئی اور بیٹا

نہ تھا۔ اس دیرانی کا ایک معتمد تھا جو اس بچے کی نگہداشت کرتا تھا۔ اس کا دل اس عورت پر آ گیا تو اس نے اس عورت کو اپنی طرف دعوت دی تو اس عورت نے انکار کیا۔ اس نے اس سے کوشش کی مگر پھر بھی عورت نے انکار کیا۔ اس نے کہا "اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں ضرور تمہارے قتل کا سامان کروں گا" اس عورت نے کہا۔ "جو مرضی میں آئے کرو" پس وہ بچے کے پاس گیا اور اس کا گلا گھونٹ دیا اور دیرانی کے پاس جا کر کہا۔ میں تو اس عورت کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ جو فاجرہ عورت ہے کہ میں نے تمہارا بیٹا اس کے سپرد کیا تو اس نے اس بچے کو قتل کر ڈالا پس دیرانی آیا اور اس نے جب بچے کو دیکھا تو اس عورت سے کہا۔ یہ کیا ہے مجھے بتاؤ۔ تمہارے ساتھ کیا بنی؟ پس اس عورت نے اس دیرانی کو پورا قصہ بتایا تو دیرانی نے عورت سے کہا۔ "مجھے پسند نہیں ہے کہ تو میرے پاس رہے پس نکل جا" تب اس عورت کو رات کے وقت باہر نکالا اور اسے بیس درہم بھی دیئے اور اس سے کہا۔ "یہ زادراہ لو تمہارے لیے اللہ ہی کافی ہے" پس وہ عورت رات کو نکلی اور صبح ایک گاؤں میں پہنچی تو دیکھا کہ اس گاؤں میں ایک شخص لکڑی پر مصلوب ہے درحالیکہ وہ زندہ ہے۔ اس عورت نے اس مصلوب کا قصہ پوچھا تو لوگوں نے کہا۔ اس شخص پر بیس درہم قرض ہے اور ہمارے ہاں یہ ہے کہ جو مقروض ہو تو قرض خواہ کو حق ہے کہ مقروض کو مصلوب کردے یہاں تک کہ اس کو قرض ادا کرے۔ پس اس عورت نے بیس درہم نکالے اور اس مصلوب کے قرض خواہ کو ادائیگی کی اور اس عورت نے کہا۔ اسے قتل مت کرو۔ اسے لکڑی سے نیچے اتارو۔ تب اس بچ جانے والے نے کہا۔ تم سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو نے مجھے مصلوب ہونے اور موت سے بچایا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں تو جہاں بھی جائے۔ پس وہ شخص اس عورت کے ساتھ چل پڑا اور وہ عورت چلی۔ یہاں تک کہ وہ دونوں سمندر کے کنارے پہنچے۔ اس شخص نے ایک گروہ کو دیکھا اور کشتیاں دیکھیں تو اس عورت سے کہا۔ "بیٹھ جاؤ" یہاں تک کہ میں جاتا ہوں اور ان کیلئے کام کرتا ہوں اور ان سے کھانا لیتا ہوں اور وہ کھانا لے کر تمہارے پاس آتا ہوں" پس وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان سے کہا۔ "تمہارے ان بحری بیڑوں میں کیا ہے؟" انہوں نے کہا "ان میں تجارت کا سامان ہے۔ جواہرات، عنبر اور دیگر سامان تجارت اور ان میں ہم بیٹھے ہیں۔ اس نے کہا۔ جو تمہارے بحری بیڑوں میں ہے کتنے مبلغ کا ہے انہوں نے کہا۔ بہت زیادہ ہے ہم اس کا شمار نہیں کر سکتے۔ اس نے کہا۔ میرے ساتھ ایک ایسی چیز ہے جو تمہارے ان بیڑوں میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا۔ "تمہارے ساتھ کیا ہے؟"۔ اس نے کہا۔ "ایسی کنیز کہ جیسی تم نے ہرگز نہ دیکھی ہو گی۔" انہوں نے کہا "وہ کنیز ہمیں بیچ دے" اس نے کہا۔ "ہاں، اس شرط پر کہ تم میں سے کوئی جائے اور اس کو دیکھے اور پھر میرے پاس آئے اور اسے خریدے اور اس کنیز کو معلوم نہ ہو اور پھر مجھے قیمت دے درحالیکہ اسے معلوم نہ ہو۔ یہاں تک کہ میں یہاں سے چلا جاؤں" انہوں نے کہا "تمہاری شرط منظور ہے" پھر انہوں نے ایک شخص کو بھیجا جس نے اس عورت کو دیکھا اور اس نے کہا۔ "میں نے اس جیسی ہرگز نہیں دیکھی" پس انہوں نے اس شخص سے اس عورت کو دس ہزار درہم میں خرید لیا۔ اور اسے درہم دے دیئے پس وہ درہم لے کر چلا گیا جب وہ شخص دور چلا گیا تو وہ لوگ اس عورت کے پاس آئے اور اسے کہا۔ اٹھو اور بیڑے پر سوار ہو جاؤ" اس عورت نے کہا "کس لئے؟" انہوں نے کہا۔ "ہم نے تمہیں تمہارے آقا سے خرید لیا ہے" اس عورت نے کہا۔ "وہ میرا آقا نہیں ہے"۔ انہوں نے کہا "تو ضرور اٹھے گی" یا پھر ہم تمہیں زبردستی سوار کریں گے" تب وہ عورت اٹھی اور ان کے ساتھ چل دی۔ جب وہ ساحل پر پہنچے تو انہوں نے ایک دوسرے پر اس عورت کے معاملے میں اعتبار نہ کیا تب انہوں نے اس عورت کو بیڑے میں سوار کر دیا کہ جس میں جواہر اور دیگر سامان تجارت تھا اور باقی سب لوگوں کو دوسرے بیڑے میں سوار کیا۔ پس انہوں نے بیڑے پانی میں چلانا شروع کیے تو اللہ عزّوجلّ نے ان کی طرف ہوا بھیجی جس نے ان لوگوں کو اور ان کے بیڑے کو غرق کر دیا۔ اور وہ بیڑا کہ جس میں وہ عورت سوار تھی بچ گیا یہاں تک کہ وہ سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے تک پہنچا۔ اس نے بیڑے کو باندھا پھر جزیرہ میں چکر لگایا تو اس میں پانی تھا۔ پھلدار درخت تھے تو اس عورت نے کہا۔ میں اس پانی سے پیئوں گی اور ان پھلوں سے کھاؤں گی اور اس مقام پر اللہ عزّوجلّ کی عبادت کروں گی۔" پس اللہ عزّوجلّ نے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہ السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ وہ اس بادشاہ کے پاس جائے اور کہے۔ "سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں میری مخلوق ہے کہ جسے تم نے اور تمہاری مملکت میں شریک لوگوں نے نکال باہر کیا ہے تم اس میری مخلوق کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار

کرو اور پھر اس سے سوال کرو کہ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے۔ اگر اس نے تمہیں معاف کیا تو میں بھی تمہیں معاف کر دوں گا" پس وہ بادشاہ اپنی مملکت والوں کے ہمراہ اس جزیرہ کی طرف نکل پڑا۔ تو انہوں نے ایک عورت دیکھی تو بادشاہ اس کی طرف بڑھا اور اس عورت سے کہا۔ "میرے اس قاضی نے آکر مجھ سے کہا کہ اس کے بھائی کی بیوی نے زنا کیا ہے تو میں نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا درحالیکہ میرے پاس گواہ نہ لایا تھا۔ پس مجھے خوف ہے کہ میں نے وہ کیا ہے کہ جو میرے لیے حلال نہ ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کرو۔" اس عورت نے کہا "اللہ عزّوجلّ تمہیں معاف فرمائے بیٹھ جاؤ" پھر اس عورت کا شوہر اس کے پاس آیا درحالیکہ اس نے اس عورت کو نہ پہچانا اور اس نے کہا "میری ایک بیوی تھی اور اس کی یہ یہ فضیلت اور یہ یہ اچھائی تھی اور میں اسے چھوڑ کر سفر پر گیا درحالیکہ وہ اس کو ناپسند کرتی تھی پس میں نے اس پر اپنے بھائی کو نگہبان مقرر کیا۔ جب میں واپس پلٹا تو میں نے اپنے بھائی سے اس کے بارے میں پوچھا تو میرے بھائی نے مجھے بتایا کہ اس عورت نے زنا کیا تھا اس نے اس کو رجم کر دیا اور مجھے خوف ہے کہ میں نے ہی اسے ضائع کیا ہے پس میری معافی کی دعا کرو۔ اس عورت نے کہا۔ اللہ عزّوجلّ تمہیں معاف کرے گا۔ بیٹھ جا" پس وہ بادشاہ کی ایک جانب بیٹھ گیا۔ پھر اس کے پاس قاضی آیا اور اس نے کہا۔" میرے بھائی کی ایک بیوی تھی وہ مجھے بہت پسند آئی تو میں نے اسے گناہ کی دعوت دی تو اس نے انکار کر دیا تب میں نے بادشاہ کو خبر دی کہ اس عورت نے زنا کیا ہے تو بادشاہ نے مجھے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے اسے رجم کر دیا درحالیکہ میں نے اس پر جھوٹ باندھا تم میری مغفرت کی دعا کرو۔" اس عورت نے کہا "اللہ عزّوجلّ تمہیں معاف کرے گا۔" پھر دیرانی آیا اور اس نے اپنا قصہ بیان کیا اور کہا۔ "میں نے اس عورت کو رات کے وقت نکالا مجھے خوف ہے کہ اسے درندے ملے ہوں اور اسے قتل کر ڈالا ہو۔" اس عورت نے کہا۔ "اللہ عزّوجلّ تمہیں معاف کرے۔ بیٹھ جا" پھر معتمد آیا اور اس نے اپنا قصہ بیان کیا تو اس عورت نے کہا "سنو! اللہ عزّوجلّ تمہیں معاف کرے" پھر مصلوب آیا اور اس نے اپنا قصہ بیان کیا تو عورت نے کہا۔ "اللہ عزّوجلّ تمہیں معاف نہ کرے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "پھر وہ عورت اپنے شوہر سے مخاطب ہوئی اور کہا۔ "میں تمہاری بیوی ہوں" اور جو بھی تو نے سنا ہے میرا قصہ ہے اور اب مجھے مردوں کی حاجت نہیں ہے اور میں چاہتی ہوں کہ تو یہ بیڑا اور اس میں جو کچھ ہے لو اور مجھے طلاق دے دو اور میں اس جزیرہ میں اللہ عزّوجلّ کی عبادت کروں تو نے دیکھ لیا ہے کہ مردوں سے مجھے کیا ملا ہے۔ پس اس کے شوہر نے ایسا ہی کیا۔ اس نے بیڑے اور اس میں موجود ہر چیز کو لیا اور اسے طلاق دے دی اور بادشاہ اور اس کی مملکت والے واپس پلٹ گئے"

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) وَ يَزِيدَ بْنِ حَمَّادٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَا مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ هُوَ يُصِيبُ حَظّاً مِنَ الزِّنَى فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَ زِنَى الْفَمِ الْقُبْلَةُ وَ زِنَى الْيَدَيْنِ اللَّمْسُ صَدَّقَ الْفَرْجُ ذَلِكَ أَمْ كَذَّبَ

6۔ احمد بن محمد نے ابن ابی نجران سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابوعبداللہ سے اور یزید ابن حماد وغیرہ سے اس نے ابوجمیلہ سے، اس نے ابوجعفر اور ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہما السلام نے ارشاد فرمایا۔ "ہر ایک کو زنا کا کچھ نہ کچھ حصہ جا پہنچتا ہے۔ دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، چومنا منہ کا زنا ہے، اور چھونا ہاتھوں کا زنا ہے اس معاملے میں شرمگاہ کی تصدیق کرے یا اسے جھٹلائے (یعنی شرمگاہ سے زنا کرے یا نہ کرے)

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ النَّظَرُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ وَ كَمْ مِنْ نَظْرَةٍ أَوْرَثَتْ حَسْرَةً طَوِيلَةً .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے اپنے باپ سے، روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ نگاہ کرنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور کتنی نظریں ہیں کہ جو طویل حسرت کا سبب بنتی ہیں۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) الْوَاشِمَةُ وَ الْمُوتَشِمَةُ وَ النَّاجِشُ وَ الْمَنْجُوشُ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”گودنے والی اور گودنے کیلئے کہنے والی اور بولی لگانے والا اور جس پر بولی لگائی جائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ملعون ہیں (گودنا۔ جسم پر سرمہ وغیرہ سے لکھائی وغیرہ کروانا)

9- عَنْهُ عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) رَجُلًا يَنْظُرُ إِلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ وَ رَجُلًا خَانَ أَخَاهُ فِي امْرَأَتِهِ وَ رَجُلًا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَى نَفْعِهِ فَسَأَلَهُمُ الرِّشْوَةَ .

9۔ اس نے عراقیوں میں سے کسی سے، اس نے محمد بن مثنیٰ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن یزید سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر کہ جو ایسی عورت کی شرمگاہ دیکھے کہ جو اس پر حلال نہ ہو، اور اس شخص پر جو اپنے بھائی کی خیانت کرے اس کی بیوی میں اور اس شخص پر جس کے نفع کی طرف لوگ محتاج ہوں اور وہ ان سے رشوت مانگے“

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ وَ كَانَ لَهُ جَارِيَةٌ نَفِيسَةٌ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِ رَجُلٍ وَ أُعْجِبَ بِهَا فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَعَرَّضْ لِرُؤْيَتِهَا وَ كُلَّمَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ أَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے زرعۃ بن محمد سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں ایک شخص تھا اور اس کی خوبصورت جوان کنیز تھی۔ تو ایک شخص کے دل میں وہ کنیز گھر کر گئی اور وہ اس پر فریفتہ ہو گیا تو اس شخص نے اس کی شکایت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو اس کو دیکھ اور جب بھی تو اس کو دیکھے تو کہو۔ ”میں اللہ سے سوال کرتا ہوں اس کے فضل کا“

فَفَعَلَ فَمَا لَبِثَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى عَرَضَ لِوَلِيِّهَا سَفَرٌ فَجَاءَ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَنْتَ جَارِي وَ أَوْثَقُ النَّاسِ عِنْدِي وَ قَدْ عَرَضَ لِي سَفَرٌ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أُودِعَكَ فُلَانَةَ جَارِيَتِي تَكُونُ عِنْدَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَيْسَ لِي امْرَأَةٌ وَ لَا مَعِي فِي مَنْزِلِي امْرَأَةٌ فَكَيْفَ تَكُونُ جَارِيَتُكَ عِنْدِي فَقَالَ أُقَوِّمُهَا عَلَيْكَ بِالثَّمَنِ وَ تَضْمَنُهُ لِي تَكُونُ عِنْدَكَ فَإِذَا أَنَا قَدِمْتُ فَبِعْنِيهَا أَشْتَرِيهَا مِنْكَ وَ إِنْ نِلْتَ مِنْهَا نِلْتَ مَا يَحِلُّ لَكَ فَفَعَلَ وَ غَلَّظَ عَلَيْهِ فِي الثَّمَنِ وَ خَرَجَ الرَّجُلُ فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى قَضَى وَطَرَهُ مِنْهَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولٌ لِبَعْضِ خُلَفَاءِ بَنِي أُمَيَّةَ يَشْتَرِي لَهُ جَوَارِيَ فَكَانَتْ هِيَ فِيمَنْ سُمِّيَ أَنْ يُشْتَرَى فَبَعَثَ الْوَالِي إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جَارِيَةُ فُلَانٍ قَالَ فُلَانٌ غَائِبٌ فَقَهَرَهُ عَلَى بَيْعِهَا وَ أَعْطَاهُ مِنَ الثَّمَنِ مَا كَانَ فِيهِ رِبْحٌ فَلَمَّا أُخِذَتِ الْجَارِيَةُ وَ أُخْرِجَ بِهَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَدِمَ مَوْلَاهَا فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَأَلَهُ سَأَلَهُ عَنِ الْجَارِيَةِ كَيْفَ هِيَ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِهَا وَ أَخْرَجَ إِلَيْهِ الْمَالَ كُلَّهُ الَّذِي قَوَّمَهُ عَلَيْهِ وَ الَّذِي رَبِحَ فَقَالَ هَذَا ثَمَنُهَا فَخُذْهُ فَأَبَى الرَّجُلُ وَ قَالَ لَا آخُذُ إِلَّا مَا قَوَّمْتُ عَلَيْكَ وَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَخُذْهُ لَكَ هَنِيئاً فَصَنَعَ اللَّهُ لَهُ بِحُسْنِ نِيَّتِهِ .

تو اس شخص نے ایسا ہی کیا تو تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ اس کنیز کے ولی (آقا) کو سفر درپیش ہوا تو وہ اس شخص کے پاس گیا اور کہا۔ ”اے فلاں! تو میرا ہمسایہ ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے اور مجھے سفر درپیش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں امانت سونپوں، میری فلاں کنیز تمہارے پاس ہو“ تو اس شخص نے کہا میری نہ تو بیوی ہے اور نہ ہی گھر میں کوئی اور عورت ہے۔ تو تمہاری کنیز میرے پاس کیسے رہے گی تو اس نے کہا ”میں اسے تمہارے پاس قیمت مقرر کر کے چھوڑ جاتا ہوں اور تو اس قیمت کی ضمانت دے کہ وہ میری تیرے پاس ہو گی تو جب میں واپس آؤں گا تو بعینہ قیمت کے ساتھ اس کنیز کو تم سے خرید لوں گا اگر تو اس سے پائے وہ کہ جو حلال ہے تو پالے“ پس اس نے ایسا ہی کیا اور اس پر قیمت میں گرانی کی اور وہ شخص سفر پر چلا گیا اور وہ کنیز اس شخص کے پاس جتنا عرصہ اللہ عزّوجلّ نے چاہا۔ رہی یہاں تک کہ اس شخص کی اس کنیز سے حسرت پوری ہو گئی۔ پھر بنی امیہ کے کسی خلیفے کا

نمائندہ آیا تا کہ وہ خلیفہ کیلئے کنیزیں خرید لے اور وہ کنیز بھی ان میں سے تھی کہ جنہیں خریدنے کا کہا گیا تھا تو مدینہ کے والی نے اس شخص کی طرف پیغام بھیجا اور اسے کہا۔ "فلاں کی کنیز؟" اس نے کہا "فلاں سفر پر ہے" پس والی مدینہ نے اس شخص کو اس کنیز کی فروخت پر مجبور کیا اور اس شخص کو قیمت دی کہ جس میں نفع بھی تھا۔ پس جب کنیز لے لی گئی اور اسے مدینہ سے باہر لے جایا گیا تو اس کا مالک واپس آیا تو سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں اس نے اس شخص سے سوال کیا وہ کنیز تھی۔ "کیسی ہے؟" پس اس نے اس کے متعلق بتلایا اور اس کو سارا مال نکال کر دیا کہ جو اس کے عوض ملا تھا اور اس میں نفع تھا تو اس شخص نے کہا۔ "یہ اس کی قیمت ہے اسے لو" تو اس شخص نے انکار کیا اور کہا "میں نہیں لوں گا مگر وہ کہ جو قیمت میں نے تم پر مقرر کی تھی اور اس میں جو زیادہ ہے (نفع ہے) وہ تم ہنسی خوشی اپنے پاس رکھو" پس اللہ عزّ وجلّ نے اس شخص سے اس کی اچھی نیت کے مطابق سلوک فرمایا۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ بَيْنَ أَمَتَيْنِ وَ الْحُرَّتَيْنِ إِنَّمَا نِسَاؤُكُمْ بِمَنْزِلَةِ اللُّعَبِ .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں کہ آدمی دو کنیزوں یا آزاد عورتوں کے درمیان سوئے" بے شک تمہاری عورتیں تمہارے کھیل کی مانند ہیں۔"

12- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ مُقَابِلَ الْقِبْلَةِ .

12۔ انہی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کراہت فرمائی ہے اس سے کہ کوئی شخص قبلہ رخ ہو کر جماع کرے"

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْخُزَاعِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا ( **عليهما السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ اشْتَرَيْتُ جَارِيَةً مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَوَقَعَتْ مِنِّي كُلَّ مَوْقِعٍ فَقَالَ سَلْ عَنْ أُمِّهَا لِمَنْ كَانَتْ فَسَلْهُ يُحَلِّلِ الْفَاعِلَ بِأُمِّهَا مَا فَعَلَ لِيَطِيبَ الْوَلَدُ .

13۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے جعفر بن یحییٰ خزاعی سے، اس نے ہمارے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے عرض کی۔ "میں نے زنا سے پیدا ہونے والی ایک کنیز خریدی وہ ہر موقع پر میرے دل میں گھر کر گئی ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کی ماں سے پوچھو کہ وہ کس کی ہے" اور اس سے سوال کرو کہ اس کی ماں کے فاعل کو حلال کر دے تا کہ اولاد پاکیزہ ہو"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ

قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثاقاً غَلِيظاً قَالَ الْمِيثَاقُ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي عُقِدَ بِهَا النِّكَاحُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ غَلِيظاً فَهُوَ مَاءُ الرَّجُلِ يُفْضِيهِ إِلَى امْرَأَتِهِ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عزّ وجلّ کے قول "اور ہم نے تم سے پکا عہد لیا" (نساء19) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ میثاق وہ کلمہ ہے کہ جس سے نکاح کا عقد باندھا گیا اور جہاں تک اس کا قول" غلیظا " (پکا) ہے تو وہ آدمی کا نطفہ ہے کہ جو اس نے اپنی بیوی کو تفویض کیا۔

15- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَتْ أَنَا حُبْلَى وَ أَنَا أُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ أَنَا عَلَى غَيْرِ عِدَّةٍ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ وَاقَعَهَا فَلَا يُصَدِّقْهَا وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَ لَمْ يُوَاقِعْهَا فَلْيَخْتَبِرْ وَ لْيَسْأَلْ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَرَفَهَا قَبْلَ ذَلِكَ .

15۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور عورت کہتی ہے "میں حاملہ ہوں اور میں تمہاری رضاعی بہن ہوں اور میں عدت کے علاوہ پر ہوں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس نے اس عورت سے دخول کر لیا اور اس سے جماع کر لیا ہے تو اس کو سچا نہ جانے۔ اور اگر اس نے اس سے دخول نہ کیا ہو اور اس سے جماع نہ کیا ہو تو اس کے بارے میں خبر گیری کرے اور پوچھ گچھ کرے جب اسے وہ اس سے پہلے نہ جانتا ہو تو"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَّاءِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) رَجُلٌ أُخِذَ مَعَ امْرَأَةٍ فِي بَيْتٍ فَأَقَرَّ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ وَ أَقَرَّتْ أَنَّهُ زَوْجُهَا فَقَالَ رُبَّ رَجُلٍ لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَأَجَزْتُ لَهُ ذَلِكَ وَ رُبَّ رَجُلٍ لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَضَرَبْتُهُ .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے سوید قلا سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک شخص ایک گھر میں ایک عورت کے ساتھ پکڑا جاتا ہے اور وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے اور وہ عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ وہ اس کا شوہر ہے" فرمایا۔ "کچھ اشخاص ایسے ہیں کہ اگر میں انہیں ایسے پالوں تو میں انہیں اجازت دوں گا اور کچھ اشخاص ایسے ہیں کہ اگر میں انہیں ایسے پالوں تو میں انہیں ماروں گا۔"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الضَّرِيرِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ( **عليهما السلام** ) قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ إِلَى قَوْمٍ فَقَالُوا مَا تِجَارَتُكَ فَقَالَ أَبِيعُ الدَّوَابَّ فَزَوَّجُوهُ فَإِذَا هُوَ يَبِيعُ السَّنَانِيرَ فَاخْتَصَمُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فَأَجَازَ نِكَاحَهُ فَقَالَ السَّنَانِيرُ دَوَابُّ .

17۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے حسن بن حسین ضریر سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے بابا (ابو جعفر) علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص نے ایک گروہ سے رشتہ مانگا تو انہوں نے کہا۔ "تمہاری تجارت کیا ہے؟" اس نے کہا۔ "میں چوپائیوں کی خرید و فروخت کرتا ہوں" پس انہوں نے اس کو بیاہ دی جبکہ وہ بلے فروخت کرتا تھا۔ پس وہ جھگڑا لے کر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ علیہ السلام نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا اور فرمایا "بلے بھی تو چوپائے ہوتے ہیں"

18- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَ هَذِهِ ابْنَةُ عَمِّي وَ امْرَأَتِي لَا أَعْلَمُ إِلَّا خَيْراً وَ قَدْ أَتَتْنِي بِوَلَدٍ شَدِيدِ السَّوَادِ مُنْتَشِرِ الْمَنْخِرَيْنِ جَعْدٍ قَطَطٍ أَفْطَسِ الْأَنْفِ لَا أَعْرِفُ شِبْهَهُ فِي أَخْوَالِي وَ لَا فِي أَجْدَادِي فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَا تَقُولِينَ قَالَتْ لَا وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا أَقْعَدْتُ مَقْعَدَهُ مِنِّي مُنْذُ مَلَكَنِي أَحَداً غَيْرَهُ قَالَ فَنَكَسَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) بِرَأْسِهِ مَلِيّاً ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ يَا هَذَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ آدَمَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ عِرْقاً كُلُّهَا تَضْرِبُ فِي النَّسَبِ فَإِذَا وَقَعَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ الْعُرُوقُ تَسْأَلُ اللَّهَ الشَّبْهَةَ لَهَا فَهَذَا مِنْ تِلْكَ الْعُرُوقِ الَّتِي لَمْ يُدْرِكْهَا أَجْدَادُكَ وَ لَا أَجْدَادُ أَجْدَادِكَ خُذْ إِلَيْكَ ابْنَكَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَرَّجْتَ عَنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ .

18 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوح بن شعیب سے، اس نے مرفوعاً عبد اللہ بن سنان سے، اس نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس انصار میں سے ایک شخص آیا اور عرض کی۔ "یہ میرے چچا کی بیٹی اور میری بیوی ہے میں اس کی اچھائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا جب کہ اس نے میرے لیے انتہائی سیاہ بچہ جنا ہے جس کے نتھنے پھولے ہوئے، بال چھوٹے گھنگریالے اور ناک انتہائی چپٹی ہے۔ میں نے اس جیسا اپنے ننھیال اور ددھیال میں نہیں دیکھا ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی عورت سے

فرمایا" تو کیا کہتی ہے؟" تو اس عورت نے کہا" نہیں، مجھے اس کی قسم کہ جس نے آپ کو حق کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا کر بھیجا۔ جب سے میں نے اس کا عقد اپنے سے باندھا ہے اس کے علاوہ کوئی اور میرا مالک نہیں ہوا" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی سے اپنا سر اقدس جھکا لیا۔ پھر اپنی انگلی آسمان کی طرف بلند کی اور پھر آدمی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔" اے فلاں! ہر ایک میں اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان 99 ننانوے رگیں ہیں اور وہ سب کی سب نسب میں عمل دخل رکھتی ہیں۔ پس جب نطفہ رحم میں پہنچتا ہے تو وہ رگیں مضطرب ہو جاتی ہیں اور اللہ عزّ وجلّ سے اپنی مشابہت کا سوال کرتی ہیں۔ پس یہ ان رگوں میں سے ہے کہ جن کا ادراک تمہارے داداؤں اور داداؤں کے داداؤں نے بھی نہیں کیا۔ اپنے بیٹے کو اپنے پاس لے جاؤ" تو اس عورت نے کہا" اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کشائش عطا فرمائی"

19- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ إِلَى عَمٍّ لَهُ ابْنَتَهُ فَأَمَرَ بَعْضَ إِخْوَانِهِ أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ الَّتِي خَطَبَهَا وَ إِنَّ الرَّجُلَ أَخْطَأَ بِاسْمِ الْجَارِيَةِ فَسَمَّاهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَ كَانَ اسْمُهَا فَاطِمَةَ فَسَمَّاهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَ لَيْسَ لِلرَّجُلِ ابْنَةٌ بِاسْمِ الَّتِي ذَكَرَهَا الزَّوْجُ فَوَقَّعَ ( **عليه السلام** ) لَا بَأْسَ بِهِ .

19۔ ابو علی الاشعری نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے محمد بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام کی طرف لکھا۔" ایک شخص اپنے چچا سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگتا ہے تو اس کا چچا اپنے کسی بھائی کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے اس کی وہ بیٹی بیاہ دے کہ جس کا اس نے رشتہ مانگا ہے اور وہ شخص لڑکی کے نام میں خطاء کرتا ہے اور اس کے نام کے علاوہ کا نام اس کیلئے لیتا ہے اور اس کا نام فاطمہ تھا تو اس نے اس کے نام کے علاوہ کے ساتھ پکارا اور جس بیٹی کا اس نے نام لیا اس کا کوئی شوہر بھی نہیں" تو آپ علیہ السلام نے جواب عنایت فرمایا" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

20- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَزْرَجِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ خَطَبَ إِلَى رَجُلٍ فَطَالَتْ بِهِ الْأَيَّامُ وَ الشُّهُورُ وَ السُّنُونَ فَذَهَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ قَالَ لَهُ أَفْعَلُ أَوْ قَدْ فَعَلَ فَأَجَابَ فِيهِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِلَّا مَا عَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ وَ ثَبَتَتْ عَلَيْهِ عَزِيمَتُهُ .

20۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عبد اللہ بن خزرج سے روایت کی ہے کہ اس نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام کی طرف لکھا۔ ایک شخص نے ایک شخص سے رشتہ مانگا اور اس میں کئی دن یا مہینے یا سال گزر گئے۔ پھر وہ اس کے بعد اس کے پاس جاتا ہے بھول جاتا ہے کہ اس نے عقد کرنا ہے یا کر لیا تھا؟" آپ علیہ السلام نے اس مسئلہ میں جواب عنائت فرمایا۔" اس پر واجب نہیں ہے مگر وہ کہ جس پر اس کا دل مضبوط ہو اور اس کا گمان پکا ہو"

21- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) فِي رَجُلٍ ادَّعَى عَلَى امْرَأَةٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِوَلِيٍّ وَ شُهُودٍ وَ أَنْكَرَتِ الْمَرْأَةُ ذَلِكَ فَأَقَامَتْ أُخْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ عَلَى هَذَا الرَّجُلِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا بِوَلِيٍّ وَ شُهُودٍ وَ لَمْ يُوَقِّتَا وَقْتاً فَكَتَبَ أَنَّ الْبَيِّنَةَ بَيِّنَةُ الرَّجُلِ وَ لَا تُقْبَلُ بَيِّنَةُ الْمَرْأَةِ لِأَنَّ الزَّوْجَ قَدِ اسْتَحَقَّ بُضْعَ هَذِهِ الْمَرْأَةِ وَ تُرِيدُ أُخْتُهَا فَسَادَ النِّكَاحِ وَ لَا تُصَدَّقُ وَ لَا تُقْبَلُ بَيِّنَتُهَا إِلَّا بِوَقْتٍ قَبْلَ وَقْتِهَا أَوْ بِدُخُولٍ بِهَا .

21۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور علی بن محمد قاسانی نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان بن داؤد سے، اس نے عیسیٰ بن یونس سے، اس نے اوزاعی سے، اس نے زہری سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ اسلام نے" اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے خلاف دعویٰ کیا کہ اس نے اس عورت سے ولی اور گواہوں کی موجودگی میں شادی کی اور وہ عورت اس کا انکار کرتی ہے" پس اس عورت کی بہن نے اس شخص کے خلاف گواہی پیش کی کہ اس شخص نے ولی اور گواہوں کی موجودگی میں اس سے شادی کی لیکن دونوں نے وقت معین نہیں کیا۔" تحریر فرمایا۔" گواہی مرد کی

طرف سے قبول ہوگی عورت کی گواہی قبول نہ کی جائے گی کیونکہ شوہر اس کی بیوی کی عزت کا مالک ہے اور اس کی بہن نکاح فاسد کرنا چاہتی ہے نہ اس کی تصدیق ہوگی اور نہ ہی اس کے گواہ قبول ہوں گے ماسوائے اس کے کہ اس کا وقت اس کے وقت سے پہلے ہو یا اس نے اس سے دخول کیا ہو"

22- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَخِي مَاتَ وَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ عَمِّي فَادَّعَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ تَزَوَّجَهَا سِرّاً فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَ قَالَتْ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ قَطُّ فَقَالَ يَلْزَمُكَ إِقْرَارُهَا وَ يَلْزَمُهُ إِنْكَارُهَا .

22۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبدالعزیز بن مہتدی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، میں نے عرض کی: " آپؑ پر قربان جاؤں! میرا بھائی مر گیا اور میں نے اس کی بیوہ سے شادی کر لی ہے اور میرا چچا آتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اس عورت کو تنہائی میں بیاہ لیا تھا میں نے اس عورت سے اس بارے میں سوال کیا تو اس نے انکار کیا اور کہا: " میرے اور اس کے (میرے چچا) درمیان کوئی چیز ہرگز ہرگز نہیں ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: " تم پر اس عورت کا اقرار واجب ہے اور اس پر (تمہارے چچا پر) اس عورت کا انکار واجب ہے'

23- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمَشْرِقِيِّ عَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ ادَّعَى أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً إِلَى نَفْسِهَا وَ هِيَ مَازِحَةٌ فَسُئِلَتِ الْمَرْأَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ قُلْتُ فَيَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ .

23۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی نصر سے، اس نے مشرقی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی: " آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس نے دعویٰ کیا کہ اس نے کسی عورت سے اس کے نفس کا خطبہ دیا در حالیکہ وہ مزاح کر رہی تھی۔ اس عورت سے پوچھا گیا اس بارے میں تو اس عورت نے کہا: " ہاں " آپ علیہ السلام نے فرمایا: " کوئی چیز نہیں " میں نے عرض کی: " کیا کسی شخص کے لیے اس عورت سے شادی کرنا حلال ہے؟ " آپ علیہ السلام نے فرمایا: " ہاں'

24- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ التَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ( **صلى الله عليه وآله** ) تَزَوَّجَ بِعَائِشَةَ فِي شَوَّالٍ وَ قَالَ إِنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ فِي شَوَّالٍ أَهْلُ الزَّمَنِ الْأَوَّلِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الطَّاعُونَ كَانَ يَقَعُ فِيهِمْ فِي الْأَبْكَارِ وَ الْمُمَلَّكَاتِ فَكَرِهُوهُ لِذَلِكَ لَا لِغَيْرِهِ .

24۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ السلام سے شوال میں شادی کے بارے پوچھا گیا تو میں نے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا: " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے شوال میں شادی کی " اور فرمایا: " بے شک پہلے زمانے کے لوگ شوال میں شادی کو مکروہ جانتے تھے وہ اس لیے کہ اس ماہ میں ان کی کنواری لڑکیوں اور کنیزوں میں طاعون کی بیماری آجاتی تھی تو انہوں نے اس لیے کراہت کی اس کے علاوہ کے لیے نہیں"

25- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ( **عليه السلام** ) أَنَّ لِي قَرَابَةً قَدْ خَطَبَ إِلَيَّ وَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا تُزَوِّجْهُ إِنْ كَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ .

25۔ محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے حسین بن بشار واسطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام کی طرف لکھا: " میرے ایک قریبی رشتہ دار نے مجھے شادی کا پیغام دیا ہے جب کہ اس کے اخلاق میں کچھ نہ کچھ ضرور ہے " آپ علیہ السلام نے فرمایا: " اس سے تزویج نہ کراؤ اگر وہ برے اخلاق کا مالک ہے تو"

26- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُطَهَّرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ ( **عليه السلام** ) أَنِّي تَزَوَّجْتُ بِأَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَمْ أَسْأَلْ عَنْ أَسْمَائِهِنَّ ثُمَّ إِنِّي أَرَدْتُ طَلَاقَ إِحْدَاهُنَّ وَ تَزْوِيجَ امْرَأَةٍ أُخْرَى فَكَتَبَ انْظُرْ إِلَى عَلَامَةٍ إِنْ كَانَتْ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَقُولُ اشْهَدُوا أَنَّ فُلَانَةَ الَّتِي بِهَا عَلَامَةُ كَذَا وَ كَذَا هِيَ طَالِقٌ ثُمَّ تَزَوَّجُ الْأُخْرَى إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ .

26- محمد بن یحیٰی نے عبد اللہ بن جعفر سے اس نے محمد بن احمد بن مطہّر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی طرف لکھا :" میں نے چار عورتوں سے ان کا نام پوچھے بغیر شادی کی ہے پھر میں ان میں سے ایک کو طلاق دے کر کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں؟" تو آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا:" اس کی علامت کی طرف دیکھو اگر وہ علامت ان میں سے صرف اس کو ہے تو تم کہو:" گواہ رہنا کہ میری فلانہ بیوی کو جس کو یہ یہ علامت ہے اس کو طلاق ہے پھر اس کی عدت گزرنے کے بعد اور سے شادی کر لے"

27- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِ لَا تَلِدُ الْمَرْأَةُ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ .

27- محمد بن یحیٰی نے مرفوعاً ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:" عورت اپنے شوہر کا بچہ چھ مہینے سے پہلے نہیں جنتی'

28- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَجْتَمِعَانِ بِنِكَاحٍ حَلَالٍ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ زَوَّجَ فُلَاناً فُلَانَةَ وَ قَالَ وَ لَا يَفْتَرِقُ زَوْجَانِ حَلَالًا حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ فِي فِرَاقِ فُلَانٍ وَ فُلَانَةَ .

28- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:" جب بھی مومنین میں سے مرد و عورت حلال نکاح کے ذریعے جمع ہوتے ہیں تو آسمان کی طرف سے منادی ندا دیتا ہے کہ "اللہ عزوجل نے فلاں شخص کو فلانہ عورت تزویج کر دی ہے" اور فرمایا:" حلال جوڑا (میاں بیوی) جب جدا ہوتے ہیں تو منادی آسمان سے ندا دیتا ہے:" اللہ تعالیٰ نے فلاں اور فلانہ کی جدائی کی اجازت دی ہے'

29- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَهُوَ يَبِيتُ عِنْدَ ثَلَاثٍ مِنْهُنَّ فِي لَيَالِيهِنَّ وَ يَمَسُّهُنَّ فَإِذَا بَاتَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ فِي لَيْلَتِهَا لَمْ يَمَسَّهَا فَهَلْ عَلَيْهِ فِي هَذَا إِثْمٌ فَقَالَ إِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا وَ يَظَلَّ عِنْدَهَا صَبِيحَتَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ إِنْ لَمْ يُجَامِعْهَا إِذَا لَمْ يُرِدْ ذَلِكَ .

29- ابن محبوب نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے چار بیویوں والے شخص کے بارے میں کہ وہ ان میں سے تین کے پاس جب ان کی راتوں میں سوتا ہے تو ان سے جماع کرتا ہے اور جب چوتھی کے پاس اس کی رات میں سوتا ہے تو اس سے ہمبستری نہیں کرتا کیا اس پر اس معاملہ میں گناہ ہو گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" بے شک اس مرد پر واجب ہے کہ اس کی رات میں اس کے پاس سوئے اور اس کی صبح اس پر سایہ رکھے لیکن جب وہ اس کا انکار کیئے بغیر اس سے جماع نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے"

30- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَزَعَ الشَّهْوَةَ مِنْ نِسَاءِ بَنِي هَاشِمٍ وَ جَعَلَهَا فِي رِجَالِهِمْ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ بِشِيعَتِهِمْ وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَزَعَ الشَّهْوَةَ مِنْ رِجَالِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ جَعَلَهَا فِي نِسَائِهِمْ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ بِشِيعَتِهِمْ .

30۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" یقیناًاللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم کی عورتوں سے شہوت کھینچ کر ان کے مردوں میں رکھ دی ہے اور اسی طرح ان کے شیعوں میں بھی کیاہے، اور اللہ تعالیٰ نے بنی امیہ کے مردوں سے شہوت کھینچ کر ان کی عورتوں میں رکھ دی ہے اور اسی طرح بنی امیہ کے شیعوں میں بھی کیاہے'

31- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ قَالَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ( **صلى الله عليه وآله** ) رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي طَوْلٌ فَأَنْكِحَ النِّسَاءَ فَإِلَيْكَ أَشْكُو الْعُزُوبِيَّةَ فَقَالَ وَفِّرْ شَعْرَ جَسَدِكَ وَ أَدِمِ الصِّيَامَ فَفَعَلَ فَذَهَبَ مَا بِهِ مِنَ الشَّبَقِ .

31۔ محمد بن یحییٰ نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیااور عرض کی:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس حق مہر نہیں ہے کہ میں عورتوں سے شادی کروں اور میں آپؐ سے اپنے کنوارے پن کی شکایت کرتا ہوں، تو آپؐ نے فرمایا:" اپنے جسم کے بال بڑھاؤاور روزہ رکھو" پس اس نے ایسا کیاتو اس کی جماع کی خواہش ختم ہوگئی"

32- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مِنْ بَرَكَةِ الْمَرْأَةِ خِفَّةُ مَئُونَتِهَا وَ تَيْسِيرُ وِلَادَتِهَا وَ مِنْ شُؤْمِهَا شِدَّةُ مَئُونَتِهَا وَ تَعْسِيرُ وِلَادَتِهَا .

32-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" عورت کی برکت میں سے ہے اس کے خرچ کا کم ہونااور اس کی ولادت کی آسانی کاہونااور عورت کی نحوست میں سے ہے اس کے خرچ کازیادہ ہونااور اس کی ولادت کی تنگی کاہونا"

33- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ مَجْلِساً فَقَامَتْ عَنْهُ فَلَا يَجْلِسْ فِي مَجْلِسِهَا رَجُلٌ حَتَّى يَبْرُدَ قَالَ وَ سُئِلَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) مَا زِينَةُ الْمَرْأَةِ لِلْأَعْمَى قَالَ الطِّيبُ وَ الْخِضَابُ فَإِنَّهُ مِنْ طِيبِ النَّسَمَةِ .

33۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" عورت ایک جگہ پر بیٹھی ہو اور پھر وہاں سے اُٹھے مرد اس کے بیٹھنے کی جگہ پر ٹھنڈا ہونے تک نہ بیٹھے" اور سوال کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اندھے شخص کے لیے اس کی بیوی کی زینت کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا:" خوشبو اور خضاب کیونکہ خضاب بھی انسانی خوشبوؤں میں سے ہے'

34- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ

34۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنواری عورت سے شادی کی فرمایا:" اس کے پاس سات دن تک قیام کرے'

35- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ فَيَتَزَوَّجُ أُخْرَى كَمْ يَجْعَلُ لِلَّتِي يَدْخُلُ بِهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ يَقْسِمُ .

35۔ حسین بن محمد نے معلیٰ بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے ابان سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس ایک بیوی ہوتی ہے پھر وہ دوسری بیوی سے شادی کرتا ہے تو اس کے پاس کتنا عرصہ رہے ؟فرمایا:" تین دن پھر ان میں باری بنائے"

36- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ أَتَيَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَا لَهَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّكِ قَدْ كُنْتِ عِنْدَ رَجُلٍ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَكَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ ذَاكَ فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَتْ مَا هُوَ إِلَّا كَسَائِرِ الرِّجَالِ ثُمَّ خَرَجَا عَنْهَا وَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَامَتْ إِلَيْهِ مُبَادِرَةً فَرَقاً أَنْ يَنْزِلَ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ فَأَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) حَتَّى تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَ الْتَوَى عِرْقُ الْغَضَبِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ خَرَجَ وَ هُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ بَادَرَتِ الْأَنْصَارُ بِالسِّلَاحِ وَ أَمَرَ بِخَيْلِهِمْ أَنْ تَحْضُرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَّبِعُونَ عَيْبِي وَ يَسْأَلُونَ عَنْ غَيْبِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَكْرَمُكُمْ حَسَباً وَ أَطْهَرُكُمْ مَوْلِداً وَ أَنْصَحُكُمْ لِلَّهِ فِي الْغَيْبِ وَ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ أَبِيهِ إِلَّا أَخْبَرْتُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي فَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ غُلَامُكُمُ الْأَسْوَدُ وَ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ الَّذِي تُنْسَبُ إِلَيْهِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَكَ رَحْمَةً فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ وَ كَانَ النَّبِيُّ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا كَلَّمَ اسْتَحْيَا وَ عَرِقَ وَ غَضَّ طَرْفَهُ عَنِ النَّاسِ حَيَاءً حِينَ كَلَّمُوهُ فَنَزَلَ فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ هَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ ( **عليه السلام** ) بِصَفْحَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فِيهَا هَرِيسَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ عَمِلَهَا لَكَ الْحُورُ الْعِينُ فَكُلْهَا أَنْتَ وَ عَلِيٌّ وَ ذُرِّيَّتُكُمَا فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَأْكُلَهَا غَيْرُكُمْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ( **عليهم السلام** ) فَأَكَلُوا فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فِي الْمُبَاضَعَةِ مِنْ تِلْكَ الْأَكْلَةِ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا فَكَانَ إِذَا شَاءَ غَشِيَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ .

36۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے آپ علیہ اسلام نے فرمایا کہ خلیفہ اول و دوئم حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے پاس گئے اور دونوں نے آپؑ سے کہا:" اے ام سلمہؑ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ایک شخص کے پاس تھی تو نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت میں کیسا پایا؟تب بی بیؑ نے ان سے فرمایا:" وہ باقی مردوں کی طرح نہیں ہیں" پھر وہ دونوں بی بیؑ کے پاس سے چلے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بی بیؑ نے جدائی کے ڈر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان سے خبر آجائے گی سب کچھ بتادیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوگئے، یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپؐ کی آنکھوں کے درمیان جلال کی آگ پھڑ پھڑانے لگی اور آپؐ باہر نکلے کہ اپنی چادر کو زمین پر لگا رہے تھے یہاں تک کہ زیب منبر ہوئے اور انصار کو اسلحہ سمیت اور ان کے گھوڑ سواروں کو حاضری کا حکم دیا پس آپؐ منبر پر بلند ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی پھر فرمایا:" اے لوگو! کیا ہوا ہے ان گروہوں کو کہ جو میرے عیب ڈھونڈنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور میری خلوت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ شریف حسب کا مالک اور تم سب سے زیادہ پاک نسب کا مالک ہوں، اور میں تم سے زیادہ اللہ کی خاطر خلوت کے بارے میں نصیحت پر عمل کرنے والا ہوں تم میں سے جو بھی مجھ سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھے بتائے دیتا ہوں" تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی:" میرا باپ کون ہے ؟" تو آپؐ نے فرمایا:" فلاں چرواہا" دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی:" میرا باپ کون ہے ؟" آپؐ نے فرمایا:" تمہارا حبشی غلام" تیسرا شخص کھڑا ہوا عرض کی:" میرا باپ کون ہے ؟" فرمایا:" جس کی طرف تجھے منسوب کیا جاتا ہے" تب انصار نے عرض کی:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سے عفو و درگزر فرمائیے، اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عفو و درگزر فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے ہم سے درگزر فرمائیے اللہ عزوجل آپؐ سے عفو و درگزر فرمائے گا" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لوگوں سے کلام فرمایا تو انہیں حیاء دلائی آپ کو پسینہ آگیا اور آپؐ سے جب لوگوں نے کلام کیا تو آپؐ نے ان کی طرف سے اپنی آنکھیں روندہ لیں اور منبر سے اُتر آئے، جب صبح کا وقت آیا تو آپؐ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے جنت کا ایک برتن لے کر اس میں گوشت اور گندم کو کوٹ کر بنایا ہوا کھانا تھا۔ اور عرض کی:" اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کھانا حورالعین نے آپ کے لیے

بنایاہے پس اسے تناول فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اور آپ دونوں کی ذریت کیونکہ آپ کے علاوہ کسی غیر کو حق نہ ہے کہ وہ اس کو کھائے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیھا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام تشریف فرماہوئے اور سب نے اسے تناول فرمایا: " اس کھانے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس آدمیوں کی طاقت عطا کی گئی پس جب بھی آپ چاہتے ایک ہی رات میں اپنی ساری عورتوں کو بے ہوش کر دیتے تھے"

37- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ مَنْ جَمَعَ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يَنْكِحُ فَزَنَى مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَالْإِثْمُ عَلَيْهِ .

37۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابو العباس کوفی سے اس نے محمد بن جعفر سے اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: " جو اتنی عورتوں کو جمع کرے کہ جن سے جماع نہ کر سکے نتیجۃً اگر ان میں سے کوئی عورت زنا کرے تو اس کا گناہ اس شخص پر ہو گا"

38- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لَهُ أَبُوهُ جَارِيَةً فَأَوْلَدَهَا وَ لَبِثَتْ عِنْدَهُ زَمَاناً ثُمَّ ذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ قَدْ وَطِئَهَا قَبْلَ أَنْ يَهَبَهَا لَهُ فَاجْتَنَبَهَا قَالَ لَا تُصَدَّقُ .

38۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جسے اس کے باپ نے کنیز ھبہ کی اور اس نے اس کنیز سے اولاد پیدا کی اور ایک عرصہ تک اس کے پاس رہی پھر اس عورت نے ذکر کیا کہ اس آدمی کے باپ نے اس کنیز کو تمہیں ھبہ کرنے سے پہلے جماع کیا تھا، کیا وہ شخص اس لونڈی سے اجتناب کرے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: " اس کو سچا مت جانے'

39- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ( **عليه السلام** ) قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ وَ عَرَفْتُ خَطَّهُ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ كَانَ أَبُو الرَّجُلِ وَهَبَهَا لَهُ فَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلَاداً ثُمَّ قَالَتْ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ أَبَاكَ كَانَ وَطِئَنِي قَبْلَ أَنْ يَهَبَنِي لَكَ قَالَ لَا تُصَدَّقُ إِنَّمَا تَهْرُبُ مِنْ سُوءِ خُلُقِهِ .

39۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابو الحسن اول علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کی طرف یہ مسئلہ تحریر کیا اور مجھے آپ علیہ السلام کے خط کی پہچان ہے ایک شخص کی ام ولد کنیز کے بارے میں کہ جسے ایک شخص کو ھبہ کی۔ اس کنیز نے اس شخص سے اولاد پیدا کی پھر اس سب کے بعد اس نے کہا: " تمہارے باپ نے مجھے تم کو ھبہ کرنے سے پہلے مجھ سے ہم بستری کی تھی " آپ علیہ السلام نے فرمایا: " اس کو سچا مت جانے وہ اس کے بُرے اخلاق کی وجہ سے اس سے بھاگنا چاہتی ہے"

40- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) فِي الْمَرْأَةِ إِذَا زَنَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا الرَّجُلُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ لَا صَدَاقَ لَهَا لِأَنَّ الْحَدَثَ كَانَ مِنْ قِبَلِهَا .

40۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس نے شوہر کے دخول کرنے سے پہلے زنا کرایا، فرمایا:"ان دونوں کو جدا کر دیا جائے اور اس عورت کے لیے کوئی حق مہر نہیں ہے کیونکہ جو ہوا وہ اس کی طرف سے ہوا"

41- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى بِامْرَأَتِهِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي هَذِهِ سَوْدَاءُ وَ أَنَا أَسْوَدُ وَ إِنَّهَا وَلَدَتْ غُلَاماً أَبْيَضَ فَقَالَ لِمَنْ بِحَضْرَتِهِ مَا تَرَوْنَ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجُمَهَا فَإِنَّهَا سَوْدَاءُ وَ زَوْجُهَا أَسْوَدُ وَ وَلَدُهَا أَبْيَضُ قَالَ فَجَاءَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ( **عليه السلام** ) وَ قَدْ وُجِّهَ بِهَا لِتُرْجَمَ فَقَالَ مَا حَالُكُمَا فَحَدَّثَاهُ فَقَالَ لِلْأَسْوَدِ أَ تَتَّهِمُ امْرَأَتَكَ فَقَالَ لَا قَالَ فَأَتَيْتَهَا وَ هِيَ طَامِثٌ قَالَ قَدْ قَالَتْ لِي فِي لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي إِنِّي طَامِثٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَتَّقِي الْبَرْدَ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ هَلْ أَتَاكِ وَ أَنْتِ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ سَلْهُ قَدْ حَرَّجْتُ عَلَيْهِ وَ أَبَيْتُ قَالَ فَانْطَلِقَا فَإِنَّهُ ابْنُكُمَا وَ إِنَّمَا غَلَبَ الدَّمُ النُّطْفَةَ فَابْيَضَّ وَ لَوْ قَدْ تَحَرَّكَ اسْوَدَّ فَلَمَّا أَيْفَعَ اسْوَدَّ .

41۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے حسن بن علی سے اس نے زکریا مومن سے اس نے ابن مسکان سے اس نے ہمارے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ خلیفہ دوئم کے پاس آیا اور کہا:" میری یہ بیوی سیاہ رنگ کی ہے اور میں بھی سیاہ رنگ کا ہوں درحالیکہ اس نے ایک سفید فام بچہ پیدا کیا ہے" خلیفہ دوئم نے اپنے پاس موجود افراد سے کہا:" اس بارے میں کیا کہتے ہو" انہوں نے کہا:" ہماری رائے ہے کہ تم اس کو رجم کراؤ کیونکہ یہ سیاہ نامہ ہے اس کا شوہر سیاہ فام سے ہے اور اس کا بچہ سفید فام ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے اس کے رجم کی تیاری کر رکھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان دونوں میاں بیوی سے پوچھا تمہارا کیا قصہ ہے" خلیفہ دوئم نے آپؑ کو بیان کیا تو آپ علیہ السلام نے اس حبشی سے فرمایا:" کیا تو نے اپنی بیوی کو تہمت دی ہے؟" اس نے عرض کی:" نہیں" فرمایا:" کیا تو نے اس کے حیض کی حالت میں اس سے ہم بستری کی ہے؟ اس نے عرض کی:" ایک رات اس نے مجھے کہا تھا کہ" میں حائض ہوں" مگر میں نے گمان کیا تو وہ سردی سے بچنا چاہتی ہے پس میں نے اس سے جماع کر ڈالا" اور آپ علیہ السلام نے عورت سے فرمایا":کیا اس نے تمہارے حیض کی حالت میں ہم بستری کی ہے؟" اس نے عرض کی" جی ہاں! آپ اس سے پوچھیے میں اس کے سامنے حائل ہوئی مگر اس نے میری پرواہ نہ کی" آپ علیہ السلام نے فرمایا:" جاؤ! یہ تمہارا بیٹا ہے بے شک نطفہ کا خون غالب آگیا اور سفید ہو گیا اگر سیاہ متحرک ہو جاتا تو تب بچہ بھی سیاہ واقع ہوتا ہے"۔

42- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ( **عليه السلام** ) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ قَالَ مَا ظَهَرَ نِكَاحُ امْرَأَةِ الْأَبِ وَ مَا بَطَنَ الزِّنَا .

42۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے نصر بن سوید سے اس نے یحییٰ حلبی سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے اس نے اپنے باپ سے اس نے علی بن الحسین علیہا السلام کے بارے میں راویت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا فحاشی کے بارے میں کہ اس میں کون سی ظاہر اور کون سی چھپی ہوئی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:" ظاہری فحاشی یہ ہے کہ عورت اپنے باپ سے نکاح کرے اور باطنی فحاشی زنا ہے"

43- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَلَا يُعَجِّلْهَا .

43۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمون سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے مسمع ابو سیار سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" تم میں سے جب کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو اس سے جلد بازی نہ کرے'

44- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدى قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ إِلَّا وَ هُوَ يُعْرَفُ مِنْ شَكْلِهِ الذَّكَرُ مِنَ الْأُنْثَى قُلْتُ مَا يَعْنِي ثُمَّ هَدى قَالَ هَدَاهُ لِلنِّكَاحِ وَ السِّفَاحِ مِنْ شَكْلِهِ .

44۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے ابراہیم بن میمون سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول" اس نے ہر شئی کو اس کی صورت عطا فرمائی پھر راہ ہدایت دی" (طہ 52) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ وہ اپنی شکل سے مذکر و مونث کی حیثیت سے پہنچانی جاتی ہے" میں نے عرض کی:" ثم ھدیٰ" سے کیا مراد لیا ہے؟ فرمایا:" اسے نکاح کی ہدایت کی اور زنا اس کی شکل میں سے ہے"

45- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَهْمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ ( **عليه السلام** ) اخْتَضَبَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اخْتَضَبْتَ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ التَّهْيِئَةَ مِمَّا يَزِيدُ فِي عِفَّةِ النِّسَاءِ وَ لَقَدْ تَرَكَ النِّسَاءُ الْعِفَّةَ بِتَرْكِ أَزْوَاجِهِنَّ التَّهْيِئَةَ ثُمَّ قَالَ أَ يَسُرُّكَ أَنْ تَرَاهَا عَلَى مَا تَرَاكَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ عَلَى غَيْرِ تَهْيِئَةٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهُوَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ وَ التَّطَيُّبُ وَ حَلْقُ الشَّعْرِ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ ثُمَّ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ( **عليه السلام** ) أَلْفُ امْرَأَةٍ فِي قَصْرٍ وَاحِدٍ ثَلَاثُمِائَةٍ مَهِيرَةٌ وَ سَبْعُمِائَةٍ سُرِّيَّةٌ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) لَهُ بُضْعُ أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَ كَانَ عِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَ كَانَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ .

45۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے یا کسی اور سے اس نے سعد بن سعد سے اس نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا، میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کیا آپؑ نے خضاب کیا ہوا ہے؟" فرمایا:" ہاں! تیاری ان چیزوں میں سے ہے کہ جو عورتوں کی عفت میں اضافہ کرتی ہے اور یقیناً عورتوں نے عفت کو ترک کر دیا ہے ان کے شوہروں کی تیاری ترک کرنے کے سبب" پھر فرمایا:" کیا تمہیں خوشی دیتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھے اس حالت میں کہ جب تم تیار نہ ہو؟" میں نے عرض کی" نہیں" فرمایا:" پس وہ ایسے ہی ہے" پھر فرمایا:" انبیاء علیہ السلام کے اخلاق میں سے ہے نظافت، خوشبو لگانا، بال کٹوانا اور کثرت وطئ، پھر فرمایا:" سلمان بن داؤد علیہما السلام کی ایک ہی محل میں ہزار بیویاں تھیں جن میں سے تین سو حق مہر والی اور سات سو لونڈیاں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس (40) مردوں کی طاقت دی گئی تھی اور ان کے پاس نو بیویاں تھیں اور وہ ایک دن رات میں سب کے پاس گھوم لیتے تھے

46- وَ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ تَذَاكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَ الدَّابَّةِ وَ الدَّارِ فَأَمَّا شُؤْمُ الْمَرْأَةِ فَكَثْرَةُ مَهْرِهَا وَ عُقْمُ رَحِمِهَا .

46۔ اور اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے خالد بن نجیح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے بارے میں روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" نحوست تین میں ہوتی ہے (۱) عورت (۲) چوپائے (۳) گھر میں، اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو اور اس کا رحم بانجھ ہو'

47- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ قَالَ لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَاطِمَةَ ( **عليها السلام** ) قَالُوا بِالرِّفَاءِ وَ الْبَنِينَ فَقَالَ لَا بَلْ عَلَى الْخَيْرِ وَ الْبَرَكَةِ .

**47۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبداللہ برقی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیھا کی تزویج فرمائی تو لوگوں نے کہا: " اتفاق اور بیٹوں کے ساتھ" فرمایا: " نہیں بلکہ خیر و برکت پر"**

48- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِي مَنْزِلِ حَفْصَةَ وَ الْمَرْأَةُ مُتَلَبِّسَةٌ مُتَمَشِّطَةٌ فَدَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَخْطُبُ الزَّوْجَ وَ أَنَا امْرَأَةٌ أَيِّمٌ لَا زَوْجَ لِي مُنْذُ دَهْرٍ وَ لَا وَلَدَ فَهَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَإِنْ تَكُ فَقَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ إِنْ قَبِلْتَنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) خَيْراً وَ دَعَا لَهَا ثُمَّ قَالَ يَا أُخْتَ الْأَنْصَارِ جَزَاكُمُ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ خَيْراً فَقَدْ نَصَرَنِي رِجَالُكُمْ وَ رَغِبَتْ فِيَّ نِسَاؤُكُمْ فَقَالَتْ لَهَا حَفْصَةُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَكِ وَ أَجْرَأَكِ وَ أَنْهَمَكِ لِلرِّجَالِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) كُفِّي عَنْهَا يَا حَفْصَةُ فَإِنَّهَا خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ فَلُمْتِهَا وَ عَيَّبْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِلْمَرْأَةِ انْصَرِفِي رَحِمَكِ اللَّهُ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَكِ الْجَنَّةَ لِرَغْبَتِكِ فِيَّ وَ تَعَرُّضِكِ لِمَحَبَّتِي وَ سُرُورِي وَ سَيَأْتِيكِ أَمْرِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هِبَةَ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) وَ لَا يَحِلُّ ذَلِكَ لِغَيْرِهِ .

**48۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: " انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کے سامنے حاضر ہوئی درحالیکہ وہ حفصہ کے گھر تھے وہ عورت سجی سنوری تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کی: " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت مرد کو شادی کا پیغام نہیں دیتی اور میں اللہ کی قسم ایسی عورت ہوں کہ جس کا کوئی شوہر یا بیٹا نہیں ہے۔ کیا آپ کو ضرورت ہے اگر آپؐ کو ضرورت ہو تو میں اپنا نفس آپ کو ھبہ کرتی ہوں اگر آپؐ قبول فرمائیں" تو اس عورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " بہت اچھا" اور اس کے لیے دعا فرمائی اور پھر فرمایا: " اے انصار کی بہن! اللہ تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اچھی جزا دے، تمہارے مردوں نے میری نصرت کی اور مجھ میں تمہاری عورتوں نے رغبت کی" تب حفصہ نے اس عورت نے کہا: " تم میں کتنی حیا کی کمی، جرأت اور مردوں کی شہوت ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: " اے حفصہ! اسے چھوڑ دو کہ یہ تم سے بہتر ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دلچسپی لی اور تو اسے طعنہ دیتی ہے اور اس کا عیب نکالتی ہے؟" پھر عورت سے فرمایا: " اللہ تم پر رحم کرے واپس جاؤ یقیناً تیری مجھ میں رغبت کے سبب اللہ عزوجل نے تجھ پر جنت واجب قرار دی ہے۔ اور میری محبت و سرور کی تمہاری پیش کش کے سبب انشاءاللہ جلد ہی تمہارے بارے میں میرا فیصلہ آجائے گا پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور مومنہ عورت اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نفس ھبہ کرے تو اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہے تو اس سے خالص نکاح کرے یہ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مومنین کے بغیر" (احزاب 49) فرمایا: " پس اللہ تعالیٰ نے عورت کا اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ھبہ کرنا حلال قرار دیا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر کے لیے حلال قرار نہ دیا ہے"**

49- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَسَأَلْتُ عَنْهَا فَقِيلَ فِيهَا فَقَالَ وَ أَنْتَ لِمَ سَأَلْتَ أَيْضاً لَيْسَ عَلَيْكُمُ التَّفْتِيشُ .

49۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی: "میں نے ایک عورت سے شادی کی تو میں نے اس کے بارے میں پوچھا پس اس کے بارے میں کہا گیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا: "تو نے کیوں سوال کیا تم پر تفتیش واجب نہیں ہے'

50- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ( **عليه السلام** ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) يَا عَلِيُّ مُرْ نِسَاءَكَ لَا يُصَلِّينَ عُطُلًا وَ لَوْ يُعَلِّقْنَ فِي أَعْنَاقِهِنَّ سَيْراً .

50۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے حسن بن علی بن نعمان سے اس نے اَرطاۃ بن حبیب سے، اس نے ابو مریم انصاری سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا جعفر ابن محمد علیہ اسلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " اے علی علیہ السلام! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ بغیر زینت کے نماز نہ پڑھیں اگرچہ ان کی گردن میں ایک تسمہ ہی کیوں نہ ہو "

51- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ خَالِدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ( **عليه السلام** ) قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ الْمَجُوسَ وَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ نِكَاحٌ كَنِكَاحِ وُلْدِ آدَمَ وَ إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَّا بِذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ فَلَا يُحَاجُّونَكُمْ بِهِ لَمَّا أَدْرَكَ هِبَةُ اللَّهِ قَالَ آدَمُ يَا رَبِّ زَوِّجْ هِبَةَ اللَّهِ فَأَهْبَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ حَوْرَاءَ فَوَلَدَتْ لَهُ أَرْبَعَةَ غِلْمَةٍ ثُمَّ رَفَعَهَا اللَّهُ فَلَمَّا أَدْرَكَ وُلْدُ هِبَةِ اللَّهِ قَالَ يَا رَبِّ زَوِّجْ وُلْدَ هِبَةِ اللَّهِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَخْطُبَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْجِنِّ وَ كَانَ مُسْلِماً أَرْبَعَ بَنَاتٍ لَهُ عَلَى وُلْدِ هِبَةِ اللَّهِ فَزَوَّجَهُنَّ فَمَا كَانَ مِنْ جَمَالٍ وَ حِلْمٍ فَمِنْ قِبَلِ الْحَوْرَاءِ وَ النُّبُوَّةِ وَ مَا كَانَ مِنْ سَفَهٍ أَوْ حِدَّةٍ فَمِنَ الْجِنِّ .

51۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے خالد بن اسماعیل سے اس نے ہمارے پہاڑ کے دوستوں میں سے ایک سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے سامنے مجوس کا ذکر کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ "نکاح آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے نکاح جیسا ہے اور وہ ہم کو اس کے ذریعے دلیل دیتے ہیں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: " اور تم اس کے ذریعے آپس میں دلائل نہ دیتے ہو؟ جب ھبۃ اللہ علیہ السلام بالغ ہوئے تو آدم علیہ السلام نے کہا: " اے ربّ ھبۃ اللہؑ کی تزویج فرما "تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حور کو نیچے بھیجا، اس حور نے اس کے لیے چار لڑکیاں پیدا کیں پھر اس حور کو اللہ تعالیٰ نے واپس اٹھالیا، پھر جب ھبۃ اللہؑ کی اولاد جوان ہوئی (بالغ ہوئی) تو آدم علیہ السلام نے کہا: " اے ربّ! ھبۃ اللہؑ کی اولاد کی تزویج فرما" تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ جنات میں سے ایک شخص جو کہ مسلمان ہو کو رشتہ دو اور اس کی اولاد ھبۃ اللہ میں چار بیٹیاں تھیں پس آپؑ نے ان کی تزویج فرمائی، پس جو بھی حسن وحلم ہے حور کی طرف سے ہے اور نبوت کی طرف سے ہے اور یہ جو بدصورتی اور گرمی (غصہ) ہے جن کی طرف سے"

52- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ( **صلى الله عليه وآله** ) قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ إِنِّي أُحِبُّكِ لَا يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِهَا أَبَداً .

52۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عمرو بن جمیع سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " مرد کا عورت کو کہنا: " میں تم سے محبت کرتا ہوں" عورت کے دل سے کبھی بھی ختم نہ ہو گا"

# باب (بلاعنوان)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلًا مَجُوسِيّاً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ( **عليه السلام** ) فَقَالَ مَهْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّهُ يَنْكِحُ أُمَّهُ أَوْ أُخْتَهُ فَقَالَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ نِكَاحٌ فِي دِينِهِمْ .

**1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک مجوسی شخص کو قذف کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: " رک جاؤ!" اس شخص نے کہا: " اس نے اپنی ماں یا بہن سے جماع کیا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا: " یہ سب ان کے دین میں ان کے ہاں نکاح ہے"**

تَمَّ كِتَابُ النِّكَاحِ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ الْعَقِيقَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ عِتْرَتِهِ أَجْمَعِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً .

**کافی میں کتاب نکاح مکمل ہوئی اس کے بعد کتاب عقیقہ ہے** إِنْ شَاءَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ عِتْرَتِهِ أَجْمَعِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً .